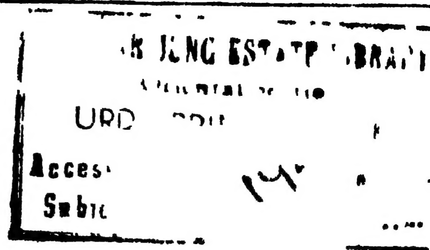
اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

تصنیف فاضل زمن مولانا محمد ابوالحسن مدظلہ نسخہ اصح کتاب بالا مشتمل اعراب ملقب بہ خیر الجاری و تسہیل القاری مسمّی



بہ حسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ رزقہ اللہ تعالیٰ ایمانا کاملا

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ طبع نمود



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ **اَمَّا بَعْدُ** فَهٰذِهٖ تَرْجَمَةُ الْجُزْءِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَفَّقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِخَتْمِهٖ

بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا باب ہے بیان مین مناقب انصار کے اور خدا نے فرمایا کہ جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہین اس گھر مین یعنے مدینے مین اور ایمان مین اُنسے یعنے مہاجرین سے پہلے یعنے انصار محبت کرتے ہین اُنسے جو وطن چھوڑ کر آوے اُنکے پاس یعنے مہاجرین سے اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اُس چیز سے جو انکو ملا یعنے مہاجرین کو **ف** یہ نام اسلامی ہے نام رکھا سا تہہ اُسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَوس اور خزرج کو اور اُنکے ہم قسمون کو جیسا کہ انس رض کی حدیث مین ہے اور اوس منسوب ہین طرف اوس بن حارثہ کی اور خزرج منسوب ہین طرف خزرج بن حارثہ کی اور وہ دونو بیٹے قیلہ کے ہین اور قیلہ انکی مان کا نام ہے اور اُنکے باپ کا نام حارثہ ہے جسکی طرف ازد کی نسبت جمع ہوتی ہے اور آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اِسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ اَوْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا ترجمہ غیلان بن جریر رض سے روایت ہے کہ مینے انس رض سے کہا کہ خبر دو مجھکو وجہ نام رکھنے اوس اور خزرج کے ساتہہ انصار کے کیا تہے تم نام رکھے جاتے ساتھ اُسکے پہلے اُترنے آیت قرآن کے یا خدا نے تمہارا یہ نام رکھا ہے انس رض نے کہا کہ بلکہ خدا نے ہمارا یہ نام رکھا ہے غیلان نے کہا کہ ہم انس رض کے پاس جایا کرتے تہے یعنے بصرہ مین سو بیان کرتے تہے ہمسے مناقب انصار کے اور جہاد اُنکے یعنے جس جس جہاد مین وے حاضر ہوئے سو متوجہ ہوتے طرف میری یا طرف ایک مرد کی ازد

سے پس کہتے کہ کیا قوم تیری نے ایسا ایسا دن فلانے اور فلانے یعنے بیان کرتے انکی بہادریون اور دلاوریون کو جو واقع ہوئین اُنسے بیچ جہادون کے اور مدد کرنے اسلام کے **ف** اور غیلان کی قوم اگرچہ انصار مین داخل نہین لیکن اُنسے نسب مین ملتے ہین **حَدَّثَنِیْ** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثٍ یَوْمًا قَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُھُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُھُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ فِیْ دُخُوْلِھِمْ فِی الْاِسْلَامِ

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ جنگ بعاث کا دن ایک دن تہا کہ مقدم کیا اُسکو اللہ نے واسطے اپنے رسول کے یعنے واسطے مصلحت رسول کے پس تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور حالانکہ جدا جدا ہوا تہا گروہ اُنکا اور مارے گئے تہے رئیس اُنکے اور باہر نکلے تہے اپنے وطن سے یا مضطرب ہوا تہا قول اُنکا سو آگے کیا اُسکو خدا نے اپنے رسول کی مصلحت سے تاکہ وہ اسلام مین داخل ہون **ف** بعاث ایک جگہ کا نام ہے نزدیک بنی قریظہ کے دو میل پر مدینے سے واقع ہوئی تہی اُسمین لڑائی درمیان اوس اور خزرج کے سو اُن مین سے بہت لوگ وہان مارے گئے پہلے اُسمین خزرج کی فتح ہوئی پہر اوس کی اور تہا یہ واقعہ پانچ برس ہجرت سے پہلے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اُنکا دستور تہا کہ اصیل نہ مارا جاوے بدلے حلیف کے اوس ایک مرد نے خزرج کے ایک حلیف کو مار ڈالا تو خزرج نے چاہا کہ اوس سے قصاص لین انہون نے اس سے انکار کیا تو اس سبب سے اُنکے درمیان لڑائی واقع ہوئی پس مارے گئے اُسمین اُنکے رئیسون اور امیرون سے وہ لوگ کہ نہ تہے کہ ایمان لاوین یعنے تکبر کرتے اور عار کرتے اس سے کہ اسلام مین داخل ہون تاکہ غیر کے حکم کے نیچے نہ آوین اور تحقیق باقی رہا تہا اُنمین سے اس قسم سے عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقون کا سردار تہا اور اُسکا قصہ مشہور ہے اس کتاب وغیرہ مین کہ وہ مرتے دم تک ایمان نہ لایا اور تمام عمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدخواہی مین رہا (فتح) سو عائشہ رض کہتی ہین کہ بعاث کا دن ایک دن تہا کہ مقدم کیا اسکو خدا نے واسطے مصلحت اپنے رسول کے اور ظاہر ہونے دین اسلام کے اسواسطے کہ اگر رئیس لوگ جنکی عادت تکبر کرنے اور غیر کے حکم نہ ماننے کی تہی زندہ ہوتے تو تکبر کرتے اور حب ریاست سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول نہ کرتے اس واسطے خدا نے ہجرت سے پہلے ہی اُنکا کام تمام کیا اور اُن مفسدون کو جہان سے اٹہایا **حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ وَکَانُوْا لَا یَکْذِبُوْنَ فَقَالُوْا ھُوَ الَّذِیْ بَلَغَکَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوْتِھِمْ

وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُيُوْتِكُمْ لَوْسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَهُمْ ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے فتح مکہ کے سال کہا اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال قریش
کو دیا تھا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مقرر یہ یعنے قریش کو دینا اور ہمکو نہ دینا البتہ یہ عجیب بات ہے مقرر انکے خون ہماری تلواروں
سے ٹپکتے ہیں یعنے بسبب لڑنے کے اُنسے اسلام لانے کے لیے اور ہماری غنیمتیں انکو پھیر دیجاتی ہیں تو یہ بات
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی سو آپنے انصار کو بلایا اور فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجھکو تمہاری طرف سے پہونچی
اور انصار کا دستور تھا کہ جھوٹ نہ بولتے تھے سو انہوں نے عرض کیا کہ وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی فرمایا کیا تم
راضی نہیں اس سے کہ لوگ اپنے گھروں کی طرف غنیمتیں لیکر پھریں یعنے غیر تمہارے کہ مؤلفۃ القلوب ہیں اور تم اپنے
گھروں کی طرف یعنے مدینے میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھرو یعنے تم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گھروں
میں لے آؤگے یہ بہتر ہے اس مال سے کہ لوگ انکو لے کر اپنے گھروں میں آوینگے یعنے تو انصار نے کہا کہ کیوں
نہیں اگر انصار چلتے پہاڑ کے نالے یا راہ میں تو البتہ میں انصار کے راہ پر چلتا **ف** اور مراد یہاں غنیمتوں سے
حنین کی غنیمتیں ہیں اور اسکی شرح آیندہ آویگی **بَابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ
لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بَاب** ہے بیان میں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاریوں میں سے ایک مرد ہوتا یعنے انصاری
اصحاب مجھکو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں نہ ہوتی تو میں اپنے تئیں انصاریوں میں شمار
کرتا روایت کی یہ حدیث عبد اللہ بن زید نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے
ایک حدیث طویل کا اسکی شرح آیندہ آویگی **ف** خطابی نے کہا کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
اسکے انصار کے دلوں کو خوش کرنا ہے اس واسطے کہ راضی ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اس کے
کہ ایک اُن میں سے ہوں اگر ہجرت کا مانع نہ ہوتا (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ فِيْ وَادِي الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ
لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَاظَلَمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْكَلِمَةً اُخْرٰى
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار پہاڑ کے کسی نالے یا راہ میں
چلتے تو البتہ میں انصار ہی کی راہ پہ چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاریوں میں سے ایک مرد ہوتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ نہیں ظلم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قول مذکور میں اور نہیں دیا انکو زیادہ حق انکے سے انصار
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی یعنے تو اس سبب اس تعریف کے مستحق ہوئے

یا کوئی اور کلمہ فرمایا **ف** شاید مراد یہ ہے کہ سلوک کیا انصار نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے اصحابؓ سے ساتھ اپنے مالون کے اور یہ جو کہا کہ البتہ مین انصار کے راہ چلتا تو مراد ساتھ اسکے نیک موافقت انکی ہے واسطے آپ کی واسطے انکیجہ کے کہ مشاہدہ کیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نیک ہمسائگی سے اور پورا کرنے قول قرار کے سے اور یہ مراد نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے تابع ہو جاتے بلکہ متبوع اور فرمانبرداری کی گئی آپ ہی ہین جنکی فرمانبرداری ہر آدمی پر واجب ہے (فتح) **بَابُ** اِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ **باب** ہے بیان مین برادری کروانے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان مہاجرین اور انصار کے **ف** اسکا مفصل بیان ہجرت مین آویگا **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰى سُوْقِ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ **ترجمہ** سعد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب مہاجرین مدینے مین آئے تو برادری کرائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان عبدالرحمن اور سعد بن ربیع انصاری کے کہ انکو اپنے سگے بھائی کے برابر جانے تو سعدؓ نے عبدالرحمنؓ سے کہا کہ مین سب انصار سے زیادہ تر مالدار ہون تو مین اپنا مال آدھم آدہ بانٹتا ہون یعنے ادہا مین رکہتا ہون اور آدہا تو لے اور میرے پاس دو عورتین ہین سو دیکھ ان دونو مین سے کس کو پسند کرتا ہے سو اسکا مجھسے نام لے کہ مین انکو طلاق دون پھر جب انکی عدت گذر جاوے تو اس سے نکاح کر لے کہا خدا برکت کرے تجھکو تیرے اہل اور مال مین کہان ہے تمہا بازار تو لوگون نے انکو بازار بنی قینقاع کی راہ دکہائی سو نہ پھرا بازار سے مگر کہ اُسکے ساتھ کچھ نفع تھا پنیر اور گھی سے پھر پے در پے ہر صبح کو جانا شروع کیا پھر ایک دن آیا اور اسپر زردی کا نشان تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے یعنے کیا سبب ہے اسکا یا کیون لگائی کہا مینے نکاح کیا ہے فرمایا تو نے اُسکو کتنا مہر دیا کہا کہجور کی گٹھلی برابر سونا **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّيْ مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا سَاَقْسِمُ مَالِيْ

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہو کہ عبدالرحمن بن عوف رضہ ہجرت کرکے مدینے مین ہمارے پاس آیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے اور سعد رضہ کے درمیان برادری کروائی اور سعدؓ بہت مالدار تہا تو سعد نے کہا کہ انصار کو معلوم ہے کہ مین سب مین زیادہ تر مالدار ہون سو مین عنقریب اپنا مال اپنے اور تیرے درمیان ادہم آدہ تقسیم کرونگا اور میرے پاس دو عورتین ہین سو دیکہ دونو مین سے کسکو پسند کرتا ہے سو مین اُسکو طلاق دون یہان تک کہ جب حلال ہو یعنے عدت گذر جاوے تو اُس سے نکاح کیجیو تو عبدالرحمن رضہ نے کہا کہ برکت کرے خدا تیرے واسطے تیرے اہل مین سو نہ پہرا اُسدن یہان تک کہ نفع حاصل کیا اُسنے کچھ گہی اور پنیر سے پہر نہ دیر کی اُسنے مگر تہوڑی سے یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسپر زردی کا نشان تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ یہ کیا ہے کہا مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا تو نے اُسکو کیا مہر دیا کہا کہجور کی گہٹلی کے برابر سونا فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **ف** ان دونو حدیثون کی شرح کتاب النکاح مین آویگی **حَدَّثَنَا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُوْنَا الْمَؤُوْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِي الْأَمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ انصار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہجور کے درخت ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تقسیم نہین کرتا انصار نے مہاجرین کو کہا یعنے کفایت کرو تم ہمکو محنت کو یعنے محنت درخت گیری تم ہی کرو جیسے ہم کرتے ہیں اور شریک ہو ہمکو میوے مین **ف** اسکی شرح مزارعت مین گذر چکی ہے اور اسمین فضیلت ظاہر ہے واسطے انصار کے **بَابٌ** حُبِّ الْأَنْصَارِ باب بیان مین محبت رکہنے کے انصار سے یعنے انصار سے محبت رکہنے کی کیا فضیلت ہے **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ **ترجمہ** براء رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین محبت رکہتا انصار سے مگر ایماندار

اور نہین عداوت رکھتا اُنسے مگر منافق سو جو اُنکو دوست رکھے خدا اُسکو دوست رکھیگا اور جو اُنسے عداوت رکھے خدا اُس سے عداوت رکھیگا **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنی ہے اور نفاق کی نشانی اُنسے عداوت رکھنی ہے **ف** ابن تین نے کہا کہ مراد محبت اور عداوت سب انصار کی ہے اسواسطے کہ سوای اسکے نہین کہ یہ دین کے واسطے ہوتی ہے اور جو بغض رکھے اُنسے واسطے کسی معنے کے کہ جائز ہے بغض رکھنا واسطے اُسکے تو یہ نہی مین داخل نہین اور یہ تقریر عمدہ ہے (فتح) **بَابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ باب ہے بیان مین قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے انصار کے کہ تم میرے نزدیک سب لوگون سے محبوب تر ہو **ف** یہ بطور اجمال کے ہے یعنے مجموع تمہارا محبوب تر ہے نزدیک میرے تمہارے غیر کے مجموع سے پس نہ معارض ہوگا اس حدیث کو جو پہلے گذر چکی ہے یہ جواب اُس شخص کے جس نے کہا کہ کون ہے محبوب تر لوگون مین نزدیک آپ کی فرمایا ابوبکرؓ (فتح) یعنے انصار کے مجموع کو محبوب کہنا اُسکے معارض نہین کہ اُنکے غیر کے مجموع مین سے ایک مرد کو محبوب تر کہا جاوے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتون اور لڑکون کو دیکھا کہ پھرے آتے ہین دعوت شادی سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ الہی تم لوگ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو یہ آپ نے تین بار فرمایا **حَدَّثَنَا** يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کلام کیا یعنے اُسکے سوال کے جواب مین یا ابتدا سے سو فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر محبوب ہو دو بار فرمایا **بَابُ** اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ انصار کے تابعدارون کا بیان یعنے اُنکے حلیفون اور غلامون آزاد کردہ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ ترجمہ زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ انصار نے کہا کہ یا حضرت ہر پیغمبر کے تابع ہوتے رہے ہیں اور مقرر ہم آپ کے تابع ہوئے ہیں سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہماری تابعداری کو ہم میں سے کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ دعا کی یعنے کہا کہ الٰہی اُنکے تابعداروں کو اُنہیں سے کر ف یہ جو کہا کہ ہمارے تابعداروں کو ہم میں سے کرے تو مراد یہ ہے کہ انکو بھی انصار کہا جاوے تاکہ جو وصیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے حق میں احسان کرنے کی کی ہے انکو بھی شامل ہو یعنے جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور مانند اسکی (فتح) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ترجمہ ابو حمزہ انصاری رض سے روایت ہے کہ انصار نے کہا کہ یا حضرت مقرر ہر ایک قوم کے واسطے تابعدار ہوتے رہے ہیں اور تحقیق ہم آپ کے تابع ہوئے ہیں سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمارے تابعداروں کو ہم میں سے کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اُنکے تابعداروں کو اُنہیں سے کر

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ انصار کے گھروں کی فضیلت کا بیان یعنے انکی جگہوں کا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ترجمہ ابو اسید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انصار کی محلوں سے بنی نجار کی اولاد کا محلہ بہتر ہے اُنکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اُنکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خیر ہے تو سعد بن عبادہ نے کہا یعنے اور تھا وہ ساعدہ کی اولاد سے کہ نہیں دیکھتا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر کہ فضیلت دی پھر کئی قوموں کو یعنے پہلے تین قوموں کو جو مذکور ہوئیں تو کسی نے کہا کہ فضیلت دی تمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت قبیلوں پر یعنے جو حدیث میں مذکور نہیں ہوئے ف بنی نجار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ماموں ہیں اسواسطے کہ والدہ عبد المطلب کی اُن میں سے ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو انہیں کے گھروں میں اُترے پس واسطے

آپ کے گروہ سے

انکے زیادہ فضیلت ہے انکے غیروں پر اور انس نے یہی اتہین ہین تے اسیواسطے انکو زیادہ کوشش ہے بتلانے کی انکو فضیلتوں انکی کو اور پہلی خیر کے لفظ کے معنے افضل ہین اور دوسری خیر کے معنے فضل ہین یعنے فضیلت حاصل ہے تمام انصار مین اگرچہ انکے مراتب جدا جدا ہین (فتح) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْاُسَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُوْ سَاعِدَةَ ترجمہ ابو اسید رضی سے روایت ہے کہ سب انصار کی محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ افضل ہے انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد افضل انکے بعد حارث کی اولاد افضل انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبَا اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ خَيَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ ترجمہ ابو حمید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب انصار کی محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ افضل ہے پھر عبد الاشہل کی اولاد افضل پھر حارث کی اولاد کا محلہ افضل ہے پھر ساعدہ کی اولاد افضل اور انصار کی سب محلون مین فضیلت ہے تو سعد بن عبادہ ہم سے ملا سو کہا ای ابو اسید کیا تو نہین دیکھتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض انصار کو بعض انصار پر فضیلت دی اور ہمکو پیچھے ڈالا تو سعد رضی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا سو کہا کہ یا حضرت انصار کے بعضے محلون کو بعضے محلون پر فضیلت دی گئی سو ہم پیچھے ڈالے گئے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کفایت نہین کرتا کہ ہو تم نیکون سے **ف** یعنے اسواسطے کہ وہ افضل ہین بہ نسبت انکی جو انسے کم ہین اور شاید ایک کو دوسرے پر فضیلت دینی درمیان انکے واقع ہوئی ہے باعتبار سبقت کرنے کے طرف اسلام کی اور باعتبار کوشش انکی کے بیچ بلند کرنے کلمہ خدا کے اور مانند اسکی (فتح) **بَاب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین اس حدیث کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صبر کرتے رہو یہان تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنے مخاطب کیا انصار کو ساتھ اسکے روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن زید نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا

مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ کَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَۃً فَاصْبِرُوْا
حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ ترجمہ اُسید بن حضیرؓ سے روایت ہو ایک انصاری مرد نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ مجھے
کو تحصیل زکوٰۃ یا کسی شہر پر حاکم نہیں کرتے جیسا کہ آپنے فلانے کو حاکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب
ہے کہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوای اوروں کو مقدم یعنے سوای تمہارے اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم
صبر کرتے رہیو یہان تک کہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنے قیامت تک **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ انصار کے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی پس خاص ہونگے سوای اُنکے ساتھ اموال کے اور ہوا یہ کام جیسا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اور یہ امر بہی پیشین گوئیون مین گنا گیا ہے جنکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خبر دی سو آپ کے فرمانے کے موافق واقع ہوا اور زیادہ شرح اسکی فتن مین آویگی (انتہی) **حَدَّثَنِیْ**
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ ہِشَامٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ وَمَوْعِدُکُمُ
الْحَوْضُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ مقرر میرے بعد تم پاؤگے
اپنے سوای اوروں کو مقدم سو تم صبر کرتے رہیو یہان تک کہ تم مجھسے ملو اور وعدہ گاہ تمہاری حوض ہے
یعنے حوض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دن قیامت کے **حَدَّثَنِیْ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ
عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حِیْنَ خَرَجَ مَعَہٗ اِلَی الْوَلِیْدِ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ
اِلٰی اَنْ یُقْطِعَ لَہُمُ الْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ مِثْلَہَا قَالَ اِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا
حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ فَاِنَّہٗ سَیُصِیْبُکُمْ اُثْرَۃٌ بَعْدِیْ ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو
بلایا کہ ملک بحرین مین انکو جاگیر دین تو انصار نے کہا کہ ہم جاگیر نہین لیتے مگر یہ کہ ہمارے بہائی مہاجرین کو بہی اتنی جاگیر دیں
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم قبول نہین کرتے تو صبر کرتے رہیو یہان تک کہ تم مجھسے ملو پس تحقیق شان
یہ ہو کہ عنقریب ہے کہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوای اوروں کو مقدم یعنے اگر تم لیتے نہیں تو میرے بعد بہی حکومت کا حاصل
کرنا **بَابُ** دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُہَاجِرَۃَ باب ہے اس بیان مین کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یون دعا کی کہ الٰہی سنوار دے انصار اور مہاجرین کے حال کو **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِیَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَیْشَ اِلَّا
عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُہَاجِرَۃَ وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی سچی اور دائمی زندگی
نہیں [illegible] سنوار دے انصار اور مہاجرین کے احوال کو اور ایک روایت مین ہے کہ بخشدے انصار کو

حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حميد الطويل سمعت انس بن مالك قال كانت الانصار يوم الخندق
تقول نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا فاجابهم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة
فاكرم الانصار والمهاجرة ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن انصار کہتے تھے ہمنے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہین گے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب
مین یہ دعا فرمائی کہ الٰہی سچی اور دائمی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو اکرام کر مہاجرین و انصار کو حدثنا
محمد بن عبيد الله قال حدثنا ابن ابي حازم عن ابيه عن سهل قال جاءنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب على اكتادنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر للمهاجرين والانصار ترجمہ سہل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور مٹی کو اپنی پیٹھون
پر لے جاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے حق مین یون دعا فرمائی کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت
کی زندگی سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو باب ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة یہ باب ہے
بیان مین اس آیت کے کہ مقدم کرتے ہین اور ون کی حاجتون کو اپنی حاجتون پر اگرچہ انکو حاجت ہو ف یہ پہنا
ہے اس سے ظاہر نہین کہ یہ آیت انصار کے حق مین اتری اور یہی ہے ظاہر سیاق انکا اور حدیث باب کی ظاہر
ہے کہ وہ انصاری کے قصے مین اتری پس مطابق ہوگی ترجمہ کو اور بعضے کہتے ہین کہ اور قصے مین اتری ہے اور ممکن ہے
تطبیق (فتح) حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الله بن داود عن فضيل بن غزوان عن ابي حازم
عن ابي هريرة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الى نسائه فقلن ما معنا الا الماء فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضم او يضيف هذا فقال رجل من الانصار انا فانطلق به
الى امرأته فقال اكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ما عندنا الا قوت صبياني
فقال هيئي طعامك واصبحي سراجك ونومي صبيانك اذا ارادوا عشاء فهيأت طعامها
واصبحت سراجها ونومت صبيانها ثم قامت كانها تصلح سراجها فاطفأته فجعلا يريانه
انهما ياكلان فباتا طاويين فلما اصبح غدا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضحك
الله الليلة او عجب من فعالكما فانزل الله ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق
شح نفسه فاولئك هم المفلحون ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
یعنے اور کھانے مین بھوکا ہوت تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کو کہلا بھیجا کہ کچھ کھانا ہو تو بھیجدین تو
انہون نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ اسکی ضیافت

کرے تو ایک انصاری مرد نے کہا کہ مین اسکی ضیافت کرتا ہون سو وہ اُسکو اپنی عورت کے پاس لے گیا سو کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطرداری کر اور اسکو کھانا کھلا عورت نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ نہین مگر
قوت ہمارے لڑکون کا یعنے فقط اسی قدر رزق ہے کہ اس سے لڑکون کی زیست اور گذران ہو سکے تو کہا کہ اب کھانا
طیار کر اور چراغ روشن کر اور اپنے لڑکون کو سُلا دے جبکہ رات کا کھانا چاہین تو اُسنے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا
اور اپنے لڑکون کو سُلایا پھر عورت نے چراغ دیکھنے کے بہلانے اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تو اُسکو دکھلانے لگے کہ وہ کھاتے
ہین سو دونو نے بھوکے رات کاٹی پھر جب صبح ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت راضی ہوا اللہ آج کی رات تم دونو کے کام سے تو خدا نے یہ آیت اتاری
اور مقدم کرتے ہین لوگون کی حاجتون کو اپنی حاجتون پر اگرچہ انکو حاجت ہو اور جو بچایا گیا اپنے نفس کے بخل سے
تو وہی مراد کو پہونچے ف ہنسی اور عجب کرنے کو خدا کی طرف منسوب کرنا بطور مجاز کے ہے اور مراد ساتھ دونون کے
رضا ہے یعنے راضی ہونا انکے کام سے اور یہی صحیح تر قول ہے اس آیت کی شان نزول مین اور ایک روایت مین
ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کسی نے ایک مرد کو ایک بکری کا سر تحفہ بھیجا تو اُسنے کہا کہ میرا بھائی اور اُسکا عیال ہم سے
زیادہ تر محتاج ہین طرف اُسکی تو اُس نے اُس سر کو اُسکے پاس بھیجا سو بدستور ایک دوسرے کی طرف بھیجتا رہا یہان
تک کہ پہلے کی طرف پھر آیا بعد سات آدمیون کے تو یہ آیت اتری اور احتمال ہے کہ ان سب کے سبب مین اتری ہو
اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر جاری ہونے فعل باپ کے چھوٹے لڑکے کے حق مین اگرچہ خالی پیٹ ہو ضرر ہلکے پر
بیکہ ہو اسمین مصلحت دینی یا دنیاوی اور یہ محمول ہے اُسپر جبکہ عادت سے معلوم ہو کہ چھوٹا لڑکا اُسکی مانند پر صبر کر سکتا
ہے اور علم اللہ کے نزدیک ہے (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

باب ہے اس بیان مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول کرو نیکی کو اُنکے نیکوکار
اور ٹال جاؤ اُنکے بدکار سے یعنے انصار کے سے **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ
أَخُو عَبْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا
مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ
فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رض اور عباس رض
انصار کی ایک مجلس پر گذرے اور انصار روتے تھے تو عباس رض نے کہا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے تو انہون نے

کہاکہ ذکر کی ہم نے مجلس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسے یعنے جسمین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور تہا یہ معاملہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت مین تو وہ ڈرے اس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری مین فوت ہووین اور آپکی مجلس انکو حاصل نہ ہو تو روئے غمناک ہوکر اُسکے فوت ہونے پر) تو عباس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنکی خبر دی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گہرسے تشریف لائے اور حالانکہ چادر کا کنارہ اپنے سر مبارک پر باندہا تہا یعنے بطور پٹے کی واسطے دفع درد سر کے بسبب شدت کی سو منبر پر چڑہے یعنے خطبہ پڑہنے کیلیے اور اُس دن کے بعد منبر پر نہین چڑہے یعنے یہ آخری خطبہ تہا سو خدا کی تعریف کی اور اُسپر ثنا کہی پہر فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وہ میرے خاص دلی دوست اور میرے رازدار مین اور البتہ وہ ادا کر چکے جو انپر فرض تہا یعنے دین کی مدد اور باقی رہا ہے اُنکا حق یعنے ثواب اور احسان سو قبول کرو نیکی کو اُنکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اُنکے بدکار سے **ف** بیان کی مثال ساتھ کرش کے یعنے اوجہ کے اسواسطے کہ حیوان کی غذا اُسمین ٹہیرتی ہتی جسمین اسکا بڑہنا ہوتا ہے اور عیبہ وہ چیز ہے جسمین آدمی اپنی عمدہ اور نفیس چیز کو نگاہ رکہتا ہے یعنے بقچہ اور مراد یہ ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امانتی اور رازدار ہین اور یہ جو فرمایا کہ وے ادا کر چکے جو انپر فرض تہا تو یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوا واسطے اُنکے بیعت کرنے سے رات عقبہ کی تحقیق انہون نے بیعت کی اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ دین اور آپ کی مدد کرین بعوض بہشت کی تو انہون نے اپنا عہد پورا کیا (فتح)

حدثنا احمد بن يعقوب قال حدثنا ابن الغسيل قال سمعت عكرمة يقول سمعت ابن عباس يقول خرج رسول الله صلى الله وسلم وعليه ملحفة متعطفا بها على منكبيه وعليه عصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم امرا يضر فيه احدا او ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم

ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ پر چادر ہے کہ اُسی کو اپنے دونو مونڈہون پر لپیٹے ہتے اور آپکے سر پر ایک پٹی ہتی چکنی یا سیاہ یا پگڑی یہان تک کہ منبر پر بیٹھے سو خدا کی تعریف کی اور اُسپر ثنا کہی پہر فرمایا کہ اسپر بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہے کہ البتہ انصار کے سوا اور لوگ بڑہتے جاوینگے اور انصار روز بروز گہٹتے جاوینگے یہان تک کہ ہونگے بجای نمک کے کہانے مین یعنے بہت ہی گہٹ جاوینگے سو جو شخص کہ تم مین سے حاکم ہو کسی چیز کا پہر اُسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر کرسکے یا کسی کو فائدہ پہونچاسکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے درگذر کرے **ف** منبر پر بیٹھنے کا سبب پہلی حدیث مین گذر چکا ہے اور یہ جو کہا کہ انصار گہٹتے جاوینگے اور اُنکے سوا اور لوگ بہت ہوتے جاوینگے تو اسمین اشارہ ہے طرف دخل قبائل عرب اور عجم کے اسلام مین اور وہ کئی گنا زیادہ ہے انصار کے قبیلے سے سو جس قدر کہ انصار مین

...ن کی وہ دے مانند پیدا ہونے اولاد کی تو اسیطرح فرق کی جاویگی ہر گروہ مین انمین سے سو انصار ہمیشہ نسبت
...کم ہین اور احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی ہو اسپر کہ وے مطلق کم ہو جاوینگے پس خبر دی
...سیا تو آپنے اسکے موطابق اسکے واقع ہوا اس واسطے کہ جو لوگ اسوقت علی مرتضے کی اولاد سے موجود ہین اور جنکی نسبت
...ثابت ہے وے کئی گنا زیادہ ہین بہ نسبت انکی جو اوس اور خزرج کے قبیلے سے موجود ہین جنکی نسبت انمنے
ثابت ہوا ہے بہ نسبت اتفاقات و ظرف کثرت ان لوگون کی جو بے دلیل دعوے کرتے ہین کہ وہ انمین سے ہین اور فیہ جو
کہا جو تم مین سے حاکم ہو تو انمین اشارہ ہے کہ خلافت انصار مین نہین ہوگی مین کہتا ہون اور یہ صریح نہین اس
مین اس واسطے کہ نہین منع ہے وصیت کرنی بر تقدیر اسکے کہ واقع ہو ظلم اور نہین منع ہے وصیت کرنی واسطے
متدرع کے برابر ہے کہ ہو انمین سے یا غیر انکے سے اور در گذر کرے انکے بدکارون سے یعنے بیچ حدون اور حقوق
آدمیون کے (فتح) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ
وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرے اندرونی دوست اور رازدار ہین اور عنقریب ہے کہ لوگ بڑھتے جاوینگے اور انصار گھٹتے
جاوینگے سو انکے نیکون کی نیکی کو قبول کرو اور انکے بدکارون سے در گذر کرو

باب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

باب ہے بیان مین مناقب سعد بن معاذ کے ف یعنے بن نعمان بن امرء القیس بن عبد الاشہل اور وہ سردار ہے
اوس کا جیسا کہ سعد بن عبادہ سردار ہے خزرج کا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ
أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا
أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ براء رض سے روایت ہے
کہ ... نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جوڑا تحفہ بھیجا تو اصحاب رض نے اسکو چھونا شروع کیا اور اسکی نرمی سے
تعجب کیا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی جوڑے کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن
معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ
خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ
الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

ترجمہ جابر رض بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبش کی عرش نے [illegible]
معاذ کے تو ایک مرد نے جابر رض سے کہا کہ برا کہتا ہے کہ جنبش کی چوپائے نے یعنے جسپر [illegible]
کہا کہ ان دو لوگروہون یعنے اوس اور خزرج کے درمیان کینے اور عداوتین تہین یعنی [illegible]
ہون لیکن تاہم اظہار حق سے انکار نہین سکتا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے جنبش [illegible]
عرش نے واسطے مرنے سعد بن معاذ کے **ف** اور سوائے اسکے کچھہ نہین کہ کہا جابر نے [illegible]
اور اعتراض کرنے کے ساتھہ فضیلت اہل اسکے کی پس گویا کہ اُسنے تعجب کیا براء سے کہ [illegible]
کہی باوجودیکہ وہ بہی اوس مین سے ہے پہر کہا کہ مین اگرچہ خزرجی ہون اور اوس اور خزرج [illegible]
لیکن نہین مانع ہے مجہکو یہ کہ مین حق بات کہون اور براء کا عذر یہ ہے کہ اُسکی یہ مراد نہ تہی کہ سعد بن [illegible]
فضیلت کو چہپاوے بلکہ اُسنے تو عرش کے معنے صرف چوپائی سمجہے اور خدا کے عرش کے جنبش کرنے سے انکار
کیا ہو اور ہیطرح ابن عمر رض نے بہی اس سے انکار کیا ہے پس کہا کہ خدا کا عرش کسی کے واسطے جنبش [illegible]
نہین ہلتا پہر ابن عمر رض نے اس سے رجوع کیا اور کہا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے واسطے سعد بن [illegible]
اور مراد ساتھہ جنبش کرنے عرش کے خوش ہونا اُسکا ہے ساتھہ آنے روح اُسکے کے اور ایک روایت مین [illegible]
کی عرش نے واسطے خوش ہونے کے ساتھہ اُسکے لیکن ابن عمر رض نے [illegible] براء کی طرح اُسکی تاویل [illegible]
سے یہ ہی کہ جنبش کی چوپائی نے واسطے خوش ہونے کے اللہ کی ملاقات سے ساتھہ سعد کے یہان تک [illegible]
ہمارے مونڈھون پر کشادہ ہوگئین لیکن یہ حدیث صحیح نہین اور اسکی معارض ہے جو [illegible]
روایت کی ہے کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹہایا گیا تو منافقون نے کہا کہ اسکا جنازہ کیا ہلکا ہے تو حضرت [illegible]
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو فرشتے اٹہاتے تہے بعد عالم رح نے کہا کہ عرش کے ہلنے کی حدیثین صحیحین مین [illegible]
اُنکے معارض کا صحیح مین ذکر نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عرش کے جنبش کرنے سے اُسکے حاملین کا جنبش [illegible]
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ نشانی ہے کہ قائم کیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے واسطے مرنے اپنے ولیون کے تاکہ خبردار
ہون فرشتے اُنکی فضیلت سے اور اس حدیث مین بڑی منقبت ہے واسطے سعد کے اور اسپر تاویل . . . . .
براء کی کہ مراد ساتھہ عرش کے چوپائی ہے پس نہین مستلزم ہے یہ اُنکی فضیلت کو اس واسطے کہ اُسمین اُنکو ہر مردہ
شریک ہے اور مالک رح سے روایت ہی کہ اُسنے بہی ابن عمر رض کی طرح اس حدیث سے منع کیا یعنے تاکہ کوئی جاہل
وہم نکرے کہ جب عرش جنبش کرتا ہے تو اُسکے جنبش سے خدا بہی جنبش کرتا ہے جیسا کہ اگر کوئی آدمی کرسی پر [illegible]
تو اُسکا یہی حال ہوتا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالک رح نے اس واسطے منع نہین کیا اس واسطے کہ اگر اُنکو یہی
خوف ہوتا تو موطا مین یہ حدیث روایت نکرتے کہ خدا پہلے آسمان کی طرف اترتا ہے اس واسطے کہ

کہ صریح تر ہے حرکت مین عرش کی حرکت سے اور باوجود اسکے پس اعتقاد سلف ائمہ اور علماء سنت کا خلف سے
یہ ہے کہ اللہ تعالی پاک ہے حرکت سے اور تحول سے اور حلول سے یعنے کسی چیز کے اندر داخل ہونے سے اسکی مانند کوئی چیز
نہین اور سعد کے واسطے عرش کے جنبش کرنے کی حدیث دس اصحاب سے مروی ہے اور اکثر سے اور ثابت
ہے بخاری اور مسلم مین پس نہین ہے کوئی وجہ اسکے انکار کی (فتح) **حدثنا** محمد بن عرعرة قال حدثنا
شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن ابي سعيد الخدري ان اناسا نزلوا
على حكم سعد بن معاذ فارسل اليه فجاء على حمار فلما بلغ قريبا من المسجد قال النبي صلى الله عليه
وسلم خيركم او سيدكم فقال يا سعد ان هؤلاء نزلوا على حكمك قال فاني احكم فيهم ان تقتل
مقاتلتهم وتسبى ذراريهم قال حكمت بحكم الله او بحكم الملك ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے
کہ یہود بنی قریظہ سعد بن معاذ رض کے فیصلے پر اترے کہ جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہمکو منظور ہے تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے سعد کو کہلا بھیجا تو وہ گدہے پر سوار ہو کے آئے پھر جب مسجد کے قریب پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے سعد البتہ یہ لوگ اترے ہین تیرے فیصلے کرنے پر تو سعد رض نے کہا کہ مین انکے حق مین حکم کرتا ہون کہ انکے
لڑنے والے جوان قتل ہون اور انکے لڑکے اور عورتین لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا **باب** منقبة اسيد بن حضير وعباد بن بشر باب ہے
بیان مین مناقب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے **ف** یہ دونو صحابی انصاری ہین **حدثنا** علي بن
مسلم قال حدثنا حبان قال حدثنا همام قال اخبرنا قتادة عن انس ان رجلين خرجا من عند
النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة واذا نور بين ايديهما حتى تفرقا فتفرق النور معهما
وقال معمر عن ثابت عن انس ان اسيد بن حضير ورجلا من الانصار وقال حماد اخبرنا ثابت
عن انس قال كان اسيد وعباد بن بشر عند النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ انس رض سے روایت ہے
کہ دو مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اندھیری رات مین اور ناگہان نور تھا انکے آگے یہان تک کہ دونو
ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو نور بھی انکے ساتھ جدا ہوا انس رض نے کہا کہ وہ دونو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے
ف ایک روایت مین ہے کہ اسید بن حضیر اور ایک انصاری مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت
کرتے رہے سخت اندھیری رات مین یہان تک کہ ایک گھڑی بھر رات گذر گئی پھر دونو نکلے اور ہر ایک کے ہاتھ
مین لاٹھی تھی تو ایک کی لاٹھی روشن ہوئی ..... تاکہ دونو اسکی روشنی مین چلے یہان تک کہ جب دونو
کی راہ جدی جدی ہوئی تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوئی یہان تک کہ اپنے گھر مین پہونچا (فتح الباری)
باب مناقب معاذ بن جبل باب ہے بیان مین مناقب معاذ بن جبل کے **ف** معاذ بن جبل رض

خزرجی ہین حاضر ہوئے جنگ بدر مین اور عقبہ مین اور تھے امیر ملک یمن پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینے مین پھر آئے پھر شام کی طرف نکلے اور وہان طاعون کے ساتھ فوت ہوئے
اور انکی عمر تینتیس ۳۳ سال کی ہے حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِؤُا
الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رض
سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ سیکھو قرآن کو چار سے ابن مسعود رض اور
سالم ابو حذیفہ رض کے غلام آزاد سے اور ابی رض سے اور معاذ بن جبل رض سے ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ زیادہ تر رحم کرنے والا میری امت مین ابو بکر رض ہے اور زیادہ عالم ساتھ حلال اور حرام کے معاذ ہین اور ایک
روایت ہے کہ جو فقہ چاہے وہ معاذ رض پاس آوے (فتح) **بَابُ** مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ باب ہے بیان مین
فضیلت سعد بن عبادہ کے ف سعد بن عبادہ رض رئیس تھے خزرج کے اور ایک ہین انین سے جو مشہور ہین
ساتھ بخشش کے اور فوت ہوئے شام مین بیچ خلافت عمر رض کے ۱۵ھ مین (فتح) وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ
قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا یعنے اور عائشہ رض نے کہا کہ اور تھا پہلے اس سے مرد نیک ف یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث
کا جو بہت طویل ہے اور تمام حدیث آیندہ آویگی اور ذکر کیا اسمین عائشہ رض نے جو واقع ہوا درمیان سعد بن
عبادہ اور اُسید بن حضیر رض کے جس جگہ کہا اور اگر ہوگا ہمارے بھائیون خزرجیون سے تو ہمکو حکم ہو تو سعد بن عبادہ
نے کہا کہ تو اُسکو مار نہین سکتا پس اُٹھا درمیان اُنکے فتنہ یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چپ کرایا
تو اشارہ کیا عائشہ رض نے کہ تحقیق سعد بن عبادہ تھا پہلے اس سے کہ کہی یہ بات مرد نیکو کار اور نہین لازم آتا اس سے
کہ نکل گیا ہو اس صفت سے اور نہین حدیث مین تعرض واسطے اسچیز کے کہ بعد اس قول کے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تو
رہنا اس صفت کا ہے اس واسطے کہ وہ معذور ہے قول مین اسلیے کہ وہ اسمین تاویل کرنے والا تھا اسی واسطے
وارد کیا ہے اُسکو بخاری نے اُسکے مناقب مین اور ظاہر نہین ہوئی اُس سے وہ چیز کہ عیب کیا جاوے اُسکو ساتھ
پہلے اس قول کے اور سعد کا عذر اسمین ظاہر ہے اس واسطے کہ اُسنے خیال کیا کہ اوسی نے ارادہ کیا ہے پستی
کا قبیلے خزرج کے سے واسطے اسچیز کے کہ تھی درمیان دونو گروہ کے تو سعد نے اُسپر رد کیا پھر نہین واقع ہوئی
سعد سے بعد اُسکے کوئی چیز کہ عیب کیا جاوے اُسکو ساتھ اُسکے مگر کہ باز رہا وہ بیعت ابو بکر رض کی سے اور متوجہ ہوا
طرف شام کی اور عذر اُسکا اسمین یہ ہے کہ اُسنے تاویل کی کہ انصار کے واسطے خلافت مین استحقاق ہے پس وہ
معذور ہے اگرچہ اُسکا یہ اعتقاد خطا تھا (فتح) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيْرٍ ترجمہ ابو اسید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کو سب محلون سے بہتر نجار کی اولاد کا محلہ افضل ہے پھر انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد کا محلہ افضل ہے پھر انکے بعد حارث کی اولاد کا محلہ افضل ہے پھر انکے بعد ساعدہ کی اولاد کا محلہ افضل ہے اور انصار کے سب محلون مین خیر ہے تو کہا سعد بن عبادہ نے اور تہا پرانا مسلمان کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہون کہ اپنے ان قبیلون کو ہم پر فضیلت دی تو کسی نے اس سے کہا کہ فضیلت دی تمکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت لوگون پر یعنے جو بیان مذکور نہین ہوئے **ف** یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور وارد کیا ہے اسکو بخاری نے اسجگہ واسطے قول اسکے کے اس طریق مین کہ تہا پرانے اسلام والا **باب** مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ باب ہے بیان مین مناقب ابی بن کعب کے **ف** یہ صحابی انصاری خزرجی ہین تھے سابقین انصار مین سے حاضر ہوئے بیعت عقبہ اور بدر مین اور جو انکے بعد ہے اور فوت ہوئے سنہ ۳۰ھ مین **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ترجمہ مسروق رض سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا عبد اللہ بن مسعود رض نزدیک عبد اللہ بن عمرو رض کے تو عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ یہ ایک مرد ہے کہ مین اسکو ہمیشہ دوست رکہتا ہون مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ سیکہو قرآن چار سے عبد اللہ بن مسعود رض سے پہلے اسکو ذکر کیا اور سالم ابو حذیفہ کے غلام آزاد سے اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رض سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے سورۃ لم یکن الذین کفروا پڑھون ابی بن کعب نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پہر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے **ف** یہ جو کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے تو اسکے یہ معنے ہین کہ کیا خاص میرا نام لیا ہے یا فرمایا کہ اپنے کسی صحابی پر پڑہ پس آپ نے مجھکو اختیار کیا اور رونا یا تو خوشی کے سبب سے تہا ساتہ اسکے اور یا خشوع اور خوف سے قصور سے اس نعمت کے شکر مین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان تیرے نام اور نسب سے بلند درجے کے گروہ مین یعنے فرشتون مین قرطبی نے کہا کہ تعجب

کیا ابی نے اس بات سے اس واسطے کہ نام لینا خدا کا اسکو خاص کر کے تاکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسپر پڑہین بڑی بزرگی
ہے اسی واسطے ابی رونے لگے یا تو خوشی سے یا خوف سے اور ابو عبید نے کہا کہ مراد ساتھ پڑہنے قرآن کے ابی پر تاکہ ابی
آپ سے قرأت سیکھین اور اسمین زیادہ ثابتی حاصل کرین اور تاکہ ہو پیش کرنا قرآن کا سنت اور واسطے تنبیہ کرنے
کے ابی کی فضیلت پر اور مقدم ہونے اسکے کے قرآن کے یاد رکھنے مین اور یہ مراد نہین کہ یاد کرین ابی اس سے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کوئی چیز بہولی ہوئی قرآن سے ساتہ اس عرض کے اور لیجاتی ہے اس حدیث سے مشروعیت تواضع
کی بیچ سیکھنے آدمی کے علم کو اسکے اہل سے اگرچہ اس سے کم ہو علم مین اور درجے مین اور خاص کیا اس سورۃ کو ساتہ
ذکر کے واسطے اس چیز کے کہ شامل ہے وہ اسپر توحید اور رسالت سے اور اخلاص اور صحف اور کتب سے جو اتاری گئی
ہین پیغمبرون پر اور ذکر نماز اور زکوۃ اور معاد اور بیان اہل جنت اور نار کے سے باوجود مختصر ہونے اسکے کے (فتح)

باب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ باب ہے بیان مین مناقب زید بن ثابت کے **ف** زید بن ثابت وحی کے
لکھنے والے تہے اور فقہاء اصحاب مین سے تہے ۴۵ھ مین فوت ہوئے **حدثنی** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ
كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ
عُمُومَتِي **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ جمع کیا قرآن کو یعنے یاد کیا تمام قرآن کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین چار شخصون نے سب انصار سے مین ابی اور معاذ بن جبل اور ابو زید اور زید بن ثابت یعنے انس رض سے کہا کہ ابو زید
کون ہے کہا میرا ایک چچا ہے **ف** اور نہین اس حدیث مین وہ چیز کہ معارض ہو عبد اللہ بن عمرو کی حدیث
کو سیکھو قرآن چار سے اس واسطے کہ یہ جو فرمایا کہ انسے قرآن سیکھو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وے سب تمام قرآن
کے حافظ تہے اور یا یہ کہ انس رض کی حدیث کے مفہوم کو نہ لیا جاوے اس واسطے کہ یہ جو کہا کہ جمع کیا تہا اسکو چار نے تو
اس سے یہ لازم نہین آتا کہ انکے سوائے اور کسی نے اسکو جمع نہ کیا ہو پس مراد یہ ہے کہ نہین واقع ہوا جمع کرنا اسکا واسطے
چار کے ایک قبیلے سے مگر واسطے اس قبیلے انصار کے اور باقی بیان اسکا فضائل قرآن مین آویگا (فتح)

باب مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ باب ہے بیان مین مناقب مین ابو طلحہ کے **ف** یہ صحابی انصاری ہین اور وہ خاوند ہین ام سلیم
انس رض کی ماں کے (فتح) **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ وَمَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ

سِهَامَ الْقَوْمِ نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہاگ گئے اور ابو طلحہ رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے کہڑے تہے اپنی ڈہال سے آپ کو بچاؤ کرتے تہے اور ابو طلحہ مرد تیر انداز اور سخت کماندار تہے البتہ انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑین یعنے بہت تیر اندازی کے سبب سے اور تہا مرد کہ گذرتا اور اسکے ساتھ تیرون کی ترکش ہوتی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ انکو ابو طلحہ کے آگے ڈالدے کہ کافرون کو مارے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہانک کر قوم کو دیکہنے لگے تو ابو طلحہ رض نے کہا کہ یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ جہانکئے نہیں کہ مبادا آپکو قوم کفار کا کوئی تیر لگے یا حضرت میرا سینہ آپ کے سینے کے قریب چاہیے یعنے میرا سینہ آپ کے سینے کی ڈہال ہو اور البتہ دیکہا مینے عائشہ رض اور ام سلیم کو اور مقرر دو نوں کپڑون کے کنارے پنڈلیوں سے اُٹہائے ہیں اس حال میں کہ دیکہتا ہوں پازیبیں انکی پنڈلیوں کی کہ مشکوں کو اپنی پیٹہوں پر اُٹہاتی تہیں اور لوگون کو پانی پلاتی تہیں پہر پلٹ جاتی تہیں اور مشکوں کو بہر لاتی تہیں اور لوگون کو پلاتی تہیں اور البتہ گر پڑی تلوار ابو طلحہ کی دو بار یا تین بار ف نعدیا القد بکسر اکثر روایتوں میں شدید از بر کے ساتہ ہے اور لقد میں لام جد ہے اور قد جد ہے اور بعضوں نے اسکو اضافت کے ساتہ پڑہا ہے اور بعضوں نے قاف کی جگہ میم پڑہا ہے (فتح)

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ باب ہے بیان میں مناقب عبد اللہ بن سلام کے ف عبد اللہ بن سلام ساتہ تخفیف لام کے یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے اور ۴۳ھ میں فوت ہوئے (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ نہیں سُنا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہوں واسطے کسی شخص کے کہ زمین پر چلتا ہو کہ وہ بہشتیوں سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو اور عبد اللہ بن سلام ہی کے حق میں یہ آیت اتری کہ گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل کی قوم سے الآیۃ راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مالک نے یہ آیت اپنی طرف سے کہی ہے یا حدیث میں ہے ف یہ جو کہا کہ نہیں سنا مینے الخ تو یہ مشکل ہے ساتہ اسکے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کے سوا اور بہت اصحاب رض کے حق میں بہی فرمایا ہے کہ وہ بہشتی ہیں اور بعید ہے کہ سعد کو اسپر اطلاع نہوئی ہو

اور جواب یہ ہے کہ سعد نے یہ بات ان لوگوں کے مرنے کے بعد کہی ہتی جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت کی خوشخبری دی اسواسطے کہ عبداللہ بن سلام اُنکے بعد زندہ رہے اور نہیں پیچھے رہا ساتھ اُنکے عشرہ مبشرہ سے کوئی سوائے سعد کے اور سعید کے اور یہ بات لی جاتی ہے اس لفظ سے کہ زمین پر چلتا ہو اور ایک روایت مین ہے کہ نہیں سُنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی کو بہشتی کہا ہو مگر عبداللہ بن سلام کو اور سلمان فارسی کو اور یہ جواب مذکور کے مخالف ہے لیکن یہ حدیث منکر ہے اور اگر محفوظ ہو تو محمول ہوگا اسپر کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا مین فرمایا تہا پہلے اس سے کہ بشارت دین اُنکے غیر کو ساتھ بہشت کے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ وَقَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٍ ترجمہ قیس بن عباد رض سے روایت ہے کہ مین مدینے کی مسجد مین بیٹھا تہا تو ایک مرد اندر آیا جس کے چہرے پر خشوع کا نشان تہا یعنے اطمینان اور حضور کا تو لوگون نے کہا کہ یہ مرد بہشتیون سے ہے سو اُسنے دو رکعت ہلکی نماز پڑہی پہر نکلا اور مین اُسکے پیچھے پیچھے چلا سو مینے اُس سے کہا کہ تحقیق تم جس وقت مسجد مین آئے تو لوگون نے کہا کہ یہ مرد بہشتی ہے کہا قسم ہے اللہ کی کسی کے واسطے لائق نہین یہ کہ کہے جو نہ جانتا ہو اور مین تجہہ سے بیان کرونگا کہ لوگون کے کہنے کا کیا سبب ہے یا مین انکار کیون کرتا ہون مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک خواب دیکھا تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ خواب بیان کیا اور مینے خواب مین دیکھا کہ جیسے مین ایک باغ مین ہون ذکر کی عبداللہ بن سلام نے فراخی اُسکی اور سبزی اُسکی اُس باغ کے بیچ مین ایک ستون ہے لوہے کا اُسکے نیچے کی طرف زمین مین ہے اور اوپر کی طرف آسمان مین اُسکی اوپر کی طرف مین ایک دستہ ہے مضبوط مانند دستے کوزے کی تو کسی نے مجہہ سے کہا کہ اُسپر چڑہ مینے کہا مین چڑہ

نہین سکتا تو میرے پاس ایک خادم آیا تو اُس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑے اُٹھائے تو مین چڑھا یہانتک کہ اُسکے اوپر پہونچا تو مینے دستہ پکڑا پھر کسی نے مجھ سے کہا کہ اسکو مضبوط پکڑے رہ پھر مین بیدار ہوا اور حالانکہ وہ دستہ میرے ہاتھ مین تھا تو مینے یہ خواب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے اُسکی تعبیر مین فرمایا کہ وہ باغ کہ تونے دیکھا دین اسلام ہے کہ فراخ اور تر و تازہ ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور یہ دستہ جسکو تونے پکڑا عروۃ الوثقے ہے کہ آیت استمسک بالعروۃ الوثقے مین وارد ہے سو تو ثابت رہیگا اسلام پر یہانتک کہ تو مرے یعنے مرتے دم تک اسلام پر قائم رہیگا اور یہ مرد عبداللہ بن سلام ہے **ف** یہ جو کہا کہ کسی کو لائق نہین الخ تو یہ انکار ہے عبداللہ بن سلام سے اُ یہ جو اُسکو قطعی بہشتی کہے تو شاید اُس نے سعد کی حدیث نہین سُنی اور شاید اُن لوگون نے سُنی ہوگی اور احتمال ہے کہ اُسنے بھی سُنی ہو لیکن اپنی تعریف کو مکروہ رکھا ہو از راہ تواضع کے اور احتمال ہے کہ ہو واسطے انکار کے عبداللہ بن سلام سے اُسپر جب نے اُس سے یہ پوچھا سو واسطے کہ اُسنے اُنکی خبر سے تعجب سمجھا سو عبداللہ بن سلام نے اُنکو خبر دی کہ اُسمین کچھ تعجب نہین ساتھ اُس چیز کے کہ ذکر کیا اُنکو واسطے اُسکے خواب کے قصے سے اور اشارہ کیا ساتھ اس قول کے طرف اسکی کہ نہین لائق ہے واسطے کسی کے انکار کرنا اُس چیز سے کہ اسکو معلوم نہ ہو جبکہ ہو خبر دینے والا اُسکا سچا اور یہ جو کہا کہ مین جاگا اور حالانکہ وہ میرے ہاتھ مین تھا تو اسکے معنے یہ ہین کہ جاگنا تھا ساتھ پکڑنے مین بغیر فاصلہ کے اور یہ مراد نہین کہ وہ جاگنے کے بعد بھی میرے ہاتھ مین رہا اور اگر اسکو ظاہر پر حمل کیا جاوے تو یہ خدا کی قدرت مین محال نہین لیکن جو ظاہر ہوتا ہے وہ اُسکے خلاف ہے اور احتمال ہے کہ جاگنے کے بعد اُسکا اثر ہاتھ مین باقی رہا ہو کہ صبح کو اُسنے اپنا ہاتھ بند ہوا دیکھا ہو اور یہ جو کہا کہ وہ مرد عبداللہ بن سلام ہے تو احتمال ہے کہ یہ خود عبداللہ بن سلام کا قول ہو اور احتمال ہے کہ راوی کا کلام ہو (فتح) **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ** حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اَلَا تَجِيْئُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَّتَمْرًا وَتَدْخُلُ فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَّلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ اَلْبَيْتَ ترجمہ ابو بردہ رضہ سے روایت ہے کہ مین مدینے مین آیا سو مین عبداللہ بن سلام سے ملا تو اُسنے کہا کہ تو میرے ساتھ نہین آتا کہ مین تجھکو ستو اور کھجورین کھلاؤن اور داخل ہو تو ایک گھر مین پھر ابن سلام نے کہا کہ مقرر تو ایک زمین مین ہے جس مین بیاج ظاہر اور عام ہے جب کسی مرد پر تیرا حق ہو جسکا ادا کرنا واجب ہے سو تحفہ بھیجے وہ تجھکو بھوسی کا یا جو کا یا گھاس کا تو نہ لے کہ مقرر وہ بیاج ہے **ف** یہ جو کہا کہ داخل ہو تو گھر میں تو وجہ تعظیم اسکی کی یہ ہے کہ اُسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تھے اور ہوگا یہی قدر تقاضا کرنے والا واسطے داخل کرنے اس حدیث کے عبداللہ بن سلام کے مناقب مین یا واسطے اُس چیز کے کہ دلالت کرتا ہے اسپر حکم کرنا ابن سلام کا

ساتھ ترک قبول ہدیہ قرضدار کے پرہیزگاری سے یعنے یہ جو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ قرضدار کا تحفہ قبول نہ کیا جاوے
تو اس کہنے سے ابن سلامؓ کی کمال پرہیزگاری ثابت ہوئی پس یہی وجہ ہے داخل کرنے اس حدیث کی ابن سلام کے
مناقب مین اور یہ جو کہا کہ مقروہ بیاج ہے تو احتمال ہے کہ یہ عبداللہ بن سلام کی رائے ہو نہین تو فقہا اسپر ہین کہ
یہ بیاج فقط اسی وقت ہوتا ہے جبکہ شرط کرلی ہو ہاں یہ بات ٹہیک ہے کہ اس سے بچنا افضل ہے (فتح) **باب**
تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا باب ہے، بیان مین نکاح کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
خدیجہ رضؓ سے اور انکی فضیلت مین **ف** نہین تصریح ہے باب کی حدیثون مین ساتھ اسچیز کے کہ ترجمہ باب مین
ہے مگر یہ کہ لیا جاوے یہ بطریق لزوم کے عائشہ رضؓ کے قول سے کہ مینے کسی عورت پر غیرت نہین کی جو خدیجہ پر کی اور
قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میری اولاد اس سے ہوئی (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **حَدَّثَنِيْ** صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ
ترجمہ علی مرتضے رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب
عورتون مین افضل ہے اور اپنے زمانے مین یعنے امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہے **ف**
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے خدیجہ رضؓ سے نکاح کیا اور خدیجہ رضؓ جمع ہوتی ہین ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے قصے مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعید دادون سے ہے اور وہ قریب تر ہین نسب مین آپ کی سب بی بیون
سے طرف آپکی اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے نکاح کیا اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
عمر پچیس ۲۵ سال کی تھی نکاح کیا تھا انکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکے باپ خویلد نے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے خدیجہ سے نکاح کرنے سے پہلے سفر کیا تھا انکے مال مین طرف شام کی بطور مضاربت کی تو خدیجہ کے
غلام میسرہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سفر مین عجب چیزین دیکھین جو باعث ہوئین خدیجہ رضؓ کو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے پر اور جاہلیت کے وقت مین خدیجہ رضؓ کو طاہرہ کہا جاتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیغمبر ہونے سے دس برس پیچھے فوت ہوئین اور فاکہی نے کتاب مکہ مین روایت کی ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجازت مانگی خدیجہ رضؓ کے
پاس جانے کی اسنے آپ کو اجازت دی اور آپکے ساتھ اپنی ایک لونڈی بھیجی جس کا نام نبعہ تھا اور اسکو کہا کہ
سنتے رہیو خدیجہ آپ کو کیا کہتی ہین نبعہ نے کہا سو مینے عجب بات دیکھی کہ خدیجہ آپ کو سنکر دروازے تک نکلین اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اپنے سینے سے لگایا پھر کہا کہ میری ماں باپ آپ پر قربان ہون

قسم ہے اللہ کی نہین کرتی مین یہ کام مگر اسواسطے کہ مین امید کرتی ہون کہ تو پیغمبر ہے جو عنقریب پیغمبر کرکے بھیجا جائیگا
پس اگر تو وہی ہو تو میرا حق اور قدر پہچانیو اور خدا سے میرے واسطے دعا مانگیو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
وہ پیغمبر مین ہوا تو مین اسیطرح کرونگا اور اگر میرے سوا کوئی اور ہوا تو خدا تجھکو ضائع نہین کریگا اور باب الوحی مین یہ بیان
گذر چکا ہے .... کہ پہلے پہل اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور بیچ ثابت رہنے
اُسکے کی امر دین مین وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے یقین اُسکے کی اور زیادہ ہونے عقل اُسکے کے
اور صحت قصد اُسکے کی پس لایق ہوئین وہ افضل سب عورتون سے راجح قول پر اور طیبی نے کہا کہ پہلی ضمیر اُس امت
کی طرف پھرتی ہے جسمین مریم تھین اور دوسری ضمیر اس امت کی طرف پھرتی ہے اور مراد اُنکے زمانے کی عورتین ہین
جیسا کہ احادیث الانبیاء مین پہلے گذر چکا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مردون مین سے بہت لوگ باکمال ہوئے
اور عورتون مین سے کوئی عورت کمال کو نہین پہونچی مگر مریم اور آسیہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
حدیث مین اُسکے واسطے بھی کمال ثابت کیا جیسا کہ مریم کے واسطے ثابت کیا پس منع ہوا حمل کرنا خیریت کا
باب کی حدیث مین اطلاق پر اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ فضیلت دی گئی خدیجہ رض کو میری امت کی
سب عورتون پر جیسا کہ فضیلت دی گئی مریم ع کو دنیا کی عورتون پر پس یہ حدیث صریح ہے مراد مین اور استدلال
کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ خدیجہ افضل ہے عائشہ رض سے ابن تین نے کہا کہ عائشہ رض اسمین داخل نہین
اسواسطے کہ وہ اُس وقت بالغ نہین تھین اور مراد حدیث مین بالغ عورتین ہین اور یہ تاویل ابن تین کی ضعیف
ہے پس تحقیق مراد ساتھ لفظ نساء کے عام ہے شامل ہے بالغ اور نابالغ عورتون کو عام تر اس سے کہ جو اُس وقت
موجود تھین اور جو آیندہ پیدا ہونگی اور ایک روایت مین ہے کہ افضل بہشت کی عورتون مین خدیجہ اور فاطمہ رض
اور مریم رض اور آسیہ ہین اور یہ حدیث نص ہے اسمین تاویل کا احتمال نہین قرطبی نے کہا کہ نہین ثابت ہوا کسی ایک
کے حق مین چارون سے کہ وہ نبیہ ہے مگر واسطے مریم کے اور کبھی تمسک کرتا ہے ساتھ اس حدیث باب کے جو کہتا ہے کہ مریم
نبیہ نہین واسطے برابر کرنے اسکے کے باب کی حدیث مین ساتھ خدیجہ رض کے اور خدیجہ بالاتفاق نبیہ نہین اور جواب یہ ہے
کہ نہین لازم آتا برابر کرنے سے خیریت مین برابر کرنا تمام صفتون مین (فتح) **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ
قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ مجھ کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر غیرت نہین آئی جو مجھکو خدیجہ رض پر غیرت آئی مرگئین پہلے اس سے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح کرین واسطے اُس چیز کے کہ مین آپ سے سنتی تھی کہ آپ اسکو یاد کرتے تھے اور خدا نے

آپ کو حکم دیا کہ خوشخبری دین انکو ایک گھر کی پولے موتی سے اور مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تھے اور اُسکے گوشت سے خدیجہ رض کی دوستدار عورتون کو تحفہ بھیجتے تھے جو اُنکو کفایت کرتا **ف** یہ جو کہا کہ مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر غیرت نہین آئی جو خدیجہ رض پر آئی تو اس مین ثابت ہونا غیرت کا ہے اور یہ کہ نہین انکار کیا گیا ہے واقع ہونا اُسکا بافضیلت عورتون سے چہ جائیکہ اُنسے جو دُونکے ہیں اور یہ کہ عائشہ رض کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون سے غیرت آتی تھی لیکن خدیجہ رض سے اکثر غیرت کرتی تھین اور تحقیق بیان کیا عائشہ رض نے سبب اسکا اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسکو بہت یاد کرتے تھے اور اصل غیرت عورت یہ ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میرے سوا اور عورت کے ساتھ اُسکو زیادہ محبت ہے اور بہت یاد کرنا دلالت کرتا ہے اوپر بہت ہونے محبت کا اور مراد ذکر سے عام ہے بطور تذکرے کے ہو یا اور کسی طرح سے اور یہ جو کہا کہ میرے نکاح سے پہلے مرگئی تھین تو اشارہ کیا عائشہ رض نے ساتھ اسکے طرف اسکی کہ اگر وہ عائشہ رض کے زمانے مین زندہ ہوتین تو اُنپر سخت تر غیرت کرتین اور یہ جو کہا کہ حکم کیا خدا نے آپ کو یہ کہ بشارت دین اسکو پولے موتی کے گھر کی تو یہ بھی منجملہ اسباب بہت محبت اسکے ہے اور اشارہ ہے کہ زیادہ ہونا خدیجہ رض کا ساتھ اس خوشخبری کے مشعر ہے ساتھ زیادہ محبت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنسے بہت محبت تھی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بکری کا گوشت خدیجہ رض کی دوستدار عورتون کو تحفہ بھیجتے تھے تو یہ بھی منجملہ اسباب غیرت سے ہے اسواسطے کہ اسمین اشعار ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت خدیجہ رض سے بدستور رہی یہانتک کہ انکی مصاحب عورتون کی خبرگیری کرتے تھے اور باقی شرح اسکی آیندہ آویگی (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِيْ بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ أَوْ جِبْرِيْلُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ میںنے کسی عورت پر غیرت نہین کی جو میںنے خدیجہ رض پر غیرت کی اس سبب سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو بہت یاد کرتے تھے اور نکاح کیا مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے مرنے سے تین برس پیچھے اور آپ کو خدا نے یا جبریل نے حکم کیا یہ کہ خوشخبری دین انکو ساتھ ایک گھر کے پولے موتی سے بہشت مین **ف** مراد ساتھ نکاح کرنے کے اس حدیث مین دخول ہے نہین تو نکاح اس سے پہلے ہو چکا تھا حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ

كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ ترجمہ عائشہ رض
سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر غیرت نہین آئی جو مجھکو خدیجہ پر غیرت آئی اور حالانکہ مین
نے انکو دیکھا نہ تھا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو بہت یاد کرتے تھے اور اکثر اوقات بکری ذبح کرتے تھے پھر اُسکا
ایک ایک جوڑ کاٹ کر بہت ٹکڑے کرتے تھے پھر اُسکو خدیجہ رض کی دوستدار عورتون مین بھیجتے تھے اور بانٹتے تھے سو
مین اکثر اوقات آپ سے کہتی تھی کہ شاید خدیجہ کے برابر دنیا مین کوئی عورت نہ تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
کہ مقرر خدیجہ رض ایسی تھی اور ایسی تھی یعنے اُسمین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اُس سے ہوئی ف یہ جو
کہا کہ وہ ایسی تھی یعنے فاضلہ تھی اور عاقلہ تھی اور مانند اسکی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ایمان لائی
وہ ساتھ میرے جبکہ کفر کیا ساتھ میرے لوگون نے اور سچا جانا مجھکو جبکہ جھٹلایا مجھکو لوگون نے اور سلوک کیا مجھ
ساتھ مال اپنے کے جبکہ محروم کیا مجھ کو لوگون نے اور یہ جو کہا کہ میری اولاد اُس سے ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی سب اولاد خدیجہ سے تھی مگر ابراہیم کہ وہ آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے تھے اور آپ کی متفق علیہ
اولاد سے ایک قاسم ہے وہ لڑکپن مین مر گئے آپکے پیغمبر ہونے سے پہلے یا پیچھے اور آپ کی چار بیٹیان ہین۔
زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ رض اور ایک آپ کا بیٹا عبد اللہ ہے پیغمبر ہونے کے بعد پیدا ہوا پس تھا کہا جاتا
اسکو طاہر اور طیب اور بعضے کہتے کہ وہ دو بھائی ہین یہ سب لڑکپن مین مر گئے اسپر سب کا اتفاق ہے اور قرطبی نے کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خدیجہ سے محبت رکھتے تھے تو اُسکے سبب بہت ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
خدیجہ کی زندگی مین اُسپر اور نکاح نہین کیا یہان تک کہ مر گئین اور اسمین کسی اہل علم کو اختلاف نہین اور اسمین دلیل
ہے اوپر بلند ہونے قدر اُنکے کے نزدیک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر زیادہ فضیلت اُنکی کے اسواسطے کہ بے پروا
کیا اُنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے غیر سے اور خاص ہوئین ساتھ اُسکے بعد اس چیز کے کہ شریک ہے اسمین
غیر اُنکا دو بار اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُس سے نکاح تو اُسکے بعد اڑتیس سال زندہ رہے اکیلی ہوئین
آپ سے خدیجہ ساتھ پچیس سال کے اور یہ بقدر دو تہائی کے ہے مجموعہ مدت سے اور باوجود طول مدت کے بچا رکھا
دل اُسکا غیرت سے اور رنج سوکنون کے سے اور یہ فضیلت ایسی ہے کہ نہین شریک ہے اُنکو اسمین کوئی سوائے اسکے اور وقت
اوصاف سے کہ خاص ہے ساتھ اُسکے خدیجہ رض ایک یہ ہے کہ وہ اُمت کی سب عورتون سے پہلے ایمان لائین تو
جاری کیا اُنہون نے یہ طریقہ واسطے ہر اُس عورت کے کہ ایمان لاوے بعد اُنکے سو ہو گا واسطے اُنکے ثواب اُنکا
واسطے اُسکے کہ ثابت ہو چکا ہے حدیث مین کہ جو اسلام مین خوب طریقہ نکالے اُسکو ثواب ہے ہر عمل کرنے والے کا
ساتھ اُسکے بعد اُسکے اور حضرت ابو بکر رض سب مردون سے پہلے ایمان لائے اور جسقدر اُن دونو کو اس سبب سے ثواب
حاصل ہے اُسکے مقدار کو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى بَشَّرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ اسمٰعیل رضہ سے روایت ہی کہ مین نے عبداللہ بن ابی اوفے رضہ سے کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضہ کو........ خوشخبری دی اُسنے کہا ہان ساتہ گہر کے پولے موتی سے کہ نہ اُس گہر مین شور ہوگا اور نہ رنج **ف** یہ جو کہا کہ ساتہ ایک گہر کے تو مراد ساتہ اسکے گہر زائد ہے اوپر اُسکے جو تیار کیا ہے واسطے اُسکے اللہ نے اُسکے عمل کے ثواب مین اسی واسطے کہا کہ اُسمین رنج نہین اور سہیلی نے کہا کہ گہر کے ذکر کرنے مین ایک معنے لطیفہ ہین اس واسطے کہ تہین وہ صاحب ایک گہر کی پیغمبر ہونے سے پہلے پہر ہوئین صاحب گہر کی اسلام مین تنہا ساتہ اُسکے پس نہ تہا روی زمین پر کوئی گہر اسلام کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کے پہلے روز مگر گہر خدیجہ رضہ کا اور یہ ہے ایسی فضیلت ہی کہ اُسمین اُسکا کوئی شریک نہین اور گہر کے ذکر کرنے مین ایک اور معنے بہی ہین اس واسطے کہ مرجع اہل بیت نبوی کا طرف خدیجہ رضہ کی ہے اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت حسنین اور فاطمہ رضہ ہین اور فاطمہ رضہ خدیجہ رضہ کی بیٹی ہین پس ظاہر ہوا رجوع ہونا اہل بیت نبوی کا طرف خدیجہ رضہ کی سوای غیر اُسکے کے اور یہ جو کہا کہ نہ اُسمین شور ہے اور نہ رنج تو مناسبت نفی ان دونو صفتون کی یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت کی تو خدیجہ رضہ نے اُسکو خوشی سے قبول کیا اور نہ حاجت ڈالی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف بلند کرنے آواز کی اور نہ جہگڑے کی اور نہ مشقت کی بیچ اُسکے بلکہ دور کیا آپ سے ہر رنج کو اور غمخوارگی کی آپ کی ہر وحشت سے اور آسان کیا آپ پر ہر مشکل کو پس مناسب ہوا کہ ہو گہر اُسکا جسکے ساتہ خوشخبری دی اُسکو اُسکے رب نے ساتہ ایسی صفت کے مقابل ہے اُسکے فعل کے (فتح) **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِىَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّىْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے سو کہا کہ یا حضرت یہ خدیجہ ہے آتی ہین لئے ساتہ ایک برتن جسمین سالن ہے یا کہانا یا پینا سو جب وہ آپ کے پاس آپہنچے تو اسپر سلام پڑہو اُسکے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور اُسکو بشارت دو ساتہ ایک گہر کے بہشت مین پولے موتی سے کہ نہ اُسمین شور ہے اور نہ رنج **ف** ایک روایت مین نسائی کی ہے کہ پس خدیجہ رضہ نے کہا کہ خدا ہی ہے سلام یعنے ہر عیب اور مکروہ سے سالم ہے اور اسی ہی کی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے اور جبرئیل کو سلام اور یا حضرت آپ کو سلام اور رحمت اللہ کی اور اُسکی برکتین علماء نے کہا کہ اسمین دلیل ہے اوپر زیادہ ہونے عقل اُسکے کے یعنے خدیجہ رضہ کے اس واسطے کہ

كَانَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر غیرت نہین آئی جو مجھکو خدیجہ پر غیرت آئی اور حالانکہ مین نے انکو دیکھا نہ تہا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکو بہت یاد کرتے تہے اور اکثر اوقات بکری ذبح کرتے تہے پہر اُسکا ایک ایک جوڑ کاٹ کر بہت ٹکڑے کرتے تہے پہر اُسکو خدیجہ رض کی دوستدار عورتون مین بہیجتے تہے اور بانٹتے بہیجتے سو مین اکثر اوقات آپ سے کہتی تہی کہ شاید خدیجہ کے برابر دنیا مین کوئی عورت نہ تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ مقرر خدیجہ رض ایسی تہی اور ایسی تہی یعنے اُسمین بہت خوبیان تہین اور میری اولاد اُس سے ہوئی **ف** یہ جو کہا کہ وہ ایسی تہی یعنے فاضلہ تہی اور عاقلہ تہی اور مانند اسکی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ایمان لائی وہ ساتہہ میرے جبکہ کفر کیا ساتہہ میرے لوگون نے اور سچا جانا مجھکو جبکہ جہٹلایا مجھکو لوگون نے اور سلوک کیا مجہ سے ساتہہ مال اپنے کے جبکہ محروم کیا مجہہ کو لوگون نے اور یہ جو کہا کہ میری اولاد اُس سے ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد خدیجہ سے تہی مگر ابراہیم کہ وہ آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے تہی اور آپ کی متفق علیہ اولاد سے ایک قاسم ہے وہ لڑکپن مین مر گئے آپکے پیغمبر ہونے سے پہلے یا پیچہے اور آپ کی چار بیٹیان ہین زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ رض اور ایک آپ کا بیٹا عبد اللہ ہے پیغمبر ہونے کے بعد پیدا ہوا پس تہا کہا جاتا اسکو طاہر اور طیب اور بعضے کہتے کہ وہ دو بہائی ہین یہ سب لڑکپن مین مر گئے اسپر سب کا اتفاق ہے اور قرطبی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خدیجہ سے محبت رکہتے تہے تو اُسکے سبب بہت ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رض کی زندگی مین اُسپر اور نکاح نہین کیا یہان تک کہ مر گئین اور اسمین کسی اہل علم کو اختلاف نہین اور اسمین دلیل ہے اوپر بلند ہونے قدر اُنکے کے نزدیک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر زیادہ فضیلت اُنکی کے اسواسطے کہ بے پروا کیا اُنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے غیر سے اور خاص ہوئین ساتہ اُسکے بقدر اُسکے کہ مشترک ہے اُسمین غیر اُنکا دو بار اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُس سے نکاح تو اُسکے بعد اہتیس سال زندہ رہے اکیلی ہو آپ سے خدیجہ ساتہہ پچیس سال کے اور یہ بقدر دو تہائی کے ہے مجموع مدت سے اور باوجود طول اِس مدت کے بچا نگہ رکہا دل اُسکا غیرت سے اور رنج سوکنون کے سے اور یہ فضیلت ایسی ہے کہ نہین شریک ہے اُسکو اسمین کوئی سوا اُسکے اور اُن اوصاف سے کہ خاص ہے ساتہہ اُسکے خدیجہ رض ایک یہ ہے کہ وہ اُمت کی سب عورتون سے پہلے ایمان لائین تو جاری کیا انہون نے یہ طریقہ واسطے ہر اُس عورت کے کہ ایمان لاوے بعد اُنکے سو ہو گا واسطے اُنکے ثواب اُنکا واسطے اُسکے کہ ثابت ہو چکا ہے حدیث مین کہ جو اسلام مین خوب طریقہ نکالے اُسکو ثواب ہے ہر عمل کرنے والے کا ساتہہ اُسکے بعد اُسکے اور حضرت ابو بکر رض سب مردون سے پہلے ایمان لائے اور جسقدر اُن دو لوگو اس سبب سے ثواب حاصل ہے اُسکے مقدار کو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی بَشَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَةَ قَالَ نَعَمْ
بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ اسمٰعیل رض سے روایت ہے کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے رض سے
کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رض کو .... خوشخبری دی اُسنے کہا ہان ساتہ
گہر کے پولے سوتی سے کہ نہ اُس گہر مین شور ہوگا اور نہ رنج **ف** یہ جو کہا کہ ساتہ ایک گہر کے تو مراد ساتہ اسکے گہر زائد
ہے اوپر اُسکے جو تیار کیا ہے واسطے اُسکے اللہ نے اُسکے عمل کے ثواب مین اسی واسطے کہا کہ اُسمین رنج ہنین اور سہیلی
نے کہا کہ گہر کے ذکر کرنے مین ایک معنے لطیفہ مین اس واسطے کہ تہین وہ صاحب ایک گہر کی پیغمبر ہونے سے
پہلے پہر ہوئین صاحب گہر کی اسلام مین تنہا ساتہ اُسکے پس نہ تہا روی زمین پر کوئی گہر اسلام کا حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کے پہلے روز مگر گہر خدیجہ رض کا اور یہ ہے ایسی فضیلت ہے کہ اُسمین اُسکا کوئی
شریک نہین اور گہر کے ذکر کرنے مین ایک اور معنے بہی ہین اس واسطے کہ مرجع اہل بیت نبوی کا طرف خدیجہ رض
کی ہے اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت حسنین اور فاطمہ رض ہین اور فاطمہ رض خدیجہ رض
کی بیٹی ہین پس ظاہر ہوا راجع ہونا اہل بیت نبوی کا طرف خدیجہ رض کی سوای غیر اُسکے کے اور یہ جو کہا کہ نہ اُسمین
شور ہے اور نہ رنج تو مناسبت نفی ان دونو صفتون کی یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی
دعوت کی تو خدیجہ رض نے اُسکو خوشی سے قبول کیا اور نہ حاجت ڈالی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف بلند کرنے
آواز کی اور نہ جہگڑے کی اور نہ مشقت کی بیچ اُسکے بلکہ دور کیا آپ سے ہر رنج کو اور غمخوارگی کی آپ کی ہر وحشت سے اور
آسان کیا آپ پر ہر مشکل کو پس مناسب ہوا کہ ہو گہر اُسکا جسکے ساتہ خوشخبری دی اُسکو اُسکے رب نے ساتہ ایسی
صفت کے مقابل ہے اُسکے فعل کے (فتح) **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ
عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ
مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ جبرئیل ع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا کہ یا حضرت یہ خدیجہ ہے آتی ہین انکے ساتہ ایک برتن ہے
اُسمین سالن ہے یا کہانا یا پینا سو جب وہ آپ کے پاس آ پہونچے تو اُسپر سلام پڑہو اُسکے رب کی طرف سے اور میری
طرف سے اور اُسکو بشارت دو ساتہ ایک گہر کے بہشت مین پولے موتی سے کہ نہ اُسمین شور ہے اور نہ رنج **ف** ایک
روایت مین نسائی کی یہ ہے کہ پس خدیجہ رض نے کہا کہ خدا ہی ہے سلام یعنے ہر عیب اور مکروہ سے سالم ہے اور اُسی
ہی کی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے اور جبرئیل کو سلام اور یا حضرت آپ کو سلام اور رحمت اللہ
کی اور برکتین اُسکی بعض علما نے کہا کہ اسمین دلیل ہے اوپر زیادہ ہونے عقل اُسکے کے یعنے خدیجہ رض کے اسواسطے کہ

اُس نے نہین کہا وعلیہ السلام جیسا کہ واقع ہوا ہے واسطے بعضے اصحاب کے جس جگہ کہ تھے کہتے التحیات مین ۔
السلام علی اللہ یعنے اللہ کو سلام تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ خدا ہی کو ہے سچی سلامتی
سو کہا کرو التحیات للہ یعنے جیسا کہ اُسکا بیان التحیات کے باب مین گذر چکا ہے سو حضرت خدیجہ رضہ نے اپنی فہم کی صحت
سے پہچانا کہ خدا کو سلام کا جواب نہین دیا جاتا جیسا کہ مخلوق کو دیا جاتا ہے اس واسطے کہ سلام اسم ہے خدا کے نامون
سے اور وہ بھی دعا ہے ساتھ سلامتی کے پس گویا کہ اُس نے کہا کہ مین کس طرح کہون خدا کو سلام اور حالانکہ سلام
نام ہے اُسکا اور اسی سے سلامتی مانگی جاتی ہے اور اُسی سے حاصل ہوتی ہے پس اسی سے مستفاد ہوتا ہے
کہ نہین لائق ہے ساتھ اللہ کے مگر اُسپر ثنا کہنی سو خدیجہ رضہ نے سلام کے جواب کے بدلے اسپر ثنا کہی پھر مغایرت
کی درمیان اُس چیز کے کہ لائق ہے ساتھ اللہ کے اور اُس چیز کے کہ لائق ہے ساتھ غیر اُسکے کے پس کہا اور جبریل کو
پھر کہا کہ اور آپ کو سلام اور مستفاد ہوتا ہے اس سے سلام کا جواب دینا جو سلام بھیجے اور جو اسکو پہونچاوے اور
ظاہر یہ ہے کہ جبریل ع اسکے جواب ہونے کے وقت حاضر تھے پس جواب دیا سلام کا انکو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بار ایک
ساتھ تخصیص کے اور ایک بار ساتھ تعمیم کے بعضے کہتے ہین کہ خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے جو خدیجہ کو
سلام پہونچایا تو یہ واسطے تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور مریم ع کو واسطے خطاب کیا کہ وہ پیغمبر تھے اور
بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ اُسکا کوئی خاوند نہ تھا کہ اُسکے خطاب سے اسکی تعظیم کی جاوے اور سہیلی نے کہا کہ استدلال
کیا ہے ساتھ اس قصے کے ابوبکر بن داؤد نے اس پر کہ خدیجہ افضل ہے عائشہ سے اس واسطے کہ عائشہ رضہ کو جبریل
نے خود اپنی طرف سے سلام کیا اور خدیجہ رضہ کو خدا کی طرف سے سلام پہونچایا اور گمان کیا کہ ابن عربی نے کہ اسمین
اختلاف نہین کہ خدیجہ رضہ افضل ہے عائشہ رضہ سے اور رد کیا گیا ہے کہ اختلاف ثابت ہے ابتداء سے اگرچہ راجح
یہی بات ہو کہ خدیجہ افضل ہے عائشہ رضہ سے مین کہتا ہون کہ جو صریح روایتین خدیجہ رضہ کی فضیلت مین آئی
ہین انہین ایک یہ ہے جو ابوداؤد وغیرہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ افضل بہشت کی عورتون کی خدیجہ
اور فاطمہ رضہ ہین اور سبکی کبیر نے کہا کہ عائشہ رضہ کے حق مین بہت سے فضائل ثابت ہو چکے ہین ولیکن ہمارے نزدیک مختار
یہ بات ہے کہ فاطمہ رضہ افضل ہے پھر خدیجہ رضہ پھر عائشہ رضہ اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جو پہلے ترجمہ مین
گذر چکی ہے کہ فاطمہ رضہ سردار ہین اہل جنت کی عورتون کی اور ہمارے بعض ہم عصرون نے کہا کہ وہ توجہ قول
مین تطبیق اولی ہے اور یہ کہ ہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہین دیتے اور سبکی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بیان خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ کے بعد سب برابر ہین فضیلت مین (فتح) وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ

قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ اجازت مانگی ہالہ بنت خویلد خدیجہ رض کی بہن نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس پہچانا آپ نے اذن چاہنا خدیجہ رض کا یعنے پہچانا کہ یہ آواز خدیجہ رض کے آواز کی طرح ہے واسطے مشابہ ہونے اسکی آواز کے ساتھ آواز اپنی بہن کے پس یاد کیا خدیجہ کو اس سبب سے اور گھبرائے واسطے اسکے یعنے خدیجہ رض کی یاد سے پھر کہا کہ الٰہی یہ ہالہ ہو عائشہ رض نے کہا سو مجھکو غیرت آئی تو مینے کہا کہ کیا یاد کرتے ہین آپ ایک بڈہی عورت کو قریش سے سرخ مسوڑہوں والی یعنے اسکے منہ مین کوئی دانت باقی نہ رہا تھا صرف گوشت ہی تھا مر گئی اگلے زمانے مین تحقیق بدلا دیا خدا نے آپ کو بہتر اُس سے **ف** ابن تین نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چپ بنے مین دلیل ہے اسپر کہ عائشہ رض افضل ہے خدیجہ سے لیکن نہین لازم آتا نہ منقول ہونے حضرت کے جواب سے اس طریق مین نہ ہونا اسکا واقع مین بلکہ ایک روایت مین صریح آچکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رض کی اس بات کو رد کیا چنانچہ طبرانی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رض کی اس بات سے غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے مجھکو اس سے بدلہ نہین دیا پس رد ہو گئی تاویل ابن تین کی طبری وغیرہ علماء نے کہا کہ غیرت کی حالت مین جو عورتون سے صادر ہو وہ معاف ہے اُنپر اسکا مواخذہ نہین اس واسطے کہ یہ انکی پیدائشی عادت ہے اور قرطبی نے کہا کہ اس سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ غیرت پر عورتون کو مواخذہ نہین ولیکن یہ احتمال ہے کہ یہ کم سن ہونے کے سبب سے صادر ہوا ہو مین کہتا ہون کہ غیرت خاصکر ثابت ہے اور کم سن ہونا محتاج ہے طرف دلیل کی اور جسکو غیرت ہو اسکی عقل کامل نہین ہوتی اسی واسطے غیرت کی حالت مین جو کام صادر ہوتے ہین وہ غیرت نہ ہونے کے وقت صادر نہین ہوتے (فتح)

بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ باب ہے بیان مین جریر بن عبداللہ بجلی کے **ف** یہ صحابی ناونین سال مسلمان ہوئے اور ۵۱ھ ہجری مین فوت ہوئے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ ترجمہ جریر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ نہین روکا مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس آنے سے یعنے جبکہ اپنے گھر مین ہوتے اور مین آپ سے اجازت مانگتا جب سے

مین سلمان ہوا اور نہین دیکہا مجھکو آپنے کبھی مگر کہ تبسم فرمایا اور جریر نے کہا کہ کفر کے زمانے مین ایک بتخانہ تہا اُسکو ذو الخلصہ کہا جاتا تہا اور یمن کا کعبہ اور شام کا کعبہ کہتے ہتے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈہانے سے تو مین احمس کے ڈیڑہ سو سوار کو ساتھ لیکر وہان گیا سو ہمنے اُسکو توڑا اور جس کافر کو اُسکے پاس پایا مارا پہر ہمنے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے اور قوم احمس کے واسطے دعا کی **بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ** باب ہے بیان مین حذیفہ بن یمان عبسی **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ اِبْلِيسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ عَلٰى اُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ اُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيهِ فَنَادٰى اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِي اَبِي فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ اَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو شکست ہوی مشرکین کو ظاہر تو شیطان نے پکارا کہ ای سلمانو دکرو اپنے پچہلون کو یا بچو اپنے پچہلون سے یعنے تمہارے پچہلون کو کافر مارے ڈالتے ہین انکی مدد کرو یا تمہارے پیچہے کافر آتے ہین تو اگلے سلمان اپنے پچہلون پر پلٹے اور اپنے پچہلون کے ساتھ لڑنے لگے یعنے شیطان کے دہوکے سے اگلے اور پچہلے سلمان آپس مین لڑنے لگے اور گہبراہٹ کی وجہ سے ایک کو دوسرے کی تمیز نہ رہی کہ مین کس سے لڑتا ہون تو حذیفہ رض نے نظر کی تو ناگہان دیکہا کہ اُسکا باپ ہے تو اُسنے پکارا کہ اے سلمانون میرا باپ ہے میرا باپ ہے راوی کہتا ہے کہ نہ جدا ہوئے لوگ اس سے یہان تک کہ اُسکو مار ڈالا تو حذیفہ رض نے کہا کہ خدا تمکو بخشے ای سلمانون کہ تمنے کافر و بچ ہو کے سمیرے باپ کو مار ڈالا عروہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہمیشہ حذیفہ کے اس کلمے کے سبب سے نیکی باقی رہی یہان تک کہ خدا سے ملے **ف** یعنے اس غم سے کہ میرا باپ سلمانون کے ہاتہ سے مار اگیا کافرون کے ہاتہ سے نہ مارا گیا جو لائق تہا یا نیکی باقی رہی یعنے اپنے باپ کے قاتل کے واسطے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے کہ خدا اُسکو بخشے اُسکا ثواب انکو ہمیشہ ہوتا رہا اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام کی برکت پہرتی ہے اُسکے اپنے والے پر جب تک کہ وہ زندہ رہے یعنے نیک کام کی برکت تمام عمر آدمی مین باقی رہتی ہے (فتح) **بَابُ** ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ باب ہے ذکر ہند عتبہ کی بیٹی کا **ف** یہ عورت معاویہ کی مان ہے احد مین کافرون کے ساتھ حاضر ہوتی پہر فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور بڑے عقل والی عورت تہی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے بیعت لی یہ کہ زنا نہ کرین تو کہنے لگی کہ کیا آزاد عورت بہی زنا کرتی ہے (فتح) **وَقَالَ عَبْدَانُ**

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہند عتبہ کی بیٹی آئی اور کہا کہ یا حضرت تمہارے زمین پر کوئی تنبو والوں سے محبوب تر نزدیک میرے یہ کہ ذلیل ہوں تیرے تنبو والوں سے یعنے میں چاہتی تھی کہ آپکے تابعدار ذلیل ہوں پھر نہیں صبح کی آج کے دن کسی تنبو والوں نے کہ محبوب تر ہوں نزدیک میرے یہ کہ باعزت ہوں آپکے تنبو والوں سے یعنے آج میں چاہتی ہوں کہ آپکے تابعداروں کی عزت سب خلقت سے زیادہ ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تیری محبت ہم سے اور بھی زیادہ ہوگی یعنے جیسے جیسے تیرے دل میں ایمان قرار پکڑتا جائیگا ویسے ویسے تیری محبت بھی زیادہ ہوتی جاویگی ہند نے کہا کہ یا حضرت مقرر ابوسفیان مرد بخیل ہے سو کیا مجھ پر گناہ ہے کہ میں اُسکے مال سے اپنے بال بچوں کو کھلاؤں فرمایا دستور کے موافق درست ہے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اوپر زیادہ ہونے عقل ہند کے اور اچھی نرمی اُسکی کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے میں اور اس سے لیا جاتا ہے کہ مستحب ہے واسطے صاحب حاجت کے کہ اپنی سرگوشی سے پہلے عذر بیان کرے جبکہ اُسکے مخاطب کے دل میں کچھ غصہ ہو اور یہ کہ عذر والے کو مستحب ہے کہ پہلے وہ چیز بیان کرے جس سے اُسکے صدق کی تاکید ہو اس واسطے کہ ہند نے مقدم کیا اعتراف کو ساتھ ذکر عداوت کے جو آپ سے پہلے رکھتی تھی تاکہ معلوم ہو صدق اُسکا اُسکی محبت کی دعوی میں اور ہند آنحضرت کی خوشدامن کے مرتبہ میں تھی اس واسطے کہ ام حبیبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی اُسکے خاوند ابوسفیان کی بیٹی تھی (فتح) **بَابُ** حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ باب ہے بیان میں حدیث زید بن عمرو نفیل کے **ف** زید بن عمرو عمر فاروق رض کا چچیرا بھائی ہے اور تھا طلب کرتا توحید کو اور چھوڑ دیا تھا اُسنے بتوں کو اور علیحدہ ہوا تھا شرک سے فوت ہوا پہلے پیغمبر ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سو لیں فاکہی نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو رض نے مجھ سے کہا کہ میں نے اپنی قوم سے مخالفت کی اور میں نے دین ابراہیم کی پیروی کی وہ بت نہ پوجتے تھے اور نماز پڑھتے تھے طرف اس کعبے کی اور میں منتظر ہوں کہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور میں نہیں جانتا کہ اُسکو پاؤں اور میں اُسکے ساتھ ایمان لاتا ہوں اور اُسکو سچا جانتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ بیشک پیغمبر ہے اور اگر تیری زندگی دراز ہو تو میری طرف سے اسکو سلام

عامر رض نے کہا کہ جب مین سلمان ہوا تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر بتلائی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سلام کا جواب دیا اور اسپر رحمت کی دعا کی اور فرمایا کہ مینے اسکو بہشت مین دیکہا کہ اپنے کپڑے کا دامن گہسیٹتا جاتا تہا (فتح) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ یُّنْزَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَحْیُ فَقُدِّمَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُفْرَۃٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا ثُمَّ قَالَ زَیْدٌ اِنِّیْ لَسْتُ اٰکُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مَا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّ زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو کَانَ یَعِیْبُ عَلٰی قُرَیْشٍ ذَبَائِحَہُمْ وَیَقُوْلُ الشَّاۃُ خَلَقَہَا اللّٰہُ وَاَنْزَلَ لَہَا مِنَ السَّمَآءِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَ لَہَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُوْنَہَا عَلٰی غَیْرِ اسْمِ اللّٰہِ اِنْکَارًا لِّذٰلِکَ وَاِعْظَامًا لَّہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو رض سے بلدح (ایک جگہ کا نام ہے تنعیم کے راہ مین کہ مکے کے پاس ہے) مین ملے پہلے اس کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری یعنے پیغمبر ہونے سے پہلے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے کہانے کا دسترخوان لایا گیا تو انکار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہاوین اسمین سے پہر زید نے کہا کہ نہین کہاتا مین اسچیز مین سے کہ ذبح کرتے ہو تم اپنے بتون پر اور نہین کہاتا مین مگر وہ چیز کہ یاد کیا جاوے اسپر نام اللہ کا اور یہ کہ زید بن عمر عیب کیا کرتا تہا قریش پر انکے ذبح کی چیزون کو اور کہتا تہا کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا اور اسکے واسطے آسمان سے پانی اتارا اور اسکے واسطے زمین سے سبزہ اگایا پہر تم اسکو ذبح کرتے ہو اوپر غیر نام اللہ کے کہتا تہا یہ واسطے انکار کرنے کے اس سے اور واسطے بڑا جاننے اس گناہ کے **ف** ابن بطال نے کہا کہ تہا وہ دسترخوان واسطے قریش کے کہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے لائے تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمین سے کہانے سے انکار کیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو زید بن عمرو کے آگے کیا تو اسنے بہی اسمین سے کہانے سے انکار کیا اور قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم نہین کہاتے جو تمہارے بتون پر ذبح ہوا اور یہ حدیث اس وجہ کا احتمال رکہتی ہے اور خطابی نے کہا کہ تہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہاتے ان جانورون مین سے جو بتون کے واسطے ذبح کیے جاتے اور اسکے سوای اور جانور کا گوشت کہاتے تہے اگرچہ اسپر خدا کا نام نہ لیتے تہے اس واسطے کہ شرع ابہی اتری نہ تہی بلکہ نہین اتری تہی شرع ساتہ منع کہانے اسچیز کے کہ اسپر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو مگر بعد پیغمبر ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مدت دراز کے مین کہتا ہون کہ یہ جواب اولی ہے ابن بطال کے جواب سے اور بر تقدیر اسکی کہ زید بن حارثہ نے پتہر مذکور پر ذبح کیا ہو پس سوای اسکے نہین کہ حمل کیا جاویگا کہ اسنے تو اسپر ذبح کیا تہا واسطے غیر بتون کے اور اسپر قول اللہ تعالی کا وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ تو مراد ساتہ اسکے وہ جانور ہے جو ذبح کیا جاوے

پتھرون پر واسطے بتون کے اور ایک روایت مین ہے کہ زید بن عمرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن حارثہ پر گذرا
اور حالانکہ وے دونو ایک دسترخوان سے کہاتے تھے تو دونو نے اسکو بلایا تو زید بن عمرو نے کہا کہ اے بیٹے میرے
بہائی کے مین نہین کہاتا ان جانورون سے جو بتون پر ذبح کیے جاوین تو نہین کہایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے بعد اس دن کے اس جانور سے کہ بت پر ذبح ہو اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ زید بن حارثہ نے
کہا کہ ہم نے بعض بتون پر بکری ذبح کی سہیلی نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اولے اور لائق تر
تھے زید سے ساتھ اس فضیلت کے تو جواب یہ ہے کہ حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکو کہایا تھا اور بر تقدیر اسکے کہ کہایا ہو تو زید نے یہ قول اپنے اجتہاد سے کہا تھا نہ ساتھ کسی شرع کے
کہ اسکو پہونچی اور سوا اسکے کچھ نہین کہ تہا نزدیک اہل جاہلیت کے باقی دین ابراہیم کا اور تہا بیچ شرع ابراہیم
کے حرام ہونا مردار کا نہ حرام ہونا اس چیز کا جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اور سوا اسکے نہین کہ اسکا حرام ہونا اور
اسلام مین اترا اور صحیح تر یہ بات ہے کہ شرع سے پہلے نہ کسی چیز کو حرام کہا جاتا ہے اور نہ کسی چیز کو حلال کہا
جاتا ہے باوجودے کہ ذبح ہوئی چیزون کے واسطے اصل ہے شرع کے حلال کرنے مین اور یہ دستور رہا یہ قرآن
کے اترنے تک اور نہین منقول ہے کہ پیغمبر ہونے کے بعد کوئی ذبح کی چیزون سے باز رہا ہو یہانتک کہ آیت
اتری مین کہتا ہون کہ یہ جو سہیلی نے کہا کہ زید بن عمرو نے یہ قول اپنے اجتہاد سے کہا اولے ہے اور حدیث
باب کی ظاہر ہے اسمین باوجودیکہ زید نے خود تصریح کی ہے کہ وہ دونو کتاب والون یعنے یہود اور نصاری سے
کسی کے تابع نہین ہوا اور تحقیق کہا ہے قاضی عیاض نے بیچ ملت مشہورہ کے کہ ہیں معصوم ہونے پیغمبرون کے
پہلے پیغمبر ہونے کے کہ وہ مانند محال کی ہے یعنے عصمت پہلے نبوت سے کہ اس واسطے کہ نواہی یعنے منع ہونا تو صرف
ہوتا ہے بعد قرار پانے شرع کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے مامور پہلے اترنے وحی کے طرف آپ کی
ساتھ پہلی شرع کے صحیح قول پر بنا بر اسکے نواہی جب موجود نہ ہوئین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق
مین بہی معتبر ہونگی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی کسی چیز کا کرنا منع نہ ہوگا بلکہ درست ہوگا اور اگر ہم
دوسرے قول پر تقریر کرین تو جواب اسکا قول سے کہ ہمنے بعض بتون پر بکری ذبح کی یہ ہے کہ مراد وہ پتھر ہے جو بت
نہین اور نہ معبود ہے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ تو صرف قصاب کے ہتیارون سے ہے جسپر وہ ذبح کرتا ہے اس
واسطے کہ نصب اصل مین بڑا پتھر ہے سو بعض تو انمین سے انکے نزدیک وہ ہوتے ہین جو منجملہ بتون سے ہوتے
ہین پس ذبح کرتے ہین واسطے اسکے اور اسکے نام پر اور بعضے انمین سے وہ ہوتے ہین جنکی عبادت نہین کی جاتی
بلکہ وہ آلات ذبح سے ہوتے ہین پس ذبح کرتا ہے اسپر ذبح کرنے والا نہ واسطے بت کے یا تہا باز رہنا زید کا اس
واسطے کہ اسکو کہانا دینے حرام کے (فتح) قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ

عمر ان زید بن عمرو بن نفیل خرج الی الشام یسئل عن الدین ویتبعہ فلقی عالما من الیہود فسالہ عن
دینہم فقال انی لعلی ان ادین دینکم فاخبرنی فقال لا تکون علی دیننا حتی تاخذ بنصیبک
من غضب اللہ قال زید ما افر الا من غضب اللہ ولا احمل من غضب اللہ شیئا ابدا وانا استطیعہ
فہل تدلنی علی غیرہ قال ما اعلمہ الا ان تکون حنیفا قال زید وما الحنیف قال دین ابراہیم
لم یکن یہودیا ولا نصرانیا ولا یعبد الا اللہ فخرج زید فلقی عالما من النصاری فذکر مثلہ فقال
لن تکون علی دیننا حتی تاخذ بنصیبک من لعنۃ اللہ قال ما افر الا من لعنۃ اللہ ولا احمل
من لعنۃ اللہ ولا من غضبہ شیئا ابدا وانا استطیع فہل تدلنی علی غیرہ قال ما اعلمہ الا
ان تکون حنیفا قال وما الحنیف قال دین ابراہیم لم یکن یہودیا ولا نصرانیا ولا یعبد الا
اللہ فلما رای زید قولہم فی ابراہیم خرج فلما برز رفع یدیہ قال اللہم انی اشہد انی علی
دین ابراہیم وقال اللیث کتب الی ہشام عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکر قالت رایت زید بن
عمرو بن نفیل قائما مسندا ظہرہ الی الکعبۃ یقول یا معاشر قریش واللہ ما منکم علی دین ابراہیم
غیری وکان یحیی الموؤدۃ یقول للرجل اذا اراد ان یقتل ابنتہ لا تقتلہا انا اکفیکہا مؤنتہا
فیاخذہا فاذا ترعرعت قال لابیہا ان شئت دفعتہا الیک وان شئت کفیتک مؤنتہا

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ زید بن عمرو شام کی طرف نکلا دین حق کو پوچھتا اور طلب کرتا تو ایک یہودی
عالم سے ملا اور اس سے اُنکا دین پوچھا سو کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ تمہارے دین کی پیروی کرون سو مجھہ کو خبر دے
تو اس یہودی نے کہا کہ نہین ہوتا تو ہمارے دین پر یہان تک کہ لے تو اپنا حصہ خدا کے غضب سے یعنے اگر تو اس
دین مین آویگا تو خدا کے غضب مین گرفتار ہوگا زید نے کہا کہ نہین بہاگتا مین مگر خدا کے غضب سے اور مین خدا
کے غضب سے کبھی کچھہ نہین اٹھاؤن گا اور کیا مین اُسکی طاقت رکھتا ہون یعنے نہین سو کیا تو مجھکو اُسکے
سوا کسی اور دین کی طرف راہ دکھاتا ہے کہا مین اسکو نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو زید نے کہا اور حنیف
کیا ہے کہا دین ابراہیم کا کہ وہ نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور نہ عبادت کرتے تھے سوای خدا کے کسی کی پہر
زید نکلا سو ایک نصرانی عالم سے ملا پس ذکر کیا مثل اُسکی تو اُس نے کہا کہ ہرگز نہ ہوگا تو ہمارے دین پر یہان
تک کہ لے تو اپنا حصہ خدا کی لعنت سے زید نے کہا مین نہین بہاگتا مگر خدا کی لعنت سے اور نہین اٹھاؤنگا
مین خدا کی لعنت سے اور نہ اُسکے غضب سے کچھہ کبھی کیا مین اسکی طاقت رکھتا ہون سو کیا تو مجھکو اسکے سوا
کسی اور دین کی راہ تبلاتا ہے اُسنے کہا مین نہین جانتا مگر یہ کہ ہو تو حنیف کہا حنیف کیا ہے اُس نے
کہا کہ دین ابراہیم ع کا کہ نہ وہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور نہ عبادت کرتے تھے سوائے خدا کے کسی کی سو جب

دیکھا زید نے قول انکا ابراہیم کے حق مین تو نکلا پہر جب انکی زمین سے نکلا تو اپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور
کہا کہ الٰہی مین گواہی دیتا ہون کہ مین ابراہیم کے دین پر ہون اسماء بنت ابو بکر رض کی بیٹی سے روایت ہے کہ مین نے
زید بن عمرو رض کو دیکھا کہ اپنی پیٹھ سے کعبے کو تکیہ دی کھڑا ہے کہتا ہے اے گروہ قریش کے قسم ہے اللہ کی
نہین تم مین سے کوئی ابراہیم کے دین پر سوای میرے اور تہا زندہ رکہتا لڑکی جیتی گاڑدی کو یعنے جب کوئی
اپنی بیٹی کو مارنے کا ارادہ کرتا تو اسکو کہتا تہا کہ اسکو مار نہین مین کفایت کرونگا تجھکو اسکے خرچ کو سو اسکو
لیتا پہر جب جوان ہوتی تو اسکے باپ سے کہتا کہ اگر تو چاہے تو تجھکو لڑکی دیدون اور اگر تو چاہے کفایت کرون
تجھہ سے خرچ کو یعنے اپنی گرہ سے خرچ کرکے اسکو بیاہ دون **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ شام
کے عالمون سے ایک بزرگ نے مجھہ سے کہا کہ البتہ تو مجھہ سے دین پوچھتا ہے مین نہین جانتا کہ کوئی خدا
کی عبادت کرتا ہو مگر ایک بزرگ تا پوین تو مین اسکے پاس گیا تو اسنے کہا کہ جسکو تو تلاش کرتا ہے وہ تیرے
شہرون مین ظاہر ہوا یعنے پیغمبر یا یون کہا کہ ظاہر ہونے والا سو تو پلٹ جا او اسکی تصدیق کر اور اسکے
ساتھہ ایمان لا اور کہا کہ جن لوگون کو تو نے دیکھا یہ سب گمراہی مین ہین اور مراد ساتھہ غضب کے ارادہ پہونچانے
عذاب کا ہے اور مراد ساتھہ لعنت کے دور کرنا ہے خدا کی رحمت سے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ زید
کہتا تہا کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے اور کفر کی حالت مین دستور تہا کہ
تنگی کے خوف سے زندہ بیٹی کو زمین مین گاڑ دیتے تہے **باب** بُنْیَانُ الْکَعْبَۃِ باب ہے بیان مین بنانے
کعبے کے **ف** یعنے قریش کے ہاتھہ پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین آپکے پیغمبر ہونے سے پہلے
اور پہلے گذر چکا ہے بیان بنانے ابراہیم کا کعبے کو پہلے بنانے قریش کے اور بیان بنانے عبداللہ بن زبیر
کا اسلام مین اور فاکہی نے روایت کی ہے کہ خانہ کعبہ آدمی کے قد سے اونچا تہا سو قریش نے چاہا کہ اسکو
اونچا کرین اور اسپر چھت ڈالین اور اسکا بیان آئندہ آویگا اور ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب
قریش نے کعبے کو بنایا تو اسپر مدت گذری پہر ڈہہ گیا پہر اسکو عمالقہ نے بنایا سو اسپر مدت گذری پہر ڈہہ گیا
پہر اسکو جرہم نے بنایا اور مدت کے بعد پہر ڈہہ گیا پہر اسکو قریش نے بنایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس
وقت جوان تہے سو جب انہون نے حجر اسود کے رکہنے کا ارادہ کیا تو اس مین جھگڑنے لگے کہ کہان رکھا جاوے
تو انہون نے کہا کہ ہمارا منصف وہ ہے جو پہلے پہل بنی شیبہ کے دروازے سے کعبے کے اندر آوے تو پہلے
پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اندر آئے تو انہون نے آپ کو اس حال سے خبر دی کہ ہم نے آپ کو منصف
ٹہیرایا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ایک کپڑا بچہاؤ اور حجر اسود کو اسکے درمیان رکہو اور ہر
قبیلہ اسکا ایک کنارہ پکڑے تو انہون نے اسکو کپڑے مین ڈالکر اٹہایا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو

اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کعبے کی دیوار مین رکہا اور ایک روایت مین ہے کہ ولید بن مغیرہ نے انکو کہا کہ نہ بناؤ اسکو مگر مال پاک سے اور عہد کیا کہ اسمین ناتا توڑا جاوے اور نہ ذمہ خدا کا (فتح) حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ جب کعبہ بنایا گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عباس رض دونو پتہرون کو اٹھا اٹھا کر لیجانے لگے تو عباس رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہ بند اپنی گردن پر ڈال لے کہ تجھکو پتہرون کی تکلیف سے بچا وے یعنے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہ بند کہولکر اپنی گردن پر ڈالا اور ننگی ہوئی سو بیہوش ہوکر گر پڑے اور آپ کی دونو آنکھین آسمان کی طرف لگ گئین پہر آپ کو ہوش آئی تو فرمایا کہ میرا تہ بند مجھکو دو میرا تہ بند مجھکو دو تو آپ کا تہ بند آپ پر باندہا گیا اور آپ کا ستر ڈہانکا گیا ف ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ پتہر اٹہاتے تھے کہ ناگہان آپکی شرمگاہ کہل گئی تو کسی نے پکارا کہ اے محمد اپنی شرمگاہ کو چھپا پہر اسکے بعد کبہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہین دیکہی گئی حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ترجمہ عمرو اور عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کعبے کے گرد دیوار نہ تہی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑہتے تہے یہانتک کہ عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے تو انہون نے اسکے گرد دیوار بنائی عبید اللہ نے کہا کہ اسکی دیوارین چہوٹی تہین تو ابن زبیر نے اسکو اونچا کیا ف کعبے کے بنانے مین اقوال مختلف آئے ہین تاریخ مکہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دس بار بنایا گیا پہلے پہل فرشتون نے بنایا پہر آدم علیہ السلام نے پہر آدم ع کی اولاد نے پہر ابراہیم علیہ السلام نے پہر عمالقہ نے پہر جرہم نے پہر قصی بن کلاب نے پہر قریش نے پہر عبد اللہ بن زبیر نے پہر حجاج نے پہر بدستور رہا حجاج کی بنا پر اور اب تک اسی بنا پر ہے (ت) اور فاکہی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رض کے زمانے مین خانے کعبے کی مسجد کے گرد گہر تھے پہر عمر فاروق رض کی خلافت مین آدمیون کی کثرت سے مسجد تنگ ہوئی تو عمر فاروق رض نے گرد کے گہرون کو خریدا اور انکو ڈہا کر مسجد مین ملا دیا پہر حضرت عثمان رض نے اپنی خلافت مین اسمین اور طرفون سے کشادگی کی پہر عبد اللہ بن

زبیر نے اسمین اور کشادگی کی پہر ابو جعفر منصور نے پہر اسکے بیٹے مہدی نے اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن زبیر نے اسپر کچہہ چہت ڈالی تہی پہر عبد الملک بن مروان نے اسکو اونچا کیا اور سال کی لکڑی سے اسپر چہت ڈالی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے بیٹے ولید نے یہ کام کیا تہا اور یہ بات بہت ثابت ہے (فتح) **باب** ایام الجاهلیة باب ہے بیان مین جاہلیت کے دنون کے **ف** مراد یہان وہ دن ہین جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے اور پیغمبر ہونے کے درمیان ہین اور اکثر اوقات جاہلیت اس زمانے کو کہا جاتا ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہے اور اسی قسم سے ہے یہ آیت یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاهلیة اور قول اسکا ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی اور اسی قسم سے ہین اکثر حدیثین باب کی اور اخیر اسکا فتح کیا ہے (فتح) **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمٌ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ عاشورا ایک دن تہا کہ قریش جاہلیت مین اسکا روزہ رکہتے تہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہی اسکا روزہ رکہتے تہے پہر جب حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے تو عاشورے کا روزہ رکہا اور اسکے روزے کا لوگون کو حکم کیا پہر جب رمضان کا روزہ اترا یعنے فرض ہوا تو جو چاہتا تہا اسکا روزہ رکہتا تہا اور جو چاہتا تہا نہ رکہتا تہا **ف** اسکی شرح کتاب الصیام مین گذر چکی ہے اور مینے اس جگہ احتمال ذکر کیا ہے کہ قریش نے اسکو اہل کتاب سے لیا ہوگا پہر مینے بعضی خبرون مین پایا کہ قریش پر ایک قحط پڑا تہا پہر انسے قحط دور ہوا تو انہون نے شکر کے واسطے روزہ رکہا (فتح) **حدثنا** مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَا الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ قریش کا اعتقاد تہا کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا گناہ ہے زمین مین یعنے حج کے مہینون مین حج کے سوا اور کچہہ نہ کیا جاوے اور انکے سوا اور مہینے عمرے کے واسطے ہین اور محرم کا نام صفر رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ جب اونٹ کی پیٹہہ تندرست ہو اور قدم کا نشان مٹ جاوے تو عمرہ کرنے والے کو عمرہ حلال ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب چوتہی تاریخ ذیحجہ کو مکے مین آئے حج کا احرام باندہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین یعنے عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالین اصحاب نے کہا کہ یا حضرت کونسا

نا حدثنا هشام قال

حلال ہوتا ہے یعنے عمرہ کے بعد احرام کی ممنوع چیزین سب حلال ہوجاوینگی یا بعض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سب چیزین حلال ہوجاوینگی یعنے خواہ عورت سے جماع کرنا ہو یا کچھ اور حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ ترجمہ مسیب نے اپنے باپ سے روایت
کی ہے کہ جاہلیت مین پانی کا سیل آیا تو چھپایا اُس نے اُس چیز کو کہ مکے کے دونو پہاڑون کے درمیان ہے یعنے اُن کے
درمیان کو پانی سے بہر دیا سفیان کہتا ہے کہ عمرو نے کہا کہ اس حدیث کو واسطے قصہ ہے دراز ف ناظمی نے
روایت کی ہے کہ کعبے نے عبداللہ بن زبیر سے کہا اور وہ مکے کو بناتا تہا کہ اُسکی بنیاد کو مضبوط کرا اور پکا کر ہم تحقیق
ہم کتابون مین پاتے ہین کہ پہلے زمانے مین بہت سیلاب ہونگے پس مراد شان مشارٌ الیہ سے یہ ہے انہون
نے معلوم کیا اس سیل سے جسکی مثل آگے معلوم نہ تھی کہ وہ مبدء ہے ان سیلون کا جنکی طرف کتابون مین اشارہ
ہے (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ
قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ
مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ
أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ
الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ
رُؤُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولٰئِكِ عَلَى النَّاسِ ترجمہ قیس بن
ابی حازم رضی سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی احمس کی ایک عورت کے پاس آئے جسکو زینب کہا جاتا تہا تو اُسکو دیکہا
کہ کلام نہین کرتی کہا اسکا کیا حال ہے کہ کلام نہین کرتی لوگون نے کہا کہ اسنے چپکے حج کیا ہے تو صدیق رضی نے
کہا کہ کلام کر اسواسطے کہ چپ رہنا درست نہین کہ جاہلیت کی راہ رسم ہے پہر اس نے کلام کیا سو صدیق رضی سے
کہا کہ تو کون ہے کہا ایک مرد مہاجرین سے کہا کن مہاجرین سے کہا قریش سے کہا کن قریش سے کہا البتہ تو
بڑی پوچھنے والی ہے مین ابو بکر ہون کہا کب تک ہے باقی رہنا ہمارا اس نیک کام پر جسکو اللہ جاہلیت کے
بعد لایا یعنے دین اسلام اور جسپر شامل ہے وہ عدل سے اور جمع ہونے کلمے کے سے اور نصر مظلوم کے سے) کہا
باقی رہنا تمہارا اُسپر اُس وقت تک ہے جب تک کہ تمہارے امام تمہارے ساتھ قائم رہین اس عورت نے کہا اور
اماموں سے کیا مراد ہے کہا کیا تیری قوم کے واسطے رئیس اور شریف لوگ نہ تھے جو انکو حکم کرتے اور لوگ انکی
فرمانبرداری کرتے اُسنے کہا کیون نہین صدیق اکبر رضی نے کہا پس یہ لوگ امام ہین لوگون پر یعنے حاکم ف ایک

روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ابوبکر رض نے کہا کہ اسلام نے اس راہ رسم کو ڈھا دیا ہے یعنے چپ رہنا اسلام مین درست نہین پس کلام کر اور تحقیق استدلال کیا ہے ابوبکر رض کے اس قول سے اُس شخص نے جو کہتا ہے کہ جو قسم کہا دے اسکی کہ نہ کلام کرے تو اسکو مستحب ہے کہ کلام کرے اور اسپر کفارہ نہین اسواسطے کہ صدیق رض نے اسکو کفارے کا حکم نہین کیا اور قیاس اسکا یہ ہے کہ جو نذر مانے اسکی کہ کلام نہ کریگا تو اسکی نذر منعقد نہین ہوتی اسواسطے کہ ابوبکر رض نے مطلق کہا کہ یہ حلال نہین اور یہ جاہلیت کے فعل سے ہے اور مقرر اسلام نے اسکو ڈھا دیا ہے اور نہین کہتے صدیق اکبر مانند اسکی مگر توقیف سے پس یہ حدیث حکماً مرفوع ہو گی اور تائید کرتی ہے اسکی حدیث ابن عباس رض کی بیچ قصے ابو اسرائیل کے جس نے نذر مانی تھی کہ پیادہ پا چلے اور نہ سوار ہو اور نہ سائے مین بیٹھے اور نہ کلام کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ سوار ہووے اور سائے مین بیٹھے اور کلام کرے اور ایک روایت مین ہے کہ نہین ہے یتیم ہونا بعد بالغ ہونے کے اور نہ چپ رہنا ایک دن رات تک روایت کی یہ حدیث ابو الدرداء وغیرہ نے خطابی نے اسکی شرح مین کہا کہ تھا جاہلیت کی عبادتون سے چپ رہنا پس تھا کوئی آدمی اعتکاف کرتا ایک دن رات اور چپ رہتا سو انکو اُس سے منع ہوا اور حکم ہوا بولنے کا ساتھ بہتر بات کے اور ابن قدامہ نے کہا کہ نہین شریعت اسلام سے چپ رہنا کلام سے اور ظاہر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام ہے اور حجت پکڑی ہے اُس نے ساتھ حدیث ابوبکر رض کے اور ساتھ حدیث علی رض کے جو مذکور ہوئی یعنے نہین چپ رہنا ایک دن رات تک پس اگر کوئی اسکی نذر مانے تو اسکو اسکا پورا کرنا لازم نہین آتا اور یہی قول ہے شافعی اور اصحاب رائے کا اور نہین جانتا مین اسمین کوئی مخالف اور یہ پہلے پیغمبرون کی شرع مین درست تھا اب ہماری شرع مین درست نہین اور شیخ ابو اسحاق نے کہا کہ مکروہ ہے چپ رہنا ایک دن رات تک اور ایک روایت مین ہے کہ روزہ دار کا چپ رہنا تسبیح ہے لیکن یہ روایت صحیح نہین اور اگر ثابت ہو تو مقصود کا فائدہ نہین دیتی اسواسطے کہ حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ روزہ دار کا چپ رہنا تسبیح ہے اور اسکا سونا عبادت ہے اور اسکی دعا قبول ہے پس یہ حدیث چلائی گئی ہے اسمین کہ روزہ دار کے سب کام محبوب ہین نہ یہ کہ خاص کر چپ رہنا مطلوب ہے اور رویانی نے کہا کہ جاری ہوئی عادت لوگون کی ساتھ ترک کلام کے رمضان مین اور ہماری شرع مین اسکی کوئی اصل نہین بلکہ پہلی شرعون مین ہے پس ثابت ہوگا اسکا جواز اختلاف پر کہ اس مسئلے مین ہے اور اسپر جو حدیثین کہ وارد ہین چپ رہنے مین اور اسکی فضیلت مین مانند حدیث من صمت نجا اور سوای اسکے پس نہین معارض ہین شیخ ابو اسحاق کی کلام کو کہ چپ رہنا مکروہ ہے واسطے اختلاف مقاصد کے بیچ اسکے پس بہتر چپ رہنا وہ ہے جسمین کلام باطل کا ترک کرنا ہو اور اسی طرح مباح ہے اگر اسکی طرف کھینچے اور چپ رہنا منع وہ ہے جسمین ترک کرنا کلام کا ہو حق مین واسطے اسکے جو اسکی طاقت رکھے اور اسیطرح مباح ہے جسکی دونو طرفین برابر ہون (فتح الباری)

اور تیہ کہا کہ جب تک قائم رہین امام تمہارے تو یہ واسطے ہے کہ لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہین سو جو امام حال سے
بہرے وہ خود بھی پہرا اور اُس نے لوگون کو بھی پہیرا (فتح) حَدَّثَنِیْ فَرْوَۃُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاۗءِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ
ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاۗءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ
لَهَا حِفْشٌ فِی الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِیْنَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِیْثِهَا قَالَتْ وَیَوْمُ الْوِشَاحِ
مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا۔ اَلَا اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِیْ فَلَمَّا اَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا یَوْمُ الْوِشَاحِ
قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَیْرِیَةٌ لِبَعْضِ اَهْلِیْ وَعَلَیْهَا وِشَاحٌ مِنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَیْهِ الْحُدَیَّا وَهِیَ
تَحْسِبُهٗ لَحْمًا فَاَخَذَتْ فَاتَّهَمُوْنِیْ بِهٖ فَعَذَّبُوْنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنْ اَمْرِیْ اَنَّهُمْ طَلَبُوْا فِیْ قُبُلِیْ فَبَیْنَاهُمْ حَوْلِیْ
وَاَنَا فِیْ كَرْبِیْ اِذْ اَقْبَلَتِ الْحُدَیَّا حَتّٰی وَازَتْ بِرُؤُسِنَا ثُمَّ اَلْقَتْهُ فَاَخَذُوْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِیْ
اتَّهَمْتُمُوْنِیْ بِهٖ وَاَنَا مِنْهُ بَرِیْئَةٌ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت بعضے عرب کی لونڈی
تھی مسلمان ہوئی اور اسکی جھونپڑی مسجد مین تھی عائشہ رضہ نے کہا سو وہ ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور ہمارے
پاس بات چیت کرتی تھی پہر جب اپنی بات سے فارغ ہوتی تو کہتی۔ اور وشاح کا دن خدا کے عجب کاموں سے
ہے خبردار ہو کہ سفر یا مسدن نے مجھہ کو کفر کے شہر سے نجات دی سو جب اُس نے وشاح کے دن کا بہت ذکر کیا
تو عائشہ رضہ نے کہا کہ وشاح کا دن کیا ہے کہا کہ میرے بعض گھر والون کی ایک چھوٹی لڑکی باہر نکلی اور اُسکے گلے
مین چمڑے کا ایک ہار تھا اُسپر چیل اتری اور وہ اسکو گوشت گمان کر کے اٹھا لے گئی تو انہون نے مجھکو اُسکی تہمت
دی سو مجھکو مارا اور میری تلاشی سے یہانتک نوبت پہونچی کہ انہون نے میری شرمگاہ تلاش کی سو جس حالت
مین کہ وہ میرے گرد تھے اور مین اپنی مصیبت مین تھی کہ ناگہان سامنے سے چیل آئی یہانتک کہ ہمارے سرون کے
برابر ہوئی پہر اُس نے ہار کو ڈالا تو انہون نے اُسکو لیا تو مین نے اُنسے کہا کہ یہ ہے وہ جسکی بابت تمنے مجھکو تہمت دی تھی
اور مین اُس سے پاک تھی یعنے یہ حال مجھکو باعث ہوا دار کفر کے چھوڑنے اور اسلام کے اختیار کرنے پر ف
یہ حدیث کتاب الصلوۃ مین گذر چکی ہے اور وجہ داخل ہونے اسکے کی اسجگہ اُس چیز کی جہت سے ہے کہ تھی اُسپر
اہل جاہلیت ظلم کرنے سے قول و فعل مین (فتح) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا
یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے تو خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھاوے اور قریش
کا دستور تھا کہ اپنے باپون کی قسم کھاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپون کی قسم نہ کھایا کرو
ف اسکی شرح آیندہ آویگی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ اَنَّ

عبد الرحمن بن القاسم حدثه ان القاسم كان يمشي بين يدي الجنازة ولا يقوم لها ويخبر عن
عائشة قالت كان اهل الجاهلية يقومون لها يقولون اذا راوها كنت في اهلك ما انت مرتين
ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ قاسم جنازے کے آگے چلا کرتا تھا اور اسکے واسطے کھڑا نہ ہوتا تھا اور عائشہ رضی
خبر دیتا تھا کہ انہوں نے کہا کہ جاہلیت والوں کی رسم تھی کہ جنازے کے واسطے کھڑے ہوتے تھے اور جب اسکو دیکھتے
تھے تو کہتے تھے کہ تھی تو اے روح اپنے گھر والوں میں جو تھی دو بار کہتے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا
ہے کہ عائشہ رضی کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم جنازے کے واسطے کھڑے ہونے کا نہیں پہونچا تو عائشہ رضی
نے جانا کہ یہ جاہلیت کی رسموں سے ہے اور اسلام انکی مخالفت کے واسطے آیا ہے اور میں نے اس مسئلے کے اختلاف
کا بیان جنازے میں کر دیا ہے اور کیا یہ منسوخ ہے واسطے اس حکم کے یا نہیں اور بنا بر اس قول کے کہ وہ منسوخ ہے کیا نسخ
وجوب کا ہے اور استحباب باقی ہے یا نہیں یا مطلق جواز ہے اور اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے اخیر کو اور اکثر
شافعیہ کراہت پر ہیں اور دعوی کیا ہے محاملی نے اسمیں اتفاق کا اور مخالف ہوا متولی پس کہا اسنے کہ مستحب ہے
اور اختیار کیا ہے اسکو نووی نے اور یہ جو کہا کہ تھی تو اے روح جو کچھ تھی تو اسکے معنے یہ ہیں کہ جسطرح تو اب ہے
اسی طرح تو زندگی میں تھی اس واسطے کہ انکو قیامت کے ساتھ ایمان نہ تھا بلکہ انکا اعتقاد یہ تھا کہ جب روح خارج ہوتی
ہے تو جانور بنکے اڑ جاتی ہے پس اگر نیک ہو تو اسکی روح نیک جانوروں سے ہوتی ہے نہیں تو بالعکس اور
احتمال ہے کہ یہ دعا ہو واسطے مردے کے اور احتمال ہے کہ ما نافیہ ہو یعنے تو دوسری بار اپنے گھر والوں کی طرف نہیں
پھریگی ایک بار تو انمیں تھی وہ گذر چکی اور احتمال ہے کہ ما استفہامیہ ہو یعنے تو اپنے گھر والوں میں شریف تھی سو
اب تیرا کیا حال ہے یہ عزت سے کہتے تھے (فتح) حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبد الرحمن قال
حدثنا سفين عن ابي اسحاق عن عمرو بن ميمون قال قال عمر ان المشركين كانوا لا يفيضون من جمع حتى
تشرق الشمس على ثبير فخالفهم النبي صلى الله عليه وسلم فافاض قبل ان تطلع الشمس ترجمہ عمر رضی سے
روایت ہے کہ مشرکین کا دستور تھا کہ مزدلفہ سے نہ پھرتے تھے یہاں تک کہ روشن ہوتا سورج ثبیر پر یعنے سورج کی روشنی
اسپر پڑتی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی مخالفت کی سورج کے نکلنے سے پہلے پھرے ف اسکی شرح حج میں
گذر چکی ہے حدثني اسحاق بن ابراهيم قال قلت لابي اسامة حدثكم يحيى بن المهلب قال
حدثنا حصين عن عكرمة وكاسا دهاقا قال ملأى متتابعة قال وقال ابن عباس سمعت ابي
يقول في الجاهلية اسقنا كاسا دهاقا ترجمہ حصین رضی سے روایت ہے کہ عکرمہ رضی نے اس آیت کی تفسیر میں کہا
وكاسا دهاقا کہ پیالہ بھرا ہوا پے در پے عکرمہ رضی کہتا ہے کہ ابن عباس رضی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ عباس رضی سے سنا
جاہلیت میں کہتا تھا پلا ہمکو پیالہ بھرا ف یعنے ابن عباس رضی نے کہا کہ واقع ہوا ہے سماع انکو واسطے اس آیت کے

اپنے باپ سے جاہلیت مین اور مراد ساتہ اسکے جاہلیت نسبتی ہے نہ مطلق اس واسطے کہ پیغمبر ہونے سے پہلا زمانہ
اُسنے نہین پایا بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے دس برس پیچہے پیدا ہوا پس گویا کہ مراد یہ ہے
کہ سنا اُسنے عباس رضہ سے یہ پہلے مسلمان ہونے اُسکے کے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ
كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ + اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ + ترجمہ
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت سچے مضمون کی بات جو شاعر نے کہی
لبید شاعر کی بات ہے کہ خبردار ہو خدا کے سوا ہر چیز جہوٹی اور فنا ہونے والی ہے ف احتمال ہے کہ مراد کلمے سے
بیت ہو جسکا آدہا یہان ذکر کیا اور احتمال ہے کہ مراد کل قصیدہ ہو اور یہ جو کہا کہ ہر چیز جہوٹی ہے تو اسپر یہ سوال آتا
ہے کہ ہر چیز مین بندگیان اور عبادتین بہی داخل ہین اور حالانکہ وہ حق ہین لامحالہ اور اسیطرح فرمانا حضرت کا
سات کی دعا مین کہ الٰہی تو سچ مچ ہے اور تیرا قول بہی سچ مچ ہے اور بہشت بہی سچ مچ ہے اور دوزخ بہی سچ
مچ ہے الخ اور اسکا جواب یہ ہے کہ مراد ساتہ قول شاعر کے جو سوا ہے اللہ کے اور سوائے صفتون اُسکی کے جو ذاتیہ
اور فعلیہ ہین رحمت اُسکی سے اور عذاب اسکے سے اور سوا اُسکے اور اسی واسطے ذکر کیا بہشت اور دوزخ
گویا مراد بیت مین باطل ہونے سے فنا ہونا ہے نہ فاسد ہونا سو خدا کے سوا جائز ہے ہر چیز پر فنا لذاتہ یہان
تک کہ بہشت اور دوزخ پر بہی یعنے ممکن ہے فنا ہونا ہر چیز کا سوائے خدا کے اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ باقی
رہیگی بہشت اور دوزخ واسطے باقی رکہنے اللہ کے انکو اور پیدا کرنے ہمیشگی کے واسطے بہشتیون اور دوزخیون
کی اور حق حقیقت مین وہ چیز ہے جسپر زوال جائز نہین اور بیچ وارد کرنے بخاری کے اس حدیث کو اس باب مین اشارہ
ہے طرف اُسچیز کی کہ واقع ہوا واسطے عثمان بن مظعون کے ساتہ لبید شاعر کے پہلے مسلمان ہونے اُسکے کو اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت مکے مین تہے اور قریش مسلمانون کو نہایت ایذا دیتے تہے پس ابن اسحاق نے روایت
کی ہے عثمان بن مظعون سے کہ جب وہ حبشہ کی ہجرت سے پہرا تو داخل ہوا مکے مین ولید بن مغیرہ کی امان مین پہر جب
اُسنے دیکہا کہ مشرکین مسلمانون کو ایذا دیتے ہین اور وہ امن مین ہے تو اُسنے اُسکی امان کو واپس کر دیا سو جس
حالت مین کہ وہ قریش کی مجلس مین تہا کہ ناگاہ اُنکے پاس لبید شاعر آیا اور بیٹہ کر شعر پڑہنے لگا تو لبید نے
یہ شعر پڑہا کہ سوای خدا کے ہر چیز جہوٹی ہے۔ تو عثمان بن مظعون نے کہا کہ تو نے سچ کہا پہر لبید نے کہا کہ ہر
نعمت دور ہونے والی ہے تو عثمان نے کہا کہ تو جہوٹا ہے کہ بہشت کی نعمتین دور نہین ہونگی تو لبید نے کہا کہ
اے گروہ قریش کے کب تک تمہارے ساتہی کو ایذا دیگا تو انمین سے ایک مرد نے اٹہکر عثمان کو طمانچہ مارا تو اُسکی
آنکہہ پہوٹ گئی پس ملامت کی اُسکو ولید نے کہ تو نے میری امان مجہکو کیون پہیر دی اور پہر یہ لبید شاعر

مسلمان ہوگیا تہا وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ اور نزدیک تہا امیہ بن ابی الصلت مسلمان ہووے ف یہ شخص حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تہا اور دین حق تلاش کرتا تہا اور کہتے ہین کہ نصرانی ہوگیا تہا اور شاعر تہا اپنے
شعرون مین اُسنے توحید اور قیامت کا بہت ذکر کیا تہا کہ قیامت آنیوالی ہے اور طبری نے روایت کی ہے
کہ امیہ نے ابوسفیان کے ساتہ سفر کیا پس کہا کہ مینے کتابون مین دیکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہوگا سو مجہکو
امید تہی کہ وہ مین ہون پہر مینے سوچا تو وہ عبد مناف کے اولاد سے ہے سو مینے انمین نظر کی تو عتبہ کی مانند کسی کو نہ دیکہا
تو مینے گمان کیا کہ وہ یہی ہے سو جب تیری زبانی معلوم ہوا کہ اُسکی عمر چالیس برس سے بڑہ گئی ہے تو مین نے
پہچانا کہ وہ نہین ابو سفیان نے کہا سو کچہہ دن گذرے تہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے تو مینے امیہ سے اسکا
ذکر کیا تو امیہ نے کہا کہ بیشک بیشک یہ وہی ہے مینے کہا کیا تم اُسکی پیروی نہ کرین امیہ نے کہا کہ مین ثقیف
کی بدگوئی سے شرماتا ہون کہ مین اُنکو کہا کرتا تہا کہ وہ مین ہون پہر مین عبد مناف کی اولاد سے ایک لڑکے
کا تابع ہون (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ
اَبُوْبَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ
اَبُوْبَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهُ
فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهِ
ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ صدیق اکبر کا ایک غلام تہا جو اُسکو خراج دیا کرتا تہا اور صدیق اسکے خراج سے
کہایا کرتے تہے تو ایک دن وہ کچہہ چیز لایا تو ابوبکر نے اُس سے کہایا تو غلام نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے یعنے
یہ کہانا کس قسم کا تہا ابوبکر رضہ نے کہا وہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مینے جاہلیت کے زمانے مین ایک آدمی کے واسطے کہانت
کی تہی اور مجہکو کہانت خوب نہ آتی تہی لیکن مینے اُس سے دغابازی کی سو وہ مجہہ سے ملا اور اُسکے سبب سے مجہکو
انعام دیا پس یہ جو کچہہ کہ تو نے کہایا اُسی مین سے ہے تو ابوبکر رضہ نے اپنا ہاتہہ اپنے حلق مین داخل کیا پس قے
کی ہر چیز کہ اُسکے پیٹ مین تہی ف اور ایک روایت مین ہے کہ ابوبکر کا ایک غلام تہا وہ مزدوری کرکے
لاتا تہا تو ابوبکر رضہ جب تک اسکو پوچہہ نہ لیتے تہے اُس سے نہ کہاتے تو وہ ایک رات اپنی مزدوری لایا اور
ابوبکر رضہ نے اُس کو کہایا اور پہر کہانے کے بعد پوچہا ابن تین نے کہا کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ابوبکر رضہ نے
قے کی واسطے کمال تقوی کے اور ظاہر یہ ہے کہ ابوبکر رضہ نے سوائے اسکے کچہہ نہین کہ قے کی واسطے اُسچیز کی
کہ ثابت ہو چکی تہی نزدیک اُسکی کہ کاہن کی شیرینی منع ہے اور کاہن کی شیرینی وہ ہے کہ لیتا ہے اُسکو
اپنی کہانت پر اور کاہن وہ ہے جو آیندہ کی خبرین دی بغیر دلیل شرعی کے اور جاہلیت کے زمانے مین

اسکا بہت رواج تھا نبی صلعم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے سے پہلے (فتح) حدثنا مسدد
قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ اخبرنی نافع عن ابن عمر قال کان اھل الجاھلیۃ یتبایعون
لحوم الجزور الی حبل الحبلۃ قال وحبل الحبلۃ ان تنتج الناقۃ ما فی بطنھا ثم تحمل التی نتجت
فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ دستور تھا کہ جاہلیت کے وقت
لوگ آپسمین اونٹ کا گوشت حمل کے حمل تک بیچتے تھے اور حمل کا حمل یہ ہے کہ جنے اونٹنی اپنے پیٹ کا بچہ پھر
حاملہ ہو وہ بچہ کہ پیدا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اس سے منع فرمایا ... اسکی پوری شرح بیع مین
گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ وہ جاہلیت مین بیچتے تھے (فتح) حدثنا ابو النعمان قال
حدثنا مھدی قال حدثنا غیلان بن جریر کنا نأتی انس بن مالک فیحدثنا عن الانصار
وکان یقول لی فعل قومک کذا وکذا یوم کذا وکذا وفعل قومک کذا وکذا یوم کذا وکذا
ترجمہ غیلان بن جریر سے روایت ہے کہ ہم انس کے پاس آیا کرتے تھے تو وہ ہم سے انصار کا حال بیان کرتے
تھے اور مجھکو کہتے تھے کہ کیا تیری قوم نے ایسا ایسا فلانے فلانے دن اور کیا تیری قوم نے ایسا ایسا فلانے فلانے
دن **ف** یہ حدیث انصار کے مناقب مین گذر چکی ہے اور داخل کیا اسکو بخاری نے اسجگہ واسطے قول انسکے
کہ کیا تیری قوم نے ایسا ایسا فلانے دن اسواسطے کہ احتمال ہے کہ ہو یہ اشارہ طرف انکی لڑائیون کے جو جاہلیت
کے وقت واقع ہوئین جیسا کہ احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف لڑائیون انکی کی اسلام مین یا واسطے عام ہونے
کے اس سے اور غیلان اگرچہ انصار کی قوم سے نہین لیکن باعتبار نسبت جچا ہونے کے ہے طرف ازد کی پس وہ
انکو جمع کرتے تھے (فتح) **القسامۃ فی الجاھلیۃ** باب ہے قسامہ کا جاہلیت مین **ف**
بعض روایتون مین یہ ترجمہ نہین اور یہی بات ٹھیک ہے اس واسطے کہ یہ سب حدیثین ایام جاہلیت کے ترجمہ
مین داخل ہین (فتح) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا قطن ابو الھیثم
قال حدثنا ابو یزید المدنی عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ان اول قسامۃ کانت فی الجاھلیۃ لفینا
بنی ھاشم کان رجل من بنی ھاشم استأجرہ رجل من قریش من فخذ اخری فانطلق معہ فی ابلہ
فمر رجل بہ من بنی ھاشم قد انقطعت عروۃ جوالقہ فقال اغثنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر
الابل فاعطاہ عقالا فشد بہ عروۃ جوالقہ فلما نزلوا عقلت الابل الا بعیرا واحدا فقال الذی
استأجرہ ما شان ھذا البعیر لم یعقل من بین الابل قال لیس لہ عقال قال فاین عقالہ قال
فحذفہ بعصا کان فیھا اجلہ فمر بہ رجل من اھل الیمن فقال اتشھد الموسم قال ما اشھد
وربما شھدتہ قال ھل انت مبلغ عنی رسالۃ مرۃ من الدھر قال نعم قال فکنت اذا انت شھدت

الموسم فنادِ یا آل قریش فإذا اجابوك فنادِ یا آل بنی هاشم فإن اجابوك فسل عن ابی طالب فاخبره ان فلانا قتلنی فی عقالٍ ومات المستأجر فلمّا قدم الذی استأجره اتاه ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القیام علیه فولیت دفنه قال قد کان اهل ذاك منك فمکث حینا ثم ان الرجل الذی اوصی الیه ان یبلغ عنه وافی الموسم فقال یا آل قریش قالوا هذه قریش قال یا آل بنی هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال این ابو طالب قالوا هذا ابو طالب قال امرنی فلان ان ابلغك رسالة ان فلانا قتله فی عقال فاتاه ابو طالب فقال اختر منّا احدی ثلث ان شئت ان تؤدی مائة من الابل فانك قتلت صاحبنا وان شئت حلف خمسون من قومك انك لم تقتله فان ابیت قتلناك به فاتی قومه فقالوا نحلف فاتته امرأة من بنی هاشم کانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت یا ابا طالب احبّ ان تجیز ابنی هذا برجل من الخمسین ولا تصبر یمینه حیث تصبر الایمان ففعل فاتاه رجل منهم فقال یا ابا طالب اردت خمسین رجلا ان یحلفوا مکان مائة من الابل یصیب کل رجل بعیران فاقبلهما عنی ولا تصبر یمینی حیث تصبر الایمان فقبلهما وجاء ثمانیة واربعون فحلفوا قال ابن عباس فوالذی نفسی بیده ما حال الحول ومن الثمانیة والاربعین عین تطرف ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ مقرر پہلی قسامت کہ جاہلیت مین ہتی البتہ ہم ہاشم کی اولاد مین واقع ہوئی اور اُسکا بیان یون ہے کہ مزدور ٹہیرایا ایک مرد ہاشمی کو ایک مرد قریشی نے جو دوسرے قبیلے سی تہا تو اُسکو اپنے اونٹون مین لے گیا تو ایک مرد ہاشمی اُس مزدور پر گذرا جسکو تہیلے کی رسی ٹوٹ گئی ہتی سو اُسنے کہا کہ میری فریاد رسی کر ساتہہ ایک رسی کے جس سے مین اپنی تہیلی کی رسی مضبوط کرون کہ تیرا اونٹ بغیر ڈہنگے کے بہاگتا نہین ہو اُس مزدور نے اُس مسافر کو رسی دی تو اُس نے اُس سے اپنی تہیلی کو باندہا پہر جب اپنی جگہ مین اُترے تو باندہے گئے سب اونٹ مگر ایک اونٹ کہلا رہا تو مستاجر نے کہا کہ کیا حال ہے اس اونٹ کا اونٹون مین سے کہ نہین باندہا گیا اس مزدور نے کہا کہ اُسکا کوئی ڈہنگا نہین کہا اُسکا ڈہنگا کہان ہے راوی نے کہا سو مستاجر نے اسکو لاٹہی ماری کہ اُسمین اسکی موت ہتی یعنی وہ اُس لاٹہی سے مرگیا سو یمن والون سے ایک مرد اُسپر گذرا تو اُس مزدور نے کہا کہ تو حج کے موسم مین حاضر ہوتا ہے اُسنے کہا نہین اور اکثر اوقات حاضر ہوا ہون کہا تو کبہی کسی وقت مین میرا پیغام پہونچائیگا اُسنے کہا ہان کہا سو جب تو حج کے موسم مین حاضر ہو تو پکار اے آل قریش کی سو جب وے تجہکو جواب دین تو پکار اے آل بنے ہاشم کی سو اگر تجہکو جواب دین تو پہر ابو طالب کو تلاش کرکے اُسکو خبر دے کہ فلانے نے مجہکو ایک

ایک رسی کے بدلے مار ڈالا اور پہر وہ مزدور مرگیا سو جب مستاجر یعنے مزدور رکھنے والا مکے مین آیا تو ابو طالب اسکے
پاس گیا اور کہا کہ ہمارے ساتھی نے کیا کیا یعنے کہان ہے اور اسکا کیا حال ہوا اسنے کہا کہ بیمار ہوا تہا سو مین نے
اسکے بیمارداری خوب کی یعنے اور وہ مرگیا تو مین نے اسکو دفنایا کہا کہ وہ تجہ سے اسکے لائق تہا یعنے ایسا ہی
چاہیے جیسا تو نے کیا سو ابو طالب کچہہ زمانہ ٹہیرا پہر جس آدمی کو اسنے اپنا پیغام پہونچانے کی وصیت کی تہی وہ
موسم حج مین آیا سو اس نے کہا کہ ای آل قریش کی لوگون نے کہا کہ یہ ہین قریش کہا اے آل بنی ہاشم کہ
کہا ابو طالب کہان ہین کہا یہ ہے ابو طالب کہا فلانے نے مجہکو حکم کیا تہا کہ مین تجہکو اسکا پیغام پہونچاؤن
کہ فلانے نے اسکو ایک رسی کے سبب سے مار ڈالا تو ابو طالب اسکی پاس گیا اور کہا کہ تین چیز سے ایک چیز اختیار کر اگر تو
چاہے تو سو اونٹ دیت دے یعنے خون بہا کہ تحقیق تو نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو پچاس
آدمی تیری قوم کے قسم کہاوین کہ تو نے اسکو نہین مارا اور اگر تو نے نہ مانا تو ہم تجہکو اسکے بدلے مار ڈالین گے سو وہ اپنی قوم
کے پاس آیا تو انہون نے کہا کہ ہم قسم کہاتے ہین سو بنی ہاشم سے ایک عورت ابو طالب کے پاس آئی جو ایک مرد قریشی
کے نکاح مین تہی تحقیق اسنے اس قریشی سے لڑکا جنا تہا تو اسنے کہا کہ اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ بخشے
تو میرے اس لڑکے کو بدلے ایک مرد کے پچاس مین یعنے جو اسپر قسم آتی ہے اسکو معاف کر دے اور نہ لازم کرے تو اسپر
قسم کو جس جگہ کہ لازم کی جاتی ہین قسمین یعنے درمیان رکن اور مقام کے تو ابو طالب نے اسکی قسم معاف کر دی
پہر انہین سے ایک مرد ابو طالب کے پاس آیا اور کہا کہ تو نے چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس مرد قسم کہاوین کہ ہر مرد
کو دو اونٹ دینے آتے ہین یہ دو اونٹ ہین سو میری طرف سے انکو قبول کر اور نہ مجبور کر مجہکو قسم پر جس جگہ کہ قسمین
لازم کی جاتی ہین تو ابو طالب نے انکو قبول کیا اور باقی اٹہتالیس مرد آئے سو انہون نے رکن کی پاس قسم کہائی کہ
وہ بری ہے مقتول کے خون سے ابن عباس رض نے کہا سو قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ گذرا ایک
سال یعنے قسم کہانے کے دن ہی اور حالانکہ اٹہتالیس مین سے آنکہ کوئی مارے یعنے ایک برس پہلے ہی سب ہلاک
ہو گئے **ف** طاؤس رض سے روایت ہی کہ جاہلیت کے وقت حرم مین کوئی برا کام نہ کرتا مگر کہ دنیا مین اسکو بدلا ملجاتا تہا
ایک روایت مین ہی کہ کچہہ لوگون نے قسامہ مین حرم مین جہوٹی قسم کہائی پہر وہ نکل کر ایک پہاڑ کے تلے اترے
تو وہ پہاڑ ان پر گر پڑا اور سب اسکے نیچے دب کر مر گئے اور ایک روایت مین ہی کہ ایک لونڈی نے کعبے کی ساتہ پناہ مانگی پہر
اسکا سردار آیا تو اسنے اسکو کہینچا تو اسکا ہاتہ بیکار ہو گیا اور طاؤس سے روایت ہے کہ اخیر زمانے مین بہی اسیطرح
ہوگا (فتح) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ
مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ عائشہ رض سے

روایت ہے کہ بعاث کا دن ایک دن تہا کہ مقدم کیا تہا اسکو اللہ نے واسطے اپنے رسول کے سو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور حالانکہ جدی جدی ہوئی تہی جماعت انکی اور ماری گئے تہے سردار انکے
اور زخمی ہوئے مقدم کیا اسکو اللہ نے اپنے رسول کے لیے واسطے داخل ہونے اُنکے کے اسلام مین **ف**
راجح یہ بات ہے کہ بعاث کا جنگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے تہا **وَقَالَ** ابْنُ
وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ
السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا
نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان نالی کے اندر دوڑنا
سنت نہین سوائے اسکے کچھہ نہین کہ جاہلیت والے اُسمین دوڑتے تہے اور کہتے تہے کہ نہین گذرتے ہم پتہریلی
زمین سے مگر دوڑکر **ف** مراد ابن عباس رض کی اصل دوڑنا نہین بلکہ مراد بہت تیز چلنا ہے اور یہ فرض نہین
اور پہلے گذر چکا ہے ہاجرہ رض کے قصے مین کہ ابتدا سعی کا درمیان صفا اور مروہ کے تہا ہاجرہ سے پس معلوم
ہوا کہ مراد اُسکی جو ارادہ کرتا ہے کہ اُسکا ابتدا جاہلیت مین نہایت دوڑنا ہے اور یہ جو کہا کہ سنت نہین
سو اگر یہ مراد ہے کہ یہ مستحب نہین تو یہ مخالف ہے جمہور کے اور یہ نظیر ہے اُسکے انکار کرنے کی رمل کے مستحب
ہونے سے اور احتمال ہے کہ مراد ساتہ سنت کے طریقہ شرعیہ ہو اور اسکا اطلاق فرض پر بہت آتا ہے اور
نہین مراد ہے اسکی سنت جو اہل اصول کے اصطلاح مین ہے اور وہ چیز وہ ہے جو ثابت ہے دلیل اُسکی
مطلوب ہونے کی بغیر تاثیم تارک اُسکے کے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ اَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ اَبَا السَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ
مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاَسْمِعُوْنِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ
فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوا الْحَطِيْمَ فَاِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِيْ سَوْطَهٗ
اَوْ نَعْلَهٗ اَوْ قَوْسَهٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہتے تہے کہ اے لوگو مجھہ سے سنو جو مین تمکو کہتا
ہون اور سناؤ مجھکو جو تم کہتے ہو اور نہ جاؤ آگے لوگون کے پس کہو کہ ابن عباس رض نے یون کہا یعنے دوہراؤ
مجھپر جو مجھہ سے سنتے ہو تاکہ مین معلوم کرون کہ تمنے میری بات کو سنکر خوب یاد رکہا ہے کہ شاید تم میری
بات کو خوب یاد نہ رکہو اور میرے قول کے برخلاف مجھہ سے روایت کرو) جو کوئی کعبے کا طواف کیا چاہے
تو چاہیے کہ حجر کے پیچہے سے طواف کرے یعنے جو جگہ کہ پرنالے کے نیچے گہری ہوئی ہے اُسکو طواف کے
اندر لیوے اس واسطے کہ وہ جگہ بہی کعبے مین داخل ہے اور نہ کہو حطیم اس واسطے کہ مقرر جاہلیت مین مرد
قسم کہاتا تہا سو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان ڈالتا تہا **ف** یعنے جاہلیت مین دستور تہا کہ جب اُنمین سے ایکدوسرے

کو قسم دیتا تہا تو قسم کہانے والا اپنا جوتا یا کوڑا یا کمان حجر مین ڈال دیتا تہا نشانی واسطے قصد قسم اپنی کے اور
تاکید اُسکی کے تو اس واسطے اُنہون نے اُسکا نام حطیم کہا اس واسطے کہ وہ جگہ اُنکے اسبابون کو کہا جاتی تہی
اس واسطے کہ حطم کے معنے توڑنے کے ہین یعنے جاہلیت کے زمانے مین اسکو حطیم کہتے تہے اب اُسکو حطیم نہین
کہنا چاہیے (فتح) **حدثنا نعیم بن حماد نا هشیم عن حصین عن عمرو بن میمون قال رأیت فی
الجاهلیة قردة اجتمع علیها قردة قد زنت فرجموها فرجمتها معهم** ترجمہ عمرو بن میمون رض سے روایت
ہے کہ مینے جاہلیت کے زمانے مین ایک بندر دیکہا جسپر بہت بندر جمع ہوئے تہے تحقیق اُسنے زنا کیا تہا تو
بندرون نے اُسکو سنگسار کیا اور مینے بہی اُسکو اُنکے ساتہہ سنگسار کیا **ف** ایک روایت مین عمرو بن
میمون سے آیا ہے کہ مین یمن مین تہا اپنے گہر والون کی بکریان چراتا تہا اور مین ایک ونچان پر تہا تو ایک بندر
آیا اُسکے ساتہ ایک مادہ تہی سو وہ بندر مادہ کا ہاتہ اپنے سر کے نیچے رکہہ کر سو گیا پہر ایک اور بندر آیا جو پہلے بندر سے
چھوٹا تہا تو اُسنے اس مادہ کو آنکہہ ماری تو مادہ نے اپنا ہاتہہ پہلے بندر کے سر کے نیچے سے سرکایا نرمی اور
آہستگی کے ساتہہ اور اُسکے پیچھے پیچھے چلی تو اُس بندر نے اُس سے جماع کیا اور مین دیکہتا تہا پہر وہ مادہ پلٹ
آئی اور اپنا ہاتہہ پہلے بندر کے سر کے نیچے ڈالنے لگی نرمی سے سو وہ بندر جاگا گہبرایا ہوا پہر اُسکو سونگہا پہر اسنے
چیخ ماری سو بندر جمع ہوئے اور اپنے ہاتہہ سے اس مادہ کی طرف اشارہ کرتا تہا یعنے کسی بندر نے اس سے زنا
کیا ہے تو بندر دائین بائین گئے تو اُس بندر کو لائے مین اُسکو پہچانتا تہا سو اُنہون نے اُنکے واسطے ایک گڑہا کہودا
اور اُنکو سنگسار کیا پس تحقیق دیکہا مینے رجم کو غیر بنی آدم مین اور ابو اسحاق زجاج اور ابوبکر بن عربی کا یہ مذہب
ہے کہ جو بندر موجود ہین یہ اُنکی نسل سے ہین جن امتون کی صورت بدل گئی اور یہ مذہب شاذ ہے اور اُنکی
دلیل یہ حدیث ہے جو مسلم مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی تو فرمایا کہ شاید یہ اُن
امتون سے ہے جنکی صورت بدل گئی اور جمہور اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا
پہلے اس سے کہ وحی ہو طرف آپ کی ساتہ حقیقت امر کے اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا یقین
نہین کیا برخلاف نفی کے کہ اُسکے ساتہہ یقین کیا جیسا کہ ابن مسعود رض کی حدیث مین ہے کہ خدا نے جس
قوم کو ہلاک کیا اُسکی نسل نہین چہوڑی لیکن نہین لازم آتا کہ بندر مذکورہ نسل سے ہون پس احتمال ہے
کہ جب مسخ شدہ لوگ بندرون کی صورت پر ہوگئے باوجود باقی رہنے اُنکے عقلون کے تو صحبت کی اُنسے
اصل بندرون نے واسطے مشابہ ہونے کی شکل مین تو سیکہا اُنہون نے اُنسے جو اُنکے کامون سے دیکہا اور اُسکو
یاد رکہا سو وہ اُنمین دستور قرار پایا اور خاص کیے گئے ہین بندر ساتہ اسکے اسواسطے کہ اُنمین اور حیوانون سے
سمجہہ زیادہ ہے اور اس واسطے کہ اُسمین ہر کسب کے سیکہنے کی قابلیت ہے جو اکثر حیوانون مین نہین اور اُسکی

عادتون سے یہ ہے کہ وہ ہنستا ہے اور ناچتا ہے اور جو دیکھتا ہے اسکی حکایت کرتا ہے اور اُسمین سخت غیرت
سے وہ چیز ہے جو آدمی کے برابر ہے اور اُنمین کوئی اپنے جوڑے کے سوا اور کسی مادہ کی طرف نہین بڑھتا اور
جو کسی کی مادہ کی طرف بڑھے تو اُسکو غیرت اُسکی سزا کی باعث ہوتی ہے اور اُسکے خصائص سے یہ ہے کہ
مادہ اپنے بچے کو عورت کی طرح اُٹھاتی ہے اور اکثر اوقات چلتا ہے بندر اپنے دو پاؤن پر لیکن اُسپر بدستور
نہین رہتا اور اپنے ہاتھ سے چیز کو لیتا ہے اور اپنے ہاتھ سے کہاتا ہے اور عجیب بات کہی ہے حمیدی نے
کہ شاید یہ حدیث ان حدیثون سے ہے جو بخاری مین کسی نے پیچھے سے ملادی ہین اور یہ قول اُسکا مردود ہے
اس واسطے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ بخاری کی سب حدیثین صحیح ہین اور اتفاق ہے اُنکا اسپر کہ صحیح
بخاری کی نسبت امام بخاری کی طرف قطعی ہے اور یہ احتمال فاسد اُنکا بخاری کی سب حدیثون تک راہ
پاتا ہے اسواسطے کہ جب یہ جائز ہوا یہ احتمال ایک حدیث غیر معین مین تو جائز ہوگا ہر فرد فرد مین سو نہ باقی
رہیگا کسی کو اعتماد کرنا ساتھ حدیثون صحیحین کے اور اتفاق علما کا اسکے مخالف ہے اور ایک روایت مین ہے
کہ ایک شخص نے چاہا کہ گھوڑے کو گھوڑی پر چڑہاوے اور وہ گھوڑی اُس گھوڑے کی ماں تہی وہ گھوڑا
اُسپر چڑہنے سے باز رہا اُسنے اُس گھوڑی کو ایک گھر مین داخل کرکے اُسپر ایک کپڑا ڈالا کہ گھوڑا اسکو
پہچان نہ سکے پھر اُس گھوڑے نے اُسپر جست کی پھر جب اُسنے اُسکو سونگھا تو معلوم کیا کہ میری ماں ہے
تو اُس گھوڑے نے اپنے دانتون سے اپنے ذکر کو کاٹ ڈالا سو جب گھوڑے مین اتنی سمجھ ہے باوجودیکہ بعید
تر ہے سمجھ سے بہ نسبت بندر کے تو بندر مین ایسی سمجھ کا پایا جانا بطریق اولےٰ جائز ہوگا (فتح) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ
عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِیَّةِ الطَّعْنُ
فِی الْاَنْسَابِ وَالنِّیَاحَةُ وَنَسِیَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْیٰنُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ ترجمہ
ابن عباس رض سے روایت ہے .... کہ کئی خصلتین ہین جاہلیت کی خصلتون سے
یعنے زمانہ کفر کی رسمون سے ہین ایک تو عیب لگانا لوگون کی نسبون مین دوسرے نوحہ کرنا یعنے مردے کی خوبیون
کو بیان کرنا اور تیسرے کو عبید اللہ بھول گیا سفیان نے کہا کہ کہتے ہین کہ تیسری چیز مینہ کو چاہنا ستارون
سے یعنے کہتے ہین کہ فلانے تارے کی تاثیر سے مینہ برسا اور ایک روایت مین چار خصلتون کا ذکر آیا ہے
چوتھی اپنے خاندان پر فخر کرنا کہ ہم شریف خاندان ہین بَابُ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ
کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِکِ بْنِ نَضْرِ بْنِ کِنَانَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ بْنِ مُدْرِکَةَ بْنِ اِلْیَاسَ
بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ باب ہے بیان مین پیغمبر ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

آپ کا نام مبارک محمد ہے بیٹے عبد اللہ کے عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا وہ بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد مناف کا
عبد مناف بیٹا قصی کا قصی بیٹا کلاب کا وہ بیٹا مرہ کا مرہ بیٹا کعب کا وہ بیٹا لوی کا وہ بیٹا غالب کا
وہ بیٹا فہر کا وہ بیٹا مالک کا وہ بیٹا نضر کا وہ بیٹا کنانہ کا وہ بیٹا خزیمہ کا وہ بیٹا مدرکہ کا وہ بیٹا الیاس کا
وہ بیٹا مضر کا وہ بیٹا نزار کا وہ بیٹا معد کا وہ بیٹا عدنان کا ف بعثت کے معنے ہین کسی کو پیغام دیکر
بھیجنا اور مقصود یہان بیان کرنا نسب شریف کا ہے امام بخاری رحمہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب
شریف کو فقط عدنان تک بیان کیا ہے اور اپنی تاریخ مین حضرت ابراہیم تک آپ کی نسب بیان
کی ہے اور ہینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ مین پہلے بیان کر دیا ہے کہ عدنان سے ابراہیم تک
اور ابراہیم علیہ السلام سے آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے یعنے انکے عدد مین اور تعیین مین اور انکے نامون
مین انکے دوہرانے کی یہان حاجت نہین اور اسمین اختلاف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا
انتقال کب ہوا بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئے تھے یعنے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی ماں کے شکم مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونے کے بعد فوت ہوئے اور پہلی بات بہت ثابت ہے اور بر تقدیر ثانی اسمین اختلاف ہے کہ جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ فوت ہوئے تو اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی راجح
یہ ہے کہ ایک برس سے کم تھی (فتح) بعضے کہتے ہین کہ عدنان سے آدم تک چالیس آدمی درمیان مین اور
بعضے کہتے ہین کہ اس سے زیادہ ہین حدثنا احمد بن ابی رجاء قال نا النضر عن ہشام عن عکرمۃ
عن ابن عباس قال أنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين فمكث بمكة ثلث
عشرة سنة ثم امر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها عشر سنين ثم توفي صلى الله عليه
وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتاری گئی اور حالانکہ آپ کی عمر چالیس
برس کی تھی یعنے چالیس برس کے بعد آپ کو پیغمبری عنایت ہوئی پھر اسکے بعد تیرہ برس مکے مین ٹھیرے
پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم ہوا سو آپ نے مدینے مین ہجرت کی سو وہان دس برس ٹھیرے پھر فوت ہوئے
ف یہ جو کہا کہ چالیس برس کے بعد آپ پر وحی اتری تو یہی مقصود ہے اس حدیث سے اس باب مین اور
اسپر سب کا اتفاق ہے اور ایک روایت مین گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چالیس برس کے سر
پر پیغمبر ہوئے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ رمضان مین پیغمبر ہوئے
پس بنا بر صحیح اور مشہور قول کے کہ آپ ربیع الاول مین پیدا ہوئے ہونگے عمر آپ کی وقت
پیغمبر ہونے کے ساڑھے چالیس برس کے (فتح) باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم

وَاَصْحَابُہٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَکَّۃَ باب ہے بیان میں اس تکلیف کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے مکے میں مشرکین سے پائی یعنے کس طرح سے حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ثَنَا بَیَانٌ وَّاِسْمٰعِیْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَیْسًا یَّقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا یَّقُوْلُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً وَّھُوَ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شِدَّۃً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ فَقَعَدَ وَھُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْھُہٗ فَقَالَ لَقَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ لَیُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِہٖ مِنْ لَّحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرِقِ رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَیْنِ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَلَیُتِمَّنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ مَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ زَادَ بَیَانٌ وَّالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ ترجمہ خباب سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ کعبے کے سائے میں اپنی چادر سر کے نیچے رکھہ کر لیٹے تھے اور ہم نے مشرکین سے بہت تکلیف پائی سو میں نے کہا کہ کیا آپ خدا سے نہیں مانگتے کہ خدا اس کفار کی تکلیف سے نجات دے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھہ بیٹھے اور آپ کا چہرہ سرخ تھا سو فرمایا کہ البتہ تم سے آگے وہ لوگ تھے کہ انکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی انکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اس کے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اسکا بیچ سے دو ٹکڑے کیا جاتا تھا ایسی سختی بھی اسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور البتہ خدا اپنے اس دین کو کامل اور پورا کریگا یہاں تک کہ سوار چلے گا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بھیڑ بکری پر گرگ بھیڑیئے سے ف ایک روایت میں ہے کہ البتہ میں نے خدا کے راہ میں تکلیف پائی اور کوئی ایسی تکلیف نہیں پاتا اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے تکلیف پائی کسی نے نہیں پائی اور اگر کوئی کہے کہ اصحاب نے آپ سے زیادہ تکلیف پائی ہے جیسا کہ روایت ہے کہ مغرکافر مسلمانوں کو مارتے تھے اور بھوکا پیاسا رکھتے تھے یہانتک کہ آدمی بھوک پیاس کے مارے بیٹھہ نہ سکتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ کافروں نے مسلمانوں کو لوہے کی زرہیں پہنائیں اور سورج کی دھوپ میں کھڑا کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اصحاب کی تکلیف خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف تھی اس واسطے کہ اس سے آپ کو نہایت رنج ہوتا تھا اس واسطے کہ انکی کل تکلیف آپکے سبب سے تھی کہ آپ کے ساتھ ایمان لانیکے سبب سے انکو کافر یہ سب تکلیف پہونچاتے تھے اور اگر کوئی کہے کہ زکریا وغیرہ پیغمبر قتل ہوئے کافروں نے انکو جان سے مار ڈالا تھا پھر اسکے کیا معنے کہ جو مجھکو تکلیف پہونچی کسی کو نہیں پہونچی تو جواب یہ ہے کہ ایذا سے مراد جان سے مار ڈالنے کے سوا ہے (فتح) حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا

بَقِیَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَأَیْتُہٗ اَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَہٗ فَسَجَدَ عَلَیْہِ وَقَالَ ھٰذَا یَکْفِیْنِیْ فَلَقَدْ رَأَیْتُہٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا بِاللّٰہِ ترجمہ عبداللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑہی اور اُسمین سجدہ کیا سو کوئی باقی نہ رہا مگر کہ اُسنے سجدہ کیا مگر ایک مرد نے میںنے اُسکو دیکھا کہ اُسنے کنکریون کی ایک مٹھی لی اور اُسکو اٹھا کر اُسپر سجدہ کیا اور کہا کہ یہ مجھکو کافی ہے سو البتہ مینے اُسکو دیکھا کہ اُسکے بعد کفر کی حالت مین مارا گیا **ف** اس حدیث کی کچھ شرح پہلے گذر چکی ہے اور کچھ آیندہ آویگی اور حق اس حدیث کا یہ تہا کہ ہجرت کے باب مین ذکر کی جاتی پس تحقیق عنقریب آویگا اُسین کہ مشرکین کا اُسمین سجدہ کرنا تہا سبب واسطے پہر آنے اُن مسلمانون کے جنہون نے پہلے پہل حبشہ کی طرف ہجرت کی تہی اس واسطے کہ جب مشرکین نے اُس مین سجدہ کیا تو مسلمانون کو گمان ہوا کہ سب مشرکین مسلمان ہوگئے ہین پہر جب اُنکو معلوم ہوا کہ مسلمان نہین ہوئے بلکہ یہ سجدہ یون ہی تہا تو انہون نے دوبارہ ہجرت کی (فتح) **حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ** قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَہٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ جَآءَ عُقْبَۃُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَھْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَأْسَہٗ فَجَآءَتْ فَاطِمَۃُ فَاَخَذَتْہُ مِنْ ظَھْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَھْلِ بْنَ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَۃُ الشَّاکُّ فَرَاَیْتُھُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیٍّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین تہے یعنے نماز پڑہتے تھے اور چند کفار قریش کے آپکے گرد بیٹھے تہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھری لاکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر ڈالدی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہ اٹھایا یعنے نہایت استغراق کی وجہ سے سو حضرت فاطمہ رض سنکر آئین اور اُسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ سے پکڑکر اُتارا اور اُسکے ڈالنے والے پر بد دعا کی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو یون بد دعا دی کہ الٰہی پکڑلے قریش کے گروہ کو الٰہی پکڑلے ابوجہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور امیہ بن خلف کو یا ابی بن خلف کو شعبہ کو اسمین شک ہے کہ امیہ فرمایا یا ابی سو مینے اُنکو دیکھا کہ جنگ بدر کے دن مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے سوا امیہ یا ابی کے کہ کاٹے گئے جوڑ اُسکے یعنے اُسکا بند بند جدا ہو گیا تو وہ کوئین مین نہ ڈالا گیا **ف** تہا یہ قصہ بعد ہجرت دوسری طرف حبشے کی اس واسطے کہ جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بد دعا دی ایک اُنمین سے عمارہ ابوجہل کا بہائی تہا اور مشرکین نے اُسکو حبشے کے بادشاہ کی طرف بہیجا تہا تاکہ مہاجرین کو اُنکے حوالے کردے اُس سے

نہ مانا تنبیہ شیخ عماد الدین نے بڑی عجیب بات کہی پس کہا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے شکونا الی رسول اللہ ص
حر الرمضاء فلم یشکنا۔ تو مراد اس حدیث سے تکلیف ہے جو مسلمانوں نے مشرکین سے پائی تھی اور بعید تھی حمل
اس واسطے کہ اس حدیث کو بعضے طریقوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے۔ ہی الرمضاء اور
احمد کے نزدیک ہے یعنے نماز ظہر کی پہر جب آفتاب ڈہل جاوے تو نماز پڑہو اور ساتھ اسکے تمسک کیا ہے اُس نے
جو کہتا ہے کہ یہ حدیث ظہر کے اول وقت پڑہنے میں وارد ہوئی ہے اور یہ پہلے شروع ہونے ابراد کے ہے
اور اسپر اعتماد ہے (فتح) **حدثنی** عثمان بن ابی شیبة قال حدثنا جریر عن منصور حدثنی
سعید بن جبیر او قال حدثنی الحکم عن سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی
قال سئل ابن عباس عن هاتين الآيتين ما امرهما ولا تقتلوا النفس التي حرم الله ومن يقتل
مؤمنا فسألت ابن عباس فقال لما انزلت التي في الفرقان قال مشركو اهل مكة فقد قتلنا
النفس التي حرم الله ودعونا مع الله الها آخر وقد اتينا الفواحش فانزل الله الا من تاب و
امن الآية فهذه لاولئك واما التي في النساء الرجل اذا عرف الاسلام وشرائعه ثم قتل
فجزاؤه جهنم فذكرته لمجاهد فقال الا من ندم **ترجمہ** سعید بن جبیر رض سے روایت ہے کہ عبد الرحمن نے
مجہکو حکم کیا کہ ابن عباس رض سے ان دو آیتوں کا حکم پوچھ کہ انمیں تطبیق کیونکر ہے اور وہ دونو آیتیں یہ
ہیں نہ مار ڈالو اس جان کو جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اور جو مار ڈالے کسی ایماندار کو جان بوجھ کر سو میں نے
ابن عباس رض سے پوچھا تو اُسنے کہا جب سورہ فرقان کی آیت اتری تو مکے کے مشرکوں نے کہا کہ البتہ ہمنے قتل
کی ہے جان جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہمنے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا ٹہیرایا اور البتہ ہمنے بے حیائیاں کیں
تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ مگر جو تائب ہوا اور ایمان لایا پس یہ آیت واسطے مشرکوں کے ہے اور جو آیت سورہ
نساء میں ہے تو اُسکا بیان یوں ہے کہ جب مرد اسلام لاوے اور اُسکے احکام کو پہچانے پہر کسی مسلمان کو مار ڈالے
تو اُسکا بدلا دوزخ ہے پہر میںنے اُسکو مجاہد سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ مگر جو توبہ کرے یعنے یہ آیت دوسری مقید ہے
ساتھ الا من تاب کے۔ یعنے ناحق مارنے والا دوزخ میں اسی وقت داخل ہوگا جبکہ اُس گناہ سے توبہ نہ کرے
ف اور غرض اُس کی اسجگہ اشارہ ہے طرف اُسکی کہ جو مشرکین نے مسلمانوں کو قتل اور مار وغیرہ کے ساتھ
تکلیف دی تھی وہ مشرکین سے اسلام کے ساتھ ساقط ہوگئی یعنے جب کہ مشرکین مسلمان ہوئے تو وہ گناہ اُنکا
معاف ہوگیا (فتح) **حدثنا** عیاش بن الولید قال حدثنا الولید بن مسلم حدثنی الاوزاعی
قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم التیمی قال حدثنی عروة بن الزبیر قال
سألت ابن عمرو بن العاص اخبرني باشد شيء صنعه المشركون بالنبي صلى الله عليه وسلم

يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ الآية تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** عروہ بن زبیر رض سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرو رض سے پوچھا کہ خبر دو مجھ کو ساتھ نہایت سخت تکلیف کے جو مشرکین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی کہا جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے حجر میں نماز پڑھتے تھے کہ ناگہاں عقبہ بن ابی معیط آیا سو اسنے اپنا کپڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں ڈالکر آپ کا گلا سخت گھونٹا سو ابو بکر رض صدیق آئے یہاں تک کہ اسنے اسکے دونو مونڈھے پکڑکر اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا اور کہا کیا تم مار ڈالتے ہو ایک مرد کو یہ کہے میرا رب اللہ ہے **ف** عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کا طواف کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ ابو بکر رض کے ہاتھ میں تھا اور حجر میں عقبہ بن ابی معیط اور ابو جہل اور امیہ بن خلف بیٹھے تھے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے گذرے تو انہوں نے آپ کو برا بہلا کہا تین بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چوتھی شوط میں آئے تو اٹھ کھڑے ہوئے اور ابو جہل نے چاہا کہ آپ کا کپڑا پکڑے سو میں نے اسکو ہٹایا اور ابو بکر رض نے امیہ کو ہٹایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کو ہٹایا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں باز رہو گے تم یہاں تک کہ تم پر دنیا میں عذاب اترے تو وے خوف سے کانپنے لگے اور قوی کرتا ہے تعدد کو اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ مشرکین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار مارا یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے سو ابو بکر رض کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے کہ کیا تم مار ڈالتے ہو ایک مرد کو یہ کہے میرا رب اللہ ہے اور اسیطرح کی اور بھی کئی روایتیں آئی ہیں (فتح)

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ باب ہے بیان میں اسلام ابو بکر صدیق رض کے **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ **ترجمہ** عمار بن یاسر رض سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور نہ تھے ساتھ آپکے مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابو بکر رض **ف** عمار کی یہ حدیث ابو بکر رض کے مناقب میں گذر چکی ہے اور نہیں دلالت ہے اوپر بر لانے ہونے اسلام ابو بکر رض کے اس واسطے کہ نہیں ذکر کیا عمار نے مگر اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر رض کے سوا کوئی مرد دیکھا سو اور جمہور کا اتفاق ہے اسپر کہ مردوں میں سب سے پہلے پہل ابو بکر رض مسلمان ہوئے اور عمار کی حدیث مذکور گذر چکی ہے کہ ابو بکر رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو کھڑے ہوئے اور آیت مذکورہ پڑھی پس دلالت کی اس نے

کہ انکا اسلام سب سے مقدم تہا ساتہہ اس حیثیت کے کہ عام ہے باوجود متقدم ہونے اسلام اپنے کے نہین دیکہا
ساتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو سوای ابوبکر اور بلال کے یعنے مردون سے اور حق اس باب کا یہ تہا کہ متقدم
ہوتا یا تو بعثت مین یا اسکے پیچہے لیکن وجہ اسکی اسجگہ وہ چیز ہے جو عمرو بن عاص کی حدیث مین واقع ہوئی
ہے کہ ابوبکر رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کو کہڑے ہوئے الخ (فتح) **بَابُ** اِسْلَامِ سَعْدٍ باب ہے بیان
مین اسلام سعد رض کے حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي
الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رض
سے روایت ہے کہا کہ نہین اسلام لایا کوئی مگر اُس دن کہ مین اسلام لایا اور البتہ مین سات دن ٹہیرا اور مقرر مین تیسرا اسلام کا تہا **ف** اس
حدیث کی پوری شرح پہلے گذر چکی ہے اور مناسبت اسکی واسطے ماقبل کے اور جمع ہونا دونو کا آپس مین
ہر ایک دونو سے چاہتا ہے کہ جو اسمین مذکور ہے : اسکے سبب وہ مسلمان ہوا لیکن وہ محمول ہے اسکی اطلاع
پر یعنے اسکو اور کے اسلام کی اطلاع نہین ہوئی تہی نہین تو سعد سے پہلے بلال اور خدیجہ اور زید بن حارثہ اور علی
وغیرہم مسلمان ہو چکے تہے (فتح) **بَابُ** ذِكْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
باب ہے بیان مین ذکر جنون کے **ف** جنون کا ذکر کتاب بدء الخلق مین گذر چکا ہے اسکے دوہرانے کی حاجت
نہین) اور خدا نے فرمایا کہ کہہ اے محمد مجہکو وحی ہوئی کہ چند جنون نے قرآن سنا ہے **ف** اور اس آیت کی ...
ہے اور ابن عباس رض نے اس سے انکار کیا ہے سو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر قرآن پڑہا اور نہ انکو دیکہا
ہے اور ابوہریرہ رض کی حدیث جو باب مین ہے اگرچہ وہ ظاہر ہے اسمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنون کو ساتہہ جمع ہوئے
اور آپ نے اُنسے بات چیت کی لیکن اسمین یہ نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر قرآن پڑہا اور نہ یہ کہ جنون نے
جنون نے قرآن سنا اسواسطے کہ ابوہریرہ رض کی حدیث مین ہے کہ وہ اس رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ تہے اور سوای اسکے کچہہ نہین کہ ابوہریرہ رض ساتوین سال مدینے مین آئے اور جنون کے قرآن سننے کا قصہ مکے مین
تہا ہجرت سے پہلے اور ابن عباس رض کی حدیث یہین صریح ہے اور تطبیق ابن عباس رض کی نفی اور اُسکے غیر کے اثبات
کے درمیان یہ ہے کہ جنون کے ایلچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس کئی بار آئے مکے مین تو قرآن سننے کے واسطے آئے
تہے اور مدینے مین احکام پوچہنے کے واسطے آئے تہے اور یہ ظاہر ہے دونو حدیثون مذکورہ سے اور احتمال ہے کہ دوسری
بار بہی مکے ہی مین آئے ہون اور اسپر دلالت کرتی ہے حدیث ابن مسعود رض کی جیسا کہ ہم اسکو ذکر کرینگے اور ابوہریرہ
کی حدیث صریح نہین اسمین کہ دوسری بار مدینے مین آئے تہے اور احتمال ہے کہ مکے مین ہی دو بار آئے ہون اور
مدینے مین بہی اور بیہقی نے کہا کہ ابن عباس رض کی حدیث مین اتنا ہی کا ذکر ہے جبکہ جنون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا حال معلوم کیا اور اس وقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر قرآن پڑہا اور نہ انکو دیکہا پہر دوسری
بار آپ کی پاس جنون کا ایلچی آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتہ گئے اور انپر قرآن کو پڑہا جیسا کہ ابن مسعودؓ
نے حکایت کی ہے جیسے کہ احمد اور حاکم وغیرہ نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ جن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر اترے اور آپ بطن نخل مین قرآن پڑہتے تہے پہر جب انہون نے قرآن سُنا تو آپس مین کہا کہ چپ رہو
مین کہتا ہون کہ یہ موافق ہے حدیث ابن عباس رضہ کے اور مسلم مین علقمہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے عبداللہ
ابن مسعود رضہ سے کہا کہ جنون کی رات کوئی تم مین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا اُسنے کہا نہین ولیکن
ایک رات ہم نے آپ کو گم کیا ہمنے وہ رات بہت مشکل کاٹی پہر جب سحری کا وقت ہوا تو ہمنے دیکہا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم حرا کی طرف سے آتے ہین تو ہمنے آپ سے ذکر کیا کہ ہمکو رات نہایت مشکل گذری فرمایا کہ میرے
پاس جنون کا ایلچی آیا تہا تو مینے اُنپر قرآن پڑہا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور ہمکو اُنکے قدمون کے
نشان اور آگ کے نشان دکہلائے اور یہ روایت زیادہ تر صحیح ہے اس روایت سے جسمین آیا ہے کہ ابن مسعودؓ
اُس رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے اور وہ یہ ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو جنون کو دیکہا چاہے تو دیکہے سو میرے سوا کوئی اُنمین سے حاضر نہ ہوا پہر جب ہم مکے کی اونچان مین
پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤن سے میرے واسطے ایک لکیر کہینچی پہر مجہکو حکم کیا کہ مین اسمین
بیٹہون پہر آپ چلے تو آپ نے قرآن پڑہا سو آپ کو بہت اشخاص نے ڈہانکا جو میرے اور آپکے درمیان حائل
ہوئے یہان تک کہ مینے آپ کی آواز نہ سُنی پہر چلے گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اُنسے ساتہ
فجر کے اور یہ محمول ہے اسپر کہ پہلی حدیث مین گم کرنے سے مراد یہ ہے کہ ابن مسعود رضہ کے سوای اور لوگون نے
آپ کو گم کیا اور ایک روایت اُسکی متابع بہی آئی ہے اور ابن اسحاق رضہ نے ذکر کیا ہے کہ سننا جنون کا تہا
بعد پہرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طائف سے جبکہ آپ اُنکی طرف نکلے اُنسے مدد چاہی اور ظاہر اس حدیث
کے سیاق سے جسمین مبالغہ ہے بیچ مارنے چنگاریون کے واسطے حفاظت آسمان جنون کے چوری سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے اور زمین پر وحی اترنے سے پہلے کا ہی
تو جنون نے اس امر کو کشف کیا یعنے اُسکے سبب کی تلاش مین نکلے یہان تک کہ واقف ہوئے سبب پر
اسی واسطے نہین قید کیا بخاری نے ترجمہ کو ساتہ قدوم کے اور نہ ساتہ وفادہ کے پہر جب دعوت اسلام کی
ملک مین پہیل گئی اور لوگ مسلمان ہوئے تو جن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سُنا اور مسلمان
ہوئے اور یہ واقعہ　　درمیان دو ہجرتون کے ہوا پہر جن کئی بار آئے یہان تک کہ مدینے مین بہی (فتح)
اور جن ایک جسم ہین عاقل جو آدمیون سے پوشیدہ کوم ہین حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابو اسامۃ قال حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القراٰن فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ انہ اذنت بھم شجرۃ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مینے مسروق سے پوچھا کہ کس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون کی خبر دی تھی جس رات کو انہو نے قرآن سنا کہا حدیث بیان کی مجھہ سے تیرے باپ یعنی عبد اللہ نے کہ ایک درخت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر دی تھی یعنے کیکر کے درخت نے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عمرو بن یحیی ابن سعید قال اخبرنی جدی عن ابی ھریرۃ انہ کان یحمل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اداوۃ لوضوئہ وحاجتہ فبینما ھو یتبعہ بھا فقال من ھذا فقال انا ابو ھریرۃ فقال ابغنی احجارا استنفض بھا ولا تاتنی بعظم ولا بروثۃ فاتیتہ باحجار احملھا فی طرف ثوبی حتی وضعت الی جنبہ ثم انصرفت حتی اذا فرغ مشیت فقلت ما بال العظم والروثۃ قال ھما من طعام الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت اللہ لھم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیھا طعاما ترجمہ ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی وضو اور حاجت کے واسطے چھاگل اٹھاتے تھے سو جس حالت میں کہ وہ چھاگل کو آپ کے پیچھے لیجاتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کون ہے کہا میں ابو ہریرۃؓ ہوں فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ میں انسے استنجا کروں اور نہ لا تو میرے پاس ہڈی اور گوبر کو سو میں اپنے کپڑے کے کنارے سے پتھر اٹھا کر آپ کے پاس لایا یہاں تک کہ مینے آپکے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں پھرا یہاں تک کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں چلا سو مینے کہا کہ کیا حال ہے ہڈی اور گوبر کا یعنے اس سے آپ نے کیوں منع کیا فرمایا وہ دونوں جنوں کے کھانے سے ہیں اور تحقیق شان یہ ہے کہ نصیبین کے جنوں کے ایلچی میرے پاس آئے سو انہوں نے مجھہ سے توشہ مانگا تو مینے انکے واسطے خدا سے دعا مانگی یہ کہ نہ گذریں کسی ہڈی پر اور نہ گوبر پر مگر کہ اسپر کھانا پاویں **ف** نصیبین ایک شہر ہے مشہور جزیرے میں درمیان شام اور عراق کے ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ اللہ اوس سے کھانے کا مزہ چکھاوے اور ممکن ہے کہ مراد طعام سے انکے چوپایوں کا طعام ہو تا کہ نہ منافی ہو اوس حدیث کے کہ مینگنیاں انکے چوپایوں کا کھانا ہے اور جو فرمایا کہ انہوں نے مجھہ سے کھانا مانگا تو استدلال کیا ہے ساتھ اسکے جو کہتا ہے کہ شرع سے پہلے چیزیں حرام ہیں یہاں تک کہ اباحت کی دلیل وارد ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اسپر دلالت نہیں کرتی بلکہ صحیح یہ ہے کہ شرع سے پہلے کوئی حکم نہیں (فتح) **باب** اسلام ابی ذر باب ہے بیان میں اسلام ابی ذرؓ کے **ف** اسکا نام جندب ہے کنانہ کی اولاد سے ہے **حدثنا** عمرو بن عباس قال حدثنا عبد الرحمن بن مھدی قال حدثنا المثنی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال لما بلغ ابا ذر مبعث

کا حال معلوم کیا اور اس وقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر قرآن پڑہا اور نہ انکو دیکہا پہر دوسری
بار آپ کے پاس جنون کا ایلچی آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے ساتہہ گئے اور اُنپر قرآن کو پڑہا جیسا کہ ابن مسعودؓ
نے حکایت کی ہے جیسے کہ احمد اور حاکم وغیرہ نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ جن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر اترے اور آپ بطن نخل مین قرآن پڑہتے تہے پہر جب انہون نے قرآن سُنا تو آپس مین کہا کہ چپ رہو
مین کہتا ہون کہ یہ موافق ہے حدیث ابن عباس رض کے اور مسلم مین علقمہ رض سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ
ابن مسعود رض سے کہا کہ جنون کی رات کوئی تم مین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا اُسنے کہا نہین ولیکن
ایک رات ہم نے آپ کو گم کیا ہمنے وہ رات بہت مشکل کاٹی پہر جب سحری کا وقت ہوا تو ہمنے دیکہا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم حرا کی طرف سے آتے ہین تو ہمنے آپ سے ذکر کیا کہ ہمکو رات نہایت مشکل گذری فرمایا کہ میرے
پاس جنون کا ایلچی آیا تہا تو مینے اُنپر قرآن پڑہا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور ہمکو اُنکے قدمون کے
نشان اور آگ کے نشان دکہلائے اور یہ روایت زیادہ تر صحیح ہے اس روایت سے جسمین آیا ہے کہ ابن مسعود رض
اُس رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اور وہ یہ ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو جنون کو دیکہا چاہے تو دیکہے سو میرے سوای کوئی اُنمین سے حاضر نہ ہوا پہر جب ہم مکے کی اونچان مین
پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤن سے میرے واسطے ایک لکیر کہینچی پہر مجہکو حکم کیا کہ مین اسمین
بیٹہون پہر آپ چلے تو آپ نے قرآن پڑہا سو آپ کو بہت اشخاص نے ڈہانکا جو میرے اور آپکے درمیان حائل
ہوئے یہان تک کہ مینے آپ کی آواز نہ سُنی پہر چلے گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اُنسے ساتہہ
فجر کے اور یہ محمول ہے اسپر کہ پہلی حدیث مین گم کرنے سے مراد یہ ہے کہ ابن مسعود رض کے سوای اور لوگون نے
آپ کو گم کیا اور ایک روایت اُسکی متابع بہی آئی ہے اور ابن اسحاق رض نے ذکر کیا ہے کہ سننا جنون کا تہا
بعد پہرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طائف سے جبکہ آپ اُنکی طرف نکلے اُنسے مدد چاہی اور ظاہر اس حدیث
کے سیاق سے جسمین مبالغہ ہے بیچ مارنے چنگاریون کے واسطے حفاظت آسمان جنون کے چوری سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے اور زمین پر وحی اترنے سے پہلے کا ہی
تو جنون نے اس امر کو کشف کیا یعنے اُسکے سبب کی تلاش مین نکلے یہان تک کہ واقف ہوئے سبب پر
اسی واسطے نہین قید کیا بخاری نے ترجمہ کو ساتہہ قدوم کے اور نہ ساتہہ وفاد کے پہر جب دعوت اسلام کی
ملک مین پہیل گئی اور لوگ مسلمان ہوئے تو جن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سُنا اور مسلمان
ہوئے اور یہ واقعہ درمیان دو ہجرتون کے ہوا پہر جن کئی بار آئے یہان تک کہ مدینے مین بہی (فتح)
اور جن ایک جسم ہین عاقل جو آدمیون سے پوشیدہ کوم ہین حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابو اسامۃ قال حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سالت مسروقا من اذن النبی بالجن لیلۃ استمعوا القران فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ انہ اذنت بہم شجرۃ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مینے مسروق سے پوچھا کہ کس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون کی خبر دی تھی جس رات کو انہو نے قرآن سنا کہا حدیث بیان کی مجھ سے تیرے باپ یعنی عبد اللہ نے کہ ایک درخت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر دی تھی یعنی کیکر کے درخت نے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عمرو بن یحیی ابن سعید قال اخبرنی جدی عن ابی ھریرۃ انہ کان یحمل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اداوۃ لوضوئہ وحاجتہ فبینما ھو یتبعہ بہا فقال من ھذا فقال انا ابو ھریرۃ فقال ابغنی احجارا استنفض بہا ولا تاتنی بعظم ولا بروثۃ فاتیتہ باحجار احملہا فی طرف ثوبی حتی وضعت الی جنبہ ثم انصرفت حتی اذا فرغ مشیت فقلت ما بال العظم والروثۃ قال ھما من طعام الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسالونی الزاد فدعوت اللہ لہم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیہا طعاما **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی وضو اور حاجت کے واسطے چھاگل اٹھاتے تھے جس حالت مین کہ وہ چھاگل کو آپ کو پیچھے لیجاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کون ہے کہا مین ابوہریرہؓ ہون فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین انسے استنجا کرون اور نہ لائیو میرے پاس ہڈی اور گوبر کو سو مین اپنے کپڑے کے کنارے سے پتھر اٹھا کر آپکے پاس لایا یہانتک کہ مینے آپکے پہلو مین رکھ دیئے پہر مین پہرا یہانتک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو مین چلا سو مینے کہا کہ کیا حال ہے ہڈی اور گوبر کا یعنی اس سے آپنے کیون منع کیا فرمایا وہ دونو جنون کے کہانے سے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نصیبین کے جنون کے ایلچی میرے پاس آئے سو انہون نے مجھ سے توشہ مانگا تو مینے انکے واسطے خدا سے دعا مانگی یہ کہ نہ گذرین کسی ہڈی پر اور نہ گوبر پر مگر کہ اسپر کہانا پاوین **ف** نصیبین ایک شہر ہے مشہور جزیرہ مین درمیان شام اور عراق کے ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ انکو اس سے کہانے کا مزہ چکہاوے اور ممکن ہے کہ مراد طعام سے انکے چوپایون کا طعام ہو تاکہ نہ منافی ہو اس حدیث کو کہ مینگنیاں انکے چوپایون کا کہانا ہے اور یہ جو فرمایا کہ انہون نے مجھ سے کہانا مانگا تو استدلال کیا ہے ساتھ اسکے جو کہتا ہے کہ شرع سے پہلے چیزین حرام ہین یہانتک کہ اباحت کی دلیل وارد ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اسپر دلالت نہین کرتی بلکہ صحیح یہ ہے کہ شرع سے پہلے کوئی حکم نہین (فتح) **باب اسلام ابی ذر** باب ہے بیان مین اسلام ابی ذر کے **ف** اسکا نام جندب ہے کنانہ کی اولاد سے ہے **حدثنا** عمرو بن عباس قال حدثنا عبد الرحمن بن مہدی قال حدثنا المثنی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال لما بلغ ابا ذر مبعث

صلی اللہ علیہ وسلم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاخیہ ارکب الی ھذا الوادی فاعلم لی علم ھذا الرجل الذی یزعم انہ نبی یاتیہ الخبر من السماء واسمع من قولہ ثم ائتنی فانطلق الاخ حتی قدمہ وسمع من قولہ ثم رجع الی ابی ذر فقال لہ رایتہ یامر بمکارم الاخلاق وکلاما ما ھو بالشعر فقال ما شفیتنی مما اردت فتزود وحمل شنۃ لہ فیھا ماء حتی قدم مکۃ فاتی المسجد فالتمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعرفہ وکرہ ان یسال عنہ حتی ادرکہ بعض اللیل اضطجع فراٰہ علی فعرف انہ غریب فلما راٰہ تبعہ فلم یسال واحد منھما صاحبہ عن شیء حتی اصبح ثم احتمل قربتہ وزادہ الی المسجد وظل ذلک الیوم ولا یراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی امسی فعاد الی مضجعہ فمر بہ علی فقال اما ان للرجل ان یعلم منزلہ فاقامہ فذھب بہ معہ لا یسال واحد منھما صاحبہ عن شیء حتی اذا کان یوم الثالث فعاد علی مثل ذلک فاقام معہ فقال الا تحدثنی ما الذی اقدمک قال ان اعطیتنی عہدا ومیثاقا لترشدنی فعلت ففعل فاخبرہ قال فانہ حق وھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اصبحت فاتبعنی فانی ان رایت شیئا اخاف علیک قمت کانی اریق الماء فان مضیت فاتبعنی حتی تدخل مدخلی ففعل فانطلق یقفوہ حتی دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودخل معہ فسمع من قولہ واسلم مکانہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع الی قومک فاخبرھم حتی یاتیک امری قال والذی نفسی بیدہ لاصرخن بھا بین ظھرانیھم فخرج حتی اتی المسجد فنادی باعلی صوتہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ثم قام القوم فضربوہ حتی اضجعوہ واتی العباس فاکب علیہ قال ویلکم الستم تعلمون انہ من غفار وان طریق تجارکم الی الشام فانقذہ منھم ثم عاد من الغد لمثلھا فضربوہ وثاروا الیہ فاکب العباس علیہ ترجمہ ابن عباسؓ سے

روایت ہے کہ جب ابوذرؓ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہونچی تو اُنہوں نے اپنے بہائی سے کہا کہ اس نالی یعنے مکے کی طرف سوار ہوجا اور معلوم کر تو میرے لیے علم اس مرد کا جو گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے اسکو آسمان سے خبر آتی ہے اور اُسکا کلام سن پہر میرے پاس آ سو اُسکا بہائی چلا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا کلام سُنا پہر ابوذرؓ کی طرف پہرا سو اُسنے ابوذرؓ سے کہا کہ مینے اسکو دیکہا کہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور مینے اُس سے سنا کہ کلام کہتا ہے جو شعر نہیں تو ابوذرؓ نے کہا کہ نہیں شفا دی تو نے مجہکو جہل کی بیماری سے ساتہ اس چیز کے کہ مینے چاہی سو ابوذرؓ نے خرچ لیا اور اپنے مشک اٹہا لی جس مین پانی تہا یہان تک کہ مکے مین پہونچا سو مسجد مین آیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور آپ کو پہچانتا نہ تہا اور اُسنے برا جانا یہ کہ کسی سے آپ کا پتا پوچھے یعنے اس واسطے کہ اسکو معلوم تہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا قصد کرے قریش اسکو ایذا دیتے ہیں یا چونکہ وہ دین کے ظاہر ہونے کو برا جانتے ہیں اس واسطے سائل کو آپ کا پتہ نہیں تبلاتے) یہان تک کہ

جب اسکو کچھ رات نے پایا تو لیٹ گیا تو اسکو علی مرتضیٰ نے دیکھا اور پہچانا کہ وہ مسافر ہے سو کہا کہ شاید مسافر ہے
یعنے کہا ہاں کہا میرے ساتھ گھر میں چل تو جب ابوذر نے انکو دیکھا تو انکے پیچھے چلا سو دونوں میں سے کسی نے اپنے
ساتھی سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ صبح کی پھر اپنی مشک اور سفر خرچ اٹھا کر مسجد میں آیا اور تمام دن وہاں رہا اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہ دیکھا یہاں تک کہ شام کی سو اپنے لیٹنے کی جگہ کیطرف پھرا تو علی مرتضیٰ رض
اسپر گذرے سو کہا کہ کیا نہیں وقت آیا واسطے مرد کے یہ کہ اپنی جگہ جانے تو علی رض اسکو اٹھا کر اپنے ساتھ لیگئے
اس حال میں کہ کوئی اپنے ساتھی سے کچھ نہیں پوچھتا یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا تو علی رض اسی طرح پھر آئے
اور اسکو اپنے ساتھ اٹھایا پھر کہا کہ کیا تو مجھ سے بیان نہیں کرتا کہ تو کس سبب سے یہاں آیا ابوذر رض نے کہا کہ اگر تو مجھ کو
قول قرار دے کہ البتہ مجھکو میرے مطلب کی طرف راہ دکھلاوے تو کہوں سو علی مرتضیٰ رض نے اس سے قول قرار
کیا تو ابوذر رض نے انکو خبر دی علی رض نے کہا کہ جو خبر تجھکو پہنچی وہ سچ ہے اور وہ اللہ کا رسول ہے سو جب میں صبح
کروں تو میرے پیچھے پیچھے چلے آنا سو میں اگر کوئی چیز دیکھوں کہ اسکے ضرر کا تجھپر خوف کروں تو میں کھڑا ہونگا
جیسے کہ میں پیشاب کرتا ہوں اور تو بدستور چلا جا یو سو اگر میں بدستور چلا جاؤں اور کسی ضرر کرنے والی چیز کو نہ
دیکھوں تو میرے پیچھے چلے آنا یہاں تک کہ تو میرے داخل ہونے کی جگہ داخل ہو سو ابوذر رض نے انکا کہا کیا سو اسکے
پیچھے پیچھے چلا یہاں تک کہ علی رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے اور ابوذر بھی انکے ساتھ داخل ہوا
سو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا اور اسی جگہہ مسلمان ہو گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسسے فرمایا کہ اے ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو اور پلٹ جا اپنی قوم کی طرف اور انکو خبر دے یہاں تک کہ ہمارے
غلبہ پانے کی خبر تمکو پہنچے ابوذر رض نے کہا کہ قسم ہے اسکی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں کلمۂ
توحید کو انکے درمیان پکاروں گا یعنے بلند آواز سے کھلم کھلا مشرکین کے درمیان کلمہ پڑھوں گا تو وہ مسجد
کی طرف نکلا اور اپنے بلند آواز سے پکارا کہ میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی کے
نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں سو کفار قریش کھڑے ہوئے اور اسکو مارا یہاں تک کہ اسکو زمین پر لٹایا اور عباس رض آئے
اور اسپر اوندھے پڑے کہا تمکو خرابی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غفار کی قوم سے ہے اور مقرر تمہاری سوداگروں کی راہ
شام کیطرف انکے درمیان سے ہے تو عباس رض نے اسکو انسے چھوڑایا پھر اگلے دن ابوذر رض نے پھر اسی طرح کیا تو کفار قریش
اسکی طرف کودے اور اسکو مارا تو عباس رض آئے اور اسپر اوندھے پڑے اور اسکو چھوڑایا **ف** یہ جو ابوذر نے کہا کہ
البتہ میں کلمہ توحید کو انکے درمیان پکاروں گا تو گویا اسنے سمجھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ
چھپائے رکھنا اس امر کو تو یہ ایجاب کے واسطے نہیں بلکہ بطور شفقت کے ہے تو ابوذر رض نے آپ کو معلوم کروایا کہ مجھکو
اسکی قوت ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسپہ برقرار رکھا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ جائز ہے

حق بات کہنی نزدیک اُس شخص کے جس سے قائل کو ایذا کا خوف ہو اگرچہ چپ رہنا بھی جائز ہے اور
تحقیق یہ ہے کہ یہ مختلف ہیں ساتھ مختلف ہونے احوال اور مقاصد کے اور اسپر مترتب ہوتا ہے وجود واجب کا اور
ہونا اُسکا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر مقدم ہونے اسلام ابوذر رضہ کے لیکن ظاہر یہ ہے کہ تھا بعد پیغمبر ہونے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدت دراز کے اور یہ جو کہا کہ اُسی وقت مسلمان ہو گیا تو شاید وہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی نشانیون کو پہچانتا تھا سو جب اُس نے اُنکو تحقیق کر لیا تو اسلام مین تردد نہ کیا اور مقتضی اسکا
یہ ہے کہ ابوذر رضہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا علی رضہ کی دلالت سے تھا اور عبد اللہ بن صامت رض کی حدیث
مین ہے کہ ابوذر رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ سے طواف مین ملا رات کو ابوذر رضہ نے کہا سو جب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز ادا کی تو مینے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو پہلے پہل مینے
آپ کو سلام کیا فرمایا تو کہان سے ہے مینے کہا مین غفار سے ہون پہر ذکر کی حدیث بیچ حال زمزم کے اور یہ کہ بے
پرواہ ہوا وہ ساتھ پانی زمزم کے کہانے پینے سے تیس دن اور ممکن ہے تطبیق درمیان اُنکے باین طور کہ پہلے
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علی رض کے ساتھ ملا پہر دوسری بار آپ کو طواف مین ملا یا بالعکس اور جو ایک
راوی نے یاد رکہا وہ دوسرے کو یاد نہ رہا (فتح) **بَابُ اِسْلَامِ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ** باب ہے بیان مین اسلام
سعید بن زید کے یعنے ابن عمرو بن نفیل کے **حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ
اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ فِیْ مَسْجِدِ الْکُوْفَۃِ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ
لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِیْ صَنَعْتُمْ
بِعُثْمَانَ لَکَانَ** ترجمہ قیس رض سے روایت ہے کہ مینے سعید بن زید رضہ سے سُنا کوفہ کی مسجد مین کہتا تھا قسم ہے اللہ کی
البتہ مینے اپنے تئین دیکہا اور مقرر عمر رضہ نے مجھکو اسلام پر باندہا تھا یعنے بسبب اسلام کے واسطے اُسکی اہانت کے
اور واسطے لازم کرنے کے اُسپر پھرنے کو اسلام سے پہلے اس سے کہ مسلمان ہو عمر اور اگر احد کا پہاڑ اپنے جگہہ سے
دور ہوتا بسبب اس چیز کے جو تمنے عثمان رضی کے ساتھ کی تو البتہ لائق تھا حضرت عثمان کو ناحق شہید کرنا بڑا ظلم ہے
ف اور اسکا سبب تہا کہ سعید بن زید عمر فاروق رضہ کا بہنوئی تہا اسی واسطے ذکر کیا بیچ اثبات سے اسلام عمر رضہ کے
کہ مین نے اپنے تئین دیکہا کہ البتہ عمر رض مجھکو اسلام کے سبب سے باندہنے والے تھے مین اور اُنکی بہن اور تھا اسلام عمر رض
کا پیچھے اُنکی بہنوئی کے اسلام سے ہوا اسواسطے کہ اول باعث واسطے اُسکے اسلام مین داخل ہونے پر یہ ہے کہ اُس نے
اپنی بہن کے گہر مین قرآن سنا ایک دراز قصہ مین جسکو دارقطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے (فتح) **بَابُ اِسْلَامِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** باب ہے بیان مین اسلام عمر بن خطاب رض کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ
عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ**

ہم ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمیشہ سے ہم باعزت اور غالب جب سے عمرؓ مسلمان ہوئے حدثنا
یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وهب قال حدثنی عمر بن محمد قال فاخبرنی جدی زید بن عبد الله
ابن عمر عن ابیه قال بینما هو فی الدار خائفا اذ جاءه العاص بن وائل السهمی ابو عمرو علیه حلة
حبرة وقمیص مكفوف بحریر وهو من بنی سهم وهم حلفاؤنا فی الجاهلیة فقال له ما بالك قال
زعم قومك انهم سیقتلونی ان اسلمت قال لا سبیل الیك بعد ان قالها امنت فخرج العاص
فلقی الناس قد سال بهم الوادی قال این تریدون فقالوا نرید هذا ابن الخطاب الذی صبا قال
لا سبیل الیه فكر الناس ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ عمرؓ اپنے گھر میں ڈرنے والے
تھے یعنی قریش سے بسبب اسلام کے کہ ناگہاں انکے پاس عاص بن وائل آیا اور اسپر چادر تھی نقشدار اور کرتہ تھا
جسکے کنارے ریشم سے سیئے تھے اور وہ قبیلے بنی سہم سے تھا اور وہ ہمارے قسم تھے جاہلیت میں سو عاص نے عمرؓ سے
کہا کہ کیا حال ہے تیرا کہ غمناک ہے عمرؓ نے کہا کہ تیری قوم نے گمان کیا ہے کہ وہ مجھکو مار ڈالیں گے اس سبب
کہ میں مسلمان ہوا اسنے کہا کہ انکو تیری طرف کوئی راہ نہیں جب اس نے یہ کلمہ کہا کہ تیری طرف کوئی راہ نہیں
تو اسکے بعد میں مشرکین کے شر سے بےخوف ہوا پھر عاص باہر نکلا اور لوگوں سے ملا اور حالانکہ تحقیق کہ میدان لوگوں
سے بھرا تھا سو اسنے کہا کہ کہاں کا ارادہ کرتے ہو کہا ارادہ کرتے ہیں اس خطاب کے بیٹے کا کہ اپنے باپ کے دین سے
پھر گیا کہا اسکی طرف کوئی راہ نہیں تو لوگ پھر آئے حدثنا علی بن عبد الله قال حدثنا سفین
قال عمرو بن دینار سمعته قال قال عبد الله بن عمر لما اسلم عمر اجتمع الناس عند داره
قالوا صبا عمر وانا غلام فوق ظهر بیتی فجاء رجل علیه قباء من دیباج فقال صبا عمر فما ذاك
فانا له جار قال فرایت الناس تصدعوا عنه فقلت من هذا قالوا العاص بن وائل ترجمہ ابن عمرؓ سے
روایت ہے کہ جب عمرؓ اسلام لائے تو لوگ اسکے گھر کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ عمرؓ اپنے دین سے پھر گیا اور میں لڑکا تھا
اپنے گھر کے اوپر سو ایک مرد آیا جسپر ریشمی قبا تھی کہا پھر گیا عمر اپنے دین سے پس کیا ہے یعنی کچھ ڈر نہیں پھر گیا
تو کیا مضائقہ پس تحقیق میں نے اسکو امان دی ابن عمرؓ نے کہا سو میں نے لوگوں کو دیکھا اس سے جدا ہوگئے میں نے
کہا یہ امان دینے والا کون ہے لوگوں نے کہا عاص بن وائل ابن عمرؓ نے کہا سو میں نے اسکی عزت سے تعجب کیا
کہ کیسی عزت والا آدمی ہے کہ لوگ اسکے کہنے سے فوراً پھر گئے حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وهب
قال حدثنی عمر ان سالما حدثه عن عبد الله بن عمر قال ما سمعت عمر لشیء قط یقول انی
لاظنه كذا الا كان كما یظن بینما عمر جالس اذ مر به رجل جمیل فقال لقد اخطا ظنی او ان
هذا علی دینه فی الجاهلیة او لقد كان كاهنهم علی الرجل فدعی له فقال له ذلك فقال ما رایت

بیٹھے اور دروازہ کو بند کرکے اندر چھپے قرآن پڑھتے ہین تو عمر رضہ نے انکا قرآن سُنا پھر جب دستک دی تو انہون نے
قرآن کو چھپا دیا عمر رضہ نے کہا جو تم پڑھتے تھے سو پڑھو انہون نے ڈر سے انکار کیا آخر اُسکو نکالکر پڑھوایا اور سُنا اور
مسلمان ہوگیا **باب انشقاق القمر** باب ہے بیان مین پھٹ جانے قمر کے **ف** یعنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے مین بطور معجزہ کے واسطے آپکے **حدثنی** عبد اللہ بن عبد الوہاب قال ثنا
بشر بن المفضل قال حدثنا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان اھل مکۃ
سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ فاراھم القمر شقتین حتی راوا حراء بینہما
ترجمہ انس بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انکو کوئی معجزہ دکھاوین تو
چاند دکھایا دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ ہاتھ مبارک کے یہانتک کہ اُنہون نے پہاڑ حرا کو اُنکے درمیان دیکھا
بسبب اسطرح پر کہ ایک ٹکڑا اُسکا پہاڑ کے اوپر تہا اور ایک نیچے **ف** ابو نعیم رضہ نے دلائل مین ابن عباس رضہ سے روایت
کی ہے کہ مشرکین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے جنمین سے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور عاص بن
وائل اور اسود وغیرہ تھے سو انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو ہمارے واسطے چاند
کو دو ٹکڑے کر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو خدا نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور بعضے کہتے ہین
چاند کا پھٹنا دو بار واقع ہوا ہے اور مین نہین جانتا کہ علماء حدیث سے کوئی اُسکا قائل ہوا ہو کہ چاند کا پھٹنا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دوبارہ واقع ہوا اور نہین تعرض کیا واسطے اُسکے کسی نے بخاری مسلم کے شارحین
سے اور ابن قیم نے کہا کہ بعضے لوگون نے دعوی کیا ہے کہ چاند کا پھٹنا دو بار واقع ہوا اور اہل حدیث اور اہل سیر کے
نزدیک یہ بات غلط ہے پس تحقیق نہین واقع ہوا ہے پھٹنا چاند کا مگر ایک بار (فتح) **حدثنا** عبدان عن
ابی حمزۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن ابی معمر عن عبد اللہ قال انشق القمر ونحن مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بمنی فقال اشھدوا وذھبت فرقۃ نحو الجبل وقال ابو الضحی عن مسروق عن
عبد اللہ انشق بمکۃ وتابعہ محمد بن مسلم عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر عن عبد اللہ
ترجمہ عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ دو ٹکڑے ہوا چاند اور ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منے مین تھے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو گواہ رہنا یعنے یاد رکھو اس قدر کو ساتھ مشاہدے کی اور ایک ٹکڑا
پہاڑ کی طرف گیا اور ایک روایت مین عبد اللہ رضہ سے ہی کہ دو ٹکڑے ہوا چاند مکے مین **ف** اور مراد اسکی ساتھ
ذکر مکے کے اشارہ ہے طرف اسکی کہ چاند کا پھٹنا ہجرت سے پہلے واقع ہوا اور جائز ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اُس رات منی مین ہون اور انس رضہ کی حدیث مین اسکی تصریح نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات
مکے مین تھے اور برتقدیر تصریح کے پس منے بہی مکے مین داخل ہے پس نہین ہے ان حدیثون مین کوئی

تعارض اور ابن مسعودؓ نے جو کہا ایک بار منا مین اور ایک بار مکے مین تو تطبیق ان دونو قولون مین یا تو با عتبار تعدد کے ہی اگر ثابت ہو اور یا ساتھہ حمل کرنے کی اسپر کہ وہ منے مین تھے اور جس نے کہا ہے کہ مکے مین تھے ہو وہ اسکے منافی نہین اس واسطے کہ جو منا مین ہو وہ مکے مین ہے . . . .
یعنے جو مکے مین ہو وہ منے مین نہین ہوتا اور تائید کرتی ہے اسکی یہ بات کہ جسمین منا کا ذکر ہے اُسمین مکہ کا ذکر ہے اور جس روایت مین مکے کا ذکر ہے اُسمین مکہ کی لفظ نہین جسکے معنے مین ہم اور مکے کو ذکر کرنے سے صرف یہی ہے کہ چاند کا پھٹنا ہجرت سے پہلے واقع ہوا اور ساتھہ اسکے رد ہو گیا قول داؤدی وغیرہ کا کہ دونو حدیثون مین تعارض اور تضاد ہے اور ایک روایت مین ہے کہ دو ٹکڑے ہوا چاند ... رسول اللہ صلعم کے زمانے مین تو کفار قریش نے کہا کہ محمد صلعم نے تمپر جادو کیا جو تمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہے ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو جادو کیا ہے تو سارے جہان کو تو جادو نہین کر سکتا سو مسافرون سے دریافت کرو اگر مسافر تمکو خبر دین کہ انہون نے بھی تمہاری طرح دیکھا ہے تو محمد سچا ہے سو ہر طرف کے مسافرون نے گواہی دی کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا ابی قبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا سوید اپر اور ظاہر یہہ ہے کہ پھٹنا چاند کا تھا نزدیک ... اُسکے کہ یا تیر ساتھہ ابو قبیس کے بعضے راویون کی تعبیر سے ہے اس واسطے کہ غرض ثبوت رویت چاند کا ہے دو ٹکڑے ایک ٹکڑا ایک پہاڑ پر اور ایک ٹکڑا ایک پہاڑ پر اور یہہ ابن مسعود رض کے قول کے منافی نہین کہ اُسنے پہاڑ کو دو ٹکڑون کے درمیان دیکھا اس واسطے کہ جب مثلا ایک ٹکڑا پہاڑ کی دائین ہو اور ایک بائین تو اسپر صادق آتا ہے کہ وہ دونو ٹکڑون کے درمیان ہے اور جو پہاڑ کہ اسکے دائین بائین ہو صادق آویگا کہ وہ اسپر بھی ہے اور مجاہد سے روایت ہے کہ یہی مراد ہے ساتھہ اس آیت کے اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنے قریب ہوئی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور تحقیق انکار کیا ہے جمہور فلاسفہ نے پھٹنے چاند کے سے اس دلیل سے کہ آیات علویہ یعنے بالائی چیزون اور اجرام آسمانی مین پھٹنا اور ملنا نہین ہو سکتا اور اسی طرح کہا ہے انہون نے بیچ کھلنے دروازون آسمان کے معراج کی رات کو اور سوای اسکے انکار انکے سے اور چیز سے کہ ہوگی دن قیامت کے سیاہ ہونے سورج وغیرہ سے اور جواب ان لوگون کا اگر کافر ہون تو یہہ ہے کہ اول اُنسے دین اسلام کے ثبوت پر مناظرہ اور بحث کی جاوے پھر شریک کیے جاوین ساتھہ اپنے غیرون کے جو مسلمانون مین سے اسکے منکر ہین اور جب مسلمان بعض چیزون کو مانے اور بعض کو نہ مانے تو لازم آویگا تناقض اور نہین ہے کوئی راہ طرف انکار کرنے کی اُس چیز سے کہ ثابت ہو چکی ہے قرآن مین پھٹنے اور ملنے سے قیامت مین پس اس سے لازم آتا ہے کہ جائز ہے واقع ہونا اُسکا معجزہ واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے چہ جائیکہ قرآن سے ثابت ہو چکا ہے اور تحقیق ... دیا ہے

قدمانے اس سے پس کہا ابو اسحاق زجاج نے بیچ معانی قرآن کے کہ بعض بدعتیون نے چاند کے پھٹنے سے انکار کیاہے اور عقل کو اسمین انکار نہین یعنے عقل کے نزدیک یہہ بات محال نہین اس واسطے کہ چاند خدا کی پیدا کی ہے کرتاہے اسمین جو چاہتاہے جیساکہ اسکو قیامت کے دن سیاہ اور فنا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ اگر چاند کا پھٹنا واقع ہوتا تو متواتر ثابت ہوتا اور سب روئے زمین والون کو معلوم ہوتا صرف مکے والے اسکے ساتھ خاص نہ ہوتے سو جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ معاملہ رات کے وقت واقع ہوا تھا

اور رات کے وقت اکثر لوگ سوئے ہوتے ہین اور دروازے بند ہوتے ہین اور ایسے لوگ نہایت کم ہوتے ہین جو رات کے وقت آسمانی حال کی تاک مین لگے رہین اور تمام رات اسکو پیش نظر رکھین اور کبھی واقع ہوتاہے ساتھ مشاہدہ کے عادت مین کہ سیاہ ہوجاتاہے چاند اور ظاہر ہوتے ہین بڑے بڑے تارے اور سوای اسکے رات مین اور نہین دیکھتا اسکو مگر اکا دوکا سو اسیطرح چاند کا پھٹنا بھی ایک نشانی تھی جو رات مین واقع ہوئی واسطے ایک قوم کے جنہون نے خواہش کرکے مانگی تو انکے سوائی اور لوگ اسکے دیکھنے کے واسطے مستعد نہ ہوئے کہ اسکو دیکھین اور احتمال ہے کہ اس رات کو چاند بعض منازل مین ہو جو بعضی زمین والون کے واسطے ظاہر ہوتے ہین اور بعضون کے واسطے ظاہر نہین ہوتین جیسے کہ گہن مختلف محسوس ہوتاہے کسی ملک مین گہن جزی معلوم ہوتاہے اور کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین ہوتا اور خطابی نے کہا کہ چاند کا پھٹنا بڑا عظیم معجزہ ہے نہین قریب ہے کہ کسی پیغمبر کا کوئی معجزہ اسکے برابر ہو اور یہہ اسواسطے ہے کہ آسمان کے ملک مین ظاہر ہوا خارج جملہ طبائع اس عالم کے سے جو مرکب ہے طبائع سے پس نہین ہے یہہ اس قسم سے کہ امید کی جاوے بیچ پہنچنے مین طرف اسکی ساتھ کسی حیلے کے سو اسی واسطے ہوئی برہان ساتھ اسکے ظاہر اور بعضون نے اس سے انکار کیاہے سو کہا اس نے کہ اگر یہہ واقع ہوتا تو نہ جائز تھا کہ اسکا امر عوام لوگون پر پوشیدہ رہتا اسواسطے کہ صادر ہواہے یہہ امر حس اور مشاہدے سے تو سب لوگ اسمین شریک ہین اور باعث بہت ہین اوپر دیکھنے ہر چیز عجیب کے اور نقل عجائبات کے سو اگر اسکی کوئی اصل ہوتی تو نقل کیا جاتا اہل نجوم کی کتابون مین اس واسطے کہ نہین جائز ہے اتفاق کرنا انکا اوپر ترک اسکے کے باوجود جلالت شان اسکی کے اور ظاہر ہونے امر اسکے کے اور جواب اس سے یہ ہے کہ یہہ قصہ خارج ہے باقی امرون سے جنکو انہون نے ذکر کیا اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے جسکو خاص لوگون نے مانگا پس واقع ہوئی رات کو اس واسطے کہ چاند کے واسطے دن مین روشنی نہین ہوتی اور رات کی شان سے ہی یہہ کہ اکثر لوگ اسمین سوئے ہوتے ہین اور مکانون کے اندر رہتے ہین اور جو انمین سے باہر میدانون مین ہو جب جاگتا ہو تو احتمال ہے کہ وہ مشغول تھا ساتھ اسچیز کے کہ غافل کرے اسکو کہانیون وغیرہ سے اور بعید ہے یہہ بات کہ قصد کرے طرف ایک امر کی کہ

متعلق ہو ساتہہ مرکز چاندکے کہ انکو بتامل دیکہتے رہین اس سے غافل نہ ہو وین پس تحقیق جائز ہے کہ واقع ہوا
اور اکثر لوگون کو اسکی خبر نہ ہوئی ہو اور سوائی اسکے کچہہ نہین کہ درپے ہوا ہو اسکے دیکہنے کے جس نے اسکا واقع
ہونا طلب کیا تہا اور شاید یہہ ایک لحظہ مین تہا جسکو آنکہہ پاتی ہے یعنے تہوڑی دیر رہا پس ایسے وقت
مین آسمانی حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچہہ بعید نہین بہر ظاہر کی اسنے حکمت پوری اسمین کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے قرآن کے سوا کوئی معجزہ تواتر کو نہین پہونچا جسمین کسی کو نزاع نہ ہو و
اسکا حاصل یہ ہے کہ معجزہ ہر پیغمبر کا جب واقع ہوتا تہا تو اسکے بعد جو اسکو اسکی قوم سے جہٹلاتا تہا اسپر عذاب
آتا تہا واسطے مشترک ہونے اسکے کے ادراک مین ساتہہ حس کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین بہیجے
گئے مگر رحمت تو ہوگا معجزہ آپ کا جسکے ساتہہ آپ نے مقابلہ کیا عقلی سو فقط آپ ہی کی قوم کے ساتہ
خاص ہوئی اسواسطے کہ انکو عقل زیادہ ملے تہے اور اگر اسکا پانا عام ہوتا تو اسکے جہٹلانے والے پر دنیا
مین عذاب آتا جیساکہ اگلون پر آیا مین کہتا ہون اور یہہ جواب کہرا ہے واسطے اسکے جو سوال کرتا ہے کہ اصحٰب
مین سے اسکے ناقلین کم کیون ہین اور آپر جو سوال کرتا ہے کہ اہل نجوم نے اسکو کیون نہین ذکر کیا تو جواب
اسکا یہہ ہے کہ کسی نجومی سے یہہ بہی منقول نہین کہ اسنے اسکی نفی کی ہو پس تحقیق حجت ثابت کرنے والے
مین ہے نہ اس شخص مین جس سے صریح نفی پائی جاوئے مقدم کیا جاتا ہے اسپر وہ شخص جس سے صریح اثبات
پایا جاوے ابن عبد البر نے کہا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعت کثیرہ نے اصحاب سے اور اسیطرح تابعین
سے بہی پہر نقل کیا اسنے جم غفیر نے یہان تک کہ ہم تک پہونچا اور تائید کی گئی ہے اسکی ساتہہ آیت
کریمہ کے پس نہین باقی ہے واسطے بعید جاننے والے اسکے کے کوئی عذر اور کہا کہ چاند کا حال سب
روی زمین پر یکسان نہین بعضے ملک مین گہڑی بہر پہلے نکلتا ہے اور بعضے ملک مین گہڑی کے
بعد نکلتا ہے یعنے اس واسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کری شکل یعنے گول صورت ہے اور نیز پس
شق القمر تہوڑی دیر رہا تہا اور نہین تہے بہت باعث اوپر اہتمام کے ساتہہ نظر کرنے کے طرف اسکی اور باوجود
اسکے اہل مکہ نے سب طرف لوگ بہیجے اور ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی کہ ہم نے
چاند کو دو ٹکڑے دیکہا اسواسطے کہ جو مسافر رات کو چلتے ہین اکثر اوقات چاند کی روشنی مین چلتے ہین اور
یہہ بات اونپر پوشیدہ نہین رہتی اور آیت پس مراد ساتہہ اسکے اقتربت الساعۃ وانشق القمر ہے لیکن بعضے
اہل علم قدما سے اسطرف گئے ہین کہ مراد ساتہہ انشق القمر کے یہ ہے کہ آیندہ پہٹے گا اور نکتہ اسمین ارادہ مبالغہ کا
ہے بیچ تحقیق ہونے وقوع اسکے کے اور جمہور کا مذہب زیادہ تر صحیح ہے یعنے چاند حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین پہٹ چکا اور تائید کرتا ہے اسکی قول اللہ تعالی کا بعد اسکے وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا

اگر دیکھیں کفار مکہ معجزہ تو منہ پھیر لیں اور کہیں یہہ دائمی جادو ہے پس تحقیق یہہ ظاہر ہے اسمیں کہ مراد انشقاق القمر سے یہہ ہے کہ شق قمر واقع ہو چکا اس واسطے کہ کفار یہہ قیامت کے دن نہیں کہیں گے اور جب ظاہر ہوا کہ شق قمر ہو چکا اور یہی ہے مراد ساتھ آیت کے جسکو گمان کیا تھا کہ سحر ہے اور واقع ہوا ہے یہہ صریح ابن مسعود کی حدیث میں جسکو ہم پہلے بیان کر چکے اگر یہ آیندہ کو حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو یاد و نہ کہتے حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ دو ٹکڑے ہوا چاند حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ عبداللہ رض سے روایت ہے کہ دو ٹکڑے ہوا چاند بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ باب ہے بیان میں ہجرت حبشہ کے ف یعنے ہجرت مسلمانوں کی مکے سے طرف زمین حبشہ کی اور یہہ دو بار واقع ہوئی ہے اور یہہ کہ پہلے پہل انمیں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے ہجرت کی اور یہہ کہ وہ پا پیادہ نکلے پھر سمندر پر پہونچکر آدھے دینار سے ایک کشتی کرائی لی اور اسکا سبب یہہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مشرکین مسلمانوں کو ایذا دیتے ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو روک نہیں سکتے تو فرمایا کہ حبشہ میں ایک بادشاہ ہے اسکے پاس کوئی ظلم نہیں کرتا پس اگر تم اسکی طرف نکلو یہاں تک خدا تمہارے واسطے کشادگی کرے تو بہتر ہے تو سب سے پہلے پہل عثمان رض اپنی بی بی کو لے کر نکلے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ کو پھر بہت دن کچھ خبر نہ آئی پھر ایک عورت آئی تو اسنے کہا کہ مینے دونو کو دیکھا ہے عثمان اپنی بی بی کو گدھے پر چڑہا لئے تھے فرمایا خدا انکے ساتھ ہووے کہ لوط کے بعد پہلے پہل عثمان رض نے اپنے اہل کے ساتھ ہجرت کی میں کہتا ہوں اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگا نکتہ اسکا کہ بخاری نے باب کو پہلے پہل عثمان رض کی حدیث سے کیوں شروع کیا یعنے اسمیں نکتہ یہی ہے کہ سب سے پہلے پہل حضرت عثمان رض نے ہی ہجرت کی ہے اور دوسری ہجرت یہہ ہے کہ مسلمانوں کو حبشہ میں خبر پہونچی کہ کفار مکہ مسلمان ہوگئے تو کچھ آدمی حبشہ سے مکے میں پھر آئے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی تو پھر حبشہ کی طرف پلٹ گئے اور ایک اور جماعت نے انکے ساتھ ہجرت کی پس یہ دوسری ہجرت ہے اور جنہوں نے دوسری ہجرت کی وہ اسی آدمی سے زیادہ تھے اور ابن اسحاق نے ان سب کے نام بیان کیے ہیں (فتح) وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ

من ھاجر قبل المدینة ورجع عامة من کان ھاجر بارض الحبشة الی المدینة فیه عن ابی موسیٰ
واسماء عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھکو خواب میں معلوم ہوا تمہاری ہجرت کا گھر کھجوروں والی زمین دو سنگستان کے اندر یعنے دو
پتھریلی زمین کے اندر کہ وہ مدینہ منورہ ہے سو ہجرت کی جس نے ہجرت کی طرف مدینے کی اور جن لوگوں
نے حبشہ کی زمین میں ہجرت کی تھی انہیں سے اکثر لوگ مدینے کی طرف آئے اس باب میں ابو موسےؓ اور
اسماءؓ سے روایت ہوا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف ابو موسے رض کی حدیث آئندہ
آویگی کہ ہمکو یمن میں خبر پہونچی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت کی (فتح) حدثنا
عبد اللہ بن محمد الجعفی قال حدثنا ھشام قال اخبرنا معمر عن الزھری قال حدثنا عروة
ابن الزبیر ان عبید اللہ بن عدی بن الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن
الاسود بن عبد یغوث قالا له ما یمنعک ان تکلم خالک عثمان فی اخیه الولید بن عقبة
وکان اکثر الناس فیما فعل به قال عبید اللہ فانتصبت لعثمان حین خرج الی الصلوة
فقلت له ان لی الیک حاجة وھی نصیحة ایھا المرء اعوذ باللہ منک فانصرفت فلما قضیت
الصلوة جلست الی المسور والی ابن عبد یغوث فحدثتھما بالذی قلت لعثمان وقال لی
فقال قد قضیت الذی کان علیک فبینما انا جالس معھما اذ جاءنی رسول عثمان فقالا
لی قد ابتلاک اللہ فانطلقت حتی دخلت علیه فقال ما نصیحتک التی ذکرت انفا قال
فتشھدت ثم قلت ان اللہ بعث محمدا وانزل علیه الکتاب وکنت ممن استجاب للہ و
رسوله وامنت به وھاجرت الھجرتین الاولیین وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
ورایت ھدیه وقد اکثر الناس فی شان الولید بن عقبة فحق علیک ان تقیم علیه الحد
فقال لی یا ابن اخی ادرکت رسول اللہ قال قلت لا ولکن قد خلص الی من علمه ما خلص
الی العذراء فی سترھا فقال فتشھد عثمان فقال ان اللہ قد بعث محمدا بالحق وانزل علیه
الکتاب وکنت ممن استجاب للہ ورسوله وامنت بما بعث به محمد وھاجرت الھجرتین
الاولیین کما قلت وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وبایعته واللہ ما عصیته ولا
غششته حتی توفاہ اللہ ثم استخلف اللہ ابا بکر فواللہ ما عصیته ولا غششته ثم استخلف
عمر فواللہ ما عصیته ولا غششته ثم استخلفت افلیس لی علیکم من الحق مثل الذی
کان لھم علی قال بلی قال فما ھذہ الاحادیث التی تبلغنی عنکم فاما ما ذکرت من شان

اَلْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ نَسْتَأْخِذُ فِيهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ اَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ ترجمہ عبید اللہ بن عدی رض سے روایت ہے کہ مسور اور عبد الرحمن دونے اُسکو کہا کہ کیا چیز تجھکو مانع ہے اس سے کہ کلام کرے تو اپنے ماموں عثمان بن عفان سے اسکے بہائی ولید کے باب مین سو تحقیق لوگون نے بہت کلام کیا ہے اسکے بیچ مین کہ اُسکے ساتہہ کی گئی یعنے اُسکو کوفہ کا حاکم بنانا اور شراب کی حد نہ مارنا سو جب عثمان نماز کی طرف نکلے تو مین اُنکی طرف کہڑا ہوا سو مینے اُنسے کہا کہ مجھکو تم سے کچھ حاجت ہے اور وہ نصیحت ہے واسطے تمہارے کہا کہ اے مرد مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون سو مین پہر اپہر جب مین نے نماز ادا کی تو مین مسور اور عبد الرحمن کے پاس جا بیٹہا اور جو مینے عثمان سے کہا تہا اور جو اُسنے مجھ سے کہا سو مینے اُنکو بتلایا تو دونو نے کہا کہ تو اپنا فرض ادا کر چکا سو جس حالت مین کہ مین اُنکے ساتہہ بیٹہا تہا کہ ناگہان عثمان کا ایلچی میرے پاس آیا تو دونو نے مجھسے کہا کہ البتہ خدا نے تجھے مبتلا کیا سو مین چلا یہانتک کہ مین عثمان پر داخل ہوا سو عثمان نے کہا کیا ہے نصیحت تیری جو تو نے ابہی کی تہی سو مین نے خدا کو حاضر کیا پہر مینے کہا کہ خدا نے محمد کو پیغمبر سچا کر کے بہیجا اور اُسپر کتاب اتاری اور تہا تو ان لوگون مین سے جنہون نے خدا اور اُسکے رسول کا حکم قبول کیا اور تو اسکے ساتہہ ایمان لایا اور تو نے پہلی دونو بار ہجرت کی یعنے حبشہ کی ہجرت کہ دو بار ہتی اور تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی اور آپ کا طریقہ دیکہا اور تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگون نے ولید کے حال مین سو واجب ہے تجھپر کہ تو اُسپر حد شراب کی قائم کرے تو عثمان نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بہتیجے تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے مینے کہا نہین ولیکن پہونچا طرف میری آپ کے علم سے جو پہونچا کواری عورت کو اپنی پردے مین کہا پس خطبہ پڑہا عثمان نے پس کہا کہ مقرر خدا نے محمد کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اور اُسپر کتاب اتاری اور تہا مین اُن لوگون مین سے جنہون نے خدا اور اُسکے رسول کا کہا مانا اور ایمان لایا مین ساتہہ اُسچیز کے کہ بہیجے گئے ساتہہ اُسکے محمد اور مینے پہلی دو بار ہجرت کی جیسے تو نے کہا اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہا اور مینے آپ سے بیعت کی قسم ہے اللہ کی نہ مینے آپ کی نافرمانی کی اور نہ آپ کی خیانت کی یہانتک کہ خدا نے آپ کی روح قبض کی پہر خدا نے ابو بکر رض کو خلیفہ بنایا سو قسم ہے اللہ کی نہ مینے اُنکی نافرمانی کی اور نہ خیانت کی پہر عمر رض خلیفہ ہوئے سو قسم ہے اللہ کی نہ مینے اُنکی نافرمانی کی اور نہ خیانت کی پہر مین خلیفہ ہوا کیا اپس میرا تمپر کچھ حق نہین جیسا کہ اُنکا تمپر حق تہا کہا کیون نہین کہا پس کیا ہین یہ باتین جو مجھکو تمہاری طرف سے پہونچتی ہین اور اسپر جو کچھ کہ تو نے ولید کے حال مین ذکر کیا ہے سو ہم انشاء اللہ اُسکو حق مین حق کے موافق مواخذہ کرینگے راوی نے کہا سو ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے اور حکم کیا علی رض کو

یہہ کہ اسکو کوڑے مارین اور وہی کوڑے مار کرتے تہے **ف** اس حدیث کی شرح عثمان رض کے مناقب مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے اسجگہ قول عثمان رض کا ہے کہ ہمنے پہلے دو بار ہجرت کی اور دونو ہجرتون کو جو پہلے کہا تو یہہ باعتبار تغلیب کے ہی بہ نسبت ہجرت حبشہ کے کہ وہ پہلی اور دوسری تہی اور اپر ہجرت طرف مدینے کی پس تہی مگر ایک بار (فتح) **حدثنی** محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی عن ہشام قال حدثنی ابی عن عائشۃ ان ام حبیبۃ وام سلمۃ ذکرتا کنیسۃ رایتہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمۃ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رض نے ایک عبادت خانے کو ذکر کیا جسکو انہون نے حبشہ مین دیکہا تہا کہ اسمین تصویرین تہین تو دونونے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا یعنے انکی تعریف کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ وی لوگ جب انمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تہا تو انکی قبر پر مسجد بناتے تہی اور اُس مسجد مین یہہ تصویرین بناتے تہی وے لوگ خدا کے نزدیک قیامت مین بد تر ہین　خلق مین **ف** تحقیق ہجرت کی تہی ام سلمہ رض نے پہلی بار مین طرف حبشہ کی ساتہ اپنے خاوند ابو سلمہ رض کے پہر اُسکے مرنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئین اور ہجرت کی ام حبیبہ رض ابو سفیان کی بیٹی نے دوسری بار مین طرف حبشہ کی ساتہ خاوند اپنے عبید اللہ کی سو وہ اُس جگہہ مرگیا پہر اُسکے بعد وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئین (فتح) **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا اسحق بن سعید السعیدی عن ابیہ عن ام خالد بنت خالد قالت قدمت من ارض الحبشۃ وانا جویریۃ فکسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ لہا اعلام فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح الاعلام بیدہ ویقول سناہ سناہ قال الحمیدی یعنی حسن حسن ترجمہ ام خالد رض سے روایت ہی کہ مین حبشے کے ملک سے آئی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ایک چادر نقشدار پہنائی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتہ نقشون پہیرنے لگے اور فرمانے لگے خوب خوب **ف** اسکی شرح لباس مین آویگی **حدثنا** یحیی بن حماد قال حدثنا ابو عوانۃ عن سلیمان عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یا رسول اللہ انا کنا نسلم علیک فترد علینا قال ان فی الصلوۃ شغلا فقلت لابراہیم کیف تصنع انت قال ارد فی نفسی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تہی اور

ع اور مین اسوقت چہوٹی لڑکی تہی

حالانکہ آپ نماز مین ہوتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سلام کا جواب دیتے پہر جب ہم نجاشی کے پاس سے پلٹ آئے تو ہمنے آپ کو سلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سلام کا جواب نہ دیا ہمنے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو سلام کیا کرتے تہے سو آپ ہمکو سلام کا جواب دیتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک شغل ہے راوی کہتا ہے مین نے ابراہیم سے کہا کہ تو کسطرح کرتا ہے کہا مین اپنے جی مین سلام کا جواب دیتا ہون **ف** ایک روایت مین ہے کہ ابن مسعود رض ان لوگون مین سے ہین جنہون نے دوسری بار حبشے کی طرف ہجرت کی تہی اور اس حدیث کی شرح نماز مین گذر چکی ہے اور مینے وہان بیان کر دیا ہے کہ رجوع ابن مسعود رض کا حبش سے اس وقت واقع ہوا تہا جبکہ حبش مین مسلمانون کو خبر پہونچی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت کی (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اَنْتُمْ يَا اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ** **ترجمہ** ابو موسے رض سے روایت ہے کہ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکے سے نکلنے کی خبر پہونچی اور ہم یمن مین تہے یعنے اپنے ملک کے شہرون مین سو ہم ایک کشتی مین سوار ہوئے تاکہ ہم مکے مین پہونچین تو ہماری کشتی نے ہمکو حبش مین نجاشی کی طرف ڈالا یعنے آندہی اٹہی جس نے ہماری کشتی کو حبش کے ملک مین ڈالدیا سو ہمنے جعفر بن ابی طالب کو پایا اور اسکے ساتہہ ٹہیرے رہے یہان تک کہ ہم مدینے مین آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا اتفاق پڑا جبکہ آپنے خیبر کو فتح کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے کشتی والو تمکو دو ہجرتون کا ثواب ہے **ف** حبش کا ملک یمن کے شہرون سے مغرب کی طرف ہے اور اسکی مسافت نہایت دراز ہے اور حبش کے لوگ کئی قسم ہین اور تمام بادشاہ حبش کے فرمانبرداری کرتے ہین اور اول زمانے مین حبش کے بادشاہ کو نجاشی کہا جاتا تہا (فتح) **بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ** باب ہے بیان مین مرنے نجاشی بادشاہ حبش کے **ف** نجاشی لقب ہے حبش کے بادشاہ کا اور اسکی موت کو اسجگہ ذکر کرنا اطرادا واقع ہوا ہے اس وجہ سے کہ مسلمانون نے اسکی طرف ہجرت کی اور سوا اسکے نہین کہ واقع ہوئی وفات ہجرت کے بعد نوین سال نزدیک اکثر کے اور بعضے کہتے ہین کہ فتح مکہ سے پہلے لیکن مشکل یہ ہے کہ بخاری نے اسکے اسلام کا باب نہین باندہا اور حالانکہ یہ اسکی جگہ ہے اور باب باندہا ساتہہ موت اسکی کے اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ وہ اس سے پیچہے بہت دراز زمانہ کے بعد مرا اور جواب اسکا یہ ہے کہ جب ثابت نہین ہوا نزدیک اسکے وہ قصہ جو اسکے اسلام مین وارد ہوا ہے اور ثابت

ہوئی نزدیک اُسکو وہ حدیث جو دلالت کرتی ہے اسکے اسلام پر اور وہ صریح ہے اسکی موت مین تو باب باندہا اُنے
ساتہہ اُسکے تاکہ استفادہ ہو نماز پڑہنے سے اوپر اسکے کہ تحقیق وہ مسلمان ہو چکا تہا (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ
مَاتَ النَّجَاشِیُّ مَاتَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰی اَخِیْکُمْ اَصْحَمَةَ ترجمہ جابر رض سے
روایت ہی کہ جب نجاشی مرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج ایک نیک بخت مرد مرا سو اٹہو اور اپنے
بہائی اصحمہ کا جنازہ پڑہو ف اس حدیث کا بیان جنازے مین گذر چکا ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی
ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَطَاءً حَدَّثَہُمْ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَہُ
فَکُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ اَوِ الثَّالِثِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی کا جنازہ پڑہا اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندہی سو مین دوسری یا تیسری صف مین تہا حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ سَلِیْمِ بْنِ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَةَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا تَابَعَہُ
عَبْدُ الصَّمَدِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر نماز
پڑہی سو چار تکبیرین کہین حَدَّثَنَا زُہَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَةَ
اَخْبَرَہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لَہُمُ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ
مَاتَ فِیْہِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ
اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَةَ اَخْبَرَہُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِہِمْ فِی الْمُصَلّٰی فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ
اَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس
دن وہ مرا اور فرمایا کہ اپنے بہائی کے واسطے مغفرت مانگو اور نیز ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے عیدگاہ مین انکی صف باندہی سو اُسپر نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین **باب** تَقَاسُمِ الْمُشْرِکِیْنَ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باہم قسم کہانا مشرکین کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا پر ف تہا یہ محرم کے
اول دن سنہ ۷ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے اور تحقیق نجاشی نے درست کر دیا تہا سامان
جعفر کا اور اُسکے ساتہیون کا سو وہ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہے اور یہ سال جعفر مین تہا اور شاید
وہ اُنکے سامان درست کر دینے کے بعد مر گیا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ وہ فتح مکہ سے پہلے مرا اور یہی اوجہ ہے ابن اسحق

قال قال

عن

اور موسے بن عقبہ وغیرہ مغازی والون نے کہا کہ جب کفار قریش نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ایسی زمین مین اترے جسمین انہون نے امان پائی اور بتحقیق عمر مسلمان ہوا اور یہہ کہ اسلام قریش کی قومون مین
عام ہوا اور پہیل گیا تو جمع ہوئے سب قریش اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مارڈالین یعنے قریش نے آپس
مین مشورہ کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مارڈالو سو یہہ خبر ابوطالب کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا
کو پہونچی سو جمع کیا اُسنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ کے درہ مین داخل
کرو اور جو آپ کو مارنا چاہے اُسکو آپ سے روکو تو سب نے ابوطالب کا حکم قبول کیا یہان تک کہ اس قبیلے کے
کافرون نے بہی کیا انہون نے یہہ کام واسطے حمایت کرنے کے جاہلیت کی عادت پر سو جب کفار قریش
نے یہہ حال دیکہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم باہم اتفاق کر گئی تو سب قریش آپس مین جمع ہوئے اور اتفاق
کیا اسپر کہ لکہین درمیان اپنے اور درمیان بنی ہاشم اور مطلب کے ایک عہدنامہ اور نوشت کہ نہ بنی ہاشم سے شادی
بیاہ کرین اور نہ اُنسے خرید فروخت کرین سو انہون نے ایک ایک عہدنامہ لکہا اور اُسکو کعبے کے درمیان لٹکایا
اور اُسکا لکہنے والا منصور بن عکرمہ تہا تو اُسکا ہاتہہ بیکار ہو گیا سو بنی ہاشم اور بنی مطلب سب جمع ہو کر ابو
طالب کے ساتہہ رہے مگر ابولہب کہ وہ قریش کے ساتہہ تہا سو دو یا تین برس اس عہد پر قائم رہے یہانتک
کہ اگر قریش کو خبر ہوتی کہ کسی نے اپنے قریبی کو کچہہ چیز بہیجی ہے تو اسکو بہی ایذا دیتے یہان تک کہ قریش مین سے
چند لوگون نے اسپر اتفاق کیا کہ اپنے اس عہد کو توڑ ڈالین سو انہون نے اُسکو نکال کر پارہ پارہ کر دیا اور اُسکے حکم
کو باطل کیا اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے پایا کہ کیڑے نے عہدنامے کے سب حرف کہا لیے تہے مگر
خدا کا نام باقی تہا پہر جب درے سے باہر نکلے تو ابوطالب فوت ہوئے لیکن چونکہ یہہ قصہ بخاری کے نزدیک ثابت
نہین اس واسطے اکتفا کیا اُسنے ساتہہ وارد کرنے حدیث ابوہریرہؓ کی اسواسطے کہ اُسمین دلالت ہی اصل
قصے پر اور جو اہل مغازی نے وارد کیا ہے وہ مانند شرح کی ہے واسطے قول آپ کے کے تقاسموا علے الکفر (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا
مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم اتر ینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان
کفار قریش نے آپسمین قسم کہائی تہی ف یہہ اُس وقت کا ذکر ہے جبکہ آپ نے فتح مکہ کا ارادہ کیا کہ جنگ حنین بہی
اُسی سفر مین کیا تہا (فتح) **باب** قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ باب ہے بیان مین قصے ابوطالب کے **ف** اسکا نام عبد مناف
ہے اور بعضے کہتے مین کہ اسکا نام عمران ہے اور یہہ قول باطل ہے نقل کیا ہے اسکو ابن تیمیہ نے اپنی کتاب

آرد علی الروافض ہین کہ بعضے رافضی گمان کرتے ہین کہ قول اللہ تعالی ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران کی کہ وہ ابوطالب کی اولاد ہے اور ابوطالب کا نام عمران ہے اور مشہور ہے ساتھ کنیت اپنی کے اور تہا بہائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ عبداللہ کا اسی واسطے عبدالمطلب نے اپنے مرنے کے وقت ابوطالب کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین وصیت کی سو ابوطالب نے آپ کو پالا اور ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مددگار رہا یہان تک کہ فوت ہوا اور باوجود اسکے اپنی قوم کے دین پر قائم تہا (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔ ترجمہ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ عباس رضی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپنے اپنے چچا سے خدا کا عذاب کیا ہلکا کیا کہ مقرر وہ آپ کو دشمنون سے نگاہ رکہتا تہا اور آپ کی خاطر سے غضبناک ہوتا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطالب دوزخ کی پایاب یعنے ہلکی آگ مین ہے یعنے اسپر عذاب ہلکا ہوا اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کے نیچے تہ مین ہوتا **ف** یہ جو کہا کہ آپ کو نگاہ رکہتا تہا تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی جو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بیچ ابوطالب اور خدیجہ دونو فوت ہوئے ہجرت سے پہلے ایک سال اور خدیجہ آپکی وزیر تہین اسلام پر اور ابوطالب آپ کا مددگار اور ناصر تہا اپنی قوم پر جب ابوطالب فوت ہوا تو قریش نے آپ کی ایذا پر کمر باندہی اور جو ایذا ابوطالب کی زندگی مین آپ کو نہ دے سکتے تہے اسپر قادر ہوئے یہان تک کہ ایک دن ایک سفیہ قریش مین سے آپ کو پیش آیا اور آپ کے سر پر مٹی ڈالی اور یہ جو کہا کہ آپ کے واسطے غضبناک ہوتے تہے تو یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کی کہ رد کرتا تہا ساتھ اسکے آپ سے قول سے اور فعل سے اور ایک حدیث مین ہے کہ سب دوزخیون سے کمتر عذاب مین ابوطالب ہے کہ اسکے واسطے آگ کی دو جوتیان ہین جس سے اسکا دماغ ابلتا ہے جیسے ہانڈی ابلتی ہے **تنبیہ** عباس رضی نے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوطالب کا حال پوچہا تو اسمین دلالت ہے اوپر ضعیف ہونے اس حدیث کی جو ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ جب ابوطالب مرنے کے قریب ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ ابوطالب نے نانا سو عباس رضی نے اسکی طرف نظر کی اور حالانکہ وہ اپنے دونو لب ہلاتا تہا تو عباس رضی نے اسکی طرف کان لگائے اور کہا کہ یا حضرت کہ جس کلمے کا آپ نے ابوطالب کو حکم کیا تہا وہ اسنے کہا اور اگر اس حدیث کی اسناد صحیح ہو تو البتہ معارض ہوگی حدیث بخاری کی کو جو اس سے زیادہ تر صحیح ہے چہ جائیکہ وہ صحیح نہین اور ابوداؤد اور نسائی وغیرہ نے علی مرتضے رضی سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب مر گیا تو مین نے کہا یا حضرت آپ کا چچا گمراہ مر گیا

فرمایا جا اور اسکو دبا دے میں نے کہا کہ وہ مشرک مرا فرمایا جا اسکو دبا دے اور بعضے رافضیوں نے حدیثیں واہیہ جمع کی ہیں
جو ابو طالب کے اسلام پر دلالت کرتی ہیں اور اُنہیں سے کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی (فتح) **حدثنا محمود**
قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابیه ان اباطالب
لما حضرته الوفاة دخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم وعنده ابوجهل فقال ای عم قل
لا اله الا الله کلمة احاج لک بها عند الله فقال ابوجهل وعبد الله بن ابی امیة یا اباطالب
ترغب عن ملة عبد المطلب فلم یزالا یکلمانه حتی قال اخر شیء کلمهم به علی ملة عبد المطلب فقال النبی
صلی الله علیه وسلم لاستغفرن لک ما لم انه عنه فنزلت ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا
للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم ونزلت انک لا تهدی من احببت
ترجمہ مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کے مرنے کا وقت قریب ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس
گئے اور اسکے پاس ابوجہل موجود تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو
کہ میں خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے جھگڑوں گا تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا کہ ای ابو طالب
کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے سو وہ دونو ہمیشہ اسکو غلاتے رہے یہانتک کہ ابو طالب نے اخیر اُنسے یہی
کلام کیا کہ وہ یعنے ابو طالب عبد المطلب کے دین پر مرتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں تیرے
واسطے بخشش مانگتا جاؤں گا جب تک کہ مجھکو اُس سے یعنے تیری بخشش مانگنے سے روک نہ ہوگی سو یہ آیت اُتری کہ
یہ نہیں پہونچتا نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے اور اگرچہ وہ ہوں ناتے والے بعد اسکے کہ
کھل چکا انپر کہ وہ دوزخی ہیں اور یہ آیت اُتری کہ تو نہیں راہ دکھاتا جسکو چاہے **ف** اپر اترنا اس دوسری آیت
کا پس واضح ہے بیچ قصے ابو طالب کے اور اپر اترنا پہلی آیت کا اسمیں پس اسمیں نظر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ بخشش مانگنے
کی آیت ابو طالب سے مدت کے بعد اتری ہے اور وہ عام ہے اسکے حق میں اور اسکے غیر کے حق میں اور یہ بات ظاہر ہے
اس روایت سے جو تفسیر میں ہوگی اور یہ سب ظاہر ہے اسمیں کہ ابو طالب کفر پر مرا اور ضعیف ہے جو سہیلی نے ذکر کیا کہ اُنے
مسعودی کی بعض کتابوں میں دیکھا کہ ابو طالب مسلمان گیا تھا اسواسطے کہ یہ حدیث صحیح بخاری کے معارض نہیں
ہو سکتی (فتح) **حدثنا** عبد الله بن یوسف حدثنا اللیث حدثنا ابن الهاد عن عبد الله بن
خباب عن ابی سعید الخدری انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم وذکر عنده عمه فقال لعله تنفعه
شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح من النار یبلغ کعبیه یغلی منه دماغه ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ آپ کے پاس آپ کے چچا کا ذکر ہوا تھا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری سفارش اسکو فائدہ دے سو ہلکی آگ میں

ڈالا جاوی جو اُسکے ٹخنون کو پہونچے کہ اُس سے اُسکا دماغ اُبلے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے زیارت قریبی مشرک کی اور بیمار پرسی اُسکی اور یہ کہ توبہ مقبول ہے اگرچہ شدت مرض الموت مین ہو یہان تک کہ معاینہ تک نوبت پہونچے پس نہین ہے قبول اُس حالت مین واسطے دلیل اس آیت کی۔ فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا۔ اور یہ کہ کافر جب شہادت حق کی دی تو عذاب سے نجات پاتا ہے اسواسطے کہ اسلام ڈہا دیتا ہے جو اُس سے پہلے ہو اور یہ کہ کافرون کا عذاب یکسان نہین ہے اور جو نفع ابو طالب کو حاصل ہوا تہا اسکا خاصہ ہے ساتہہ برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف لا الہ الا اللہ کو اُسکے پیش کیا اور اُسمین محمد رسول اللہ نہ فرمایا اس واسطے کہ دونو کلمے ایک کلمے کی طرح ہو گئے ہین اور احتمال ہے کہ ابو طالب کو محمد رسول اللہ کا اقرار ہو لیکن توحید کا اقرار نہ ہو پس جب توحید کا اقرار کریگا تو نہ موقوف ہوگا رسالت کی شہادت پر (فتح) **باب** حَدِیثِ الْاِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی باب ہے بیان مین حدیث اسراء کے **ف** مراد اسراء سے بیت المقدس تک سیر کرنا آپ کا ہے اور مراد معراج سے آسمان پر چڑہنا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ پاک ذات ہے جو لیگیا اپنے بندے کو راتون رات ادب والی یعنے مکے کی مسجد سے پرلی مسجد تک یعنے بیت المقدس تک جو شام مین ہے **ف** ابن دحیہ نے کہا کہ بخاری کی میل اسطرف ہے کہ اسراء کی رات اور معراج کی رات دونو جدی جدی ہین اسواسطے کہ دونو کے واسطے علیحدہ علیحدہ باب باندہا مین کہتا ہون کہ نہین دلالت ہے اسمین اُنکے جدی جدی ہونے پر بلکہ کلام بخاری کا اول نماز مین ظاہر ہے اسمین کہ وہ دونو راتین ایک ہی رات مین اور اسراء اور معراج ایک ہی رات مین ہوئی اور یہ اس واسطے کہ باب باندہا ہے اُسنے۔ باب کیف فرضت الصلوۃ لیلۃ الاسراء اور سوای اسکے کچہہ نہین کہ نماز تو معراج کی رات مین فرض ہوئی ہے پس دلالت کی اُسنے کہ دونو راتین بخاری کے نزدیک ایک ہین اور دونو کا جدا جدا باب اسواسطے باندہا کہ شامل ہے ہر ایک دونو سے قصے جدا پر اگرچہ دونو اکٹھے واقع ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے بیت المقدس تک سیر کرایا گیا پہر وہان سے آسمان پر چڑہایا گیا تو بعضے کہتے ہین کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا سید ہو آسمان پر چڑہنے کا مین کجی واقع نہ ہو اسواسطے کہ فرشتون کے چڑہنے کا دروازہ بیت المقدس کے برابر ہے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ تا آپ دونو قبلے دیکہین اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ اسمین قیامت ہوگی اور اس رات کے اکثر حالات آخرت کے حالات کے مشابہ تہے اور اختلاف کیا ہے سلف علماء نے باعتبار اختلاف حدیثون کے جو اُسمین وارد ہین سو اُسمین سے بعضون کا تو یہ مذہب ہے کہ اسراء اور معراج یعنے بیت المقدس تک سیر کرنا اور وہان سے آسمان پر چڑہنا دونو ایک ہی رات مین واقع ہوئے ہین بیداری کی حالت مین جاگتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن اور روح دونو سے بعد پیغمبر ہونے کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا علماء محدثین اور فقہاء اور متکلمین سے اور یہی معلوم ہوتا ہے ظاہر حدیثون

صحیحہ سے جو اسمین پے درپے وارد ہوچکی ہین اور نہین جائز ہے پہرنا اس سے اسواسطے کہ نہین کوئی ایسی چیز نہین جو عقل کے نزدیک محال ہو تاکہ تاویل کی حاجت پڑے ہان بعضی حدیثون مین وہ چیز آئی ہے جو اسکے مخالف ہے سو میل کی ہے بعضے اہل علم نے طرف اسکی کہ معراج دو بار واقع ہوئی ایک بار خواب مین واسطے تمہید کے دوسری بار بیداری مین اور بعضے متاخرین کا یہہ مذہب ہے کہ اسرار کا قصہ ایک رات مین واقع ہوا ہے اور معراج کا قصہ دوسری رات مین کہ معراج کی روایت مین اسرا ذکر نہین لیکن نہین مستلزم ہے یہہ تعدد اور جدا جدا ہونے کو بلکہ وہ محمول ہے اسپر کہ بعضے راویون نے اسکو ذکر کیا اور بعضون نے ذکر نہین کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسرا جاگتے تہا اور معراج خواب مین تہا یا اختلاف بیچ ہونے اسکے سوتے یا جاگتے خاص ہے ساتھ معراج کے نہ ساتھ اسرا کے اور بعضے کہتے ہین کہ اسرا دو بار جاگتے تہا پہلی بار بیت المقدس سے پہر آئے اور اسکے صبح مین قریش کو اپنے واقع کی خبر دی اور دوسری بار پہلے بیت المقدس مین گئے پہر وہان سے آسمان پر چڑہائے گئے اور کفار قریش نے اسمین کچھ اعتراض نہ کیا اسواسطے کہ تہا یہہ نزدیک انکے جنس قول آپکے سے کہ آنکھ کے لمحے سے بہی جلد تر فرشتہ آسمان سے آپکے پاس آتا ہے اور انکے اعتقاد مین یہہ بات محال تہی باوجود قائم ہونے حجت کے اوپر صادق ہونے آپکے کے ساتھ معجزات روشن کی لیکن انہون نے آپ سے عداوت کی اور بدستور آپ کی تکذیب پر رہے بخلاف خبر دینے آپکے کے کہ آپ بیت المقدس مین گئے اور پہرے ایک رات مین پس تحقیق انہون نے تصریح کی ساتھ تکذیب آپ کی کے بیچ اسکے سو آپ سے بیت المقدس کی تعریف پوچہی اسواسطے کہ انکو معلوم تہا کہ آپ نے بیت المقدس کو دیکہا نہین پس استعلام کیا صدق آپکے کا بیچ اسکے برخلاف معراج کے اور تائید کرتی ہے واقع ہونے معراج کے کو پیچہے اسرا کے ایک رات مین روایت انس کی نزدیک مسلم کے پس اسکے اول مین ہے کہ میرے پاس براق لایا گیا تو مین سوار ہوا یہان تک کہ مین بیت المقدس مین آیا پس ذکر کیا قصہ یہانتک کہ کہا کہ پہر مجھکو پہلے آسمان پر چڑہایا گیا اور ابو سعیدؓ کی روایت مین ابن اسحاق کے نزدیک یہہ ہے کہ جب مین فارغ ہوا بیت المقدس سے تو میرے پاس سیڑہی لائی گئی اور مالک بن صعصعہ کی روایت کے اول مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معراج کی رات سے خبر دی پس اسمین اگرچہ بیت المقدس تک سیر کرنے کا ذکر نہین پس تحقیق اشارہ کیا ہے طرف اسکی اور ایک روایت مین اسکی تصریح کی ہے اور اسی پہ اعتماد ہے اور سبحان اصل اسکی واسطے پاک جاننے کے ہے پس معنے اسکے یہ ہین کہ اللہ پاک ہے اس سے کہ اسکا رسول جہوٹا ہو اور مراد ساتھ عبدہ کے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین (انتہی) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُہُمْ عَنْ اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

قریش نے مجھکو معراج کے مقدمے مین جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے میرے لیے بیت المقدس کو ظاہر کیا
تو مینے انکو اُسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اسکو دیکھتا جاتا تھا ف بیہقی نے دلائل مین ابو سلمہ
سے روایت کی ہے کہ اسرا کے پیچھے بہت لوگ مبتلا ہوئے یعنے معراج سے انکار کیا سو چند لوگ ابو بکر رض کے پاس
آئے اور اُنکے آگے یہہ قصہ ذکر کیا تو صدیق اکبر رض نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ وہ سچے ہین لوگون نے کہا کیا تو
اسکو سچا جانتا ہے کہ وہ ایک رات مین شام مین گیا اور پھر پھر آیا صدیق اکبر رض نے کہا ہان مین تصدیق کرتا ہون
اسکی چیز مین کہ اُس سے بعید تر ہے مین اُسکی تصدیق کرتا ہون آسمان کی خبر مین تو اُس دن سے ابو بکر رض
کا نام صدیق رکھا گیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انہون نے کہا کہ بیت المقدس کے دروازے کتنے
ہین اور مینے انکو گنا ہوا نہ تھا سو مینے بیت المقدس کی طرف دیکھا اور اُسکا ایک ایک دروازہ گن کے اُن کو
بتلایا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ایک مرد نے کہا کہ کیا تو ہمارے اونٹون پر گذرا تھا فلانے فلانے
مکان مین فرمایا ہان مینے انکو پایا اور اُنکا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا وہ اسکی تلاش مین تھے اور مین فلانے کی
اولاد کے اونٹون مین گذرا اُنکی ایک سرخ اونٹنی ٹوٹ گئی تھی پھر انہون نے کہا کہ اونٹ کتنے تھے اور اُنکے چرانے
والے کتنے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اُنکے اونٹون مین گئے سو انکو اور اُنکے چرواہون کو
گنا پھر قریش کے پاس آئے اور کہا کہ اونٹ اتنے ہین اور اُنکے چرواہے اتنے ہین تو آپ کے کہنے کے مطابق ہوا اور
واقع ہوا ہے ایک روایت مین بیان اس چیز کا جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین دیکھا سو طبرانی
وغیرہ مین ہے کہ معراج کی رات مین پہلے پہل مین ایک کھجورون والی زمین مین گذرا تو جبرئیل ع نے کہا کہ اسجگہ اترکر
نماز پڑھ تو مینے نماز پڑھی جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ مدینہ ہے اسی کی طرف آپ کی ہجرت پھر جبرئیل ع نے کہا اترکر نماز پڑھ مین
نے نماز پڑھی کہا یہہ کوہ طور ہے جسجگہ موسے علیہ السلام نے خدا سے کلام کیا پھر مینے نماز پڑھی اُس گھر مین جس مین
عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھرتے ہوئے قریش
کے ایک قافلے پر گذرے اور انکو سلام کیا تو بعضون نے کہا کہ یہہ تو محمد ص کی آواز ہے اور یہہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے انکو معلوم کروایا اور یہہ کہ اُنکا قافلہ فلانے دن مکے مین پہونچے گا تو اسی دن ظہر کے وقت وہ قافلہ آیا اُنکے
آگے ایک اونٹ تھا جسکی آپنے اُنکے واسطے وصف بیان کی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ سب پیغمبر میرے
واسطے جمع کیے گئے تو مین نے انکی امامت کی اور ایک روایت مین ہے کہ آپ ایک چیز پر گذرے جو راہ سے
کنارے تھی آپ کو بلاتی تھی تو جبرئیل ع نے آپ سے کہا کہ آگے چلیے پھر ایک بڈھی عورت پر گذرے سو کہا یہہ کیا ہے
جبرئیل ع نے کہا کہ آگے چلیے اور یہہ کہ آپ ایک جماعت پر گذرے سو انہون نے آپ کو سلام کیا تو جبرئیل ع نے
کہا کہ انکو سلام کا جواب دیجیے اور اُسکے آخر مین کہا کہ جس نے آپ کو بلایا تھا وہ شیطان تھا اور وہ بڈھی عورت دنیا

تہی اور سلام کرنے والے ابراہیم علیہ السلام اور موسے علیہ السلام اور عیسے علیہ السلام تہے اور ایک روایت مین اتنا
زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گذرے جو بوتے تہے اور کاٹتے تہے جب کاٹ لیتے تہے تو کہیتی پہر
بدستور ہو جاتی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ غازی لوگ ہین پہر ایک قوم پر گذرے کہ اُنکے سر پتہر سے توڑے جاتے
تہے اور توٹنے کے بعد پہر اُسی طرح درست ہو جاتے کہا یہ لوگ وہ ہین جنکو سر نماز سے بہاری ہوتے ہین پہر ایک
قوم پر گذرے جو چوپایون کی طرح چلتے تہے کہا یہ لوگ وہ ہین جو زکوۃ نہین دیتے پہر ایک قوم پر گذرے جو کچا ناپاک
گوشت کہاتے ہین کہا یہ لوگ زانی ہین پہر ایک مرد پر گذرے جس نے لکڑیون کا گٹہا جمع کیا ہوا ہے اور اُسکو
اٹہا نہین سکتا پہر اُسمین اور ملاتا ہے کہا یہ شخص وہ ہے جو امانت ادا نہین کرتا اور مانگتا ہے پہر ایک قوم پر
گذرے جنکی زبانین اور ہونٹ قینچیون سے کاٹے جاتے ہین کہا یہ لوگ واعظ ہین فتنے کے پہر ایک بڑے
بیل پر گذرے جو چہوٹے سوراخ سے نکلتا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ پہر جاوے پس نہین پہر سکتا کہا یہ وہ مرد ہے
جو ایک بات زبان سے نکالتا ہے پہر نادم ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکو پہیرے سو نہین پہیر سکتا اور ایک روایت
مین ہے کہ پہر ایک قوم پر گذرے جنکے پیٹ گہرون کی طرح چورے ہین کہا یہ لوگ بیاج کہانے والے ہین پہر
ایک قوم پر گذرے جنکی لبین اونٹون کی طرح لٹکی ہین پتہر کہاتے ہین وہ اُنکے نیچے سے نکل جاتا ہے کہا یتیمون
کا مال کہانے والے ہین اور یہہ جو کہا کہ بیت المقدس میرے سامنے لائی گئی تو اُسکے معنے یہہ ہین کہ میرے اور
اُسکے درمیان سے پردہ اٹہایا گیا یہان تک کہ مینے اُسکو دیکہا اور احتمال ہے کہ اٹہا کر آپ کو سامنے لائی گئی
اور یہہ نہایت بلیغ ہے معجزے مین اور اسمین کچہہ محال نہین کہ بلقیس کا تخت آنکہہ کے ایک لمحے مین سلیمان علیہ
السلام کے سامنے لایا گیا اور یہہ خدا کی قدرت مین مشکل نہین اور احتمال ہے کہ اُسکی صورت آپکے سامنے
لائی گئی ہو اور شیخ ابو محمد نے کہا کہ حکمت بیچ اسراء کے طرف بیت المقدس کی پہلے چڑہنے کے طرف آسمان
کی ارادہ اظہار حق کا ہے واسطے عناد اُس شخص کے جو اسکو بجہانا چاہتا ہے اسواسطے کہ اگر مکے ہی سے آسمان
پر چڑہائے جاتے تو نہ پاتے واسطے عناد دشمنون کے کوئی راہ واسطے اظہار اور بیان کے پس جب ذکر کیا کہ آپ
بیت المقدس تک سیر کرائے گئے تو کافرون نے آپ کو بیت المقدس کے جزئیات سے پوچہا جسکو انہون نے
دیکہا ہوا تہا اور انکو معلوم تہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے بیت المقدس کو دیکہا نہین سو جب
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بیت المقدس کا کل حال بتلادیا تو حاصل ہوئی تحقیق ساتہہ صدق آپکے کی اُس
چیز مین کہ ذکر کی سیر کرنے سے بیت المقدس تک ایک رات مین اور جب صحیح ہوئی خبر آپ کی اسمین تو لازم ہوئی تصدیق
آپ کی باقی چیزون مین جنکی آپنے خبر دی پس ہوگا سبب زیادہ ہونے ایمان مسلمان کا اور زیادتی بیچ بدبختی منکر
اور معاند کے (فتح) بَاب فِي الْمِعْرَاج باب ہے بیان مین معراج کے معنے ہین سیڑہی کے اور

معراج کے وقت میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ پیغمبر ہونے سے پہلے تھا اور یہ قول غلط ہے مگر یہ کہ خواب پر محمول کیا جاوے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ پیغمبر ہونے کے بعد تھا پھر اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ ہجرت سے ایک برس پہلے یہ قول ابن سعد وغیرہ کا ہے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے نووی نے اور مبالغہ کیا ہے ابن حزم نے پس نقل کیا ہے اس نے اجماع کو بیچ اسکے اور یہ دعویٰ اجماع کا مردود ہے اس واسطے کہ اسمیں اختلاف بہت ہے جو زیادہ ہے دس قولوں پر اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ مہینے ہجرت سے پہلے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک برس اور دو مہینے اور بعضے کچھ اور کہتے ہیں اور پھر بعضے کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں معراج ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ شوال یا رمضان میں اور بعضے کہتے ہیں رجب میں (فتح) **حَدَّثَنَا** هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا اِبْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اَوَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلٰى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ
وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي
حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ
عَنْ عِبَادِي ترجمہ مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو معراج کی رات کی حدیث

بیان کی کہ جس حالت مین حطیم مین اور اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تہا **ف**
یہ شک ہے راوی کا کہ حطیم فرمایا یا حجر اور مراد حطیم سے حجر ہے یعنے اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے کعبہ بنایا تہا تو کعبے کے اندر داخل تہا جب قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے
کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبے کو اُتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نا بدان اسی طرف ہے اور ایک روایت مین
ہے کہ جس حالت مین کہ مین کعبے کے پاس تہا اور یہ عام تر ہے اور ایک روایت مین ہے کہ میرے گہر کی چہت کہولی
گئی اور مین مکے مین تہا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ کو ابو طالب کے شعب سے معراج ہوئی اور ایک روایت مین ہے
کہ آپ ام ہانی کے گہر مین سوئے تہے اور اُسکا گہر شعب ابو طالب کے پاس ہے سو آپکے گہر کی چہت کہولی گئی
اور وہ گہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اسواسطے ہوا کہ آپ اُسمین رہا کرتے تہے تو اترا اُس سے فرشتہ
اور نکالا آپ کو گہر سے طرف مسجد کی پس تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتہ اسکے لیٹنے والے اور آپ کے ساتہ
[illegible] کا تہا پہر نکالا آپ کو فرشتے نے مسجد کے دروازے سے اور آپ کو براق پر چڑہایا اور ایک روایت مین ہے
[illegible] جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور آپ کو مسجد کی طرف نکالا [illegible] اور یہ روایت تائید کرتی ہے
[illegible] تطبیق کو اور کہتے ہین کہ حکمت بیچ اترنے فرشتے کی اوپر آپکے چہت سے [illegible] اسکے معراج کرائی ہی
[illegible] ساتہ اسکے اور تنبیہ ہے اسپر کہ مراد آپ کے اشارت ہے طرف مبالغہ کی بیچ ناگہان [illegible]
یہ ہے کہ آپ کو بلندی کی طرف چڑہایا جاوے اور یہ جو کہا
[illegible] مین لیٹا تہا تو ایک روایت مین ہے کہ درمیان سونے والے اور جاگتے کے اور یہ محمول ہے ابتدا حال پر پہر جب جبرئیل
علیہ السلام آپ کو لیکر مسجد کے دروازے سے باہر نکلا اور آپ کو براق پر سوار کیا تو پہر بدستور جاگتے ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ جب مین جاگا سو اگر ہم کہین کہ معراج کئی بار ہوئی ہے تو اسمین کچہ اشکال نہین [illegible] ساتہ جاگنے
کی یہ ہے کہ مین ہوش مین ہوا یعنے اسچیز سے کہ تہے آپ بیچ اُسکے مشغول ہونے دل کے سے ساتہ مشاہدے
ملاوت کی اور پہر آنے طرف دنیا کی (فتح) **ف** کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا **ف** یعنے جبرئیل اور ایک روایت
مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دو مردون کے درمیان سوئے تہے تو مراد ساتہ اُنکے حمزہ اور جعفر ہین اس سے
[illegible] ہوا کہ جائز ہے سونا جماعت کا ایک جگہ مین لیکن اور طریق سے ثابت ہو چکا ہے کہ شرط ہے کہ ایک لحاف
مین [illegible] سہی سمجہی جاتی ہے تو اصنع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اچہی خلق (فتح) **ف** سو پہاڑا
[illegible] سے سنا کہتے ہے کہ اُسنے چیرا درمیان یہان سے یہان تک قتادہ کہتا ہے مین نے
[illegible] کہ اس اشارے سے کیا مراد ہے کہا سر سینے سے ناف تک اور مینے انس رض سے سنا کہتے تہے کہ
سینے [illegible] ناف کے نیچے تک **ف** اور تحقیق انکار کیا ہے بعضون نے چیرنے سینے کے سے رات معراج کی اور نہین
[illegible] تحقیق سے دہپے وارد ہوئی ہین روایتین ساتہ اُسکے اور نیز ثابت ہو چکا ہے چیرنا سینے

کا نزدیک پیغمبر ہونے کے اور واسطے ہر ایک کے دونوں مین سے حکمت ہے اور پہلی بار یہ واقع ہوئی ہے اسمین زیادتی
جیسا کہ مسلم کی روایت مین ہے کہ پس جبرئیل علیہ السلام نے آپکے پیٹ سے ایک پھٹکی نکالی اور کہا کہ یہہ شیطان کا
حصہ ہے آپ سے اور یہہ لڑکپن کے زمانے مین تہا پس نشو و نما پایا کاملترین احوال پر معصوم ہونے سے شیطان سے
پہر واقع ہوا شق سینہ کا نزدیک پیغمبر ہونے کے واسطے زیادتی کے آپکے اکرام مین تا کہ سیکہین جو آپ کو وحی ہو
ساتہہ دل قوی کے کاملترین احوال مین پاک ہونے سے پہر واقع ہوا چیرنا سینے کا نزدیک ارادے چڑہنے کی طرف آسمان
کی تا کہ مستعد ہون واسطے مناجات کے اور احتمال ہے کہ ہو حکمت بیچ کہلنے چہت گھر آپ کے اشارہ طرف
اسکی جو عنقریب واقع ہوگا چیرنا سینے آپکے کا اور یہہ کہ وہ ملجاویگا بغیر معالجہ کے کہ ضرر پاوین ساتہہ اسکے اور تمام وہ
چیز کہ وارد ہوئی ہے شق صدر سے اور نکالنے دل کے سے اور سوائے اسکے امور خارق عادت سے اس قسم سے کہ فرض
ہے ماننا اسکا اور یہہ کہ اسکو حقیقت سے نہ پہیرا جاوے واسطے مقدر ہونے کے سو کوئی چیز اس سے خدا کی قدرت کے
نزدیک محال نہین (فتح) **ت** پہر میرا دل نکالا پہر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بہرا ہوا لایا گیا **ف**
طشت کو اسواسطے خاص کیا کہ وہ آلات غسل سے ہے عرف مین اور خاص کیا سونے کو اسواسطے کہ وہ
حسی برتنوں کی سب قسموں سے اعلے قسم ہے اور [illegible] بہت روشن اور صاف ہے اور نیز اسمین کئی خواص ہین
اسکے [illegible] نہین اور اسکے [illegible] بہی کئی وجہ سے مناسبت ایک یہہ کہ وہ بہشت کے باسنوں سے ہے اور یہہ کہ
آگ کہا [illegible] نہ مٹی اور نہ اسکو زنگ لگتا ہے اور یہہ کہ وہ سب جواہر سے بہاری ہے پس مناسب ہوا ثقل
وحی کو خدا نے فرمایا انا سنلقی علیک قولا ثقیلا یعنے قرآن مجید اور نیز اسواسطے کہ سونا دنیا مین سب چیزوں سے عزیز تر
ہے اور شاید تہا یہہ واقع پہلے حرام ہونے استعمال سونے کے سے اس شریعت مین اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ اسکے
استعمال کا حرام ہونا خاص ہے ساتہہ احوال دنیا کے اور جو اس رات مین واقع ہوا وہ اکثر احوال غیب سے تہا پس لاحق
ہوگا ساتہہ احکام آخرت کے اور یہہ جو کہا کہ ایمان سے بہرا ہوا تو اسکے معنے یہہ ہین کہ تہی طشت مین ایک چیز کہ حاصل
ہو ساتہہ اسکے زیادہ ہونا کمال ایمان اور کمال حکمت کا اور یہہ بہرنا احتمال ہے کہ حقیقی ہو اور جسم مین آنا معانی کا
جائز ہے جیسے کہ موت کبش کی صورت مین آویگی اور اسیطرح تلنا عملون کا اور سوائے اسکے امور غیب سے اور احتمال
ہے کہ مراد ساتہہ اسکی تمثیل ہو یعنے اسکی صورت بنائی گئی ہو اور ایک روایت مین حکمت کی لفظ زیادہ ہے اور حکمت کے
معنے ہین رکہنا چیز کا اپنی جگہہ مین یا سمجہنا قرآن کا (فتح) **ت** سو میرا دل دہویا گیا **ف** اور ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ زمزم کے پانی سے دہویا گیا اور اسمین فضیلت ہے زمزم کے پانی کی تمام پانیون پر اور
بہشت کے پانی سے نہ دہویا گیا اسواسطے کہ زمزم کے پانی کی اصل بہی بہشت سے ہے پہر قرار پکڑا ہے اُس نے
زمین مین تو مراد ساتہہ اسکے یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت زمین مین باقی رہے **ت**

پہر بہر آگیا پہر وہین رکہا گیا **ف** تحقیق شامل ہے یہ قصہ خوارق عادت سے اس چیز پر کہ سننے والے کو اس سے وحشت آتی ہے چہ جائیکہ اسکو دیکہے پس تحقیق عادت جاری ہے کہ جسکا پیٹ چیرا جاوے اور دل نکالا جاوے وہ ضرور مرجاتا ہے اور باوجود اسکے پس نہ تاثیر کی اسنے آپ مین ضرر کی ساتھ اللہ نے ردکے ساتہ چہ جائیکہ کچہہ اور ہوا ابن ابی جمرہ نے کہا کہ حکمت بیچ چیرنے سینے کے باوجود قدرت کی اسپر کہ بہر جاوے دل آپ کا ایمان اور حکمت بغیر چیرنے کے زیادہ ہونا ہے قوت یقین مین اسواسطے کہ پیٹ چیرنے اور اسکے نہ تاثیر کرنے سے آپ کو وہ چیز حاصل ہوئی کہ اسکے ساتہہ تمام خوفناک چیزون عادی سے بیخوف ہوئے اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دلاور تھے لوگون مین اور اعلے انمین حال مین اور مقال مین اور اسمین اختلاف ہے کہ سینے کا چیرنا اور دہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ خاص ہے یا اور پیغمبرون کے بہی سینے پہاڑے گئے اور ایک روایت مین واقع ہوا ہے بیچ قصے تابوت بنی اسرائیل کے کہ اسمین طشت تہا جسمین پیغمبرون کے دل دہوئے جاتے تہے اور یہ مشعر ہے کہ اور پیغمبرون کے سینے بہی چیرے گئے جیسا کہ رکوب براق مین آویگا (فتح) **ت** بہر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنے براق کہ خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا **ف** بعضے کہتے ہین کہ یہ جو آپ کو سوار کرکے معراج کرائی گئی باوجود قدرت کی اوپر لپیٹنے زمین کے واسطے آپکے تو اسمین حکمت یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ واقع ہوا یہ واسطے تانیس کے آپکے بیچ ساتہہ عادت کے بیچ جگہ خارق عادت کی اسواسطے کہ عادت جاری ہوئی ہے ساتہہ اسکے کہ جب بادشاہ کسی کو بلاتا ہے تو اسکے واسطے سواری بہیجتا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا تو یہ واسطے اظہار معجزے کے ہے ساتہہ واقع ہونے نہایت جلدی کے ساتہہ ایسے جانور کے کہ عادت مین اسکے ساتہہ موصوف نہین ہوتا (فتح) **ت** مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تہا **ف** ایک روایت ضعیف مین براق کی صفت اس طور سے آئی ہے کہ اسکے رخسارے آدمی کے رخسارے کی طرح تہے اور عرف گہوڑے کی طرح تہی اور قدم اونٹ کی طرح اور کہر اور دم گائے کی طرح اور اسکا سینہ یاقوت سرخ سے تہا اور براق مشتق ہے بریق سے یعنے اسکا رنگ سفید تہا یا برق سے مشتق ہے یعنے نہایت تیز رفتار مانند بجلی کی اور بغیر براق کے اوپر چڑہنا بہی ممکن تہا لیکن اسحالت مین پیادہ کی صورت مین ہوتے اور سوار عزیز تر ہے پیادہ سے (فتح) **ت** سو مین اسپر سوار کیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ براق کی رکاب کو جبرئیل علیہ السلام نے تہاما تہا اور اسکی لگام کو میکائیل ع نے اور ایک روایت مین ہے کہ معراج کی رات میرے پاس براق لایا گیا با زین اور لگام تو اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شوخی کی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تجہکو اسپر کیا چیز باعث ہوئی پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین سوار ہوا تجہپر کوئی آدمی کبہی کہ اللہ کے نزدیک حضرت سے صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر مکرم ہو تو براق پسینے سے تر ہو گیا اور کانپنے لگا یہانتک کہ زمین سے لگ گیا تو

مین اسپر سوار ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے براق اور پیغمبرون کے واسطے تابع کیا جاتا تہا اور اسمین دلالت ہی کہ براق تہا تیار کیا گیا واسطے سواری پیغمبرون کے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اگلے پیغمبر اُسپر سواری کیا کرتے تہے برخلاف انکے جو اُس سے انکار کرتا ہے اور براق نے شوخی اس واسطے کی کہ اسپر اگلے پیغمبرون کے سوار ہونے کو بہت مدت گذر چکی تہی اور ایک روایت مین ہے کہ بیشک براق کو اُس حلقے مین باندہا جس مین اگلے پیغمبر باندہا کرتے تہے اور ایک روایت مین ہی کہ تہے پیغمبر سوار ہوا کرتے اُسپر مجہہ سے پہلے اور تہا بعید عہد ساتہہ سوار ہونے اُنکے کے کہ فترت کے زمانے مین یعنے عیسے علیہ السلام کے بعد اُسپر کوئی سوار نہ ہوا تہا اس واسطے اُسنے چڑہنے کے وقت شوخی کی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام براق پر سوار ہو کے ہاجرہ کی ملاقات کو مکے مین آیا کرتے تہے اور براق پر حج کرتے تہے اور جب مکے کی طرف چلے تو ہاجرہ کو اور اسمٰعیل علیہ السلام کو براق پر سوار کیا پس یہہ آثار ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہین اور اسکے سوا اور اثر بہی اس باب مین آئے ہین انکا ذکر کرنا موجب طوالت ہی پس ثابت ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اگلے پیغمبر بہی براق پر سوار ہوا کرتے تہے (فتح) **ف** پہر لے چلا مجہکو جبرئیل یعنے اور تہا جبرئیل بطور رہبر کے یہان تک کہ پہلے آسمان کے پاس پہونچا **ف** اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات بیت المقدس مین سب پیغمبرون کو نماز پڑہائی عیاض نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبرون کو بیت المقدس مین نماز پڑہائی ہو پہر اُنمین سے بعضے پیغمبر آسمان پر چڑہائے گئے ہون جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمانون پر دیکہا اور احتمال ہے کہ آسمان سے اترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑہائی ہو اور وہ بہی اتر آئے ہون اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو دیکہنا محمول ہے اسپر کہ آپنے اُنکے روحون کو دیکہا سوا عیسے علیہ السلام کے اس واسطے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اپنے بدن سے آسمان پر اٹہائے گئے اور جنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بیت المقدس مین نماز پڑہی تہی پس احتمال ہی کہ فقط روح ہون اور احتمال ہے کہ بدن اور روح دونون کے ساتہ ہون اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو بیت المقدس مین نماز پڑہانا آسمان پر چڑہنے کے پہلے تہا اور ایک روایت مین ہی کہ آسمان کے ایک دروازے کے پاس پہونچے جسکو باب الحفظہ کہا جاتا ہے اور اُس دروازے پر ایک فرشتہ تعین ہے جسکے ماتحت بارہ ہزار فرشتے ہین (فتح) **ف** سو جب جبرئیل علیہ السلام نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کہلے جو کہدا فرشتون نے کہا کہ یہہ کون ہے کہا کہ مین جبرئیل ہون انہون نے کہا تیرے ساتہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا جبرئیل نے کہا ہان **ف** یعنے کہتے ہین کہ سوا ... واسطے تعجب کرنے کے انعام اللہ کے سوا ... حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ معراج کے یا ... سننے کے ...

اور البتہ انکو معلوم تہا کہ کوئی آدمی اس درجے پر نہین چڑہ سکتا مگر اللہ کے اذن سے اور یہہ کہ جبرئیل علیہ السلام بلائے
کسی کو اوپر نہین چڑہاتے اور یہہ جو کہا کہ تیرے ساتہہ کون ہے تو یہہ مشعر ہے ساتہہ اسکے کہ فرشتون کو معلوم
ہوا تہا کہ اُسکے ساتہہ کوئی رفیق ہے اور یہہ معلوم کرنا یا تو ساتہہ مشاہدہ کے تہا اسواسطے کہ آسمان صاف
ہین شیشے کی طرح اور یا ساتہہ کسی امر معنوی کے مانند زیادتی نورون کے اور مانند اُسکے کہ مشعر ہے ساتہہ تجدد
امر کے کہ خوب ہوتا ہے اُس سے سوال کرنا ساتہہ اس صیغہ کے اور بیچ قول محمدؐ کے دلیل ہے اسپر کہ نام او نے
ہی تعریف مین کنیت سے اور فرشتون نے جو پوچہا کہ کیا بلایا گیا ہے تو اسمین حکمت یہہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ
اپنے نبی کو اطلاع دے کہ وہ مشہور ہین بلند درجے کے لوگون مین اسواسطے کہ وہ پہچانتے تہے کہ یہہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے وقت مین واقع ہوگا (فتح) **ف** کہا مرحبا محمدؐ کو سو کیا اچہا آنا آیا تو دروازہ کہولا گیا سو جب مین
داخل ہوا تو ناگہان دیکہتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدمؑ ہین سو جبرئیلؑ نے کہا کہ یہہ تیرا باپ آدمؑ ہے سو
اسکو سلام کر تو مینے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ اُسکے داہنے
بائین بہت اشخاص تہے تو احتمال ہے کہ مراد دیکہے گئے روحون سے وہ ہون کہ تا حال بدنون مین داخل نہین
ہوے ہین پہر اب میرے واسطے ایک اور احتمال ظاہر ہوا کہ مراد وہ روحین ہون جو بدنون سے خارج ہوئی ہین
وقت نکلنے اُنکے کے اور نہین لازم آتا دیکہنے آدمؑ کے سے انکو آسمان مین یہہ کہ اُنکے واسطے آسمان کے
دروازے کہولے جاوین اور نہ اسمین داخل ہوتے ہین اور تائید کرتی ہے اسکو روایت بیہقی کی کہ ناگہان مینے آدمؑ
کو دیکہا مسلمان اولاد کی روحین اُنکے پیش کی جاتی ہین پس کہتے ہین یہہ پاک روح ہے اسکو علیین مین
لے جاؤ پہر انکی گنہگار اولاد کی روحین اُنکے پیش کی جاتی ہین سو کہتے ہین کہ یہہ ناپاک روح ہے اسکو سجین مین
لے جاؤ اور ایک روایت مین ہے کہ ایک دروازہ اُنکے داہنے ہے اُس سے خوشبو باہر آتی ہے اور ایک دروازہ انکے
بائین ہے اُس سے بدبو باہر آتی ہے پس ظاہر ہوا دونو حدیثون سے عدم لزوم مذکور اور یہہ تطبیق اولی ہے
قرطبی کی تطبیق سے (فتح) **ف** پہر کہا مرحبا کیا اچہا نیک بیٹا اور نیک بخت پیغمبر آیا **ف** بعضے کہتے
ہین کہ اقتصار کیا پیغمبرون نے اوپر تعریف کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اس صفت کے یعنے
صالح کے اس واسطے کہ صلاح بہی ایک صفت ہے جو شامل ہے تمام نیک خصلتون کو اسی واسطے مکرر کیا
اسکو ہر ایک پیغمبر نے ان مین سے نزدیک ہر صفت کے اور صالح وہ شخص ہے جو قائم ہو ساتہہ اس چیز کے کہ لازم ہے
اسپر حقوق اللہ اور حقوق عباد سے پس اسی جگہہ سے ہوا یہہ کلمہ جامع واسطے معانی خیر کے اور بیچ قول آدمؑ
کے ساتہہ ابن صالح کے اشارت ہے طرف فخر کرنے اُسکے کی ساتہہ اسکے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
باپ ہین (فتح) **ف** پہر جبرئیلؑ مجہکو لے چڑہا یہان تک کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے

چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ
ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا مرحبا کیا اچھا آنا آیا پہر دروازہ کہولا گیا سو جب مین داخل ہوا
تو ناگاہ وہان یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیکہا اور وہ دونو خالاتی بہائی ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ یہہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہین
سو انکو سلام کر تو مینے انکو سلام کیا سو اُنہون نے سلام کا جواب دیا پہر دونو نے کہا مرحبا نیک بہائی اور
نیک پیغمبرؑ کو ف یہہ روایت موافق ہے ثابت کی روایت کو انسؓ سے جو مسلم مین ہے کہ پہلے آسمان مین
آدم علیہ السلام ہین اور دوسرے مین یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور تیسرے مین یوسفؑ اور چوتھے مین ادریسؑ اور
پانچوین مین ہارونؑ اور چھٹے مین موسےٰؑ اور ساتوین مین ابراہیم علیہ السلام اور مخالفت کی اسکی زہری
نے اپنی روایت مین انسؓ سے ابو ذرؓ سے کہ اُسنے پیغمبرون کے نام نہین لیے اور پہلی روایت ثابت
کی زیادہ تر ثابت ہے زہری کی روایت سے اور اگر کوئی کہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون کو آسمانون
مین کسطرح دیکہا اور حالانکہ اُنکے بدن زمین کے اندر قبرون مین قرار گیر ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اُنکے ارواح متشکل
اُنکے بدنون کی صورت مین ہو گئے یا حاضر کیے گئے بدن اُنکے واسطے ملاقات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور یہہ
اس رات کو واسطے تشریف اور تکریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (فتح) ف پہر جبرئیلؑ مجہکو تیسرے آسمان پر لیے
تک لے چڑہا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار فرشتونے کہا یہہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا تیرے ساتہہ کون ہے
کہا محمدؐ ہین کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہان کہا اُسکو مرحبا سو کیا اچھا آنا آیا پہر دروازہ کہولا گیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسفؑ تہے جبرئیل نے کہا یہہ یوسفؑ ہین سو اسکو سلام کر تو مینے اُسکو
سلام کیا تو اُسنے مجہکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا ف اور ترمذی کی روایت
مین ہے کہ ناگہان مینے وہان ایک مرد کو دیکہا کہ سب لوگون سے زیادہ تر خوب صورت ہے تحقیق غالب ہوا ہے وہ
لوگون پر ساتہہ حسن کے جیسے کہ غالب ہوتا ہے چاند چودہوین رات کا تارون پر اور یہہ ظاہر ہے اسمین کہ یوسف
علیہ السلام سب لوگون سے زیادہ تر خوب صورت تہے لیکن ترمذی مین انسؓ سے روایت ہے کہ تمہارے پیغمبر سب سے
زیادہ تر خوب صورت تہے بنا بر اسکے پس حدیث معراج کی محمول ہے اسپر کہ مراد سوائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہین یعنے یوسف علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور سب سے زیادہ تر خوبصورت تہے اور تائید کرتا
ہے اسکی قول اُس شخص کا جو کہتا ہے کہ متکلم اپنے خطاب کے عموم مین داخل نہین ہوتا اور ابن منیر نے کہا کہ یہہ
جو آیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کو آدہا حسن ملا تو مراد یہہ ہے کہ جس قدر ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حسن
ملا تہا اُس سے آدہا یوسف علیہ السلام کو ملا اور اسپر خاص ہونا ہر پیغمبرؑ کا اینے سے ساتہہ اس آسمان کے جسمین
اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اسکی حکمت مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین تاکہ ظاہر ہو کم و بیش

ہونا انکا درجون مین اور صرف انہین پیغمبرون کو ذکر کیا انکے سوا اور کسی پیغمبر کو ذکر نہ کیا تو حکمت اسمین اشارہ
ہے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوگی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ قوم اپنی کے سو آدم علیہ السلام کی ملاقات
سے تو اس پر تنبیہ ہے کہ جیسے آدم علیہ السلام بہشت سے نکالے گئے اسی طرح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے
وطن سے نکالے جاوینگے چنانچہ آپ نے ہجرت کی پھر انجام کار اپنی جگہہ مین پھر آوینگے اور ساتھہ یحیٰے ع
اور عیسٰے ع کے تنبیہ ہے اس چیز پر جو واقع ہوئی واسطے آپکے اول ہجرت مین عداوت یہود کی سے اور ایذا
پہنچنے انکے سے سرکشی پر اور ارادے انکے سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بدی پہونچے اور یوسف علیہ السلام
تنبیہ ہے اس چیز پر جو واقع ہوئی واسطے آپکے اپنے بھائیون قریش سے کہ انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ لڑائی قائم کی اور چاہا کہ آپ کو مار ڈالین اور انجام کار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور قریش
ذلیل ہوئے اور شرمسار جیسا کہ آپ نے فتح مکے کے دن اپنے قول سے اشارہ کیا کہ - لاتثریب علیکم الیوم - اور ساتھہ ادریس
کے تنبیہ ہے اوپر بلند ہونے مرتبے آپکے کی نزدیک اللہ کے اور ساتھہ ہارون علیہ السلام کے تنبیہ ہے کہ آپ کی
قوم نے آپ کی محبت کی طرف رجوع کیا بعد اسکے کہ آپ کو تکلیف دی اور ساتھہ موسے علیہ السلام کے اس چیز
پر جو واقع ہوئی ہے واسطے آپکے اپنی قوم کے علاج سے اور ساتھہ ابراہیم علیہ السلام کے پیٹھ ٹیک دینے انکے کی
بیت المعمور کو اشارہ ہے طرف اس چیز کی کہ ختم ہوئی واسطے آپکے اپنی اخیر عمر مین قائم کرنے عبادتون کے سے
اور تعظیم کعبے کی سے اور سہیلی نے کہا کہ ساتوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کرنے مین یہ مناسبت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پیچھے ساتوین سال مکے مین داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کیا اور
اس سے پہلے آپ کو کعبے مین پہونچنے کا اتفاق نہ ہوا بلکہ جب آپ نے چھٹے سال خانے کعبے کا قصد کیا تو کفار
قریش نے آپ کو مکے مین جانے سے روکا جیسا کہ اسکا بیان ہو چکا ہے (فتح) ف پھر جبرئیل ع مجھکو
چڑھا یہان تک کہ چڑھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہہ کون ہے کہا مین جبرئیل
ہون کہا تیرے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا اسکو مرحبا سو کیا اچھا
آنا آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین ادریس علیہ السلام کے پاس داخل ہوا تو جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ ادریس ع
ہے سو اسکو سلام کر سو مینے اسکو سلام کیا تو اسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا اور کیا خوب نیک بھائی
اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل ع لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا سو جبرئیل ع نے چاہا کہ دروازہ
کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہہ کون ہے جبرئیل ع نے کہا مین جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھہ کون
ہے جبرئیل ع نے کہا محمد ہے چوکیدارون نے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل ع نے کہا ہان کہا مرحبا سو کیا اچھی
آمد آیا پھر جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون علیہ السلام تھے جبرئیل ع نے کہا یہہ ہارون ع ہے سو اسکو

سلام کرسو مینے اُنکو سلام کیا سو اُسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر جبرئیل ع مجھکو لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرائیل ع نے کہا ہان کہا اُسکو مرحبا سو کیا اچھا آنا آیا سو جب مین آسمان کے اندر داخل ہوا تو ناگہان وہان موسے تھے جبرئیل ع نے کہا یہ موسے ہے سو اُسکو سلام کر تو مینے اُسکو سلام کیا سو اُسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے آگے بڑہا تو موسے ع رویا کسی نے کہا اے موسے تیرے رونے کا کیا سبب ہے موسے ع نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اُسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ تر بہشت مین جاوینگے **ف** علما نے کہا کہ موسے علیہ السلام کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب سے نہ تہا اسواسطے کہ اگلے جہان مین حسد عام مسلمانون سے کھینچا گیا ہے پس کسطرح جائز ہے پایا جانا حسد کا اُن لوگون مین جنکو خدا نے چن لیا یعنے جب اُس جہان مین عام مسلمانون مین حسد نہ ہوگا تو پھر پیغمبرون مین حسد کیونکر ممکن ہے بلکہ افسوس آیا انکو اوپر فوت ہونے ثواب کے جس سے درجہ بلند ہوتا ہے اس سبب سے کہ انکی امت نے اُنسے بہت مخالفت کی یعنے ایمان کم لائے اور یہ مخالفت چاہتی ہے کہ انکی امت کا ثواب کم ہو اور یہہ مستلزم ہے اسکو کہ موسے علیہ السلام کا ثواب کم ہو اسواسطے کہ ہر پیغمبر کو اُسکے تابعدارون کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے پس جتنا امت کو پیغمبر کی پیروی کے سبب سے ثواب ملتا ہے اتنا ہی اُنکے پیغمبر کو ثواب ہوتا ہے اس واسطے کہ پیغمبر کے سبب سے انہون نے ہدایت پائی اسی واسطے موسے علیہ السلام کے تابعدار ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعدارون سے کم ہین باوجودیکہ موسے علیہ السلام کی امت کی عمر بنسبت اس امت کی بہت دراز ہے اور حضرت موسے علیہ السلام نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ تہا یہہ بطور تعجب کے ساتھ قدرت اللہ کے اور بڑی بخشش اُسکی کے اسواسطے کہ باوجود کم عمری کے انکو ایسا رتبہ حاصل ہوا کہ کسی کو اگلے پیغمبرون سے حاصل نہین ہوا جو آپ سی بڑی عمر والے تہے اور تحقیق واقع ہوئی ہے موسے علیہ السلام سے مہربانی واسطے اس امت کی نماز کے امر سے جو اُسکے غیر کے واسطے واقع نہین ہوئی اور اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف اسکی ساتھ قول اپنے کے کہ تھے موسے علیہ السلام بہتر واسطے میرے جبکہ مین انکی طرف پلٹ آیا اور ابن ابی جمرہ نے کہا کہ گردانی ہے خدا نے پیغمبرون کے دلون مین رحمت اکثر اور لوگون سے پس اسیواسطے رویا موسے علیہ السلام واسطے رحمت کی اپنی امت پر اور اسپر یہہ جو کہا کہ یہہ لڑکا تو اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف کم ہونے عمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت عمر اپنی کی خطابی نے کہا کہ عرب جوان آدمی کو لڑکا کہتے ہین جب تک کہ اُسمین کچھ باقی قوت ہو اور ظاہر ہوتا ہے

واسطے ہیرے کہ اشارہ کیا موسےٰ نے طرف اُسچیز کی کہ انعام کی اللہ نے ہماسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بدستور تمتع
انکی قوت بدنی کی سے کہولیت مین یہانتک کہ داخل ہوئے بڑہاپے مین اور نہ داخل ہوا آپکے بدن پر دبلا پن اور نہ
عارض ہوا آپکے قوت کو کوئی نقص یہان تک کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے اور لوگون نے
آپ کو دیکھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جوان کہا اور ابوبکر رض کو بڈہا کہا باوجودیکہ صدیق رض کی عمر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کم تہی اور قرطبی نے کہا کہ حکمت بیچ تخصیص موسے علیہ السلام کے ساتہہ تکرار حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز کے امر مین شاید اسواسطے ہو کہ جو حضرت موسے علیہ السلام کی امت کو نماز کی تکلیف
دی گئی تہی وہ تکلیف کسی امت کو نہین تو انکو اُسکا ادا کرنا دشوار ہوا تو حضرت موسے علیہ السلام ڈرے اس سے
کہ مبادا محمد کی امت کو بہی ایسی تکلیف ہو اور اشارہ کیا موسے علیہ السلام نے طرف اسکی ساتہہ قول اپنے
کہ مین آزما چکا ہون لوگون کو تجہ سے پہلے اور احتمال ہے کہ جب ابتدا مین موسے علیہ السلام کو افسوس آیا اوپر
کم ہونے ثواب اپنی امت کے بہ نسبت امت محمد کے تمنا کی یہہ کہ جبر کرین اُس نقصان کو ساتہہ خرچ کرنے نصیحت
کے واسطے انکے اور شفقت کرنے کے اوپر انکے تاکہ دور کرین اُس وہم کو جو ابتدا کلام مین اُنپر ہونے کے قریب تہا
اور سہیلی نے کہا کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرت موسے علیہ السلام نے اپنی مناجات مین حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی صفت دیکہی سو دعا مانگی کہ الٰہی مجہکو انکی امت سے کر سو انکے واسطے ایسی شفقت کی جیسی کوئی
اس امت کا اُسکے واسطے شفقت کرتا ہے (فتح) **ف** پہر جبرائیل مجہکو لے چڑہا ساتوین آسمان تک
سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے
ساتہہ کون ہے جبرئیل ع نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے کہا گیا ہان کہا اُسکو خوشی ہو سو کیا اچہا آنا
آیا پہر جب مین ساتوین آسمان مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تہے جبرئیل نے کہا یہہ تیرا باپ
ابراہیم ہے سو اسکو سلام کر سو مینے اسکو سلام کیا تو اُسنے سلام کا جواب دیا کہا خوشی ہو کیا نیک بیٹا اور
نیک پیغمبر آیا **ف** اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بیت المعمور کو ٹیک دئے بیٹھے تہے **تکمیل** اختلاف
کیا گیا ہے بیچ حال پیغمبرون کے وقت ملنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو معراج کی رات مین کہ کیا وہ
اپنے بدنون کے ساتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے واسطے اٹہائے گئے تہے یا انکی روحین
قرار گیر ہین اُن جگہون مین جنمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنسے ملے یا اُنکے ارواح نے اُنکے بدنون کی
صورت پکڑی اور اختیار کیا ہے پہلی وجہ کو ہمارے بعض استادون نے اور دلیل پکڑی ہے انہون نے ساتہہ
حدیث مسلم کے کہ مین معراج کی رات حضرت موسے پر گذرا اس حال مین کہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے تہے
پس معلوم ہوا کہ وہ اپنے بدن سے آسمان پر اٹہائے گئے مین کہتا ہون کہ یہہ بات لازم نہین کہ وہ بدن سے

اٹھائے گئے ہون بلکہ جائز ہے کہ ہے انکی روح کو اتصال اور جوڑ انکے بدن سے زمین مین پس اسی وجہ سے قادر ہین نماز
پر قبر مین اور انکی روح آسمان مین قرار گیر ہے (فتح) ف پھر مجھکو سدرۃ المنتہی یعنے پلے سری کی بیر کا درخت بلند
نظر پڑا اور مجھکو اسپر چڑھایا گیا اسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا
یہی سدرۃ المنتہے ہے ف اس بیر کے درخت کا نام سدرۃ المنتہے اسواسطے رکھا گیا کہ وہان تمام ہوتا ہے جو
زمین سے چڑھتا ہے اور جو اس سے اترتا ہے اور وہ چھٹے آسمان مین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ساتوین
آسمان مین ہے اور اسمین کچھہ تعارض نہین اسواسطے کہ اسکی جڑ چھٹے آسمان مین ہے اور اسکی شاخین
ساتوین آسمان مین ہین اور ایک روایت مین ہے کہ سدرۃ المنتہی اسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان تمام
ہوتا ہے علم ہر نبی مرسل اور ہر فرشتے مقرب کا اور جو اس سے اوپر ہے اسکو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
یا جسکو خدا معلوم کروادے اور ایک روایت مین ہے کہ اسپر سونے کی ٹڈیان گرتی ہین اور بیری کے درخت کو
اسواسطے اختیار کیا کہ اسمین تین صفتین ہین سایہ دراز اور کھانا لذیذ اور بو پاک تو ہوگا بجای ایمان کے
جو جامع ہے قول اور عمل اور نیت کو پس سایہ بجای عمل کے ہے اور مزا بجای نیت کے ہے اور خوشبو بجای قول کے ہے
اور مٹکے ہجر کے معروف تھے نزدیک مخاطبین کے پس اسیواسطے واقع ہوئی ہے مثال بیان کرنی ساتھہ انکے
اور یہی مٹکے ہین جنکے ساتھہ واقع ہوئی ہے تحدید پانی کثیر کی بیچ حدیث قلتین کی یہ بات خطابی نے کہی ہے
(فتح) ف اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین ظاہر اور دو چھپی تو مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے
جبرئیل نے کہا اپر چھپی ہوئی دو نہرین سو بہشت کی نہرین ہین اور اپر ظاہر نہرین سو نیل اور فرات ہین
ف اور ایک روایت مین ہے کہ یہ چار نہرین سدرہ کی جڑہ سے نکلتی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ چار
نہرین بہشت سے نکلتی ہین نیل اور فرات اور سیحان اور جیحان پس احتمال ہے کہ سدرہ بہشت مین
لگی ہوئی ہو اور نہرین اسکے تلے سے نکلتی ہون پس صحیح ہوگا یہ کہنا کہ وہ بہشت سے نکلتی ہین اور ایک
روایت مین ہے کہ پھر مجھکو جبرئیل ساتوین آسمان پر لے چڑھا یہان تک کہ ایک نہر پر پہونچا جسپر تنبو ہین
موتیون کے اور یاقوت اور زبرجد کے اور اسپر سبز جانور ہین مینے کہا یہ کیا ہے جبرئیل ع نے کہا کہ یہ حوض
کوثر ہے جو خدا نے آپ کو دیا پس ناگہان اسمین برتن تھے سونے اور چاندی کے جاری ہین اوپر سنگریزون
یاقوت اور زمرد کے اور اسکا پانی دودہ سے زیادہ تر سفید ہے تو مینے وہان سے ایک برتن لیا اور اس پانی
سے بھر کر پیا سو ناگاہ وہ بہت میٹھا تھا شہد سے اور زیادہ تر خوشبودار تھا مشک سے اور ایک روایت مین
ہے کہ اسمین ایک نہر جاری ہے اور اسکو سلسبیل کہا جاتا ہے اور پھوٹ نکلتی ہین اس سے دو نہرین
ایک کا نام کوثر ہے اور ایک کا نہر رحمت مین کہتا ہون ممکن ہے کہ وہ چھپی دو نہرین یہی ہون اور ایک

روایت مین ہے کہ نیل اور فرات اور سیحان اور جیحان بہشت کی نہرون سے ہین سو حدیث اسکے معارض
نہین اسواسطے کہ مراد یہہ ہے کہ زمین مین چار نہرین ہین جنکی اصل بہشت سے ہے پس ثابت ہوگا اس
وقت کہ سیحان اور جیحان کی اصل سدرۃ سے ہے پس ممتاز ہوگا ساتھ اسکے نیل اور فرات اوپر انکے اور ہر
دو چھپی نہرین جو باب کی حدیث مین مذکور ہین وہ سیحون اور جیحون کے سوا ہین نووی نے کہا کہ اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ اصل نیل اور فرات کی بہشت سے ہے اور یہہ کہ وہ سدرہ کی جڑھ سے نکلتی ہین پہر چلتی
ہین جس جس جگہ اللہ چاہتا ہے پہر زمین پر اترتی ہین پہر اسمین چلتی ہین پہر اسمین سے نکلتی ہین اور اسکو عقل
منع نہین کرتی اور تحقیق گواہی دی ہے ساتھ اسکے ظاہر خبر نے پس چاہیے کہ اعتماد کیا جاوے اوپر اسکے
اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر فضیلت پانی نیل اور فرات کے اسواسطے کہ دونو بہشت سے
نکلتی ہین اور اسیطرح سیحون اور جیحون کی بہی اور شاید حدیث معراج مین انکا ذکر نہین کیا کہ وہ بسر خود اصل نہین
ہین اور احتمال ہے کہ وہ دونو نیل اور فرات سے نکلتی ہون اور بعضے کہتے ہین کہ انکو بہشت کی نہرین اسواسطے
کہا گیا کہ انکا پانی بہشت کی نہرون کے مشابہ ہے اسواسطے کہ نہایت میٹہا ہے اور اسمین برکت ہے اور پہلی
ہی اولی ہے کہ یہ سچ مچ بہشت سے نکلتی ہین (فتح) ت پہر مجہکو بیت المعمور نظر پڑا یعنے فرشتون کا کعبہ جو
ہمیشہ فرشتون سے بہرا رہتا ہے ف اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ہر روز اسمین ستر ہزار فرشتے
داخل ہوتے ہین اور نکلتے ہین پہر قیامت تک انکی باری نہ آویگی اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے سب مخلوقات
سے زیادہ ہین اس واسطے کہ سارے عالم مین ایسی کوئی مخلوق نہین کہ ہر روز ستر ہزار جدید ہو (فتح) ت
پہر ایک برتن شراب سے بہرا اور ایک دودہ سے اور ایک شہد سے میرے آگے لایا گیا تو مینے دودہ کو لیا سو جبرئیل
نے کہا کہ یہہ دودہ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہے جس دین پر تو اور تیری امت ہے ف قرطبی نے کہا
شاید دودہ کو فطرت اس واسطے کہا کہ وہ پہلے پہل بچے کے پیٹ مین داخل ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکی طرف میل کی اسکے سوا اور کسی چیز کی طرف میل نہ کی تو اسمین بہید یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو امت سے زیادہ الفت ہے اور اسواسطے کہ اسکی جنس سے کوئی فساد پیدا نہین ہوتا اور یہان روایت مین بہت
اختلاف ہے اور تطبیق یہہ ہے کہ یا تو لفظ ثم کے ساتھ معنے واو کے ہے اور یا دوبارہ آپکے آگے برتن لائے گئے
ایک بار بیت المقدس مین آسمان پر چڑھنے سے پہلے اور اسکا سبب تہا کہ آپ کو پیاس لگی تہی اور ایک بار
جب سدرۃ المنتہے کے پاس پہنچے اور اسپر جو برتنون کی گنتی مین اختلاف واقع ہوا ہے تو وہ محمول ہے اسپر کہ
جو چیز بعضے راویون نے ذکر کی وہ دوسرون نے ذکر نہین کی اور حاصل انکا یہہ ہے کہ وہ چار برتن تہے اور ان
مین چار چیزین تہین چار نہرون سے جو سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین یعنے ایک مین پانی تہا اور ایک مین

دودھ اور ایک مین شراب اور ایک مین شہد فہم، ف پہر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پہر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا تجھکو کیا حکم ہوا سو مین نے کہا مجھکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہوسکے گی البتہ قسم ہے خدا کی مین آزما چکا لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کرچکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے تو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اُس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے سو مین پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی سو مین دستے کے پاس پہر آیا تو موسیٰ نے اُسی طرح یعنے اول بار کی طرح چالیس نماز سے بہی کم کرلے کو کہا سو مین پلٹ گیا خدا کی طرف تو خدا نے پہر اوپر سے دس نمازین اور اتار ڈالین سو مین موسیٰ کے پاس پہر آیا پہر موسیٰ نے اُسی طرح کہا پہر مین لوٹ گیا پہر خدا نے میرے اوپر سے دس نماز کو اور اتار ڈالا پہر مین موسیٰ کے پاس آیا پہر موسیٰ نے اُسی طرح کہا پہر مین پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا یعنے دس نمازون کی اور تخفیف ہوگئی سو مین موسیٰ کے پاس پہر آیا پہر موسیٰ نے اُسی طرح کہا پہر مین خدا کی طرف پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا یعنے پانچ نماز کی اور تخفیف ہوئی پہر مین موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے کہا کہ تجھکو کیا حکم ہوا مینے کہا کہ مجھکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ کی نماز بہی نہ ہوسکے گی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کا علاج کرچکا ہون نہایت تدبیر سے سو تو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اس سے اپنی امت کی واسطے آسانی مانگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ شرما گیا یعنے اب عرض نہین کرسکتا ولیکن اب تو راضی ہوا مانے لیتا ہون پہر جب مین موسیٰ کے مقام سے آگے بڑہا تو پکارنیوالے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط کرلیا اپنی فرض نماز کو اور اپنے بندون سے بوجہہ اوتار ڈالا ف اور حکمت بیچ خاص کرنے فرض نماز کے ساتھہ رات معراج کے یہہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اوپر چڑہایا گیا تو اس رات مین فرشتون کو عبادت کرتے دیکہا اور یہہ کہ بعض انمین سے کہڑے ہین بیٹھتے نہین اور بعضے رکوع مین ہین سجدہ نہین کرتے اور بعضے سجدے مین ہین وہ بیٹھتے نہین سو جمع کیا اللہ نے واسطے آپکے اور آپ کی امت کے ان سب عبادتون کو بیچ ہر رکعت کے کہ پڑہے اُسکو بندہ ساتھہ شرطون اُسکی کے اطمینان اور اخلاص سے اور ایک روایت مین ہے کہ ای محمد یہہ پانچ نمازین ہین ہر دن رات مین ہر نماز کا ثواب دس نماز کے برابر ہے پس یہہ پچاس نمازین ہوئین اور جو نیکی کا قصد کرے اور اسکو کرے نہین تو اُسکے واسطے نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں

فرض ہوں میں تو انہوں نے انکو بھی قائم رکھا اور یہ جو کہا کہ پکارا نے والے نے پکارا تو یہ قوی تر دلیل ہے اسپر کہ خدا تعالے
نے اپنے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات میں بغیر واسطہ کے کلام کیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ
ہے کہ پھر میں ایک مکان پر ظاہر ہوا کہ میں نے اسمیں قلموں کی آواز سنی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی میں پہونچے تو خدا تبارک و تعالی قریب ہوا اور پس رہ گیا
فرق دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم کیا مجھکو پچاس نماز کا اور اسکی بحث آئندہ آویگی اور ایک
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ اسکی کنکریاں موتی تھے اور مٹی مشک اور
ایک روایت میں ہے کہ جس رات میں کہ میں بہشت میں سیر کرتا تھا تو ناگہاں نہر تھی اسکے دونو
کنارے میں بولے موتے کے تھے اور اسکی مٹی مشک تھی سو جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے اور ایک
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کیا سبب ہے کہ میں کسی آسمان میں
میں آیا مگر وہاں کے فرشتوں نے مجھکو مرحبا کہا اور مجھ سے ہنسے سوائے ایک مرد کے کہ میں نے اسکو سلام کیا
اسنے مجھکو سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا اور ہنسا نہیں کہا کہ اے محمد یہ مالک ہے داروغہ دوزخ کا نہیں ہنسا
ہے جب سے پیدا ہوا اور اگر کسی کے واسطے ہنستا تو آپ کے واسطے ہنستا اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ
انکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے تو انہوں نے بہشت اور دوزخ اور سب آسمانوں کے وعدوں
کو دیکھا اور بہشت میرے آگے لائی گئی تو ناگاہ اسکے انار ڈولوں کی طرح ہیں اور اسکے جانور اونٹوں کی طرح
ہیں اور دوزخ میرے سامنے لائی گئی پس ناگاہ وہ اس حال سے ہے کہ اگر اسمیں پتھر اور لوہا ڈالا جاوے
تو اسکو کھا جاوے . . . . . . اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے بیٹے آج رات تو خدا سے ملاقات کریگا اور تیری امت سب امتوں سے پچھلی
امت ہے اور سب سے ضعیف تر ہے پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیری کوئی حاجت تیری امت کے حق میں ہو تو خدا
سے مانگنا اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں سوائے انکے جو پہلے گذر چکے یہ کہ آسمان کی واسطے
حقیقۃ دروازے ہیں اور چوکیدار ہیں جو انپر مقرر ہیں اور اسمیں ثابت کرنا اجازت مانگنے کا ہے اور یہ کہ
اجازت مانگنے والے کو لائق ہے کہ کہے کہ میں فلانا ہوں اور فقط اتنا ہی نہ کہے کہ میں ہوں اسواسطے
کہ یہ منافی ہے مطلوب سے جو جگہ دو نام کے کو اور یہ کہ چلتا بیٹھے کو سلام کرے اگرچہ چلتا افضل ہو بیٹھنے والے سے
اور یہ کہ مستحب ہے ملنا اہل فضل کو ساتھ بشارت اور مرحبا کے اور ثنا اور دعا کے اور جائز ہے تعریف اس
آدمی کی جسپر فتنے کا خوف نہ ہو اور برو اور یہ کہ جائز ہے تکیہ کرنا قبلے کی ساتھ پیٹھ وغیرہ کے اس واسطے کہ
ابراہیم علیہ السلام نے بیت المعمور کو تکیہ دیا اور وہ مانند کعبے کی ہے اور یہ کہ جائز ہے نسخ حکم کا پہلے واقع ہونے

دخل کے اور یہہ کہ رات کا چلنا افضل ہے دن کے چلنے سے اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر
سفر رات میں تھے اور فرمایا کہ رات کو زمین لپیٹ ڈالی جاتی ہے اور یہہ کہ تجربہ قوی تر ہے بیچ تحصیل مطلوب کے
معرفت کثیر سے مستفاد ہوتا ہے یہہ موسے علیہ السلام کے قول سے کہ مینے علاج کیا بنی اسرائیل کا نہایت
تدبیر سے اور انکو آزما چکا اور مستفاد ہوتا ہے اس سے حاکم بنانا عادت کا اور تنبیہ ساتھہ لفظ کے ادنے
پر اسواسطے کہ پہلی اُمتون کے بدن اس امت سے قوی تر تھے اور موسے علیہ السلام نے کہا کہ مین علاج کر چکا
ہون اُنکا اس سے ادنے چیز پر تو انہون نے اُسکو بہی قائم نہ کیا اور یہہ کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہین اور
یہہ کہ مستحب ہے بہت مانگنا اللہ سے اور بہت سفارش کرنی نزدیک اُسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کئی بار خدا سے نماز کی آسانی مانگی اور اسمین فضیلت ہے حیا کی اور خرچ کرنا نصیحت کا واسطے محتاج اُسکے کے
اگرچہ ناصح اسمین مشورہ چاہے (فتح) تمام ہوئی حدیث معراج کی حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ
الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت
ہے بیچ تفسیر اس آیت کی کہ نہین گردانا ہمنے خواب جو ہمنے تجھہ کو دکہایا مگر فتنہ اور آزمایش واسطے لوگون کے
ابن عباس رض نے کہا وہ آنکہہ کا دیکہنا ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکہایا گیا جس رات آپکو بیت المقدس
تک سیر کرایا گیا اور ابن عباس رض نے کہا کہ درخت جو قرآن مین مذکور ہے وہ زقوم کا درخت ہے ف مین کہتا
ہون اس حدیث کو معراج کے باب مین لانا تائید کرتا ہے اسکی کہ بخاری کے نزدیک معراج اور اسرا کی ایک
ہی رات ہے برخلاف اسکے جس نے سمجہا ہے کہ دونو بابون کا جدا جدا لانا اُنکے جدا جدا ہونے پر دلالت
کرتا ہے اور پر اسکے جبکہ فرض ہوئی نماز رات اسرا کی اور تحقیق تمسک کیا ہے ابن عباس رض کی اس کلام
سے اُسنے جو کہتا ہے کہ اسرا خواب مین تہا اور جو کہتا ہے کہ جاگتے تہا سو پہلے ... نے تو اُسکو لفظ رؤیا سے لیا
ہے کہا اس واسطے کہ یہ لفظ خاص ہے ساتھہ خواب کے اور جو دوسرے قول کا قائل ... ہے تو اُسنے لفظ اسرا کو
لیا ہے اور سوائے اسکے نہین کہ اسرا جاگتے تہا اس واسطے کہ اگر خواب مین ہوتا تو کفار ... کو اسمین نہ جہٹلاتے
اور نہ اسچیز مین جو اس سے بعید تر ہے اور جب ثابت ہوا کہ یہہ جاگتے تہا اور معراج ... اسی رات مین تہی تو
مقرر ہوئی یہہ بات کہ معراج بہی بیداری مین تہی اسواسطے کہ اُسکا کوئی قائل ... کہ جب بیت المقدس
مین پہونچے تو سو گئے تھے پہر اوپر چڑہائے گئے اس حالت مین کہ سوتے تہے اور ... اج بیداری مین ہوئی
تو اضافت رؤیا کی طرف عین کی واسطے احتراز کے ہے خواب دل سے اور تحقیق ... ہے خدا نے دیکہنا

دل کا قرآن مین سو فرمایا۔ ما کذب الفواد ما رای یعنے نہین جھوٹ کہا دل نے جو دیکھا اور دیکھنا آنکھ کا
سو فرمایا ما زاغ البصر وما طغیٰ یعنے نہین بہکی آنکھ اور نہ حد سے بڑھی اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دوبار دیکھا اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو
دیکھا خدا نے کلام کو موسےٰ علیہ السلام کے واسطے گردانا اور خلت کو ابراہیم علیہ السلام کے واسطے ٹھیرایا
اور نظر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ٹھیرائی سو جبکہ یہ بات مقرر ہوئی تو ظاہر ہوا کہ مراد ابن عباس رضہ کی اسجگہہ ساتھ
دیکھنے آنکھہ مذکور کے تمام وہ چیزین ہین کہ ذکر کیا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات مین جسکا ذکر پہلے گذر
چکا ہے اور اسمین رد ہے واسطے اُسکے جو کہتا ہے کہ مراد ساتھ رؤیا کے اس آیت مین دیکھنا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا ہے کہ وہ مسجد حرام مین داخل ہوئے جسکی طرف اس آیت مین اشارہ ہے۔ لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا
اور مراد فتنہ سے اس آیت مین وہ چیز ہے کہ مشرکین نے آپ کو مکے مین جانے سے روکا اور اگرچہ ممکن ہے کہ آیت سے
یہ مراد ہو لیکن اعتماد اسکی تفسیر مین ترجمان قرآن یعنے ابن عباس رضہ پر اولے ہی اور سلف کو اسمین اختلاف ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات مین خدا کو دیکھا یا نہین دو قول مشہور پر اور انکار کیا ہے اس سے
عائشہ رضہ اور ایک گروہ نے اور ثابت کیا ہے اسکو ابن عباس رضہ اور ایک گروہ نے اور اسکا مفصل بیان آیندہ
آویگا (فتح) **بَابُ** وُفُوْدِ الْاَنْصَارِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَبَیْعَۃِ الْعَقَبَۃِ باب ہے بیان
مین پہونچنے ایلچیون انصار کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین اور بیعت عقبہ کی **ف** ابن اسحاق
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو طالب کے مرنے کے بعد ظاہر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی حمایتی نہ رہا تو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طائف مین ثقیف کی طرف نکلے انکو اپنی مدد کی طرف بلاتے تھے سو جب وہ
مدد سے باز رہے بلکہ الٹا ایذا دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین پہر آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
دستور تھا کہ حج کے دنون مین اپنی جان کو عرب کی قومون پر پیش کرتے تھے اور اُسنے کئی سندون سے ذکر کیا ہے
کہ آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس قوم کندہ کے اور قوم بنی حذیفہ کے اور قوم بنی کعب اور بنی عامر وغیرہم
کے لوگ اور آپ نے انمین سے آپ کا کہا نہ مانا جو آپ نے چاہا پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہین سالون مین یعنے
ہجرت سے پہلے پیش کرتے اپنی جان کو قبیلون عرب پر اور کلام کرتے ہر قوم کے شریف اور رئیس سے نہ سوال کرتے
اُنسے کہ انہین سے کہ آپ کو جگہ دین اور جو آپ کو ایذا دینی چاہے اسکو روکین اور فرماتے کہ مین کسی کو تم مین سے
کسی بات پر مجبور نہین کرتا بلکہ مین چاہتا ہون کہ روکو اسکو جو مجہکو ایذا دی تاکہ مین اپنے خدا کا حکم پہونچاؤن تو
ثابت کیوی اس بات کو قبول نہ کرتا تہا بلکہ کہتے تھے کہ مرد کی قوم اسکو خوب جانتی ہے اور ایک روایت مین
ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج کے دنون مین اپنی جان کو لوگون سے پیش کرتے تہے کہتے تہے کوئی ایسا

مرد ہے کہ مجھکو اپنی قوم کی طرف اٹھا لیجاوے پس تحقیق قریش نے روکا ہے مجھکو اس سے کہ مین اپنے خدا کا پیغام پہونچاؤن سو ہمدان کا ایک مرد آپ کے پاس آیا سو اُس نے آپ کا حکم قبول کیا پھر ڈرا اس سے کہ اسکی قوم اسکے تابع نہ ہو سو کہا کہ مین اپنی قوم کے پاس جاتا ہون اور انکو خبر دیتا ہون پھر مین آیندہ سال کو آپکے پاس آؤن گا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سو وہ مرد چلا گیا اور رجب مین انصار کے ایلچی آئے اور ایک روایت حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ جب خدا نے اپنے پیغمبر صلعم کو حکم کیا کہ اپنی جان کو عرب کی قومون کے پیش کرین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور مین اُنکے ساتھ تہا اور ابو بکر رضہ بھی آپ کے ساتھ تھے یہانتک کہ ہم عرب کی ایک مجلس مین پہونچے اور آگے بڑھے ابو بکر سو کہا کہ کون قوم ہے انہون نے کہا کہ ہم ربیعہ کی قوم مین کہا کون ربیعہ کہا ذہل سے سو اُنکے ساتھ بہت تکرار ہوا آخر انہون نے توقف کیا کہ ہم ابھی کچھ نہین کہہ سکتے پھر ہم اوس اور خزرج کی مجلس کیطرف گئے اور وہ وہی ہین جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار رکھا اس واسطے کہ انہون نے آپ کا کہا مانا کہ ہم آپ کو جگہہ اور مدد دینگے سو نہ کہڑے ہوئے وہ یہان تک کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ایک روایت مین ہے کہ اہل عقبہ اولی چھ آدمی تھے اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا کہ تم کون ہو انہون نے کہا ہم خزرج کی قوم سے ہین فرمایا کیا تم نہین بیٹھتے کہ مین تم سے کلام کرون انہون نے کہا ہان تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خدا کی طرف بلایا اور اسلام کو اُنکے پیش کیا اور قرآن کو اُنپر پڑہا اور خدا نے اُنکے ساتھ یہ احسان کیا کہ انکے شہر مین اُنکے ساتھ یہود رہتے تھے اور وہ اہل کتاب تھے اور اوس اور خزرج کی یہود سے بہت مخالفت تھی سو جب اُنکے درمیان کوئی جھگڑا ہوتا تھا تو یہود کہتے تھے کہ عنقریب ایک پیغمبر پیدا ہوگا اسکا زمانہ قریب ہے ہم اُسکے تابع ہونگے اور اُسکی ہمراہ ہو کر تمکو قتل کرینگے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کلام کیا تو اوس اور خزرج نے آپ کی صفت پہچانی تو بعضون نے بعضون سے کہا کہ یہود آپ کو ہم سے پہلے نہ مان لین تم یہود سے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اور اپنے وطن کی طرف پھر گئے تاکہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاوین سو جب انہون نے اپنی قوم کو حضرت صلے اللہ وسلم کی خبر دی تو انکی قوم کا کوئی گہر باقی نہ رہا کہ اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر تہا یہان تک کہ جب حج کے دن آئے تو انہین سے بارہ آدمی آپ کو ملے (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ

قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا
عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا ترجمہ عبداللہ بن
کعب سے روایت ہے اور تھا وہ عصا کش کعب کا جبکہ کعب اندھے ہوئے کہا میں نے کعب سے سنا حدیث بیان کرتا تھا ساتھ
درازی کے جبکہ پیچھے رہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک میں کہا کعب نے البتہ میں حاضر ہوا ساتھ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے عقبہ کی رات کو جبکہ عہد و پیمان کیا ہمنے آپسمیں اسلام پر اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے
بدلے میرے واسطے جنگ بدر میں حاضر ہونا ہوا اگرچہ جنگ بدر لوگوں میں اس سے زیادہ تر مشہور ہے **ف** یعنی
جو جنگ بدر میں حاضر ہوا اگرچہ وہ فضیلت والا ہے اس واسطے کہ وہ پہلا جنگ ہے کہ اسمیں اسلام کو مدد ہوئی لیکن
عقبہ کی بیعت تھی سبب بیچ ظاہر ہونے اسلام کے اور اسی سے پیدا ہوا جنگ بدر کا اور ایک روایت میں ہے کہ
کعب نے کہا کہ ہم حج کے ارادے سے اپنی قوم کے مشرکوں کے ساتھ نکلے سو جب ہم مکے میں پہنچے اور ہمنے اس سے
پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہ تھا سو ہمنے آپ کا پتا پوچھا تو کسی نے کہا کہ وہ ساتھ عباس رض کے ہے مسجد میں
پھر ہم مسجد میں آئے اور آپکے پاس بیٹھے تو براء نے آپ کو قبلے سے پوچھا پھر ہم حج کی طرف نکلے اور وعدہ کیا ہمنے
آپ سے عقبہ کا یعنے وہاں ہم آپ کو ملیں گے اور ہمارے ساتھ عبداللہ تھا جابر کا والد وہ اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا تھا
تو ہمنے اسکو اسلام سکھایا سو وہ اس وقت مسلمان ہو گیا اور ہو گیا سرداروں میں سے کہا سو ہم تہتر مرد ایک ٹیلے کے پاس
جمع ہوئے اور ہمارے ساتھ دو عورتیں تھیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکے ساتھ عباس رض تھے
تو عباس رض نے کہا کہ محمد ہم میں سے ہے جس طور سے کہ تم جانتے ہو اور البتہ ہمنے اسکو بچایا ہے اور وہ عزت میں ہے
سو اگر تم چاہتے ہو کہ پورا کرو واسطے اسکے قول قرار کو جو اسکے ساتھ قول قرار کرو اور اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ تو تم
اور یہ یعنے تو اسکا ہاتھ پکڑو نہیں تو بس ابھی سے جواب دو ہمنے کہا یا حضرت کلام کیجیے اور جو چاہیے اپنی جان
کے واسطے عہد لیجیے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا اور اللہ کی طرف بلایا اور قرآن پڑھا اور اسلام کی
رغبت دلائی پھر فرمایا میں بیعت کرتا ہوں تم سے اس پر کہ بچاؤ مجھکو اس چیز سے جس سے تم اپنی عورتوں اور لڑکوں
کو بچاتے ہو تو براء بن معرور نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ ہاں ہم آپ کو بچاوینگے

اور یہ بھی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صلح کرونگا جس سے تم صلح کروگے اور لڑونگا جس سے تم لڑوگے
اور نکالو اپنے سے میرے واسطے بارہ سردار نکالو اور فرمایا سرداروں سے کہ تم ضامن ہو اپنی اپنی قوم پر مانند ضامن
ہونے حواریوں کی واسطے عیسے علیہ السلام کے انہوں نے کہا خوب اور روایت ہے کہ قریش کو بیعت کی خبر پہنچی
نہایت کینہ ناخوش ہوئے تو انہیں پانچ سو مشرک نے قسم کھائی کہ یہ امر واقع نہیں ہوا اور یہ اس واسطے کہ انکو
ملنے کی مطلق کچھ خبر نہ ہوئی اور ابن اسحاق نے کہا وہ بارہ نقیب ہیں اسعد بن زرارہ اور رافع بن مالک

اور براء بن معرور اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور سعد بن ربیع اور عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن عبادہ
اور منذر بن عمرو اور اسید بن حضیر اور سعد بن خیثمہ اور ابو الہیثم (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيٰنُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ ترجمہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتا
تہا کہ حاضر ہوئے ساتھ میرے دو ماموں میرے عقبہ کی رات کو ابن عیینہ نے کہا کہ ایک دونوں میں سے براء بن معرور
ہے ف یہ وہ صحابی ہے جو سب انصار میں سے پہلے پہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا اور
پہلے آپ سے بیعت کی (فتح) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ
قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِي وَخَالِي مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ ترجمہ عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
میں اور میرا باپ اور میرا ماموں تینوں اہل عقبہ سے ہیں حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ
الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهٗ
اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ
شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا
تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ
فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ
شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے اور وہ ان لوگوں سے ہے جو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور عقبہ میں حاضر ہوئے) کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حالانکہ آپ کے
گرد اصحاب کا ایک گروہ تہا کہ آؤ بیعت کرو مجھ سے اسپر کہ نہ شریک ٹہیراؤ اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ حرام
کاری کرو اور نہ اپنی اولاد کو مارو اور نہ طوفان لاؤ باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور نہ میری بے حکمی کرو نیک
کام میں سو جو تم میں سے اس عہد کو پورا کرے تو اسکا اجر خدا پر ہے اور جو اس سے کسی چیز کو پہونچے پہر اسکے بدلے
دنیا میں عذاب کیا جاوے یعنے حد ماری جاوے تو وہ اسکے واسطے اس گناہ کا اتار ہے اور جو اس سے کسی چیز
کو پہونچے پہر خدا اسکا عیب چھپاوے تو اسکا حکم خدا کی سپرد ہے اگر چاہے گا تو اسکو عذاب کریگا اور اگر چاہیگا
تو اس سے معاف کریگا ف اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور وہیں وہاں بیان ہو چکا
ہے کہ عقبہ کی بیعت فقط جگہ دینے اور مدد کرنے پر تہی اور اسپر یہ بیعت کفاری کی پس یہ دوسری بیعت ہے
اور بیعت عقبہ کی صورت جنہوں نے بیان کی انہیں ایک کعب ہیں چنانچہ ابہی اگلی حدیث گذر چکی ہے اور

جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دس برس مکے مین ٹہیرے یعنے بعد پیغمبر ہونے کے ساتہہ جاتے تہی لوگون کے انکی جگہون مین موسم حج مین منا وغیرہ مین فرماتے تہی کون ایسا ہے کہ مجھکو جگہ دی اور میری مدد کری تاکہ مین اپنے خدا کا پیغام لوگون کو پہونچاؤن اور اسکے واسطے بہشت ہو یہان تک کہ خدا نے ہمکو آپ کے واسطے مدینہ سے بہیجا تو ہمنے آپ کو سچ مانا کہا پس کوچ کیا ہم سے ستر مردون نے سو ہمنے آپ سے بیعت عقبہ کا وعدہ کیا ہمنے کہا ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ماننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی مین اور خرچ کرنے پر تنگی اور فراخی مین اور امر معروف پر اور بری کام سے روکنے پر اور اسپر کہ تم میری مدد کرو جب مین تمہارے پاس مدینے مین آؤن سو بچاؤ تم مجھکو اُس چیز سے کہ بچاتے ہو تم اُس سی اپنی جانون کو اور اپنی عورتون کو اور اپنی اولاد کو سو سب سردارون نے کہا کہ ہمکو منظور ہے پہر انہون نے کہا کہ ہماری واسطے کیا ثواب ہے فرمایا بہشت اور اسی طرح اور بہی کئی اصحاب نے اس بیعت کی صورت بیان کی ہے (فتح الباری)

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِکَ بِاللّٰہِ وَلَا نَزْنِیَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَہِبَ وَلَا نَعْصِیَ بِالْجَنَّۃِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِکَ فَاِنْ غَشِیْنَا مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا کَانَ قَضَاءُ ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہی کہ مین نقیبون سی ہون جنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور کہا کہ بیعت کی ہمنے آپ سے اسپر کہ نہ شریک ٹہیراوین اللہ کا کسی کو اور نہ حرام کاری کرین اور نہ چوری کرین اور نہ قتل کرین اُس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتہہ حق کے اور نہ لوٹین مال کسی کا اور نہ نافرمانی کرین بدلے بہشت کی اگر ہم یہہ کام کرین اور اگر ہم اس سے کسی چیز کو پہونچین تو اسکا حکم خدا کی سپرد ہے **ف** ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ آدمیون کے ساتہہ مصعب بن عمیر کو بہیجا کہ انکو اسلام کی دعوت کرے تو انصار مین سی بہت خلقت اُنکے ہاتہہ پر ایمان لائی یہانتک کہ مدینے مین اسلام پہیل گیا پس تہا یہہ سبب رحلت انکی کا طرف مکے کی آیندہ سال مین یہان تک کہ ستر مسلمانون نے آپ سے عقبہ کے پاس بیعت کی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب کو لکہا کہ اُنکو جمعہ پڑہاوی (فتح) **بَاب** تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِشَۃَ وَقُدُوْمِہَا الْمَدِیْنَۃَ وَبِنَائِہٖ بِہَا باب ہے بیان مین نکاح کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عائشہ سی اور تشریف لانے آپکے کے مدینے مین اور بنا کرنے آپکے کی ساتہہ عائشہ رضہ کے مدینے مین یعنے بعد ہجرت کے **ف** تہا داخل ہونا عائشہ رضہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شوال مین پہلے سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ دوسرے سال مین ہجرت سی (فتح) **حَدَّثَنِیْ** فَرْوَۃُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْنَا فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِکْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِیْ فَوَفَا جُمَیْمَۃً فَاَتَتْنِیْ اُمِّیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّیْ لَفِیْ اُرْجُوْحَۃٍ وَمَعِیَ صَوَاحِبُ لِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَیْتُھَا مَا اَدْرِیْ مَا تُرِیْدُ بِیْ فَاَخَذَتْ بِیَدِیْ حَتّٰی اَوْقَفَتْنِیْ عَلٰی بَابِ الدَّارِ وَاِنِّیْ لَاُنْھِجُ حَتّٰی سَکَنَ بَعْضُ نَفَسِیْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَیْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ بِہٖ وَجْھِیْ وَرَاْسِیْ ثُمَّ اَدْخَلَتْنِی الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْبَیْتِ فَقُلْنَ عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَعَلٰی خَیْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْھِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِیْ فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضُحًی فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْہِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ نکاح کیا مجھہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ مین چھہ برس کی لڑکی تہی پہر ہم مدینے مین آئے یعنے ہجرت کر کے تو ہم بنی حارث کے قبیلے مین اترے سو مجھہ تپ ہوئی سو میرے سر کے بال گر گئے اور اکہڑ گئے پہر جب تپ دور ہوئی تو میرے بال پیدا ہوئے سو بہت ہوئے وہ بال جو مونڈہوں پر پڑتے ہین سو میری ماں ام رومان میرے پاس آئی اور البتہ مین ایک ہنڈولے مین تہی اور میرے پاس میری مصاحبین تہین یعنے اور لڑکیاں تہین سو اُسنے مجھکو پکارا تو مین اُسکے پاس آئی مجھکو معلوم نہ تہا کہ مجھہ سے اسکا کیا مطلب ہے سو اسنے میرا ہاتہہ پکڑا یہاں تک کہ مجھہ کو گہر کے دروازے پر کہڑا کیا اور مین ہانپتی تہی یہاں تک کہ میرا دم کچھہ ٹہیرا پہر اُسنے کچھہ پانی لیا اور اُس سے میرا منہ اور سر ملا پہر مجھکو گہر مین داخل کیا تو ناگہاں انصار کی چند عورتین گہر مین تہین تو انہوں نے کہا کہ آئی تو خیر اور برکت پر اور بہتر حصے اور نصیب پر تو میری ماں نے مجھکو اُنکے سپرد کیا تو انہوں نے میرے حال کو درست کیا اور سنوارا سو ناگہاں میرے پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے چاشت کے وقت تو ان عورتوں نے مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا اور مین اس دن نو برس کی لڑکی تہی **ف** اور احمد رح نے اس قصے کو اور وجہ سے دراز نقل کیا ہے عائشہ رضہ نے کہا کہ ہم مدینے مین آئے اور بنی حارث مین اترے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے گہر مین داخل ہوئے تو میری ماں مجھکو لائی اور مین ہنڈولے مین اپنی مصاحبوں کے ساتھہ کہیلتی تہی اور میرے بال مونڈہوں پر پڑتے تہے سو اُس نے انکو جدا کیا اور میرے منہ کو کچھہ پانی سے ملا پہر مجھکو اپنے ساتھہ لائی یہاں تک کہ مجھکو ایک دروازے پر کہڑا کیا یہاں تک کہ میرا دم ٹہیرا سو ناگاہ دیکھتی کیا ہوں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چوپائے پر بیٹھے ہین اور آپ کے پاس انصاری مرد اور عورتین ہین تو میری ماں نے مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گود مین بٹھلایا پہر کہا حضرت یہ آپ کی بی بی ہے خدا آپ کو اسمین برکت دے پہر مرد اور عورتین اٹھہ کھڑے ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے ہمارے گہر مین بنا کی یعنے صحبت کی اور حالانکہ مین اُسدن نو برس کی لڑکی تہی (فتح) **حَدَّثَنَا** مُعَلًّی قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَهَا اُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَّيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ مجھکو تو خواب مین دکھلائی گئی دو بار مین دیکھتا ہون کہ تو ریشمی ٹکڑی مین ہے یعنے فرشتے نے مجھکو تیری صورت دکھلائی اور کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی تو مین کہتا تہا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سی ہے تو اسکو جاری کریگا یعنے تو میرے نکاح مین آویگی **ف** اس حدیث کی شرح کتاب النکاح مین آویگی حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ **ترجمہ** عروہ رضہ سے روایت ہے کہ فوت ہوئین خدیجہ رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے تین سال سو دو برس یا دو برس کے قریب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے یعنے کسی عورت پر دخول نہ کیا اور نکاح کیا عائشہ رضہ سی اور حالانکہ وہ چھہ برس کی لڑکی تہی پھر بنا کی ساتہہ اُسکے اور حالانکہ وہ نو برس کی لڑکی تہی **ف** اس حدیث مین اشکال اور شبہ ہے اس واسطے کہ ظاہر اُسکا تقاضا کرتا ہی کہ نہین بنا کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رضہ سے مگر دو برس ہجرت سی پیچہے اس واسطے کہ قول اُسکا کہ دو برس ٹہیرے یعنے بعد مرنے خدیجہ رضہ کے اور قول اُسکا نکح عائشۃ یعنے عقد کیا اُس سی اسواسطے کہ بعد اسکے کہا کہ بنا کی ساتہہ اُسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ نو برس کی تہین تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سی دو برس پیچہے عائشہ رضہ کے ساتہہ بنا کی اور حالانکہ یہ واقع کے مخالف ہی اسواسطے کہ ایک روایت مین ہی کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نو برس رہی اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنا کی اُس سے نو برس کی عمر مین اور آپکا انتقال ہوا اور حالانکہ وہ اٹھارہ برس کی تہین اور ایک روایت مین ہے کہ نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے شوال مین اور بنا کی مجھہ سے شوال مین بنا بر اسکے پس قول اُسکا کہ دو برس یا اُسکے قریب ٹہیرے محمول ہے اسپر کہ ٹہیرے یعنے نہ داخل ہوئے کسی عورت پر پھر داخل ہوئے سودہ پر پہلے ہجرت کرنے سی پھر بنا کی عائشہ رضہ سے بعد ہجرت کے تو سودہ کا ذکر بعض راویون سے ساقط ہو گیا ہے اور احمد اور طبرانی نے عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے کہ جب خدیجہ رضہ فوت ہوئین تو خولہ بنت حکیم نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ نکاح نہین کرتے فرمایا ہان پس کیا ہے نزدیک تیرے کہا ایک کواری ہے اور ایک شوہر دیدہ کواری تو عائشہ رضہ ابو بکر رضہ کی بیٹی ہی اور شوہر دیدہ زمعہ کی بیٹی ہے سودہ فرمایا سو جا اور اُن دونو کے پاس میرا ذکر کر سودہ ابو بکر رضہ کے پاس گئی تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ عائشہ تو اُسکے بہائی

م اسے کہ برابر تہا یعنی نا گمان وہ تو میری طرف یہی (رابع الدلیلین)

کی بیٹی ہت فرمایا ابوبکرؓ سے کہہ کہ تو میرا بھائی ہے اسلام میں اور تیری بیٹی میرے لیے ہے واسطے درست ہی پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ابوبکر رضہ نے آپ سے عائشہ رضہ کا نکاح کردیا پھر خولہ سودہ رضہ کے پاس گئی تو اُسنے کہا میرے
باپ سے کہہ لے سو اُسکے باپ سے کہا تو اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کردیا اور حتی یہ روایت اشکال کو
دفع کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فوت ہوئی خدیجہ رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے
سے تین سال پہلے یا قریب اسکے اور نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضہ سے بعد فوت ہونے خدیجہ
کے اور عائشہ رضہ اُس وقت چھہ برس کی لڑکی تھیں پھر بنا کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے بعد اسکے
کہ ہجرت کی طرف مدینے کی اور عائشہ رضہ اُس وقت نو برس کی لڑکی تھیں اور اس روایت میں بالکل کچھہ
اشکال نہیں اور پہلا اشکال بھی اس سے دفع ہو جاتا ہے (فتح) **باب** هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ باب ہے بیان میں ہجرت کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
آپ کے اصحابؓ کے طرف مدینے کی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا سو ابن عباسؓ سے روایت
ہے کہ اجازت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے کی طرف مدینے کی ساتھ اس آیت کے۔
وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اور ذکر کیا ہے حاکم
نے کہ نکلنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے سے تھا بعد بیعت عقبہ کے ساتھ تین مہینوں کے یا قریب اس
کے اور جزم کیا ہے ابن اسحاق نے کہا کہ آپ ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو نکلے بنا بر اسکے پس
ہو گا نکلنا آپ کا بعد بیعت عقبہ کے دو مہینے اور کچھہ اوپر دس دن یعنے جمعرات کے دن اور اوپر آپ کے اصحاب
سو متوجہ ہوئے انہیں کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق رضہ اور عامر بن فہیرہ اور متوجہ ہوئی
اُس سے پہلے ایک جماعت درمیان دونوں وقتوں کے انہیں سے ابن ام مکتوم ہے اور کہتے ہیں کہ سب سے پہلے
ابوسلمہ رضہ نے مدینے کی طرف ہجرت کی اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب وہ حبش سے پلٹ آیا تو کفار قریش نے اسکو
نہایت تکلیف دی تو اُسنے چاہا کہ پھر وہیں پلٹ جاوے پھر اُسکو خبر ہوئی کہ بارہ آدمی مدینے سے بیعت کر گئے
ہیں تو اُسنے مدینے کی طرف ہجرت کی اور ایک روایت میں آئندہ آویگا کہ مہاجرین میں سے پہلے پہل
مصعب بن عمیر رضہ نے ہجرت کی پھر رفتہ رفتہ باقی اصحابؓ نے ہجرت کی پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مدینے کی طرف ہجرت کی اور وہاں قرار پکڑا تو جو مسلمان باقی تھے سب رفتہ رفتہ ہجرت کر گئے اور مشرکین جس
کو روک سکتے تھے اُسکو نہ جانے دیتے تھے سو اکثر مسلمان چھپ کر نکلتے تھے یہاں تک کہ نہ باقی رہا مکے میں مگر
جو دبا ہوا تھا (فتح) وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ
لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ یعنے عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو مین انصاریون سے ایک مرد ہوتا **ف** یعنے مین محض انصاری ہوتا اور مجھکو مکے مین
ٹہیرنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی لیکن مین موصوف ہون ساتھ صفت ہجرت کی اور مہاجر نہین رہتا اُس
شہر مین جس سے ہجرت کی ہو وطن بناکر سو لائق ہے کہ تم بالکل اطمینان رکھو کہ مین تم سے پہر وان گا نہین
اور سوا اسکے کچھ نہین کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب مین فرمایا جبکہ انہون نے کہا کہ ایہ مرد
یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس دوست رکہا ہے ٹہیرنے کو اپنے وطن مین (فتح) **وَقَالَ اَبُو مُوسٰی**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّی اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ
وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ **ترجمہ** اور موسےؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مینے خواب مین دیکہا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اس زمین کی
طرف جہان کہجور کے درخت ہین سو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو ناگہان ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا
جسکا یثرب بہی نام ہے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ خدا نے میری طرف وحی کی کہ ان تین جگہون سے
جس جگہ تو اترے وہی تیری ہجرت کا گہر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
اور اسکے ثبوت مین نظر ہے اسواسطے کہ یہ مخالف ہے صحیح حدیث کی کہ قنسرین شام کی زمین مین ہے مگر یہ
کہ حمل کیا جاوے اوپر اختلاف ماخذ کے یعنے پہلے آپ کو خواب مین نظر آیا پہر وحی کے واسطہ سے اختیار
ملا تو آپنے مدینے کو اختیار کیا (فتح) **حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ** قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُرِیْدُ وَجْہَ
اللّٰہِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْخُذْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ
اُحُدٍ وَتَرَکَ نَمِرَۃً فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ بَدَا رَاْسُہٗ فَاَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ
لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا **ترجمہ** ابو وائلؓ سے روایت ہے کہ ہم خباب کی بیمار پرسی کو گئے سو اُسنے کہا کہ ہمنے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس حال مین کہ ہم خدا کی رضامندی چاہتے تہے تو ثابت ہوا ہمارا
ثواب نزدیک خدا کے سو بعضے ہم مین سے اس عالم سے گذر گئے یعنے مر گئے اور نہ لیا اپنے اجر سے یعنے دنیا کی
اجرت کچھ یعنے غنیمتون کے مال سے کہ اُنکے بعد ہاتھ آئی اُنہین سے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد کے دن مارے
گئے اور چہوڑی ایک کملی سیاہ اور سفید مانند رنگ چیتے کے سو جب ہم اُس سے انکا سر ڈہانکتے تہے تو اُنکے دونو پاؤن
کہل جاتے تہے اور جب ہم اُنکے دونو پاؤن ڈہانکتے تو انکا سر کہلا رہتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو
حکم کیا کہ انکا سر ڈہانکین اور انکے پاؤن پر کچھ اذخر کی گہانس ڈالین اور ہم مین سے بعضے وہ ہین کہ اُنکے واسطے

انکا میوہ پختہ ہوا سو وہ اسکو چنتے ہین **ف** میوہ سے مراد غنیمت کے مال ہین کہ پایا انکو ان لوگون نے جو ملکون کی فتح ہونے کے وقت موجود تھے اور اس حدیث کی پوری شرح آیندہ آویگی **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ **ترجمہ** عمر رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ عملون کا اعتبار نیت سے ہے سو جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اسنے ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت اور جسکی ہجرت اللہ اور رسول کیواسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہوچکی یعنے اسکا ثواب پاویگا **ف** اسکی شرح کتاب کے ابتدا بین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی **وَحَدَّثَنِي** الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ **ترجمہ** عطا رض سے روایت ہے کہ مین اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رض کی ملاقات کو گئے سو ہمنے انسے ہجرت کا حکم پوچھا یعنے جو فتح مکہ سے پہلے واجب تہی پہر منسوخ ہوئی ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے تو عائشہ رض نے کہا کہ آجکے دن یعنے فتح مکہ کے بعد ہجرت کا ثواب نہین ابتدا مین مسلمانون کا یہ حال تہا کہ ایک انمین سے اپنا دین لیکر خدا اور رسول کی طرف بہاگتا تہا اس خوف سے کہ فتنے مین مبتلا ہو پس ا پر آج سو خدا نے اسلام کو غالب کیا اور عبادت کرے آدمی اپنے رب کی جس جگہ چاہے و لیکن جہاد اور نیت ہے **ف** یہ جو کہا کہ کان المؤمنون الخ تو اشارہ کیا ہے ساتھ اسکی عائشہ رض نے طرف بیان شروع ہونے ہجرت کے اور یہ کہ اسکا سبب خوف فتنے کا تہا اور حکم گہومتا ہے اپنی علت پر اور اسکا مقتضی یہ ہے کہ جو قادر ہو اس پر کہ جس جگہ چاہے خدا کی عبادت کر سکے تو اسپر ہجرت کرنی واجب نہین اور ایسا نہ ہو تو واجب ہوتی ہے اور اسی واسطے ماوردی نے کہا کہ جب قادر ہو مسلمان اوپر ظاہر کرنے دین کے کفر کے کسی شہر مین یعنے دار الحرب مین تو ہو جاتا ہے وہ شہر ساتھ اسکے دار الاسلام

سو ہیز نا اُسین افضل ہے اُس سی ہجرت کرنے سے ہو واسطے کہ امید ہے کہ اسکے سوای اور کوئی اسلام مین داخل ہو اور بیٹنے اول جہاد مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے اور خطابی نے کہا کہ ابتدا اسلام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنی مطلوب تہی پہر جب آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو آپ کی طرف ہجرت واجب ہوئی واسطے جہاد کرنے کے ہمراہ آپ کی اور سیکھنے احکام دین کے اور تحقیق تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی کئی آیتون مین یہانتک کہ عہد توڑ ڈالا باہم رفیق ہونے کو درمیان مہاجر اور غیر مہاجر کے کہ ایک دوسریکا وارث نہ ہو سو خدا نے فرمایا کہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہین کی تمکو انکی رفاقت سے کچہ کام نہین یہانتک کہ ہجرت کرین پہر جب مکہ فتح ہوا اور ہر قوم کے لوگ مسلمان ہوئے تو ہجرت فرض موقوف ہوئی اور اسکا استحباب باقی رہا مین کہتا ہون کہ ایک روایت مین ہے کہ نہین موقوف ہوگی ہجرت جب تک کفار سے جہاد ہو تو تطبیق دونو مین اسطرح ہے کہ مراد لا ہجرۃ الخ سے یہ ہے کہ نہین ہجرت طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعد فتح مکہ کے جس حالت کہ تہی ساتھ نیت عدم رجوع کے اپنے اصلی وطن کی طرف مگر اجازت سے اور مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ نہین موقوف ہوگی ہجرت دار الکفر سے مسلمان کے واسطے دار الاسلام کی طرف اور تحقیق بیان کیا ہے ابن عمر رضہ نے مراد کو جیسا کہ حدیث مین جو اسماعیلی نے اُس سے روایت کی ہے کہ موقوف ہوئی ہجرت بعد فتح مکہ کے طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہین موقوف ہوئی ہجرت جب تک کہ کفار سے جہاد ہو یعنے جب تک کہ دنیا مین دار الکفر ہے پس ہجرت واجب ہے اُس سے اُس شخص پر جو مسلمان ہو اور اُسکو اپنے دین پر فتنے کا خوف ہو اور اُسکا مفہوم یہ ہے کہ اگر فرض کیا جائے کہ دنیا مین کوئی دار الکفر نہ رہے تو ہجرت موقوف ہوگی واسطے موقوف ہونے وجہ اُسکے کے (فتح) **حدثنا** زكريا بن يحيى قال حدثنا ابن نمير قال نا هشام قال اخبرني ابي عن عائشة ان سعدا قال اللهم انك تعلم انه ليس احد احب الي ان اجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك واخرجوه اللهم فاني اظن انك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم وقال ابان بن يزيد حدثنا هشام عن ابيه اخبرتني عائشة من قوم كذبوا نبيك واخرجوه من قريش

ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مقرر سعد نے کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ کوئی میرے نزدیک محبوب تر نہین ہے کہ مین اُنسے جہاد کرون تیرے راہ مین ان لوگون سے جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور اُسکو وطن سے نکالا الٰہی سو مین گمان کرتا ہون کہ تو نے ہمارے اور اُنکے درمیان سے لڑائی دور کر دی **ف** شاید یہ گمان اُنکو ابتدا مین تہا یقین نہ تہا **حدثني** مطر بن الفضل قال حدثنا روح قال حدثنا هشام قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربعين سنة فمكث بمكة

ثَلٰثَ عَشْرَةَ یُوْحٰی اِلَیْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَةِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے سو تیرہ برس مکے مین رہے آپ کو وحی ہوتی تھی پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا سو آپ نے ہجرت کی اور دس برس مدینے مین ٹھہرے پھر آپ نے وفات پائی اور حالانکہ آپ ترسیٹھ برس کے تھے **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی **حَدَّثَنِیْ** مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَکَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہونے کے بعد مکے مین تیرہ برس ٹھیرے اور فوت ہوئے اور حالانکہ آپ ترسیٹھ برس کے تھے **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ عُبَیْدٍ یَعْنِی ابْنَ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَهُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهُ مِنْ زَھْرَةِ الدُّنْیَا مَاشَاءَ وَبَیْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَاعِنْدَهٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَهُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهُ مِنْ زَھْرَةِ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَاعِنْدَهٗ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَابَکْرٍ وَلَوْکُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ اِلَّا خُلَّةَ الْاِسْلَامِ لَایُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے سو فرمایا کہ مقرر خدا نے ایک بندے کو مختار کیا دنیا اور آخرت مین سو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا کہ ہمارے مان باپ آپ پر قربان ہون تو ہمکو اُنکے رونے سے تعجب آیا اور لوگون نے کہا کہ دیکھو اس بڈھے کو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بندے سے خبر دیتے ہین جسکو خدا نے دنیا اور آخرت مین مختار کیا اور وہ کہتا ہے کہ ہمارے مان باپ آپ پر قربان ہون جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب ہمنے معلوم کیا کہ خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی مختار تھے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئین مراد کہا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ تر عالم تھے ساتھ اس مراد کے یعنے اُنکے سوا کوئی اس بھید کو نہ سمجھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہے اور اگر مین کسی کو اپنی امت مین سے جانی دوست ٹھیراتا

تو ابوبکرؓ کو ہی جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری ہمارے اور اسکے درمیان ہے مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ رہے مگر کہ بند کیا جاوے مگر ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہے حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل قال ابن شہاب فاخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لم اعقل ابوی قط الا وھما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النھار بکرۃ وعشیۃ فلما ابتلی المسلمون خرج ابوبکر مھاجرا نحو ارض الحبشۃ حتی اذا بلغ برک الغماد لقیہ ابن الدغنۃ وھو سید القارۃ فقال این ترید یا ابا بکر فقال ابوبکر اخرجنی قومی فارید ان اسیح فی الارض واعبد ربی قال ابن الدغنۃ قال مثلک یا ابا بکر لا یخرج ولا یخرج انک تکسب المعدم وتصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانا لک جار ارجع واعبد ربک ببلدک فرجع وارتحل معہ ابن الدغنۃ فطاف ابن الدغنۃ عشیۃ فی اشراف قریش فقال لھم ان ابا بکر لا یخرج مثلہ ولا یخرج اتخرجون رجلا یکسب المعدم ویصل الرحم ویحمل الکل ویقری الضیف ویعین علی نوائب الحق فلم تکذب قریش بجوار ابن الدغنۃ وقالوا لابن الدغنۃ مر ابا بکر فلیعبد ربہ فی دارہ فلیصل فیھا ولیقرا ما شاء ولا یؤذینا بذلک ولا یستعلن بہ فانا نخشی ان یفتن نساءنا وابناءنا فقال ذلک ابن الدغنۃ لابی بکر فلبث ابوبکر بذلک یعبد ربہ فی دارہ ولا یستعلن بصلوتہ ولا یقرا فی غیر دارہ ثم بدا لابی بکر فابتنی مسجدا بفناء دارہ وکان یصلی فیہ ویقرا القران فیتقذف علیہ نساء المشرکین وابناؤھم وھم یعجبون منہ وینظرون الیہ وکان ابوبکر رجلا بکاء لا یملک عینیہ اذا قرا القران وافزع ذلک اشراف قریش من المشرکین فارسلوا الی ابن الدغنۃ فقدم علیھم فقالوا انا کنا اجرنا ابا بکر بجوارک علی ان یعبد ربہ فی دارہ فقد جاوز ذلک فابتنی مسجدا بفناء دارہ فاعلن بالصلوۃ والقراءۃ فیہ وانا قد خشینا ان یفتن نساءنا وابناءنا فانھہ فان احب ان یقتصر علی ان یعبد ربہ فی دارہ فعل وان ابی الا ان یعلن بذلک فسلہ ان یرد الیک ذمتک فانا قد کرھنا ان نخفرک ولسنا مقرین لابی بکر الاستعلان قالت عائشۃ فاتی ابن الدغنۃ الی ابی بکر فقال قد علمت الذی عاقدت لک علیہ فاما ان تقتصر علی ذلک واما ان ترجع الی ذمتی فانی لا احب ان تسمع العرب انی اخفرت فی رجل عقدت لہ فقال ابوبکر فانی ارد الیک جوارک وارضی بجوار اللہ والنبی

صلى الله عليه وسلم يومئذ بمكة فقال النبي صلى الله عليه وسلم للمسلمين إني أريت دار هجرتكم ذات نخل بين لابتين وهما الحرتان فهاجر من هاجر قبل المدينة ورجع عامة من كان هاجر بأرض الحبشة إلى المدينة وتجهز أبو بكر قبل المدينة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على رسلك فإني أرجو أن يؤذن لي فقال أبو بكر وهل ترجو ذلك بأبي أنت قال نعم فحبس أبو بكر نفسه على رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصحبه وعلف راحلتين كانتا عنده ورق السمر وهو الخبط أربعة أشهر قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فبينما نحن يوما جلوس في بيت أبي بكر في نحر الظهيرة قال قائل لأبي بكر هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم متقنعا في ساعة لم يكن يأتينا فيها فقال أبو بكر فداء له أبي وأمي والله ما جاء به في هذه الساعة إلا أمر قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأذن فأذن له فدخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بكر أخرج من عندك فقال أبو بكر إنما هم أهلك بأبي أنت يا رسول الله قال فإني قد أذن لي في الخروج فقال أبو بكر الصحابة بأبي أنت يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال أبو بكر فخذ بأبي أنت يا رسول الله إحدى راحلتي هاتين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالثمن قالت عائشة فجهزناهما أحث الجهاز وصنعنا لهما سفرة في جراب فقطعت أسماء بنت أبي بكر قطعة من نطاقها فربطت به على فم الجراب فبذلك سميت ذات النطاق قالت ثم لحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر بغار في جبل ثور فكمنا فيه ثلاث ليال يبيت عندهما عبد الله بن أبي بكر وهو غلام شاب ثقف لقن فيدلج من عندهما بسحر فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع أمرا يكتادان به إلا وعاه حتى يأتيهما بخبر ذلك حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة مولى أبي بكر منحة من غنم فيريحها عليهما حين تذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسل وهو لبن منحتهما ورضيفهما حتى ينعق بها عامر بن فهيرة بغلس يفعل ذلك في كل ليلة من تلك الليالي الثلاث واستأجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رجلا من بني الديل وهو من بني عبد بن عدي هاديا خريتا والخريت الماهر بالهداية قد غمس حلفا في آل العاص بن وائل السهمي وهو على دين كفار قريش فأمناه فدفعا إليه راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحلتيهما صبح ثلاث وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل فأخذ بهم طريق السواحل

قال ابن شهاب فأخبرني عبد الرحمن بن مالك المدلجي وهو ابن أخي سراقة بن مالك بن جعشم
أن أباه أخبره أنه سمع سراقة بن جعشم يقول جاءنا رسل كفار قريش يجعلون في رسول الله صلى
الله عليه وسلم وفي أبي بكر دية كل واحد منهما لمن قتله أو أسره فبينما أنا جالس في مجلس من مجالس قومي (في مجلس)
بني مدلج . . . . أقبل رجل منهم حتى قام علينا ونحن جلوس فقال يا سراقة إني قد
رأيت آنفا أسودة بالساحل أراها محمدا وأصحابه قال سراقة فعرفت أنهم هم
فقلت له إنهم ليسوا بهم ولكنك رأيت فلانا وفلانا انطلقوا بأعيننا ثم لبثت في
المجلس ساعة ثم قمت فدخلت فأمرت جاريتي أن تخرج بفرسي وهي من وراء أكمة
فتحبسها علي وأخذت رمحي فخرجت به من ظهر البيت فخططت بزجه الأرض وخفضت
عاليه حتى أتيت فرسي فركبتها فرفعتها تقرب بي حتى دنوت منهم فعثرت بي فرسي
فخررت عنها فقمت فأهويت يدي إلى كنانتي فاستخرجت منها الأزلام فاستقسمت
بها أضرهم أم لا فخرج الذي أكره فركبت فرسي وعصيت الأزلام تقرب بي حتى إذا
سمعت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو لا يلتفت وأبو بكر يكثر الالتفات ساخت
يدا فرسي في الأرض حتى بلغتا الركبتين فخررت عنها ثم زجرتها فنهضت فلم تكد تخرج
يديها فلما استوت قائمة إذا لأثر يديها عثان ساطع في السماء مثل الدخان فاستقسمت
بالأزلام فخرج الذي أكره فناديتهم بالأمان فوقفوا فركبت فرسي حتى جئتهم ووقع في نفسي
حين لقيت ما لقيت من الحبس عنهم أن سيظهر أمر رسول الله صلى الله فقلت له إن قومك
قد جعلوا فيك الدية وأخبرتهم أخبار ما يريد الناس بهم وعرضت عليهم الزاد والمتاع
فلم يرزآني ولم يسألاني إلا أن قال أخف عنا فسألته أن يكتب لي كتاب أمن فأمر عامر بن
فهيرة فكتب لي في رقعة من أديم ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب
فأخبرني عروة بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لقي الزبير في ركب من المسلمين
كانوا تجارا قافلين من الشام فكسا الزبير رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر ثياب
بياض (بيض) وسمع المسلمون بالمدينة مخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة فكانوا
يغدون كل غداة إلى الحرة فينتظرونه حتى يردهم حر الظهيرة فانقلبوا يوما بعد ما أطالوا
انتظارهم فلما أووا إلى بيوتهم أوفى رجل من يهود على أطم من آطامهم لأمر ينظر
إليه فبصر برسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه مبيضين يزول بهم السراب فلم

بملك اليهودي ان قال باعلى صوته يا معاشر العرب هذا جدكم الذي تنتظرون فثار المسلمون الى السلاح فتلقوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم في بني عمرو بن عوف وذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الاول فقام ابوبكر للناس وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم صامتا فطفق من جاء من الانصار ممن لم ير رسول الله صلى الله عليه وسلم يحيي ابا بكر حتى اصابت الشمس رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل ابوبكر حتى ظلل عليه بردائه فعرف الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك فلبث رسول الله صلى الله عليه وسلم في بني عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة وأسس المسجد الذي اسس على التقوى وصلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ركب راحلته فسار يمشي معه الناس حتى بركت عند مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهو يصلي فيه يومئذ رجال من المسلمين وكان مربدا للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر اسعد بن زرارة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بركت به راحلته هذا ان شاء الله المنزل ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلامين فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا فقالا لا بل نهبه لك يا رسول الله فابى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما ثم بناه مسجدا وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وينقل اللبن هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر ويقول اللهم ان الاجر اجر الاخرة فارحم الانصار والمهاجرة فتمثل بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن شهاب ولم يبلغنا في الاحاديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمثل ببيت شعر تام غير هذه الابيات ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ نہیں جانا میں نے اپنے باپ کو ہرگز مگر اس حالت میں کہ دونوں دین اسلام کے پیروی کرتے تھے یعنی میری ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی مسلمان تھے اور ہم پر کوئی دن نہ گذرتا تھا مگر کہ آتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آتے تھے دن کی دونوں طرفوں میں صبح کو اور شام کو سو جب مسلمان مبتلا ہوئے یعنی ساتھ ایذا دینے مشرکوں کے جبکہ بند کیا انہوں نے بنی ہاشم کو پہاڑ کے دری میں اور اجازت دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو واسطے ہجرت کے طرف حبش کی تو ابوبکر رض حبش کی زمین کی طرف ہجرت کر کے نکلے یہاں تک کہ جب برک الغماد (ایک جگہ کا نام ہے پانچ دن کی راہ مکے سے یمن کی طرف میں) پہنچے تو ابن دغنہ ان سے ملا اور وہ سردار تھا قبیلے قارہ کا تو اس نے کہا اے ابوبکر کہاں کا ارادہ کرتا ہے ابوبکر رض

نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکالدیا یعنے میرے نکالنے کے باعث ہوئے سواب مین چاہتا ہون کہ زمین مین
سیر کرون اور اپنے رب کی عبادت کرون ابن دغنہ نے کہا کہ اے ابو بکر تیرے جیسا نہ خود وطن سے باہر
نکلتا ہے اور نہ باہر نکالا جاتا ہے یعنے لائق نہین کہ تیرے جیسا آدمی وطن سے نکلے یا نکالا جاوے سو تو
تو مدد کرتا ہے محتاج کی یا نایاب چیز لوگون کو دیتا ہے اور سلوک کرتا ہے ناتیدارون سے اور اوٹہاتا ہے بوجھ
کو یعنے عیال وغیرہ محتاجون کی خبر گیری کرتا ہے جسکی خبر گیری بھاری ہوتی ہے اور ضیافت کرتا ہے مہمان
کی اور مدد کرتا ہے حق کی حادثون پر یعنے جو ناحق نہ ہون مانند قرض وغیرہ کی سو مین تجھکو امان دینے والا ہون
تو پلٹ جا اور اپنے شہر مین اپنے رب کی عبادت کر سو ابو بکر رض پلٹ آئے اور ابن دغنہ انکے ساتھ سوار ہوا
اور پچھلے پہر قریش کے رئیسون مین گھوما سو انکو کہا کہ ابو بکر رض جیسا آدمی نہ با اختیار اپنے وطن سے نکلتا
ہے یعنے اس واسطے کہ اسمین نفع بڑہنے والا ہے اپنے اہل شہر کے واسطے اور نہ بے اختیار نکالا جاتا
ہے کیا تم نکالتے ہو ایسے مرد کو جو محتاج کی مدد کرتا ہے اور برادری سے سلوک کرتا ہے اور بوجھ کو اٹھاتا
ہے اور مہمان کی ضیافت کرتا ہے اور جائز مصیبتون مین لوگون کے کام آتا ہے تو قریش نے ابن دغنہ
کی امان کو رد نہ کیا اور انہون نے ابن دغنہ سے کہا کہ ابو بکر رض سے کہہ سو چاہیے کہ اپنے گھر مین اپنے رب کی
عبادت کرے اور اسمین نماز پڑہے اور جو چاہے پڑہے اور ہمکو اسکے ساتھ ایذا نہ دے اور اسکو ظاہر نہ کرے
سو مقرر ہم ڈرتے ہین کہ ہماری عورتون اور لڑکون کو فتنے مین ڈالے یعنے مبادا مسلمان ہو جاوین تو ابن
دغنہ نے یہہ بات ابو بکر رض سے کہی سو ابو بکر رض اس حال مین کچھ مدت ٹہیرے اپنے گھر مین اپنے رب کی
عبادت کرتے تھے اور اپنی نماز کو ظاہر نہین کرتے تہے اور اپنے گھر کے سوا اور جگہ نہ پڑہتے تہے پھر ابو بکر رض کو
خیال آیا یعنے سوائے پہلے خیال کے سو انہون نے اپنے گھر کے صحن مین مسجد بنائی اور اسمین نماز ادا کرتے
تہے اور قرآن پڑہتے تہے سو مشرکین کی عورتین اور لڑکے انپر ازدحام کرتے اور جمع ہوتے سنتے تہے اس سے
تعجب کرتے اور اسکو تعجب سے دیکھتے تہے اور ابو بکر رض بہت رونے والے مرد تھے جب قرآن پڑہتے تھے
تو اپنی آنسو نہ روک سکتے تہے تو کفار قریش کے رئیس اس سے گھبرائے یعنے اس واسطے کہ وہ جانتے تہے
کہ عورتون اور لڑکون کے دل نرم ہوتے ہین مبادا مسلمان ہو جاوین سو انہون نے ابن دغنہ کو بلا بہیجا
پہر وہ انکے پاس آیا تو قریش کے رئیسون نے کہا کہ ہمنے ابو بکر رض کو پناہ دی تہی تیری پناہ کے سبب سے
اس شرط پر کہ اپنے رب کی عبادت کرے سو البتہ وہ اس شرط سے بڑہ گیا سو اسنے اپنے گھر کے صحن مین مسجد
بنائی اور اسمین نماز اور قرآن کو ظاہر کیا اور البتہ ہمکو خوف ہے کہ ہماری عورتین اور لڑکے مفتون اور مبتلا ہون سو
تو اسکو منع کر سو اگر چاہے یہ کہ فقط اپنے گھر مین اپنے رب کی عبادت کرے بغیر اعلان کے تو کرے یعنے اسکی

اجازت ہو اور اگر نہ مانے مگر یہ کہ اُسکو ظاہر کرے تو اُس سے سوال کر کہ تیری امان تجھکو پہیر دے سو البتہ ہمنے برا جانا
کہ تیری امان کو توڑین اور نہین ہم برقرار رہنے والے واسطے ابو بکر رضہ کے اعلان کو یعنے ہم اسپر انکار کرنے سے
چپ نہین رہینگے کہ ہمکو خوف ہے کہ ہماری جورو لڑکے مسلمان نہ ہو جاوین عائشہ رضہ نے کہا سو ابن دغنہ ابو بکر
کے پاس آیا سو کہا کہ البتہ تو جانتا ہے جسپر مینے تجھسے عہد کیا تہا اور پناہ دی تہی سو یا تو اسپر اقتصار کر اور یا میری
امان مجھکو پہیر دے سو مقرر مین نہین چاہتا کہ عرب کے لوگ سنین کہ مین عہد توڑا گیا ایک مرد کے حق مین جسکو مینے
امان دی یعنے یہ پہیری بے عزتی کا سبب ہے تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ مین تیری امان تجھکو پہیر دیتا ہون اور خدا کی
امان پر راضی ہوتا ہون اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے فرمایا کہ مجھکو خواب مین معلوم ہوا تمہاری
ہجرت کا گہر کہجورون والی زمین دو پتہریلی زمینون کے درمیان سو جسنے چاہا مدینے کی طرف ہجرت کی اور
جنہون نے حبشے کی زمین مین ہجرت کی تہی انہین سے عام لوگ مدینے کی طرف پلٹ آئے (یعنے جب
انہون سے سنا کہ مسلمانون نے مدینے کو وطن ٹہیرایا ہے تو مکے کی طرف پہر آئے پہر اکثر نے اُنمین سے
مدینے کی طرف ہجرت کی اور جعفر وغیرہ حبش ہی مین رہے اور یہ سبب غیر اس سبب کے ہے جو پہلے مذکور ہوا
پہر پہٹنے بعض مہاجرین کے حبش سے پہلے ہجرت مین سو واسطے کہ اسکا سبب مشرکین کا سجدہ کرنا تہا
ساتہہ مسلمانون کے سورہ نجم مین تو مشہور ہوا کہ مشرکین مسلمان ہو گئے اور سجدہ کیا سو بعض حبش سے پلٹ آئے
تو مشرکین کو پہلے سے بہی زیادہ سخت پایا) اور ابو بکر رضہ نے مدینے کی طرف سفر کرنے کا سامان کیا یعنے چاہا
کہ اسکی طرف ہجرت کرین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ ٹہیر جا میری ذات سو واسطے کہ مین امید
رکہتا ہون کہ مجھکو بہی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ اور کیا آپ کو بہی اسکی امید ہے
میرے مان باپ آپ پر قربان ہون فرمایا ہان تو ابو بکر رضہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے تئین
ہجرت سے روکا تا کہ آپ کے ساتہہ ہون اور ابو بکر رضہ کے پاس دو اونٹ تہے انکو کیکر کے پتے چار مہینے کہلائے
عائشہ رضہ نے کہا سو جس حالت مین کہ ہم ایک دن ابو بکر رضہ کے گہر مین بیٹہے تہے سخت گرمی مین دوپہر کے
وقت کہ کسی کہنے والے نے ابو بکر رضہ سے کہا کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنا سر مُنہ لپیٹے ایسی
گہڑی مین کہ انمین ہمارے پاس نہ آیا کرتے تہے تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ میرے مان باپ پر قربان ہون قسم ہے اللہ کی
نہین لایا آپ کو اس گہڑی مین مگر کوئی بڑا کام عائشہ رضہ نے کہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور اندر
آنے کی اجازت مانگی تو ابو بکر رضہ نے آپ کو اجازت دی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اندر آئے سو فرمایا کہ
اپنے پاس والون کو باہر نکال دے کہ ایک بات پوشیدہ کرنے کی ہے تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ وہ تو فقط آپ کے
گہر والے ہی ہین یعنے عائشہ اور اسماء اور کوئی غیر نہین یا حضرت میرے مان باپ آپ پر فدا ہون فرمایا

کہ مجھکو ہجرت کی اجازت ہوئی تو ابو بکر رض نے کہا کہ یا حضرت تو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری
ان دونو سواریوں سے ایک سواری آپ لے لیجیئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے مول لی کہ مین غیر
کے اونٹ پر سوار نہین ہوتا عائشہ رض نے کہا سو ہمنے دونو کے سفر کا سامان نہایت جلد تیار کیا اور ہمنے
انکے واسطے ایک دستر خوان بنایا ایک ہمیلے مین تو اسماء نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹا اور اس سے
ہمیلے کا مُنہ باندہا تو اسی سبب سے انکا نام ذات النطاق ہوا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض جبل
ثور کے پہاڑ کی غار مین داخل ہوے ف ایک روایت مین ہے کہ ابو بکر رض کے گہر کے پیچھے ایک طاقی تہی
دونو اس سے نکلے حاکم نے کہا کہ متواتر ہین حدیثین اس باب مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کلمکے
سے نکلنا پیر کے دن تہا اور مدینے مین پہنچنا بہی پیر ہی کے دن تہا اور ایک روایت مین ہے کہ مکے
سے جمعرات کو نکلے تو انکے درمیان تطبیق یون ہے کہ مکے سے تو جمعرات کو نکلے تہے اور غار سے پیر کو
نکلے تہے اس واسطے کہ تین رات اسمین رہے سو وہ جمعہ کی رات اور ہفتہ کی رات اور اتوار کی رات ہے اور
پیر کی رات کو درمیان نکلے اور ایک روایت مین ہے کہ علی رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹے
تا کہ مشرکین معلوم کرین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیٹے ہین اور رات کالی قریش نے اختلاف اور مشورے
مین کہ کون حملہ کرے بستر والے پر اور اسکو باندہے یہان تک کہ انہون نے اس مشورے مین صبح کی تو ناگہان
انہون نے دیکہا کہ وہ علی ہین تو اس سے پوچہا تیرا ساتہی کہان ہے کہا مجھکو معلوم نہین تو انہون نے
جانا کہ وہ ہمسے نکل گیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ اپنے بستر پر نہ سوو مین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض کو بلوا کر اپنے بستر پر سلایا اور اسکو
سبز چادر اوڑہائی پہر نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قوم پر اور آپ کے ساتہ ایک مٹھی مٹی تہی تو آپ نے اسکو
انکے سرون پر کہنڈایا اور آپ یٰس پڑہتے تہے فہم لا یبصرون تک اور ابن عباس رض نے اس آیت کی تفسیر
مین روایت کی وادیمکر بک الذین کفروا آیۃ کہا کہ قریش نے ایک رات مکے مین باہم مشورہ کیا سو
بعضون نے کہا کہ جب صبح کرے تو اسکو بیڑیون مین قید کرو اور بعضون نے کہا کہ نہین بلکہ اسکو مار
ڈالو اور بعضون نے کہا نہین بلکہ اسکو وطن سے نکالدو تو خدا نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع
دی تو اس رات کو علی رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹے اور باہر نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
یہان تک کہ غار مین جا پہنچے اور رات گذاری مشرکون نے علی رض کی نگہبانی کرتے ہوئے گمان کرتے تہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہین یعنے انتظار کرتے تہے کہ اُٹہے اور اُسکے ساتہہ کرین جو چاہین پہر جب فجر ہوئی تو انہون
نے علی رض کو دیکہا سو کہا کہ تیرا ساتہی کہان ہے کہا مجھکو معلوم نہین تو انہون نے آپ کے قدم کا نشان

پہاڑ اسو جب وے پہاڑ کے پاس پہونچے تو انکو شبہ پڑ گیا سو وے پہاڑ پر چڑہے اور غار پر گذرے اور اسکے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکہا تو کہنے لگے کہ اگر اسمین داخل ہوتا تو اسکے دروازہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسمین تین رات ٹہیرے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر ہر طرف تلاش کو نکلے (فتح)

ت سو دونو اسمین تین رات چہپے رہے رات رہتا تہا پاس اُنکے عبد اللہ بن ابی بکر اور وہ جوان لڑکا تہا اور دانا اور سمجہدار تہا سو پچہلی رات کو اُنکے پاس سے مکے مین چلا آتا تہا تو صبح کرتا تہا ساتہہ قریش کے مکے مین جیسے کوئی مکے مین رات کاٹے یعنے اگر کوئی اسکو دیکہے تو گمان کرے کہ رات کو یہین تہا سو نہ سنتا تہا کوئی امر جس سے اُنکے ساتہہ مکر کیا جاوے یعنے اسمین دونو کی بدخواہی مطلوب ہو مگر اسکو یاد رکہتا تہا یہانتک کہ اُنکے پاس اس دن کی خبر لاتا جبکہ خوب اندہیرا ہوتا تو عامر بن فہیرہ ابو بکر رض کا غلام اُنکے واسطے ایک دودہار بکری بکریون مین سے چراتا تہا پہر ایک گہڑی رات گئی اسکو اُنکے پاس چرا لاتا تو دونو رات کاٹتے تازہ دودہ مین اور وہ دودہ انکی دودہار بکری کا تہا گرم کیا ہوا پہر عامر بن فہیرہ پچہلی رات بکریون کو آواز مارتا یعنے جیسا کہ چرانے والا بکریون کو جہڑکنے کی وقت آواز مارتا ہے سو فجر کرتا لوگون کے چرواہون مین تو نہ معلوم کرتا اسکو کوئی کہ بات کہان تہا کرتا یہ کام ہر رات کو ان تین راتون سے اور مزدور ٹہیرایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض نے ایک مرد کو بنی وائل سے اور وہ بنی عبد بن عدی کے قبیلے سے تہا رہبر ماہر اور خریت وہ ہے کہ راہ دکہلانے مین ماہر ہو البتہ ڈبویا تہا اُسنے ہاتہہ اپنا اندر قسم کے عاص بن وائل کی اولاد مین یعنے انکا ہم قسم تہا اور دستور تہا کہ جب ہم قسم کہاتے تو اپنے داہنے ہاتہہ خون یا خوشبو مین ڈبوتے تہے یا کسی اور چیز مین جسمین ہاتہہ آلودہ ہو تو یہ قسم کی تاکید ہوتی تہی) اور وہ مرد کفار قریش کے دین پر تہا سو دونو نے اسکو امین ٹہیرا کر اپنی دونو سواریان اُسکے حوالے کین اور اس سے وعدہ کیا کہ تین رات کے بعد تیسری صبح کو انکی دونو سواریان پہاڑ ثور کی غار پر لاوے یعنے تو وہ تیسری صبح انکی دونو سواریان اُنکے پاس لایا اور چلا ساتہہ اُنکے عامر بن فہیرہ (یعنے واسطے خدمت اور مدد دونو کے) اور رہبر راہ دکہلانے والا تو اسنے اُنکے ساتہہ سواحل کی راہ لی یعنے عسفان سے نیچے ابن شہاب نے کہا اور خبر دی مجہکو عبد الرحمن بن مالک نے اور وہ بہتیجا ہے سراقہ بن مالک کا کہ اُسکے باپ نے اسکو خبر دی کہ اُسنے سراقہ بن مالک سے سُنا کہتا تہا کہ کفار قریش کے ایلچی ہمارے پاس آئے مقرر کرتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین اور ابو بکر رض کے حق مین دیت ہر ایک کی دونو مین سے اُسکے واسطے جو اسکو مار ڈالے یا قید کرے سو جس حالت مین کہ مین اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس مین بیٹہا تہا کہ ایک مرد انمین سے سامنے آیا یہان تک کہ ہمپر کہڑا ہوا اور ہم بیٹہے تہے سو اسنے کہا کہ اے سراقہ مقرر مینے ابہی کچہہ لوگ ساحل مین دیکہے مین مین گمان

کرتا ہون کہ وہ محمد اور اُنکے ساتھی ہین سراقہ نے کہا سو مین معلوم کر گیا کہ وہ وہی ہین تو مینے اُس سے
کہا کہ وے وہ نہین ہین ولیکن تو نے فلان فلانے کو دیکھا کہ ہماری روبرو گئے پھر مین مجلس مین ایک گھڑی
ٹھیرا پھر مین کھڑا ہوا اور گھر مین آیا تو مینے اپنی باندی کو حکم کیا کہ میرا گھوڑا باہر نکالے ٹیلے کے پیچھے
اور اسکو میرے واسطے روک رکھے (یعنے تو مینے تیر سے فال لی تو فال نکلی کہ مجھکو فتح نہین اور باوجود
اسکے سواونٹ کی طمع سے مین باز نہ رہا) اور مین اپنا نیزہ لیکر گھر کے پیچھے سے نکلا تو مینے نیزے کے پھل
کو زمین پر کھینچا اور اُسکے اوپر کی طرف کو نیچے کیا (یعنے اُنکو ہاتھ سے پکڑا اور اُسکے پھل کو زمین پر
کھینچتا چلا تا کہ اُسکی چمک کسی اور کے واسطے ظاہر نہ ہو اسواسطے کہ مجھکو برا معلوم ہوا کہ کوئی اُسکے ساتھ
جاوے اور انعام مین اسکا شریک ہو) یہانتک کہ مین اپنے گھوڑے پاس آیا سو مین اُسپر سوار ہوا تو
مینے اسکو دوڑایا زقند مارتا یعنے دونو پاؤن اکٹھے اٹھاتا تھا اور اکٹھے رکھتا تھا یہانتک کہ مین اُنسے
قریب ہوا سو میرے گھوڑے کا پاؤن اُلجھا یعنے اسکو ٹھیڈا لگا وہ گر پڑا تو مین بھی اُس سے گر پڑا پھر مین
کھڑا ہوا اور مینے اپنا ہاتھ ترکش دان کی طرف جھکایا سو مینے اُس سے تیر نکالے **ف** مشرکین کے
پاس تین تیر تھے ایک پر یہ لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر
خالی تھا سو جب انکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اُن تیرون سے فال لیتے اگر اجازت
کا تیر اول ہاتھ مین آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا
تو چند روز ٹھیر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے **ت** تو مینے اُس سے فال لی کہ کیا مین انکو ضرر پہونچا
سکونگا یا نہین تو وہ تیر نکلا جو مجھکو برا معلوم ہوا یعنے منع کا تیر نکلا سو مینے تیرون کی نافرمانی کی اور
مین اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اس حال مین کہ میرے ساتھ زقند مارتا تھا یا مجھکو قریب کرتا تھا یہان
تک کہ جب مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی اور آپ مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور ابوبکر رضہ بہت
مڑ مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے اگلے دونو پاؤن گھٹنون تک زمین مین دھنس گئے سو مین اُس
سے گر پڑا پھر مینے اُسکو جھڑکا تو وہ کھڑا ہوا سو نہ قریب تھا کہ اپنے ہاتھ زمین سے نکالے یعنے اُس نے
بہت مشکل سے ہاتھ باہر نکالے سو جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو ناگاہ اُسکے دونو ہاتھ کے نشان سے
آسمان مین گرد بلند ہوئی مانند دھوئین کی پھر مینے تیرون سے فال لی تو وہ تیر نکلا جو مین نے برا جانا
یعنے تو انکا ضرر نہ کریگا تو مینے انکو پکارا کہ مینے آپ کو امان دی مین سراقہ بن مالک ہون ٹھیر جاؤ مین
تم سے بات کرون تو وہ ٹھیر گئے پھر مین گھوڑے پر سوار ہو کے اُنکے پاس آیا اور جب مین اُنسے روکا
گیا تو میرے دل مین پڑا یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غالب ہوجاوینگے تو مینے آپ سے کہا کہ سفر آپ کی

قوم نے آپکے حق مین دیت مقرر کی ہے اور مینے آپ کو خبر دی جو لوگ آپکے ساتھ ارادہ رکھتے ہین یعنے
حرص سے کہ اپر فتحیاب ہون اور مال خرچ کرنے سے واسطے آگے جو انکو پاوے اور اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے عہد کیا کہ نہ آپ سے لڑے اور نہ کسی کو آپ کی خبر دے اور تین دن تک آپ کی خبر کو چھپا رکھیں)
اور مینے خرچ سفر اور اسباب اُنکے پیش کیا تو ہم کیا آپ نے کچھہ چیز نہ میرے ساتھہ تہی اور نہ سوال کیا
مجھہ سے مگر یہی کہا ہماری خبر کو چھپا اور مینے آپ سے سوال کیا کہ مجھکو امان کا نوشتہ لکھدین سو آپ نے
عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم کیا تو اُسنے میرے واسطے چمڑے کے ایک ٹکڑے مین نوشتہ لکھا پہر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم چلے گئے (یعنے تو سراقہ پہر آیا ۔ وہ نہ ملتا تہا کسی سے مگر کہ کہتا تہا کہ مینے تمکو کفایت
کی اسطرف کوئی نہین سو نہ ملا کسی سے مگر کہ اُسکو پہیر لایا اور ایک روایت مین ہے کہ جب وہ پہرا تو
قریش سے کہا کہ تمکو معلوم ہے کہ مین راہ اور قدم کی کیسی بینائی رکہتا ہون اور مینے اسطرف کوئی نہین
دیکھا تو وہ پلٹ آئے اور ایک روایت مین ہے کہ پہر مین اس نوشتہ کو لیکر پہر آیا اور مینے اس معاملے
سے کسی کو کچھہ نہ بتلایا یہانتک کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد جنگ حنین سے فارغ
ہوئے تو مین نکلا کہ آپ سے ملون اور میرے ساتھہ نوشتہ تہا تو مین آپ کو جعرانہ مین ملا اور مین نے
اپنا ہاتھہ نوشتہ کے ساتھہ بلند کیا سو مین نے کہا کہ یا حضرت یہ آپ کا نوشتہ ہے تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وفا کا دن ہے سو مین مسلمان ہوا) ابن شہاب نے کہا سو خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر
نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم راہ مین زبیر سے ملے چند سواروں مسلمانون کے جو سوداگر تھے پلٹنے والے
شام سے یعنے شام مین تجارت کو گئے ہوئے تہے ان سے پلٹے آتے تہے تو زبیر نے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو اور ابوبکر رضہ کو سفید کپڑے پہنائے اور مدینے مین مسلمانون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے
نکلنا سنا تو ہر صبح کو سنگستان تک باہر نکلتے تہے اور آپ کی انتظار کرتے تہے یہانتک کہ دوپہر کی گرمی
انکو پہیر لاتی تو ایک دن بہت انتظار کے بعد پلٹے سو جب انہون نے اپنے گہرون مین ٹہکانا پکڑا ہی
تو ایک یہودی مرد انکے ایک قلعے پر چڑہا کسی چیز کے واسطے جسکو وہ دیکھتا تہا تو اُسنے حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب رضہ کو دیکھا سفید کپڑے پہنے ہوئے دور ہوتا تہا سراب نظر سے بسبب ظاہر
ہونے انکے کے واسطے اُسکے یعنے سراب انکے کپڑون کی سفیدی کے سامنے معدوم تہا سو یہودی اپنے
تئین نہ روک سکا یہ کہ اپنے بلند تر آواز سے کہا کہ اے گروہ عرب کے یہ ہے صاحب تمہارے دولت جسکو
تم انتظار کرتے تہے تو مسلمان ہتہیارون کی طرف اُٹھے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے
واسطے ہتہیار لیے سو آپ کو پتہریلی زمین پر جا ملے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھہ داہنے راہ

پہر یہان تک کہ اُنکے ساتہہ بنی عمرو کے قبیلے مین اُترے اور وہ پیر کا دان تہا ربیع الاول کے مہینے سو کہڑے
ہوئے ابوبکر رض لوگون کے ملنے کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپکے بیٹھے سو جو انصاری آتا تہا جس نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہوا نہ تہا وہ ابوبکر رض کو سلام کرنے لگا یعنے اس گمان سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
یہی ہین یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سورج کی دہوپ پہونچی تو ابوبکر رض آگے بڑہے یہان تک کہ
اپنی چادر سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سایہ کیا تو اُسوقت لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا سو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو کے قبیلے مین کچہ اوپر دس رات ٹہیرے اور بنیاد رکہی اس مسجد کی جسکی
بنیاد دہری گئی پرہیزگاری پر یعنے مسجد قبا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسمین نماز پڑہی پہر اپنی سواری
پر سوار ہوئے اور لوگ پاپیادہ آپ کے ساتہ چلے یہانتک کہ بیٹہ گئی اونٹنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
مسجد کے نزدیک جو مدینے مین ہے اور اسوقت اُسمین کئی مرد مسلمان نماز پڑہتے تہے اور وہ کہجورون کے
سوکہانے کی جگہہ تہی واسطے سہیل اور سہل کے دو لڑکون یتیمون کی جو اسعد بن زرارہ کی گود مین تہے سو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی آپ کے ساتہ بیٹہ گئی کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان
ہوگا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون لڑکون کو بلوایا اور اُنسے مربد کی زمین کی قیمت پوچہی تاکہ اسکو مسجد بناوین
تو دونون لڑکون نے کہا کہ یا حضرت بلکہ ہم آپ کو بخشدیتے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا یہ کہ
قبول کرین اُنسے بطور ہبہ کے یہانتک کہ اسکو دونون سے خریدا پہر وہان مسجد بنائی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اُسکی تعمیر مین اُنکے ساتہ اینٹین اُٹہانے لگے اور فرماتے تہے اور حالانکہ آپ اینٹین لاتے تہے کہ یہ بوجہ اوٹہانا
افضل ہے کہ خیبر کا بوجہ اوٹہانا ہے یہ بہت نیک اور پاکتر ہے اور فرماتے تہے کہ الٰہی مقرر معتبر تو اب آخرت کا ثواب ہے
سو بخشدے انصار اور مہاجرین پر سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد مسلمان کا شعر پڑہا نہین نام لیا گیا
اُسکا واسطے میرے زہری نے کہا کہ ہمکو حدیثون مین نہین پہونچا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی پورے
شعر کا بیت پڑہا ہو سوا ان بیتون کے **ف** ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے
مین تشریف لائے تو پہلے پہل قبا مین اترے اور عمار بن یاسر نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
ضرور تہا کہ کوئی مکان بناوین جسکے سائے مین بیٹہین اور جسمین نماز پڑہین تو آپ نے پتہر جمع کیے اور مسجد قبا
بنائی سو وہ اول مسجد ہے جو مدینے مین بنائی گئی اور درحقیقت وہ پہلی مسجد ہے جسمین حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے پہلے پہل اپنے اصحاب کے ساتہ جماعت سے نماز پڑہی ظاہر ہوکر اور وہ اول مسجد ہے جو
بنائی گئی واسطے جماعت عام مسلمانون کے اگرچہ اُس سے پہلے بہی کئی مسجدین بنائی گئی تہین لیکن واسطے
خصوصیت اُس شخص کے جس نے اُسکو بنایا اور جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

تشریف لانے سے پہلے کئی برس ہم مدینے مین رہے ہم مسجدین بناتے تھے اور نماز پڑہتے تھے اور علماء کو اختلاف
ہے کہ آیت لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم سے کونسی مسجد مراد ہے جمہور اسپر ہین کہ مراد اس سے قبا کی
مسجد ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے ظاہر آیت سے اور ایک روایت مین ہے کہ دو مرد باہم جہگڑے کہ آیت مذکور مین
کونسی مسجد مراد ہے ایک نے کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا کہ قبا کی مسجد ہے
سو دونو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یہی
میری مسجد ہے اور قبا کی مسجد مین بہت خیر ہے اور احتمال ہے کہ ہو مزیت اور زیادتی واسطے اسکے کہ اتفاق
پڑا بہت ٹہیرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے مدینے کی مسجد مین بخلاف قبا کی مسجد کے کہ نہین
ٹہیرے اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مگر بہت تہوڑے دن اور کافی ہے یہی زیادتی اور حق یہ ہے کہ
دونو کی بنیاد پرہیزگاری پر رکہی گئی ہے اور قول اللہ تعالی کا باقی آیت مین فیہ رجال یحبون ان یتطہروا
یعنے اسمین وہ مرد ہین جو دوست رکہتے ہین پاک رہنے کو یہ تائید کرتا ہے اسکی کہ مراد ساتھ اسکے مسجد
قبا ہے اور ابو داؤد مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ یہ آیت اہل قبا کے حق مین اتری ہے بنا بر اسکی
پس یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسس علی التقوی میری مسجد ہے تو اسمین بہید دور
کرنا وہم کا کہ پرہیزگاری پر بنیاد رکہنا خاص ہے ساتھ مسجد قبا کے یعنے ایسا نہین بلکہ دونو کی بنیاد پرہیزگاری
پر رکہی گئی ہے اور داؤدی وغیرہ نے کہا کہ یہ اختلاف نہین اسواسطے کہ دونو مین سے ہر ایک کی بنیاد
پرہیزگاری پر رکہی گئی ہے اور اسیطرح کہا سہیلی نے اسکے غیر نے کہا کہ قول اللہ تعالی کا من اول یوم
چاہتا ہے کہ وہ مسجد قبا ہے اسواسطے کہ بنیاد رکہنی اسکی تہی اول دن مین جس دن حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم ہجرت کے گہر مین اترے پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبا سے سوار ہو کر مدینے مین تشریف لائے
تو ہر ایک آدمی نے درخواست کی کہ ہمارے مکان مین اترین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی
کو چہوڑ دو کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہے جہان خدا کا حکم ہوگا وہان بیٹہے گی تو وہ مسجد کے منبر کی جگہ مین
بیٹھ گئی اور یہ جو کہا کہ دونو لڑکونکو بلوا کر اسکی قیمت پوچہی تو ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس باغ کی مجہہ سے قیمت کر کے مول لو تو انہون نے کہا کہ ہم اسکا مول نہین
چاہتے مگر خدا سے تو تطبیق دونو کے درمیان اسطور سے ہے کہ جب انہون نے یہ بات کہی تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ تم مین سے اسکا خاص مالک کون ہے تو انہون نے دو لڑکون کو معین کیا تو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے وہ جگہ مول کر لی اور احتمال ہے کہ جنہون نے یہ بات کہی تہی کہ اسکا مول
اللہ ہی سے چاہتے ہین انہون نے اسکا مول اپنے ذمہ لے لیا تہا کہ ہم اسکا مول مالک کو ادا کر دینگے اور حضرت

کی مسجد چلے چھپر تھا پہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اینٹون سے بنایا اور اسپر چھت ڈالی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد مسلمان کا شعر پڑھا تو مناسبت شعر مذکور کی واسطے حال مذکور کے واضح ہے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جو چیز وارد ہوئی ہے عمارت کو مکروہ ہونے مین وہ خاص ہے ساتھ اسچیز کے کہ حاجت سے زیادہ ہے اور امر دینی مین نہ ہو مانند بنانے مسجد کی یعنے حاجت سے زیادہ مکان بنانا مکروہ ہے اور یہ جو ابن شہاب نے کہا کہ ہمکو حدیثون مین نہین پہونچا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی پورے شعر کا بیت پڑھا ہو سوائے ان بیتون کے تو ابن تین نے کہا کہ انکار کیا گیا ہے زہری پر دو وجہ سے ایک یہ کہ یہ رجز ہے شعر نہین اسی واسطے اسکے قائل کو رجز کہتے ہین شاعر نہین کہتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ علماء کو اختلاف ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شعر پڑھا ہی یا نہین اور بنا بر جواز کے ایک بیت پڑھا ہے یا زیادہ اور بعضے کہتے ہین کہ ایک بیت شعر نہین اور ہمین نظر ہے نکتے اور جواب پہلی وجہ انکار سے یہ ہے کہ جمہور اسپر ہین کہ رجز شعر کی قسمون سے ہی جبکہ باوزن ہو اور بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو کہتے تھے تو قافیہ بندی کے ساتھ نہ پڑھتے تھے بلکہ ت کو با حرکت پڑھتے تھے اور ایک روایت مین اس طور سے آیا ہے فاغفر للمہاجرین والانصار اور یہ باوزن نہین اور دوسری وجہ کا جواب یہ ہے کہ منع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف شعر کا خود پیدا کرنا ہے نہ پڑھنا اسکا اور نہین دلیل اوپر منع پڑھنے اسکے کی بطور مثال کے اور زہری نے جو کہا کہ ہمکو نہین پہونچا تو اسمین زہری پر اعتراض نہین اگرچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ آپ نے شعر پڑھا سوائے اسکے کہ نقل کیا ہے اسکو زہری نے اس واسطے کہ اس نے تو صرف اسکی نفی کی ہے کہ مجھکو نہین پہونچا اس سے مطلق نفی نہین کی علاوہ اسکے ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی شعر اس سے پہلے نہین پڑھا مگر یہ سو شاید زہری کو یہ روایت نہین پہونچی اور جو بخاری مین ہے وہ صحیح تر ہے اور وہ قول اسکا ہے کہ شعر ایک مرد مسلمان کا اور اس حدیث مین جواز قول شعر کا ہے اور اسکی قسمون کا خاصکر رجز کا لڑائی مین اور واسطے مدد کرنے کے اعمال شاقہ پر کہ اسمین اٹھانا ہمتون کا ہے اور شجاعت اور جوش دلانا دلون کو ہے اوپر محنت کرنے امور مشکل کے دفع۔ **حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ وَفَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَاءَ صَنَعْتُ سُفْرَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُہٗ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْہِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّیْتُ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ** ترجمہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تیار کیا مینے کھانا اور دسترخوان واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر کے جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو مین نے اپنے باپ سے کہا کہ نہین پاتی مین کچھ چیز جسکے ساتھ دسترخوان کا سر باندھون مگر اپنا کمربند اس نے کہا کہ اسکو دو ٹکڑے کر تو مینے کیا پس نام رکھی گئی مین ذات النطاقین یعنے صاحب دو کمربند کے ف اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ اسکو کمر بند پھاڑنے کا باپ نے حکم کیا اور کمر بند اسچیز کو کہتے ہین جسکے ساتھ کمر باندہی جاتی ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ ایک کپڑا ہے کہ اسکو عورت پہنتی ہے اور اسکے درمیان کو رسی سے باندہتی ہے پہر اسکے اوپر کی
طرف کو نیچے کی طرف پر چھوڑ دیتی ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ
تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ
اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ. ترجمہ براء سے
روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف متوجہ ہوئے تو سراقہ آپکے پیچھے لگا تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اسکو بد دعا دی تو اسکے گہوڑے کے پاؤن زمین مین دہنس گئے کہا میرے واسطے خدا سے
دعا کیجیے اور مین آپ کو ضرر نہین کرونگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے واسطے دعا کی اُسنے نجات
پائی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی سو آپ ایک چرواہے پر گذرے ابو بکر صدیق رضنے کہا سو مینے
پیالہ لیا اور بقدر پیاس کے اسمین دودہ دوہا پہر مین اسکے پاس آیا سو آپنے پیا یہان تک کہ مین راضی ہوا
ف اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ
الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ
خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى ترجمہ اسماء رضسے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن زبیر رضسے حاملہ ہوئی اسماء رضنے کہا
سو مین نکلی یعنے مدینے کو اور حالانکہ میرے حمل کی مدت تمام ہو چکی تہی سو مین مدینے مین آئی اور قبا مین
اتری اور مینے اسکو قبا مین جنا پہر مین اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لائی تو مینے اسکو آپ کی گود مین رکہا
پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہجور منگوائی اور اسکو چبایا پہر اسکے منہ مین تہوکا تو جو چیز پہلے پہل اسکے پیٹ
مین داخل ہوئی وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تہوک تہی پہر کہجور کو اسکے منہ مین کہلا اسکے تالو سے اُس کو
ملا پہر اسکے واسطے دعا کی اور فرمایا کہ الہی اسمین برکت کر اور وہ اول لڑکا تہا جو پہلے پہل اسلام مین پیدا ہوا یعنے
مدینے مین مہاجرین سے اور دوسری روایت مین ہے کہ اسماء نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

کی اور حالانکہ وہ حاملہ تھی اور حبش مین پہلے پہل مہاجرین سے عبداللہ بن جعفر پیدا ہوا اور ایہر انصار سے مدینے مین ہجرت کی بعد سو پہلے پہل مسلمہ بن مخلد پیدا ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا تو مسلمانون کو اس سے نہایت خوشی ہوئی اسواسطے کہ یہود کہتے تہے کہ ہمنے مسلمانون کو جادو کر ڈالا ہے انکے یہان اولاد نہ ہوگی (فتح) **حدثنا** قتیبۃ عن ابی اسامۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت اول مولود ولد فی الاسلام عبداللہ بن الزبیر اتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ فلاکہا ثم ادخلہا فی فیہ فاول ما دخل فی بطنہ ریق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ اول لڑکا جو اسلام مین پیدا ہوا عبداللہ بن زبیر ہے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کہجور لیکر اپنی منہ مین چبائی پہر اسکو اسکے منہ مین ڈالا سو پہلی پہل اسکے پیٹ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تہوک داخل ہوئی **ف**۔ اور عبداللہ بن زبیر ہجرت کے پہلے سال مین پیدا ہوئے **حدثنی** محمد قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنی ابی قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال حدثنا انس بن مالک قال اقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ وہو مردف ابا بکر [۱] فیقول یا ابا بکر من ہذا الرجل الذی بین یدیک فیقول ہذا الرجل یہدینی الطریق قال فیحسب الحاسب انہ انما یعنی الطریق وانما یعنی سبیل الخیر فالتفت ابو بکر فاذا ہو بفارس قد لحقہم فقال یا رسول اللہ ہذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم اصرعہ فصرعہ الفرس ثم قامت تحمحم فقال یا نبی اللہ مرنی بم شئت قال فقف مکانک لا تترکن احدا یلحق بنا قال فکان اول النہار جاہدا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اخر النہار مسلحۃ لہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانب الحرۃ ثم بعث الی الانصار فجاءوا الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہما وقالوا ارکبا امنین مطاعین فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وحفوا دونہما بالسلاح فقیل فی المدینۃ جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ فاشرفوا ینظرون ویقولون جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ فاقبل یسیر حتی نزل جانب دار ابی ایوب فانہ لیحدث اہلہ اذ سمع بہ عبد اللہ بن سلام وہو فی نخل لاہلہ یخترف لہم فعجل ان یضع الذی یخترف لہم فیہا فجاء وہی معہ فسمع من نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی اہلہ فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای بیوت اہلنا اقرب فقال ابو ایوب انا یا نبی اللہ ہذہ داری وہذا بابی قال فانطلق

[۱] وابو بکر شیخ یعرف ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاب لا یعرف قال فیلقی الرجل ابا بکر

نبی لنا مقیلا قال قوموا علی برکۃ اللہ فلما جاء نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء عبد اللہ بن سلام فقال اشہد انک رسول اللہ وانک جئت بحق وقد علمت یہود انی سیدہم وابن سیدہم واعلمہم وابن اعلمہم فادعہم فسلہم عنی قبل ان یعلموا انی قد اسلمت فانہم ان یعلموا انی قد اسلمت قالوا فی ما لیس فی فارسل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبلوا فدخلوا علیہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الیہود ویلکم اتقوا اللہ فواللہ الذی لا الہ الا ہو انکم لتعلمون انی رسول اللہ حقا وانی جئتکم بحق فاسلموا قالوا ما نعلمہ قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قالہا ثلث مرار قال فای رجل فیکم عبد اللہ بن سلام قالوا ذاک سیدنا وابن سیدنا واعلمنا وابن اعلمنا قال افرأیتم ان اسلم قالوا حاشی للہ ما کان لیسلم قال افرأیتم ان اسلم قالوا حاشی للہ ما کان لیسلم قال افرأیتم ان اسلم قالوا حاشی للہ ما کان لیسلم قال یا ابن سلام اخرج علیہم فخرج فقال یا معشر الیہود اتقوا اللہ فواللہ الذی لا الہ الا ہو انکم لتعلمون انہ رسول اللہ وانہ جاء بحق فقالوا کذبت فاخرجہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف متوجہ ہوئے ابو بکر رض کو اپنے پیچھے چڑہائے تھے اور ابو بکر رض بڑہے مرد تہی پہچانے جاتے تہے یعنے انکو لوگ پہچانتے تھے کہ وہ سفر تجارت مین اہل مدینہ کے پاس سے ہو کر آتے جاتے تہی برخلاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں امرون مین کہ مکے سے انکے سفر کا زمانہ بعید تہا اور نہ آپ کو سفید بال آئے تہی نہین تو درحقیقت حضرت ابو بکر رض سو عمر مین بڑے تھے) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تہے نہ پہچانے جاتے تہے یعنے بہ سبب کم آنے اور نہ سفید ہونے بالون کے سو کوئی مرد ابو بکر رض سے ملتا تو کہتا کہ اے ابو بکر رض یہ تیرے آگے کون ہے ابو بکر رض صدیق کہتے کہ یہ مرد مجہکو راہ دکہاتا ہے تو گمان کرنے والا گمان کرتا کہ اسکی مراد فقط راہ ہے اسکے کچھ نہین کہ اسکی مراد تو فقط نیکی کی راہ تہی سو ابو بکر رض نے مڑکر دیکھا تو ناگہان دیکھا کہ ایک سوار ہے انکو کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوار ہے جو ہمکو آ ملا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑکر دیکھا پہر کہا الہی اسکو گرا دے تو گہوڑے نے اسکو گرا دیا پہر کہڑا ہوا بولتا یعنے بعد اسکے کہ وہ بچا یا اور حضرت سے دعا کی درخواست کی تو سوار یعنے سراقہ نے کہا کہ مجھکو حکم کیجیے جو چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر کہڑا رہ البتہ نہ چھوڑ کسی کو کہ ہمکو ملے یعنے ہماری طرف کسی کو نہ آنے دے سو دن کے پہلے پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے والا تہا اور پچھلے پہر آپ کی نگہبانی کرنے والا تہا سو وہان سے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے اور پتھریلی زمین مین اترے پہر

انصار کو بلا بھیجا تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دونو کو سلام کیا اور کہا کہ دونو سوار ہوؤ
اس حال مین کہ بے خوف ہو بدی دشمنون کی سے اور فرمانبرداری کی گئی ہو سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر رض سوار ہوئے اور انصار نے دونو کا گرد ہتہیارون سے گہیرا تاکہ کوئی دشمن آپ کو ایذا نہ دے تو مدینے
مین لوگون نے کہا کہ اللہ کے پیغمبر تشریف لائے اللہ کے پیغمبر تشریف لائے بلند جگہون پر چڑہ کر دیکہنے لگے اور
کہتے ہتے کہ اللہ کے نبی آئے اللہ کے نبی آئے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلتے آگے بڑہے یہان تک کہ
ابو ایوب کے گہر کے پاس اترے سو مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لوگون سے بات کرتے ہتے کہ ناگاہ
عبداللہ بن سلام (یہودیون کے ایک بڑی عالم ہتے) نے آپ کو سنا اور وہ اپنے گہر والون کی کہجورون
مین تہا اُنکے واسطے میوہ چنتا تہا سو جلدی کی اُسنے یہ کہ رکہے میوہ جو اُنکے واسطے کہجورون مین چنتا تہا
یعنے عبداللہ بن سلام نے اتنی جلدی کی کہ میوہ کو بہی اپنے گہر مین نہ پہونچایا سو وہ آیا اور حالانکہ میوہ
اسکے ساتہ تہا تو اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا یعنے اور مسلمان ہو گیا بعد اسکے کہ تین سوالون
کا جواب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ٹہیک سنا پہر اپنے گہر والون کی طرف پلٹ گیا تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری لوگون سے کس کا گہر قریب ہے ابو ایوب نے کہا کہ یا حضرت مین قریب تر ہون
یہ میرا گہر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے فرمایا سو جا اور ہمارے واسطے دوپہر کے سونے کی جگہ طیار کر اُسنے کہا کہ
اٹہہ کہڑے ہوؤ دونو خدا کی برکت پر سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو ایوب کے گہر مین تشریف لائے
تو عبداللہ بن سلام آیا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک آپ خدا کے رسول ہین اور بیشک
آپ سچا دین لائے ہین اور البتہ یہودیون کو معلوم ہے کہ مین انکا سردار ہون اور اُنکے سردار کا بیٹا اور اُن
مین بڑا عالم ہون اور بڑے عالم کا بیٹا سو انکو بلا کر میرا حال اُنسے دریافت کیجیے پہلے اس سے کہ وہ معلوم
کرین کہ مین مسلمان ہوا ہون سو اگر وے جانین گے کہ مین مسلمان ہو چکا ہون تو میرے حق مین وہ
کہین گے جو مجہہ مین نہین یعنے مجہہ پر بہتان باندہین گے یعنے کہین گے کہ بہت برا ہے تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے انکو بلا بہیجا سو وے آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے یعنے بعد اسکے
کہ عبداللہ بن سلام اندر چہپ کر بیٹہ رہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ اے گروہ یہود
کے تمکو خرابی ڈرو اللہ سے جسکے سوا کوئی لائق عبادت کو نہین البتہ تمکو معلوم ہے کہ مین سچا رسول ہون
اور مین تمہارے پاس سچا دین لایا ہون سو تم مسلمان ہو جاؤ یہودیون نے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ تم خدا کے
رسول ہو یہ اُنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تین بار کہا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عبداللہ بن سلام تم مین کیسا شخص ہے یہود نے کہا یہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا اور ہم

ہین بڑا عالم ہے اور ہمارے بڑے عالم کا بیٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجاوے تو تم مجھے مان لوگے کہا خدا اسکو اسلام سے پناہ مین رکھے وہ مسلمان نہین ہونے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلام کے بیٹے ان کے پاس باہر نکل آ تو عبداللہ بن سلام باہر نکل آئے سو کہا کہ اے گروہ یہود کے ڈرو اس اللہ سے کہ نہین کوئی لائق عبادت کی سوائے اسکی بیشک تم جانتے ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور وہ سچا دین لایا ہے تو یہود نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نکال دیا **ف** ایک روایت مین عبداللہ بن سلام سے آیا ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا اور پہچانا مینے آپ کی صفت اور نام کو سو مین اس سے خوش تہا یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے سو مینے آپ کو سنا اور مین کھجور کے سر پر تہا سو مینے سنکر اللہ اکبر کہا تو میری پھوپھی نے مجھ سے کہا کہ اگر تو موسے کو سنتا تو ایسا خوش نہ ہوتا تو مینے کہا کہ قسم ہے اللہ کی وہ موسیٰ کا بھائی ہے پیغمبر کیا گیا ساتھ اسچیز کے کہ پیغمبر کیا گیا ساتھ اسکے موسیٰ تو اسنے کہا ای میرے بھتیجے یہ وہی ہے کہ ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ عنقریب پیغمبر کر کے بھیجا جاویگا ساتھ نفس قیامت کے مینے کہا ہان اسنے کہا پس ایمان لا ساتھ اسکے اس وقت پھر مین آپ کے پاس آکر مسلمان ہوا پھر مین اپنے گھر والون پاس آیا سو مینے انکو حکم کیا ساتھ مسلمان ہونے کے تو وے مسلمان ہوئے پھر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو مینے کہا کہ یہودی بڑے مفتری ہین الخ اور کہتے ہین کہ جب بادشاہ تبع نے مکے اور مدینے کے لوگون سے جہاد کیا اور مدینے مین اترا تو چار سو یہودی عالم اسکے پاس گئے تو خبر دی اسکو عالمون نے ساتھ اسچیز کے کہ واجب ہے تعظیم کعبے کی سے اور خبر دی اسکو کہ عنقریب ایک پیغمبر پیدا ہوگا اسکے رہنے کی جگہ مدینہ ہے تو اسنے ان عالمون کی تعظیم کی بایںطور کہ کعبے پر کپڑے کا غلاف چڑھایا اور پہلے پہل اسی نے خانے کعبے کو غلاف چڑھایا پھر لکھا ایک کاغذ لکھا اور انمین سے ایک عالم کی سپرد کیا اور اسکو وصیت کی کہ اگر تو اس پیغمبر کو پاوے تو یہ میرا کاغذ اسکو پہونچا دینا سو کہتے ہین کہ ابو ایوب جس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر مین اتارا تہا اس مرد کی اولاد سے تہا جسکے پاس تبع کا کاغذ تہا (فتح) **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فِي اَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيلَ لَهٗ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ مِنْ اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مقرر کیا تہا عمر نے واسطے مہاجرین کے لیے جنہون نے دونو کے قبلون کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر مین حاضر

ہوئے) حصہ بیت المال سے چار ہزار چار مین یعنے ہر ایک کو انمین سے چار ہزار دیتے تہے اور مقرر کیا حصہ اسطی
ابن عمر رضہ کے ساڑہے تین ہزار تو کسی نے اُس سے کہا کہ ابن عمر رضہ بہی مہاجرین مین سے ہے سو تو نے اُسکا
حصہ چار ہزار سے کیون کم کیا تو عمر رضہ نے کہا کہ سوای اسکے کچہہ نہین کہ ہجرت کی ساتہ اسکے اُسکے ماں باپ نے
یعنے نہین وہ اُس شخص کی طرح جسنے اپنی جان سے ہجرت کی **ف** یعنے وہ اُس وقت اپنے باپ
کی پرورش مین تہا اسکے باپ نے ہجرت کی تو وہ بہی اُسکے ساتہ چلا آیا سو نہین وہ اُسکی طرح جسنے بخود
مستقل ہجرت کی بغیر تبعیت کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ح وَحَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ
مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا
غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا **ترجمہ**
خباب رضہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہجرت کی اس حال مین کہ ہم خدا کی ضامندی
چاہتے تہے اور ہمارا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوا سو بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئے یعنے مر گئے اور
اپنے اجر سے کچہہ نہ کہایا انمین سے مصعب بن عمیر ہین کہ جنگ احد کے دن شہید ہوئے سو نہ پائی ہم نے کچہہ
جس مین اسکو کفناوین مگر ایک کملی سیاہ اور سفید جب ہم اُس سے اُسکا سر ڈہانکتے تو اسکے پاؤن کہل
جاتے تہے اور جب ہم اُسکے پاؤن ڈہانکتے تہے تو اسکا سر کہل جاتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو
حکم کیا کہ اُس سے اُسکا سر ڈہانکین اور اُسکے پاؤن پر اذخر کی گہانس ڈالدین اور بعضے ہم مین سے وہ ہین
کہ انکا میوہ پختہ ہوا سو وہ انکو چنتے ہین **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ
عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ
إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا
وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ
كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ

بَرَدَ لَنَا وَاِنَّ کُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ کَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَبِي

ترجمہ ابو بردہ رض سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض نے مجھ سے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ سے کیا کہا تھا میں نے کہا نہیں کہا کہ میرے باپ نے تیرے باپ سے کہا تھا کہ اے ابو موسے کیا تجھکو خوش لگتا ہے اسلام لانا ہمارا ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہجرت کرنا ہمارا ساتھ آپ کے اور جہاد کرنا ہمارا ہمراہ آپ کے اور ہمارے سب عمل ساتھ آپ کے خدا کے نزدیک ثابت ہوں یعنے ہمکو انکا ثواب ملے اور جو عمل کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کے بعد کیا ہے نجات پاویں ہم اُس سے از روی کفاف کے برابر ساتھ برابر کے یعنے موجب ثواب کا ہو اور نہ عذاب کا تو تیرے باپ نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی البتہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا اور نماز پڑہی اور روزہ رکھا اور ہم نے بہت نیکیاں کیں* اور مقرر ہم اسکے ثواب کی امید رکھتے ہیں سو میرے باپ یعنے عمر رض نے کہا کہ لیکن میں تو قسم ہے اُسکی جس کے قابو میں عمر کی جان ہے البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ مقرر پہلے عمل ہمارے واسطے ثابت ہوں اور جو عمل کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا اس سے نجات پاویں از روی کفاف کے برابر ساتھ برابر کے (ابو بردہ کہتا ہے) سو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مقرر تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے اور مراد ابو بردہ کی بہتر ہونا عمر رض کا ہے اعتبار مذکور سے نہیں تو یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمر رض افضل ہے ابو موسے سے نزدیک سب گروہوں اسلام کے لیکن نہیں منع ہے کہ فوقیت دیجاوی بعضے مفضول کو ساتھ ایک فضیلت کے کہ نہ مستلزم ہو افضلیت مطلق کو اور باوجود اسکے پس عمر رض اس فضیلت میں بھی ابو موسے سے افضل ہے اس واسطے کہ خوف کا مقام افضل ہے امید کے مقام سے پس علم محیط ہے ساتھ اسکے کہ آدمی نہیں خالی ہے کسی دکسی قصور سے ہر چیز میں کہ ارادہ کرے خیر سے اور سوای اسکے نہیں کہ کہا عمر رض نے یہ واسطے کسر نفسی کے نہیں تو اسکے فضائل اور کمالات مشہور تر ہیں اس سے کہ ذکر کیے جاویں (فتح الباری)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ اَوْبَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ اِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ اَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ فَقَدِمْتُ اَنَا وَعُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَاَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ ترجمہ ابو عثمان رض سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رض سے سنا کہ جب اسکو کہا جاتا کہ تو نے اپنے باپ سے پہلے ہجرت کی تو غصے ہوتے یعنے میں نے اپنے باپ سے پہلے ہجرت نہیں کی بلکہ اسکے ساتھ ہی ہجرت کی ابن عمر رض نے کہا سو میں اور عمر رض دونوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

* اور ہمارے ہاتھ پر بہت لوگ مسلمان ہوئے۔

پاس آئے تو ہمنے آپ کو دوپہر کے وقت سوتے پایا سو ہم اپنی جگہ کی طرف پلٹ گئے سو عمر رض نے مجھکو بھیجا اور کہا کہ جا دیکھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے ہین یا نہین سو مین آپکے پاس آیا اور آپکے پاس اندر گیا سو مینے آپ سے بیعت کی پہر مین عمر رض کی طرف چلا سو مینے اُسکو خبر دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے ہین سو ہم بہت تیز چلے یہانتک کہ عمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے سو آپ سے بیعت کی پہر مینے آپ سے بیعت کی **ف** یہ جو کہا کہ مین اور عمر دونو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو مراد یہ ہے کہ بیعت کی وقت آئے اور شاید یہ بیعت رضوان تہی اور احتمال ہے کہ ہو یہ بیعت غیر قتال پر اور ابن عمر رض نے تو صرف اسکو اس واسطے ذکر کیا تا کہ بیان کرے سبب وہم اُس شخص کا جو کہتا ہے کہ اُس نے باپ سے پہلے ہجرت کی اور سوای اسکے کچھ نہین کہ اس نے تو اپنے باپ سے پہلے فقط بیعت کی تہی اور جب اسکی بیعت اپنے باپ کی بیعت سے پہلے ہوئی تو بعضے لوگون نے وہم کیا کہ اُسکی ہجرت بہی اُسکے باپ کی ہجرت سے پہلے تہی اور حالانکہ اسطرح نہین اور سوای اسکے کچھ نہین کہ جلدی کی اس نے طرف بیعت کی اپنے باپ سے پہلے واسطے حرص کے اوپر حاصل کرنے خیر کے اور اسواسطے کہ اُسکے تاخیر مین عمر رض کا کچھ فائدہ نہ تہا اور باپ کے بعد پہر دوسری بار ہجرت کی (فتح) **حدثنا** احمد بن عثمان قال حدثنا شریح بن مسلمة قال حدثنا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابى اسحاق قال سمعت البراء يحدث قال ابتاع ابو بكر من عازب رحلا فحملته معه قال فسأله عازب عن مسير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أخذ علينا بالرصد فخرجنا ليلا فاحثثنا ليلتنا ويومنا حتى قام قائم الظهيرة ثم رفعت لنا صخرة فأتيناها ولها شيء من ظل قال ففرشت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروة معى ثم اضطجع عليها النبى صلى الله عليه وسلم فانطلقت انفض ما حوله فاذا انا براع قد اقبل فى غنيمة يريد من الصخرة مثل الذى اردنا فسألته لمن انت يا غلام فقال انا لفلان فقلت له هل فى غنمك من لبن قال نعم قلت له هل انت حالب قال نعم فاخذ شاة من غنمه فقلت له انفض الضرع قال فحلب كثبة من لبن ومعى اداوة من ماء عليها خرقة قد روأتها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فصببت على اللبن حتى برد اسفله ثم اتيت به النبى صلى الله عليه وسلم فقلت اشرب يا رسول الله فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رضيت ثم ارتحلنا والطلب فى اثرنا قال البراء فدخلت مع ابى بكر على اهله فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمى فرأيت اباها فقبل خدها وقال كيف انت يا بنية **ترجمہ** براء رض سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رض نے عازب سے اونٹ کا پالان خریدا سو مینے

اسکو اُنکے ساتھ اٹھایا تو عازب نے اُس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا حال یعنے پالان کے اٹھانے
سے پہلے ابو بکر رضی نے کہا کہ روکی گئی ہماری راہ ساتھ نگہبانی کے یعنے کافر مترصد تھے کہ ہمکو پاوین سو ہم رات
کو نکلے سو ہمنے اپنے رات اور دن کو زندہ رکھا یعنے رات اور دن چلے یہان تک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی پھر ہمکو
ایک پتھر دراز نظر پڑا سو ہم اُسکے پاس آئے اور اُسکے واسطے کچھ سایہ تھا تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
واسطے ایک پوستین بچھائی جو میرے ساتھ تھی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسپر لیٹ گئے سو مین چلا آپ
کے گرد نگہبانی کرتا سو ناگہان مینے ایک چرواہا دیکھا کہ اپنی بکریون مین سامنے چلا آتا ہے ہماری طرح
پتھر کا سایہ چاہتا ہے تو مینے اس سے پوچھا کہ اے غلام تو کس کا مملوک ہے کہا فلانے کا مملوک ہون
تو مینے اُس سے کہا کہ کیا تیری بکریون مین دودہ ہے اُسنے کہا ہان مینے اس سے کہا کیا تجھکو دوہنے
کی اجازت ہے اُس نے کہا ہان تو اُسنے اپنی بکریون سے ایک بکری پکڑی سو مینے اُس سے کہا کہ تھن کو
گرد سے جھاڑ لے سو اُسنے بقدر پیاس کے دودہ دوہا اور میرے ساتھ پانی کی چھاگل تھی اُسپر کپڑا لپٹا تھا
تیار رکھا تھا مینے اُسکو حضرت کے واسطے کہ اس سے پانی پیتے تھے اور وضو کرتے تھے سو مینے دودہ پر پانی ڈالا یہان
تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہوا پھر مین اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو مینے کہا کہ یا حضرت پیجیے
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیا یہان تک کہ مین راضی ہوا پھر ہمنے کوچ کیا اور ڈھونڈہنے والے ہمارے
پیچھے تھے براء نے کہا سو داخل ہوا مین ساتھ ابو بکر رض کے اسکے گھر والون پر تو ناگہان اُنکی بیٹی عائشہ رض لیٹی
تھی اسکو تپ پہونچی تھی سو مینے اُسکے باپ کو دیکھا کہ اسکے رخسارے چومے اور کہا کہ ای بیٹی کیا حال ہے
ف اس حدیث کی شرح علامات النبوۃ مین گذر چکی ہے اور کچھ سراقہ کی حدیث مین اور تھا دخل براء
کا ابو بکر رض کے اہل پر پردے کے اترنے سے پہلے قطعا اور نیز براء اس وقت بالغ نہین تھا اور اسیطرح عائشہ
بھی بالغ نہ تھین (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَ
الْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ
فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا ترجمہ انس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور حالانکہ آپ کے اصحاب مین ابو بکر رض کے سوا کوئی
بڈھا نہ تھا یعنے اُنکے بال بہت سفید تھے سو انہون نے ڈاڑہی کو مہندی اور وسمہ سے خضاب کیا اور دوسری

روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور آپ کی اصحاب مین بڑی عمر کے
ابوبکر رضی تھے سو خضاب کیا اسکو مہندی اور وسمہ سے یہان تک کہ اسکا رنگ نہایت سرخ ہوا ف کتم ایک
قسم کے پتے ہوتے ہین اُنکے ساتھ خضاب کیا جاتا ہے مانند آس کی اور وہ ایک سبزہ ہے جو چھوٹی تیرو ان
مین اوگتا ہے اسکی شاخین تاگے کی طرح نیچے لٹک آتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ وسمہ ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ نیل ہے (فتح) حدثنا اصبغ قال حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن
عروة بن الزبير عن عائشة ان ابا بكر تزوج امرأة من كلب يقال لها ام بكر فلما هاجر ابو بكر
طلقها فتزوجها ابن عمها هذا الشاعر الذي قال هذه القصيدة رثى كفار قريش وماذا
بالقليب قليب بدر من الشيزى تزين بالسنام + وماذا بالقليب قليب بدر + من القينات و
الشرب الكرام + تحيي بالسلامة ام بكر + وهل لي بعد قومي من سلام + يحدثنا الرسول
بان سنحيى + وكيف حياة اصداء وهام ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی نے ایک عورت
کو بنی کلب کے قبیلے سے نکاح کیا اسکو لوگ ام بکر کہتے تھے سو جب ابوبکر رضی نے ہجرت کی تو اسکو طلاق
دی پہر نکاح کیا اس سے اُسکے چچیرے بہائی اس شاعر نے جس نے یہ قصیدہ کہا کفار قریش کے واسطے
مرثیہ کہا یعنے جبکہ وہ جنگ بدر کے دن مارے گئے اور بدر کے کوئین مین ڈالے گئے اور کیا ہے کوئین
مین یعنے بدر کے کوئین مین اصحاب پیالون کے سے جو زینت دی گئی ہین اوپر کیے گئے ہین اونٹون
کی کوہانون کی گوشت سے (یعنے اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت لوگون کو کہلاتے تھے اور کوہان کو اس
واسطے خاص کیا کہ اُسکا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے) اور کیا ہے کوئین مین بدر کے کوئین مین
گانے والے لونڈیون اور شراب خوار بزرگون سے ف حاصل معنے ان دونو بیتون کے یہ ہین کہ ان
لوگون نے دنیا کی عمدہ چیزون اور لذیذ کہانون سے خوب مزہ اٹہایا اور جو چاہا کہایا اور اب جو یہ کوئین
مین پڑے ہین تو انکو تکلیف اور عذاب ہنین ف اور دعا کرتی ہے مجھکو ام بکر ساتھ سلامت
رہنے کے قتل ہونے سے اور کیا ہے واسطے میرے بعد مرنے قوم میری کے سلامت رہنا یعنے جب
میری قوم مرگئی تو مین کیونکر سلامت رہونگا) بیان کرتے ہین ہم سے رسول ساتھ اسکے کہ ہم زندہ
ہونگے یعنے قیامت مین اور کسطرح ہے زندہ ہونا الو اور کوپری کا ف ہام عطف تفسیری ہے واسطے
اصداء کے اور بعضے کہتے ہین کہ صدی ایک جانور ہے جو رات کو اڑتا ہے اور ہام سر کی کوپری
ہے کہ اُنکے گمان مین اُس سے الو نکلتا ہے اور مراد شاعر کی ان بیتون سے انکار قیامت کا ہے یعنے
قیامت مین آدمی دوسری بار زندہ نہین ہونگے اور نہ کسی کا حساب ہوگا اور نہ کسی کے واسطے ثواب

عذاب ہوگا گویا کہتا ہے کہ جب آدمی اس جانور کی طرح ہوگیا .... تو پھر دوسری بار اسطرح آدمی بنے گا یعنے ممکن نہین کہ آدمی مرنے کے بعد پھر جی اُٹھے اور اہل لغت نے کہا کہ جاہلیت کے زمانے مین کافرون کا گمان تہا کہ جو قتل ہو جاوے اُسکی روح اُلّو ہو جاتی ہے (فتح) حدثنا مُوسَى بنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ بَعْضَهُمْ طَاطَا بَصَرَهُ رَاٰنَا قَالَ اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ اِثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ترجمہ ابو بکر رض سے روایت ہو کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین چھپا تہا سو مینے اپنا سر اُٹھایا تو ناگہان مین نے قوم کفار کے پاون دیکھے سو مینے کہا یا حضرت اگر انمین سے کوئی نیچے نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو بکر چپ رہ ہم دو ہین ہمارا تیسرا ساتھی خدا ہے یعنے غمگین نہ ہو ہمارا مددگار ہماری ساتھ ہے اپنے علم سے جیسے کہ فرمایا مایکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم الآیۃ حدثنا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہو کہ ایک گنوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو آپ سے ہجرت کا حال پوچھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وای بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انکی زکوۃ دیا کرتا ہے کہا ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا انکو دودہ پینے کے واسطے عاریۃ بہی دیتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانے کے دن بہی اُنکا دودہ دوہتا ہے یعنے محتاجون کو دیتا ہے کہا ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہین سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گہٹا ویگا ف اور جس ہجرت کا اُسنے حکم پوچھا تہا وہ دار الکفر کا چھوڑنا تہا اور لازم کرلینا احکام مہاجرین کا اور اپنے ساتھہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہ فتح مکہ کے بعد واقع ہوا تہا اس واسطے کہ اُس وقت ہجرت فرض عین تہی پھر منسوخ ہوئی ساتھہ اس حدیث کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے اور مراد یہ ہے کہ جس جگہ تو عمل کریگا

وہین تجھکو ثواب ملیگا **باب** مَقْدَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ آنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے اصحاب کا مدینے مین **ف** اسکا اختلاف پہلے گذر چکا ہے **حَدَّثَنَا** اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَیْنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ وَّبِلَالٌ ترجمہ براء رض سے روایت ہی کہ پہلے پہل ہماری پاس یعنے مدینے مین مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے پھر ہمارے پاس عمار بن یاسر اور بلال آئے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَّکَانُوْا یُقْرِءُوْنَ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ فَرِحُوْا فَرْحَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَعَلَ الْاِمَاءُ یَقُوْلُوْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فِیْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ترجمہ براء رض سے روایت ہی کہ پہلے پہل جو ہمارے پاس آیا مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم ہے اور وہ لوگون کو قرآن پڑہاتی تہی پھر بلال اور سعد اور عمار بن یاسر آئے پھر عمر فاروق رض آئے مع بیس اصحاب کے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو نہین دیکہا مینے والون کو کہ کسی چیز کے ساتھ خوش ہوئے ہون جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خوش ہوئی یہان تک کہ لونڈیون نے کہنا شروع کیا کہ تشریف لائے رسول اللہ علیہ وسلم سو نہ تشریف لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ مینے سورۂ سبح اسم ربک الاعلی مع چند سورتون مفصل کے پڑہی **ف** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے پہل مدینے مین مصعب بن عمیر آئے اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے پہل ابو سلمہ مدینے مین آئے تو تطبیق دونو کے درمیان یون ہے کہ ابو سلمہ رض مدینے مین ٹھیرنے کے قصد سے نہین نکلے تہی بلکہ واسطے بھاگنے کے مشرکین سے بخلاف مصعب بن عمیر کے کہ وہ مدینے کی طرف اس نیت سے نکلے تہی کہ وہان ٹھیرین اور وہان کے مسلمانون کو اسلام کے احکام تعلیم کرین تو ایک جہت سے ہر ایک کے واسطے اولیت ہی اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو نکلے لوگ راہون مین اور گہرون پر اور لڑکے اور غلام کہتے تہی آئے محمد اللہ کے رسول اللہ اکبر آئے محمد اللہ کے رسول اور ایک روایت مین ہی کہ بنی نجار کی چہوٹی چہوٹی لڑکیان دف بجاتی نکلین اور وہ کہتی تہین ع نحن جوار من بنی النجار- یاحبذا محمد من جار- رفتہ **حَدَّثَنَا** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ

ابنِ عُروۃ عَن اَبِیہِ عَن عَائِشَۃَ اَنّھَا قَالَت لَمّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ المَدِینَۃَ وُعِکَ اَبُو بَکرٍ وَّبِلَالٌ قَالَت فَدَخَلتُ عَلَیھِمَا فَقُلتُ یَا اَبَۃِ کَیفَ تَجِدُکَ وَیَا بِلَالُ کَیفَ تَجِدُکَ قَالَت فَکَانَ اَبُو بَکرٍ اِذَا اَخَذَتہُ الحُمّٰی یَقُولُ + کُلُّ امرِءٍ مُّصَبَّحٌ فِی اَھلِہٖ + وَالمَوتُ اَدنٰی مِن شِرَاکِ نَعلِہٖ + وَکَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقلِعَ عَنہُ یَرفَعُ عَقِیرَتَہٗ وَیَقُولُ شعر اَلَا لَیتَ شِعرِی ھَل اَبِیتَنَّ لَیلَۃً + بِوَادٍ وَّحَولِی اِذخِرٌ وَّجَلِیلٌ + وَھَل اَرِدَنَّ یَومًا مِیَاہَ مَجَنَّۃٍ + وَھَل یَبدُوَن لِی شَامَۃٌ وَّطَفِیلٌ + قَالَت عَائِشَۃُ فَجِئتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَخبَرتُہٗ فَقَالَ اللّٰھُمَّ حَبِّب اِلَینَا المَدِینَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَو اَشَدَّ وَصَحِّحھَا وَبَارِک لَنَا فِی صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانقُل حُمَّاھَا فَاجعَلھَا بِالجُحفَۃِ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے سی ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال کو تپ ہوئی عائشہ رض نے کہا تو مین دونو کے پاس گئی تو مینے کہا ای باپ تو اپنے دل یا بدن کو کسطرح پاتا ہے یعنے آپکے جی یا بدن کا کیا حال ہے اور ای بلال تمھاری جان کا کیا حال ہے عائشہ رض نے کہا سو ابوبکر کا تو یہ حال تھا کہ جب انکو تپ ہوتی تھی تو کہتے تھی ہر مرد لایا گیا ہے موت صبح کے وقت اور حالانکہ وہ اپنے گھر والون کے درمیان ہے ف اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ اسکو کہا جاتا ہے اور حالانکہ وہ اپنے گھر والون مین مقیم ہے کہ صبح کرے تجھکو اللہ تعالے ساتھ خیر کے اور کبھی اچانک آتی ہے اُسکو موت باقی دن مین اور وہ مقیم ہے اپنی گھر والون مین) اور موت قریب تر ہے جوتی کے تسمے سے یعنے جوتی کا تسمہ پاؤن کے نہایت قریب ہوتا ہے سو موت آدمی کو اس سے بھی قریب تر ہے اور بلال کا یہ حال تھا کہ جب اس سے تپ اترتی تھی تو اپنی آواز بلند کرتے تھی یعنے ساتھ رونے کے یا راگ کے اور کہتے تھی خبردار ہو کہ کاش مجھی معلوم ہوتا کہ کیا مین کوئی رات مکے کے میدان مین کاٹون گا اور حالانکہ میرے گرد اذخر اور جلیل کی گھانس ہو اور کیا مین مجنہ (ایک جگہ کا نام ہے مکے سے تلے جاہلیت کی زمانے مین وہان بازار لگتا تھا) کے پانیون پر وارد ہونگا اور کیا میرے واسطے شامہ اور طفیل (دو پہاڑ ہین پاس مکے کے) ظاہر ہونگے یعنے مکے کے جانے کے اشتیاق مین یہ شعر پڑھتے تھی عائشہ رض نے کہا سو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مینے آپ کو اس حال سے خبر دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اُس سے بھی زیادہ اور چنگا کردے مدینے کو یعنے مدینے کی آب و ہوا کو درست کردے اور برکت کر ہمارے لیے اُسکے مد اور صاع مین اور لے جا اُسکے تپ کو سو ڈالدے اسکو جحفہ مین ف ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ الٰہی لعنت کر ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور امیہ

ابن خلف کو جیسے انہون نے ہمکو وباکی زمین کی طرف نکالا (یعنے دور کر انکو اپنی رحمت سے جیسے ہمکو انہون نے اپنے وطن سے نکالا عائشہ رض نے کہا اور یہ پردے کے حکم کے اترنے سے پہلے تہا اور پہلے گذر چکا ہے کہ عائشہ کو بہی تپ ہو گئی تہی اور تہا پہونچنا عائشہ رض کا مدینے مین ساتہہ آل ابو بکر کے ہجرت کی ساتہ انکے انکے بہائی عبد اللہ نے اور نکلے زید بن حارثہ اور ابو رافع ساتہ دو بیٹیون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ اور ام کلثوم کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اپنے خاوند عثمان کے ساتہہ پہلے چلی آئین تہین اور آپ کی بڑی بیٹی زینب پیچہے رہی تہین اپنے خاوند کے پاس وہ جنگ بدر کے بعد آئین (فتح) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَدِیٍّ اَخْبَرَہٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الزُّہْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَخْبَرَہٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُثْمَانَ فَتَشَہَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَکُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِہٖ مُحَمَّدٌ ثُمَّ ہَاجَرْتُ ہِجْرَتَیْنِ وَنِلْتُ صِہْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَایَعْتُہٗ فَوَاللّٰہِ مَا عَصَیْتُہٗ وَلَا غَشَشْتُہٗ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَابَعَہٗ اِسْحَاقُ الْکَلْبِیُّ حَدَّثَنِی الزُّہْرِیُّ مِثْلَہٗ ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ مین عثمان رض پر داخل ہوا تو اسنے کلمہ شہادت کہا پہر کہا اپہر حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ مقرر خدا نے محمد صلعم کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اور مین اُن لوگون مین سے تہا جنہون نے خدا اور اُس کے رسول کا کہنا مانا اور ایمان لایا ساتہہ اُس چیز کے کہ بہیجے گئے ساتہ اُسکے محمد پہر مینے دو بار ہجرت کی اور پہر مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دامادی پائی اور مینے آپ سے بیعت کی سو قسم ہے اللہ کی نہ مینے آپ کی بے حکمی کی اور نہ خیانت کی یہان تک کہ خدا نے آپ کو وفات دی ف اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے اور غرض اس سے انکا یہ قول ہے کہ مینے دو بار ہجرت کی اور عثمان رض نے پہلے حبش کی طرف ہجرت کی تہی پہر وہان سے مکے مین پلٹ آئے پہر مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی اور انکے ساتہہ انکی بی بی تہی رقیہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فتح) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَہْبٍ حَدَّثَنَا مَالِکٌ وَاَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ اِلٰی اَہْلِہٖ وَہُوَ بِمِنًی فِیْ اٰخِرِ حَجَّۃٍ حَجَّہَا عُمَرُ فَوَجَدَنِیْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تُمْہِلَ حَتّٰی تَقْدَمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِنَّہَا دَارُ الْہِجْرَۃِ وَالسُّنَّۃِ وَتَخْلُصَ لِاَہْلِ الْفِقْہِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِیْ رَأْیِہِمْ

قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِیْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِیْنَةِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن
عوف اپنے گہروالون مین پلٹ آیا سو عبدالرحمن نے مجھکو منا مین پایا تو عبدالرحمن نے کہا کہ مین نے
کہا کہ ای امیرالمؤمنین حج کا موسم جمع کرتا ہے رذیل لوگون کو یعنے اسمین ہر قسم کے لوگ آتے ہین شریف
بہی اور رذیل بہی اور مین مناسب جانتا ہون کہ تو دیر کرے یہانتک کہ تو مدینے مین پہونچے کہ مقرو
گہر ہے ہجرت کا اور سنت کا اور خالص ہووی تو واسطے اہل علم کے اور شریف لوگون کے اور عقلمندون
کے عمر رض نے کہا کہ البتہ مین کہڑا ہون گا یعنے خطبہ پڑہون گا اور لوگون کو نصیحت کرون گا اول مقام
مین کہ مدینے مین کہڑا ہونگا ف اسکا پورا قصہ آیندہ آویگا اور مختصر یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا تہا کہ اگر
عمر مرگیا تو مین فلانے سے بیعت کرونگا تو عمر بہت غضبناک ہوئے اور چاہا کہ اسکو تنبیہ کرین عبدالرحمن نے
منع کیا اور کہا کہ موسم حج کے ہجوم مین یہ مناسب نہین جب مدینے مین پہونچ گئے جو مرضی ہوگی سو کرنا اور
غرض اس سے یہان یہ قول ہے کہ یہان تک کہ تو مدینے مین پہونچے کہ وہ گہر ہے ہجرت اور سنت کا
(فتح) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ
ابْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَخْبَرَتْهُ
اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِی السُّکْنٰی حِیْنَ قَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُکْنَی الْمُهَاجِرِیْنَ قَالَتْ
اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَکٰی عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهٗ حَتّٰی تُوُفِّیَ وَجَعَلْنَاهُ فِیْ اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِیْ عَلَیْكَ لَقَدْ اَکْرَمَكَ اللّٰهُ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَکْرَمَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِیْ بِاَبِیْ
اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْیَقِیْنُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَیْرَ
وَمَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَکِّیْ اَحَدًا بَعْدَهٗ قَالَتْ
فَاَحْزَنَنِیْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَاُرِیْتُ لِعُثْمٰنَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَیْنًا تَجْرِیْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ ترجمہ خارجہ بن زید رض سے روایت ہے کہ ام علاء ایک عورت
نے انکی عورتون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسنے خارجہ کو خبر دی کہ عثمان بن مظعون
اُنکے حصے مین آیا گہر رہنے مین جبکہ قرعہ ڈالا انصار نے بیچ رہنے مہاجرین کے اپنے گہرون مین ام علاء
نے کہا سو عثمان بیمار ہوا ہمارے پاس سو مینے اُسکی بیمارداری کی یہان تک کہ فوت ہوا اور ہم نے اُسکو
اسکے کپڑون مین کفنایا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سو مینے کہا کہ ای ابوالسائب
تجھپر خدا کی رحمت میری گواہی تیری واسطے ثابت ہے یعنے گواہی دیتی ہون کہ بیشک خدا نے تجھکو اکرام

کیا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تجھکو کیا معلوم ہے کہ خدا نے اسکو اکرام کیا مینے کہا یا حضرت میرے مان باپ آپ پر قربان
مجھکو معلوم نہین پس کون ہے کہ اسکو اکرام کرے یعنے اگر خدا تعالے نے ایسے ایماندار کو بہی اکرام نہ کیا تو پہر اور
ایسا کون ہے کہ خدا اسکو اکرام کرے حضرت صلعم نے فرمایا ایہر وہ قسم ہے اللہ کی سو اسکو تو موت آئی قسم ہے اللہ کی
مقرر مین اسکے واسطے آخرت مین خیر اور بہلائی کی امید رکہتا ہون اور قسم ہے اللہ کی مجھکو معلوم نہین اور حالانکہ مین
اللہ کا رسول ہون کہ اسکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا ام علاءؓ نے کہا سو قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکے بعد کسی کو پاک نہین کہونگی
ام علاء نے کہا سو اس بات نے مجھکو غم مین ڈالا یعنے مین عثمانؓ کے حال سے غمناک ہوئی کہ مجھکو اسکے ساتھ
محبت تہی سو مین سوئی تو مجھکو عثمان کی واسطے خواب مین ایک جاری نہر نظر آئی تو مین نے اگر حضرت صلعم
کو خبر دی تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ اسکا عمل ہے **ف** عثمان بن مظعون فضلاے اصحاب سابقین مین سے
ہے **حدثنا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ **ترجمہ** عائشہ
سے روایت ہے کہ بعاث کا دن ایک دن تہا کہ مقدم کیا تہا اسکو خدا تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور حالانکہ اُنکے گروہ مین پہوٹ پڑی تہی اور اُنکے
سردار مارے گئے تہے واسطے داخل ہونے کے اسلام مین یعنے اگر اُنکے رئیس زندہ ہوتے تو سرکشی کرتے اور
حب ریاست سے دوسرے کی فرمانبرداری قبول نہ کرتے اور اسلام مین داخل نہ ہوتے تو اُنکے سبب سے اور عوام
لوگ بہی دین قبول نہ کرتے اور بعاث کا جنگ حضرت صلعم کے پیغمبر ہونے سے دس سال پہلے واقع ہوا تہا۔
حدثنی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى وَعِنْدَهَا
قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَإِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ
ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضہ اسکے پاس آئے اور حضرت صلعم اسکے پاس تہے عید فطر کے
دن یا بقر عید کے دن اور عائشہ رضہ کے پاس دو لڑکیان تہین جو گاتی تہین ساتھ اس چیز کے جو انصار
نے بعاث کے دن کہا یعنے جو بہادرون اور دلاورون کی تعریف مین کہا تہا تو صدیق رضہ نے دو بار
کہا کہ شیطان کا باجا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے ابو بکر چہوڑ انکو کہ مقرر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی
ہے یہ دن ہماری عید ہے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ **ح** وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

ابو منصور قال اخبرنا عبد الصمد قال سمعت ابي يحدث قال حدثنا ابو التياح يزيد بن حميد الضبعي قال حدثنا انس بن مالك قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف قال فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى ملا بني النجار قال فجاءوا متقلدين سيوفهم قال وكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملا بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب قال فكان يصلي حيث ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم قال ثم انه امر ببناء المسجد فارسل الى ملا بني النجار فجاءوا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا لا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله قال فكان فيه ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع قال فصفوا النخل قبلة المسجد قال وجعلوا عضادتيه حجارة قال جعلوا ينقلون ذاك الصخر وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم يقولون اللهم انه لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو مدینے کی اونچان مین ایک قبیلے مین اوترے جنکو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تہا انس رض نے کہا سو حضرت صلعم ان مین چودہ رات ٹہیرے پہر بنی نجار کی قوم کو بلا بہیجا سو وے آئے اپنے گلون مین تلوارین ڈالے یعنے حضرت صلعم کی نگہبانی کو اور گویا مین حضرت صلعم کو دیکہتا ہون کہ اپنی اونٹنی پر سوار ہین اور ابو بکر آپکے پیچہے سوار ہین اور بنی نجار کی قوم آپکے گرد ہے یہانتک کہ ابو ایوب کے گہر کے صحن مین اوترے اور حضرت صلعم کو جسجگہہ نماز کا وقت ہوتا تہا وہین پڑھ لیتے تہے یعنے اسواسطے کہ اوس وقت کوئی مسجد نہ تہی اور نماز پڑہتے تہے بکریون کے بیٹہنے کی جگہہ مین پہر حضرت صلعم نے مسجد کے بنانے کا حکم کیا اور قوم بنی نجار کو بلا بہیجا سو وے آئے تو فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجہسے مول کرکے قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت سے نہین چاہتے مگر خدا تعالے سے یعنے ہم للہ دیتے ہین سو تہی اسمین وہ چیز جو مین تمہارے واسطے بیان کرتا ہون اسمین مشرکین کی قبرین تہین اور ویران زمین تہی یعنے زمین اونچی نیچی تہی اور اسمین کہجور کے درخت تہے سو حضرت صلعم نے قبرون کے کہود نے کا حکم کیا سو مشرکین کی قبرین کہود دی گئین اور ویران زمین کی برابر کرنے کا حکم کیا سو برابر کی گئی اور کہجورون کے کاٹنے کا حکم کیا سو کاٹی گئین سو انہون نے مسجد کے قبلے مین کہجورون کو قطار باندہ کر کہڑا کیا اور اسکی دونو چوکٹ پتہرون سے بنائین تو اصحاب رض نے پتہرون کو لانا شروع کیا اور حالانکہ وے شعر پڑہتے تہے اور حضرت صلعم اونکے ساتہہ تہے فرماتے تہے الہی نہین ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی سو مدد کر انصار اور مہاجرین کی **ف** ابن بطال نے کہا کہ نہین پاتا مین

بیچ کہونے قبرون مشرکین کے تاکہ وہان مسجد بنائی جاوے نص کو یعنے صریح اجازت کو کسی عالم سے ہان اختلاف ہے کہ کیا طلب مال کے واسطے کہودی جاوین تو جمہور کہتے ہین کہ جائز ہے کہودنا انکا واسطے تلاش مال کے اور منع کیا ہے اسکو اوزاعی نے اور یہہ حدیث حجت ہے واسطے جواز کے اسواسطے کہ مشرک کی کچہہ عزت نہین نہ جیتی اور نہ مرے اور اسکی بحث مساجد مین گذر چکی ہے اور کہجور کے درختون کا کاٹنا محمول ہے اسپر کہ ان کو پہل نہ لگتا تہا یا پہل لگتا تہا لیکن اُسکی حاجت تہی (فتح) **بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ** ٹہیرنا مہاجر کا مکے مین بعد ادا کرنے عبادت حج اور عمرے کے **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ ترجمہ عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ اُسنے سائب سے پوچہا کہ کیا چیز سنی ہے تو نے بیچ رہنے مہاجرین کے مکے مین یعنے حج ادا کرنے کے بعد انکو مکے مین کتنے دن ٹہیرنے کا حکم ہے اسنے کہا کہ مین نے علاء سے سنا کہتا تہا کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تین دن ہیں واسطے مہاجرین کے مکے مین بعد پہرنے کے منا سے **ف** اور فقہ اس حدیث کی یہہ ہے کہ مکے مین رہنا حرام تہا اس شخص پر جسنے اس سے ہجرت کی پہلے فتح مکہ کے لیکن مباح ہوا واسطے اُسکے جو قصد کرے مکے کا اُن مین سے ساتہہ حج اور عمرے کے یہہ کہ حج ادا کرنے کے بعد تین دن وہان رہے یعنی اسکو تین دن مکے مین ٹہیرنا درست ہے اس سے زیادہ درست نہین اسیواسطے سعد بن خولہ کے واسطے حضرت ؐ نے مرثیہ کہا کہ وہ ہجرت کے بعد مکے مین مرا اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ تین دن ٹہیرنے کے ساتہہ آدمی مسافر کے حکم سے نہین نکلتا اور نووی نے کہا کہ معنے اس حدیث کے یہہ ہین کہ مہاجرین کو مکے مین وطن بنانا حرام ہے اور قاضی نے حکایت کی ہے کہ یہہ قول جمہور کا ہے اور ایک جماعت نے اسکو انکے واسطے جائز کہا ہے سو حمل کیا ہے انہون نے اس قول کو اس زمانے پر جسمین ہجرت واجب تہی کہا اور اتفاق ہے سب کا اسپر کہ فتح مکہ سے پہلے انپر ہجرت واجب تہی یعنی فرض تہی اور فرض تہا مدینے مین رہنا واسطے مدد حضرت ؐ کے اور سلوک کرنے کے ساتہہ آپکے اپنے نفس سے اور ایسے مہاجرین کے سوا جو اور لوگ ہین تو انکو ہر شہر مین رہنا جائز ہے برابر ہے کہ مکہ ہو یا اسکے سوا کوئی اور شہر ہو ساتہہ اتفاق کے انتہے کلام القاضی۔ اور مستثنی کیا جاتا ہے اس سے وہ شخص جسکو حضرت ؐ نے مدینے کے سوا اور جگہہ کے رہنے کی اجازت دی اور استدلال کیا گیا ہے ساتہہ اس حدیث کی کہ طواف وداع مستقل عبادت ہے حج کی عبادتون سے نہین اور یہہ صحیح تردد وجہون کا ہے مذہب مین واسطے احتمال اسکے کے بعد قضاء نسکہ اسواسطے کہ طواف وداع کے بعد اقامت نہین اور جب اسکے بعد ٹہرے تو پہر طواف وداع نہین رہتا اور تحقیق نام رکہا ہے اسکا قاضی واسطے عبادتون اپنی کے پس معلوم ہوا کہ طواف حج کی عبادتون سے نہین اور قرطبی نے کہا کہ مراد ساتہہ

الحدیث کے وہ شخص ہے جسنے ہجرت کی مکے سے طرف مدینے کے واسطے مدد حضرت صلعم کے اور نہین مراد ہے وہ شخص جو ہجرت کرے مکے غیر سے اسواسطے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے انکے جواب مین جبکہ انہون نے مکہ مین رہنے کو گناہ جانا اسواسطے کہ انہون نے خدا کے واسطے چھوڑا تہا سو جواب دیا حضرت صلعم نے ساتہہ اسکے اور انکو معلوم کروایا کہ تین دن کا ٹہیرنا اقامت نہین اور جو بہاگے یا بہا دین لیکر اس جگہہ سے جسمین اسکو اپنے دین پر خوف ہو تو کیا اسکو بہی جائز ہے یہ کہ رجوع کرے طرف اسکے یا نہین اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ اگر اسکو اللہ کے واسطے چھوڑا ہو جیسے کہ مہاجرین نے کیا تو اسکو پہر آنا جائز نہین اور اگر اسواسطے بہاگا ہو کہ اپنے دین کو بچاوے اور اسکی ذات کو چہوڑنا مقصود نہ ہو اسکو اسطرف پہر آنا درست ہے اور یہ توجیہ ٹہیک ہے لیکن یہ خاص ہے ساتہہ اسکے جو گہر یا حویلی چہوڑے اور نہین ہے حاجت طرف خاص کرنے مسئلے کے ساتہہ اسکے **بَابُ التَّارِيخِ** باب ہے تاریخ کے بیان مین **ف** جوہری نے کہا کہ تاریخ پہچاننا وقت خاص کا ہے اور کہتے ہین کہ پہلے تاریخ طوفان سے پیدا ہوئی **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَّبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ** ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نہین گنا لوگون نے تاریخ کو حضرت صلعم کے پیغمبر ہونے کے وقت سے اور نہ آپکی وفات سے نہین گنا انہون نے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے مین آنے سے **ف** یعنے آنے کے سال سے اور آپکے آنے کا مہینہ مراد نہین اسواسطے کہ تاریخ تو سال کے ابتدا سے واقع ہوئی ہے اور تحقیق ظاہر کی ہے بعضون نے ساتہہ شروع کرنے تاریخ کے ہجرت سے مناسبت کہا کہ جو معاملے آپکو پیش آئے اور جن سے تاریخ شروع کرنا ممکن تہا وہ چار ہین حضرت صلعم کا پیدا ہونا اور پیغمبر ہونا اور ہجرت کرنا اور وفات پانا تو انکے نزدیک ترجیح اسی کو ہوئی کہ تاریخ کو ہجرت سے شروع کرین اسواسطے کہ پیدا ہونے اور پیغمبر ہونے کے سال کی تعیین مین اختلاف ہے اور اسپر وقت وفات کا پس اعراض کیا انہون نے اس سے اسواسطے کہ اسکے ذکر مین افسوس کی امید ہے تو ہجرت سے تاریخ شروع کی اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ مؤخر کیا انہون نے اسکو ربیع الاول سے طرف محرم کے اسواسطے کہ ابتدا قصہ کا ہجرت پر محرم سے تہا اسواسطے کہ بیعت ذی الحجہ کی درمیان واقع ہوئی تہی اور وہ مقدمہ تہا ہجرت کا سو پہلا چاند بعد بیعت کے اور قصد ہجرت کے محرم کا چاند تہا سو مناسب ہوا کہ وہان سے تاریخ شروع کیجاوے اور یہ قوی تر وجہ مناسبت کی ہے ساتہہ ابتدا کرنے تاریخ کے محرم سے اور ذکر کی ہین لوگون نے بیچ سبب عمل کرنے عمر فاروق رض کے تاریخ پر کئی چیزین ان مین سے ایک یہ ہے جو ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ نے عمر رض کو لکہا کہ تمہارے خط ہمارے پاس آتے ہین اونکی تاریخ معلوم نہین ہوتی کہ کسدن کے لکہے ہوئے ہین سو عمر رض نے لوگون کو جمع کیا سو بعضون نے کہا کہ حضرت صلعم کے پیغمبر ہونے کے دن سے تاریخ

شروع کرو اور بعضون نے کہا کہ ہجرت کے دن سے شروع کرو تو عمر رضہ نے کہا کہ ہجرت نے جدائی کی ہے درمیان حق اور
باطل کے سو اس سے تاریخ شروع کرو اور یہ سترہوان سال تہا پہر بعضون نے کہا کہ رمضان سے شروع کرو اور بعضون
نے کہا محرم سے تو عمر رضہ نے کہا بلکہ محرم سے شروع کرو کہ وہ وقت پہرنے لوگون کا ہے حج سے سو سب نے
اسپر اتفاق کیا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک ہنڈی عمر رضہ کے پاس لائی گئی جسکا وقت معین یعنی وعدے
کا وقت شعبان تہا تو عمر رضہ نے کہا کہ کون سا شعبان مراد ہے گذرا ہوا یا حال کا یا آیندہ پہر فرمایا کہ لوگون
کے واسطے ایک تاریخ مقرر کرو کہ اسکو پہچانین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک مرد یمن سے آیا تو اسنے کہا کہ مین نے
یمن مین ایک چیز دیکہی ہے اسکا نام تاریخ رکہتے ہین لکہتے ہین اسکو فلانے سال سے فلانے مہینے سے تو
عمر رضہ نے کہا یہ خوب ہے تم بہی ایک تاریخ ٹہیراؤ لوگون کو جمع کیا پہر ساری حدیث بیان کی جیسے کہ پہلے گذری
کہ بعضون نے کچہہ کہا اور بعضون نے کچہہ الخ اور آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کا اشارہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ نے
کیا تہا (فتح) حدثنا مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا معمر عن الزہری عن
عروۃ عن عائشۃ قالت فرضت الصلوۃ رکعتین ثم ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت
اربعا وترکت صلوۃ السفر علی الاولی تابعہ عبد الرزاق عن معمر ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ
پہلے مین دو رکعت نماز فرض ہوئی پہر حضرت صلعم نے ہجرت کی پہر اسکے بعد چار رکعت نماز فرض ہوئی اور چہوڑی
گئی سفر کی نماز پہلے حال پر ف یعنے اسی چیز پر کہ تہے اسپر عدم وجوب زائد سے برخلاف نماز وطن کے کہ اسمین
سے تین نمازون مین دو دو رکعتین زیادہ ہوگئین پس معنے یہہ ہین کہ برقرار رکہی گئی نماز سفر کی اوپر جواز اتمام
کے یعنے جائز ہے پوری نماز پڑہنی اگرچہ قصر کرنا احب ہے (فتح) **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ومرثیتہ لمن مات بمکۃ باب ہے بیان مین قول حضرت صلعم
کے کہ الہی جاری اور قائم رکہہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور غم کہانا حضرت صلعم کا واسطے اس شخص کے جو مکے
مین مرا ف مرثیہ مردے کی خوبیون کا شمار کرنا ہے اور مراد یہان افسوس کرنا اور دردناک ہونا ہے واسطے
اسکے اس واسطے کہ وہ اس شہر مین مرا جس سے اسنے ہجرت کی (فتح) حدثنا یحیی بن قزعۃ قال حدثنا
ابراہیم عن الزہری عن عامر بن سعد بن مالک عن ابیہ قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ و
سلم عام حجۃ الوداع یعنی من مرض اشفیت منہ علی الموت فقلت یا رسول اللہ بلغ بی من
الوجع ما تری وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ لی واحدۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت
فاتصدق بشطرہ قال الثلث یا سعد والثلث کثیر انک ان تذر ذریتک اغنیاء
خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس قال احمد بن یونس عن ابراہیم ان تذر ذریتک

وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أَجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ ترجمہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیمار پرسی کو تشریف لائے یعنے ایک بیماری جس سے مین قریب الموت ہوا مین نے کہا کہ آپ دیکھتے ہین کہ میری بیماری کس حد کو پہنچی یعنے مین بہت بیمار ہون اور زندگی کی کچھ توقع نہین اور مین مالدار ہون اور میری صرف ایک بیٹی ہے اُسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون اور دو حصے خیرات کرون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کیا آدھا مال خیرات کرون یعنے اور آدھا بیٹی کو دون فرمایا اے سعد تہائی خیرات کر اور تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہاتھ پھیلا کر اور تو خدا کے رضامندی کے واسطے کچھ خرچ نہین کریگا مگر کہ خدا تجھکو اسکا ثواب دیگا یہانتک کہ جو لقمہ تو اپنی بی بی کے منہ مین ڈالیگا یعنے اسکا بھی ثواب پاویگا کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا حضرتؐ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو ہرگز نہین چھوڑا جاویگا اور تو کوئی عمل صالح نہین کریگا جس سے تو خدا تعالے کی رضامندی چاہتا ہوگا اسکے سبب تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا تو شاید کہ تو پیچھے چھوڑا جاویگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی کہ نفع پاوینگے تجھسے گروہ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر الٰہی جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو اپنی ایڑیون پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے حضرتؐ اسکے واسطے غم کہاتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ باوجود ہجرت کے مکے مین آکر مرا ف اور سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حج کرنے سے پہلے مر گیا تھا (فتح) اور ایک روایت مین اولاد کے بدلے وارثون کا ذکر آیا ہے بَابُ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ باب ہے اس بیان مین کہ کسطرح برادری کروائی حضرتؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان یعنی مہاجرین اور انصار کے ف یعنے مہاجرین جب ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور اپنا سب مال اسباب مکے مین چھوڑ آئے تو حضرت صلعم نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا یعنے کہا کہ ایک دوسرے کو اپنے سگے بھائی کیطرح جانے اور مرنیکے بعد ایک دوسرے کا وارث ہو اور ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت صلعم نے اصحاب کے درمیان دو بار برادری کروائی ایک بار خاص مہاجرین مین اور یہ مکے مین ہوا اور دوسری بار مہاجرین اور انصار مین اور مراد اسجگہ

یہی ہے اور واقدی نے ایک جماعت تابعین سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے تو برادری کروائی حضرت صلعم نے درمیان مہاجرین کے اور برادری کروائی درمیان مہاجرین اور انصار کے اور آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے اور وہ نوّے آدمی تھے بعض انصار سے تھے اور بعض مہاجرین سے اور بعض کہتے ہیں کہ سو تھے پھر جب اولوا الارحام کی آیت اتری تو باطل ہوا آپس مین وارث ہونا انکا ساتھ اس برادری کے مین کہتا ہون کہ فرائض مین ابن عباس سے آویگا کہ جب مہاجرین مدینے مین آئے تو مہاجری انصاری کا وارث ہوتا تھا ساتھ اس برادری کے جو حضرت نے اُنکے درمیان کروائی تھی ناتے دار اُنکی وارث ہوتے تھے پھر آیت اولوا الارحام کی اتری اور سہیلی نے کہا کہ برادری کروائی حضرت صلعم نے اپنے اصحاب کے درمیان تاکہ دور ہو اُنسے وحشت تنہائی کی اور تسلی پاوین اپنے اہل اور قبیلے کی جدائی سے اور ایک دوسرے کا بازو مضبوط کرے پھر جب اسلام غالب ہوا اور لوگ جمع ہوئے اور وحشت دور ہوئی تو خدا نے وراثت باطل کی اور سب یا مددگارون کو آپس مین بھائی ٹھہرا یعنی باہم دوستی رکھنے اور شمول دعوت مین اور اسکے ابتدا مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ہجرت سے پیچھے پانچ مہینے اور بعضے کہتے ہین کہ نو مہینے اور بعضے کہتے ہین کہ مسجد کے بنانے کے وقت اور بعض اسکے سوا کہتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بھائی علی کو بنایا اور ابن تیمیہ نے منہاج مین اس سے انکار کیا ہے یعنے جو کتاب اُنہی ابن مطہر رافضی کے رد مین لکھی اور یہ رد کرنا نص کا ساتھ قیاس کے یعنے ابن تیمیہ نے قیاس کے ساتھ نص کو رد کیا ہے اور نہین سمجھی برادری کروانے کی حکمت نہین سمجھی اسواسطے کہ مہاجرین اقوے تھے بعض سے ساتھ مال اور برادری کے پس برادری کروائی درمیان اعلے اور ادنے کے تاکہ رفاقت حاصل کرے ادنے ساتھ اعلے کے اور مدد لے اعلے ساتھ ادنے کے اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگی برادری درمیان حضرت صلعم کے اور علی رض کے اسواسطے کہ وہ لڑکپن کے زمانے سے اُنکے ساتھ قائم تھے اور بدستور ہے (فتح) وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ یعنے اور عبد الرحمن نے کہا کہ جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت صلعم نے میرے اور سعد بن ربیع درمیان برادری کروائی **ف** یہ حدیث پہلے کتاب البیوع مین گذر چکی ہے **ف** یعنے اور ابو جحیفہ نے کہا کہ برادری کروئی حضرت صلعم نے درمیان سلمان اور ابو درداء کے **ف** اور غرض اسسے ذکر کرنا ہے ان لوگون کا جنکے درمیان برادری واقع ہوئی مہاجرین اور انصار سے یعنی اُن مین سے بعضون کے نام یہ ہین جو مذکور ہوئے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

الانصاری فعرض علیہ ان یناصفہ اھلہ ومالہ فقال عبد الرحمن بارک اللہ لک فی اھلک ومالک دلنی علی السوق فربح شیئا من اقط وسمن .... فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ایام وعلیہ وضر من صفرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مھیم یا عبد الرحمن قال یارسول اللہ تزوجت امراۃ من الانصار قال فما سقت فیھا قال وزن نواۃ من ذھب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ عبدالرحمن مدینہ مین آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان برادری کردائی تو سعد نے اسکے درپیش کیا کہ اس سے اپنا اہل اور مال آدہا آدہا بانٹ لے تو عبدالرحمان نے کہا خدا تجھکو تیرے اہل اور مال مین برکت دے مجھکو بازار کی راہ دکہا تو حاصل کیا انہی کچہہ نفع پنیر اور گہی سے تو چند روز کے بعد اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اور اسپر زردی کا نشان تہا تو فرمایا کہ اے عبدالرحمن یہ کیا ہے کہا مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے سو فرمایا تو نے اسکو مہر کیا دیا کہا کہجور کی گٹہلی کے برابر سونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو ف اس حدیث کی شرح نکاح مین آویگی **باب** حدثنی حامد بن عمر عن بشر بن المفضل قال حدثنا حمید قال حدثنا انس ان عبد اللہ بن سلام بلغہ مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فاتاہ یسئلہ عن اشیاء فقال انی سائلک عن ثلث لا یعلمھن الا نبی ما اول اشراط الساعۃ وما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ وما بال الولد ینزع الی ابیہ والی امہ قال اخبرنی بہ جبرئیل انفا قال ابن سلام ذاک عدو الیھود من الملئکۃ قال اما اول اشراط الساعۃ فنار تحشرھم من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد الحوت واما الولد فاذا سبق ماء الرجل ماء المراۃ نزع الولد واذا سبق ماء المراۃ ماء الرجل نزعت الولد قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال یارسول ان الیھود قوم بھت فسلھم عنی قبل ان یعلموا اسلامی فجاءت الیھود فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای رجل عبد اللہ بن سلام فیکم قالوا اخیرنا وابن خیرنا وافضلنا وابن افضلنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارایتم ان اسلم عبد اللہ بن سلام قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فاعاد علیھم فقالوا مثل ذلک فخرج الیھم عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قالوا شرنا وابن شرنا وتنقصوہ قال ھذا کنت اخاف یا رسول اللہ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہو کہ عبداللہ بن سلام کو حضرت کے مدینے مین آنے کی خبر ہونچی سو وہ حضرت کے پاس آیا آپ سے کچہہ چیزین پوچہنے کو سو کہا کہ مین آپ سے تین چیز کا سوال کرتا ہون جن کو پیغمبر کے سوا کوئی نہین جانتا سو فرمایئے

کہ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ پہلا کہانا کیا کہاوینگے اور کیا سبب ہے کہ لڑکا اپنی ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل ع نے مجھکو اسکی ابہی خبر دی عبداللہ بن سلام رض نے کہا کہ یہ فرشتون سے یہود کا دشمن ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگون کو پورب سے پچہم کیطرف ہانک لے جاویگی اور اور پہلا کہانا جسکو بہشتی کہاوینگے سو مچہلی کے کلیجی کی بڑہی نوک ہوگی اور اور مشابہ ہونا بچے کا سو البتہ شان یہ ہو کہ جب مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کرے تو مرد لڑکے کو اپنی صورت پر کہینچتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرے تو عورت لڑکے کو اپنی صورت پر کہینچتی ہے **ف** مچہلی کے کلیجے کی نوک کو اسواسطے خاص کیا کہ وہ کہانے مین نہایت لذیذ ہے اور کہتے ہین کہ وہ مچہلی وہی ہے جسپر زمین کہڑی ہے اور اشارہ ہے ساتھ اسکے طرف تمام ہونے دنیا کے اور یہ جو کہا کہ جب مرد کی منی سبقت کرے الخ تو عائشہ رض سے روایت ہو کہ جب مرد کی منی بلند ہو تو لڑکا اپنے چچون کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی غالب ہو تو اپنے مامون کے مشابہ ہوتا ہے تو مراد اس حدیث مین بلند ہونے سے سبقت کرنی ہے اور تو بان کی حدیث مین ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی سے بلند ہو تو لڑکا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی بلند ہو تو لڑکی ہوتی ہے تو اس حدیث مین بلند ہونا اپنے ظاہر پر محمول ہے پس سبقت نشانی نر اور مادہ ہونے کی ہے اور بلند ہونا نشانی مشابہ ہونے کی ہے پس دور ہوگا اشکال اور ہوگی مراد ساتھ بلند ہونے کے جو مشابہ ہونے کا سبب ہے باعتبار کثرت کے اسطور سے کہ دوسری منی اسمین معدوم ہو پس ساتھ اس سبب کے حاصل ہوگا شبہ اور یہہ چند قسم ہے اول یہہ کہ سبقت کرے منی مرد کی اور اکثر ہو تو حاصل ہوگا اس سبب سے نر ہونا اور مشابہ ہونا اور دوسرا قسم اسکے برعکس ہے اور تیسرا قسم یہہ ہے کہ سبقت کرے منی مرد کی اور عورت کی منی بہت ہو تو اس حال مین بچہ نر ہوتا ہے اور مشابہ ماں کے ہوتا ہے اور چوتہا قسم اسکے برعکس ہے اور پانچوان قسم یہ ہے کہ مرد کی منی سبقت کرے اور دونون برابر ہون پس نر ہوتا ہے اور خاص کسی کے مشابہ نہین ہوتا اور چہٹا قسم اسکے برعکس **ت** عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہین پہر کہا یا حضرت ص قوم یہود بڑے مفتری لوگ ہین سو آپ اُنسے میرا حال دریافت کیجئے پہلے اس سے کہ میرا مسلمان ہونا معلوم کرین سو یہود آئے تو حضرت ص نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم مین کیسا مرد ہے یہود نے کہا وہ ہمارا بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا اور ہمارا افضل ہے اور افضل کا بیٹا تو حضرت ص نے فرمایا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جاوے تو تم بہی مسلمان ہو جاؤگے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ مین رکہے تو حضرت ص نے انکو پہر یہ کہا تو اُنہون نے پہر اسی طرح جواب دیا پہر عبداللہ انکی طرف نکلے اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول

ہین تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا ہے اور ہمکو گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا
کہ یا حضرت مین اسی بات سے ڈرتا تہا **ف** عبداللہ بن سلام کا نام پہلے حصین تہا پہر جب مسلمان ہوئے تو حضرت
نے انکا نام عبداللہ کہا **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّيْ دَرَاهِمَ فِي السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَصْلُحُ هٰذَا
فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَهُ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ وَمَا كَانَ
نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَسَلْهُ فَاِنَّهُ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ
فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَ
قَالَ نَسِيْئَةً اِلَى الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ **ترجمہ** عبدالرحمن بن مطعم سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے بازار مین کچھ درہم ادہار
بیچے یعنے انکا بدل بالفعل نہ لیا سو مین نے کہا سبحان اللہ کیا یہہ درست ہے اُسنے کہا کہ سبحان اللہ البتہ مین نے اونکو بازار
مین بیچا ہے سو کسی نے ہسکو عیب نہین کیا سو مین نے براء بن عازب سے پوچھا تو اُسنے کہا کہ حضرت صلعم مدینے
مین تشریف لائے اور ہم آپس مین یہہ بیع کرتے تہے یعنے ادہار بیچنا سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو دست بدست ہو وہ درست
اور جو ادہار ہو وہ درست نہین اور زید بن ارقم کو ملکر اس سے پوچھ کہ وہ ہم مین بہت تجارت کرتا ہے اسکو یہ مسئلہ خوب یاد ہوگا
تو مین نے زید بن ثابت سے پوچھا تو اُسنے بہی اسی طرح کہا یعنے اگر ہاتہون ہاتہہ ہو تو درست ہے اور اگر ادہار ہو تو درست
نہین اور ایک روایت مین ہے کہ ہم حج کے موسم تک ادہار کرتے تہے **ف** اسحدیث کی شرح شرکت مین گذر چکی ہے
اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے اور ہم یہ بیع کرتے تہے پس تحقیق اس سے مستفاد
ہوتا ہے کہ برقرار رکہا اونکو حضرت صلعم نے انکی معاملون پر جنہیر انکو پایا مگر وہ چیز کہ اسکو مستثنے کیا سو ہکو اونکے
واسطے بیان کیا (فتح) **باب** اِتْيَانِ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ آنا یہود
کا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب کہ آپ مدینے مین تشریف لائے تو یہود مین سے پہلے پہل ابو یاسر
آپکے پاس آیا اور آپ کا کلام سنا پہر جب پہر گیا تو اپنی قوم سے کہا کہ میرا کہا مانو سو مقرر یہی ہے وہ پیغمبر جسکی
ہم انتظار کرتے تہے تو اسکے بہائی نے اوسکا کہنا نہ مانا اور سب لوگ اسکا کہا مانتے تہے جب انہوں نے ابو یاسر کا کہا
نہ مانا تو اسکے سبب سے اور لوگون نے بہی اسکا کہنا نہ مانا اور ایک روایت مین ہے کہ میمون بن یامین حضرت
کے پاس آیا اور وہ یہود کا سردار تہا یعنے تو وہ مسلمان ہوگیا پہر کہا یا حضرت صلعم یہود کو بلا بہیجیے اور مجکو منصف
ٹہیرایے تو حضرت صلعم نے اسکو اندر چہپا کر بٹہلایا پہر انکو بلایا تو وہ آئے اور آپ سے کلام کیا تو حضرت صلعم نے فرمایا
کہ کسی ایک مرد کو اختیار کرو جو میرے اور تمہارے درمیان منصف ہو یہود نے کہا ہم میمون بن یامین سے

رضی ہین وہ منصف ہو حضرت صلعم نے فرمایا اے میمون باہر آ تو اسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول
اللہ کے ہین تو انہون نے اوسکو سچا نہ جانا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم مدینے مین آئے اور یہود آپ کی
پیروی سے باز رہے تو آپ نے انکے درمیان ایک عہدنامہ لکھا اور وہ تین قبیلے تھے۔ بنی قینقاع۔ بنی نضیر۔ بنی قریظہ
سو تینون نے عہدنامہ توڑ ڈالا سو حضرت صلعم نے بنی قینقاع پر احسان کیا اور بنی نضیر کو شام کے ملک کیطرف جلا
وطن کیا اور بنی قریظہ کی بیخ و بنیاد اکھاڑ ڈالی وسیاتی بیانہ مفصلا انشاءاللہ تعالی (فتح) هَادُوا صَارُوا
يَهُودًا وَاَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ یعنے ہادوا کے معنے ہین یہودی ہوگئے یعنے اس آیت مین ومن الذین
ہادوا سماعون للکذب اور ایسے قول اللہ تعالے کا انا ہدنا الیک تو اسکے معنے یہ ہین کہ ہمنے تیری طرف توبہ کی
ہائد کے معنے ہین توبہ کرنے والا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرے ساتھ ایمان لاتے تو سب کے سب مسلمان ہوجاتے
ف اور ایک روایت مین ہے کہ بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی باقی نہ رہتا اور کعب نے کہا کہ وے لوگ وہ ہین
جنکا خدا نے سورۂ مائدہ مین نام لیا بنا بر اسکے پس مراد دس آدمی خاص ہین نہین تو یہودی دس سے زیادہ مسلمان
ہوئے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ وہی لوگ وہ ہین جو سردار تھے اور جو انکے سوائے تھے وہ سب انکے تابعدار تھے اور نہ مسلمان
ہوئے ان مین سے مگر تھوڑے مانند عبداللہ بن سلام کے اور وہ یہود مین مشہور رئیس تھے وقت آنے حضرت صلعم
کے مدینے مین اور بنی نضیر سے ابو یاسر اور حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی حقیق اور بنی
قینقاع سے عبداللہ بن حنیف اور فنحاص اور رفاعہ اور بنی قریظہ سے زبیر بن باطیا اور کعب بن اسد اور شمویل
بن زید ہر ایک انمین سے یہود مین سردار تھا اور کوئی ان مین مسلمان نہین ہوا یعنے سوائے عبداللہ بن سلام کے
اور اگر کوئی ایمان لاتا تو البتہ ایک جماعت ان مین سے اسکے تابع ہوتے لیکن عوام یہود سے کئی آدمی مسلمان
ہوئے تھے (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا نَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین
آئے اور ناگہان یہودیون مین سے چند لوگ عاشورے کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اسکا روزہ رکھتے تھے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لائق تر ہین اسکے روزے کے تو آپ نے اسکے روزے کا حکم کیا
حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَآءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو یہود کو پایا کہ عاشوریکا روزہ رکھتے ہین تو انسے اسکا سبب پوچھا گیا تو انہون نے کہا کہ یہ دن ہے جسمین خدا تعالے نے موسی ع اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غالب کیا سو ہم اسکی تعظیم کے واسطے اسکا روزہ رکھتے ہین تو حضرت ص نے فرمایا کہ ہم تمسے زیادہ تر لائق ہین ساتہہ تعظیم موسے ع کے پہر عاشورے کے روزیکا حکم کیا **ف** اور اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت صلعم تو ربیع الاول کے مہینے مین مدینے مین آئے تہے اسوقت عاشورہ کہان تہا تو جواب یہ ہے کہ حضرت صلعم کا علم اسکے ساتہہ متاخر ہوا ہو یعنے جب دوسرا سال داخل ہوا اور محرم آیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہود روزہ رکہتے ہین **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر کے بالون کو پیشانی پر ہی چہوڑتے تہے یعنے یون ہی پڑے رہتے تہے بغیر مانگ نکالنے کے اور مشرکین اپنے سر کے بالون مین مانگ نکالتے تہے اور اہل کتاب اپنے سر کے بال پیشانی پر چہوڑتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکہتے تہے اس چیز مین جسمین آپکو کچہہ حکم نہ ہوا ہوتا پہر حضرت ص نے اپنے سر مین مانگ نکالی **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکہتے اہل کتاب کی موافقت کو جب کہ بت پرستون کے مخالف ہوتے واسطے لینے کے خفا مرین کو پہر جب مکہ فتح ہوا اور بت پرست مسلمان ہوئے تو رجوع کیا طرف مخالفت باقی کفار کے اور وہ اہل کتاب تہے (فتح) **حدثنی** زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَآءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ وہ اہل کتاب ہین جنہون نے کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنے اس آیت مین الذین جعلوا القرآن عضین سو بعض کے ساتہہ ایمان لائے اور بعض کے ساتہہ کفر کیا **باب** اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ سلمان فارسی کا مسلمان ہونا **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا

أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ **ترجمہ** سلمانؓ سے روایت ہے کہ باری باری لیا اوسکو کچھ اوپر دس مالکون نے کہ ایک سے دوسرے نے خریدا **ف** شاید اسکو یہہ حدیث نہیں پہونچی کہ مالک کو رب کہنا منع ہے اور بضع تین سے دس تک کو کہتے ہین **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ أَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ **ترجمہ** سلمان نے کہا کہ مین رام ہرمز کی اہل سے ہون **ف** اور وہ ایک شہر ہے فارس کی زمین مین **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے کہ مدت بند ہونے رسولون کے درمیان عیسی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھہ سو برس ہے **ف** مراد فترت سے وہ مدت ہے جسمین کوئی رسول پیدا نہین ہوا لیکن یہہ منع نہین کہ اسمین کوئی نبی ہوا ہو جو پہلے رسول کی شریعت کی طرف بلاوے اور ابن جوزی نے کہا کہ اسپر اتفاق ہے لیکن قتادہ سے روایت ہے کہ فترت کا زمانہ پانچسو ساٹھہ برس کا ہے اور بعضے کہتے ہین چار سو برس کا اور وجہ مناسبت ان حدیثون کی ساتھہ اسلام سلمان کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ جو حدیثین اُسکے قصے مین وارد ہوئی ہین وہ اسکی شرط پر نہین اگرچہ بعض کی اسناد صحیح ہے اور حاصل حدیثون باب کا یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوا بعد اسکے کہ باری باری سے لیا اسکو ایک جماعت نے غلامی مین بعد اسکے کہ اُسنے اپنے وطن سے ہجرت کی اور اتنی مدت طویل اسے غائب رہا یہانتک کہ خدا تعالے نے اسپر اسلام کے ساتھہ احسان کیا کہ اپنی خوشی سے مسلمان ہوا۔ فقط۔ الحمد للہ کہ پارہ پانزدہم تمام ہوا

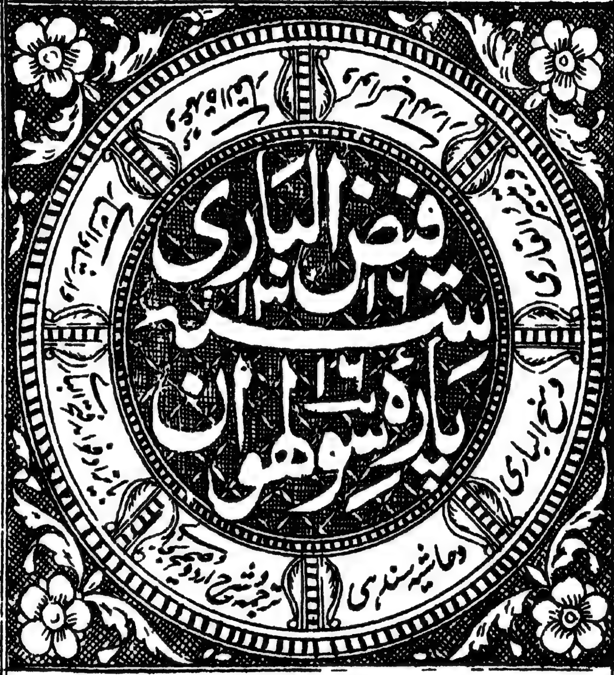
فہرست ابواب پارۂ پندروان فیض الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری رحمہ اللہ الباری

تمت

بہ تصحیح مولوی احمد صاحب ۔ باہتمام محمد دتو صاحب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

از مولانا محمد ابو الحسن محدث ترجمہ حامل متن با اعراب واسناد و فوائد شروح سبعہ ملقب بہ فیض الجاری مسمّی بہ



بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ولوالدیہ رزقہ اللہ تعالے ایماناً کاملاً

در مطبع محمدی واقع لاہور بفقیر زینت اللہ طبع شد

بِسْــــمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْمَغَازِی کتاب ہے بیان مین جنگون اور لڑائیون کے ف اصل غزو کے معنی قصد کرنے کے ہین اور
مراد ساتھ مغازی کے اس جگہ وہ چیز ہے جو واقع ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قصد کرنیسے طرف کافرون کے ساتھ
ہر تقدیر پہنچنے کے یا ساتھ لشکر بھیجنے کے اپنی طرف سے اور قصد کرنا کافرون کا عام تر ہے اس سے کہ انکے شہرون کی طرف ہو
یا انکی جگھون کیطرف ہو جنمین اترے ہون یعنی انکے لشکر کے اترنے کی جگہ خواہ میدان ہو تاکہ داخل ہو اسمین مثل جنگ احد اور
خندق کے (فتح) بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ اَوِ الْعُسَيْرَةِ باب ہے بیان مین جنگ عشیرہ یا عسیرہ کے ف ٹھکانا
ہے نزدیک جگھہ حج کے ہے ینبع مین اسکے اور شہر کے درمیان راہ کے سوائے اور کچھ نہین اس جنگ مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکسو پچاس آدمی تھے اور بعضے کہتے ہین کہ دوسو آدمی تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوسلمہ بن
عبد الاسد کو اسمین اپنا خلیفہ بنایا یعنی پیچھے (فتح) وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ اَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْاَبْوَاءُ ثُمَّ بُوَاطُ ثُمَّ الْعُشَيْرَةُ ترجمہ اور ابن اسحاق نے کہا کہ پہلے پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ ابوا
کیا پھر بواط پھر عشیرہ ف ابوا ایک گاؤن کا نام ہے اسکے اور جحفہ کے درمیان مدینے کیطرف سے تیئیس میل کا فاصلہ ہے
کہتے ہین نام اسکا اسواسطے رکھا گیا کہ اسمین وبا تھی اور ابن اسحاق کی مغازی مین ہے کہ غزوہ ودان کا پہلا جنگ ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب جنگون سے ہجرت سے بارہ مہینے کے بعد ماہ صفر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے نکلے قریش
کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے پس عہد و پیمان کیا آپ نے انہین قوم بنی حمزہ بن بکر بن عبد منات سے موادعت کی آپ سے
انکے رئیس مجدی نے اور پلٹ آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسمین بغیر لڑائی کے ابن ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم مدینے پر سعد بن عبادہ کو اور نہین ہے درمیان اس چیز کے کہ سیرت مین ہے اور درمیان اس چیز کے کہ نقل کیا ہے
اسکو بخاری نے ابن اسحاق سے کچھ اختلاف اسواسطے کہ ابوا اور ودان دونون مکان ایکدوسرے کے قریب قریب ہین
انکے درمیان چھ سات میل کا فاصلہ ہے اور ابو الاسود نے اپنے مغازی مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت جب ابوا
مین پہونچے تو عبیدہ بن حارث کو ساٹھ مردون کے ساتھ بھیجا تو وے قریش کی ایک جماعت سے ملے اور ایکدوسرے سے
تیراندازی کی تو سعد بن ابی وقاص نے تیر مارا اور پہلے پہل خدا کی راہ مین سعد ہی نے تیر مارا اور کہتے ہین کہ پہلے پہل
حضرت نے حمزہ کو جھنڈا اپنا کر دیا اور اسیطرح جزم کیا ہے ساتھ اسکے موسے بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے
اور اور لوگون نے کہتے ہین کہ آپکا جھنڈا اٹھانیوالے ابو مرثد تھے حلیف حمزہ کے اور یہ واقعہ رمضان کے

مہینے مین تہا پہلے سال ہجری مین اور تہے تیس آدمی تا کہ قریش کے قافلے کو لوٹین تو وے ابوجہل سے ملے
ایک بڑی جماعت تہی پس حائل ہوا درمیان اونکے مجدی بن عمرو ابن اسحاق نے کہا کہ ربیع الاول کے مہینے مین پہر حضرت ﷺ
قریش کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ بواط مین پہونچے رضوی کی طرف سے مگر اسمین بہی کسی سے نہ ملے یعنی قریش
کے قافلے سے نہ ملے ابن ہشام نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مدینے پر سائب بن عثمان کو حاکم بنایا اور اسیر جنگ
عشیرہ پس کہا ابن اسحاق نے کہ وہ مکان ینبع مین تہا حضرت ﷺ اسکی طرف جمادی الاولی مین نکلے تہے اسمین بہی
انکا ارادہ قریش ہی سے لڑنے کا تہا پس عہد و پیمان کیا حضرت ﷺ نے اسمین ساتھ بنی مدلج کے کنانہ سے ابن
ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تہا اسمین حضرت ﷺ نے مدینے پر ابو سلمہ بن عبد الاسد کو اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ ان
تینون سفرون مین حضرت ﷺ اسواسطے نکلتے تہے کہ قریش کے قافلے سے ملین جبکہ وہ شام کو آتے جاتے اس راہ سے
گذرتے تہے اور یہی سبب تہا جنگ بدر کے واقع ہونیکا اور اسیطرح وہ لشکر جنکو حضرت ﷺ نے بدر سے پہلے بہیجا تہا کما سیأتی
اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب حضرت ﷺ مدینے کی طرف پہرے تو کچہہ دن نہ گذرے تہے کہ لوٹ کی کرز بن جابر فہری
نے اوپر مواشی مدینے کے تو حضرت ﷺ اسکی تلاش مین نکلے یہانتک کہ سفوان مین پہونچے بدر کی اطراف مین تو کرز بن
جابر آپکے ہاتھ نہ آیا کسی راہ سے بچکر نکل گیا اور یہ پہلا بدر ہے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے کتاب العلم مین بیان عبد اللہ بن
جحش کے لشکر کا اور یہ کہ وہ اور اسکے ساتہی کچہہ قریشیون کو ملے اسحال مین کہ پہرنے والے تہے وہ قریشی یعنی ساتھ
تجارت کے شام سے پس لڑائی کی اسنے ساتھ انکے اور یہ جنگ رجب مین واقع ہوا سو انمین سے کچہہ لوگون کو قتل
کیا اور بعضون کو قید کیا اور انکا مال سب چہین لیا اور یہ پہلی لڑائی ہے جو اسلام مین واقع ہوئی اور پہلی غنیمت
جو ہاتھ آئی اور ان لوگون مین سے جو مارے گئے عبد اللہ بن حضرمی تہا بہائی عمرو بن حضرمی کا اور اسی کے
کے سبب سے رغبت دلائی ابوجہل نے قریش کو جنگ بدر پر اور ترمذی وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ مکے
سے ہجرت کر کے نکلے تو کہا ابوبکر نے قریش نے اپنے پیغمبر کو نکالا البتہ ہلاک ہو جاوینگے پس اتری یہ آیت اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا کہا ابن عباس نے کہا کہ یہ پہلی آیت ہے جو قتال مین اتری اور ذکر کیا ہے غیر ابن عباس نے
کہ اذن دیا گیا انکو بیچ لڑنے کے ساتھ ان لوگون کے جو لڑین انسے ساتھ اس آیت کے وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ پہر حکم ہوا انکو ساتھ لڑنے کے ساتھ اس آیت کے اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا الاٰية

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ
اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ
قِيْلَ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَاَيُّهُمْ كَانَتْ اَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرُ اَوِ الْعُشَيْرَةُ
فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ مین زید بن ارقم کے پہلو مین

بتہا تہا تو کسی نے اس سے پوچہا کہ حضرتؐ نے کتنے جنگ کئے ہین اسنے کہا ستره جنگ مین نے کہا پس پہلے پہل کونسا
جنگ ہوا کہا عشیر یا عسیر یعنی شک کے ساتہہ ذکر کیا شعبہ کہتا ہے تو مین نے قتادہ سے ذکر کیا سو اسنے کہا کہ عشیرہ یعنی
ساتہہ شین کے بغیر شک کے ف سائل ابو اسحاق راوی ہے بیان کیا ہے اسکو اسرائیل بن یونس نے ابو اسحاق سے اور یہ
جو اُسنے کہا کہ حضرتؐ نے انیس جنگ کئے ہین تو مراد اسکی ساتہہ انکے وہ جنگ ہین جنمین حضرتؐ خود اپنے نفس نفیس سے
نکلے برابر ہے کہ اُسمین لڑے ہون یا نہ لڑے ہون لیکن ابو یعلی نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ اکیس جنگ ہین جنمین حضرت
خود تشریف لے گئے تہے سو دو جنگون کا ذکر کرنا زید بن ارقم کو بہول گیا اور شاید وہ دونون ابوا اور بواط ہین
اور پوشیدہ رہا یاد پر اسکے واسطے کم سن ہونے اسکے کے اور احتمال ہے کہ زید بن ارقم نے دو کو ایک گنا ہو پس تحقیق کہا ہے
موسیٰ بن عقبہ نے کہ لڑائی کی حضرتؐ نے خود آٹھ جنگون مین بدر مین پہر احد مین پہر احزاب مین پہر مصطلق مین پہر خیبر
مین پہر مکے مین پہر حنین مین پہر طائف مین انتہی اور نہین ذکر کیا ہے اسنے جنگ قریظہ کو اسواسطے کہ جوڑا
اسکو ساتہہ احزاب کے اسواسطے کہ وہ اسکے پیچہے متصل تہا اور اسکے غیر نے اسکو جدا بیان کیا ہے واسطے واقع ہونے
اسکے جدا بعد شکست کہانے لشکرون کفار کے اور اسیطرح اسکے غیر نے طائف اور حنین کو ایک ہی شمار کیا ہے واسطے
قریب قریب ہونے اُن دونون کے پس جمع ہوگا اس تطبیق پر قول زید بن ارقم اور جابر کا اور تحقیق فراخی کی ہے
اسمین ابن سعد نے پس پہونچی گنتی ان جنگون کی جنمین حضرت خود نکلے ستائیس ۲۷ کو اور تابع ہوا ہے اسمین واقدی کو اور وہ
مطابق ہے واسطے اُس چیز کے کہ شمار کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے لیکن اسنے جدا بیان کیا وادی القری کو خیبر سے
اشارہ کیا ہے طرف اسکے سہیلی نے اور شاید چہ زایدہ اسی قبیل سے ہین اور اسی پر محمول ہے جو عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے
روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے چوبیس جنگ کئے ہین یعنی جسنے جنگون کا ستائیس یا اُس سے زیادہ بیان کیا ہے تو اُس نے سب جنگونکو
جدا جدا بیان کیا ہے اور جسنے کم شمار کیا ہے اسنے بعضے دو دو جنگون کو ایک ایک گنا ہے اور اسمین سب اقوال
کی تطبیق ہو جاتی ہے واللہ اعلم اور اسیر بعوث اور سرایا یعنی چہوٹے چہوٹے لشکر جنکے ساتہہ حضرتؐ خود تشریف نہین
لے گئے ہیں ابن اسحاق کے نزدیک چہتیس ۳۶ ہین اور واقدی کے نزدیک اڑتالیس ہین اور حکایت کی ہے ابن جوزی
نے کہ ستاون ہین اور مسعودی کے نزدیک ساٹھ ہین اور ہمارے شیخ نے ستر سے زیادہ بیان کئے ہین اور واقع ہوا ہے نزدیک
حاکم کے اکلیل مین کہ وہ سو سے زیادہ ہین پس شاید اُسنے مغازی کو بہی اُنکے ساتہہ جوڑ لیا ہے اور یہ جو قتادہ نے کہا کہ وہ
عشیرہ ہے تو قتادہ کے اس قول پر سب اہل سیر کا اتفاق ہے اور یہی ٹہیک ہے اور اسیر غزوہ عسیرہ کا پس وہ جنگ
تبوک ہے خدا نے فرمایا الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ یعنی جو تابع ہوئے اسکے تنگی کی گہڑی مین اور نام رکہا گیا جنگ تبوک
ساتہہ اسکے یعنی عسیرہ کے واسطے اوس چیز کے کہ تہے اسمین مشقت سے کہ اسیاتی بیانہ اور اسیر یہ جنگ پس منسوب ہے طرف مکان
کے جسمین وے پہونچے تہے اور اسکا نام عشیر یا عشیرہ ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ مطلوب

اس جنگ مین وہ قریش کا قافلہ تھا جو تجارت کیواسطے مکے سے شام کو چلا تھا سو وہ قافلہ حضرتؐ سے فوت ہوا یعنے دوسرے راہ بچکر نکل گیا اور حضرتؐ اوسکے پھرنے کے منتظر رہتے سو نکلے حضرتؐ تا کہ اسکو آگے سے مل کر لوٹ لین پس اسی سبب سے واقع ہوا جنگ بدر کا اور کہا ابن اسحاق نے کہ سبب بیچ جنگ بدر کے وہ ہے جو حدیث بیان کی مجھسے یزید بن رومان نے عروہ سے کہ ابو سفیان تیس سوارون کے ساتھ شام مین تھا انہین سے مخرمہ بن نوفل اور عمرو بن عاص تھے سو متوجہ ہوئے طرف مکے کے ایک بڑے قافلہ مین کہ اُسمین قریش کے مال تھے تو حضرتؐ اونکی طرف نکلے اور ابو سفیان خبرین ڈھونڈتا تھا سو اسکو خبر پہونچی کہ حضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ انکے لوٹنے کے ارادے سے نکلے ہین تو اوسنے ضمضم بن عمر کو مکے مین قریش کیطرف بھیجا اسحالت مین کہ رغبت دلاتا تھا انکو اپر آنیکے واسطے بچانے اپنے مالون کے اور ڈراتا تھا انکو مسلمانون سے پس طلب کیا اونسے ضمضم نے نکلنا واسطے لڑائی کے پس نکلے قریش ہزار سوار مین اور انکے ساتھ سو گھوڑا تھا اور ابو سفیان کو سخت ڈر ہوا تو اوسنے کنارے دریا کے راہ لی اور بہت جلد چلا یہانتک کہ مسلمانونسے بچکر نکل گیا سو جب وہ بیخوف ہوا تو قریش کو کہلا بھیجا کہ پھر آؤ مسلمانون کے ساتھ نہ لڑنا تو ابو جہل اس سے باز نہ آیا پس واقع ہوا جنگ بمقام بدر مین (فتح) **بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّقْتَلُ بِبَدْرٍ** یہ باب ہے بیان مین ذکر کرنے حضرتؐ کے اس شخص کو جو بدر مین مارا جاویگا

ف جنگ بدر کے واقع ہونے سے پہلے کچھ زمانہ مین واقع ہوا مطابق اسکے جیسا کہ آپ نے فرمایا اور تحقیق واقع ہوا ہے مسلم مین انسؓ کی حدیث سے اسنے روایت کی ہے عمرؓ سے کہ مقرر حضرتؐ دکھاتے تھے ہمکو جگہین گرنے اہل بدر کی فرماتے تھے کہ کل یہان فلانا گریگا انشاء اللہ تعالٰی اور یہان فلانا مارا جاویگا پس قسم ہے اسکی جسنے حضرتؐ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کہ نہ چوکے وے ان جگہون سے یعنی جس جس جگہ کا حضرتؐ نے نشان تبلایا اوسی اوسی جگہ مارے گئے ایک بال بھر فرق نہ پڑا اور واقع ہوئی یہ پیشین گوئی اور حالانکہ وے بدر مین تھے اس رات مین جسکی صبح کو لڑائی ہوئی برخلاف حدیث باب کے کہ وہ اس سے کچھ زمانہ پہلے ہے (فتح) **حَدَّثَنِيْ** اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيْقًا لِاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ اُمَيَّةُ اِذَا مَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ اِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِاُمَيَّةَ انْظُرْ لِيْ سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهٖ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ اَلَا اَرَاكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ اٰمِنًا وَقَدْ اٰوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ

مَعَ اَبِیْ صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ اِلٰی اَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ عَلَيْهِ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِیْ
هٰذَا لَاَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلٰی اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ اُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْ
يَا سَعْدُ عَلٰی اَبِی الْحَكَمِ سَيِّدِ اَهْلِ الْوَادِیْ فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا اُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِیْ فَفَزِعَ لِذٰلِكَ
اُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ اُمَيَّةُ اِلٰی اَهْلِهٖ قَالَ يَا اُمَّ صَفْوَانَ اَلَمْ تَرَیْ مَا قَالَ لِیْ سَعْدٌ
قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِیَّ فَقُلْتُ لَهٗ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِیْ
فَقَالَ اُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا اَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اِسْتَنْفَرَ اَبُوْ جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ اَدْرِكُوْا
عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ اُمَيَّةُ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَتَاهُ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ اِنَّكَ مَتٰی يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ
تَخَلَّفْتَ وَاَنْتَ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِیْ تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ اَبُوْ جَهْلٍ حَتّٰی قَالَ اَمَّا اِذْ غَلَبْتَنِیْ
فَوَاللّٰهِ لَاَشْتَرِيَنَّ اَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ اُمَيَّةُ يَا اُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِیْ فَقَالَتْ لَهٗ يَا اَبَا صَفْوَانَ
وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِبِیُّ قَالَ لَا وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَجُوْزَ مَعَهُمْ اِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا
خَرَجَ اُمَيَّةُ اَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهٗ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰی قَتَلَهُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہنے سعد بن معاذؓ سے حدیث بیان کی کہ مقرر سعد بن
معاذ امیہ بن خلف کا یار تہا اور جب امیہ مدینے مین گذرتا تہا یعنی شام کو جاتے تو سعد کے
پاس اترا کرتا تہا اور جب سعد مکے مین گذرتا تہا تو امیہ کے پاس اترا کرتا تہا یعنی حضرتؐ کے ہجرت کرنے
سے پہلے سو جب حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے تو سعد عمرہ کرنے کو چلا تو مکے مین امیہ کے پاس
اترا تو اس نے امیہ سے کہا کہ میرے واسطے کوئی گہڑی خلوت (یعنی جب کوئی آدمی نہ ہو)
کے دیکھ یعنی تلاش کر شاید کہ مین خانہ کعبے کا طواف کرون سو امیہ سعد کو لیکر دوپہر کے
قریب نکلا تو ابو جہل ان دونون سے ملا سو اوس نے کہا اے ابو صفوان (یہ امیہ کی کنیت
ہے) تیرے ساتھ یہ کون ہے اس نے کہا یہ سعد ہے ابو جہل نے کہا کیا مین تجھکو نہین دیکھتا
کہ تو مکے مین طواف کرتا ہے بے خوف اور حالانکہ تم نے دین سے پہرنے والون کو یعنی
مسلمانون کو جگہ دی ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کی مدد اور اعانت کرتے ہین خبردار ہو قسم
ہے اللہ کی اگر تو ابو صفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو اپنے گہر والون کی طرف سلامت نہ پہرتا تو
سعد نے اسکو بلند آواز سے کہا کہ خبردار ہو قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھکو اس سے روکے
گا تو البتہ روکونگا مین تجھکو اس چیز سے کہ وہ سخت تر ہے تجھپر اوس سے تیرے راہ کو

جو مدینے والون پر گذرتی ہے یعنی جو راہ اسکے نزدیک ہے اور جس راہ سے تم شام کو تجارت
کے واسطے جاتے ہو تو امیہ نے سعد سے کہا کہ اپنی آواز کو ابوالحکم (ابوجہل) پر بلند نہ کر کہ وہ مکے
والون کا سردار ہے تو سعد نے کہا کہ چھوڑ ہمکو آپ سے اے امیہ یعنی بس اب تیری دوستی تمام
ہو چکی اب تو ہم مسلمانون کے ساتھ میل جول نہ رکھ پس قسم ہے اللہ کی مین نے حضرت ؐ سے سنا
فرماتے تھے کہ مسلمان تجھکو اے امیہ مار ڈالنے والے ہین امیہ نے کہا کہ کے مین مجھکو مارینگے سعد نے کہا کہ مین
نہین جانتا تو امیہ اس بات سے سخت ڈرا (اور اسکا سبب یہ ہے جو دوسری روایت مین آچکا ہے کہ امیہ نے کہا قسم
ہے اسکی کہ محمد جب بات کرتا ہے تو جھوٹ نہین بولتا پس قریب تہا کہ ڈر کے مارے اسکا گوز نکل جاوے)
سو جب امیہ اپنی عورت کیطرف پھرا تو کہا اے ام صفوان کی کیا تو نہین دیکھتی جو مجھکو سعد نے کہا تو
اسکی عورت نے کہا کہ اُسنے تجھکو کیا کہا امیہ نے کہا وہ کہتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خبر دی کہ
مسلمان مجھکو مار ڈالنے والے ہین تو مین نے اوس سے کہا کہ مین اسنے کہا مجھکو معلوم نہین سو امیہ نے
کہا قسم ہے اللہ کی کہ مین مکے سے باہر نہین نکلونگا سو جب جنگ بدر کا دن ہوا (ایک روایت مین اتنا
زیادہ ہے کہ آیا پکارنے والا یعنی ضمضم اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ مکے مین پہونچا
تو اس نے اپنا کرتا پہاڑ ڈالا اور پکارا کہ اے گروہ قریش کے بچاؤ اپنے مالون کو جو ابوسفیان کے
ساتھ ہین کہ محمد ؐ انکو آ لیتا ہے فریاد رسی کرو فریاد رسی کرو) تو ابوجہل نے لوگون سے کہا کہ باہر نکلو اور
اپنے قافلے کو بچاؤ سو امیہ نے باہر نکلنے کو مکروہ جانا تو ابوجہل اسکے پاس آیا اسنے کہا کہ اے ابوصفوان
مقرر جب لوگ تجھکو دیکھینگے کہ تو پیچھے رہا اور حالانکہ تو مکے والون کا سردار ہے یعنی اپنی قوم کا تو وہ
بہی تیرے ساتھ باز رہینگے سو نہ چھوڑا اسکو ابوجہل نے یہانتک کہ امیہ نے کہا کہ اپہر جب تو نے مجھپر غلبہ کیا
پس قسم ہے اللہ کی البتہ مین مکے کا بہتر اونٹ خریدونگا یعنی پس جب مین کسی چیز سے خوف کرونگا
تو اسپر بہاگنے کے واسطے مستعد ہونگا پہر امیہ نے وہ اونٹ خریدا پہر اپنی عورت سے کہا کہ اے ام
صفوان کی مجھکو سامان درست کردے تو اسکی عورت نے اس سے کہا اور تحقیق تو بھول گیا ہے جو
تیرے بہائی یثربی نے تجھکو کہا تہا اسنے کہا مین بہولا نہین اور مین نہین چاہتا کہ انکے ساتھ جاؤن مگر
تہوڑی دور پہر جب امیہ نکلا تو شروع کیا اسنے یہ کہ نہ اترتا تہا کسی جگہ مین مگر کہ اپنے اونٹ کو باندہتا
تہا یعنی انکے ساتھ نہین جاتا تہا ان کے پیچھے پیچھے جاتا تہا پس ہمیشہ رہا اسی حال پر یہان تک کہ خدا نے
اس کو بدر مین قتل کیا ف بیان کیا ہے ابن اسحاق نے اس صفت کو کہ مکر کیا تہا ساتھ اس کے
ابوجہل نے امیہ کو یہانتک کہ مخالفت کی اسنے اپنے نفس کی رائے کو بیچ نہ نکلنے کے مکے سے

پس کہا اوس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سو ابن ابی نجیح نے کہ امیہ بن خلف نے نکلا ارادہ کیا تہا اپنے نکلنے کے
مکے سے اور تہا وہ بڈھا بہارے بدن والا سو عقبہ بن ابی معیط اسکے پاس انگیٹھی لایا یہانتک کہ اسکو اسکے
آگے رکھا اور کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ تو تو عورتن مین سے ہے کہا کہ خدا تیرے منہ کو برا کرے اور
گویا ابوجہل نے متعین کیا تہا عقبہ کو اوپر اسکے یہانتک کہ اس کے ساتھ یہ کر کیا اور اس حیلے سے اسکو
باہر نکالا اور تہا عقبہ بیوقوف ابن اسحاق نے کہا کہ قتل کیا امیہ کو ایک مرد نے بنی مازن سے جو انصار
سے ہے اور کہا ابن ہشام نے کہ شریک ہوا اس کے مارنے مین معاذ بن عفر اور خارجہ بن زید اور
بعضے کہتے ہین کہ بلال نے اسکو قتل کیا تہا اور اس کا بیٹا علی بن امیہ پس قتل کیا تہا اسکو عمار نے اور
اس حدیث مین حضرت صلعم کے واسطے کئی معجزے ہین ظاہر اور بیان ہے اس چیز کا کہ تہا اوپر سعد بن معاذ
قوت نفس اور یقین سے اور اس حدیث مین ہے کہ شان عمرے کا قدیمی ہے اور یہ کہ اذن دیا گیا تہا
اصحاب کو عمرہ کرنے کا پہلے اس سے کہ عمرہ کرین حضرت برخلاف حج کے واللہ اعلم (فتح) اور
مناسبت حدیث کی ترجمہ سے اخیر جملے سے ہے کہ یہانتک خدا نے اسکو قتل کیا واللہ اعلم۔

باب قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ باب ہے بیان مین قصے جنگ بدر کے

بدر ایک گاؤن ہے مشہور منسوب ہے طرف بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے کہ وہ وہان اترا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ بدر ایک کوئین کا نام ہے نام رکہا گیا ساتھ اسکے واسطے گول ہونے اسکے کے
یا واسطے صاف ہونے پانی اس کے کے پس گویا کہ اس مین بدر یعنی چودہوین رات کا چاند دیکہا جاتا ہے
اور واقدی نے بہت لوگون سے اسکا انکار کیا ہے یعنی وہ گاؤن کا نام ہے کوئین کا نام نہین
(فتح) وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ۔
بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ
اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ
ترجمہ اور خدا نے فرمایا کہ اور البتہ تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی مین اور تم خوار تہے سو ڈرتے رہو اللہ سے
شاید تم شکر کرو جب تو کہنے لگا مسلمانون کو کیا تمکو کفایت نہین کہ تمہاری مدد بہیجے رب تمہارا تین ہزار
فرشتے آسمان سے اترے البتہ اگر تم ٹہرے رہو اور پرہیزگاری کرو اور وہ آوین تم پر اسی دم تو مدد
بہیجے تمہارا رب پانچہزار فرشتے پلے ہوئے گہوڑون پر اور یہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی

کی اور تا تسکین ہو تمہارے دلون کو اور مدد ہے نزدیک اللہ کے پاس سے جو زبردست ہے حکمت والا تا کاٹ ڈالے بعضے کافرون کو یا ذلیل کرے انکو کہ پہر جاوین نامراد **ف** یہہ جو کہا کہ تم خوار تھے یعنی تہوڑے تھے بہ نسبت مشرکون کے جو انکے مقابل تھے اور اس جہت سے کہ وے پیادے تھے مگر تہوڑے انمین سے اور اس جہت سے کہ انکے پاس ہتیار نہ تھے اور مشرکین اسکے برعکس تھے اور اسکا سبب یہ تہا کہ حضرتؐ نے لوگون کو ابوسفیان کے ملنے واسطے بلایا تا کہ لوٹیں وہ چیز کہ اسکے ساتھ تھی قریش کے مالون سے اور اسکے ساتھ آدمی تہوڑے تھے تو اکثر انصار کو یہ گمان تہا کہ لڑائی واقع ہوگی پس نہ چلے ساتھ انکے انمین سے مگر تہوڑے اور نہ ساتھ لیا انہون نے سامان تیاری کا جیسا کہ چاہیئے تہا برخلاف مشرکون کے اسواسطے کہ وے مستعد ہو کر نکلے تھے واسطے بچانے اپنے مالون کے اور ایہر قول اللہ تعالی کا اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ پس اختلاف کیا ہے اسمین اہل تاویل نے بعضے کہتے ہین کہ وہ نصرکم کے متعلق ہے پس بنا براسکے بدر کے قصے مین ہے اور اسی پر ہے عمل مصنف کا یعنی بخاری کا اور یہی ہے قول اکثر کا اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے داؤدی نے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ متعلق ہے ساتھ قول خدا کے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ بنا بر اسکے پس وہ متعلق ہے ساتھ قصے احد کے اور یہ قول عکرمہ اور ایک گروہ کا ہے اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی وہ خبر جو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ساتھ سند صحیح کے شعبی سے کہ بدر کے دن مسلمانون کو پہونچی کہ کرز بن جابر مشرکون کی مدد کرتا ہے پس اتاری خدا نے یہ آیت کیا تمکو کفایت نہین کہ مدد بہیجے تمہاری تمہارا رب تین ہزار فرشتے کہا اسنے پس نہ مدد کی کرز نے مشرکون کی اور نہ مدد بہیجی خدا نے مسلمانون کے ساتھ پانچہزار کی اور روایت ہے قتادہ سے کہ مدد کی خدا نے مسلمانون کے ساتھ پانچہزار فرشتون کی اور ربیع بن انس سے روایت ہے کہ مدد کی خدا نے مسلمانون کی دن بدر کے ساتھ ہزار فرشتون کے پہر زیادہ کیا انکو پس ہوگئے تین ہزار پہر زیادہ کیا انکو پس ہوگئے پانچہزار اور شاید کہ تطبیق دی ہے اوسنے ساتھ اسکے درمیان دونون آیتون آل عمران اور انفال کی اور تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اختلاف کے نزول مین پس ذکر کیا آیت وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ کو جنگ احد کے بیان مین اور اسیطرح قول وہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اور جو اسکے سوائی ہے اسکو جنگ بدر کے بیان مین ذکر کیا اور یہی ہے معتمد اور فور کے معنی غضب کے ہین یہہ قول عکرمہ اور مجاہد کا ہے (فتح) وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ الْاٰيَة

یعنی اور خدا نے فرمایا کہ جب وعدہ دیا تمکو خدا نے ایک کا دو گروہ مین سے کہ وہ واسطے تمہارے ہے یعنی ایک تمکو ہاتھ لگے گا اور تم چاہتے تھے کہ جسمین شوکت نہو وہ ہاتھ لگے **ف** نازل ہوئی یہ آیت بدر کے قصے مین بغیر خلاف کے بلکہ سب سورہ انفال یا اکثر بدر کے قصے مین اترے اور آئندہ آویگا بیچ تفسیر کے قول سعید بن جبیر کے کہ مین نے ابن عباسؓ سے کہا کہ سورہ انفال کس باب مین اتری اسنے کہا کہ بدر مین اتری اور مراد ساتھ دو گروہ کے قافلہ اور فوج ہے پس تھا قافلے مین ابوسفیان اور جو اسکے ساتھ تھے مانند عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل کے اور وہ چیز کہ ساتھ اسکے تھے اموال سے اور تھا فوج مین ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ وغیرہ قریش کے رئیسون سے مستعد ساتھ ہتھیارون کے اور تیار واسطے لڑائی کے اور مسلمان چاہتے تھے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور یہی مراد ہے ساتھ اس آیت کے کہ تم چاہتے تھے کہ جسمین شوکت نہو وہ ہاتھ لگے اور مراد ساتھ ذات شوکت کے وہ گروہ ہے جسمین ہتھیار تھے اور روایت کی طبرانی اور ابو نعیم نے دلائل مین ابن عباس سے کہ مکے والون کا قافلہ شام سے آیا تو حضرت اسکے لوٹنے کے ارادے سے نکلے سو یہ خبر مکے والون کو پہونچی تو انہون نے قافلے کیطرف جلدی کی اور قافلہ مسلمانون سے آگے بڑھ گیا اور وعدہ دیا تھا خدا نے مسلمانون کو کہ تمکو ایک گروہ ہاتھ لگیگا اور تھا ملنا قافلہ کا محبوب تر طرف انکی اور سہل تر شوکت میں اور خاص تر لوٹنے مین اس سے کہ کفار قریش کے لشکر سے ملین سو جب قافلہ نسے فوت ہوا تو حضرتؐ مسلمانون کے ساتھ بدر مین اترے پس واقع ہوئی لڑائی پھر ذکر کیا بخاری نے ایک ٹکڑا کعب بن مالک کی حدیث سے اور پوری حدیث غزوہ تبوک مین آویگی اور غرض اس سے اسجگہ قول اسکا ہے کہ کسیکو عتاب نہوا (فتح) **حدثنی** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن کعب قال سمعت کعب بن مالک یقول لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا الا فی غزوۃ تبوک غیر انی تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاتب احد تخلف عنہا انما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید عیر قریش حتی جمع اللہ بینہم وبین عدوہم علی غیر میعاد **ترجمہ** عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ مین نے کعب سے سنا تھا کہ مین کسی جنگ مین حضرتؐ کے ساتھ دینے سے پیچھے نہین رہا مگر جنگ تبوک مین لیکن مین جنگ بدر مین پیچھے رہا اور خدا نے کسیکو عتاب نکیا جو اوس سے پیچھے رہا سوا اسکے کچھ نہین کہ حضرتؐ قریش کے قافلے کے ارادے سے نکلے یعنی آپکا لڑائی کا ارادہ نہ تھا یہانتک کہ جمع کیا خدا نے حضرتؐ کو اور آپکے دشمن کو غیر میعاد پر **ف** یعنی وز بغیر ارادے لڑائی کے اور کہتے ہین کہ اس قافلے مین ہزار اونٹ تھا اور پچاس ہزار اشرفی تھی اور اسمین قریش کے تیس مرد تھے

اور بعضہم کہتے ہین کہ چالیس تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ تھے اور یہ جو اسنے کہا کہ لیکن مین بدر مین پیچھے رہا تو یہ
استثنا ہے مفہوم سے اسکے قول مین لم اتخلف الا فی غزوۃ تبوک اسواسطے کہ اسکا مفہوم یہ ہے کہ
مین سب جنگون مین حضرتؐ کے ساتھ حاضر ہوا سوا تبوک کے اور اوسنے دونو کو ایک لفظ کے ساتھ
مستثنے نہین کیا اسواسطے کہ باز رہا تھا تبوک مین اپنے اختیار سے باوجود مقدم ہونے طلب کے اور واقع
ہونے عتاب کے اسپر جو باز رہا اس سے برخلاف جنگ بدر کے بیچ ان سب امرون کے اسیواسطے مغایرت
کی اوسنے درمیان دونو پیچھے رہنے کے (فتح) **باب** قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ
فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ
قُلُوْبُکُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ
وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی
قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْہُمْ کُلَّ بَنَانٍ
ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ
باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب تم فریاد کرنے لگے اپنے رب سے سو خدا نے تمہاری دعا قبول کی کہ مین مدد بھیجونگا
تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنیوالے اور نہین گردانا اس مدد کو خدا نے مگر خوشخبری اور تا چین پکڑین دل تمہارے
اور نہین مدد مگر اللہ کیطرف سے بیشک اللہ زور آور ہے حکمت والا جسوقت ڈالدی تمپر اونگھ اپنی طرف سے
تسکین کو اور اتارا تمپر آسمان سے پانی کہ اس سے تمکو پاک کرے اور دور کرے تمسے شیطان کی نجاست
اور تا ثابت رکھے تمہارے دلون کو اور محکم کرے پاؤنکو جب حکم بھیجا تمہارے رب نے فرشتونکو کہ مین تمہارے
ساتھ ہون سو تم مسلمانون کے دل ثابت کرو مین کافرون کے دلونمین وحشت ڈالدونگا سو مارو گردنون
پر اور کاٹو انکے پور پور یہ اسواسطے کہ خلاف کیا اونہون نے اللہ اور اسکے رسول کا اور جو کوئی مخالف
ہو اللہ کا اور اسکے رسول کا تو اللہ کی مار سخت ہے **ف** اور پہلے گذر چکی ہے وجہ تطبیق کی
درمیان قول اوسکے کے بالف من الملٰئکۃ اور درمیان قول اوسکے کے بثلٰثۃ آلاف اور بخاری نے
اس باب مین دو حدیثین وارد کی ہین پس مقداد کے قصے مین بیان ہے اوس چیز کا جو واقع ہوئی بیچ
لڑائی سے اور ابن عباس کی حدیث مین بیان فریاد کرنیکا ہے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ شَہِدْتُ
مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْہَدًا لَاَنْ اَکُوْنَ صَاحِبَہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا عُدِلَ بِہٖ اَتَی النَّبِیَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَدْعُوْ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا وَلٰکِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ یَمِیْنِکَ وَعَنْ شِمَالِکَ وَبَیْنَ یَدَیْکَ وَخَلْفَکَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْھُہٗ وَسَرَّہٗ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ مین نے ابن مسعودؓ سے سنا کہتا تھا کہ مین مقداد بن اسود ؓ کی ایک جگہ حاضر ہوا یعنی جس جگہ اوسنے کہا جو بیان مذکور ہے البتہ ہونا مین صاحب اسجگہ کا اور کہنا اس قول کو کہ اوسنے کہا بہتر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ تولی جاوے ساتھ اسکے اسکا بیان یون ہے کہ مقداد آنحضرت ؐ کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ مشرکون پر بددعا کرتے تھے تو اوسنے کہا کہ ہم نہین کہتے جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے کہا کہ جا تو اور تیرا رب سو دونو لڑو لیکن ہم لڑتے ہین کافرونسے آپکے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے تو مین نے حضرت ؐ کو دیکھا کہ آپکا چہرہ روشن ہوا اور مقداد کے اس قول سے خوش ہوئے **ف** یہ جو اوسنے کہا کہ اس چیز سے کہ اوسکے ساتھ تولی جاوے یعنی ہر اس چیز سے کہ مقابل ہو اسکے دنیاوی مال سے اور بعضے کہتے ہین کہ ثواب ہے اور یا مراد عام تر ہے اس سے اور مراد مبالغہ ہے بیچ بیان کرنے عظمت اس جگہ کے اور یہ اگر وہ اختیار دیا جاوے درمیان اسکے کہ ایسی جگہ اور ایسی بات کہنے کا اسکو موقع ملے اور درمیان اسکے کہ حاصل ہو واسطے اسکے وہ چیز کہ اسکے مقابل ہے جو چیز کہ ہو تو البتہ ہو حاصل ہونا اسجگہ کا واسطے اسکی محبوب تر طرف اوسکی **ف** ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کہا اسلام کو مقداد ؓ نے جبکہ حضرت ؐ صفراء مین پہونچے اور آپکو خبر پہونچی کہ قریش کا ارادہ جنگ بدر کا ہے اور یہ کہ نجات پائی ابو سفیان نے ساتھ اپنے ساتھیون کے تو حضرت ؐ نے لوگونسے مشورہ لیا سو ابو بکر صدیق ؓ کھڑے ہوئے پس کہا یعنی حضرت ؐ کے ساتھ دینے کے واسطے تقریر کی اور خوب تقریر کی پھر عمرؓ کھڑے ہوئے پھر مقداد کھڑے ہوئے پس ذکر کیا جیسا کہ باب کی حدیث مین ہے اور اوسمین اتنا زیادہ ہے کہ پس کہا قسم ہے اسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اگر آپ ہمکو برک الغماد (ایک جگہ کا نام ہے یمن مین) تک لیجاوین تو ہم آپکے ساتھ جہاد کرینگے پھر فرمایا کہ ہمکو مشورہ دو پس لوگون نے معلوم کیا کہ آپ انصار کو مراد رکھتے ہین اور آپ کو ڈر تھا کہ شاید انصار آپکا ساتھ نہ دین اسواسطے کہ نہین بیعت کی تھی آپسے انصار نے مگر اسپر کہ آپ کی مدد کرین اور جو آپکو تکلیف دینی چاہے اسکو روکین یہ کہ آپکے ساتھ دشمن کی طرف چلین سو سعد بن معاذ نے کہا کہ یا حضرت ؐ بدستور چلو واسطے اس چیز کے جسکا آپکو حکم ہوا پس ہم آپکے ساتھ ہین سو حضرت ؐ اس بات سے خوش ہوئے اور ایک روایت مین ہے کہ سعد بن معاذ ؓ نے کہا کہ شاید آپ ایک کام کیواسطے نکلے تھے یعنی واسطے لوٹنے اون مالون کے کہ ابو سفیان کے ساتھ قافلے مین تھے سو خدا نے اوسکے سوا دوسرا

امر پیدا کیا یعنی لڑائی پس آپ بدستور چلین پس جو زین رستے جسکے چاہین اور کاٹین رسی جسکی چاہین اور دشمنی کرین
جس سے چاہین اور لین ہمارے مالون سے جتنا چاہین اور ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ہمکو حضرتؐ نے فرمایا
اور ہم مدینے مین تھے کہ مجکو ابو سفیان کے قافلے کی خبر پہونچی پس کیا تم چاہتے ہو کہ اوسکی طرف نکلو شاید خدا
ہمکو اسکے مال سے لوٹ دے ہمنے کہا ہان سو جب ہم ایک دو روز چلے تو آپکو خبر ہوئی اور آپنے ہمکو خبر
دی پس کہا تیار ہو جاؤ واسطے لڑائی کے تو ہمنے کہا قسم ہے اللہ کی ہم تو لڑنے کی طاقت نہین رکھتے پھر حضرتؐ
نے وہی بات کہی تو مقدادؓ نے آپکو کہا کہ ہم آپکو نہین کہتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا ولیکن ہم کہتے
ہین کہ ہم آپکے ہمراہ لڑنیوالے ہین تو ہم انصار کی گروہ نے تمنا کی کہ ہمنے بھی ویسا کہا ہوتا جیسا مقدادؓ نے
کہا پس اوتاری خدا نے یہ آیت کَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ
(فتح) **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ
عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ
وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر
کے دن فرمایا کہ الٰہی مین تجکو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی کے ساتھ تیرے عہد و پیمان کے
وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو گی تو ابو بکر صدیقؓ نے آپکا ہاتھ پکڑا
اور کہا کہ حضرتؐ آپکو اتنی دعا کفایت کرتی ہے سو حضرتؐ خیمے سے نکلے اور یہہ فرماتے تھے کہ عنقریب کافرون
کا لشکر بھاگ جاویگا اور پیٹھ پھیریگا **ف** یہ حدیث اصحاب کی مرسل حدیثون سے ہے اسواسطے کہ ابن
عباسؓ وہان حاضر نہین تہا اور شاید لیا ہے اوسکو ابن عباس نے عمرؓ سے یا ابو بکرؓ سے پس مسلم مین ابن
عباسؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عمرؓ نے کہ جب جنگ بدر کا ہوا تو آپنے مشرکون کیطرف نظر کی
اور وے ہزار مرد تھے اور آپکے اصحاب تین سو انیس مرد تھے سو حضرتؐ نے قبلے کیطرف منہ کیا پھر اپنے
دونو ہاتھ دراز کئے پس ہمیشہ اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہانتک کہ آپکی چادر آپکے مونڈہون
سے گری اور عبد اللہ بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا تو حضرتؐ نے مشرکون کیطرف
نظر کی اور اونکو بہت معلوم کیا اور مسلمانون کیطرف نظر کی اور اونکو تھوڑے جانا سو آپنے دو رکعت
نماز کی نیت کی اور ابو بکر آپکے داہنے طرف کھڑے ہوئے سو حضرتؐ نے دعا کی اور آپ نماز مین تھے
کہ الٰہی مجکو خوار نہ کر مجکو ذلیل نہ کر الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ الٰہی یہ قریش
ہین بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ آئے ہین لڑتے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہین الٰہی پس مین تجھسے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَدْعُوْ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰکِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ یَمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَیْنَ یَدَیْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعودؓ سے سنا کہتا تھا کہ میں مقداد بن اسودؓ سے ایک جگہ حاضر ہوا یعنی جس جگہ کہ اس نے کہا جو بیان مذکور ہے البتہ ہونا میرا صاحب اس جگہ کا اور کہنا اس قول کو کہ اوس نے کہا بہتر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ تولی جاوے ساتھ اسکے اسکا بیان یون ہے کہ مقدادؓ حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ مشرکون پر بددعا کرتے تھے تو اوس نے کہا کہ ہم نہین کہتے جیسا کہ موسےؑ کی قوم نے کہا کہ جا تو اور تیرا رب سو دو نو لڑو لیکن ہم لڑتے ہین کافرون سے آپکے دائین اور بائین اور آگے اور پیچھے تو مین نے حضرتؐ کو دیکھا کہ آپکا چہرہ روشن ہوا اور مقداد کے اس قول سے خوش ہوئے **ف** یہ جو اس نے کہا کہ اس چیز کہ اوسکے ساتھ تولی جاوے یعنی ہر اس چیز سے کہ مقابل ہو اسکے دنیاوی مال سے اور بعضے کہتے ہین کہ ثواب سے اور یا مراد عام تر ہے اس سے اور مراد مبالغہ ہے بیچ بیان کرنے عظمت اس جگہ کے اور یہ اگر وہ اختیار دیا جاوے درمیان اسکے کہ ایسی جگہ اور ایسی بات کہنے کا اسکو موقع ملے اور درمیان اسکے کہ حاصل ہو واسطے اسکے وہ چیز کہ اسکے مقابل ہے جو چیز کہ ہو تو البتہ ہو حاصل ہونا اس جگہ کا واسطے اسکے محبوب تر طرف اوسکی **ف** ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کہا اسلام کو مقدادؓ نے جبکہ حضرتؐ صفرا مین پہونچے اور آپکو خبر پہونچی کہ قریش کا ارادہ جنگ بدر کا ہے اور یہ کہ نجات پائی ابو سفیان نے ساتھ اپنے ساتھیون کے تو حضرتؐ نے لوگون سے مشورہ لیا سو ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہوئے پس کہا یعنی حضرتؐ کے ساتھ دینے کے واسطے تقریر کی اور خوب تقریر کی پھر عمرؓ کھڑے ہوئے پھر مقداد کھڑے ہوئے پس ذکر کیا جیسا کہ باب کی حدیث مین ہے اور اوس مین اتنا زیادہ ہے کہ پس کہا قسم ہے اسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اگر آپ ہمکو برک الغماد (ایک جگہ کا نام ہے یمن مین) تک لیجاوین تو ہم آپکے ساتھ جہاد کرینگے پھر فرمایا کہ ہمکو مشورہ دو پس لوگون نے معلوم کیا کہ آپ انصار کو مراد رکھتے ہین اور آپ کو ڈر تھا کہ شاید انصار آپکا ساتھ نہ دین اس واسطے کہ نہین بیعت کی تھی آپ سے انصار نے مگر اس پر کہ آپ کی مدد کرین اور جو آپکو تکلیف دینی چاہے اسکو روکین نہ یہ کہ آپکے ساتھ دشمن کی طرف چلین سو سعد بن معاذؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ بدستور چلو واسطے اس چیز کے جسکا آپکو حکم ہوا پس ہم آپکے ساتھ ہین سو حضرتؐ اس بات سے خوش ہوئے اور ایک روایت مین ہے کہ سعد بن معاذؓ نے کہا کہ شاید آپ ایک کام کیواسطے نکلے تھے یعنی واسطے لوٹنے اون مالون کے کہ ابو سفیان کے ساتھ قافلے مین تھے سو خدا لاوے اوسکے سوا دوسرا

امر پیدا کیا یعنی لڑائی پس آپ بدستور چلین پس جو نسے رستے جسکے چاہین اور کاٹین رسی جسکی چاہین اور دشمنی کرین
جس سے چاہین اور لین ہمارے مالون سے جتنا چاہین اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو حضرت صلعم نے فرمایا
اور ہم مدینے مین تھے کہ مجکو ابو سفیان کے قافلے کی خبر پہونچی پس کیا تم چاہتے ہو کہ اوسکی طرف نکلو شاید خدا
ہمکو اوسکے مال سے لوٹ دے ہمنے کہا ہان سو جب ہم ایک دو روز چلے تو آپکو خبر ہوئی اور آپ نے ہمکو خبر
دی پس کہا تیار ہو جاؤ واسطے لڑائی کے تو ہمنے کہا قسم ہے اللہ کی ہم تو لڑنے کی طاقت نہین رکھتے پھر حضرت
نے وہی بات کہی تو مقداد نے آپکو کہا کہ ہم آپکو نہین کہتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا دیکن ہم کہتے
ہین کہ ہم آپکے ہمراہ لڑنیوالے ہین تو ہم انصار کی گروہ نے تمنا کی کہ ہمنے بھی ویسا کہا ہوتا جیسا مقداد نے
کہا پس اوتاری خدا نے یہ آیت كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ تک
(فتح) **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ
عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ
وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر
کے دن فرمایا کہ الٰہی مین تجکو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی کے ساتھ تیرے عہد و پیمان کے
وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہوگی تو ابو بکر صدیق نے آپکا ہاتھ پکڑا
اور کہا کہ حضرت آپکو اتنی دعا کفایت کرتی ہے سو حضرت خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے تھے کہ عنقریب کافرون
کا لشکر بھاگ جاویگا اور پیٹھ پھیریگا **ف** یہ حدیث اصحاب کی مرسل حدیثون سے ہے اسواسطے کہ ابن
عباس وہان حاضر نہین تہا اور شاید لیا ہے اوسکو ابن عباس نے عمر سے یا ابو بکر سے پس مسلم مین ابن
عباس سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجہ سے عمر نے کہ جب جنگ بدر کا ہوا تو آپ نے مشرکون کیطرف نظر کی
اور وے ہزار مرد تہے اور آپکے اصحاب تین سو انیس مرد تہے سو حضرت نے قبلے کیطرف منہ کیا پھر اپنے
دونو ہاتھ دراز کئے پس ہمیشہ اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہانتک کہ آپکی چادر آپکے مونڈہون
سے گری اور عبد اللہ بن علقمہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا تو حضرت نے مشرکون کیطرف
نظر کی اور اونکو بہت معلوم کیا اور مسلمانون کیطرف نظر کی اور اونکو تہوڑے جانا سو آپنے دو رکعت
نماز کی نیت کی اور ابو بکر آپکے داہنے طرف کھڑے ہوئے سو حضرت نے دعا کی اور آپ نماز مین تہے
کہ الٰہی مجکو خوار نہ کر مجکو ذلیل نہ کر الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ الٰہی یہ قریش
ہین بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ آئے ہین لڑتے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہین الٰہی پس مین تجھسے

مدد چاہتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرتؐ ایک قبہ مین تھے
اور مراد ساتھ قبے کے چھپر ہے جسکو اصحاب نے آپکے بیٹھنے کیواسطے بنایا تھا اور طبرانی مین ہے کہ ابن مسعودؓ نے
کہا کہ نہین سنا ہمنے کسی کو کہ گم ہوئی چیز کو ڈھونڈتا ہو سخت تر ڈھونڈنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے رب اپنے
کے دن بدر کے الٰہی مین تجھسکو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہون یعنی پکے درجے کی التجا کی کہا سہیلی نے کہ حضرتؐ کی بہت
عاجزی اور سخت التجا کرنیکا سبب یہ تھا کہ آپنے فرشتونکو دیکھا تھا کہ لڑائی مین محنت اٹھاتے ہین اور انصار موت
مین خوض کرتے ہین اور جہاد کبھی ہتھیارون کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی دعا کے ساتھ اور سنت ہے کہ امام لشکر
کے پیچھے ہو اسواسطے کہ وہ انکے ساتھ نہین لڑتا پس نہین مناسب کہ اپنی جان کو راحت دے پس مشغول ہوئے حضرتؐ ساتھ
ایک دو امرون کے اور وہ دعا ہے اور یہ جو کہا کہ الٰہی اگر تو چاہتا ہے تو آجکے بعد تیری بندگی نہوگی اور عمرؓ
کی حدیث مین ہے کہ الٰہی اگر تو مسلمانون کی اس جماعت کو ہلاک کر ڈالیگا تو زمین مین تیری بندگی نہین ہوگی اور سوا
اسکے کچھ نہین کہ حضرتؐ نے یہ اسواسطے کہا کہ آپکو معلوم تھا کہ آپ خاتم النبیین ہین آپکے بعد پیغمبر نہین ہوگا پس اگر آپ اور
آپکے ساتھی اسوقت ہلاک ہون تو نہ اٹھایا جاویگا کوئی جو ایمان کیطرف بلاوے اور مشرکین ہمیشہ خدا کے
سوا اور کی بندگی کرتے رہینگے پس معنی یہ ہین کہ نہ عبادت کیجاویگی زمین مین ساتھ اس شریعت کے
اور انسؓ کی حدیث مین ہے کہ حضرتؐ نے یہ دعا جنگ احد کے دن بھی کی تھی اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ ابوبکرؓ حضرتؐ کے پاس آئے اور چادر اٹھا کر آپکے مونڈھون پر ڈالی پھر پیچھے سے آپکو لپٹے سو کہا کہ اتنی دعا
آپکو کفایت کرتی ہے پس تحقیق خدا پورا کریگا واسطے آپکے جو اوسنے آپ سے وعدہ کیا پس اوتاری خدا
تعالیٰ نے آیت اذ تستغیثون ربکم الآیہ پس مدد دی خدا نے آپکو ساتھ فرشتون کے اور معلوم ہو گئی ساتھ
اس زیادتی کے مناسبت اس حدیث کی ترجمہ سے کہا خطابی نے نہین جائز ہے وہم کرنا یہ کہ ابوبکر کو
حضرتؐ سے خدا پر زیادہ اعتماد تھا بلکہ باعث واسطے حضرتؐ کے اوپر اوسکے شفقت آپکی تھی اپنے
اصحاب پر اور قوی کرنا اونکے دلونکا اسواسطے کہ وہ پہلی لڑائی تھی جسمین حاضر ہوئے پس مبالغہ کیا حضرتؐ نے
توجہ اور دعا اور عاجزی مین تا کہ انکے دلون کو اطمینان ہو اسواسطے کہ وہ جانتے تھے کہ آپکا وسیلہ
قبول کیا گیا ہے سو جب کہا ابوبکرؓ نے آپسے جو کہا تو اس سے باز رہے اور آپنے معلوم کیا کہ آپکی دعا
قبول ہوئی واسطے اوس چیز کے کہ پائی ابوبکر صدیقؓ نے اپنے نفس مین قوت اور اطمینان سے یعنی
اسواسطے کہ آپکو دعا سے مطلوب بھی تھا کہ اصحاب کے دلون کو قوت اور اطمینان ہو سو ابوبکرؓ مین قوت
پائی گئی پس اسواسطے حضرتؐ نے اوسکے پیچھے یہ آیت پڑھی سیہزم الجمع انتہی اور پھسل گیا پاؤن اوس شخص کا
جسکو علم نہین صوفیون سے اس جگہہ مین پھسلنا سخت پس نہین جائز ہے دیکھنا طرف اوسکی اور شاید خطابی

نے اشارہ کیا ہے طرف اوسکی اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے ہے کہ جب یہ آیت اوتری سیہزم الجمع
ویولون الدبر تو عمر فاروق نے کہا کہ وہ کونسا لشکر ہے جو بہاگ جاویگا پہر جب جنگ بدر کا دن ہوا تو مین نے
حضرتؐ کو دیکہا زرہ پہنی نکلے اور فرماتے تہے سیہزم الجمع یعنی عنقریب کافرونکا لشکر بہاگ جاویگا روایت کیا ہے
اسکو طبرانی نے اور عائشہ سے روایت ہے کہ یہ سورہ مکے مین اتری اور مین لڑکی تہی کہیلتی تہی بل الساعۃ
موعدہم الآیۃ (فتح) بَابٌ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ
ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ اَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ
یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ
بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰی بَدْرٍ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ نہین برابر ہین وہ مسلمان جو بیٹہنے والے
ہین بدر سے یعنی جو جنگ بدر مین حاضر نہین ہوئے اور جو نکلنے والے ہین طرف بدر کے یعنی جو اسمین حاضر
ہوئے ف مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ آیت لایستوی القاعدون بدر والون کے حق مین ہے اور مراد اسمین
جنگ بدر ہے اور اسکی شرح آیندہ آویگی بَابٌ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ باب ہے بیچ بیان گنتی بدر والونکی
یعنی جو صحابی حاضر ہوئی اسمین ساتھ حضرتؐ کے اور جو انکے ساتھ لاحق کیا گیا ہے (فتح) حَدَّثَنَا
مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ
ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ چہوٹا جانا گیا مین اور ابن عمرؓ ون بدر کے یعنی نابالغ ہونے کے سبب سے حضرتؐ
نے ہمکو بدر مین لڑنے کی اجازت نہ دی ف مراد براء کی یہ ہے کہ واقع ہوا جدائی کرنا بالغ اور نابالغ مین وقت حاضر ہونے
لڑائی کے پس لڑنے والون کو حضرتؐ کے پیش کیا گیا پس جو مرد بالغ تہا اسکو لڑنے کیواسطے رکہ لیا
اور جو نابالغ تہا اوسکو پہیر دیا اسکو لڑنے کا اذن نہ دیا اور یہی حضرت کی یہہ عادت کئی جگہون مین (فتح)
ح وَحَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ وَکَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ نَیِّفًا عَلٰی سِتِّیْنَ وَالْاَنْصَارُ
نَیِّفٌ وَاَرْبَعُوْنَ وَمِائَتَانِ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ چہوٹا جانا گیا مین اور ابن عمرؓ ون جنگ بدر کے
اور بدر کے دن مہاجرین کچہ اوپر ساٹہ مرد تہے اور انصار کچہ اوپر دو سو چالیس تہے ف اور آیندہ آویگا
کہ وہ اسی تہے یا زیادہ اور اسکی تطبیق بہی آیندہ آویگی اور ایک روایت مین ہے کہ انصار دو سو ستر تہے
لیکن یہ روایت ثابت نہین اور نیف کہتے ہین اوس چیز کو جو دو عقدون کے درمیان ہو اور یہ تفصیل جو
واقع ہوئی ہے بیچ روایت شعبہ کے عدد مہاجرین اور انصار سے موافق ہے جملہ اوسکا اوس چیز کو
جو واقع ہوئی ہے بیچ روایت زہیر اور اسرائیل کے کہ وہ سب کچہ اوپر تین سو دس تہے لیکن دس ہر

زیادتی مبہم ہے اور پہلے باب میں عمرؓ سے گذر چکا ہے کہ وے تین سو اونیس تھے لیکن ایک روایت میں سے کہ کچھ اوپر دس تھے اور بزار کی روایت میں کہ تین سو سترہ تھے اور احمد اور طبرانی وغیرہ میں ہے کہ تین سو تیرہ تھے اور یہی ہے مشہور نزدیک ابن اسحاق اور ایک جماعت اہل مغازی کے اور بیہقی اور طبرانی کی ایک روایت میں ابو ایوب انصاری سے آیا ہے کہ حضرتؐ بدر کیطرف نکلے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے تئین گنو پس پایا اونکو تین سو اور چودہ مرد فرمایا پھر گنو پس گنا انہوں نے دوبارہ پس سامنے سے آیا ایک مرد اپنے اونٹ پر جو دبلا تہا اور وے گنتے تھے پس تمام ہوئی گنتی تین سو پندرہ کی اور نیز بیہقی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ بدر کیطرف نکلے اور آپکے ساتھ تین سو پندرہ مرد تھے اور یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہین اسواسطے کہ احتمال ہے کہ پہلی روایت مین حضرتؐ کو اور پچھلی مرد کو نہ گنا گیا ہو اور اسیطرح جس روایت مین اونیس کا ذکر آیا ہے تو احتمال ہے کہ جوڑ لیا ہو ساتھ اونکے وہ شخص جو چھوٹا جانا گیا تہا اور اوس دن انکو لڑنے کی اجازت نہوئی تہی مانند براء اور ابن عمرؓ کی اور اسیطرح انسؓ کہ وہ بھی اوس دن حضرتؐ کی خدمت مین حاضر تھے اور حکایت کی ہے سہیلی نے کہ اوس دن مسلمانون کے ساتھ ستر جن حاضر ہوئے اور مشرکین ہزار آدمی تھے اور بعضے کہتے ہین کہ سات سو پچاس تھے اور اونکے ساتھ سات سو اونٹ تھے اور سو گہوڑا اور اسی قسم سے ہے جابر بن عبد اللہؓ جسکی تحقیق روایت کی ہے ابو داود نے اوس سے کہ مین بدر کے دن اپنے اصحاب کو پانی پلاتا تہا اور جب تحریر ہوئی یہ جماعت تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ سب کے سب لڑائی مین حاضر نہین ہوئے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ حاضر ہوئے اوس مین اونمین سے تین سو پانچ یا چھ مرد اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ بدر والے تین سو چھ مرد تھے اور تحقیق بیان کیا اوسکو ابن سعد نے سوا اوسنے کہا کہ تین سو پانچ تھے اور شاید اوسنے حضرتؐ کو اونمین نہین گنا اور بیان کی ہے وجہ تطبیق کی ساتھ اسطور کے کہ آٹھ آدمی اہل بدر مین گنے گئے اور حالانکہ وے اوسمین حاضر نہین ہوئے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ حضرت نے اہل بدر کے ساتھ مال غنیمت سے اونکا حصہ نکالا اسواسطے کہ وے ضرورت کی وجہ سے پیچھے رہے تھے اور وہ عثمان بن عفان ہے کہ پیچھے رہے واسطے بیمار داری اپنی بی بی رقیہ حضرتؐ کی بیٹی کے حضرتؐ کے اذن سے اور تہین مرض الموت مین اور طلحہ اور سعید بن زید بہیجا تہا اون دونون کو حضرتؐ نے واسطے دریافت کرنے حال قافلے قریش کے پس یہ لوگ مہاجرین مین سے ہین اور ابو لبابہ کو حضرتؐ نے روحا سے پھیر دیا اور اوسکو مدینے مین اپنا خلیفہ بنایا اور عاصم بن عدی اور حارث بن حاطب اور حارث بن صمہ اور خوات بن جبیر یہ لوگ ہین جنکو ابن سعد نے ذکر کیا ہے اور ذکر کیا ہے اوسکے غیر نے سعد بن مالک ساعدی کو کہ وہ راہ مین مر گیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ جعفر بن ابی طالب اون لوگون مین ہے جنکا حصہ نکالا تہا

(فتح) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ وَقَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھسے حضرت کے اصحاب نے اون لوگوں سے جو جنگ مین حاضر ہوئے کہ وے شمار مین اصحاب طالوت کے برابر تھے جو اوسکے ساتھ نہر سے پار اترے تین سو دس اور چند آدمی براء نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین پار اترا ساتھ اسکے نہر سے کوئی مگر ایماندار **ف** طالوت وہ طالوت ابن قیس ہے اولاد بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کے سے کہتے ہین کہ وہ ماشکی تھا لوگون کو پانی پلایا کرتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ چمڑہ رنگتا تھا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہم اصحاب محمدؐ کی آپس میں چرچا کرتے تھے کہ اہل بدر کی گنتی موافق گنتی اصحاب طالوت کے ہے جو اسکے ساتھ نہر سے پار اترے اور نہین پار اترا ساتھ اسکے مگر ایماندار کچھ اوپر تین سو آدمی تھے حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ بدر والے تین سو دس اور چند آدمی ہین موافق گنتی اصحاب طالوت کے جو اسکے ساتھ نہر سے پار اترے اور نہین پار اترا ساتھ اسکے کوئی مگر ایماندار **ف** اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے قصہ طالوت اور جالوت کا قرآن مین سورۂ بقرہ مین اور ذکر کیا ہے اہل علم نے الاخبار نے کہ مراد ساتھ نہر کے نہر اردن کی ہے اور یہ کہ جالوت ظالم تھا اور یہ کہ طالوت نے وعدہ کیا تھا کہ جو جالوت کو مار ڈالے مین اوسکو اپنی بیٹی نکاح کر دونگا اور آدھا ملک بانٹ دونگا پس قتل کیا اوسکو داؤد نے سو طالوت نے اوسکے ساتھ وعدہ پورا کیا اور بنی اسرائیل مین داؤد کا بڑا قدر ہو گیا یہانتک کہ مستقل ہوا ساتھ سلطنت کے بعد اسکے کہ طالوت کی نیت داؤد کے حق مین بدل گئی اور اوسکے مار ڈالنے کا قصد کیا پس نہ قادر ہوا بر مارنے اوسکے کے سو اوسنے توبہ کی اور بادشاہی بالکل چھوڑ دی اور نکلا واسطے جہاد کے وہ اور جو اوسکے ساتھ تھا اوسکی اولاد سے یہانتک کہ سب کے سب شہید ہو کر مرے اور ذکر کیا ہے محمد بن اسحاق نے مبتدا میں قصہ مطول (فتح) **باب**

دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَاَبِيْ جَهْلِ ابْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ **باب** ہے بیان مین بددعا کرنے حضرت کے اوپر کفار قریش کے شیبہ اور عتبہ اور ولید اور ابوجہل بن ہشام کی اور انکے ہلاک ہونے کے **ف** مراد پہلی دعا حضرت کی ہے جو آپ نے انکو مکہ مین بددعا دی تھی اور اسکا بیان کتاب الطہارۃ مین گذر چکا ہے جس جگہ کہ وارد کیا ہے اسکو بخاری نے ابن مسعود کی حدیث مین مذکور ہے ساتھ پورے سیاق کے اس سے اور وارد کیا ہے اوسکو بخاری نے طہارت کے بیان مین واسطے قصے اوجھڑے اونٹ کے اور رکھنے اوسکے کے اوپر پیٹھ نمازی کے پس نہ ٹوٹے نماز اسکی اور وارد کیا ہے اسکو نماز کے بیان مین واسطے استدلال کرنیکے اس مسئلے پر کہ عورت کے چھونے سے نماز فاسد نہین ہوتی اور وارد کیا ہے اوسکو جہاد مین بیچ باب بددعا کرنے کے مشرکون پر اور جزیہ مین واسطے استدلال کرنے کے اس مسئلے پر کہ مشرکون کی لاشون کا فدیہ نہ لیا جاوے یعنی انکے بدلے مین کچھ روپیہ پیسہ کر اونکے وارثون کو نہ دیے جاوین اور اکثر روایتون مین یہ باب ثابت ہے اور بعضی روایتون مین ساقط ہے اور اوسکا ثابت ہونا اوجہ ہے واسطے کہ نہین تعلق ہے واسطے حدیث اوسکی کے ساتھ باب گنتی اہل بدر کے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا اونے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبے کیطرف منہ کیا سو قریش کے چند آدمیون پر بددعا کی شیبہ بن ربیعہ پر اور عتبہ بن ربیعہ پر اور ولید بن عتبہ پر اور ابوجہل بن ہشام پر پس قسم ہے اللہ کی کہ مقرر مین نے اونکی لاشین (بدر مین) پڑی دیکھین البتہ بگاڑ دیا تھا اونکی لاشونکو سورج نے اور تھا دن گرمی کا **ف** یعنی اونکے بدن گرمی کے سبب سے کالے ہو گئے تھے یا پھول گئے تھے **بَابُ** قَتْلِ اَبِيْ جَهْلٍ **باب** ہے بیان مین قتل ہونے ابوجہل کے **حَدَّثَنَا** ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَتٰى اَبَا جَهْلٍ وَبِهٖ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ ترجمہ عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ ابوجہل کے پاس آیا اور حال انکا اسمین کچھ جان تھی دن بدر کے یعنی تلوارون کے زخمون سے بیہوش زمین پر پڑا تھا یعنی عبداللہ نے اوس سے کلام کیا تو ابوجہل نے اوسکے جواب مین کہا کہ کیا کوئی زیادہ تر ہلاک ہونیوالا ہے اوس مرد سے کہ تمنے اوسکو قتل کیا **ف** طبرانی مین ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ مین نے بدر کے دن ابوجہل کو پڑا پایا تو مین نے کہا اے دشمن خدا کے خدا نے تجھکو ذلیل کیا ابوجہل نے

کہا اور کیا ذلیل کیا مجکو اس مرد سے کہ قتل کیا اسکو اسکی قوم نے اور یہ تفسیر ہے واسطے مراد کہ اسکے
قول سے ہل اعمد من رجل اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ کیا ہے کوئی زیادہ اس سردار پر کہ قتل کیا
اسکو اسکی قوم نے یعنی قریش مین مجھسے زیادہ کوئی بڑے درجے کا نہین یہ تفسیر ابو عبید کی ہے اور تائید
کرتی ہے اسکو وہ چیز جو انس کی حدیث مین واقع ہوئی ہے ہل فوق رجل قتلتموہ یعنی تمنے اتنے بڑے درجے والیکو
مارا ہے کہ اوس سے زیادہ تر درجے کا کوئی آدمی نہین ہے یعنی مجھسے (فتح) اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ نہین وہ مگر ایک مرد جسکو تمنے قتل کیا یعنی مین ایک احد من الناس ہون میرے مار ڈالنے
کا تمکو کچھ فخر نہین اور نہ مجکو اس سے کچھ عار ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میری بزرگی بحال ہے اسواسطے کہ
تمنے مجھسے زیادہ تر کسی بزرگ کو نہین مارا اگر تم ایسے آدمی کو مارتے جو مجھسے زیادہ درجے کا ہوتا تو البتہ
مجکو عار تہی حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ اَنَّ اَنَسًا
حَدَّثَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ
فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ قَالَ
فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَنْتَ
اَبُوْ جَهْلٍ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ
آوے ابو جہل کو کہ اسنے کیا کیا ہے یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود اوسکی خبر لینے کو گیا تو اوسکو
پایا اس حال مین کہ عفرا کے دو بیٹون نے اوسکو مار ڈالا ہے یہانتک کہ مرنے کے قریب ہے عبد اللہ بن
مسعود نے کہا کہ تو ابو جہل ہے سو عبد اللہ نے اوسکی داڑہی پکڑی ابو جہل نے کہا کیا کوئی زیادہ درجے کا ہے
اس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا یعنی مجھسے زیادہ درجے کا کوئی مرد نہین جسکو تمنے قتل کیا ہو یا اس مرد سے
کہ اسکی قوم نے اسکو قتل کیا ہو اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اگر غیر کھیتی کرنیوالے مجکو مارتے
تو بہتر ہوتا یعنی اسبات کی مجھکو عار ہے کہ مجھکو کھیتی کرنیوالون نے مارا اگر کوئی اور مجکو مارتا تو خوب ہوتا اور مراد
اسکی ساتھ اسکے انصار ہین اسواسطے کہ وہ کھیتی کیا کرتے تھے سو اشارہ کیا اوسنے طرف تحقیر اوس
شخص کے جسنے اوسکو قتل کیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ مین نے اسکو پایا
اس حال مین کہ مرنے کے قریب ہے تو مین نے اپنا پاؤن اوسکی گردن پر رکھا سو مین نے کہا کہ خوار کیا تجھکو خدا نے
اے دشمن اللہ اوسنے کہا اور کیا ذلیل کیا مجکو کیا کوئی مرد مجھسے ذلیل تر ہے جسکو تمنے قتل کیا پہر مین اوسکا
سر کاٹ کے حضرت کے پاس لایا سو مین نے کہا کہ یہ سر اللہ کے دشمن ابو جہل کا ہے قسم ہے اوسکی جسکے

سواے کوئی بندگی کے لائق نہین تو حضرتؐ اوسکے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے اسلام کو عزت دی یہ حضرتؐ نے تین بار فرمایا۔ **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ ترجمہ اوسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **حَدَّثَنِي** ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ یہ روایت بھی اوسکی مانند ہے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ ترجمہ حدیث بیان کی مجھسے علی بن عبد اللہ نے اوسنے کہا کہ لکھی مین نے یہ حدیث یوسف ابن ماجشون سے اوسنے روایت کی صالح بن ابراہیم اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے جنگ بدر کے باب مین مراد عفرا کے دونون بیٹون کی حدیث ہے **ف** اور کہا ابن اسحاقؒ نے اور حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے کہا کہ مین نے بدر کے دن سنا لوگ کہتے ہین کہ ابو جہل کے پاس کوئی نہین پہونچ سکتا تو مین نے اسکیطرف قصد کیا سو جب مین نے اوسپر قدرت پائی تو مین نے اوسپر حملہ کیا سو مین نے اوسکو ایک ضرب ماری کہ اس سے اوسکا قدم زخمی کیا اور اسکی بیٹے عکرمہ نے مجکو مونڈہے پر تلوار ماری اور میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر معاذ عثمانؓ کے زمانے تک جیتا رہا پھر گذرا ساتھ ابو جہل کے معوذ بن عفرا تو اوسنے ابو جہل کو مارا یہانتک کہ اوسکو چلنے پھرنے سے باز رکھا گرایا اور اسمین ابھی کچھ زندگی تھی پھر لڑتا رہا معوذ یہانتک کہ شہید ہوا پھر ابن مسعودؓ ابو جہل پر گذرا پس پایا اوسکو اخیر زندگی مین پس ذکر کیا اوس چیز کو کہ پہلے گذری پس ابن اسحاق کی اس روایت سے سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے لیکن مخالف ہے وہ اوس چیز کو کہ صحیح مین ہے عبد الرحمن بن عوف کی حدیث سے کہ اوسنے دیکھا معاذ اور معوذ کو کہ دونو نے ابو جہل پر حملہ کیا یہانتک کہ اوسکو مار گرایا اور ابن اسحاق کہتا ہے کہ ابن عفرا وہ معوذ ہے ساتھ تشدید واو کے اور جو صحیح مین ہے وہ معاذ ہے اور وہ دونو بھائی ہین پس احتمال ہے کہ حملہ کیا ہو اوسپر معاذ بن عفرا نے ساتھ معاذ بن عمرو کے جیسا کہ صحیح مین ہے اور معوذ نے اوسکو اوسکے بعد مارا ہو یہانتک کہ اوسکو ہلنے کی طاقت نہ رہی پھر ابن مسعود اوسکی خبر کو گئے اور اوسکا سر کاٹ لائے پس اس سے سب اقوال مین تطبیق ہو جاتی ہے اور یہ جو کہا کہ دونون نے اسکو قتل کر ڈالا تو یہ ظاہر مین مخالف ہے ابن مسعودؓ کی حدیث کو کہ اونہون نے اسکو پایا اس حال مین کہ اسمین کچھ زندگی تھی تو مراد یہ ہے کہ دونو نے اسکو تلوار سے ایسا مارا کہ قریب المرگ ہو گیا

اور نہ باقی رہی زندگی اوسمین مانند حرکت ذبح کئے ہوے جانور کی اور اس حالت مین ابن مسعود اوسکے پاس پہونچے
اور اوسکا سر کاٹا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ
مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ
وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ترجمہ حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین پہلا وہ شخص ہون جو قیامت کے دن جھگڑے کیواسطے خدا کے
سامنے دوزانو ہوکر بیٹھے گا اور کہا قیس بن عباد نے کہ اونہین کے حق مین یہ آیت اوتری کہ ان دونو
یعنی مسلمانون اور کافرون نے خدا کے دین مین جھگڑا کیا ہے کہا راوی نے اور وے لوگ وہ ہین جو
جنگ بدر کے دن تنہا تنہا ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے کے واسطے دونو طرف سے میدان مین نکلے حمزہ
اور علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور مراد ساتھ آ
اونیت کے قید کرنا اسکا ہے ساتھ مجاہدین اس امت کے اسواسطے کہ مبارزت مذکورہ پہلی مبارزت
ہے جو اسلام مین واقع ہوئی نہین واقع ہوئی اس روایت مین تفصیل مبارزین کی کہ کون کسکے ساتھ لڑا
اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ عبیدہ بن حارث اور عتبہ دونو بڈھے تھے پس نکلا عبیدہ واسطے
عتبہ کے اور حمزہ واسطے شیبہ کے اور علی مرتضی واسطے ولید کے پس قتل کیا علی نے ولید کو اور قتل
کیا حمزہ نے اپنے ساتھی کو اور اختلاف کیا ہے عبیدہ اور اوسکے مقابل نے ساتھ دو ضربون کے تو عبیدہ
کے گھٹنے مین زخم لگا فوت ہوا وہ اسکے سبب سے جبکہ پھرے اور جھکے حمزہ اور علی طرف اوس شخص کے جو عبیدہ
کے مقابل ہوا تھا پس مدد کی دونون نے اسکو اسکے قتل پر اور اس حدیث مین جائز ہونا مبارزت کا ہے
یعنے ایکدوسری کیواسطے اکیلے اکیلے دونون طرف سے نکلنا برخلاف اوس شخص کے جو اوس سے انکار
کرتا ہے مانند حسن بصری کے اور شرط کی ہے اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق نے واسطے جواز کے
اجازت سردار لشکر کے کی اور یہ کہ جائز ہے واسطے مبارز کے مدد کرنے اپنے ساتھی کو اور اسمین فضیلت
ہے ظاہر واسطے حمزہ اور علی اور عبیدہ کے رضی ہووے اللہ اون سے (فتح) حَدَّثَنَا
قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ
وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے

کہ اتری یہ آیت کہ دونون فریق ہین جنہون نے خدا کے دین مین جھگڑا کیا) بیچ حق چھ مردون کے قریش مین یعنی بیچ حق علی اور حمزہ اور عبیدہ بن حارث اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کی حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے کہا کہ یہ آیت ہمارے حق مین اتری کہ دو نو فریق ہین جنہون نے خدا کے دین مین جھگڑا کیا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ مین نے ابو ذرؓ سے سنا قسم کہاتا تہا کہ البتہ یہ آیتین اس جماعت چھ مردون کے حق مین اتری بدر کے دن مثل اسکے یعنی یہ حدیث بھی مثل سیاق قبیصہ کے ہے حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ مین نے ابو ذر سے سنا قسم کہاتا تہا کہ یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم اتری ان لوگون کے حق مین جو بدر کے دن لڑنے کیواسطے دو نو طرف سے تنہا تنہا نکلے حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث اور عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد نے براء سے پوچھا اور مین سنتا تہا کہ کیا علی مرتضی بدر مین حاضر ہوئے تھے اوسنے کہا ہان لڑنے کیواسطے تنہا نکلے اور دو زرہین تلے اوپر پہنی تہی ف بعضے لوگونکو تردد تہا کہ شاید علی مرتضی جنگ بدر مین حاضر ہوئے ہین یا نہین اسواسطے کہ اوسوقت کم عمر تہے تو اس وہم کے دفع کرنے کیواسطے ان حدیثون کو بیان کیا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہا کہ مین نے امیہ بن خلف

کو کہا یعنے مین نے اوس سے عہد کیا کہ اگر تو مجھکو رکھیگا میرے املاک کو جو مکے مین ہین تو مین تجھکو رکھونگا تیرے املاک کو جو مدینے مین ہین سو جب جنگ بدر کا دن ہوا تو ذکر کیا اوسکے قتل کو اور اوسکے بیٹے کے قتل کو سو بلال کہنے لگا کہ اگر امیہ بچ گیا تو میں نے نجات نہ پائی یعنی آخرت کے عذاب سے ف یعنی پس بلال نے اسکو مار ڈالا اور بلال اسلام کے پہلے اوسکا غلام تہا اور وہ اوسکو اسلام پر سخت مارتا تہا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِيْنِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ترجمہ عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑہی اور اوسمین سجدہ کیا اور آپکے ساتھ والون نے بھی سجدہ کیا یعنے جو اوس مجلس مین حاضر تھے مسلمانون سے اور کافرون سے لیکن ایک بڈہی نے مٹی کی ایک مٹھی لیکر اپنے ماتھے کیطرف اٹھائی اور کہا یعنی تکبر سے کہ یہ قدر مجھکو کفایت کرتا ہے یعنی بجائے سجدے کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ البتہ مین نے اوسکو اسکے بعد دیکھا کہ کفر کی حالت مین مارا گیا ف اس حدیث کی شرح سجود القرآن مین گذر چکی ہے اور سورہ نجم کی تفسیر مین آویگا مراد ساتھ قول ابن مسعود کے کہ مین نے اوسکو دیکھا کہ کفر کی حالت مین مارا گیا امیہ بن خلف ہے اور ساتھ اسکے پہچانی جاتی ہے مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے (فتح) اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلٰثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ اِحْدٰهُنَّ فِي عَاتِقِهٖ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاُدْخِلُ اَصَابِعِي فِيْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِيْنَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيْهِ قُلْتُ فِيْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهُ عَلٰى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَاَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَاَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اَخَذْتُهُ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ زبیرؓ کے بدن مین تلوار کے تین زخم تھے ایک اوسکے مونڈہے مین تہا کہا اوسنے کہ مقرر مین اپنی انگلیان اوسمین ڈالا کرتا تہا کہا کہ دو زخم اسکو بدر کے دن لگے تھے اور ایک جنگ یرموک کے دن عروہ نے کہا کہ جب میرا بہائی عبداللہ بن زبیر (حجاج ظالم کے ہاتھ سے) مارا گیا تو مجھکو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ اے عروہ کیا تو زبیرؓ کی تلوار کو پہچانتا ہے مین نے کہا ہان کہا اسمین کیا نشانی ہے مین نے کہا کہ بدر کے

دن اوسکی دہار سے ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تہا یعنی اوسکا منہ ایک جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے کہا تو سچا ہے انکی تلوارین
کئی جگہ سے ٹوٹی ہین لشکروں کے توڑنے کے سبب سے پہر اوسنے وہ تلوار عروہ کو پہیر دی ہشام بن عروہ نے
کہا کہ ہمنے آپسمین اوسکا مول تین ہزار ذکر کیا سو بعضون نے ہم مین سے اوسکو (اس مول سے) لیا ہشام
نے کہا البتہ مین دوست رکہتا ہون کہ مین نے اوسکو لیا ہوتا ف یرموک ایک جگہ کا نام ہے فلسطین کے
طرفون سے اور جنگ یرموک کا تہا بیچ ابتدا خلافت عمر کے درمیان مسلمانون اور روم کے شام مین
سنہ ۱۳ ہجری مین یا پندرہ مین اور اوسکا بیان یون ہے کہ وہ ایک جگہ ہے درمیان اذرعات اور دمشق
کے اوسکا جنگ مشہور ہے مارے گئے اوسمین رومیون سے ستر ہزار آدمی ایک جگہ مین اور روم کے
لشکر کا سردار ہرقل کیطرف سے باہان تہا اور مسلمانون کا سردار اوسدن ابو عبیدہ تہا اوسمین مسلمانون
کی فتح ہوئی اور کافرون کو شکست ہوئے اور کہتے ہین کہ سو صحابی بدری اوسمین حاضر ہوا تہا اور یہ کہا کہ اونکی
تلوارین کئی جگہ سے ٹوٹے ہین۔ تو یہ بیت کا ایک مصرعہ ہے اوسکا ابتدا یہ ہے ولا عیب فیہم غیر ان
سیوفہم یعنی نہین ہے کوئی عیب اونمین سوائے اسکے کہ اونکی تلوارون کے منہ ٹوٹے ہوئی ہین اور یہ مدح
ہے بیچ جگہ ذم کے اسواسطے کہ ٹوٹنا تلوارین نقص ہے حسی لیکن جبکہ وہ دلیل ہے اوپر قوت بازو و صاحب اپنے
کے تو ہوگا منجملہ کمال اوسکے کے اور یہ جو عروہ نے کہا کہ مجکو عبد الملک نے کہا الخ تو یہ موصول ہے ساتھ اسناد
مذکور کے اور تہا عروہ بہائی اپنے عبد اللہ کی جگہ کے مین گہیرا اوسکو حجاج نے پہر جب عبد اللہ بن زبیر قتل ہوا
تو حجاج نے اوسکا سب اسباب لیکر عبد الملک کیطرف بہیجدیا اور اُس اسباب مین زبیر کی تلوار بہی تہی جسکا حال عبد الملک
نے عروہ سے پوچہا اور عروہ شام مین عبد الملک کے پاس چلا گیا اوسوقت تک کا بادشاہ عبد الملک بن مروان
تہا اور حجاج اوسکیطرف حاکم تہا مکے پر (فتح) اور احتمال ہے کہ یہ مصراع عبد الملک نے پڑہا ہو اور احتمال ہے کہ بخاری
نے اسکو لفظ مثل کی شہادت کیواسطے نقل کیا ہو حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ ترجمہ
عروہ سے روایت ہے کہ زبیرؓ کی تلوار پر چاندی کا کام کیا ہوا تہا اور عروہ کی تلوار پر بہی چاندی کا کام کیا ہوا
تہا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ
فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ
وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا
ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا

أَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَمَلَهُ عَلٰى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهٖ رَجُلًا ترجمہ عروہ رضی سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے دن حضرتؐ کے اصحاب نے زبیر رضی سے کہا کہ کیا تو کافرون پر حملہ نہین کرتا کہ ہم بھی تیرے ساتھ حملہ کرین تو زبیر رضی نے کہا کہ اگر مین نے حملہ کیا تو تم اختلاف کرو گے یعنی میرے ساتھ حملہ نہین کرو گے انہون نے کہا کہ ہم اختلاف نہین کرینگے سو زبیر رضی نے کافرون پر حملہ کیا یہانتک کہ انکی صفین چیر کر آگے بڑہا اور اسکے ساتھ کوئی نہ تہا پہر کافرون کیطرف منہ کرکے پہرا تو کافرون نے اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑی اور اوسکے مونڈہے پر (تلوار سے) دو زخم مارے ان دونون کے درمیان ایک اور زخم تہا جو اوسکو بدر کے دن لگا تہا عروہ نے کہا کہ مین اپنی انگلیان ان زخمون مین داخل کرتا تہا کہیلتا تہا اور مین چہوٹا تہا عروہ نے کہا کہ اسدن اسکے ساتھ عبد اللہ ابن زبیر رضی تہا اور وہ دس برس کا تہا تو اسنے اوسکو گھوڑے پر چڑہایا اور ایک مرد کو اوسپر متعین کیا اور اس روایت مین ہے کہ یرموک کے دن اوسکو دو زخم لگے تہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ دو زخم اوسکو بدر کے دن لگے تہے پس اگر یہ اختلاف ہشام پر ہے تو ابن المبارک کی روایت زیادہ تر ثابت ہے نہین تو احتمال ہے کہ اوسکو مونڈہے کے سوا کسی اور جگہ مین بھی دو زخم ہون پس تطبیق دیجاوے گی ساتھ اسکے دونون حدیثون مین اور یہ جو کہا کہ عبد اللہ بن زبیر اوسدن دس برس کا تہا تو یہ بنا بر لغو کرنے کسر کے ہے نہین تو اوسکی عمر اوسدن صحیح قول پر بارہ برس کی تہی اور یہ جو کہا کہ اوسپر ایک مرد کو تعین کیا تو شائد زبیر نے معلوم کی تہی اپنے بیٹے عبد اللہ سے دلاوری اور فروسیت یعنی گہوڑے پر سوار ہونا تو اسکو گہوڑے پر چڑہایا اور خوف کیا اسنے کہ ہجوم کریں ساتہ اس گھوڑے کے اوس چیز پر جسکی اوسکو طاقت نہو تو اسنے اسکے ساتھ ایک مرد کو مقرر کیا تاکہ بیخوف ہو اوسپر فریب دشمن کے سے جبکہ منہ پہیرے اس سے ساتھ لڑنے کے اور ایک روایت مین ہے کہ یرموک کے دن عبد اللہ بن زبیر رضی اپنے باپ کے ساتھ تھا سو جب کافرونکو شکست ہوئی تو وہ اونپر حملہ کرتا تہا اور جسکو زخمی پاتا تہا اوسکو مار ڈالتا تہا اور یہ امر دلالت کرتا ہے اوپر قوی ہونے دل اوسکے کے اور دلاوری اوسکی کے لڑکپن سے (فتح) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ أَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ

الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ
أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ
مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ
أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا ترجمہ ابو طلحہ سے
روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن حضرت ؐ نے حکم کیا کہ قریش کے سرداروں سے چوبیس مرد کوئین مین ڈالے
جاوین تو وے (کہینچ کر) بدر کے ایک کوئین مین (جو گندہ تہا اور گندہ کرنیوالا تہا اوس چیز کو کہ اوسمین پڑے)
ڈالے گئے اور حضرت ؐ کا دستور تہا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تھے تو جنگ کے میدان مین تین دن
ٹہرتے تہے سو جب بدر مین تیسرا دن ہوا تو اپنی سواری کی تیاری کا حکم کیا سو اوسکا کجاوہ پالان اوسپر کسا
کیا پہر چلے اور آپکے اصحاب بھی آپکے ساتھ ہوئے اور انہون نے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ حضرت ؐ اپنے
کسے کام کیواسطے چلے ہین یہانتک کہ حضرت ؐ کوئین کے کنارے پر کھڑے ہوئے سو حضرت ؐ انکو
انکے اور انکے باپون کے نام سے پکارنے لگے کہ اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے
فلانے کے بیٹے کیا تمکو خوش لگتا ہے کہ تم خدا اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے سو مقرر ہم پاچکے
جو ہمکو وعدہ دیا تہا ہمارے رب نے تحقیق سو کیا تمنے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تہا تحقیق راوی
کہتا ہے عمر فاروق ؓ نے کہا کہ یا حضرت ؐ آپ کیا کلام کرتے ہین دہڑون سے جنمین روح نہین یعنی سنتے
نہین تو حضرت ؐ نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ تم میرے قول کو اون سے زیادہ تر
نہین سنتے یعنی تم اور وہ میری کلام کے سننے مین برابر ہو کہا قتادہ نے کہ خدا نے انکو زندہ کیا یہانتک کہ حضرت ؐ
کا کلام انکو سنایا اور یہ زندہ کرنا اور سنانا انکا واسطے جہڑکی اور ذلت اور عذاب کے اور افسوس اور پچہتاوے کے تہا
صنادید کے معنے ہین سردار ولا اور ایک روایت مین بضعۃ وعشرین کا لفظ آیا ہے یعنی بیس اور کچہہ اور یہ روایت
باب کی روایت کے مخالف نہین اسواسطے کہ بضعہ چار کو بہی کہتے ہین اور مین ان کے نامون پر واقف نہین ہوا
اور بعضون کے نام آیندہ آوینگے اور ممکن ہے پورا کرنا انکا اوس چیز سے کہ ذکر کیا اسکو ابن اسحاق نے
اون کافرون کے نام سے جو بدر مین مارے بایں طور کہ جوڑا جاوے ساتھ اونکے اوسکو جو ذکر کیا جاتا تہا
اونمین سے ساتھ ریاست کے اگرچہ اپنے باپ کی طفیل اور پیروی سے ہو اور براکی حدیث مین آویگا کہ بدر کے
دن جو کافر مارے گئے وہ ستر تہے اور شاید جو کوئین مین ڈالے گئے وے انہین سے سردار تھے
پہر قریش سے تہے اور یہ جو کہا کہ اونکے نام لے لے کر پکارنے لگے تو ایک روایت مین ہے کہ آپنے پکارا

امی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ای ربیعہ بن خلف اور اے ابوجہل بن ہشام اور ایک روایت مین آتنا زیادہ
ہے کہ تین دن تک اونکی لاشین وہان پڑی رہین یہانتک کے وہان سڑ گئین اور مردار ہوگئین اور ایک روایت
اتنا اور زیادہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت کیا آپ انکو تین دن کے بعد پکارتے ہین کیا سنتے ہین اور حالانکہ
خدا فرماتا ہے انک لاتسمع الموتے کہ مقرر تو مردونکو نہین سنا سکتا تو حضرت نے فرمایا کہ تم اونسے زیادہ
تر نہین سنتے لیکن وے جواب نہین دے سکتے اور اوسکے بعض مین نظر ہے اسواسطے کہ امیہ بن خلف
کوئین مین نہ تہا کیونکہ وہ موٹا تہا پس سوج گیا سو اوسکو مٹی اور پتہرون سے وہین دبا یا گیا لیکن تطبیق اونکی درمیان
اسطور سے ہے کہ اوسکی لاش کوئین کے قریب تھی پس پکارا گیا اون لوگون مین کہ پکارے گئے اسواسطے کہ وہ
بھی اونکے رئیسون مین تہا اور قریش کے رئیسون سے جنکا اون چارون کے ساتھ لاحق کرنا صحیح ہے بنی
عبد شمس سے عبیدہ اور عاص اور سعید بن عاص بن امیہ اور حنظلہ بن ابوسفیان اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ ہے
اور بنی نوفل سے حارث بن عامر اور طعیمہ بن عدی اور باقی قریش سے نوفل بن خویلد بن اسد اور ربیعہ بن اسود
اور اوسکا بہائی عقیل اور عاصی بن ہشام بہائی ابوجہل کا اور ابوقیس بن ولید بہائی خالد کا اور نبیہ اور منبہ
دونون بیٹے حجاج سہمی کے اور علی بن امیہ بن خلف اور عمرو بن عثمان چچا طلحہ کا جو ایک ہے عشرہ مبشرہ سے
اور مسعود بن ابی امیہ اور قیس بن فاکہ اور اسود بن عبد الاسد اور ابو العاص بن قیس بن عدی اور امیہ بن رفاعہ
بن ابی رفاعہ پس یہ بیس مرد ہین جو جوڑے جاتے ہین طرف چار کے پس پوری ہوگئی گنتی چوبیس کی اور
یہ جو قتادہ نے کہا کہ خدا نے اونکو زندہ کیا تو مراد قتادہ کے ساتھ اسکے رد کرنا ہے اوس شخص پر جو کہتا ہے
کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ عائشہ سے روایت ہے کہ اونسے استدلال کیا ساتھ آیت انک لاتسمع الموتے
کے اسپر کہ مردے نہین سنتے (فتح) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو وَهُمْ قُرَيْشٌ
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین جنہون نے بدل ڈالا اللہ کی نعمت کو کفر سے ابن عباس نے کہا کہ قسم ہے
اللہ کی وے کفار قریش ہین اور کہا عمر بن دینار نے یعنی ساتھ اسناد مذکور کے کہ وے قریش ہین اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکی نعمت ہین اور اوتارا اونہون نے اپنی قوم کو دار البوار مین کہا آگ مین دن بدر کے
ف عمرو بن دینار سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا واحلوا قومہم
دار البوار جہنم کہا وہ کفار قریش ہین اور محمد نعمت ہے اور دار البوار آگ ہے دن بدر کے اور قول اسکا یوم بدر
ظرف ہے واسطے قول اوسکے کے احلوا یعنی ہلاک کیا اونہون نے اپنی قوم کو دن بدر کے پس

داخل کیئے گئے آگ مین اور بوار ہلاک ہے اور نام رکہا گیا دوزخکا دار البوار واسطے ہلاک کرنے اوسکے کے اوس شخص کو جو اوسمین داخل ہوگا اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تفسیر کیا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے جہنم یصلونہا یعنی جہنم جسمین داخل ہونگے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیُعَذَّبُ بِخَطِیْئَتِهٖ وَذَنْبِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَیَبْكُوْنَ عَلَیْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْقَلِیْبِ وَفِیْهِ قَتْلٰی بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ اِنَّهُمْ لَیَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ وَاِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ یَقُوْلُ حِیْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوع کیا ہے اس حدیث کو طرف حضرت صلعم کے کہ مقرر مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر مین اوسکے گہر والون کے رونے کے سبب سے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلعم نے تو یہ فرمایا ہے کہ البتہ اوسکو عذاب ہوتا ہے اسکے گناہ سبب سے اور حالانکہ اوسکے گہر والے اب اوسپر روتے ہین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور یہ ہے کہنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا کہ مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گہر والون کے رونے کے سبب سے مانند قول اسکی ہے کہ حضرت صلعم کوئین پر کھڑے ہوئے اور حالانکہ اوسمین کافرون کی لاشین پڑی تہین جو بدر مین مارے گئے تھے پس کہا واسطے اونکے جو کچھ کہ ابن عمر نے کہا کہ البتہ وے سنتے ہین جو مین کہتا ہون اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ حضرت صلعم نے تو یہ فرمایا کہ مقرر وے البتہ اب جانتے ہین کہ مین اونکو جو کچھ کہتا تہا وہ حق ہے پہر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے اس قول پر استدلال کے واسطے) یہ آیت پڑہی کہ مقرر تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین تو سنانیوالا اونکو جو قبرون مین ہین عروہ کہتا ہے جبکہ پکڑا اونہون نے ٹہکانا اپنا آگ مین **ف** قائل یقول کا عروہ ہے اوسکی مراد یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد بیان کرے سو اوسنے اشارہ کیا طرف اسکی کہ مطلق ہونا نفی کا بیچ آیت انک لا تسمع الموتی کے مقید ہے ساتھ قرار پکڑنے اونکے کے آگ مین یعنے جب آگ مین ٹہکانا پکڑینگے اوسوقت تو اونکو نہین سنا سکتا بنابر اوسکے پس نہین ہے معارضہ درمیان انکار عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور اثبات ابن عمر کے کما تقدم توضیحہ فی الجنائز لیکن جو روایت کہ اسکے بعد ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سماع موتے یعنی مردونکے سننے سے مطلق منکر تہین واسطے قول اوسکے کہ حدیث سوائے اسکے کچھ نہین کہ ساتھ لفظ لیعلمون کے ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہم کیا ہے بیچ قول حضرت صلعم کے یسمعون کہا بیہقی نے کہ علم سننے سے منع نہین کرتا اور جواب اس آیت سے یہ ہے کہ اوسکے معنی یہ ہین کہ آپ اونکو نہین سنا سکتے اسحال مین کہ وے مردے ہین لیکن خدا نے اونکو زندہ کیا تا کہ انہون نے سنا جیسا

کہ قتادہ نے کہا اور نہین اکیلا ہوا عمر اور بیٹا اوسکا ساتھ حکایت اِس قول کے کہ مردے زندون کی آواز سنتے
ہین بلکہ ابوطلحہ کا بہی یہی قول ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے ابن مسعود سے اور عبداللہ
بن سیدان سے بہی اسیطرح روایت ہے اور اسمین ہے کہ اونہون نے کہا یا حضرتؐ وہل یسمعون قال
یسمعون کما تسمعون یعنی کیا سنتے ہین فرمایا سنتے ہین جیسا تم سنتے ہو لیکن جواب نہین دیتے اور ابن مسعودؓ
کی حدیث مین ہے کہ لیکن وے اب جواب نہین دیتے اور مغازی مین عائشہؓ سے روایت ہے مثل حدیث
ابوطلحہ کے اور اوسمین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میری بات کو اون سے زیادہ تر نہین سنتے اور روایت
کیا ہے اوسکو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے پس اگر یہ حدیث محفوظ ہو تو شاید عائشہ نے انکار سے رجوع
کیا ہوگا واسطے اوس چیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نزدیک اوسکی روایت ان اصحاب رض سے اسواسطے کہ عائشہؓ
اس قصے مین حاضر نہین تہین کہا اسماعیلی نے کہ تہی نزدیک عائشہؓ کے فہم اور ذکا اور کثرت روایت اور
غوص سے اوپر غوامض کے وہ چیز کہ نہین زیادتی اوپر اوسکے لیکن نہین راہ طرف رد کرنے روایت
ثقہ کے مگر ساتھ نص کے کہ ہو مثل اوسکی جو دلالت کرے اوسکے منسوخ ہونے پر یا اوسکے محال ہونے پر
پس کیونکر رد کی جاوے اور حالانکہ تطبیق درمیان اوس چیز کے کہ انکار کیا ہے اوس سے عائشہ نے
اور ثابت کیا ہے اوسکو اوسکے غیر نے ممکن ہے اسواسطے کہ قول اللہ تعالی کا انک لا تسمع الموتی
نہین مخالف ہے حضرتؐ کے اس قول کو کہ مقرر وے اب سنتے ہین اسواسطے کہ اسماع پہونچانا آواز
کا ہے مسمع سے یعنی سنانے والے سے بیچ کان سننے والے کے پس اللہ تعالی ہی نے اونکو سنایا
بایںطور کہ اپنے پیغمبر کی آواز اونکو سنائی ساتھ اسکے اور قول اسکا لیکن وے پس جواب اسکا یہ ہے کہ اگر عائشہ نے
یہ لفظ حضرتؐ سے سنا ہے تو یہ یسمعون کی منافی نہین بلکہ اوسکا مؤید ہے اور کہا سہیلی نے جسکا حاصل
یہ ہے کہ نفس حدیث مین وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر خرق عادت کے ساتھ اوسکے واسطے حضرت
کے واسطے کہنے اصحاب کے آپکو کہ کیا آپ کلام کرتے ہین اوس قوم سے جو مردار ہو گئے تو حضرت ؐ نے
اونکو جواب دیا اور جب جائز ہے کہ اسحالت مین عالم ہون یعنی جانتے والے تو جائز ہے کہ ہون سننے والے
یعنی جب کہ ممکن ہے کہ وہ اسحالت مین کسی چیز کو جان سکین تو یہ بہی ممکن ہے کہ وہ سن سکین اور یہ سننا
یا تو سر کے کانون سے ہے بنابر قول اکثر کے اور یا دل کے کانون سے اور تمسک کیا ہے ساتھ
اس حدیث کے اوس شخص نے جو کہتا ہے کہ سوال متوجہ ہوتا ہے روح اور بدن پر اور رد کیا ہے
اوسکو جو کہتا ہے کہ سوال فقط روح پر متوجہ ہوتا ہے ساتھ اسطور کے کہ اسماع احتمال ہے کہ ہو واسطے
کان سر کے اور احتمال ہے کہ ہو واسطے کان دل کے پس نہ باقی رہیگی اسمین حجت مین کہتا ہون

جب ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا ہے اوسوقت خوارق عادت سے واسطے حضرت کے اوسوقت تو نہ محجوب ہوگا تمسک کرنا ساتھ اوسکے بیچ مسئلے سوال کے ہرگز اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل تاویل نے بیچ مراد کے ساتھ موتے کے آیت انک لا تسمع الموتے اور اسیطرح من فی القبور کی مراد مین پس حمل کیا ہے اوسکو عائشہ نے حقیقت پر یعنی مراد حقیقی مردے ہین اور ٹھہرایا ہے اوسکو اصل کہ محتاج ہوئین ساتھ اسکے طرف تاویل کرنے اسکے کے ما انتم باسمع لما نقول منہم اور یہ قول اکثر کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مجاز ہے اور مراد ساتھ موتے اور من فی القبور کے کفار ہین تشبیہ دی گئی ساتھ مردون کے اور حالانکہ وے زندہ ہین اور معنی یہ ہین کہ جو مردون کے حال مین ہین یا اوسکے حال مین جو قبر مین قرار پکڑنے والا ہے اور بنا بر اسکے پس نہ باقی رہیگی آیت مین دلیل اوس چیز پر کہ عائشہ نے اوسکی نفی کی ہے واللہ اعلم (فتح) حدثنی عثمن حدثنا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن ابن عمر قال وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلیب بدر فقال ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انھم الان یسمعون ما اقول لھم فذکر لعائشۃ فقالت انما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم الان لیعلمون ان الذی کنت اقول لھم ھو الحق ثم قرأت انک لا تسمع الموتی حتی قرأت الایۃ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا تمنے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تحقیق پھر فرمایا کہ مقرر وے اب سنتے ہین جو مین اونسے کہتا ہون تو یہ حدیث عائشہؓ کے پاس ذکر ہوئی تو اونسے کہا کہ حضرت نے تو یون فرمایا ہے کہ مقرر انکو اب معلوم ہو چکا ہے کہ جو مین انکو کہتا تھا وہ حق ہے پھر عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ مقرر تو مردونکو نہین سنا سکتا یہانتک کہ ساری آیت پڑھی باب فضل من شھد بدرا یہ باب ہے بیان مین فضیلت اوس شخص کے جو بدر کے جنگ مین حاضر ہوا ف یعنی ساتھ حضرت کے مسلمانون مین سے کافرون کے ساتھ لڑنے کے واسطے اور گویا کہ مراد فضیلت اوسکی ہے نہ مطلق فضیلت اوسکی حدثنی عبد اللہ بن محمد قال حدثنا معویۃ بن عمرو قال اخبرنا ابو اسحق عن حمید قال سمعت انسا یقول اصیب حارثۃ یوم بدر وھو غلام فجاءت امہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ قد عرفت منزلۃ حارثۃ منی فان یک فی الجنۃ اصبر واحتسب وان تک الاخری تری ما اصنع فقال ویحک او ھبلت او جنۃ واحدۃ ھی انھا جنان کثیرۃ وانہ فی جنۃ الفردوس ترجمہ حمید سے روایت ہے کہ مین نے انس سے سنا کہتا کہ بدر کے دن حارثہ شہید ہوا اور وہ لڑکا تھا تو اوسکی ماں حضرت کے پاس آئی تو اونسے کہا کہ یا حضرت تحقیق آپ جانتے ہین

جگہ حارثہ کی مجھسے یعنی آپکو معلوم ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے سو اگر وہ بہشت مین ہو تو مین صبر کرون اور ثواب
کی امید رکھون اور اگر بہشت کے سواے کہین اور ہو تو آپ دیکھتے ہین جو مین کرتی ہون یعنی اوسکو خوب
رولون تو حضرتؐ نے فرمایا کہ افسوس تجھپر کیا تو روتی ہے کیا ایک باغ ہے مقرر وہ بہت باغ مین یعنی
بہشت مین فقط ایکدرجہ نہین بلکہ کئی درجے ہین اور مقرر وہ جنت فردوس مین ہے یعنی وہ اونچی بہشت
مین ہے جو فضل ہے سب بہشتون سے ف اس حدیث کی شرح جہاد مین گذر چکی ہے اس
حدیث سے اہل بدر کی بڑی فضیلت ہوئی **حدثنی** اسحاق بن ابراهیم قال اخبرنا عبد الله
بن ادریس قال سمعت حصین بن عبد الرحمن عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد
الرحمن السلمی عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا مرثد و
الزبیر وکلنا فارس قال انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ فان بها امرأة من المشرکین معها
کتاب من حاطب الی المشرکین فادرکناها تسیر علی بعیر لها حیث قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقلنا الکتاب فقالت ما معنا کتاب فانخناها فالتمسنا فلم نر کتابا فقلنا
ما کذب رسول الله صلی الله علیه وسلم لتخرجن الکتاب او لنجردنك فلما رأت الجد
اهوت الی حجزتها وهی محتجزة بکساء فاخرجته فانطلقنا بها الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال عمر یا رسول الله قد خان الله ورسوله والمؤمنین فدعنی فلاضرب
عنقه فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما حملك علی ما صنعت قال حاطب والله ما بی
ان لا اکون مؤمنا بالله ورسوله اردت ان یکون لی عند القوم ید یدفع الله بها عن
اهلی ومالی ولیس احد من اصحابك الا له هناك من عشیرته من یدفع الله به عن
اهله وماله فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدق ولا تقولوا له الا خیرا فقال عمر
انه قد خان الله ورسوله والمؤمنین فدعنی لاضرب عنقه فقال الیس من اهل بدر فقال
لعل الله اطلع الی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنة او فقد غفرت
لکم فدمعت عینا عمر وقال الله ورسوله اعلم ترجمہ علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے مجکو اور ابو مرثد اور زبیر کو بھیجا اور ہم سب سوار تھے فرمایا کہ چلو یہانتک کہ روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام
ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین پہنچو سو البتہ وہان ایک عورت ہے مشرکون مین سے اوسکے
پاس خط ہے حاطب کیطرف سے مکے کے مشرکون کو سو ہمنے اوسکو پایا کہ اپنے اونٹ پر سوار ہے
جس جگہ کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا تو ہمنے کہا کہ خط دے اوسنے کہا کہ میرے پاس خط نہین تو ہمنے

اور اسکے اونٹ کو بٹھلایا سو ہمنے تلاش کیا تو اوسکے پاس خط نہ دیکھا تو ہمنے کہا کہ حضرت نے جھوٹ نہین بولا
البتہ خط نکال یا ہم تجھکو ننگا کرینگے سو جب اوسنے ہماری کوشش کو دیکھا تو اپنے تہبند باندہنے کی جگہ کی
طرف جھکی اور حالانکہ اوسنے چادر سے تہبند باندہا ہوا تھا سو اوسنے خط کو نکالا تو ہم اوس عورت کو لیکر
حضرت کیطرف چلا سو عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اسنے اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانون کی خیانت کی
کہ اونکا بھید کافرونکو لکھ بھیجا تو عمر فاروق رضی نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا
کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میرا یہ ارادہ نہین کہ مین مسلمان نہون یعنی مین
مسلمان ہون کافر نہین مین نے چاہا تھا کہ میرے واسطے اون کافرون پر کوئی احسان ہو کہ دور کرے خدا
ساتھ اوسکے ضرر کو میرے اہل اور مال سے یعنی میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور وہان میرا کوئی بھائی
بند نہین جو انکی خبر گیری کرے مین نے چاہا کہ ان کافرون سے راہ رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے
لڑکے بالون کو نہ ستاوین) اور آپکے اصحاب مین سے کوئی نہین مگر کہ وہان اوسکی برادری مین سے ہے
وہ شخص کہ خدا اسکے سبب سے اوسکے اہل اور مال سے ضرر کو دور کرے تو حضرت نے فرمایا یہ سچا ہے اور
نہ کہو اوسکو مگر نیک یعنی اوسکو منافق نہ کہو عمر فاروق رضی نے کہا کہ مقرر اوسنے خیانت کی اللہ اور اوسکے
رسول کی اور مسلمانو کی حکم ہو تو اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ بدر والون مین سے نہین
فرمایا شاید خدا جنگ بدر والون پر آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو تمہارے
واسطے بہشت واجب ہوئے یا فرمایا کہ مقرر مین تمکو بخش چکا تو عمر فاروق رضی کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے
اور کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین ف اس حدیث کی شرح فتح مکہ مین آویگی اور مراد
اوسنے اسجگہ استدلال کرنا ہے اوپر فضیلت اہل بدر کے واسطے قول حضرت کے جو مذکور ہے اور وہ بشارت
بڑی بھاری نہین واقع ہوئی واسطے غیر اونکے کے اور ترجی یعنی لعل خدا اور رسول کی کلام مین واسطے وقوع کے
ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ہرگز آگ مین داخل نہین ہوگا جو جنگ بدر مین حاضر ہوگا اور اگر کوئی کہے۔
اعملوا ما شئتم کا ظاہر واسطے اباحت کے ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدر کو گناہ کرنا جائز ہے
اور وہ برخلاف ہے عقد شرع کے یعنی شرع نے گناہ کرنے کی اجازت نہین دی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ خبر ہے ماضی سے یعنی جو عمل کہ تمنے پہلے کیا سو بخشا گیا اور تائید کرتی ہے اسکی یہ بات کہ اگر یہ
حکم آیندہ گناہون کے واسطے ہوتا تو نہ واقع ہوتا ساتھ لفظ ماضی کے اور کہا جاتا کہ ہم اوسکو تمہارے
واسطے بخشدینگے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسطور کے کہ اگر یہ حکم ماضی کیواسطے ہوتا تو حاطب کے
قصے مین اسکے ساتھ استدلال کرنا خوب نہوتا اسواسطے کہ خطاب کیا حضرت نے ساتھ اوسکے

عمر کو اس حال مین کہ انکار کرنے والے تھے اوپر اسکے اس چیز کو جو اونسے حاطب کے حق مین کہی اور یہ قصہ
بدر سے چھ برس پیچھے تھا پس دلالت کی اسنے اسپر کہ مراد پچھلے گناہ ہین جو آیندہ صادر ہونگے اور وارد کیا ہے
اسکو ساتھ لفظ ماضی کے واسطے مبالغہ اوسکی تحقیق مین اور بعضے کہتے ہین کہ صیغہ امر کا اوسکے قول اعملوا میں
واسطے تشریف اور تکریم کے ہے مراد نہ مواخذہ کرنا ہے ساتھ اوس گناہ کے کہ اوسکے بعد ان سے صادر
ہو اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ خاص کیئے گئے ساتھ اس فضیلت کے واسطے اوس چیز کے کہ حاصل ہوئی
واسطے اونکے حالت عظیم سے جسنے تقاضا کیا اونکے پہلے گناہون کے مٹانے کو اور لائق ہوئے اس
بات کے کہ اونکے پچھلے گناہ بہی بخشے جاوین اگر واقع ہون یعنی جو عمل کہ اس واقعہ کے بعد تم کروگے پیر
وہ بخشا گیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ اونکے گناہ واقع ہونگے جبکہ واقع ہونگے بخشے ہوئے
اور جو سیاق قصے سے سمجھا جاتا ہے وہ دوسرا احتمال ہے یعنی صیغہ امر کا واسطے تکریم کے ہے
اور اتفاق ہے اسپر کہ بشارت مذکورہ اوس چیز مین ہے جو متعلق ہے ساتھ احکام آخرت کے نہ ساتھ
احکام دنیا کے قائم کرنے حدون وغیرہ کے سے یعنی اگر کوئی گناہ کرین جو حد کا موجب ہو تو حد ساقط
نہین ہوگی حد ماری جاویگی وہ گناہ اونکو عند اللہ معاف ہے (فتح) **بَابٌ** اسیطرح واقع
ہوا ہے یہ باب بغیر ترجمہ کے اور یہ بہی متعلق ہے ساتھ جنگ بدر کے **حَدَّثَنِیْ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْجُعْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ
اَبِیْ اُسَیْدٍ وَالزُّبَیْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے کہ
حضرت نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آوین تو اونکو تیرون سے مارو اپنے تیر
باقی رکہو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ
قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ یَعْنِیْ اَكْثَرُوْكُمْ ۔
فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آوین تو اونکو تیرون سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف
بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعضے تیر پہینکو سارے نہ پہینکو اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے
یہ ہے کہ معنی استبقوا نبلکم نہین متعلق ہے ساتھ قول اسکے کہ اب اونکو تیرون سے مارو اور سوائے اسکے کچھ
نہین کہ وہ مانند بیان کی ہے واسطے مراد کے حکم کرنے سے ساتھ تاخیر کرنے تیر اندازی کے

ش یعنی امر کا صیغہ یہان فقط تعظیم کیو اسطے بولا گیا ہے معنے امر کے مراد نہین بلکہ م

یہانتک کہ اون سے قریب ہون یعنی جب وہ دور ہونگے تو غالبًا اونکو تیر نہین پہونچینگے پس معنی یہ ہین کہ اپنے
تیرون کو باقی رکھو اوس حالت مین کہ جب تم اونکو تیر مارو تو اکثر اوقات نہ پہونچین اور جب ایسی حالت مین ہون
کہ اوسمین اکثر اوقات تیر کا پہونچنا ممکن ہو تو اونکو تیر مارو یعنی قریب سے تیر خطا نہ کرینگے دور سے مارنا بیفائدہ
ہے (فتح) حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ
فَاَصَابُوا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ
بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا قَالَ اَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ
سِجَالٌ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر کو تیر اندازون پر
حاکم کیا سو کافرون نے ہم مین سے ستر آدمیون کو شہید کیا اور حضرتؐ اور آپکے اصحاب نے جنگ بدر
کے دن مشرکون مین سے ایکسو چالیس آدمی پائے تھے ستر مردون کو قید کیا اور ستر کو قتل کیا ابو سفیان نے
کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی مانند ڈولون کی ہے یعنی کبھی تم ہمپر غالب آتے ہو اور کبھی
ہم تمپر غالب آتے ہین جیسا کہ کبھی وہ ڈول پانی کا کھینچتا ہے اور کبھی یہ **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے ایک
حدیث دراز کا اور پوری حدیث جنگ احد کے بیان مین آویگی اور مراد اوس سے یہ قول اوسکا ہے
کہ بدر کے دن مشرکون مین ایکسو چالیس آدمی کو پہونچی ستر کو قید کیا اور ستر کو قتل کیا یہی ہے حق ثابت
مقتولون کی گنتی مین اور اتفاق ہے اہل سیر کا اسپر کہ مقتول پچاس آدمی ہین یا کچھ کم و بیش بیان کیا ہے
انکو ابن اسحاق نے پس پہونچی گنتی پچاس کو اور واقدی نے تین یا چار کو زیادہ کیا ہے اور بہت اہل مغازی
نے مطلق بیان کیا ہے کہ وے کچھ اوپر چالیس آدمی ہین لیکن نہین لازم آتا یہی اوسنے تمام مقتولون کے
اونمین سے ساتھ تعیین کے یہ کہ سارے مقتول یہی ہون اور یہ جو براءؓ نے کہا کہ اونکی گنتی ستر ہے تو موافقت
کی ہے اوسکو اسپر ابن عباسؓ نے اور اور لوگون نے اور روایت کیا ہے اسکو مسلم نے ابن عباسؓ کی حدیث
سے اور خدا نے فرمایا کہ کیا جب پہونچی تم کو مصیبت کہ تم پہونچا چکے ہو دونی اوس سے اور اتفاق کیا ہے
اہل تفسیر نے اسپر کہ مخاطبین ساتھ اسکے اہل احد ہین اور مراد دونی مصیبت پہونچانے سے بدر کا دن ہے
اور یہ کہ جو مسلمانون مین سے بدر کے دن شہید ہوئے تھے اونکی گنتی اکثر آدمی ہین اور ساتھ اسکے
جزم کیا ہے ابن ہشام نے (فتح) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ
عَنْ جَدِّهٖ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِذَا الْخَيْرُ
مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ ترجمہ

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہاں خیر کی تعبیر وہ چیز ہے جو لایا
اسکو بہتری سے بعد دن احد کے یعنے فتح مکہ وغیرہ سے اور ثواب صدق سے مراد وہ چیز ہے جو
دی ہمکو اللہ نے بعد دن بدر کے یعنی فتح سے اور مال غنیمت سے اور کفار قریش کے سرداروں
کے مارے جانے سے **ف** اسکی شرح کتاب التعبیر مین آویگی **حَدَّثَنِیْ** یَعْقُوْبُ قَالَ۔
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنِّیْ لَفِی الصَّفِّ
یَوْمَ بَدْرٍ اِذِ الْتَفَتُّ فَاِذَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ یَسَارِیْ فَتَیَانِ حَدِیْثَا السِّنِّ فَکَاَنِّیْ لَمْ اٰمَنْ بِمَکَانِهِمَا
اِذْ قَالَ لِیْ اَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهٖ یَا عَمِّ اَرِنِیْ اَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ
عَاهَدْتُ اللّٰهَ اِنْ رَاَیْتُهٗ اَنْ اَقْتُلَهٗ اَوْ اَمُوْتَ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِیَ الْاٰخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهٖ مِثْلَهٗ
قَالَ فَمَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ مَکَانَهُمَا فَاَشَرْتُ لَهُمَا اِلَیْهِ فَشَدَّا عَلَیْهِ مِثْلَ الصَّقْرَیْنِ
حَتّٰی ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ البتہ مین بدر کے
دن صف جنگ مین کھڑا تہا جبکہ مین نے مڑکر دیکھا تو ناگہاں داہنے اور بائین دو جوان ہین کم عمر گویا
کہ نہ امن ہوا مجکو اونکی جگہ سے یعنی مجھکو اپنی جان کا خوف ہوا کہ کہین کافر مجکو دو لڑکون کم عمر کے درمیان
دیکھے میرے گرد جمع ہوجاوین کہ ناگہان ایک نے مجکو اپنے ساتھی سے چپکے کہا کہ اے چچا مجکو ابو جہل
دکھلا مین نے کہا اے بہتیجے تو اوسکے ساتھ کیا کریگا اوسنے کہا مین نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر اوسکو
دیکھونگا تو اوسکو مار ڈالونگا یا خود اوسکے نزدیک مرونگا پہر اسیطرح دوسرے نے مجکو اپنے ساتھی
سے پوشیدہ کہا سو نہ خوش لگا مجکو یہ کہ ہون مین درمیان دو مردون کے بدلے اونکے یعنی جب مین
نے اون سے ایسی دلاوری کی بات سنی تو مجکو اپنی جان کا اطمینان ہوا اور خوف دور ہوا اور مجکو یہ
خوش نہ لگا کہ اونکے بدلے میرے داہنے بائین دو مرد ہون تو مین نے دونون کیواسطے ابو جہل کیطرف اشارہ
کیا تو دونون نے شکرون کیطرح اوسپر حملہ کیا یہانتک کہ اوسکو مار ڈالا اور وے دونون عفرا کے
بیٹے تہے **ف** صقر ایک شکاری پرندے کا نام ہے اوسکے ساتھ شکار کیا جاتا ہے اور تشبیہ دی
اوسنے اونکو ساتھ اوسکے واسطے اوس چیز کے کہ مشہور تہے نزدیک اوسکے دلاوری اور بہادری
اوسکی سے اور چمٹنے سے شکار پر اور اسواسطے کہ اوسکا دستور ہے کہ جب کسی چیز سے لپٹتا ہے تو
اوس سے جدا نہین ہوتا یہانتک کہ اوسکو پکڑ لے اور پہلے پہل اوسکے ساتھ حارث بن ثور نے شکار
کیا تہا پہر مشہور ہوا شکار کرنا ساتھ اوسکے ذکر **حَدَّثَنَا** مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ قَالَ اَخْبَرَنَا
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَسِیْدِ ابْنِ جَارِیَةَ الثَّقَفِیِّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُهْرَةَ وَکَانَ مِنْ

أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا
وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ
بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ
مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا تَمْرُ
يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلٰى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ
فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ
عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا
نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً
يُرِيدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ
حَتّٰى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ
هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتّٰى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ
مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ
فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ
أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ
لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ
وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ
خُبَيْبٌ دَعُونِي أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ
اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ فَلَسْتُ أُبَالِي
حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ✦ عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِي ✦ وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ
يَشَأْ ✦ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ ✦ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ
وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ
يَوْمَ أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا
بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ

مِنَ الَّذِیْنَ مُحَمَّدٌ مِّنْ رُسُلِہِمْ فَلَمْ یَعْدِلُوْا اَنْ یَقْطَعُوْا مِنْهُ شَیْئًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
کہ حضرت نے دس جاسوس بھیجے اور عاصم بن ثابت انصاری کو اونپر سردار کیا یہانتک کہ جب پہونچے
وہ ہدۃ مین درمیان مکے اور عسفان کے تو ہذیل کے قبیلے کے آگے (جسکو بنو لحیان کہا جاتا تہا) اونکا ذکر
ہوا تو وے سوم دو تیر انداز کے قریب اونکے مارنے کیواسطے نکلے سو اونکے پیچھے چلے کہو جہانتے
یہانتک کہ اونہون نے اونکی کہجورون کہانیکی جگہ پائی ایک منزل مین جسمین وے اوترے تہے تو اون
کافرون نے کہا کہ یہ مدینے کی کہجورین ہین سو وے اونکے پیچھے چلے سو جب عاصم اور اوسکے ساتہیون نے
اونکو دیکہا تو ایک جگہہ مین پناہ لی تو کافرون نے اونکو گہیر لیا اور کہا کہ اوترو اور اپنے ہاتہہ دو یعنے اپنے
تئین ہمارے حوالے کرو اور تمہارے واسطے عہد و پیمان ہے کہ ہم تم مین سے کسی کو نہین مارینگے
سو عاصم نے کہا کہ اے قوم مین تو کافر کے ذمہ مین نہین اوترتا پہر اوسنے کہا کہ الہی اپنے نبی کو ہمارا حال
سے خبر کر دے تو کافرون نے اونکو تیرون سے مارا سو عاصم کو قتل کیا اور تین آدمی عہد و پیمان پر اونکی
طرف اترے انہین سے ہے خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک مرد اور سو جب کافرون نے
اونپر قدرت پائی تو اونکی کمانون کی تانت کہولی اور اونکو اوسکے ساتہہ باندہا تیسرے مرد نے کہا
کہ پہلا دغا ہے قسم ہے اللہ کی مین تمہارے ساتہہ نہین جانیکا کہ مقرر مین بہی ان ساتہیون کی پیروی
کرتا ہون یعنی اونکی جو مارے گئے تو کافرون نے اوسکو کہینچا اور نہایت کوشش کی لیکن وہ اونکے
ساتہہ ہونے سے انکار کیا یعنی تو کافرون نے اوسکو بہی مار ڈالا پہر وے خبیب اور زید کو لیکر
چلے یہانتک کہ اونکو مکے مین جا بیچا بعد جنگ بدر کے سو حارث بن عامر کی اولاد نے خبیب کو خریدا
اور خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو مارا تہا سو خبیب اونکے پاس قید رہا یہانتک کہ اونہون نے
اوسکے قتل پر اتفاق کیا تو خبیب نے حارث کی کسی بیٹی سے استرا انکا زیر ناف کے بال لینے کو تو اوسنے
اوسکو استرا دیا اور اوسکا ایک بیٹا گیا اور وہ بے خبر تہی یہانتک کہ وہ لڑکا خبیب کے پاس آیا تو اوس
عورت نے خبیب کو پایا کہ لڑکے کو اپنے ران پر بٹہائی ہے اور استرا اوسکے ہاتہہ مین ہے سو وہ
سخت ڈری کہ خبیب نے میرے ڈرنے کو پہچانا تو خبیب نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ مین اسکو مار ڈالونگا
مین یہ کام ہرگز نہین کرونگا اوس عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی مین نے کوئی قیدی خبیب سے بہتر نہین
دیکہا قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مین نے اوسکو ایک دن دیکہا کہ انگور کا گچہا ہاتہہ مین لئے کہاتا ہے اور
حالانکہ وہ لوہے کے زنجیرون سے باندہا ہوا تہا اور اوسوقت مکے مین کچہہ میوہ نہ تہا اور وہ عورت
کہتی تہی کہ مقرر وہ رزق تہا جو خدا نے خبیب کو دیا تہا سو جب کافر اوسکے ساتہہ حرم سے نکلے

تاکہ اوسکو حل مین یعنی حرم کے سے باہر قتل کرین تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجکو چھوڑ دو مین دو رکعت نماز
پڑہ لون تو اونہون نے اوسکو چھوڑا سو اوسنے دو رکعت نماز پڑہی اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر
مجکو اسکا خیال نہوتا کہ تم گمان کروگے کہ مین موت کے خوف سے بیقرار ہون اور نماز کے حیلے سے مہلت
چاہتا ہون تو البتہ مین نماز کو زیادہ کرتا یعنے دو رکعتین اور پڑہتا پھر خبیب نے یہ دعا کی کہ الٰہی اونکے عدد
کو گن رکھہ اور اونکو جدا جدا قتل کر اور کسیکو انمین سے باقی نہ چھوڑ یعنی یہ دعا اوسکی قبول ہوئی اور وے
قاتل سب مارے گئے پھر یہ شعر پڑہنے لگا۔ سو مین کچھہ پرواہ نہین جبکہ مسلمانی کی حالت مین مارا
جاؤن جس کروٹ پر کہ ہو خدا کے راہ مین ۔ مرنا میرا اور یہ مرنا میرا خدا کی رضامندی چاہنے کیواسطے
ہے اور اگر خدا چاہے تو برکت کریگا بیچ اعضا بدن کے کہ کاٹا جاتا پھر ابو سروعہ عقبہ بن حارث اوسکی طرف
کھڑا ہوا سو اوسنے خبیب کو قتل کیا اور خبیب ہی نے سنت کی ہر نماز واسطے ہر مسلمان کے کہ مارا
جاوے قید کرکے اور خبر دی حضرتؐ نے اپنے اصحاب کو جسدن کہ وے جاسوس شہید ہوئے اور بہیجا
قریش کے چند آدمیون نے طرف عاصم بن ثابت کے جبکہ اونکو خبر ہوئی کہ عاصم مارا گیا یہ کہ اوس کے
بدن سے گوشت کاٹ لاوین جس سے پہچانا جاوے کہ وہ مارا گیا اور عاصم نے اونکے ایک بڑے
رئیس کو قتل کیا ہوا تہا پس بہیجا خدا نے واسطے عاصم کے مانند بدلی ایک جہنڈ زنبورون سے
تو نگہ رکہا زنبورون نے اوسکو اونکے ایلچیون سے تو وے اوسکے بدن سے کچھہ نہ کاٹ سکے ف
اس حدیث کی شرح غزوہ رجیع مین آویگی اور غرض اوس سے اسجگہ یہ قول اوسکا ہے کہ عاصم نے اونکے
ایک بڑے رئیس کو مارا ہوا تہا اسواسطے کہ دوسرے طریق مین تصریح آویگی کہ اوسنے اوسکو جنگ بدر
کے دن مارا تہا اور جسکو عاصم نے مارا تہا وہ عقبہ بن ابی معیط ہے کہ قتل کیا تہا اوسنے اوسکو باندہ کر
حضرتؐ کے حکم سے ذ تم ق وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ
بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا یعنی اور کہا کعب بن مالک نے کہ ذکر کیا ہے
اونہون نے یعنی اون لوگون مین سے جو جنگ تبوک سے پیچھے رہے مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ
کو جو دو مرد ہین نیکوکار حاضر ہوئے تہے جنگ بدر مین ف یہہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کعب کا
جو دراز ہے بیچ بیان قصے توبہ اسکے کے اور پوری حدیث غزوہ تبوک مین آویگی اور شاید بخاری
نے معلوم کیا ہے کہ بعضے لوگ انکار کرتے ہین یعنی کہتے ہین کہ مرارہ اور ہلال بدر مین حاضر نہین ہوئے
اور کہتے ہین کہ زہری سے وہم ہوگیا ہے پس رد کیا بخاری نے اسکو ساتھہ نسبت کرنے اسکی کے
طرف کعب بن مالک کی اور یہ ظاہر ہے حدیث کے سیاق سے اسواسطے کہ یہ حدیث کعب کی

سے لی گئی ہے اور وہ زیادہ تر پہچاننے والا ہے بدر مین حاضر ہونے والون کو اور جو اوسمین حاضر نہین
ہوئے اوس شخص سے جو اوسکے بعد پیدا ہوا یعنی انکار کرنے والے سے اور اصل عدم ادراج ہے پس
نہین ثابت ہوگا مدرج ہونا مگر ساتھ دلیل صریح کے اور کعب بن مالک نے جو اونکو بدری کہا تو تائید کرتی ہے
اسکی یہ بات کہ کعب نے بیان کیا ہے اس حدیث کو بیچ جگہ پیروی کرنے کے ساتھ اونکے پس صفت
کیا اونکو ساتھ نیک ہونے کے اور ساتھ حاضر ہونے کے بدر مین جو سب جنگون سے بڑا جنگ ہے پس جبکہ
واقع ہوئی واسطے اون دونون کے نظیر اوس چیز کی کہ واقع ہوئی واسطے کعب کے جنگ تبوک سے پیچھے رہنے
سے اور حکم سے ساتھ ترک کرنے کے دونو سے جیسے کہ واقع ہوئی واسطے اوسکے تو پیروی کی اسنے
ساتھ اون دونون کے اور کیا بعض متاخرین نے مانند دمیاطی وغیرہ کے کہ کسی نے ہلال اور مرارہ کو
بدریون مین ذکر نہین کیا تو یہ قول اوسکا مردود ہے اوپر اوسکے اسواسطے کہ تحقیق جزم کیا ہے بخاری
نے ساتھ اوسکے اس جگہ اور تابع ہوئی ہے اوسکی ایک جماعت (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
كَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ
الْجُمُعَةَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمرؓ کے واسطے ذکر کیا کہ سعید بن عمرو اور وہ
بدری تہا بیمار ہوا جمعہ کے دن تو ابن عمر سوار ہوکے اوسکی بیمار پرسی کو گئے بعد اوسکے کہ بلند ہوا آفتاب
اور قریب ہوا وقت جمعہ کا اور ابن عمر نے جمعہ کو چھوڑ دیا ف اور غرض اوس سے یہ قول اوسکا ہے
کہ وہ بدری تہا اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ منسوب ہوا طرف بدر کے اگرچہ وہ قتال مین حاضر نہین ہوا
اسواسطے کہ حضرتؐ نے مال غنیمت سے اوسکا حصہ نکالا اور حضرتؐ نے اوسکو اور طلحہ کو جاسوسی
کیواسطے بھیجا تہا سو واقع ہوئی لڑائی بعد جانے اونکے کے پہلے اس سے کہ پھرین پس ملایا انکو حضرتؐ
نے ساتھ اون لوگون کے جو اوسمین حاضر ہوئے اور دونون کا حصہ نکالا (فتح) وَقَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ
فَيَسْاَلُهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ
فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ
اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ
فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ
عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ
وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ
وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ترجمہ اور
کہا لیث نے کہ حدیث بیان کی مجھسے یونس نے ابن شہاب سے اونسے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے عبید اللہ
ابن عبد اللہ نے کہ مقرر اونکے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو لکہا اس حال مین کہ اوسکو حکم کرتا تہا کہ سبیعہ حارث
کی بیٹی کے پاس جاوے اور اوس سے اوسکی حدیث پوچہے اور جو کچہ کہ حضرت صلعم نے اوسکو فرمایا جبکہ اونسے
حضرت صلعم سے فتوے مانگا تو عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو لکہا اس حال مین کہ اوسکو خبر دیتا تہا
کہ سبیعہ حارث کی بیٹی نے اوسکو خبر دی کہ مقرر وہ سعد بن خولہ کے نکاح مین تہی اور وہ قوم بنی عامر
بن لوی سے ہے اور وہ اون لوگون مین تہا جو جنگ بدر مین حاضر ہوئی سو اوسکا خاوند حجۃ الوداع
مین فوت ہوا اور وہ حاملہ تہی سو اوسنے اوسکے مرنے کے بعد بچہ جننے مین دیر نہ کی یعنی اوسکے مرنے
سے تہوڑے ہی دنون کے بعد بچہ جنی سو جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو اوسنے نکاح کے
پیغام کرنیوالون کیواسطے زینت کی سو ابو سنابل (ایک مرد کا نام ہے عبد الدار کی اولاد سے) اوس پر
داخل ہوا تو اوسنے اوس سے کہا مجکو کیا ہے کہ مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو نے نکاح کی خواستگارون
کے واسطے زینت کی ہے تو نکاح کی خواہش کرتی ہے اور قسم ہے اللہ کی مقرر تو نکاح نہین
کرنیکی یعنی تجہکو نکاح کرنا درست نہین یہانتک کہ گذر جاوین تجہپر چار مہینے دس دن سبیعہ کہتی ہے
کہ جب اوسنے مجکو یہ بات کہی تو مین شام کیوقت اپنے کپڑے پہن کے حضرت صلعم کے پاس گئی سو مین نے
آپسے یہ مسئلہ پوچہا کہ مجکو نکاح کرنا درست ہے یا نہین تو حضرت صلعم نے مجکو فتوے دیا اسکا کہ مقرر مین
حلال ہو چکی جبکہ مین بچہ جنی اور حکم کیا مجکو نکاح کرنیکا اگرچہ مجکو خواہش ہو ف اور غرض اوس سے
ذکر سعد بن خولہ کا ہے اور یہ کہ وہ بدر مین حاضر ہوا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ
إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ ترجمہ اور کہا لیث نے کہ حدیث بیان کی مجھسے
یونس نے اونسے روایت کی ابن شہاب سے اور ہم نے اوس یعنی ابن شہاب سے پوچہا سو اونسے
کہا کہ خبر دی مجکو محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے کہ مقرر محمد بن ایاس بن بکیر نے اور اسکا باپ جنگ بدر مین

حاضر ہوا تھا) اوسکو خبر دی ف یعنے مانند پہلی حدیث کی کہ جب عورت کو تین طلاق دی تو پہر وہ عورت اسکے واسطے درست نہین سو بخاری نے اپنی حاجت کے موافق حدیث کا فقرہ نے لیا اور وہ قول اسکا ہے کہ اسکا باپ بدر مین حاضر ہوا تھا (فتح) **باب** شُهُوْدِ الْمَلٰئِكَةِ بَدْرًا جنگ بدر مین فرشتون کے حاضر ہونیکا بیان ف اسکا بیان دو بابون سے پہلے ہو چکا ہے اور بیہقی وغیرہ نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہ جو کافر بدر کے دن مارے گئے لوگ پہچانتے تہے اونکو جو فرشتون کے ہاتھ سے مارے گئے اون سے جو آدمیون سے مارے گئے ساتھ نشان چوٹ کے گردون پر اور پور پر مثل داغ آگ کے اور مسند اسحاق مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ دیکھی مین نے قبل شکست کافرون کے دن بدر کے مثل غبار سیاہ کی کہ سامنے آئے آسمان سے مانند چیٹیون کے سو مین نہین شک کرتا کہ وہ فرشتے تہے اونکے اوترے ہی فورًا کافرون کو شکست ہوئی اور مسلم مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ ایک مسلمان مرد ایک کافر کے پیچھے دوڑتا تھا کہ ناگہان اوسنے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور آواز گھوڑے کی اور اوسمین ہے کہ تیسرے آسمان کی مدد ہے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ ترجمہ معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی اور اوسکا باپ بدر والون مین سے تہا کہا اوسنے کہ جبرئیل حضرتؐ کے پاس آیا اور کہا کہ تم اپنے درمیان بدر والون کو کیا گنتے ہو حضرت نے فرمایا کہ افضل سب مسلمانون سے یا کوئی اور کلمہ اوسکے مانند فرمایا جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح افضل ہین ہمارے درمیان وہ فرشتے جو جنگ بدر مین حاضر ہوئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے جنگ مین حاضر ہوئے تہے **حَدَّثَنَا** سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَحْیَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَكَانَ یَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ترجمہ معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے اور تہا رفاعہ بدر والون مین سے اور تہا رافع اہل عقبہ سے اور اپنے بیٹے سے کہتا تہا کہ نہین خوش لگتی مجکو یہ بات کہ مین بدر مین حاضر ہوتا بدلے حاضر ہونے عقبہ کے اوسنے کہا کہ جبرئیل نے حضرتؐ سے یہ بات پوچھی ف مراد رافع کی

یہ ہے کہ عقبہ مین حاضر ہونا افضل ہے بدر مین حاضر ہونے سے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ رافع بن مالک
نے نہین سنی حضرتؐ سے تصریح ساتھ تفضیل اہل بدر کے اونکے غیرون پر پس کہا جو کچہ کہا اپنے اجتہاد سے
اور اوسکا شبہ یہ ہے کہ عقبہ ایک گہاٹی ہے پاس مکے کے جسکے پہلے اہل انصار نے حضرتؐ سے
بیعت کی تہی جبکہ وے حج کو آئے) تہا جگہ پیدا ہونے نصرت اسلام کی۔ اور سبب ہجرت کا کہ پیدا
ہوئی اوس سے قوت واسطے سب جنگون کے لیکن فضل اللہ کے ہاتہ مین ہے جسکو چاہے دے
(فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ
مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ
يَوْمَ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرَئِيْلُ ترجمہ معاذؓ سے روایت
ہے کہ ایک فرشتے نے حضرتؐ سے پوچہا اور وہ فرشتہ جبرئیل ہے **حَدَّثَنِیْ** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ
مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ ترجمہ ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنے گھوڑے کا سر تہامے
ہے اوپر لڑائی کے ہتہیار ہین **ف** اور سعید بن منصور نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ
جبرئیلؑ حضرتؐ کے پاس آئے بعد اسکے کہ فارغ ہوئے حضرت جنگ بدر سے اور پر گھوڑے سرخ کے کہ اسکی
ماتہے کے بال گوندہے ہوئے تہے اپنے اگلے پاؤن سے گرد اوڑاتا ہے اوسپر زرہ تہی اور کہا کہ
اے محمدؐ خدا نے مجکو تیری طرف بہیجا ہے اور مجکو حکم ہے کہ مین تجہسے جدا نہون یہانتک کہ تو راضی ہو گیا
تو راضی ہے حضرتؐ نے فرمایا ہان اور واقع ہوا ہے نزدیک محمد ابن اسحاق کے ابو واقد لیثی کی
حدیث سے کہا کہ البتہ مین بدر کے دن ایک کافر کے پیچہے چلتا تہا تاکہ اوسکو مارون تو اوسکا سر جدا
ہو کر زمین پر گر پڑا پہلے اس سے کہ میری تلوار اوس تک پہونچی اور واقع ہوا ہے نزدیک بیہقی کے
محمد بن جبیر بن مطعم کی حدیث سے کہ اوسنے علی مرتضےؓ سے سنا کہتے تہے کہ آندہی سخت چلی مین نے
کبہی ایسی نہین دیکہی پہر سخت آندہی چلی اور مین گمان کرتا ہون کہ تیسرے کو ذکر کیا سو پہلی ہوا جبرئیل تہا
اور دوسری ہوا میکائیل اور تیسری ہوا اسرافیل اور میکائیل حضرتؐ کے داہنے طرف تہے اور اسمین
ابو بکر تہے اور اسرافیل حضرت کی بائین طرف تہے اور مین اسمین تہا اور نیز علی مرتضےؓ سے روایت ہے
کہ کہا گیا مجکو اور ابو بکر کو بدر کے دن کہ تم دونون مین سے ایک کے ساتہ جبرئیل ہے اور دوسرے کے
ساتہ میکائیل ہے اور اسرافیل فرشتہ ہے عظیم حاضر ہوتا ہے صف مین اور لڑائی مین آور کہا شیخ

تقی لذین لکہ کشتی مجہسے پوچہا کہ کیا حکمت ہے بیچ حاضر ہونے فرشتون کے بیچ جنگ بدر مین ساتھ حضرت ؐ کے باوجودیکہ جبرئیلؑ قادر ہے اسپر کہ دفع کرے کافرون کو ساتھ ایک پر کے اپنے بازو سے تو مین نے کہا کہ واقع ہوا ہے یہ حاضر ہونا فرشتون کا واسطے اس ارادے کے کہ ہو یہ فعل حضرتؐ کا اور آپکے اصحاب کا اور ہون فرشتے مدد اوپر عادت مدد لشکرون کیواسطے رعائت صورت اسباب کے اور طریقے اونکے کہ جاری کیا ہے اسکو اللہ نے اپنے بندون مین اور اللہ تعالے ہے سب کام کرنیوالا (فتح) باب یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ متعلق ہے ساتھ اون لوگون کے کہ جنگ بدر مین حاضر ہوے حَدَّثَنِیْ خَلِیْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ زَیْدٍ وَلَمْ یَتْرُكْ عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِیًّا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ابو زید مر گیا اور نہ چہوڑی اوسنے اپنے پیچہے کوئی اولاد اور تہا وہ بدری ف امام بخاری نے اس حدیث کو یہان مختصر بیان کیا ہے اور تحقیق گذر چکی ہے پوری حدیث اس سے مناقب انصار مین کہ اوسنے انسؓ سے پوچہا حال ابو زید کا جسنے قرآن جمع کیا تہا تو انسؓ نے کہا کہ وہ قیس بن سکن ہے ایک مرد ہے بنی عدی سے مر گیا اور اپنے پیچہے کوئی اولاد نہ چہوڑی یعنی لاولد مر گیا اور ہم اسکے وارث ہوئے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِیَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَیْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰی اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰی اَخِیْهِ لِاُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِیًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضٌ لِّمَا كَانُوْا یُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضْحٰی بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ترجمہ ابن خباب سے روایت ہے کہ ابو سعید بن مالک خدری سفر سے آئے تو اوسکے گہر والے قربانی کا گوشت اسکے آگے لائے تو ابو سعیدؓ نے کہا کہ مین نہین کہانیکا یہانتک کہ مین اسکا حکم پوچہون یعنی اسواسطے کہ ابتدا مین قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنا جائز نہ تہا سو وہ اپنے اخیافی بہائی قتادہ ابو نعمان کیطرف چلا اور وہ بدری تہا سو اوس سے پوچہا تو اوسنے کہا کہ پیدا ہوا پیچہے تیرے امر ناسخ واسطے اوس چیز کے کہ منع ہوا تہا انکو اوس سے تین دن کے پیچہے قربانی کا گوشت کہانے سے ف اس حدیث کی شرح قربانی کے بیان آویگی اور غرض اوس سے تعریف کرنے قتادہ کے ہے ساتہ ہونے اوسکے کے بدری (فتح) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَیْرُ لَقِیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ عُبَیْدَةَ بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ

مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ ترجمہ زبیر سے روایت ہے کہ مین بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص کو ملا اور اوسکا سب بدن ہتھیارون مین چھپا ہوا تھا اوسکی دونون آنکھون کے سوائے اوس سے کچھ نظر نہ آتا تھا اور کنیت کیا جاتا تھا ابو ذات الکرش تو اوسنے کہا کہ مین ابو ذات الکرش ہون سو مین نے نیزے سے اوسپر حملہ کیا اور نیزہ اوسکی آنکھ مین مارا تو وہ (اس سے) مرگیا کہا ہشام نے کہ مجکو خبر ہوئی کہ زبیر نے کہا کہ مین نے اپنا پاؤن اسپر رکھا پھر مین نے ہاتھ دراز کیا سو مین نے اوسکو بڑے زور سے کھینچا اور حالانکہ اوسکی دونون طرفین مڑ گئی تھین کہا عروہ نے سو حضرت نے وہ نیزہ زبیر سے مانگا زبیر نے حضرت کو دیا سو پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو زبیر نے اوسکو لیا پھر اوسکو ابو بکر نے مانگا تو زبیر نے اوسکو دیا پھر جب صدیق فوت ہوئے تو عمر فاروق نے اوس سے مانگا تو زبیر نے وہ نیزہ اوسکو دیا پھر جب عمر فوت ہوئے تو زبیر نے اوسکو لیا پھر عثمان نے اوس سے مانگا تو اوس نے وہ نیزہ اوسکو دیا سو جب عثمان شہید ہوئے تو علی کے ہاتھ آیا پھر علی کی اولاد کے ہاتھ آیا پھر ابن زبیر نے مانگا پھر وہ اوسکے پاس رہا یہانتک کہ شہید ہوا **ف** یہ حدیث بھی جنگ بدر کو متعلق ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُونِي ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے اور وہ بدر مین حاضر ہوا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ بیعت کرو مجسے **ف** یہ حدیث پوری کتاب الایمان مین گذر چکی ہے اور غرض اوس سے یہی قول اوسکا ہے کہ حاضر ہوا تھا بدر مین **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَکَانَ مَنْ تَبَنّٰی رَجُلًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ دَعَاہُ النَّاسُ اِلَیْہِ وَوَرِثَ
مِنْ مِیْرَاثِہٖ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِھِمْ فَجَاءَتْ سَھْلَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ترجمہ عایشہؓ سے روایت ہے کہ ابوحذیفہ نے (اور وہ اون مین سے تہا کہ
جنگ بدر مین حضرتؐ کے ساتھ حاضر ہوئے) سالم کو متبنی بنایا یعنی زبان سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے اور
اپنے بہتیجے ہندہ سکو نکاح کر دی اور وہ سالم ایک انصاری عورت کا آزاد کیا ہوا غلام تہا جیسے کہ حضرتؐ نے
زید کو لے پالک بنایا اور جاہلیت کے زمانے مین دستور تہا کہ جو کسی مرد کو لے پالک بناتا تہا لوگ اسکو
اسکا بیٹا کہتے تہے اور وہ (اسکے مرنے کے بعد) اسکے ترکہ کا وارث ہوتا تہا یہانتک کہ خدا نے یہ
آیت اتاری کہ لے پالکون کو اپنے اصلی باپون کے نام سے پکارو پہر سہلہ حضرتؐ کے پاس آئی پس ذکر
کی ساری حدیث **ف** یہ جو کہا کہ سالم کو متبنی بنایا یعنی دعوے کیا کہ وہ میرا بیٹا ہے اور تہا یہ دستور
پہلے وتہے اس آیت کے ادعوہم لآباءہم پس تحقیق یہ آیت جب اتری تو پہر لوگ سالم کو ابوحذیفہ کا غلام
آزاد پکارتے تہے اور تحقیق حاضر رہتا سالم بدر مین ساتھ مالک اپنے کے جو مذکور ہوا یعنی ساتھ ابوحذیفہ کے
اور ولید بن عتبہ کے قتل ہوا ساتھ باپ اپنے کے اور اس حدیث کی شرح نکاح مین آوے گی (فتح)
حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَکْوَانَ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ
مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ
کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ وَجُوَیْرِیَاتٌ یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ یَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِھِنَّ یَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰی
قَالَتْ جَارِیَۃٌ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْلِیْ ھٰکَذَا وَقُوْلِیْ مَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ ترجمہ ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ
میرے پاس تشریف لائے جس صبح کو میرا خاوند مجھپر داخل ہوا سو میرے بچھونے پر بیٹھے جیسے تو بیٹہا ہے
(یہ خطاب ہے اوس شخص کو جسنے اوس سے یہ حدیث روایت کی) اور لڑکیاں دف بجاتی تہین اور اپنے
باپ دادون کے جو جنگ بدر مین مارے گئے خوبیان بیان کرتی تہین یہانتک کہ ایک لڑکی نے کہا
اور ہم مین نبی ہے کہ جانتا ہے جو کل ہوگا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا مت کہہ اور جو پہلے کہتی تہی وہی کہہ **ف**
ندبہ کے معنے ہین بیان کرنا مردی کا ساتھ خوبیون کے اس قسم سے کہ باعث ہو اوپر شوق اوسکے کے اور
اور رونے کو اوپر اوسکے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا دف کی آواز کا شادی کی صبح کو
اور یہ کہ مکروہ ہے نسبت کرنا علم غیب کا طرف کسی کے مخلوق مین سے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** اِبْرَاھِیْمُ
بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ

اَخِی عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ
بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَکَانَ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ
وَلَا صُوْرَۃٌ یُرِیْدُ صُوْرَۃَ التَّمَاثِیْلِ الَّتِیْ فِیْہَا الْاَرْوَاحُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ خبر
دی مجکو ابوطلحہ حضرتؐ کے ساتھی نے اور وہ جنگ بدر مین حضرتؐ کے ساتھ حاضر ہوا تہا کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین داخل ہوتے اس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ف**
اس حدیث کی شرح لباس مین آویگی اور غرض اوس سے اس جگہ یہ قول ہے اسکا کہ وہ بدر مین حاضر
ہوا تہا (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ ح وَ**حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ
اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ کَانَتْ لِیْ شَارِفٌ مِّنْ نَصِیْبِیْ مِنَ الْمَغْنَمِ یَوْمَ بَدْرٍ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مِنَ الْخُمُسِ یَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِیَ
بِفَاطِمَۃَ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا فِیْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ
اَنْ یَّرْتَحِلَ مَعِیَ فَنَاْتِیَ بِاِذْخِرٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِیْعَہٗ مِنَ الصَّوَّاغِیْنَ فَنَسْتَعِیْنَ بِہٖ فِیْ وَلِیْمَۃِ
عُرْسِیْ فَبَیْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَیَّ مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَایَ مُنَاخَتَانِ
اِلٰی جَنْبِ حُجْرَۃِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی جَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِشَارِفَیَّ قَدْ اُجِبَّتْ اَسْنِمَتُہُمَا وَ
بُقِرَتْ خَوَاصِرُہُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَکْبَادِہِمَا فَلَمْ اَمْلِکْ عَیْنَیَّ حِیْنَ رَاَیْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ
فَعَلَ ہٰذَا قَالُوْا فَعَلَہٗ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَہُوَ فِیْ ہٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ
عِنْدَہٗ قَیْنَۃٌ وَاَصْحَابُہٗ فَقَالَتْ فِیْ غِنَائِہَا اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ حَمْزَۃُ اِلَی السَّیْفِ
فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَہُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَہُمَا فَاَخَذَ مِنْ اَکْبَادِہِمَا قَالَ عَلِیٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ وَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الَّذِیْ لَقِیْتُ فَقَالَ مَا لَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ عَدَا حَمْزَۃُ عَلٰی نَاقَتَیَّ
فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَہُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَہُمَا وَہَا ہُوَ ذَا فِیْ بَیْتٍ مَّعَہٗ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِہٖ فَارْتَدٰی ثُمَّ انْطَلَقَ یَمْشِیْ وَاتَّبَعْتُہٗ اَنَا وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ حَتّٰی جَاءَ
الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ حَمْزَۃُ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْہِ فَاَذِنَ لَہٗ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ یَلُوْمُ حَمْزَۃَ فِیْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَۃُ ثَمِلٌ مُّحْمَرَّۃٌ عَیْنَاہُ فَنَظَرَ حَمْزَۃُ اِلَی النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی رُکْبَتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَۃُ وَھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ثَمِلٌ فَنَکَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَیْہِ الْقَھْقَرٰی فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَہٗ

ترجمہ علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک اونٹنی تہی جو مجکو بدر کے دن مال غنیمت سے حصے مین آئی تہی اور ایک اونٹنی مجکو اوسدن حضرت صؐ نے خمس سے دی تہی یعنی اپنے پانچوین حصے مین سے جو خدا نے آپکو عطا کیا تہا سو مین نے چاہا کہ حضرت کی بیٹی فاطمہ کو اپنے گھر مین لاؤن یعنے بعد نکاح کے تو مین نے وعدہ کیا ایک مرد لوہار سے جو قبیلے بنی قینقاع مین تہا یہ کہ میرے ساتہ چلے سو ہم اذخر کے گہانس لاوین اور مین نے چاہا کہ اوسکو لاکر لوہارون کے ہاتہ بیچون اور اوسکے بیچے اپنی شادی کے ولیمہ مین مدد لون سو جس حالت مین کہ مین اپنی اونٹنیون کے واسطے پالان اور بوریان و رسیان جمع کرتا تہا اور میری دو اونٹنیان ایک انصاری مرد کے حجرے کے پہلو مین بیٹہی تہین یہانتک کہ جمع کیا مین نے جو کچہ کہ جمع کیا سو ناگہان مین نے اپنی اونٹنیون کو دیکہا مقرر اونکی کوہانین کاٹی گئین اور اونکی کوکہین چیری گئین اور انکے جگر لیئے گئے سو جب مین نے یہ حال دیکہا تو بے اختیار میری انکہون سے آنسو جاری ہوئی مین نے کہا کہ یہ کام کسنے کیا لوگون نے کہا کہ حمزہ نے کیا ہے اور وہ اس گھر مین ہے انصار کے بعضے شراب خوارون مین اور اوسکے پاس ایک لونڈی ہے گانے والی اور اوسکے ساتہی سو لونڈی اور اوسکے یارون نے کہا یعنی راگ مین کہ خبردار ہو اے حمزہ قصد کر واسطے موٹی اونٹنیون کے تو حمزہ تلوار کیطرف جلدی کہڑا ہوا سو اونکی کوہانین کاٹین اور اونکی کوکہین چیر کر اونکے جگر لیئے علی رضؓ نے کہا سو مین چلا یہانتک کہ مین حضرت صؐ کے پاس آیا اور آپکے پاس زید بن حارثہ رضؓ تہے تو حضرت صؐ نے میرا غمناک ہونا پہچانا سو فرمایا کہ کیا ہے تجکو کہ تو ایسا غمناک ہے مین نے کہا یا حضرت مین نے آج جیسی مصیبت کبہی نہین دیکہی حمزہ نے میری اونٹنیون پر ظلم کیا سو اونکی کوہانین کاٹ لین اور اونکی کوکہین چیر ڈالین اور وہ یہ ہے اس گھر مین اوسکے ساتہ شراب خوار ہین سو حضرت صؐ نے اپنی چادر منگوائی اور بدن پر ڈالی پہر پیادہ پا چلی اور مین اور زید بن حارثہ آپکے ساتہ ہوئے یہانتک کہ آئے اس گھر مین جسمین حمزہ تہا اور اس سے اندر آنے کیواسطے اجازت مانگی اونسے آپکو اجازت دی تو حضرت صؐ نے حمزہ کو ملامت کرنی شروع کی اس کام مین جو اوسنے کیا ناگہان دیکہا کہ حمزہ شراب کے نشے مین مست ہے اوسکی دونو آنکہین سرخ ہوئی ہین سو حمزہ نے حضرت صؐ کیطرف نظر کی اپنی پاؤن کیطرف پہر نظر اونچی کی سو آپکے گہٹنے کو دیکہا پہر نظر اور اونچی کی سو آپکے

چہرے کو دیکہا پہر حمزہ نے کہا کہ نہین تم مگر غلام میرے باپ کے تو حضرتؐ نے پہچانا کہ وہ مست ہے سو حضرت
اولٹے پاؤن پیچہے ہٹے یعنے بغیر اسکے کہ پیٹہ پہیرین سو حضرت نکلے اور ہم بہی اسکے ساتہ نکلے **ف**
اس حدیث کی شرح خمس مین گذر چکی ہے اور غرض اوس سے یہان یہ قول اوسکا ہے کہ مجکو بدر کے دن
غنیمت سے حصے مین آئے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ قول حضرت علیؓ کے کہ حضرتؐ نے مجکو اوس دن
ایک اونٹنی خمس سے دی اسپر کہ بدر کی غنیمت کے مال سے پانچوان حصہ خدا اور رسول کا نکالا گیا تہا
برخلاف اوس کے جسکی طرف ابو عبید گیا ہے کہ آیت خمس نکالنے کی سوا اسکے کچہ نہین کہ نازل ہوئی
بعد تقسیم ہونے غنیمت بدر کے اور جگہ دلالت کی اوس سے قول اوسکا ہے یومئذ یعنے اوسدن لیکن
یہ حدیث پہلے خمس مین گذر چکی تہی اوسمین یومئذ کا لفظ نہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ مجکو اور
اونٹنی دی اور نہین مقید کیا اوسکو ساتہ دن کے اور نہ ساتہ خمس کے اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے
کہ خمس کی آیت بدر کے قصے مین اوتری (فتح) **حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ**
قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ
فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا ترجمہ ابن معقل سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰؓ نے سہل بن حنیف پر تکبیر کہی پہر
کہا کہ وہ بدر مین حاضر ہوا تہا **ف** اسمین عدد تکبیر کا ذکر نہین اور تحقیق روایت کیا ہے اوسکو ابو نعیم نے
مستخرج مین بخاری کے طریق سے ساتہ اس اسناد کے سوا اسمین کہا کہ پانچ بار تکبیر کہے اور روایت
کیا ہے اوسکو بغوی نے معجم صحابہ مین محمد بن عباد سے ساتہ اس اسناد کے اور اسماعیلی اور برقانی اور
حاکم نے اوسکی طریق سے سوا اوسکے کہا کہ چہہ تکبیرین کہین اور اسیطرح روایت کیا ہے اوسکو بخاری
نے تاریخ مین محمد بن عباد سے اور اسیطرح روایت کیا ہے اوسکو سعید بن منصور نے ابن عیینہ
سے اور اوسمین پانچ تکبیرون کا ذکر ہے اور حاکم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر مڑ کر ہماری طرف
دیکہا سو کہا کہ وہ اہل بدر مین سے ہے اور یہ جو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ بدر مین حاضر ہوا تہا تو یہ اشارہ
ہے طرف اسکی کہ جو بدر مین حاضر ہوئے انکو بزرگی ہے غیرون پر ہر چیز مین یہانتک کہ جنازے کی تکبیرون
مین بہی اور یہ امر دلالت کرتا ہے اسپر کہ مشہور اونکے نزدیک چار تکبیرین تہین اور یہ قول اکثر اصحاب
کا ہے اور بعضون سے پانچ تکبیرین ہین اور صحیح مسلم مین زید بن ارقم سے اس باب مین حدیث مرفوع
آئی ہے اور جنازے کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے کہ انسؓ نے کہا کہ جنازے کی تین تکبیرین ہین
اور یہ کہ پہلی واسطے شروع کے ہے یعنی سوا اسکے اور ابن خیثمہ نے اور طریق سے مرفوع
روایت کی ہے کہ حضرتؐ جنازے پر چار بار تکبیر کہتے تہے یعنی کبہی اور کبہی پانچ بار کہتے تہے اور کبہی

پہہ بار کہتے تہے اور کبہی سات بار اور کبہی آٹہ بار یہانتک کہ نجاشی بادشاہ مرا تو حضرت نے اوسپر چار تکبیرین
کہین پہر ثابت رہے حضرت اوپر اوسکے یہانتک کہ فوت ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ابو عمر نے کہ
منعقد ہولیے اجماع اوپر چار تکبیرون کے اور نہین جانتے ہم کہ شہرونکے عالمونسے کوئی پانچ تکبیرونکے
ساتہ قائل ہو سوائے ابن ابی لیلے کے اور حنفیہ کے مبسوط مین ہے ابو یونس سے مانند اوسکی اور کہا نووی
نے مہذب مین کہ اصحاب کے درمیان تکبیرون مین اختلاف تہا پہر وہ اختلاف ساتہ گذرنے اونکے کے
دور ہوا اور اجماع ہوا اوسپر کہ جنازے کی تکبیرین چار ہین لیکن اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو اوسکی نماز باطل
نہین ہوتی خواہ بہول کر کہے یا جان کر صحیح قول پر لیکن اوسمین مقتدی اوسکی پیروی نہ کرے صحیح قول پر
واللہ اعلم حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ
خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ
بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ
شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ
اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ
عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ
ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ
وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ
اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حفصہ عمر کی بیٹی اپنے خاوند خنیس بن حذافہ کے مرنے سے بیوہ ہوئی
اور خنیس حضرتؐ کے اصحاب مین سے تہا اور جنگ بدر مین حاضر ہوا تہا مدینے مین فوت ہوا تو عمرؓ نے کہا کہ
مین عثمانؓ سے ملا سو مین نے اوسکے ساتہ حفصہ کے بیاہنے کو کہا مین نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجہکو اپنی
بیٹی حفصہ نکاح کر دون عثمانؓ نے کہا کہ مین سوچکے جواب دونگا سو مین چند روز ٹہرا سو عثمانؓ نے کہا کہ
ظاہر ہوا مجہکو کہ مین ابہی نکاح نہ کرون عمرؓ نے کہا پہر مین ابو بکرؓ سے ملا سو مین نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین
تجہکو اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح کر دون سو ابو بکر چپ رہے اور مجہکو جواب نہ دیا تو مین اوسپر عثمانؓ سے
سخت تر غضبناک تہا پہر مین کچہہ روز ٹہرا پہر حضرتؐ نے اوسکے نکاح کا پیغام کیا سو مین نے حفصہ انکو

نکاح کر دی پہر مجہسے ابو بکر ملے سو کہا کہ شاید تو مجہپر ناراض ہوا ہوگا جبکہ تو نے مجہسے حفصہ کے نکاح کر دینیکو
کہا اور مین نے تجہکو کچہہ جواب نہ دیا مین نے کہا ہان ابو بکر نے کہا پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہ منع کیا مجکو
اس سے کہ مین تجہکو جواب دون بلے اس چیز مین کہ تو نے میرے پیش کی کسی چیز نے مگر یہ کہ مجہکو معلوم تہا کہ حضرت
اوسکو ذکر کیا تہا سو نہ تہا کہ حضرت کا بہید ظاہر کرون اور اگر حضرت اوسکو نکاح نہ کرتے تو مین اوسکو
قبول کرتا ف اسکی پوری شرح کتاب النکاح مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول اوسکا ہے کہ وہ
بدری تہا حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا
مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ
عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ اوسنے ابو مسعود بدری سے سنا اوسنے حضرت سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خرچ کرنا مرد کا اپنے گہر والون پر خیرات ہے یعنی مرد کو اسمین بہی ثواب ملتا ہے ف
اور غرض اس سے ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ ابو مسعود بدری تہا اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ بدر مین
حاضر ہوا ہے یا نہین کہا اکثر اسپر ہین کہ وہ بدر مین حاضر نہین ہوا اور نہین ذکر کیا اوسکو محمد ابن اسحاق اور
اوسکے تابعدارون نے بدریون مین اور اسیطرح کہا ہے اسماعیلی نے کہ نہین صحیح ہے حاضر ہونا اوسکا بدر
مین اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ اوسکا گہر وہان تہا اسواسطے اوسکو بدری کہا گیا پس اشارہ کیا ہے اوسنے طرف
اسکے کہ استدلال کرنا ساتھ اسطور کے کہ وہ وہان ہوا تہا ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی روایتون مین
کہ وہ بدری ہے قوی نہین اسواسطے وہ مستلزم ہے اسکو کہ کہا جاوے واسطے ہر شخص کے کہ حاضر ہوا اسمین بدری
اور یہ عام قاعدہ نہین مین کہتا ہون کہ نہین کفایت کی بخاری نے اپنے جزم مین کہ حاضر ہوا وہ بدر مین ساتھ اسکے
بلکہ ساتھ قول اسکے کے آیندہ حدیث مین کہ وہ بدر مین حاضر ہوا اسواسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عروہ کی کلام سے
ہے اور وہ حجت ہے بیچ اسکے اسواسطے کہ عروہ نے ابو مسعود کو پایا ہے اگرچہ روایت کی ہے اوس سے
حدیث ساتھ واسطہ کے اور ترجیح دیا جاتا ہے اختیار کرنا بخاری کا ساتھ قول نافع کے جبکہ حدیث بیان
کی اس سے ابو لبابہ بدری نے اسواسطے کہ منسوب کیا ہے اسنے اسکو طرف حاضر ہونے کے
بدر مین نہ طرف اترنے اسکے کے اسمین اور تحقیق اختیار کیا ہے ابو عبید قاسم نے کہ وہ بدر مین حاضر
ہوا تہا ذکر کیا ہے اوسکو بغوی نے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے ابن کلبی نے اور مسلم نے کنیتون
مین اور کہا طبرانی اور ابو احمد حاکم نے کہ وہ بدر مین حاضر ہوا کہا برقانی نے کہ نہین ذکر کیا اسکو ابن اسحاق
نے بدریون مین اور اس حدیث کے غیر مین ہے کہ وہ اوسمین حاضر ہوا تہا اور قاعدہ یہ ہے کہ
مثبت مقدم ہوتا ہے نافی پر اور جو اسکے حاضر ہونے کی نفی کرتا ہے تو اس اعتقاد سے کہ

بدر کہنا باعتبار سکونت کی ہو کہ وہ وہاں اترا تھا نہ اس اعتبار سے کہ وہ اسمین حاضر ہوا لیکن ضعیف کری ہے اسکو تصریح اوس شخص جسنے اونمین سے تصریح کی ہے کہ وہ بدر مین حاضر ہوا تہا جیسا کہ بارہوین حدیث مین سے کہ داخل ہوا اوسپر ابو مسعود عقبہ بن عمرو اور وہ بدر مین حاضر ہوا تہا اور اس حدیث کی شرح مواقیت مین گذر چکی ہے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ اِمَارَتِهٖ اَخَّرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَدَخَلَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اُمِرْتُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ مین نے عروہ بن زبیر سے سنا حدیث سناتا تہا عمر بن عبد العزیز کو اوسکی خلافت مین کہ مغیرہ بن شعبہ نے عصر کی نماز مین دیر کی اور وہ کوفہ کا حاکم تہا معاویہ کیطرف سے پس داخل ہوا اوسپر ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری جد زید بن حسن کہ حاضر ہوا بدر مین سو ابو مسعود نے کہا کہ البتہ تجھکو معلوم ہے کہ جبرئیل آسمان سے اوترا سو اوسنے نماز پڑہی یعنی پہلے دن اول وقت مین اور دوسرے دن اخیر وقت مین سو حضرت نے پانچ نمازین پڑہین اوسوقت کہ جبرئیل نے تعلیم کی پہر جبرئیل نے کہا کہ مجکو اسیطرح حکم ہوا اسیطرح تہا بشیر بن ابو مسعود حدیث بیان کرتا اپنے باپ سے حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِيْهِ ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہ بقر کے اخیر کی دو آیتین ہین یعنی آمن الرسول سے اخیر تک جو رات کیوقت اونکو پڑہیگا اوسکو کفایت کرینگی ہین عبد الرحمن راوی نے کہا سو مین ابو مسعود سے ملا اور حالانکہ وہ خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتا تہا سو مین نے اوسکو یہ حدیث پوچہی تو اوسنے مجہسے یہ حدیث بیان کی ف اس حدیث کی شرح فضائل قرآن مین آویگی حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ محمود بن ربیع سے

روایت ہے کہ عتبان بن مالک اور وہ حضرتؐ کے اصحاب مین سے تہا اون لوگون مین سے جو بدر مین حاضر
ہوئے انصار مین سے. وہ حضرتؐ کے پاس آیا اور کہا کہ یا حضرت مین اندہا ہو گیا ہون اور بارش کے دنوں مین
مسجد تک نہین پہونچ سکتا سو مین چاہتا ہون کہ آپ میرے گھر مین تشریف لاوین اور میرے گھر مین کسی جگہ
نماز پڑہین کہ مین اوس جگہ کو جا نماز ٹہراؤن **ف** اور نہین وارد کی بخاری نے موضع حاجت کی اس حدیث
سے اور وہ قول اوسکا ہے حدیث کے ابتدا مین کہ عتبان حضرت کے اصحاب مین سے تہا اور جنگ بدر
مین حاضر ہوا تہا انصار مین سے اور ابواب المساجد مین یہ حدیث گذر چکی ہے اور شاید بخاری نے کفایت
کی ہے ساتھ اشارے کے اپنی عادت کے موافق **ح وحَدَّثَنَا** اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَۃُ
حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَھُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَھُوَ مِنْ سَرَاتِھِمْ
عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ فَصَدَّقَہٗ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے
کہ پھر مین نے حصین بن محمد کو پوچہا اور وہ ایک ہی قبیلہ بنی سالم سے اور وہ اونکے سرداروں سے
ہے حدیث محمود بن ربیع کی سے جو اوسنے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے تو اوسنے اوسکی تصدیق
کی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرِ
بْنِ رَبِیْعَۃَ وَکَانَ مِنْ اَکْبَرِ بَنِیْ عَدِیٍّ وَکَانَ اَبُوْہُ شَہِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَۃَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَی الْبَحْرَیْنِ وَکَانَ شَہِدَ بَدْرًا وَھُوَ خَالُ عَبْدِ
اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَۃَ ترجمہ زہری سے روایت ہے اوسنے کہا خبر دی مجکو عبداللہ بن عامر نے اور
بنی عدی مین بڑا تہا اور اوسکا باپ حضرتؐ کے ساتھ بدر مین حاضر ہوا تہا یہ کہ عمرؓ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین
(ایک جگہ کا نام ہے درمیان بصرہ اور عمان کے) اور وہ بدر مین حاضر ہوا تہا اور وہ عبداللہ بن عمرؓ اور حفصہؓ کا
ماموں ہے **ف** نہین ذکر کیا بخاری نے قصے کو اسواسطے کہ وہ موقوف ہے اوسکی شرط پر
نہین اسواسطے کہ غرض بخاری کے فقط اون لوگون کا ذکر کرنا ہے کہ جو بدر مین حاضر ہوئے اور تحقیق
وارد کیا ہے اوسکو عبدالرزاق نے اپنے مصنف مین زہری سے پس زیادہ کیا اوسنے کہ جارود عبدی
عمرؓ پاس آیا تو اوسنے کہا کہ قدامہ نے شراب پی عمرؓ نے کہا کہ تیرے ساتھ کوئی اور بہی گواہ ہے اوسنے
کہا ابوہریرہؓ سو ابوہریرہؓ نے گواہی دی کہ اوسکو مست دیکہا قے کرتا ہوا تو عمرؓ نے قدامہ کو بلا
بہیجا تو جارود نے اوسکو کہا کہ اوسپر حد قائم کر تو عمر نے کہا کہ تو مدعی ہے یا گواہ سو وہ چپ رہا
پہر اوسنے کہا کہ اسپر حد قائم کر تو عمر نے کہا کہ باز رہ نہین تو مین تجہکو ذلیل کرونگا تو اوسنے کہا کہ
نہین یہ انصاف کی بات کہ تیرا چچیرا بہائی شراب پیوے اور تو مجکو ذلیل کرے سو عمرؓ فاروق نے اوسکو

بی بی ہند کو بلا بھیجا اوسنے اپنے خاوند پر گواہی دی کہ بیشک اوسنے شراب پی تو عمر فاروق نے قدامہ
سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین تجکو حد مارون قدامہ نے کہا کہ یہ تجھکو جائز نہین واسطے قول اللہ تعالی کے
لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا الآیۃ عمر نے کہا کہ تو نے اسکے معنے نہین سمجھے اسواسطے کہ باقی
آیت یہ ہے کہ جب پرہیزگاری کرین پس تحقیق اگر تو پرہیزگاری کرتا تو بچتا اوس چیز سے کہ حرام کی ہے تجھپر
اللہ نے پھر حکم کیا اوسکے حد مارنیکا سو اوسکو کوڑے لگائے گئے تو قدامہ عمر پر غضبناک ہوا پھر دونون سے
اکٹھے حج کیا سو عمر فاروق اپنی نیند سے جاگے گبھرائے ہوئے اور کہا کہ قدامہ کو جلدی لاؤ آیا میرے
پاس کوئی آنیوالا یعنی خواب مین تو اوسنے کہا کہ صلح کر قدامہ سے اسواسطے کہ وہ تیرا بھائی ہے سو دونون
نے باہم صلح کی (فتح) اور غرض بیان اوسکو اس قول سے ہے کہ وہ بدر مین حاضر ہوا تہا حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
اَخْبَرَہٗ قَالَ اَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عَمَّیْہِ وَکَانَا شَھِدَا بَدْرًا اَخْبَرَاہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُکْرِیْھَا اَنْتَ
قَالَ نَعَمْ اِنَّ رَافِعًا اَکْثَرَ عَلٰی نَفْسِہٖ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ اوسنے خبر دی عبد اللہ بن عمر کو کہ
اوسکے دو چچون نے اور وے دونون جنگ بدر مین حاضر ہوئے تہے اوسکو خبر دی کہ حضرت
نے زمین کے کرائے دینے سے منع فرمایا ہے زہری کہتا ہے کہ مین نے سالم سے کہا کہ تو اسکو
کرایہ دیتا ہے اوسنے کہا ہان کہ مقرر رافع نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر **ف** یعنی منع تو
فقط یہ ہے کہ اپنے واسطے کوئی قطعہ معین ٹہرالیوے کہ مثلا جو نالیون کے کنارے پر یا فلانے
خاص قطعہ مین پیدا ہوگا وہ میرے واسطے ہے اور باقی تیرے واسطے اور اس حدیث کی شرح مزارعت
مین گذر چکی ہے اور انکار کیا ہے دمیاطی نے اور کہا کہ وہ احد مین حاضر ہوئے ہین بدر مین حاضر
نہین ہوئے اور اعتماد کیا ہے اسنے اسمین ابن سعد پر اور جسنے انکا حاضر ہونا ثابت کیا ہے وہ
زیادہ تر ثابت ہے نفی کرنیوالے سے حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْھَادِ اللَّیْثِیَّ قَالَ رَأَیْتُ رِفَاعَۃَ
بْنَ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیَّ وَکَانَ شَھِدَ بَدْرًا ترجمہ عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہا مین
نے رفاعہ بن رافع کو دیکہا اور وہ بدر مین حاضر ہوا تہا **ف** اور باقی حدیث اسطور سے ہے کہ
جب وہ نماز مین داخل ہوا تو کہا اللہ اکبر کبیرا اور نہین ذکر کیا اوسکو بخاری نے اسواسطے کہ وہ اوسکی
غرض سے نہین حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ
وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ
بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ
فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا
لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ
اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ
فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ
عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ ترجمہ مسور بن مخرمہ
سے روایت ہے کہ عمرو بن عوف اور وہ حضرت کے ساتھ بدر مین حاضر ہوا تہا اوسنے کہا کہ حضرت نے
ابو عبیدہ کو بحرین کیطرف بہیجا کہ وہان کا جزیہ لاوے اور حضرت نے بحرین والون سے صلح کی
ہوئی تہی اور علا ابن حضرمی کو اونپر حاکم کیا سو ابو عبیدہ بحرین سے مال لایا تو انصاریون نے ابو عبیدہ
کے آنے کی خبر سنی سو وے فجر کی نماز مین حضرت کو آملے پہر جب حضرت نماز سے پہرے تو انصار
لوگ حضرت کے سامنے ہوئے سو جب حضرت نے اونکو دیکہا تو مسکرائے پہر فرمایا مین گمان کرتا
ہون کہ شاید تمنے سنا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے مال لایا انصار نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا کہ
خوش ہو اور امید رکھو اسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم ہے خدا کی مجکو محتاجی کا
تمپر ڈر نہین لیکن مین تمپر خوف کہاتا ہون دنیا کی کشائش اور بہتایت سے جیسی اگلی امتون پر کشائش
ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور فخر کرو جیسے انہون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا
ف اس حدیث کی شرح جزیہ مین گذر چکی ہے اور غرض اوس سے یہ قول اوسکا ہے کہ وہ
بدر مین حاضر ہوا تہا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهٗ اَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر سب
سانپون کو مار ڈالا کرتے تہے یعنی خواہ جنگلی ہون یا خانگی یہانتک کہ حدیث بیان کی اس ابو لبابہ
بدری نے کہ حضرت نے گہرون کے سانپ مارنے سے منع کیا ہے تو ابن عمر اوس سے باز رہے

ف اس حدیث کی شرح لباس مین آوےگی اور لباب بعین لڑائی مین حاضر نہین ہوا لیکن حضرت نے
اوسکا حصہ نکالا تہا **حدثنی** اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ
وَاللهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے
حضرت سے اجازت مانگی سو اونہون نے کہا کہ ہمکو اجازت ہو کہ ہم اپنے بہانجے عباس کی خلاصی کا
بدلا چہوڑدین حضرت نے فرمایا قسم ہے اللہ کی ایک درہم بہی آپمین نہ چہوڑنا **ف** جنگ بدر مین فتح
اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئی اونمین سے عباس حضرت کے چچا بہی تہے حکم ہوا
قیدی اپنی اپنی جان کے بدلے مال دیوین تو چہوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو
تو عباس کو بدون مال لئے چہوڑدین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی چہوڑوائی سے ایک
درہم بہی نہ چہوڑنا یہ جو کہا انصار کی ایک جماعت نے یعنی اون لوگون مین سے جو بدر مین حاضر ہوئے
اسواسطے کہ عباس بدر مین قید ہوئے تہے اور مشرکین اونکو بدر مین جبرًا لائے تہے ابن اسحاق نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے بدر کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین نے معلوم
کیا کہ کچہہ مرد بنی ہاشم سے زبردستی سے ساتہہ لائے گئے ہین سو اگر کوئی کسیکو اونمین سے پاوے
تو اسکو قتل نہ کرین اور روایت کی ہے احمد نے براء سے کہ ایک انصاری مرد عباس کو قید کرکے
لایا تو عباس نے کہا کہ اسنے مجکو قید نہین کیا بلکہ ایک بڑے بہادر مرد نے مجکو قید کیا ہے تو حضرت
نے انصاری سے فرمایا کہ مدد کی ہے تجہکو اللہ نے ساتہہ ایک فرشتے بزرگ کے اور نام اوس انصاری کا
ابو الیسر ہے اور روایت کی ہے طبرانی نے ابو الیسر کی حدیث سے کہ اوسنے عباس کو قید کیا اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ یعنی عباس سے کہا کہ ابو الیسر نے تجکو کسطرح قید کیا اور اگر تو چاہتا تو اوسکو
اپنے ہاتہہ مین اٹہا لیتا کہا اسے بیٹیا یہ نہ کہہ اور یہ جو کہا کہ ہم اپنے بہانجے کا بدلہ چہوڑدین تو عباس کی
ماں انصار مین سے نہین بلکہ اوسکے دادے عبد المطلب کی ماں انصار مین سے ہے تو اونہون نے
عباس کی دادی کو بہن بولا اسواسطے کہ وہ اونمین سے تہے اور عباس کو اوسکا بیٹا کہا اسواسطے کہ وہ
اسکی دادی ہے اور اوسکا نام سلمے ہے اور ابن عائذ نے مغازی مین ایک روایت کی ہے کہ جب بدر کے
قیدیون کا بیڑیون مین باندہنا عمر کے سپرد ہوا تو اونہون نے عباس کو بیڑیون مین سخت باندہا تو حضرت
نے عباس کو روتے سنا تو آپکو اوسکے غم مین نیند نہ آئی یہ خبر انصار کو پہونچی اونہون نے [illegible]

چہوڑ دیا تو گویا کہ انصار نے سمجہا کہ جب حضرت عباس کی بیڑی توڑنی پر راضی ہین تو سوال کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم اسکی خلاصی کا بدلہ بہی چہوڑ دین غرض اونکی یہ تہی کہ تا حضرت اس بات سے پورے پورے خوش ہون تو حضرت نے لڈنکی بات قبول نہ کی اور ابن اسحاق نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے عباس کو فرمایا کہ چہوڑوائی دے اپنی جان کی اور اپنے دونون بہتیجون کی یعنی عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کی اور اپنے ہم قسم عتبہ بن عمرو کی اسواسطے کہ تو مالدار ہے عباس نے کہا کہ مین مسلمان تہا ولیکن قریش مجہکو زبردستی سے اپنے ساتہ لائے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تو کہتا ہے اگر تو سچ کہتا ہے تو خدا تجہکو بدلا دیگا ولیکن ظاہر تیرے حال سے یہی ہے کہ تو نے ہمپر چڑہائی کی تہی اور ذکر کیا ہے موسی ابن عقبہ نے کہ عباس کی چہوڑوائی سونے کے چالیس اوقئے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ تہی چہوڑوائی ہر ایک کی چالیس اوقئے سو عباس پر سو اوقیہ ڈالا گیا اور عقیل پر اسی اوقئے تو عباس نے کہا کہ تو نے یہ قرابت کیواسطے کیا ہے تو خدا تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ لے نبی کہدے اون لوگون سے جو تیرے ہاتہ مین قید ہین کہ اگر خدا تمہارے دل مین بہتری جانیگا تو دیگا تمکو بہتر اوس چیز سے کہ تمسے لی گئی عباس نے کہا کہ مین دوست رکہتا ہون کہ مجہسے کئی گنا زیادہ مال لیا جاتا واسطے قول اللہ تعالی کے کہ تمکو اوس سے بہتر دیگا اور یہ جو کہا کہ اوس سے ایک درہم بہی نہ چہوڑنا تو بعضی کہتے ہین کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ حضرت کو خوف کیا کہ ہیا اسمین آپکو دلسوزی ہو اسواسطے کہ وہ انکا چچا تہا نہ واسطے ہونے اوسکے قریب اونکا تو ون کیطرف سے خفظ اور اسمین اشارہ ہے کہ نہین لائق ہے قرابتی کو کہ ظاہر کرے آگے لوگون کے وہ چیز جو ایذا دے اوسکے قریبی کو اگرچہ باطن مین برا جانتا ہو اوس چیز کو کہ اوسکو ایذا دے پس نہیں ترک کرنے قبول اوس چیز کے کہ احسان کرتے تہے واسطے اوسکے بدلانہ لینے سے ادب دینا ہے واسطے اوس شخص کے کہ واقع ہو واسطے اوسکے مثل اوسکی (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَا قَطَعَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ **ترجمہ** مقداد بن عمرو کندی سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ حاضر ہوا تہا کہا اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین کسی کافر سے مقابل ہون اور ہم آپس مین لڑین سو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پہر مجہسے ایک درخت کے ساتھ پناہ لی اور کہے کہ مین مسلمان ہوا یعنی کلمہ پڑہی تو کیا مین اسکو مار سکون بعد اسکے کہ اس نے کلمہ پڑہا تو حضرت نے فرمایا کہ مت مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا مقداد نے کہا کہ یا حضرت پہلے اوسنے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پہر ہاتھ کاٹنے کے بعد اوسنے کلمہ پڑہا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت مار اسواسطے کہ اگر تو اسکو مار یگا تو وہ تیرے اس مرتبہ مین ہوگا جو تجہکو اسکے قتل کرنیسے پہلے حاصل تہا اور تو اس مرتبہ مین ہوگا جو اُسے کلمہ پڑہنے سے پہلے حاصل تہا **ف** اور غرض اوسکے وارد کرنے سے یہان یہ قول اوسکا ہے کہ وہ اون لوگون مین سے تہا جو جنگ بدر مین حاضر ہوئے

حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْ جَھْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَا جَھْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ سُلَیْمَانُ ھٰکَذَا قَالَھَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَا جَھْلٍ قَالَ وَھَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ قَالَ سُلَیْمَانُ اَوْ قَالَ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْ جَھْلٍ فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے بدر کے دن فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اسکو کیا ہوا یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود اوسکی خبر لینے کو گیا تو اوسکو پایا اس حال مین کہ عفرا کے دو نون بیٹون نے اوسکو مار ڈالا ہے یہانتک کہ مرنے کے قریب ہے تو ابن مسعود رض نے کہا کہ کیا تو ابوجہل ہے یعنی اور اوسنے کہا ہان ابوجہل نے کہا کیا کوئی زیادہ درجے کا ہے اوس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا یعنی تمنے مجھکو مار ڈالا اور مجہسے زیادہ درجے کا کوئی آدمی نہین راوی کہتا ہے اور ابو مجلز نے کہا کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر کھیتی کرنیوالے کے سوا کوئی اور مجھکو مارتا تو بہتر ہوتا **ف** اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ بیان کرنا اس بات کا ہے کہ عفرا کے دو بیٹے جنگ بدر مین حاضر ہوئے

حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ
شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ
عَدِيٍّ ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ فوت ہوئے تو مین نے ابوبکرؓ سے کہا
کہ چلو ہم اپنے انصاری بہائیون کیطرف چلین سو ملے ہمین اونمین سے دو نیک مرد جو بدر مین
حاضر ہوئے تہے عبید اللہ کہتا ہے کہ مین نے یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ سے بیان کی یعنی مین نے
کہا کہ وہ دونون کون ہین اوسنے کہا وہ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی ہے ف اور غرض
اس سے اسجگہ ذکر کرنا عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی کا ہے حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ
آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ جو مال کہ بدریون
کو بیت المال سے ہر سال وظیفہ دیا جاتا تہا پانچ پانچ ہزار تہا یعنی وہ مال کہ دیا جاتا تہا ہر ایک کو اونمین
ہر سال بیچ عمر فاروقؓ کے زمانے مین اور جو اوسکے بعد ہے اور کہا عمرؓ نے کہ البتہ ہم بدریون کو
فضیلت دینگے یعنی اونکے غیرون پر بیچ زیادہ دینے وظیفہ کے بیت المال سے اور مالک بن
اوس کی حدیث مین عمرؓ سے ہے کہ اوسنے مہاجرین کو پانچ پانچ ہزار وظیفہ دیا یعنے سال بہر کا اور انصار کو
چار چار ہزار دیا اور حضرتؐ کی بیبیون کو زیادہ دیا سو ہر ایک کو بارہ بارہ ہزار دیا (فتح) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ
بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذَلِكَ
أَوَّلَ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ
كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ
الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ
الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ
تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ ترجمہ جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرتؐ سے سنا مغرب کی نماز
مین سورۂ طور پڑہتے تہے اور یہ اول اوس وقت تہا جبکہ میرے دل مین ایمان نے قرار پکڑا اور زہری سے
روایت ہے اوسنے روایت کی محمد بن جبیر بن مطعم سے اوسنے اپنے باپ سے کہ حضرتؐ نے بدر کے
قیدیون کے حق مین فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور اون ناپاک گندون کے حق مین مجہسے سفارش

کرتا تو مین انکو اوسکی خاطر سے چھوڑ دیتا یعنی بدون لینے چھوڑوای کے اور روایت کی ہے لیث نے یحیی سے اوسنے سعید بن مسیب سے کہ واقع ہوا فتنہ پہلا یعنی زمانہ قتل ہونے عثمان کا سو اوسنے بدر والون مین سے کسی کو نہ چھوڑا پہر واقع ہوا فتنہ دوسرا یعنی جنگ حَرّہ کا سو اوسنے حدیبیہ والون مین سے کسی کو نہ چھوڑا پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا سو وہ اب تک دور نہین ہوا اور حالانکہ لوگون کے واسطے دین اسلام مین قوت ہے یعنی یہ فتنہ تیسرا اسلام کی قوت کو بالکل دور کر دیگا اسلام کی قوت باقی نہ رہیگی **ف** یہ روایت تین حدیثون کو شامل ہے پہلی حدیث جبیر بن مطعم کی شام کی نماز مین سورہ طور پڑہنے کی ہے اور اسکی شرح نماز کے بیان مین گذر چکی ہے اور وجہ وارد کرنے اوسکی اسجگہ وہ چیز ہے جو جہاد مین گذر چکی ہے کہ وہ بدر کے قیدیون مین آیا تہا یعنی بیچ طلب کرنے بدلے اونکے کے اور دوسری حدیث بہی جبیر بن مطعم کی ہے اور مراد ساتھ احسان مذکور کے جو واقع ہوا مطعم بن عدی سے وہ ہے جبکہ حضرت طائف سے پہرے اور اوسکی پناہ مین داخل ہوئے اور تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اسمین قصہ دراز اور اسیطرح وارد کیا ہے اوسکو فاکہی نے اور اوسمین ہے کہ مطعم نے اپنے چار بیٹون کو حکم کیا تو وہ ہتہیار پہن کر ایک ایک رکن کعبے کے پاس کھڑا ہوا یہ خبر قریش کو پہونچی تو اونہون نے کہا کہ تیرا ذمہ ہم نہین توڑ سکتے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ احسان مذکور کے یہ ہے کہ تہا وہ سخت تر بیچ توڑنے عہدنامہ کے جسکو قریش نے بنی ہاشم کے حق مین لکہا جبکہ اونہون اونکو پہاڑ کے درے مین گھیرا اور کہا کہ بنی ہاشم کے ساتھ میل جول سلام کلام خرید فروخت نہ کرو پہر مر گیا مطعم بن عدی پہلے جنگ بدر سے اور اوسکی عمر کچھ اوپر نوے سال کی تہی اور روایت کی ہے ترمذی اور نسائی اور ابن حبان وغیرہ نے ساتھ اسناد صحیح کے علی سے کہ جبرئیل بدر کے دن حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اختیار دو اپنے اصحاب کو بدر کے قیدیون کے حق مین اگر چاہین تو اونکو قتل کرین اور اگر چاہین تو اونکی خلاصی کے بدلے مال لیکر اونکو چھوڑ دین اس شرط پر کہ آیندہ سال کو اونکے برابر اصحاب مارے جاوین اصحاب نے کہا کہ ہم خلاصی کے بدلے مال لینگے اور ہمکو منظور ہے کہ آیندہ سال کو ہم مین سے اتنے مارے جاوین اور روایت کیا ہے مسلم نے اس قصہ کو دراز عمر کی حدیث سے اور ذکر کیا ہے اوسمین سبب کو اور وہ یہ ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ ان قیدیون کے حق مین تمہاری کیا رائے ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ خلاصی کے بدلے مال لیکر اونکو چھوڑ دیجے کہ ہمارے واسطے سامان اور قوت ہو اور امید ہے کہ خدا اونکو ہدایت کرے مسلمان ہو جاوین اور عمر فاروق نے کہا کہ اگر ہمکو حکم ہو تو ہم اونکو مار ڈالین اسواسطے کہ یہ کفر کے پیشوا ہین تو حضرت نے ابو بکر کے رائے کیطرف میل کی اور اوسمین یہ آیت اوتری کہ نہین لائق ہے پیغمبر کو کہ ہون اوسکے واسطے قیدی یہانتک

کہ خونریزی کرسے نہین مین اور اختلاف ہے سلف کو کہ دونون رایون مین سے کونسی راے زیادہ تر ٹھیک تھی سو بعضے کہتے ہین کہ ابوبکر کی رائے بہت ٹھیک تھی اسواسطے کہ وہ موافق تھی اوس چیز کے کہ خدا نے نفس الامر مین مقدر کی اور واسطے اوسکے کہ قرار پایا اوس امر سے واسطے داخل ہونے بہت سے لوگون کے اسلام مین یا تو تنہا اپنے نفس سے اور یا اپنی اولاد کے ساتھ جو بدر کے بعد اوسکے ہان پیدا ہوئے اور اسواسطے کہ موافق ہوئے وہ غلبہ رحمت کے کو اوپر غضب کے جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے یہ خدا کی طرف سے بیچ حق اوس شخص کے کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اوسکے رحمت اور اسپر عتاب بدلا لینے پر جیسا کہ قرآن مین مذکور ہے تو اس مین اشارہ ہے طرف ذم اوس شخص کے جو دنیا کی کسی چیز کو آخرت پر مقدم کرے اگرچہ قلیل ہو واللہ اعلم اور تیسری حدیث سعید بن مسیب کی ہی اور یہ جو کہا کہ پہلے فتنے نے بدر والون مین سے کسی کو نہ چھوڑا تو بعضے کہتے ہین کہ اسمین شبہ ہے اسواسطے کہ علی مرتضے اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور سعید وغیرہ اہل بدر شہادت عثمان کی بعد بہت زمانہ زندہ رہے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ یہ مراد نہین کہ وہ عثمان کے قتل ہونیکے وقت مارے گئے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ فوت ہوئے ابتدا اوس وقت سے جبکہ قائم ہوا فتنہ ساتھ قتل ہونے عثمان کے یہانتک کہ قائم ہوا فتنہ دوسرا ساتھ حرہ کے یعنی ان دونون جنگ کے درمیان سب اصحاب بدری فوت ہوئے اور بدریون مین سے جو سب سے پیچھے فوت ہوا سعد بن ابی وقاص ہے چند برس جنگ حرہ سے پہلے فوت ہوا اور حرہ اوس جنگ کا نام ہے جو یزید کے لشکر اور اہل مدینہ کے درمیان حرہ مین واقع ہوا تہا اور حرہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے سے مشرق کیطرف ایک میل پر اور حرہ کے معنے ہین زمین پتھریلی اور اسکا کچھ بیان کتاب الفتن مین آویگا اور مراد تیسرے فتنے سے نکلنا ابو حمزہ خارجی کا ہے (فتح) حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ مین مسطح کی ماں کے ساتھ حاضر ہونے کو گئی یعنی اسواسطے کہ اوس وقت تک گھر مین پاخانے نہ بنے تھے) سو مسطح کی ماں کا پاؤں چادر مین اولجھا وہ گر پڑی تو اوسنے اپنے بیٹے کو بددعا دی یعنی کہا کہ مسطح ہلاک ہو جاوے مین نے کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو بدر مین حاضر ہوا پھر ذکر کی راوی نے حدیث افک کی یعنی بہتان

کی جو پہلے گذر چکی ہے **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی اور غرض اوس سے یہان گواہی عاشورہ کی ہے واسطے مسلح کے ساتھ سطوع کے کہ وہ بدر والون مین سے ہے (ترجمہ) **حدثنا** ابراہیم بن المنذر قال حدثنا محمد بن فلیح بن سلیمان عن موسی بن عقبۃ عن ابن شہاب قال هذه مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یلقیہم هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا قال موسی قال نافع قال عبد اللہ قال ناس من اصحابہ یا رسول اللہ تنادی ناسا امواتا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتم باسمع لما اقول منہم فجمیع من شهد بدرا من قریش ممن ضرب لہ بسہمہ احد وثمانون رجلا وکان عروۃ بن الزبیر یقول قال الزبیر قسمت سہمانہم فکانوا مائۃ واللہ اعلم ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے یعنی بعد اسکے کہ ذکر کیا حضرت کی سب لڑائیون کو کہ یہ ہین لڑائیان حضرت کی پس ذکر کی حدیث یعنی جو اوپر ہا یا ہے اوسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے سو حضرت نے فرمایا اور حالانکہ آپ کافرون کی لاشون کو کوئین مین ڈالتے تھے کہ کیا تمنے پالیا جو وعدہ کیا تہا تمہارے رب نے سچ عبد اللہ بن عمر کہتا ہے کہ آپ کے بعضے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ مُردون کو پکارتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ تم میری بات کو انسے زیادہ تر نہین سنتے پس کل وہ لوگ جو بدر مین حاضر ہوئے قریش سے جنکو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا اکیاسی مرد ہین اور عروہ کہا کرتا تھا کہ زبیر کہے تقسیم کیے گئے حصے اونکے سو وے سو آدمی تھے **ف** یہ جو کہا ممن ضرب لہ بسہمہ تو مراد اس سے وہ لوگ ہین جنکو مال غنیمت مین سے حصہ دیا گیا اگرچہ وہ کسی عذر سے وہان حاضر نہوا تو اوسکو بہی حاضرین بدر کے مانند ٹہرایا اور یہ جو کہا کہ زبیر نے کہا تو یہ موسی کی باقی کلام مین سے ہے اور تحقیق مدولی ہے بخاری نے واسطے اسکے ساتھ اس حدیث کے جو آیندہ اس کے بعد آتی ہے لیکن یہ عدد مخالف ہے براء کی حدیث کو جو اس قصے کے اول مین گذر چکی ہے اور وہ قول اوسکا ہے کہ مہاجرین ساٹھ سے زیادہ تھے سو دونون کے درمیان تطبیق یون دی گئی ہے کہ حدیث براء کی اوس شخص کے حق مین ہے جو فی الواقع اسمین حاضر ہوا اور حدیث باب کی اوس شخص کے حق مین ہے جو حسًا اور حکمًا اوسمین حاضر ہوا یعنی واقع حاضر ہوا اور جسکو حاضر ہونیکا حکم دیا گیا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ عدد اول کے حر آزاد مرد ہون اور ساتھ عدد ثانی کے وہی ہمراہ اپنے غلامون اور تابعداروں کے اور بیان کیا ہے ابن اسحاق نے نام اون لوگون کا جو حاضر ہوئے بدر مین مہاجرین مین سے اور ذکر کیا اوسنے ساتھ اونکے ہم قسمون اور غلامون کو سو پہونچے تراسی مردون کو اور ابن ہشام نے اوسپر تین مرد زیادہ کیے ہین اور واقدی نے کہا کہ وے بچاسی مرد ہین

اور روایت کی ہے احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے کہ بدرین مہاجرین مین سے ستتر
مرد تھے سو شاید ذکر کیا اوسنے اوسکو جسکو مال غنیمت مین سے حصہ دیا گیا اون لوگون مین سے جو اوسمین
حاضر نہوئے ظاہر مین (فتح) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ ضُرِبَتْ یَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِیْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ ترجمہ زبیر سے
روایت ہے کہ مقرر کیے گئے دن بدر کیواسطے مہاجرین کے سو حصے ف کہا داؤدی نے کہ یہ مخالف ہے اوسکے
قول کو کہ وہ اکیاسی تھے سو احتمال ہے کہ ہو قول راوی کا زبیر سے اور حساب کے رو سے وہ چوراسی تھے اور
اونکے تین گھوڑے تھے سو دو دو حصے اونکے واسطے نکالے اور نیز حصہ دیا گیا اونسے اون کو جنکو کسی
کام کیواسطے بھیجا ہوا تھا پس صحیح ہوا قول اوسکا کہ وہ سو تھے اس اعتبار سے مین کہتا ہون کہ اس احتمال کا کچھ
ڈر نہین لیکن ظاہر یہ ہے کہ اطلاق سو کا اوپر اوسکے باعتبار پانچوین حصے کے ہے اور اسکا بیان یون ہے
کہ آپ نے غنیمت مین سے پانچوان حصہ جدا کیا پھر باقی چار حصے غازیون مین تقسیم کئے اسی حصون پر
موافق عدد اونکے جو اوسمین حاضر ہوئے اور جو اونکے ساتھ لاحق کیا گیا ہے سو جب نسبت کیا جاوے
طرف اوسکی پانچوان حصہ تو ہوگا یہ سو حصے کے حساب سے یعنی اسواسطے کہ جب چار حصے اسی حصون پر تقسیم
ہوئے تو پانچوان حصہ بیس حصون پر تقسیم ہوگا تو اس حساب سے سو حصے ہوئے واللہ اعلم بَابُ
تَسْمِیَةِ مَنْ سُمِّیَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِی الْجَامِعِ باب ہے بیچ بیان کرنے نام اون اصحاب کے کہ نام لیا گیا ہے اونکا
اہل بدر مین سے اس جامع مین ف یعنی سوائے ان اون لوگون کے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے بیچ اسکے نام
اونکا اور سوائے ان لوگون کے جنکا ذکر اسمین بالکل نہین اور مراد ساتھ جامع کے یہ کتاب صحیح بخاری ہے
(جو جامع ہے حضرتؐ کے اقوال اور افعال اور احوال کو) اور مراد ساتھ من سمی کے وہ شخص ہے جسکا نام
اسمین ذکر آیا ہے خود اوسکی روایت سے یا اوسکے سوائے کسی اور کی روایت سے کہ وہ حاضر ہوا
نہ ساتھ مجرد ذکر کرنے اوسکے کے سوائے نص کرنے کے یعنی کھلم کھلا بیان کرنے کے کہ وہ اسمین
حاضر ہوا اور ساتھ اسکے جواب دیا جاتا ہے اس شبہ سے کہ اوسنے ابو عبیدہ جیسے صحابی کو کیون نہ
ذکر کیا کہ وہ بالاتفاق اوسمین حاضر ہوا اور اس کتاب مین کئی جگہ اوسکا ذکر آیا ہے لیکن صاف طور سے
کہین بیان نہین ہوا کہ وہ بدر مین حاضر ہوا تھا (فتح) اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْرِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الْقُرَشِیِّ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
الْهَاشِمِیُّ حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حَلِیْفٌ لِقُرَیْشٍ اَبُوْ حُذَیْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ الْقُرَشِیُّ
حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ کَانَ فِی النَّظَّارَةِ حُبَیْبُ

بن عدي الانصاري خنيس بن حذافة السهمي رفاعة بن رافع الانصاري رفاعة بن عبد المنذر ابو لبابة الانصاري زبير بن العوام القرشي زيد بن سهل ابو طلحة الانصاري ابو زيد الانصاري سعد بن مالك الزهري سعد بن خولة القرشي سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي سهل بن حنيف الانصاري ظهير بن رافع الانصاري واخوه عبد الله بن عثمان ابو بكر الصديق القرشي عبد الله بن مسعود الهذلي عبد الرحمن بن عوف الزهري عبيدة بن الحارث القرشي عبادة بن الصامت الانصاري عمر بن الخطاب العدوي عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي صلى الله عليه وسلم على ابنته وضرب له بسهمه علي بن ابي طالب الهاشمي عمرو بن عوف حليف بني عامر بن لوي عقبة بن عمرو الانصاري عامر بن ربيعة العنزي عاصم بن ثابت الانصاري عويم بن ساعدة الانصاري عتبان بن مالك الانصاري قدامة بن مظعون قتادة بن النعمان الانصاري معاذ بن عمرو بن الجموح معوذ بن عفراء واخوه مالك بن ربيعة ابو اسيد الانصاري مرارة بن الربيع الانصاري معن بن عدي الانصاري مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة هلال بن امية الانصاري یعنی انکے نام یہین حضرت نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم ایاس بن بکیر بلال بن رباح حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی حاطب بن ابی بلتعہ ابو حذیفہ بن عتبہ حارثہ بن ربیعہ شہید ہوا ون بدر کے اور وہ حارثہ بن سراقہ ہی تہا اون لوگون مین جو صرف دیکہنے کیواسطے نکلے تہے لڑنے کے واسطے نہین نکلے تہے خبیب بن عدی خنیس بن حذافہ رفاعہ بن رافع رفاعہ بن عبد المنذر ابو لبابہ انصاری زبیر بن عوام زید بن سہل ابو طلحہ انصاری ابو زید انصاری سعد بن مالک زہری سعد بن خولہ سعید بن زید سہل بن حنیف ظہیر بن رافع اور اوسکا بہای عبد اللہ بن عثمان ابو بکر صدیق عبد اللہ بن مسعود عبد الرحمن بن عوف عبیدہ بن حارث عبادہ بن صامت عمر بن خطاب عثمان بن عفان حضرت صلے نے اوسکو پیچھے چھوڑا تہا اپنی بیٹی پر یعنی اسکی بیمارداری کیواسطے اوسکو پیچھے چھوڑا اور اوسکو غنیمت مین سے حصہ دیا علی بن ابیطالب عمرو بن عوف عقبہ بن عمرو عامر بن ربیعہ عاصم بن ثابت عویم بن ساعدہ عتبان بن مالک قدامہ بن مظعون قتادہ بن نعمان معاذ بن عمرو معوذ بن عفرا اور اوسکا بہائی یعنی عوف بن حارث مالک بن ربیعہ ابو اسید مرارہ بن ربیع معن بن عدی مسطح بن اثاثہ مقداد بن عمرو ہلال بن امیہ ف پس جملہ اون لوگونکا جو ذکر کیے گئے

ہین یہان اہل بدر سے چوالیس مرد ہین اور بخاری نے انکو حروف ہجا کی ترکیب پر ذکر کیا ہے اور ذکر
کرنا اونکا اسطور سے زیادہ تر ضبط کرنے والا ہے واسطے تمام پکڑنے اونکے نامون کے ولیکن قصار
کیا ہے اوسنے اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے نزدیک اوسکے اونمین سے اور حافظ ضیاء الدین
مقدسی نے اون سب کو بیان کیا ہے اور ابن سید الناس اون سب کے نام عیون الاثر مین بیان کئے
ہین پس تین سو تیرہ پر پچاس مرد زیادہ ہو گئے اور اگر خوف درازی کا نہوتا تو مین اونکے سب کے نام بیان کرتا
(فتح) **بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ** باب ہے بیان مین حدیث بنی نضیر کے **ف** بنی نضیر یہود
کا ایک بڑا قبیلہ تھا اور ہجرت کے بعد کافر حضرت کے ساتھ تین قسم کے تھے جنہون نے حضرتؐ کے
ساتھ موادعت کی تھی یعنی عہد و پیمان کیا تھا کہ نہ خود حضرتؐ کے ساتھ لڑینگے اور نہ آپکے دشمن کو آپ
پر مدد دینگے اور وے یہود کے تین گروہ تھے قریظہ اور نضیر اور قینقاع اور دوسری قسم وہ کافر تھے جنہون
نے حضرتؐ کے ساتھ لڑائی کی اور آپکے واسطے عداوت قائم کی مانند قوم قریش کی اور تیسری قسم وہ
کافر تھے جنہون نے آپکو چھوڑا تھا اور منتظر تھے کہ دیکھین اسکا انجام کار کیا ہوتا ہے مانند کئی گروہون
عرب کے سوا اونمین سے بعضے تو ایسے تھے جو دل مین چاہتے تھے کہ حضرتؐ غالب ہون مانند خزاعہ کی
اور بعضے اسکے برعکس چاہتے تھے یعنی یہ کہ حضرتؐ مغلوب ہون اور بعضے کافر اونمین سے ایسے تھے کہ ظاہر
مین حضرتؐ کے ساتھ تھے اور باطن مین آپکے دشمن کے ساتھ تھے اور وہ منافق لوگ تھے سو پہلے پہل یہود مین
سے بنی قینقاع نے عہد توڑا اپس لڑائی کی اونسے حضرتؐ نے شوال کے مہینے مین بعد جنگ بدر کے
سو وے آپکے حکم پر اترے اور اونکو مار ڈالنا چاہا تو عبد اللہ بن ابی نے حضرتؐ سے اونکی جان بخشی
چاہی حضرتؐ نے اوسکے واسطے اونکی جان بخشی اور اونکو مدینے سے اذرعات کیطرف نکال دیا پھر قبیلہ
بنو نضیر نے عہد توڑا کما سیاتی اور اونکا رئیس حیی بن اخطب تھا پھر بنی قریظہ نے عہد توڑا اور اُن کے
حال کا بیان جنگ خندق کے بعد آویگا (فتح) **وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور باب ہے
بیان مین نکلنے حضرتؐ کے طرف اونکی بیچ لینے دیت دو مردون کے اور بیان مین اوس چیز کے کہ ارادہ کیا
اونہون نے غدر اور دغا کرنے سے ساتھ حضرت کے **ف** آویگی شرح اسکی اس باب مین محمد بن اسحاق
کی کلام سے ۔ **قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ**
یعنی کہا زہری نے عروہ سے کہ تھا یہ واقعہ بعد چھ مہینے کے جنگ بدر سے پہلے احد کے **ف** موصول کیا ہے اس
روایت کو عبد الرزاق نے اپنے مصنف مین عروہ سے کہ پھر تھا غزوہ بنی نضیر کا اور وہ ایک گروہ ہے

ہے ہوئے سے بعد چھہ مہینے کے جنگ بدر سے اور انکے گھر اور باغ مدینے کے پاس تھے پس گھیر اونکو
حضرت ؐ نے یہانتک کہ اوترے جلاوطن ہونے پر یعنی اونہون نے کہا کہ ہمکو جلاوطن ہونا منظور ہے
ہمکو مار نہ ڈالو اس شرط پر کہ واسطے اونکے ہے جو اونکے اونٹ اوٹھالیوین مال اور اسباب سے یعنی جو
مال اسباب سیاتھ اوٹھا سکین وہ اونکو معاف ہے باقی گھر باغ کھیت سب حضرت ؐ کے قبضے مین آئے
نہ ہتھیار تو خدا نے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری سبّح للہ اوسکے قول اول الحشر تک اور لڑائی کی ان سے
حضرت ؐ نے یہانتک کہ صلح کی اون سے جلاوطن ہونے پر پس جلاوطن کیا اونکو طرف شام کی اور خدا نے
اونکے حق مین جلاوطن ہونا لکھا تھا اور اگر یہ نہوتا تو البتہ عذاب کرتا اونکو ساتھ قتل اور قید ہونے کے اور
قول اوسکا لاول الحشر پس تھا جلاوطن کرنا اونکا پہلا حشر کہ حشر کیا گیا دنیا مین طرف شام کے (فتح)
وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ
الْحَشْرِ یعنی اور بیان مین اس آیت کے کہ اللہ وہی ہے جسنے نکالدیا ان لوگون کو جو کافر ہوئے اہل کتاب
مین سے اونکے گھرون سے نزدیک اول حشر کے یعنی نزدیک اول جمع کرنے لشکر کے یعنی جب اونہون
نے مسلمانون کا لشکر دیکھا تو ڈر گئے اور اونکے دل مین رعب پڑگیا عرض کیا کہ ہماری جان بخشی ہو ہم
اپنے گھر بار چھوڑکر شام کو چلے جاتے ہین اور اتفاق ہے اہل علم کا اسپر کہ یہ آیت اس قصے مین اتری کہا
سہیلی نے اور نہین اختلاف کیا ہے علما نے اس مین کہ بنی نضیر کے مال خاص حضرت ؐ ہی کیواسطے تھے
وہ زمین حضرت ؐ نے غازیون مین تقسیم نہ کی اور یہ کہ مسلمانون نے نہ دوڑائی تہے اوسپر گھوڑے اور نہ
اونٹ اور یہ کہ انکے ساتھ لڑائی بالکل واقع نہین ہوئی (فتح) وَجَعَلَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ
مَعُوْنَةَ وَاُحُدٍ یعنی اور ٹھہرایا ہے اوسکو ابن اسحاق نے بعد بئر معونہ اور احد کی **ف** اور تحقیق ذکر
کیا ہے اوسکو ابن اسحاق نے عبد اللہ بن ابی بکر وغیرہ اہل علم سے کہ جب بئر معونہ والے اصحاب قتل ہوئے
تو عامر بن طفیل نے آزاد کیا عمرو بن امیہ کو بدلے اوس بردے کہ اوسکی مان پر تھا یعنی بسبب نذر وغیرہ کے
سو نکلا عمرو بن امیہ طرف مدینے کی سو ملا دو مردون کو بنی عامر سے کہ اونکے ساتھ حضرت ؐ کیطرف سے
عہد و پیمان تھا عمرو کو اسکی خبر نہ تھی تو عمرو نے اون دونو سے کہا کہ تم کس قوم سے ہو اونہون نے
کہا کہ بنی عامر سے سو جب دونو سو گئے تو عمرو نے دونون کو مار ڈالا اور گمان کیا کہ اوسنے اپنے
بعض اصحاب کا یعنی جو بئر معونہ مین مارے گئے تھے بدلا لیا پھر اسنے حضرت کو خبر دی تو حضرت ؐ نے
فرمایا کہ البتہ تونے ایسے دو مرد مارے کہ مین اونکی دیت دونگا ابن اسحاق نے کہا سو نکلے حضرت ؐ
طرف بنی نضیر کی اونسے مدد مانگتے تھے اونکی دیت مین اور تھا درمیان بنی نضیر اور بنی عامر کے عہد اور قسم

سو جب حضرتؐ اونکے پاس مدد مانگنے کو آئے تو اونہون نے کہا ہان دیتے ہین پہر بعض بعض کے ساتھ خلوت کی
اور کہا کہ ہرگز نہ پاؤگے اوسکو کبہی ایسی حال پر یعنے تمکو ایسا موقع پہر کبہی نہین ملیگا اب اسکو مار ڈالو اور حضرتؐ ایک
دیوار کے تلے بیٹھے تہے سو اونہون نے کہا کہ کون ایسا مرد ہے کہ اس کوٹہے پر چڑہے اور پتھر بہاری اوسپر گرا دے
اور اوسکو مار ڈالے اور ہمکو اوس سے آرام دے تو نکلا واسطے اس کام کے عمرو بن جحاش بن کعب تو حضرتؐ
کو وحی سے معلوم ہوا حضرتؐ اوسیوقت اوٹھ کھڑے ہوئے انکو ایسا معلوم کروایا جیسے حاضر ورکو جاتے
ہین اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یہان ٹہرو اور جلدی مدینے کیطرف پہرے اصحاب نے کہا کہ بہت دیر ہوئی
حضرتؐ نہین آئے تو کسی نے اصحاب کو خبر دی کہ آپ مدینے کو تشریف لے گئے تو اصحاب آپکو جا ملے سو
حکم کیا حضرتؐ نے انکے ساتھ لڑنے کا اور اونکی طرف چلنے کا سو اونہون نے قلعے مین پناہ لی سو حضرتؐ
نے حکم کیا اونکی کھجورون کے درخت کاٹے جاوین اور جلائے جاوین اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے
کہ حضرت چھ دن اونکے گہر ہے گہیرے رہے اور منافقون نے کچہہ آدمی بنی نضیر کے پاس بہیجے کہ قائم رہو
مسلمانون کو روکو اور اگر مسلمان تمہارے ساتھ لڑے تو ہم تمہاری مدد کرینگے خاطر جمع رکہو سو خدا نے
اونکے دل مین رعب ڈالدیا وہ ڈر گئے پس نہ مدد کی اونہون نے اونکی پہر اونہون نے سوال کیا
کہ ہمکو اپنے ملک سے جلاوطن ہونا منظور ہے اسپر کہ جو ہمارے اونٹ اوٹہا سکین وہ ہمارا ہے
پس صلح کی گئی اوپر اوسکے اور روایت کی ہے بیہقی نے دلائل مین محمد بن مسلمہ کی حدیث سے کہ حضرتؐ
نے اوسکو بنی نضیر کے پاس بہیجا اور اوسکو حکم کیا کہ اونکو جلاوطن ہونے مین تین دن کی مہلت دی
یعنی تین دن کے اندر اپنے گہرون سے نکل جاوین سو وے شام اور خیبر کو چلے گئے اور اونکے
املاک زمین اور باغ حضرتؐ کیواسطے خاص ہے کہا ابن اسحاق نے کہ نہین مسلمان ہوا اونمین سے کوئی
مگر یامین بن عمیر اور ابو سعید بن وہب سو اونہون نے اپنا مال بچایا اور ابن مردویہ نے روایت کی
ہے کہ کفار قریش نے عبداللہ بن ابی وغیرہ بت پرستون کیطرف لکہا بدر سے پہلے اس حال مین کہ اونکو
جہڑکتے تہے بسبب جگہ دینے اونکے کے حضرتؐ کو اور آپکے اصحاب کو اور اونکو ڈراتے تہے کہ تمنے
مسلمانون کو جگہ دی ہے ہم تمسے لڑینگے اور تمام ملک عرب کے لوگون کو تمپر چڑہا لاوینگے تو قصد
کیا ابن ابی اور اوسکے ساتہیون نے ساتھ لڑائی مسلمانون کے تو حضرتؐ اونکے پاس آئے سو
فرمایا کہ نہین مکر کیا تمسے کسی نے جو مکر کیا تمسے قریش نے وے چاہتے ہین کہ تم آپسمین لڑو سو جب
اونہون نے یہ بات سنی تو حق پہچان گئے پس جدا جدا ہوئے پہر جب جنگ بدر ہوا تو اوسکے بعد کفار
قریش نے یہود کو لکہا تہا کہ تم صاحب ہتہیار اور قلعون کی ہو اونکو جہڑکتے تہے سو اجماع کیا بنو نضیر

نے دغا پر سو حضرت کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنے تین اصحاب ساتھ لیکر ہمارے پاس آویں اور تین مرد ہمارے علما کے
انکو ملتے ہیں سو اگر وے تمہارے ساتھ ایمان لائے تو ہم بھی ایمان لاوینگے حضرت ﷺ نے یہ کام کیا سو تینوں
یہودی نکلے اس حال میں کہ تین خنجر اپنے کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے تو کہلا بھیجا ایک عورت نے بنی نضیر میں سے
اپنے بھائی انصاری کو جو مسلمان تھا کہ آپ ہرگز نہ آویں بنی نضیر کا یہ ارادہ ہے تو اوسکے بھائی نے حضرت ﷺ
کو خبر دی پہلے اس سے کہ آپ اونکے پاس پہونچیں سو حضرت ﷺ راہ سے پھرے اور فجر کیوقت مسلمانوں
کا لشکر لیکر اونکو جا گھیرا سو تمام دن اونکو گھیرے رہے پھر دوسری صبح کو بنی قریظہ کو جا گھیرا اونہوں
نے آپ سے معاہدہ کیا تو حضرت ﷺ ان سے بنی نضیر کیطرف پھرے سو ان سے لڑے یہاں تک کہ وہ
جلاوطن ہونا منظور کرکے اترے اور یہ کہ جو اونٹ اوٹھا سکیں وہ اونکا ہے مگر ہتھیار اپنے ساتھ نہ اوٹھا
لیجاویں یہیں چھوڑ جاویں تو انہوں نے اپنا مال اسباب اپنے ساتھ اوٹھایا یہاں تک کہ گھروں کے کواڑ بھی
توڑ پھوڑ کے ساتھ اوٹھائے اور اپنے گھروں کو اپنے ہاتھ سے اوجاڑ کیا سو اونکا یہ حال تھا کہ اپنے
گھروں کو ڈھاتے تھے اور جو چیز اونکی لکڑیوں سے درکار تھی اوسکو اپنے ساتھ اوٹھاتے تھے اور تھا
یہ جلاوطن ہونا اونکا اول حشر لوگوں کا طرف شام کے میں کہتا ہوں کہ یہ قوی تر ہے اوس چیز سے
کہ ذکر کیا ہے اوسکو ابن اسحاق نے کہ سبب جنگ بنی نضیر کا طلب کرنا حضرت ﷺ کا ہے یہ کہ مدد کریں آپکی
دو مردوں کی دیت میں لیکن اکثر اہل مغازی ابن اسحاق کی موافق ہیں اور جب ثابت ہوا کہ سبب اجلا
بنی نضیر کا قصد کرنا اونکا ہے ساتھ دغا کرنے کے حضرت ﷺ سے اور وہ سوا اسکے نہیں کہ واقع
ہوا ہے وقت آنے حضرت ﷺ کے طرف اونکی تاکہ مدد لیں ان سے بیچ دیت مقتولوں عمرو بن امیہ
کے تو معین ہوا قول ابن اسحاق کا اسواسطے کہ بئر معونہ کا واقعہ بالاتفاق احد کے بعد ہے الخ

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نضیر اور قریظہ نے
حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے بنی نضیر کو وطن سے نکالدیا اور قریظہ کو برقرار رکھا اور اونپر احسان
کیا یہاں تک کہ قریظہ نے حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے انکے مردوں کو قتل کیا اور اونکی عورتوں

اور اولاد اور مال کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضے اونمین سے حضرتؐ کے ساتھ آملے اور مسلمان ہوئے حضرتؐ
نے اونکو پناہ دی اور حضرت نے مدینہ کے سب یہودیون کو نکالدیا قبیلہ قینقاع کو اور وہ عبداللہ
بن سلام کی قوم ہے اور یہود بنی حارثہ کو اور ہر یہودی کو کہ مدینے مین تہا **ف** اور تہا سبب واقع ہونے
لڑائیکا اُنسے یہ کہ اوہنون نے عہد کو توڑ ڈالا اسپر نضیر نے پس ساتھ سبب آیندہ کے اور وہ وہ چیز ہے
جسکو موسے بن عقبہ نے مغازی مین ذکر کیا ہے کہ نضیر نے قریش کو پوشیدہ خط لکہا اور اُن کو
حضرتؐ کی لڑائی پر ترغیب دی اور اسپر قریظہ پس ساتھ مدد کرنے انکے کے کفار کے لشکرون کو
حضرتؐ پر دن جنگ خندق کے کمامیابی اور نضیر کا جلاوطن کرنا بہت مدت قریظہ سے پہلے تہا اور
ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اسکے قصے مین کہ جب حضرتؐ نے نضیر کو کہلا بہیجا کہ اپنے گہرون سے
نکل جاؤ اور دس دن کی انکو مہلت دی اور عبداللہ بن ابی نے انکو کہا کہ قائم رہو اور حضرتؐ کو کہلا
بہیجو کہ ہم نہین نکلتے جو چاہو سو کرو تو حضرتؐ نے فرمایا اللہ اکبر جنگ کیا یہود نے سو حضرتؐ اونکی طرف
نکلے اور ذلیل کیا اونکو ابن ابی نے اور نہ مدد دی اونکو قریظہ نے اور ایک روایت مین ہے کہ جنگ بنو نضیر کا
اسکی صبح کو تہا جس رات کو کعب بن اشرف مارا گیا اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بنی قینقاع کا جلاوطن کرنا
شوال مین تہا دوسرے سال یعنی بدر سے ایک مہینہ پیچھے اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز جو ابن اسحاق
نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے جنگ بدر مین کفار قریش کو مصیبت پہونچائی
تو جمع کیا حضرتؐ نے یہود کو قینقاع کے بازار مین سو فرمایا کہ اے یہود تو مسلمان ہوجاؤ پہلے اس سے
کہ پہونچے تمکو وہ مصیبت جو قریش کو بدر کے دن پہونچی تو بنی قینقاع نے کہا کہ قریش لڑائی کا طریقہ
نہ جانتے تہے یعنی بیعقل تہے اونکو لڑائی کا وقوف نہ تہا اور اگر ہم لڑے تو تو پہچانیگا کہ ہم مرد ہین تو خدا نے
یہ آیت اوتاری کہ کہہ اون لوگون سے جو کافر ہوئے کہ تم مغلوب ہوجاؤ کے آخیر آیت تک (فتح) حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ
أَبِي بِشْرٍ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباسؓ سے کہا سورۃ الحشر ابن عباس نے
کہا کہو سورۃ النضیر **ف** یعنے اسکا نام سورۃ النضیر ہے سورہ الحشر نہین اسواسطے کہ وہ اونکے حق مین
اتری کہا داؤدی نے شاید ابن عباسؓ نے مکروہ جانا ہے نام رکہنا اوسکا ساتھ سورہ حشر کے تاکہ
نہ گمان کیا جاوے کہ مراد ساتھ حشر کے قیامت ہے یا واسطے ہونے اوسکے مجمل پس مکروہ جانا
اوسے نسبت کرنی طرف غیر معلوم کے اور ایک روایت مین ابن عباس سے ہے کہ سورہ حشر بنی نضیر

کے حق میں اتری اور ذکر کیا ہے اسمین اللہ نے ان لوگون کا جنکو عذاب پہونچا یا (فتح) حدثنا عبد اللہ بن ابی الاسود قال حدثنا معتمر عن ابیہ قال سمعت انس بن مالک قال کان الرجل یجعل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم النخلات حتی افتتح قریظۃ والنضیر فکان بعد ذلک یرد علیھم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ معمول تہا کہ لوگ حضرتؐ کیواسطے کہجور کے درخت ٹہراتے تہے یعنی اپنے باغون سے چند درخت حضرتؐ کو بطور ہدیہ کے دیدیتے تہے تاکہ انکو اپنے حاجتون میں خرچ کرین یہانتک کہ فتح کیا حضرتؐ نے قریظہ کو تو حضرتؐ نے اسکے بعد وہ درخت انکو پہیر دیئے یعنی جو حضرتؐ کو لوگون نے دیئے تہے ف روایت کی ہے حاکم نے اکلیل مین ام علا کی حدیث سے کہ جب حضرتؐ نے نضیر کو فتح کیا تو انصار سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تقسیم کردون درمیان تمہارے جو عطا کیا ہے اللہ نے مجہکو اور مہاجرین بدستور تمہارے گہرون اور مالون مین رہینگے اور اگر تم چاہو تو مین یہہ مہاجرین کو دیدون اور تمہارے گہرون سے باہر نکلین سو انہون نے دوسری بات اختیار کی یعنی کہا کہ مہاجرین کو دیدیجیے اور وے ہمارے گہرون سے باہر نکلین (فتح) حدثنا ادم قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل النضیر وقطع وھی البویرۃ فنزلت ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے نضیر کے کہجورون کے درخت جلوادیئے اور کٹوا ڈالے اور وہ بویرہ ہے اور اسمین یہ آیت اتری کہ جو کچہ کہ کاٹا تمنے کہجور کے درختون سے یا چہوڑا تمنے اوسکو کہڑا اپنے جڑون پر یعنی نہ کاٹا سو اللہ کے حکم سے ہے ف بویرہ ایک جگہ ہے مشہور درمیان مدینے اور تیما کے قریب مدینے کے اسمین نضیر کے کہجور کے درخت تہے اور لینہ ایک قسم کا کہجور کا درخت ہے کہا سہیلی نے کہ خاص اسیکو جو ذکر کیا تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ دشمن کے اس درخت کا کاٹنا درست ہے جو قوت کیواسطے نہ تیار کیا گیا ہو اسواسطے کہ تہے وہ قوت کرتے عجوہ اور برنے سے اور اس سے گذران کرتے تہے سوائے لینہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ عجوہ کے سوائے سب کو قسم لینہ کہتے ہین (فتح) حدثنی اسحاق قال اخبرنا حبان قال اخبرنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر قال ولھا یقول حسان بن ثابت ٭ وھان علی سراۃ بنی لؤی ٭ حریق بالبویرۃ مستطیر ٭ قال فاجابہ ابو سفین بن الحرث ٭ ادام اللہ ذلک من صنیع ٭ وحرق فی نواحیھا السعیر ٭ ستعلم اینا منھا بنزہ ٭ وتعلم ای ارضینا تضیر ٭ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بنی نضیر کے درخت

جلوا دیئے اور اسکے حق مین کہا ہے حسان بن ثابت نے یہ شعر کہ آسان ہوا بنی لوئی کے سرداروں پر جلانا بویرہ کا جو پہیلا ہوا ہے + پس جواب دیا اسکو ابوسفیان بن حارث نے کہ ہمیشہ رکھے خدا اس جلانے کو اور آگ مشتعل ہو تحریق سے + اور جلاوے اُسکے گرد آگ کو یعنی تا کہ اُسکے آس پاس کہ مدینہ ہے پہونچے یہ اُسنے مسلمانوں کو بد دعا دی + عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون اُس سے دور ہے اور تو جانیگا کہ ہم مین کس کی زمین نقصان پاتی ہے **ف** اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ کہا حسان بن ثابت نے واسطے عار دلانے کے قریش کو اسواسطے کہ وہ باعث ہوئے تھے انکو اوپر توڑنے عہد کے اور حکم کیا تھا انکو ساتھ اسکے اور انکو وعدہ دیا تھا.......... کہ اگر پیغمبر تم سے لڑنیکا قصد کریگے تو ہم تمکو مدد دینگے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا شعر بھی ابوسفیان کا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ جو صحیح مین ہے وہ صحیح تر ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق قریش تھے مدد دیتے تھے ہر اُس شخص کو جو حضرت سے دشمنی کرے اور وعدہ دیتے تھے اونکو نصرت اور موافقت کا سو جب بنی نضیر کو یہ ذلت اور خواری حاصل ہوئی تو حسان نے یہ شعر کہے واسطے جھڑک قریش کے اور وے بنی لوی ہین کسطرح ذلیل کیا ہے اونہون نے اپنے یارون کو یعنی انکو مدد نہ دی اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ تو معلوم کریگا کہ ہم مین کس کی زمین ضرر پاتی ہے تو اوسمین وہ چیز ہے جو ترجیح دیتی ہے اُس چیز کو کہ صحیح مین ہے اسواسطے کہ بنی نضیر کی زمین متصل تھی ساتھ مدینہ کے لگتی تہی سو جب خراب ہوئے تو اپنے آس پاس والے کو بہی ضرر کریگی برخلاف زمین قریش کے کہ وہ اس سے بہت دور ہے سو نہین پرواہ ہے اوسکے خراب ہونے کی پس گویا کہ ابوسفیان کہتا ہے کہ خراب ہوئی زمین بنی نضیر کی اور خراب ہونا اُسکا سوائے اسکے کچھ نہین ضرر کرتا ہے اپنے آس پاس والی کو اور تمہاری زمین ہی اُسکے آس پاس ہے پس وہی ضرر پاویگی نہ زمین ہماری اور نہین حاصل ہوتے ہین یہ معنی او سکے عکس مین (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ حَدَثَانِ النَّصْرِیُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ اِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَاءُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ یَسْتَاْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِیْلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عَبَّاسٍ وَعَلِیٍّ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ هٰذَا وَهُمَا یَخْتَصِمَانِ فِی الَّتِیْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ بَنِی النَّضِیْرِ فَاسْتَبَّ عَلِیٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ

(حاشیہ) پس جواب دیا اسکو ابوسفیان بن حارث نے... اور ابوسفیان نے کہا ... [illegible]

قالوا قد قال ذلك فأقبل عمر على علي وعباس فقال أنشدكما بالله هل تعلمان أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد قال ذلك قالا نعم قال فإني أحدثكم عن هذا الأمر إن الله كان
خص رسوله في هذا الفيء بشيء لم يعطه أحدا غيره فقال جل ذكره وما أفاء الله على رسوله
منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب إلى قوله قدير فكانت هذه خالصة لرسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم والله ما احتازها دونكم ولا استأثرها عليكم لقد أعطاكموها
وقسمها فيكم حتى بقي هذا المال منها فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق على
أهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذ ما بقي فيجعله مجعل مال الله فعمل ذلك
رسول الله صلى الله عليه وسلم حياته ثم توفي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر
فأنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبضه أبو بكر فعمل فيه بما عمل به رسول الله صلى
الله عليه وسلم وأنتم حينئذ وأقبل على علي وعباس وقال تذكران أن أبا بكر فيه
كما تقولان والله يعلم إنه فيه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله أبا بكر
فقلت أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر فقبضته سنتين من إمارتي
أعمل فيه بما عمل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر والله يعلم أني فيه
صادق بار راشد تابع للحق ثم جئتماني كلاكما وكلمتكما واحدة وأمركما
جميع فجئتني يعني عباسا فقلت لكما إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما بدا لي أن أدفعه إليكما قلت إن شئتما دفعته
إليكما على أن عليكما عهد الله وميثاقه لتعملان فيه بما عمل فيه رسول الله صلى
الله عليه وسلم وأبو بكر وما عملت فيه منذ وليت وإلا فلا تكلماني فقلتما ادفعه
إلينا بذلك فدفعته إليكما أفتلتمسان مني قضاء غير ذلك فوالله الذي بإذنه تقوم
السماء والأرض لا أقضي فيه بقضاء غير ذلك حتى تقوم الساعة فإن عجزتما عنه فادفعاه
إلي فأنا أكفيكما قال فحدثت هذا الحديث عروة بن الزبير فقال صدق
مالك بن أوس أنا سمعت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول أرسل
أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عثمان إلى أبي بكر يسألنه ثمنهن مما أفاء الله على
رسوله صلى الله عليه وسلم فكنت أنا أردهن فقلت لهن ألا تتقين الله ألم تعلمن
أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول لا نورث ما تركنا صدقة يريد بذلك

نَفْسَهُ اِنَّمَا يَاكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَاَنْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا
اَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَتْ
بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا
كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

ترجمہ مالک بن اوس سے روایت ہے کہ ایکروز عمر فاروق نے مجکو بلایا یعنی تو مین اوسکے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اسکا
دربان یرفا آیا سو اوسنے کہا کہ عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعد اندر آنے کے لیئے اجازت مانگتے ہین کیا
اجازت ہے کہا ہان انکو جب کہ دونون داخل ہوئے تو عباس رضؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور اسکے
درمیان حکم کرا اور وہ جھگڑتے ہین اس مال مین جو عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے اموال سے سو علی اور
عباس رضؓ نے ایک دوسرے کو برا کہا تو جماعت حاضرین نے کہا کہ اے امیر المومنینؓ ان دونون کے درمیان حکم
کرا اور ایک کو دوسرے سے آرام دے تو عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ جلدی مت کرو صبر کرو مین تمکو قسم دیتا ہون اسکی
جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے
ہین ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے مراد حضرتؐ کی اس سے اپنی ذات
مبارک تھی یعنی میرے مال کا کوئی وارث نہین سب نے کہا بیشک فرمایا ہے سو متوجہ ہوئے عمر فاروق علی اور عباس
پر سو کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی کیا تم جانتے ہو کہ حضرتؐ نے تحقیق یہ فرمایا ہے دونون نے کہا کہ ہان
فرمایا ہے کہا مین تمکو بتلاتا ہون حال اس امر کا مقرر خدا نے خاص کیا اپنے رسولؐ کو اس مال فی مین ساتھ
اس چیز کے کہ اسکے سوائے کسی کو نہین دی سو خدا نے فرمایا کہ جو عطا کیا ہے اللہ نے اپنے رسول پر
ان سے سو نہین دوڑائے تمنے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ قدیر تک سو یہ اموال حضرتؐ کیواسطے خاص تھے
پھر قسم ہے اللہ کی کہ نہین جمع کیا ان اموال کو پاس تمہارے یعنی بیت المال مین داخل نہین کیا البتہ حضرتؐ
نے وہ مال تمکو دیا اور اوسکو تمہارے درمیان تقسیم کیا یہانتک کہ یہ مال اس سے باقی رہا یعنی بعد تقسیم کے
سو حضرتؐ اس مال مین سے اپنے گھر والون کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے پھر جو باقی رہتا اوسکو خدا کی
راہ مین خرچ کرتے تھے یعنی ہتھیارون اور گھوڑون اور مصالح مسلمین مین سو عمل کیا ساتھ اسکے حضرتؐ
نے اپنی زندگی مین پھر حضرتؐ فوت ہوئے تو ابو بکر رضؓ نے کہا کہ مین خلیفہ ہون حضرتؐ کا سو ابو بکر نے اسکو
لیا سو اسمین عمل کیا اسطرح حضرتؐ عمل کرتے تھے یعنی جسطرح اسکو حضرتؐ خرچ کیا کرتے تھے اوسیطرح اسکو
خرچ کرتے رہے پھر عمر فاروق عباس اور علی کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اور تم اسوقت کہتے تھے کہ ابو بکر
اس عمل مین خطا پر ہے جیسا کہ تم کہتے ہو قسم ہے اللہ کی البتہ ابو بکر اسمین سچے تھے اور راہ راست پر تھے

اور حق کے تابع تھے پھر ابوبکر فوت ہوئے تو مین نے کہا کہ مین خلیفہ ہون ابوبکر کا سو لیا مین نے اسکو دو سال اپنی
خلافت سے عمل کرتا تھا مین اسمین موافق عمل حضرتؐ کے اور ابوبکر کے اور اللہ جانتا ہے کہ مین اسمین سچا تھا راہ راست
پر تھا حق کی تابع تھا پھر دو سال کے بعد تم دونون میرے پاس آے اور تم دونون کا سخن ایک ہی تھا اور
کام متفق تھا پھر تو اے عباسؓ میرے پاس آیا تو مین نے تمسے کہا کہ حضرتؐ فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی
وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے پھر جب میری عقل مین آیا کہ مین اس مال کو
تمہارے سپرد کرون تو مین نے کہا اگر تم چاہو تو مین اسکو تمہارے سپرد کرون اس شرط پر کہ تم دونون
پر اللہ کا عہد اور پیمان ہے کہ البتہ عمل کرو تم اسمین جو عمل کیا اسمین حضرتؐ نے اور ابوبکرؓ نے اور جو عمل کیا
مین نے اسمین جب سے مین خلیفہ ہوا ہون تو دونو مجھسے کلام نہ کرو سو تم دونون نے کہا کہ اسکو ہماری سپرد
کر اس شرط پر تو مین نے اسکو تمہاری سپرد کیا پس کیا تم طلب کرتے ہو مجھسے حکم سواے اسکے سو قسم ہے
اسکی جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کہ مین اسمین اسکے سواے کوئی حکم نہین کرتا یہانتک کہ قائم ہو قیامت
سو اگر تم اس کام سے عاجز ہو اور تمسے نہین ہو سکتا تو مجھکو پھیر دو کہ کفایت کرون مین تمکو اوس سے یعنی مین
خود اس کام کو چلاؤن گا زہری کہتا ہے کہ مین نے یہ حدیث عروہ سے بیان کی تو اُسنے کہا کہ مالک سچا ہے
مین نے عائشہؓ حضرتؐ کی بی بی سے سنا کہتی تہین کہ حضرتؐ کی بی بیون نے عثمانؓ کو ابوبکر کے پاس بھیجا اپنا
آٹھوان حصہ میراث مانگنے کو اُس مال سے کہ عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر سو مین نے انکو باز رکھا مین نے
اُن سے کہا کہ کیا تم خدا سے نہین ڈرتے ہو کیا تمکو معلوم نہین کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم پیغمبرون کے
مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے مراد حضرتؐ کی اس سے اپنی ذات
مبارک تھی سواے اسکے کچھ نہین کہ محمدؐ کی آل یعنی بیبیون اور اولاد کو اس مال سے بقدر کہانے کے
ملے گا تو حضرتؐ کی بی بیان اس سے باز رہین بسبب اس چیز کے کہ مین نے انکو خبر دی کہا راوی نے بس تھا یہ
صدقہ بیچ ہاتھ علیؓ کے منع کیا اس سے علیؓ نے عباسؓ کو سو غالب ہوئے علیؓ عباسؓ پر پھر وہ حسنؓ بن علی
کے ہاتھ مین تھا پھر حسینؓ بن علیؓ کے ہاتھ مین پھر علیؓ بن حسین اور حسن بن حسن دونو کے ہاتھ مین وہ دونون
اُسمین باری باری سے عمل کرتے تھے پھر زید بن حسن کے ہاتھ مین رہا اور وہ صدقہ ہے رسول اللہؐ کا
سچ مچ یعنی یہ سب لوگ بطور مالکیت نہ تھے اوسمین تصرف نہین کرتے تھے بلکہ بطور متولی ہونے کے
ف اس حدیث کی شرح پوری فرض الخمس مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اُسکا ہے کہ وہ
دونو جھگڑتے تھے اس مال مین کہ عطا کیا تھا اللہ نے اپنے رسول پر بنی النضیر سے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ
بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ اور عباس دونون ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اپنی میراث مانگنے کو حضرتؐ کی زمین سے جو فدک سے تھی اور آپکے حصے سے جو خیبر مین تھا تو ابوبکرؓ نے کہا کہ مین نے حضرتؐ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ محمدؐ کی آل کو اس مال سے بقدر کھانے کے ملیگا قسم ہے اللہ کی البتہ حضرتؐ کی قرابت میرے نزدیک بہت پیارا ہے اس سے کہ مین اپنی قرابت کو جوڑون ف یہ حدیث بھی فرض الخمس مین گذر چکی ہے لیکن اسمین اتنا زیادہ ہے کہ حضرتؐ کی قرابت سے نیک سلوک کرنا میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ مین اپنی قرابت کو جوڑون اور ظاہر سیاق اسکا ادراج ہے یعنی یہ قول اخیر ابوبکر صدیق کا ہے کہا ابوبکرؓ نے یہ واسطے عذر بیان کرنے کے تقسیم کے منع کرنے سے اور یہ کہ نہین لازم آتا اُس سے یہ کہ نہ سلوک کرے اُن سے کسی اور وجہ سے اور حاصل اسکی کلام کا یہ ہے کہ قرابت شخص کی مقدم ہے ساتھ نیکی کرنے کے مگر یہ کہ معارض ہو اسکو وہ شخص جو راجح ہے اُن سے (فتح)

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

باب ہے بیان مین قتل کرنے کعب بن اشرف کے ف کعب بن اشرف یہودی تھا اور مدینے کے پاس ایک گڑھی مین رہتا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ عربی تھا اور تھا دراز قد بڑے بدن والا بڑی پیٹ والا اور بڑے سر والا اور جنگ بدر کے بعد اُسنے مسلمانون کی ہجو کی پھر مکے کی طرف گیا اور ابن وداعہ سہمی پر اُترا پس ہجو کی اسکی حسان نے پھر مدینے کیطرف پھرا اور مسلمانون کی عورتون کا ذکر شعرون مین کرنے لگا یہانتک کہ مسلمانون کو ایذا دی اور روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ کعب بن اشرف شاعر تھا اور حضرتؐ کی ہجو کیا کرتا تھا اور آپکے ساتھ لڑنے کے واسطے کفار قریش کو ترغیب دیتا تھا اور حضرتؐ مدینے مین آئے اور وہان کے لوگ مخلوط تھے یعنی وہان کئی قسم کے لوگ تھے یعنی کچھ مسلمان تھے اور کچھ یہودی اور کچھ مشرکین اور حضرتؐ نے چاہا کہ اُن سے صلح کرین اور یہود اور مشرکین حضرتؐ کو سخت ایذا دیتے تھے سو حکم کیا اللہ نے حضرتؐ کو اور مسلمانون کو ساتھ صبر کرنے کے سو جب انکار کیا کعب نے اس سے یعنی ایذا دینے سے باز نہ آیا تو حضرتؐ نے سعد بن معاذ کو حکم دیا کہ اُسکی طرف ایک جماعت کو بھیجے جو اُسکو مار ڈالیں اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ قتل ہونا کعب بن اشرف کا ربیع الاول مین تھا تیسرے سال ہجری مین (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سفین قال عمرو سمعت جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ ورسولہ فقام محمد بن مسلمۃ فقال یا
رسول اللہ اتحب ان اقتلہ قال نعم قال فأذن لی ان اقول شیئا قال قل فاتاہ محمد
بن مسلمۃ فقال ان ہذا الرجل قد سالنا صدقۃ وانہ قد عنانا وانی قد اتیتک
استسلفک قال وایضا واللہ لتملنہ قال انا قد اتبعناہ فلا نحب ان ندعہ حتی
ننظر الی ای شیء یصیر شانہ وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقین وحدثنا
عمرو غیر مرۃ فلم یذکر وسقا او وسقین فقلت لہ فیہ وسقا او وسقین فقال
اری فیہ وسقا او وسقین فقال نعم ارہنونی قالوا ای شیء ترید قال ارہنونی نساءکم
قالوا کیف نرہنک نساءنا وانت اجمل العرب قال فارہنونی ابناءکم قالوا کیف نرہنک
ابناءنا فیسب احدہم فیقال رہن بوسق او وسقین ہذا عار علینا ولکنا نرہنک اللامۃ
قال سفین یعنی السلاح فواعدہ ان یاتیہ فجاءہ لیلا ومعہ ابو نائلۃ وہو اخو کعب
من الرضاعۃ فدعاہم الی الحصن فنزل الیہم فقالت لہ امراتہ این تخرج ہذہ الساعۃ
فقال انما ہو محمد بن مسلمۃ واخی ابو نائلۃ وقال غیر عمرو قالت اسمع صوتا کانہ
یقطر منہ الدم قال انما ہو اخی محمد بن مسلمۃ ورضیعی ابو نائلۃ ان الکریم لو
دعی الی طعنۃ بلیل لاجاب قال ویدخل محمد بن مسلمۃ معہ برجلین قیل
لسفین سماہم قال عمرو جاء معہ برجلین فقال اذا ما جاء وقال غیر عمرو وابو عبس بن
جبر والحارث بن اوس وعباد بن بشر قال عمرو جاء معہ برجلین فقال اذا ما جاء
فانی قائل بشعرہ فاشمہ فاذا رایتمونی استمکنت من راسہ فدونکم فاضربوہ
وقال مرۃ ثم اشمکم فنزل الیہم متوشحا وہو ینفح منہ ریح الطیب فقال ما رایت
کالیوم ریحا ای اطیب وقال غیر عمرو قال عندی اعطر سید العرب واکمل العرب
قال عمرو فقال اتاذن لی ان اشم راسک قال نعم فشمہ ثم اشم اصحابہ ثم قال
اتاذن لی قال نعم فلما استمکن منہ قال دونکم فقتلوہ ثم اتوا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاخبروہ ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو
کعب بن اشرف کو مار ڈالے کیونکہ اوسنے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اسکے رسول کو سو محمد بن مسلمہ اٹھ
کھڑا ہوا سو اسنے کہا کہ یا حضرتؐ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسکو مار ڈالوں فرمایا ہاں اسنے عرض کیا

ترید قال

فیقال

قال سمی بعضہم قال عمرو

کہ مجکو اجازت ہو کہ مین کچھ کہون یعنی جسمین وہ خوش ہو اور اسکا دل مجہ پر جم جاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ کہو جو تمہارا جی چاہے سو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آیا اور اس سے کہا کہ یہ مرد یعنی حضرتؐ مجہ سے صدقہ مانگتا ہے۔ اور ہمکو خود کہانے کو ملتا نہین صدقہ کہان سے دین) اور بیشک اُسنے ہمکو تکلیف دی اور مین تیرے پاس آیا ہون ادہار مانگنے کو کعب نے کہا اور قسم ہے اللہ کی البتہ تم اس سے اور بھی زیادہ تکلیف پاؤگے (اور واقدی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ کعب بن اشرف نے ابو نائلہ سے کہا کہ بتا دے تیرے دل مین کیا ہے اور تمہارا کیا ارادہ ہے اُسکے معاملے مین اُسنے کہا اُسکے خذلان کا اور اس سے جدا ہونیکا کعب نے کہا کہ تو نے مجکو خوش کیا) محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مقرر ہم اسکی تابع ہوئے ہین سو ہم اُسکو چہوڑنا نہین چاہتے یہانتک کہ ہم دیکھین کہ اُسکا انجام کیا ہوتا ہے اور البتہ ہم چاہتے ہین کہ تو ہمکو قرض دے ایک وسق یا دو وسق (اور ایک روایت مین ہے کہ ہم چاہتے ہین کہ تو ہمکو اناج قرض دے کعب نے کہا کہ تمہارا اناج کہان گیا اسنے کہا کہ خرچ کیا ہمنے اُسکو اس مرد پر اور اُسکے اصحاب پر کعب نے کہا کیا نہین وقت آیا کہ تم پہچانو اس چیز کو کہ ہو تم اوپر اسکے باطل سے سو اُسنے کہا کہ اسوقت میرے پاس صرف کہجور ہے اور کچھ نہین) اسنے کہا ہان اسکے بدلے کچھ میرے پاس گرو رکھو صحابی نے کہا کہ تو کیا چیز چاہتا ہے کہا اپنی عورتون کو میرے پاس گرو رکھو کہا ہم اپنی عورتون کو تیرے پاس کیونکر گرو رکہین اور حالانکہ تو تمام عرب مین زیادہ تر خوبصورت ہے یعنی ہمکو تجھسے امن نہین اور ایسی کون عورت ہے کہ تجھسے باز رہے واسطے جمال تیرے کے کعب نے کہا اپنی بیٹون کو میرے پاس گرو رکھو انہون نے کہا ہم اپنے بیٹون کو تیرے پاس کیونکر گرو رکہین پس گالی دیا جاویگا ایک اونکا بس کہا جاویگا کہ ایک یا دو وسق کے بدلے رہن رکہا گیا یہ ہمارے واسطے عار ہے ولیکن ہم تیرے پاس ہتہیار گرو رکہتے ہین سو محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ رات کو اُسکے پاس آوے سو رات کو اسکے پاس آیا اور اُسکے ساتہہ ابو نائلہ تہا اور ابو نائلہ کعب کا رضاعی بہائی تہا (یعنی دونون نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا اور محمد بن مسلمہ بھی کعب کا بہائی تہا یا بہانجا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ چار آدمی تہے) سو کعب نے انکو قلعے کیطرف بلایا اور انکی طرف اُترا سو اُسکی عورت نے اس سے کہا اور تہی وہ دولہن کہ اسوقت تو کہان نکلتا ہے تو کعب نے کہا کہ وہ تو فقط محمد بن مسلمہ اور میرا بہائی ابو نائلہ ہے عمرو کے غیر نے کہا کہ اس عورت نے کہا کہ مین ایسی آواز سنتی ہون جس سے لہو ٹپکتا ہے۔ (اور ایک روایت مین ہے کہ اُسکی عورت اسکو لپٹ گئی اور کہا کہ لازم پکڑ اپنے اوپر اپنی جگہ کو) کعب نے کہا کہ وہ تو فقط محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بہائی ابو نائلہ ہے بیشک کریم اگر رات کو نیزہ مارنے کیطرف بلایا جاوے تو البتہ قبول کرے اور کہا ماسنے کعب نے کہا کہ داخل کرے محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو مرد

کو کسی نے سفیان سے کہا کہ عمرو نے اُنکا نام لیا ہے کہا بعضون کا نام لیا ہے کہا عمرو نے اور اپنے ساتھہ دو مرد لایا اور عمرو کے غیر نے کہا کہ ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر یعنی اسکو ساتھہ یہ تینون مرد تہے اور کہا عمرو نے کہ دو مرد ساتھہ لایا یعنی عمرو نے فقط دو مرد کا ذکر کیا ہے اور انکا نام نہین لیا اور عمرو کے سوا اور راویون نے تین مرد کا ذکر کیا ہے اور اُنکا نام بہی لیا ہے سو محمد بن سلمہ نے کہا کہ جب کعب آوے تو مین اُسکے بال پکڑکر سونگہون گا سو جب تم مجہکو دیکہو کہ مین نے اسکے سر کو قابو کیا تو اسکو پکڑلو اور مار ڈالو سو کعب اُنکی طرف اترا اپنے سر کو چادر سے ڈہانکے اور اس سے خوشبو آتی تہی کہا کہ مین نے آج جیسی ہوا خوشبودار کبہی نہین دیکہی اور عمرو کے غیر نے کہا کہ میرے نزدیک زیادہ تر خوشبودار عورتون عرب کی اور کامل تر عرب کی ہے یعنی مین نے یہ سب خوشبو اپنی عورت کیواسطے استعمال کی ہے کہ وہ بہت خوشبو استعمال کرنیوالی ہے اور عمرو راوی نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کیا تو مجکو اجازت دیتا ہے کہ مین تیری سر کو سونگہون کہا ہان سو اُسنے اُسکو سونگہا پہر اپنے ساتہیون کو سونگہایا پہر کہا کہ کیا تو مجکو اجازت دیتا ہے اُسنے کہا ہان سو جب اُسنے اُسپر قابو پایا کہا پکڑلو سو انہون نے اسکو مار ڈالا پہر حضرت کے پاس آئے اور آپکو خبر دی اور اُسکا سر کاٹ کر حضرت صلعم کے آگے لا ڈالا حضرت نے خدا کا شکر کیا ف یہ جو کہا کہ اوسنے اللہ اور اوسکے رسول کو رنج دیا ہے تو ایک روایت مین ہے کہ اُسنے ہمکو رنج دیا ہے اپنے شعر سے اور قوی کیا ہے کافرون کو اور ایک روایت مین ہے کہ کعب بن اشرف مشرکین قریش کے پاس آیا اور کعبے کے پردون کے پاس قریش کے ساتھہ قسم کہائی اوپر لڑنے کے ساتھہ مسلمانون کے اور ایک روایت مین ہے کہ وہ حضرت صلعم کی ہجو کیا کرتا تہا اور قریش کو مسلمانون کی لڑائی کی رغبت دلاتا تہا اور یہ کہ جب وہ قریش کے پاس آیا تو قریش نے کہا کہ کیا ہمارا دین سچا ہے یا محمد کا کعب نے کہا تمہارا دین تو حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ اُسنے ہمارے ساتھہ کہلم کہلی عداوت اختیار کی ہے اور ایک روایت مین کعب کے قتل کا ایک اور بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسنے کہانا طیار کیا اور یہود کی ایک جماعت سے موافقت کی کہ وہ حضرت کو دعوت کیواسطے بلاوے جب حضرت آوین تو انکے ساتھہ دغا کرین پہر حضرت تشریف لائے اور بعضے اصحاب آپکے ساتھہ تہے سو جب بیٹھہ گئے تو جبرئیل نے آپکو بتلایا جو انکے دلون مین تہا تو حضرت اوٹھہ کھڑے ہوئے اور جبرئیل نے آپکو پرون سے چہپایا سو حضرت وہان سے نکل کر چلے آئے اور کسیکو نظر نہ آئے پہر جب انہون نے دیکہا کہ حضرت کہین نکل گئے تو جدا جدا ہوئے تو اسوقت حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے اور ممکن ہے تطبیق ساتھہ متعدد ہونے اسباب کے اور یہ جو کہا کہ مجکو اجازت ہو کہ مین کچہہ کہون تو ظاہر ہوا ہے سیاق ابن سعد سے واسطے قصے کے کہ انہون نے اجازت مانگی تہی کہ اُسکی شکایت کرین اور

عمرو بن دینار

اور اُسکا لفظ یہ ہے کہ محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ اس مرد یعنی حضرتؐ کا آنا ہمارے واسطے بلا ہوا کہ تمام عرب نے ہمسے لڑائی کی اور مارا ہمکو ایک تیر سے اور یہ جو کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ تو ہمکو اودہار دے نجد واقع ہوا ہے اس روایت صحیح مین کہ یہ کلام محمد بن مسلمہ کا ہے اور نزدیک ابن اسحاق وغیرہ اہل مغازی کے ہے کہ وہ کلام ابو نائلہ کا ہے اور احتمال ہے کہ ہر ایک نے دونون مین سے اوسکے ساتھ اس امر مین کلام کیا ہو اسواسطے کہ ابو نائلہ اوسکا رضاعی بہائی ہے اور محمد بن مسلمہ اوسکا بہانجا ہے اور ایک روایت مین جمع کا صیغہ آیا ہے اور یہ جو کہا کہ اونہون نے اوسکو مار ڈالا تو ایک روایت مین ہے کہ محمد بن مسلمہ نے اوسکو قتل کیا اور تلوار کی نوک حارث بن اوس کو لگی اور اوسکو مار کر مدینے کو لے چلے یہانتک کہ جب جرف بعاث (ایک جگہ کا نام ہے) مین پہونچے تو حارث پیچہے رہا اور خون نے جوش مارا سو جب اوسکے ساتہیون نے اوسکو گم پایا تو پہر ے اور اوسکو اپنے ساتھ اوٹہا لیا پہر جلدی چلے یہانتک کہ مدینے مین داخل ہوے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے اوسکے زخم پر لب لگائی وہ اوسیوقت اچہا ہو گیا اور ایک روایت مین ہے کہ انہون اوسکو مارا یہانتک کہ مر گیا اور اوسنے پہلی ضرب کے وقت چیخ ماری تو یہود جمع ہوئے تو وے اصحاب کرامؓ کے سوا اور راہ لی سو وے اصحاب کو نہ پا سکے اور ایک روایت مین ہے کہ یہود صبح کو حضرتؐ کے پاس آئے سو کہا کہ ہمارا سردار غفلت مین مارا گیا تو حضرتؐ نے اوسکا فعل اونکے آگے بیان کیا اور وہ چیز کہ تہا اوسپر رغبت دلاتا اور ایذا دیتا مسلمانون کو سو یہود ڈر گئے اور بول نہ سکے اور کہا سہیلی نے کہ بیچ قصہ کعب بن اشرف کے قتل کرنا معاہد کا ہے جبکہ حضرتؐ کو گالی دی مین کہتا ہون کہ اس استدلال مین نظر ہے اور بخاری کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کعب محارب تہا اسواسطے کہ اوسنے جہاد مین یہ باب باندہا ہے الفتک باہل الحرب اور یہ کہ جائز ہے قتل کرنا مشرک کا بغیر دعوت اسلام کے جبکہ اوسکو دعوت عام پہونچ چکی ہو اور یہ کہ جائز ہے لڑائی مین وہ کلام کرنا جسکی حاجت پڑے اگرچہ اوسکے قائل کو اوسکی حقیقت مقصود نہو اور اسمین دلالت ہے اوپر قوت سمجہ عورت اوسکی کے اور بلاغت اوسکی کی کہ کہا اس آواز سے خون ٹپکتا ہے (فتح)

بَابُ قَتْلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحُقَیْقِ وَیُقَالُ سَلَّامُ بْنُ اَبِی الْحُقَیْقِ کَانَ بِخَیْبَرَ وَیُقَالُ فِیْ حِصْنٍ لَہٗ بِاَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّہْرِیُّ ھُوَ بَعْدَ کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ ترجمہ باب ہے بیان مین قتل کرنے ابو رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے اور کہتے ہین [1] کہ حجاز مین اوسکا ایک قلعہ تہا اوسمین وہ رہتا تہا اور کہا زہری نے کہ قتل کرنا اوسکا بعد قتل ہونے کعب بن اشرف کے ہے ف اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب قوم اوس نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تو خزرج نے حضرتؐ سے اجازت مانگی ابو رافع کے مارنے کی اور وہ خیبر مین رہتا تہا تو حضرتؐ نے اونکو اجازت دی اور عبد اللہ بن کعب سے

[1] سلام بن ابی الحقیق خیبر مین رہتا تہا اور کہتے ہین م

پیچھے رہ گئے دور سے ... اصحاب

روایت ہے کہ اوس اور خزرج دونون باہم رشک کرتے تھے یعنی نہ کرتے تھے اوس کوئی چیز مگر کہ خزرج
کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تم اس فضیلت مین ہم سے بڑھ نہ جاؤ گے اور اسیطرح اوس بھی سو جب اوس
نے کعب کو مارا تو خزرج نے کہا کہ کوئی ایسا مرد اور بھی ہے جو حضرتؐ سے عداوت رکھتا ہو جیسے کہ کعب
رکھتا تھا سو ذکر کیا اونہون نے ابن ابی حقیق کو اور وہ خیبر مین رہتا تھا اور کہا ابن سعد نے کہ تھا مارنا
اوسکا رمضان مین چھٹے سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ ذیحجہ مین پانچوین سال مین ذقم حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي
رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ ترجمہ براء سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے ایک جماعت کو ابو رافع کیطرف بھیجا سو عبداللہ بن عتیک رات کو اوسکے گھر مین جا گھسا
اور ابو رافع سوتا تھا سو اوسنے اوسکو مار ڈالا ف جن لوگون کو حضرتؐ نے مارنے کے واسطے بھیجا
وہ یہ ہین عبداللہ بن عتیک عبداللہ بن انیس اور ابو قتادہ اور اونکا حلیف اور ایک مرد انصار سے ۔
حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ
وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ
فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ
بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ
تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَدٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا
فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ
عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ
قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ لَوْ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ قُلْتُ أَبَا رَافِعٍ قَالَ
مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا

أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے چند انصاریون کو ابورافع یہودی کے مارنے کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو اونپر سردار کیا اور ابورافع حضرتؐ کو ایذا دیتا تہا اور آپکی ایذا دینے پر لوگون کی مدد کرتا تہا (عروہ سے روایت ہے کہ اوسنے غطفان وغیرہ مشرکین عرب کو بہت مال سے حضرتؐ پر مدد دی تہی) اور حجاز مین اوسکا ایک قلعہ تھا اسمین رہتا تہا سو جب وے انصاری اُس قلعے کے نزدیک پہونچے اور حالانکہ سورج ڈوب گیا اور لوگ اپنے مویشی لیکر پہرے اور عبداللہ نے اپنے ساتہیون سے کہا کہ تم یہان بیٹھ جاؤ سو مین جاتا ہون اور قلعے کے دربان سے نرمی یعنی کوئی حیلہ کرتا ہون شائد مین قلعے مین داخل ہون سو وہ قلعے کیطرف چلا یہان تک کہ دروازے کے قریب ہوا پہر اوسنے اپنے کپڑے سے سر ڈہانکا جیسے کوئی پاخانے پہرتا ہے یعنی تا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور تحقیق لوگ قلعے مین داخل ہوئے (اگر وایت مین دروازے کے بند کرنے کی دیر کا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ قلعے والون کا ایک گدہا گم ہوا سو وے آگ کا مشعل لیکر اسکی تلاش کو نکلے سو مین ڈرا کہ مجکو پہچان نہ لین سو مین نے اپنا سر ڈہانکا) سو دربان نے اُسکو پکارا کہ اے بندے اللہ کے اگر تو قلعے مین آنا چاہتا ہو تو اندر آ کہ مین دروازے کو بند کرنا چاہتا ہون سو مین قلعے مین داخل ہوا اور چھپا (یعنی گدہون کی باندہنے کی جگہ مین جو قلعے کے دروازے کے پاس تہی) پہر جب سب لوگ قلعے مین داخل ہوئے تو اوسنے دروازہ بند کیا پہر کنجیون کو ایک میخ پر لٹکایا عبداللہ کہتا ہے سو مین نے اوٹھ کر کنجیان لین اور دروازے کو کہولا اور دستور تہا کہ رات کو لوگ ابورافع کے پاس بات چیت کیا کرتے تہے (اور ایک روایت مین ہے کہ لوگون نے اوسکے پاس رات کا کہانا کہایا اور بات چیت

کرتے رہے یہانتک کہ ایک گھڑی رات گذر گئی پہر اپنے گھرون کیطرف پہرے) اور وہ اپنے بالاخانے
مین رہتا تہا جسکی طرف سیڑہی سے چڑہا جاتا تہا سو جب اوسکے پاس سے بات کرنے والے چلے گئے
تو مین اسکیطرف چڑہا سو شروع کیا مین نے کہ جب مین کوئی دروازہ کھولتا تہا تو اوسکو اپنے اوپر اندر سے بند
کر دیتا تہا مین نے کہا یعنی غرض میرے بند کرنے سے یہ تہی کہ اگر لوگون نے مجکو معلوم کیا تو مجہ تک پہونچ
نہ سکین گے یہانتک کہ مین اوسکو مار ڈالون سو مین اوسکے پاس پہونچا تو ناگہان وہ ایک اندہیرے
گھر مین تہا اپنے عیال کے بیچ مین مجکو معلوم نہوا کہ وہ گہر مین کس جگہ ہے مین نے کہا اے ابو رافع اوسنے
کہا یہ کون ہے سو مین نے آواز والے کیطرف قصد کیا سو مین نے اوسکو تلوار سے ایک ضرب ماری اور
مین حیران تہا سو مین نے اوسکو قتل نکیا یعنی میری چوٹ خالی گئی اور ابو رافع نے چیخ ماری مین گھر سے
نکلا اور تہوڑی دیر ٹہرا پہر مین اوسکیطرف داخل ہوا سو مین نے کہا کہ اے ابو رافع یہ آواز کیسی ہے
اوسنے کہا کہ تیری مان کی کم بختی مقرر کوئی مرد گہر مین ہے اوسنے مجکو اس سے پہلے تلوار ماری پہر مین
نے اوسکو ایک تلوار ماری کہ مبالغہ کیا مین نے اوسکے زخم مین اور مین نے اوسکو قتل نہ کیا یعنی دوسری
وار سے بہی قتل نہوا (اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر مین نے اوسکا قصد کیا اور اوسکو دوسری
ضرب ماری پہر بہی قتل نہوا سو اوسنے چیخ ماری اور اوسکے گھر والے اوٹھ کھڑے ہوئے پہر مین آیا
سو مین نے اپنی آواز بدلی جیسے کوئی فریاد رس ہے سو ناگہان وہ چت پڑا تہا) سو مین نے تلوار کی
دہار اوسکے پیٹ مین رکھی یہانتک کہ اوسکی پیٹھ مین پہونچی سو مین نے معلوم کیا کہ مین نے اوسکو مار ڈالا پہر
مین ایک ایک دروازہ کھولنے لگا یہانتک کہ مین اس گہر کی سیڑہی تک پہونچا سو مین نے اپنا پیر رکہا
اور حالانکہ مین گمان کرتا تہا کہ مین زمین پر پہونچ چکا سو مین چاندنی رات مین گرا سو میری پنڈلی ٹوٹ گئی
سو مین نے اوسکو پگڑی سے باندہا پہر مین چلا یہانتک کہ دروازے پر آبیٹہا مین نے دل مین کہا کہ مین آج رات
نہین جاؤنگا یہانتک کہ مجکو یقین ہو کہ مین نے اوسکو مار ڈالا سو جب فجر کا جانور بولا تو موت کی خبر دینے والا
قلعے کی دیوار پر کھڑا ہوا سو اوسنے کہا کہ مین ابو رافع کی موت کی خبر دیتا ہون جو اہل حجاز کا سوداگر تہا سو
مین اپنے ساتہیون کیطرف چلا اور مین نے کہا کہ جلد چلو اب یہان ٹہرنا اچہا نہین سو البتہ خدا نے ابو رافع
کو قتل کیا پہر مین حضرتؐ کے پاس پہونچا اور مین نے آپ سے سب حال بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا اپنا پاؤن
دراز کر مین نے دراز کیا حضرتؐ نے اوس پر ہاتھ پہیرا (تو وہ فوراً اچہا ہو گیا جیسے کبہی بیمار ہوا ہی نہین
تہا ف نعی کے معنے موت کی خبر دینی اور عرب کا دستور تہا کہ جب اونمین کوئی بڑا رئیس مر جاتا تہا تو
ایک آدمی گہوڑے پر سوار ہو کے تمام گلی کوچون مین پہرتا تہا اور کہتا تہا کہ فلانا مر گیا (فتح) ※

حدثنا احمد بن عثمان قال حدثنا شريح قال حدثنا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن
ابي اسحاق قال سمعت البراء قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي رافع عبد
الله بن عتيك وعبد الله بن عتبة في ناس معهم فانطلقوا حتى دنوا من الحصن فقال لهم
عبد الله بن عتيك امكثوا انتم حتى انطلق انا فانظر قال فتلطفت ان ادخل الحصن ففقدوا
حمارا لهم قال فخرجوا بقبس يطلبونه قال خشيت ان اعرف قال فغطيت راسي ورجلي
وجلست كاني اقضي حاجة ثم نادى صاحب الباب من اراد ان يدخل فليدخل
قبل ان اغلقه فدخلت ثم اختبات في مربط حمار عند باب الحصن فتعشوا عند
ابي رافع وتحدثوا حتى ذهبت ساعة من الليل ثم رجعوا الى بيوتهم فلما هدات
الاصوات ولا اسمع حركة خرجت قال ورايت صاحب الباب حيث وضع مفتاح
الحصن في كوة فاخذته ففتحت به باب الحصن قال قلت ان نذر بي القوم انطلقت
على مهل ثم عمدت الى ابواب بيوتهم فغلقتها عليهم من ظاهر ثم صعدت
الى ابي رافع في سلم فاذا البيت مظلم قد طفئ سراجه فلم ادر اين الرجل فقلت
يا ابا رافع قال من هذا قال فعمدت نحو الصوت فاضربه وصاح فلم تغن شيئا قال ثم جئت
كاني اغيثه فقلت ما لك يا ابا رافع وغيرت صوتي فقال الا اعجبك لامك الويل دخل
علي رجل فضربني بالسيف قال فعمدت له ايضا فاضربه اخرى فلم تغن شيئا
فصاح وقام اهله قال ثم جئت وغيرت صوتي كهيئة المغيث واذا هو مستلق على ظهره
فاضع السيف في بطنه ثم انكفئ عليه حتى سمعت صوت العظم ثم خرجت دهشا
حتى اتيت السلم اريد ان انزل فاسقط منه فانخلعت رجلي فعصبتها ثم اتيت
اصحابي احجل فقلت انطلقوا فبشروا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني لا ابرح حتى
اسمع الناعية فلما كان في وجه الصبح صعد الناعية فقال انعى ابا رافع قال
فقمت امشي ما بي قلبة فادركت اصحابي قبل ان ياتوا النبي صلى الله عليه وسلم
فبشرته۔ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت نے عبد اللہ بن عتیک اور عبد اللہ بن عتبہ کو چند مردوں
کے ساتھ ابو رافع کے مارنے کے واسطے بھیجا سو وے چلے یہانتک کہ اوسکے قلعے کے نزدیک پہونچے
سو عبد اللہ بن عتیک نے اون سے کہا کہ تم ٹھہرو مین جاتا ہون سو دیکھتا ہون کہ کیا کرنا چاہیئے سو مین نے چاہا کہ آہستہ
بے معلوم قلعے مین گھس جاون سو اونکا ایک گدھا گم ہوا سو وہ شعل لیکر اسکی تلاش کو نکلے عبد اللہ نے کہا کہ مین ڈرا

کہ مجھکو پہچان لین سو مین اپنا سر اور پاون ڈہانک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی پاخانہ پہرتا ہے پہر دربان نے پکارا کہ جو قلعے
مین داخل ہوا چاہے تو چاہیے کہ داخل ہووے پہلے اس سے کہ مین اوسکو بند کرون سو مین قلعے مین داخل ہوا پہر مین چہپا
گدہون کے باندہنے کی جگہ مین کہ قلعے کے دروازے کے پاس تہی سو لوگون نے رات کا کہانا ابورافع کے پاس کہایا اور
بات چیت کرتے رہے یہانتک کہ ایک گہڑی رات گذر گئی پہر اپنی گہرون کی طرف پہرے پہر جب آوازین چپ
ہوئین اور مین نے کوئی حرکت نہ سنی یعنی سب سو گئے تو مین نکلا یعنی اوس جگہ سے جہان چہپا تہا اور مین نے دربان کو دیکہا
جس جگہ کہ اوسنے قلعے کی کنجی رکہی تہی سو لئے مین سو مین نے اوسکو لیا اور اوسکے ساتہ قلعے کا دروازہ کہولا مین
نے دل مین کہا کہ اگر قوم کفار نے مجکو معلوم کر لیا تو مین آسانی کے سے نکل جاؤنگا پہر مین نے اونکے دروازون کا قصد
کیا سو مین نے اونکو اونپر باہر سے بند کر دیا پہر مین سیڑہی سے ابورافع کیطرف چڑہا تو ناگہان مین نے دیکہا کہ گہر
مین اندہیرا ہے اوسکا چراغ بجہا ہوا ہے سو مجہکو معلوم نہوا کہ ابورافع کہان ہے سو مین نے کہا اے ابورافع اوسنے
کہا کون ہے سو مین نے آواز کیطرف قصد کیا اور اوسکو مارا اوسنے چیخ ماری سو میرے مارنے نے کچہ فائدہ
نہ کیا پہر مین اوسکے پاس آیا جیسے کہ مین اوسکا فریادرس ہون مین نے کہا کیا حال ہے تیرا اے ابورافع اور مین نے
اپنی آواز بدلی ابورافع نے کہا مین تجہسے تعجب کرتا ہون تیری ماں کی کم بختی کوئی مرد میرے گہر مین آگہسا اسنے مجکو
تلوار ماری عبداللہ بن عتیک کہتا ہے پہر مین نے اوسکا قصد کیا اور اوسکو دوسری بار مارا سو اوسنے بہی کچہ فائدہ
نہ کیا یعنی کارگر نہوئی سو اوسنے چیخ ماری اور اوسکے گہر والے اوٹہ کہڑے ہوئے پہر مین اپنی آواز بدل کر آیا
جیسے کوئی فریادرس ہے سو ناگہان مین نے تلوار اوسکے پیٹ پر رکہی پہر مین نے اوسپر اپنا بوجہ ڈالا یہانتک
کہ مین نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنی پہر مین نکلا اس حال مین کہ دہشتناک تہا یہانتک کہ سیڑہی پر آیا مین نے چاہا کہ
اوترون سو مین اوس سے گر پڑا سو میرا پاؤن ٹوٹ گیا مین نے اوسکو پگڑی سے باندہا پہر مین اپنے ساتہیون
کے پاس آیا لنگڑاتا ہوا یا پاس پاس قدم رکہتا سو مین نے کہا کہ جاؤ اور حضرتؐ کو خوشخبری دو پس تحقیق مین نہ جاؤنگا
یہانتک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز سنون سو جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والی چڑہی
تو اوسنے کہا کہ مین ابورافع کی موت کی خبر دیتی ہون سو مین اوٹہ کر چلا اس حال مین کہ مجکو کچہ درد نہ تہا یعنی کمال
خوشی سے مجہکو درد معلوم نہوا سو مین نے اپنے ساتہیون کو پایا پہلے اس سے کہ حضرتؐ کے پاس پہونچین سو مین نے اونکو خوشخبری
دی **ف** اس روایت مین ہے کہ میرے پاؤن کا جوڑ چہوٹ گیا اور پہلی روایت مین ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ
گئی اور ان دونون کے درمیان تطبیق یون ہے کہ پاؤن تو جوڑ سے چہوٹ گیا تہا اور پنڈلی ٹوٹ گئی تہی۔
اور یہ جو کہا کہ مین نے اپنے ساتہیون کو پایا پہلے اس سے کہ حضرتؐ کے پاس پہونچین تو یہ محمول ہے اسپر کہ جب
وہ سیڑہی سے گرا تو اوسکا پاؤن اور پنڈلی ٹوٹ گئی لیکن چونکہ اوسکو نہایت اہتمام تہا اس چیز کا کہ وہ اسمین

تہا تو اوسکو درد معلوم نہ ہوا اور چلنے پر اسنے مدد پائی پہلے اور سہر دلالت کرتا ہے قول اسکا کہ مجہکو کچہہ درد نہ تہا
پہر جب اوسپر چلنا دراز ہوا تو اوسکو درد معلوم ہوا تو اوسکے ساتہیون نے اوسکو اوٹہایا جیسا کہ ابن اسحاق
کی روایت مین ہے پہر جب حضرتؐ کے پاس آیا تو حضرتؐ نے اوسپر ہاتہہ پہیرا سو دور ہوا اوس سے سب درد
ساتہہ برکت حضرتؐ کے اور اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین جائز ہے فریب کرنا مشرک سے جسکو دعوت
پہونچ چکی ہوا اور اسیطرح ہے اور جواز قتل اس شخص کا جو مدد کرے کافر کو حضرتؐ پر اپنے ہاتہہ سے یا مال سے
یا زبان سے اور جائز ہے جاسوس بہیجنا اہل حرب پر اور چاہنا اونکی غفلت کا اور اختیار کرنا شدت کو
مشرکون کی لڑائی مین اور جائز ہے مبہم کہنا بات کا واسطے مصلحت کے اور جائز ہے تہوڑے مسلمانون کو
تعرض کرنا واسطے بہت مشرکون کے اور حکم کرنا ساتہہ دلیل اور علامت کے واسطے استدلال کرنے ابن ابی
عتیک کے ابو رافع پر اوسکی آواز سے اور اعتماد کرنا اوسکا اوپر آواز ناعی کے ساتہہ موت اوسکی کے (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ اُحُدٍ باب ہے بیان مین جنگ احد کے **ف** احد ایک پہاڑ ہے مشہور اوسکے اور مدینے
کے درمیان تین میل سے کم فاصلہ ہے اور وہ پہاڑ وہی ہے جسکے حق مین حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو
چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہین کما سیاتی فی آخر باب ہذہ الغزوۃ اور نقل کیا ہے سہیلی نے زبیر بن بکار سے
مدینے کی فضیلت کے بیان مین کہ ہارون علیہ السلام کی قبر احد مین ہے اور یہ کہ وہ موسےؑ کے ساتہہ بنی
اسرائیل کی ایک جماعت مین حج کو آئے تہے وہان فوت ہوئے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور واقع ہوا نزدیک
اسکے یہ جنگ مشہور شوال مین تیسرے سال مین ساتہہ اتفاق جمہور کے اور بعضے کہتے ہین کہ چوتہے سال
مین ابن اسحاق نے کہا کہ گیارہوین شوال کو واقع ہوا تہا اور اوسکا سبب یہ ہے جو موسی بن عقبہ نے ذکر
کیا ہے کہ جب قریش بدر سے شکست کہا کے پہرے تو جمع کیا اونہون نے عرب مین سے کافرون کو
جہانتک اونسے ہوسکا اور ابو سفیان اونکو لیکر چلا یہانتک کہ نالے کے اندر اترے احد کے پاس اور
بعضے مسلمان افسوس کرتے تہے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اون سے جنگ بدر سے یعنی بدر مین نہونیکا اونکو
بڑا افسوس تہا اور دشمن کے ملنے کی آرزو کرتے تہے اور حضرتؐ نے جمعرات کو خواب دیکہا پہر جب صبح
ہوئی تو فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکہا کہ ایک گائے ذبح کی جاتی ہے اور اللہ بہتر اور باقی ہے
اور مین نے اپنی تلوار کو دیکہا کہ کئی جگہ سے دہار ٹوٹ گئی سو مین نے اوسکو برا جانا اور وہ دو مصیبتین
ہین اور مین نے اپنے تئین دیکہا کہ مین ایک زرہ مضبوط مین ہون اصحاب نے عرض کیا کہ آپنے اسکی کیا تعبیر فرمائی
فرمایا کہ گائی کی تعبیر گائی ہے جو ہمارے درمیان ہوگی یعنی ہم مین سے کچہہ لوگ مارے جاوینگے اور زرہ
مضبوط کی تعبیر مدینہ ہے سو تم مدینے مین ٹہیرو اس سے باہر نہ نکلو سو اگر قوم کفار کوچون مین آگہسی

توہم اون سے لڑینگے اور کوٹھون پر سے اونکو تیر مارینگے سو جو لوگ کہ لڑائی کی آرزو رکھتے تھے اونہون نے کہا یا
حضرت ہمکو اس دن کی آرزو تھی اور اکثر لوگون نے مدینے مین ٹھہرنا نہ مانا اونہون نے کہا کہ ہم باہر نکلکر میدان
مین اون سے لڑینگے سو جب آپ جمعہ پڑھ کے پھرے تو ہتھیار منگوائے اور اونکو پہنا پھر حکم کیا لوگون
کو ساتھ باہر نکلنے کے تو جو لوگ انمین سے عقلمند تھے وہ پشیمان ہوئے سو اونہون نے کہا کہ یا حضرت
آپ ٹھہرین جیسا آپنے ہمکو حکم فرمایا یعنی ہم مدینے سے باہر نکلکر نہین لڑتے اگر وہ ہمارے کوچون مین آئینگے
توہم ان سے لڑینگے تو حضرت نے فرمایا کہ پیغمبر کو لائق نہین جبکہ ہتھیار اپنے لیوے یہ کہ پھرے سو
حضرت لوگون کے ساتھ نکلے اور وے ہزار مرد تھے اور مشرکین تین ہزار تھے یہانتک کہ احد کے پاس
اترے اور پلٹ آیا آپکے ساتھ سے عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقون کا سردار تھا تین سو آدمی مین اور باقی سات
سو رہے سو جب عبد اللہ بن ابی پھر آیا تو مسلمانون کے دو گروہ پچھتائے اور وہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ تھے اور مسلمانون
نے احد کے تلے صف باندھی اور مشرکین نے پتھریلی زمین مین صف باندھی اور مشقت کی انہون نے واسطے لڑائی
کے اور مشرکون کا ایک ہزار گھوڑا تھا اور خالد بن ولید سوارون کا سردار تھا اور مسلمانون کے ساتھ کوئی
گھوڑا نہ تھا اور مشرکون کا نشان دار طلحہ بن عثمان تھا اور حضرت نے عبد اللہ بن جبیر کو تیر اندازون پر سردار
کیا اور وے پچاس مرد تھے اور اونکو تاکید کی کہ اپنی جگہ نہ چھوڑین اور مسلمانون کا نشان بردار مصعب
ابن عمیر تھا سو وہ طلحہ بن عثمان سے لڑا اور اوسکو مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے مشرکون پر یہانتک کہ ہٹایا اونکو اونکے
اسباب سے اور حملہ کیا مشرکون کے سوارون نے تو پیچھے ہٹایا اونکو تیر اندازون نے تین بار سو مسلمان مشرکون
کے لشکر مین جا گھسے اور اونکو لوٹنے لگے یہ حال تیر اندازون نے دیکھا یعنی جنکو حضرت نے اپنی جگہ مین
ٹھہرنے کی تاکید کی تھی سو انہون نے اپنی جگہ چھوڑی اور داخل ہوئے لشکر مین سو دیکھا اسکو خالد بن
ولید اور اوسکے ساتھیون نے سو اونہون نے مسلمانون پر حملہ کیا ساتھ سوارون کے اور انکو جدا جدا
کر ڈالا اور کسی جھوٹے نے پکارا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے اپنی پہاڑی کی خبر لو سو مسلمان لگے بعضے بعضون
کو قتل کرتے اور وہ بیخبر تھے کہ ہم کسکو مارتے ہین اور اونمین سے ایک گروہ شکست کہا کے مدینے کیطرف
بھاگا اور باقی سب مسلمان جدا جدا ہوئے اور واقع ہوئی اونکے درمیان قتل اور ثابت رہے حضرت اپنی جگہ مین جبکہ
اصحاب آپکے گرد سے جدا جدا ہوئے اور حضرت اونکو پہاڑی مین بلاتے تھے یہانتک کہ بعضے آپ کیطرف
پھرے اور آپ پھر اس کے پاس تھے پہاڑ کے درے مین اور حضرت متوجہ ہوئے اپنے اصحاب کو تلاش
کرتے اور آگے آئے آپکو مشرکین سو انہون نے حضرت کو پتھر مارا اور آپکو خون آلودہ کیا اور آپکا اگلا دانت
توڑ ڈالا سو گذرے حضرت اصحاب مین کہ گھاٹی مین چڑھتے تھے اور آپکے ساتھ طلحہ اور زبیر تھے

اور بعضے کہتے ہین آپ کے ساتھ انصار کا ایک گروہ تہا اور مشغول ہوئے مشرکین ساتھ قتل کرنے مسلمانون کے اونکو
مثلہ کرتے تہے اونکے کان ناک اور ذکر کاٹتے تہے اور اونکے پیٹ پہاڑتے تہے اور وے گمان کرتے تہے
یعنے گمان فاسد کہ وے حضرتؐ کے دشمنونکا کام تمام کرچکے سو کہا ابو سفیان نے فخر کرتا تہا ساتھ معبودون
اپنے کے یعنے بتون کے اعل ہبل بلند ہواے ہبل اور ہبل اونکے ایک بت کا نام تہا تو عمرؓ نے اوسکو پکارا
اللہ اعلی واجل یعنی اللہ بزرگ اور بلند ہے اور مشرکین اپنے اسباب کیطرف پہرے تو حضرتؐ نے اپنے اصحاب سے
فرمایا کہ اگر مشرکین گھوڑون پر سوار ہون اور اونٹ وغیرہ اسباب اوٹہانیوالے جانورون کو اون کے
پیچہے لگاوین تو وے گھر کا ارادہ رکھتے ہین اور اگر بوجہ اوٹہانیوالے جانورون پر سوار ہون اور گھوڑون پر
سوار نہون تو وہ پہر لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین سو سعد بن ابی وقاص انکے پیچہے گیا پہر پہر آ اوسنے کہا کہ مین
نے گھوڑون کو دیکہا کہ سواری کیواسطے تیار کئے گئے ہین سو مسلمانون کے دل خوش ہوئے اور اپنے
مقتولون کیطرف پہرے اور اونکو اونکے کپڑون مین دبایا نہ اونکو نہلایا اور نہ اونکا جنازہ پڑہا اور ظاہر ہوئی
خیانت یہود کی اور جوش مارا مدینے نے ساتھ نفاق کے سو یہود نے کہا کہ اگر پیغمبر ہوتا تو قریش اوسپر غالب نہ ہوتے
اور منافقون نے کہا کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو اونکو یہ مصیبت نہ پہونچتی علماء نے کہا کہ بیچ قصے احد کے اور جو
اسمین مسلمانون کو مصیبت پہونچی فوائد اور حکم ربانی سے کئی چیزین ہین ایک انمین سے معلوم کروانا ہے
مسلمانون کو بد ہونا عاقبت نافرمانی کا اور نحوست ارتکاب نہی کی واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ترک کرنی
تیراندازون کی سے اپنی جگہ کو جسکے نہ چہوڑنے کا حضرتؐ نے اونکو حکم فرمایا تہا اور ایک یہ کہ دستور ہے کہ
پیغمبر لوگ مبتلا ہوتے ہین اور انجام انکا بخیر ہوتا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے بیچ قصے ہرقل کے ساتھ ابو سفیان کے
اور حکمت اسمین یہ ہے کہ اگر وے ہمیشہ فتحیاب ہون تو داخل ہو مسلمانون مین جو اونمین داخل نہین یعنی منافق
اور نہ جدا ہو سچا جہوٹے سے اور اگر ہمیشہ شکست پاوین تو نہ حاصل ہو مقصود پیغمبری کا تو حکمت ربانی نے چاہا کہ
دونو امر جمع ہون واسطے جدا ہونے سچے کے جہوٹے سے اور یہ اسواسطے ہے کہ منافقون کا نفاق مسلمانون
سے پوشیدہ تہا سو جب یہ قصہ جاری ہوا اور اہل نفاق نے اپنا نفاق ظاہر کیا قول سے اور فعل سے تو اشارہ
تصریح ہوگیا اور مسلمانون نے معلوم کیا کہ انکے گھرون مین اونکے دشمن ہین سو اونکے واسطے مستعد ہوئے
اور اون سے پرہیز کی اور یہ کہ بیچ تاخیر مدد کے بعض جگہون مین توڑنا ہے واسطے نفس کے سو جب مبتلا ہوئے
مسلمان تو صبر کیا اور بے صبری کی منافقون نے اور ایک یہ کہ تیار کئے ہین اللہ نے اپنے بندون
کیواسطے درجے بہشت مین کہ وہ عملون کے ساتھ ان درجون تک نہین پہونچ سکتے سو مقرر کئے اللہ نے
واسطے اونکے اسباب مبتلا ہونے کا ساتھ مصیبتون کے تاکہ اونکے طرف پہونچین اور یہ کہ شہادت اعلی

مرتبہ ولیون کا ہے سو خدا نے انکو شہادت کو انکی نصیب کیا اور یہ کہ ارادہ کیا ہے اسنے اپنے دشمنون کی ہلاک کرنے کا پس مقرر کیئے واسطے اونکے وہ اسباب کہ اونکے ساتھ اسکے مستحق ہون اپنے کفر اور سرکشی اور زیادتی کے سبب سے بیچ ایذا دینے اوسکے دوستون کے سو کہا ساتھ اوسکے گناہ مسلمانون کا اور مٹایا ساتھ اوسکے کافرون کو پہر بخاری نے سورہ آل عمران کے چند آیتین اس باب مین اور جو اوسکے بعد ہے ذکر کین اور وہ سب جنگ احد کے ساتھ تعلق رکھتی ہین اور کہا ابن اسحاق نے کہ خدا تعالے نے احد کے حق مین آل عمران کے ساٹھ آیتین اتارین اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ آل عمران کی اکیسوبیس آیت احد کے حق مین اتری یعنے واذ غدوت من اہلک تبوء المومنین سے امنۃ نعاسا تک (فتح) وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔ اور خدا نے فرمایا کہ یاد کر اے محمد اوس وقت کو جبکہ فجر کو نکلا تو اپنے گھر سے بٹھلانے لگا مسلمانون کو لڑائی کی ٹھکانون پر اور اللہ سنتا جانتا ہے اور خدا نے فرمایا کہ سست نہو جاؤ اور غم نہ کہاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو اگر تمنے زخم پایا تو وہ لوگ بہی پاچکے ہین زخم ایسا ہی اور یہ دن بدلتے لاتے ہین ہم اونکو لوگون مین ایکی بہت فائدون کے اور اسواسطے کہ معلوم کرے انکو جنکو ایمان ہے اور کرے بعضے تم مین شہید اور اللہ چاہتا نہین ناحق والون کو اور اسواسطے کہ نکہارے اللہ ایمان والون کو اور مٹاوے منکرون کو کیا تمکو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے بہشت مین اور ابہی جدا نہین کئے اللہ نے جو لڑنیوالے ہین تم مین اور پہلے اس سے کہ جدا کرے صابرون کو اور تم آرزو کرتے تہے مرنے کی اوسکی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھا تمنے اسکو آنکھون کے سامنے **ف** روایت کی طبرانی نے زہری کی طریق سے کہ بہت ہوا حضرت صلعم کے اصحاب مین قتل ہونا اور زخمی ہونا یہانتک کہ ہر آدمی کو اوس سے حصہ پہونچا سو اصحاب بہت غمناک ہوئے سو خدا نے انکی بہت خوب ماتم پرسی کی یعنی یہ آیت اوتاری فلا تہنوا ولا تحزنوا اور قتادہ سے روایت ہے کہ خدا نے انکی ماتم پرسی کی اور رغبت دلائی انکو لڑنے کی اپنے دشمنون سے اور منع کیا انکو عاجز ہونے سے اور ابن جریج کے طریق سے روایت ہے لا تہنوا کی تفسیر مین یعنی نہ ضعیف ہو جاؤ اپنے دشمن کے کام مین

اور نہ غم کھاؤ نفسون مین اسواسطے کہ تحقیق تم ہی غالب رہوگے کہا اور سبب اسمین یہ ہے کہ جب وے جدا جدا ہوئے پہر پہاڑ
کے وے کیطرف پہرے تو کہنے لگے کہ فلانے کا کیا حال ہے اور فلانے کا کیا حال ہے سو بعضون نے
بعضون کو موت کی خبر دی اور باہم چرچا کیا کہ حضرتؐ مارے گئے سو تہے فکر اور غم مین سو جس حالت مین کہ
وے اسیطرح تہے کہ ناگہان خالد بن ولید (اور وہ اوسوقت ابہی مسلمان نہین ہوا تہا) کافرون کی سواری لیکر
اونچا ہوا سو چند مسلمان تیرانداز کہڑے ہوئے سو اونہون نے چڑہ کے کافرون کے سوارون کو تیرون سے
مارا یہانتک کہ خدا نے انکو شکست دی اور غالب ہوئے مسلمان کافرون کے سوارون پر اور ملے حضرتؐ
سے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سامنے سے آیا خالد بن ولید چاہتا تہا کہ پہاڑ پر چڑہ کے مسلمانون سے
اونچا ہووے تو حضرتؐ نے دعا کی کہ الہی ہمپر غالب نہ ہون سو خدا نے یہ آیت اوتاری کہ نہ سست ہو جاؤ اور
نہ غم کہاؤ اور تم ہی غالب رہوگے (فتح) **وقولہ** وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ
تَسْتَاصِلُونَهُمْ قَتْلًا بِإِذْنِهٖ حَتّٰى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا
أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ
لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الآية یعنی اور خدا نے فرمایا اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب تم لگے اونکو کاٹنے
یعنی جڑہ سے اوکہاڑتے ہو تم اونکو ساتھ قتل کے اوسکے حکم سے اوسوقت تک کہ تمنے نامردی کی اور کام مین
جہگڑا ڈالا اور نافرمانی کی تمنے بعد اسکے کہ تمکو دکہا چکا تمہاری خوشی کی چیز کوئی تم مین سے چاہتا ہے دنیا کو اور
کوئی تم مین سے چاہتا ہے آخرت کو پہر تمکو پہیر دیا اون سے تاکہ تمکو آزماوے اور وہ تمکو معاف کر چکا اور اللہ
فضل رکہتا ہے ایمان والون پر اور نہ تم گمان کرو ان لوگون کو جو مارے گئے خدا کی راہ مین مردے آخر آیت تک
ف روایت کی ہے طبری نے سدی وغیرہ کی طریق سے کہ مراد ساتھ وعدے کے اس آیت مین
قول حضرتؐ کا ہے واسطے تیراندازون کے کہ مقرر تم اونپر غالب ہو جاؤگے سو تم اپنی جگہ نہ چہوڑو یہانتک کہ
مین تمکو حکم کرون اور تحقیق ذکر کیا ہے بخاری نے قصہ تیراندازون کا اس باب مین اور مین اسکی شرح ذکر کرونگا
اور مجاہد سے روایت ہے کہ تحسونہم کے معنے ہین کہ تم اونکو قتل کرنے لگے اور طبری نے روایت کی ہے
کہ حضرتؐ نے تیراندازون سے فرمایا کہ ہم ہمیشہ غالب ہین جب تک کہ تم اپنی جگہ مین ثابت رہو اور پہلے اہل
طلحہ نکلا تہا سو وہ مارا گیا پہر مسلمانون نے مشرکون پر حملہ کیا اور اونکو شکست دی اور حملہ کیا خالد بن ولید
نے اور تہا وہ مشرکون کے سوارون مین تیراندازون پر سو تیراندازون نے اوسکو تیرون سے مارا
سو وہ پیچہے بہاگا پہر تیراندازون نے اپنی جگہ چہوڑی اور غنیمت لوٹنے کو لشکر مین داخل ہوئے سو خالد نے

اپنے سوارون کو للکارا سو مارا گیا جو باقی رہا تیر اندازون سے اونمین سے تہا سردار اونکا عبد اللہ بن جبیر اور
جب مشرکون نے اپنے سوارون کو غالب دیکہا تو پہرے اور مسلمانون پر حملہ کیا سو اونکو شکست دی اور
بہت کوشش کی انکے مارنے مین اور یہ جو فرمایا کہ پہر تمکو اُن سے اُلٹ دیا تو اسمین اشارہ ہے طرف
پہرنے مسلمانون کے کافرون سے بعد اسکے کہ اونپر غالب ہوئے جبکہ واقع ہوئے تیر اندازون سے
رغبت بیچ مال غنیمت کے اور اسی کیطرف اشارہ ہے ساتھ قول اوسکے کے کہ بعضے تم مین سے دنیا چاہتے
ہین اور بعضے آخرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجکو گمان نہ تہا کہ کوئی حضرت کے اصحاب
مین سے دنیا چاہتا ہوگا یہانتک کہ احد کے دن یہ آیت اُتری کہ بعضے تم مین سے دنیا چاہتے ہین
اور بعضے آخرت اور یہ جو فرمایا کہ نہ گمان کرو اون کو جو خدا کے راہ مین مارے گئے مردے الخ تو مسلم مین مسروق
سے روایت ہے کہ ہمنے عبد اللہ بن مسعود سے اس آیت کے معنے پوچہا اسنے کہا کہ ہمنے حضرت
سے اسکے معنے پوچہے تہے تو ہمسے کہا گیا کہ جب تمہارے بہائی احد کے دن شہید ہوئے تو خدا نے انکی
روحین سبز جانورون کی پوٹون مین ڈالین وہ بہشت کی نہرون پر جاتی ہین اور اونکے میوے کہاتی ہین پہر
ذکر کین بخاری نے پیچہے ان آیتون کے حدیثین جو بجائے تفسیر کی ہین واسطے ان آیتون کے مذکور ہوئین
(فتح) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ
عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ یہ جبریل ہے اپنے
گہوڑے کا سر تہامے اوسپر لڑائی کے ہتہیار ہین **ف** مشہور اس متن مین دن بدر کا ہے کما تقدم نہ دن احد کا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي
هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ
فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے
کہ حضرت نے نماز پڑہی احد کے شہیدون پر بعد آٹہ برس کے مانند وداع کرنے والے کے واسطے زندون
اور مردون کے پہر منبر پر چڑہے سو فرمایا کہ البتہ مین تمہارے آگے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر
آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون قیامت مین اور البتہ

تمہارے وعدے کی جگہ حوض ہے کہ حوض پر تم مجھے ملوگے اور البتہ مین حوض کوثر کو دیکھ رہا ہون اپنی اس جگہ سے اور البتہ مجکو تم پر اسکا ڈر نہین کہ تم مشرک ہو جاؤگے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد نہ کرنے لگو سو وہ اخیر نظر تہی کہ مین نے اس سے حضرتؐ کو دیکہا یعنی اُسکے بعد پہر مجکو حضرتؐ کی زیارت نہین ہوئی کہ حضرتؐ بہت جلدی فوت ہو گئے **ف** اور وداع کرنا زندون کا تو ظاہر ہے اسواسطے کہ اسکا سیاق مشعر ہے کہ یہ واقعہ حضرتؐ کی اخیر زندگی مین تہا اور اسپر وداع کرنا مردون کا سو احتمال ہے کہ ہو مراد صحابی کی ساتہہ اسکے بند ہونا زیارت کرنا حضرتؐ کا مردون کو ساتہہ بدن مبارک اپنے کے اسواسطے کہ حضرتؐ اپنے مرنے کے بعد اگرچہ زندہ ہین لیکن وہ زندگی اخروی ہے نہین مشابہ ہے زندگی دنیاوی کو اور احتمال ہے کہ مراد ساتہہ وداع کرنے مردون کے وہ چیز ہو جو اشارہ کیا ہے طرف اسکی عائشہؓ کی حدیث مین بخشش مانگنے سے واسطے اہل بقیع کے اور اس حدیث کی شرح جنائز مین گذر چکی ہے (تمت) حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء قال لقينا المشركين يومئذ فاجلس النبي صلى الله عليه وسلم جيشا من الرماة وامر عليهم عبد الله وقال لا تبرحوا ان رأيتمونا ظهرنا عليهم فلا تبرحوا وان رأيتموهم ظهروا علينا فلا تعينونا فلما لقينا هربوا حتى رأيت النساء يشتددن في الجبل رفعن عن سوقهن قد بدت خلاخلهن فاخذوا يقولون الغنيمة الغنيمة فقال عبد الله عهد الي النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تبرحوا فابوا فلما ابوا صرف وجوههم فاصيب سبعين قتيلا واشرف ابو سفين فقال افي القوم محمد فقال لا تجيبوه فقال افي القوم ابن ابي قحافة قال لا تجيبوه فقال افي القوم ابن الخطاب فقال ان هؤلاء قتلوا فلو كانوا احياء لاجابوا فلم يملك عمر نفسه فقال كذبت يا عدو الله ابقى الله لك ما يخزيك قال ابو سفين اعل هبل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله اعلى واجل قال ابو سفين لنا العزى ولا عزى لكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله مولانا ولا مولى لكم قال ابو سفين يوم بيوم بدر والحرب سجال وتجدون مثلة لم امر بها ولم تسؤني ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ ہم جنگ احد کے دن مشرکون سے ملے تو حضرتؐ نے تیر اندازون کا ایک لشکر پہاڑ کے ناکے پر بٹہایا اور عبد اللہ بن جبیر کو اونکا سردار کیا اور اُن سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹیو اگر تم ہمکو دیکہو کہ ہم اونپر غالب ہوئے تو تم اپنی جگہ سے نہ ہٹیو

ن سبعون

جب تک کہ مین تمکو بلا نہ بہیجون اور تم اگر انکو دیکہو کہ وہ ہمپر غالب ہوے تو ہماری مدد نہ کرنا جب تک کہ مین تمکو بلا نہ بہیجون
(اور ایک روایت مین ہے کہ اگر چہ ہمکو جانور اچک لیجاوین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے انکو ایک جگہہ
مین کھڑا کیا پہر فرمایا کہ ہماری پشت کو نگہ رکہو کہ کوئی ہمارے پیچہے سے پہر نہ آپڑے) سو جب ہم کافرون سے
ملے تو وہ بہاگے انکو شکست ہوئی یہانتک کہ مین نے عورتون کو دیکہا کہ پہاڑ مین دوڑتی ہین اپنی پنڈلیون
سے کپڑا اوٹہائے یعنی تاکہ انکو جلد بہاگنا آسان ہو اور بہاگنے مین کپڑا نہ اٹکے) اس حال مین کہ انکی پازیبین
ظاہر ہوئی پیچ تیر اندازنا کے والے کہنے لگے کہ لو غنیمت لو غنیمت تو عبد اللہ نے کہا کہ حضرتؐ نے
مجکو تاکید کی ہے کہ تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو سو اسکے ساتہیون نے نہ مانا سو جب انہون نے کہا
نہ مانا تو انکے منہ پہیرے گئے یعنی حیران ہو گئے اور نہ جانا انہون نے کہ کہان جاوین سو مسلمانون
مین سے ستر مرد مارے گئے سو ابو سفیان (اور وہ کافرون کا رئیس تہا) اونچا ہوا سو اسنے کہا کہ کیا
مسلمانون مین محمدؐ زندہ ہین حضرتؐ نے فرمایا اسکو جواب نہ دو پہر اسنے کہا کہ کیا مسلمانون مین ابو بکرؓ
زندہ ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو جواب نہ دو پہر اسنے کہا کہ کیا قوم مین عمر خطابؓ کا بیٹا ہے پہر ابو سفیان نے
کہا کہ یہ لوگ مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو البتہ جواب دیتے سو عمر فاروق اپنے تئین نہ روک سکے سو کہا
تو جہوٹا ہے اے دشمن اللہ کے باقی رکہا ہے اللہ نے واسطے تیرے جو تجکو ذلیل کرے ابو سفیان نے
کہا کہ بلند ہو اے ہبل یعنی تیرا دین غالب ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو جواب دو اصحاب نے عرض کیا کہ ہم
کیا کہین فرمایا کہو اللہ ہی بلند تر اور بزرگ تر ابو سفیان نے کہا کہ ہمارے واسطے عزی ہے یعنی ہمارا مددگار
ہے اور نہین عزی مددگار واسطے تمہارے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو جواب دو کہا ہم کیا کہین فرمایا
کہو اللہ ہی مددگار ہمارا اور نہین مددگار تمہارا ابو سفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور
لڑائی ڈول ہے یعنی کبہی اسکی فتح اور کبہی اُسکی اور تم میدان جنگ مین ناک کان کٹا پاؤگے مین نے اسکا
حکم نہین کیا اور نہ مین اسکو برا جانتا ہون اگر چہ ہے واقع ہونا اسکا بغیر حکم میرے کے ف یہ جو
کہا کہ غنیمت لو غنیمت لو تو ایک روایت مین ہے کہ عبد اللہ کے ساتہیون نے کہا کہ تمہارے یار یعنی
مسلمان غالب ہوے اب تم کیا انتظار کرتے ہو تو عبد اللہ نے کہا کہ کیا تم بہول گئے جو حضرتؐ نے
تمسے فرمایا تہا انہون نے نہ مانا کہا کہ قسم ہے ہم البتہ لشکر مین جاتے ہین اور غنیمت پاتے ہین
اور ابن عباسؓ کی حدیث مین ہے کہ جب کافرونکو شکست ہوئی اور مسلمانون نے کافرونکے لشکر مین لوٹ
شروع کی تو ناکے والے تیر انداز سب لٹ آئے اور لشکر مین داخل ہو گئے لوٹنے لگے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفین باہم مل گئین سو جب ناکا تیر اندازون سے خالی ہوا پہر دوسرے متعین تہے

تو کفار کے اسوار اس ناکے سے مسلمانوں پر آپڑے سو بعضے بعضوں کو مارنے لگے اور باہم مل گئے سو مسلمانوں
سے بہت آدمی مارے گئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور شیطان نے پکارا کہ محمد مارے گئے یہیں ہیں معنی
اس آیت کے کہ جب رسول اونکو پچھاڑے میں بلاتا تہا سو حضرتؐ کے ساتھ بارہ مرد کے سوائے کوئی
باقی نہ رہا اور ایک روایت میں ہے کہ بعضے صحاب بہاگ کے مدینے میں چلے گئے اور بعضے پہاڑ پر چڑہ گئے
اور حضرتؐ اپنی جگہ میں ثابت رہے لوگوں کو بلاتے اللہ کی طرف تو ابن قمیئہ کافر نے آپکو پتہر مارا اور آپکا
دانت توڑ ڈالا اور آپکے چہرے میں زخم کیا پہر تیس مسلمان حضرتؐ کیطرف پہرے اور ایذا سے آپکو دور
کرنے لگے سو طلحہ اور سہل بن حنیف نے اونمیں سے آپ کو اوٹہایا یعنے آپکو پردہ کیا سو طلحہ کو تیر لگا اوسکا
ہاتھ سوکھ گیا اور جو پہاڑ کیطرف بہاگے تہے اونمیں سے بعضوں نے کہا کہ کاشکے کوئی ہمارا ایلچی ہوتا
کہ ہم عبداللہ بن ابی کیطرف کہلا بہیجیں کہ ہمارے واسطے ابوسفیان سے پناہ مانگتا تو انس بن النضر نے کہا
کہ اے قوم اگر محمد مارا گیا ہے تو محمد کا رب تو نہیں مرا بس لڑو جسپر وہ لڑا یعنے اللہ کے دین پر اور قصد
کیا حضرتؐ نے پہاڑ کا تو ایک مرد نے آپکے اصحاب میں سے آپکو تیر مارنا چاہا یعنی اسنے آپکو نہ پہچانا کہ
حضرتؐ ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جب لوگوں نے یہ بات سنی تو آپکے پاس جمع ہو
اور پہر آئے اور یہ جو کہا کہ تم مثلہ پاؤ گے تو ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ہندہ ابوسفیان کی عورت
کافروں کی عورتوں کو اپنے ساتھ لیکر میدان میں لے گئی تو سب مل کر شہیدوں کے ناک کان کاٹنے لگیں
یہانتک کا اسنے ایک کہنا اور ہار بنایا اور حمزہ کا پیٹ چیر کر اوسکا جگر نکالا اور اوسکو منہ میں چبایا سو اوسکو
نہ نگل سکے سو اوسکو پہینک دیا اور اس حدیث میں اور بہی کئی فائدے ہیں مرتبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کا حضرتؐ سے
اور خاص ہونا دونوں کا ساتھ آپکے باینطور کہ حضرتؐ کے دشمن نہیں پہچانتے تہے کسیکو خاص ساتھ آپکے سوائے
ان دونوں کے ہو اسطے کہ ابوسفیان نے ان دونوں کے سوائے اور کسی کا حال نہیں پوچھا کہ جیتا ہے یا مر گیا
اور یہ کہ لائق ہے واسطے آدمی کے کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرے اور اقرار کرے ساتھ قصور کے اوا سے کرنے
شکر اوسکے سے اور اسمیں نحوست سے ارتکاب نہی کی اور یہ کہ اوسکا ضرر عام ہوتا ہے اوس شخص کو
جس سے نہ واقع ہوا ہو جب کہ خدا نے فرمایا کہ بچو فتنے سے کہ نہ پہونچے ظالموں کو تم میں سے خاصکر اور یہ کہ
جو دنیا اختیار کرے اوسکی آخرت کو نقصان ہوتا ہے اور اسکو دنیا بہی حاصل نہیں ہوتی اور سمجہا جاتا ہے
اس واقعہ سے بعضا اصحاب کا ایسا کام پہر کرنے سے اور مبالغہ کرنا فرمانبرداری میں اور بعضا دشمنوں سے
جو ظاہر کرتے سے کہ وہ انمیں سے ہیں اور حالانکہ وے انمیں سے نہیں اور اسکیطرف اشارہ ہے اس

آیت میں یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم اونکو لوگوں میں بہانتک کہ کہا کہ تا کہ نکہارے اللہ مسلمانوں کو اور

مٹا دے کافروں کو اور خدا نے فرمایا نہیں ہے اللہ کہ چھوڑے تمکو اوس چیز پر کہ تم اوس پر ہو یہانتک کہ جدا کرے
ناپاک کو پاک سے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے مرسل کہ جب حضرتؐ پہاڑ پر چڑھے ہے تو ابو
سفیان آپکے پاس آیا سو کہا کہ لڑائی ڈول میں یعنی آگے تمہاری فتح ہوئی تھی اور اب ہماری پھر سارا قصہ ذکر
کیا سو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری اگر پہونچا تمکو زخم تو پہونچ چکا ہے کافروں کو زخم مثل اوسکی اور یہ دن بدلتے
لاتے ہیں ہم اونکو لوگوں میں (فتح) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ ترجمہ. جابرؓ سے روایت ہے
کہ احد کے دن صبح کو لوگوں نے شراب پی (اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا) پھر مارے گئے شہید ہو کے
ف اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ شراب کا حرام ہونا احد کے بعد تھا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ
غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ
مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا
أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے
کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس افطار کے وقت کھانا لایا گیا یعنی گوشت روٹی اور وہ روزے دار تھے سو کہا
کہ شہید ہوئے مصعب بن عمیر اور وہ مجھسے بہتر تھے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر انکا سر ڈھانکا جاتا تھا تو
انکے پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر انکے پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو انکا سر کھل جاتا تھا اور شہید ہوئے
حمزہ اور وہ بھی مجھسے بہتر تھے یعنی وہ بھی ایک چادر میں کفنائے گئے پھر کشائش ہوئی ہمارے واسطے دنیا سے
اسقدر کہ کشائش ہوئی یا کہا کہ ملی ہمکو دنیا اسقدر کہ ملی اور البتہ ہمنے خوف کیا کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہمکو دنیا
میں جلد دیا گیا ہو پھر رونے لگے یہانتک کہ کھانا چھوڑ دیا ف مصعب بن عمیر ایک بڑے بھاری صحابی تھے
پہلے مسلمانوں اور مہاجروں میں سے ہیں اور تھے پڑھاتے لوگوں کو پہلے اس سے کہ حضرتؐ مدینے میں آویں
ابن اسحاق نے کہا کہ عمرو بن قمیہ نے مصعب کو شہید کیا تھا اس نے گمان کیا تھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں سو وہ اسکو مار کے قریش کی طرف پھرا اور کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا اور یہ جو اوسنے کہا
کہ وہ مجھسے بہتر تھا تو یہ اس نے تواضع کے رو سے کہا اور احتمال ہے کہ ہو وہ کوئی چیز کہ ٹھہرا پایا اسپر امر فضیلت
دینے عشرہ کی سے اوپر غیر انکے کے بہ نسبت اس شخص کے ہے کہ نہ شہید ہوا ہو حضرتؐ کے زمانے میں اور یہ جو کہا
کہ پھر کشادہ ہوئی ہمارے واسطے دنیا اسقدر کہ کشادہ ہوئی تو اشارہ کیا ہے اسنے ساتھ اسکے طرف

اس چیز کے کہ کھولی گئی واسطے انکے فتوح سے یعنی ملک فتح ہوئی اور غنیمتیں ہاتھ آئیں اور حاصل ہوئے واسطے انکے اموال اور تہا واسطے عبدالرحمن کے اس سے حصہ وافر اور یہ جو کہا کہ اسنے کہا چہوڑا تو ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اونہون کہانا نہ کہایا اور اس حدیث مین فضیلت ہے زہد کی اور یہ کہ جو دین مین فاضل ہو اوسکو لائق ہے یہ کہ باز رہے دنیا کی بہتایت سے تاکہ اسکی نیکیان کم نہو جاوین اور اسی کیطرف اشارہ کیا عبدالرحمن نے کہ ہمکو خوف ہوا کہ ہماری نیکیون کا ثواب ہمکو دنیا مین دیا گیا ہو اور زیادہ بیان اسکا کتاب الرقاق مین آویگا کہا ابن بطال نے کہ اس حدیث مین سے کہ لائق ہے ذکر کرنا سیر صالحین کا اور کمی انکی کا دنیا مین تاکہ کم ہو رغبت بیچ اسکے اور تہا رونا عبدالرحمن کا واسطے ڈرنے کے اس سے کہ اگلون کے ساتھ نہ ملے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّۃِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے احد کے دن حضرتؐ سے کہا بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین مارا جاؤن تو کہان ہونگا فرمایا بہشت مین تو ڈالین اسنے کہجورین جو اسکے ہاتھ مین تہین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا ف اور ایک روایت مین ہے کہ جب تک مین یہ کہجورین کہاؤن گا تب تک ضرور ہے کہ جیتا رہون اور البتہ یہ زندگی ہے دراز پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا اور اس حدیث مین بیان ہوا اس چیز کا کہ تہے اسپر اصحاب محبت مدد کرنے اسلام کی سے اور رغبت کرنے سے شہادت مین واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ وَمِنَّا مَنْ مَضٰی اَوْ ذَھَبَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا کَانَ مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ لَمْ یَتْرُکْ اِلَّا نَمِرَۃً کُنَّا اِذَا اَعْطَیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا اُعْطِیَ بِھَا رِجْلَاہُ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِھَا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلِہِ الْاِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰی رِجْلِہٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا ترجمہ خبابؓ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی اللہ سے رضامندی چاہنے کو سو واجب ہوا ہمارا ثواب خدا پر سو ہم مین سے بعض وہ شخص ہے جو مر گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کہایا یعنی مال غنیمت سے حصہ نہ پایا اور دنیا کے مال سے فائدہ نہ اوٹہایا انہین سے مصعب بن عمیر تہے کہ احد کے دن شہید ہوئے نہ چہوڑے انہون نے مال دنیا سے کچھ چیز مگر ایک کملی کہ جب ہم اس سے انکا سر ڈہانکتے تہے تو انکے پاؤن کھل جاتے تہے اور جب اس سے انکے

پاؤن ڈہلکے جاتے تہے تو اونکا سر کہل جاتا تہا تو حضرتؐ نے ہمکو فرمایا کہ اس سے اوسکا سر ڈہانکو اور اوسکے
پاؤن پر اذخر ڈال دو اور بعض ہم مین سے وہ ہے کہ اوسکا میوہ پکا سو وہ اوسکو چنتا ہے یعنی اوسنے دنیا
کے مال سے خوب فائدہ پایا **ف** اسکی شرح جنائز مین گذر چکی ہے۔ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ
عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْهَدَنِي اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ
هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ
بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ اَيْنَ يَا سَعْدُ اِنِّي اَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ دُوْنَ اُحُدٍ فَمَضٰى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتّٰى
عَرَفَتْهُ اُخْتُهُ بِشَامَةٍ اَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ
بِسَهْمٍ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ اوسکا چچا یعنی انس بن نضر بدر مین حاضر نہوا تو اوسنے کہا (افسوس) کہ مین
حضرتؐ کے پہلے جنگ مین آپکے ساتھ حاضر نہوا اگر خدا نے مجھکو حضرتؐ کے ساتھ جنگ مین حاضر کیا تو البتہ
خدا دیکھیگا جو مین لڑائی مین مبالغہ کرونگا سو وہ احد کے دن کافرون سے ملا سو مسلمانونکو شکست ہوئی
تو اوسنے کہا کہ الٰہی مین عذر کرتا ہون تیرے آگے اس چیز سے کہ انہون نے کی یعنی مسلمانون نے
یعنی انکے بہاگنے سے اور مین بیزاری ظاہر کرتا ہون تیرے آگے اس چیز سے کہ اوسکو مشرکین لائے
سو اپنی تلوار لیکر آگے بڑہا اور سعد بن معاذ سے ملا سو کہا کہ کہان جاتا ہے اے سعد مقرر مین پاتا
ہون بہشت کی خوشبو پاس احد کے سو جنگ مین گیا اور شہید ہوا سو نہ پہچانا گیا یہانتک کہ اوسکی
بہن نے اوسکو پہچانا خال سے یا اونگلی کے سرے سے اور اوسکے بدن مین اسی زخم تہے نیزے کے
اور ضرب تلوار سے اور مارنے تیر کے سے **ف** یہ جو اوسنے کہا کہ مین بہشت کی خوشبو پاتا ہون
تو احتمال ہے کہ یہ حقیقت پر ہو باینطور کہ سونگہی ہوا اوسنے خوشبو زائد اس چیز سے کہ معلوم ہے
سوا اوسنے معلوم کیا کہ وہ بہشت کی خوشبو ہے اور احتمال ہے کہ بولا ہو اسکو باعتبار اس چیز کے کہ
نزدیک اوسکے تہی یقین سے یہانتک کہ جو چیز اس سے غائب تہی وہ اوسکو بمنزلہ محسوس کی ہو گئی
اور معنی یہ ہین کہ مین جس جگہ مین لڑتا ہون وہ مجھکو بہشت مین لیجاویگی اور دلالت کی اس حدیث نے اوپر
نہایت دلاوری انس بن نضرؓ کے اسطور سے کہ سعد بن معاذؓ باوجود ثابت رہنے کے دن احد کے
نہ جرأت کی اس چیز پر کہ کیا انس بن نضر نے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمنے اوسکو پایا کہ مشرکون نے
اوسکا ناک کان کاٹ ڈالا تہا انس نے کہا ہم دیکہتے تہے کہ اوتری یہ آیت اوسکے حق مین اور اوسکے ساتھیون

کے حق مین ایمان والون مین سے کتنے مرد ہین کہ سچ کر دیکھایا انہون نے جو قول کیا تہا اللہ سے پس کوئی ایسا ہے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ یعنی شہید ہوا اور کوئی انہین راہ دیکھتا ہے اور ایک روایت مین انس سے ہے کہ یہ آیت انس بن نضر کے حق مین اتری اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا شدت کو جہاد مین اور خرچ کرنا مرد کا اپنی جان کو بیچ طلب کرنے شہادت کے اور پورا کرنا عہد کو (فتح) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ فَقَدْتُ اٰيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ مین نے گم کی ایک آیت سورہ احزاب کی جبکہ ہمنے قرآن کو نقل کیا کہ مین حضرت سے سنتا تہا کہ اسکو پڑہتے تہے سو ہمنے اسکو تلاش کیا سو ہمنے اسکو خزیمہ انصاری کے پایا کہ ایمان والون مین سے بعضے ایسے مرد ہین جنہون نے سچ کر دکہایا جو قول کیا تہا اللہ سے سو ان مین سے کوئی اپنا قرار پورا کر چکا اور کوئی انتظار کرتا ہے سو ہمنے اسکو اپنی اسکی سورت قرآن مین ملا دیا ف اسکی شرح فضائل قرآن مین آویگی حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهٗ وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُوْلُ نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا وَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ جب حضرت جنگ احد کیطرف نکلے تو پلٹ آئے کچھ لوگ ان لوگون مین سے جو حضرت کے ساتھ نکلے تہے یعنی عبداللہ ابی رئیس منافقون کا اور اسکے ساتھی اور حضرت کے اصحاب دو گروہ ہوئے یعنی ان لوگون کے حکم مین جو عبداللہ ابی کے ساتھ پھرے ایک گروہ کہتے تہے کہ ہم ان سے لڑتے ہین اور ایک گروہ کہتے تہے کہ ہم ان سے نہین لڑتے پس یہ آیت اتری سو کیا حال ہے تمہارا اے مسلمانو منافقون کے حق مین دو گروہ رہے ہو اور خدا نے الٹ دیا ہے انکو طرف کفر کی بسبب اسکے کہ انہون نے کمایا اور حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ گناہون کو دور کر ڈالتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے ف جو لوگ کہ جنگ احد کے دن حضرت کے ساتھ سے پھر آئے تہے وہ عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھی منافقین تھے اور یہ موسی بن عقبہ کی روایت

مین صریح آچکا ہے جیسے کرا سنے مغازی مین روایت کی ہے اور یہ کہ عبداللہ بن ابی کی رائے حضرتؐ کی موافق تہی
اس امر مین کہ مدینے مین ٹہرین میدان مین نکلکر نہ لڑین سو جب اسکے سواے اور لوگون نے نکلنے کیطرف
اشارہ کیا اور حضرتؐ نے انکا کہا مانا اور جنگ کے واسطے باہر نکلے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتہیون سے کہا کہ
حضرتؐ نے انکا کہا مانا اور ہمارا کہا نہین مانا ہم اپنی جانون کو کس چیز پر قتل کرین سو تہائی آدمیون کو ساتہ لیکر
پہرا اور یہ جو کہا کہ یہ آیت اتری تو صحیح اسکی شان نزول مین یہی قول ہے اور ایک روایت مین ہے کہ یہ آیت انصار کے
حق مین اتری حضرتؐ نے خطبہ پڑہا سو فرمایا کہ کون ہے واسطے میرے جو بدلا لے اس شخص سے جسنے مجکو ایذا
دی پس ذکر کیا جہگڑا اسعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کا جیسا کہ عائشہ پر بہتان باندہنے کے قصے مین بیان ہوا ہے
(فتح) **باب** اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ باب ہے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار
تہا انکا اور اللہ ہی پر چاہیئے بہروسا کرین مسلمان **ف** فشل کے معنے مین نامردی اور بعضے کہتے ہین کہ فشل رای
مین عجز ہے اور بدن مین تہکنا ہے اور لڑائی مین نامردی کرنا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ
تَفْشَلَا بَنِيْ سَلِمَةَ وَبَنِيْ حَارِثَةَ وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ہماری قوم بنی سلمہ اور بنی حارثہ کے حق مین اتری کہ جب قصد کیا دو گروہ
نے تم مین سے یہ کہ نامردی کرین اور مین یہ نہین چاہتا کہ نہ اُتری ہوتی اور حالانکہ اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تمہارا مددگار ہے
ف یعنی اگرچہ ظاہر اس آیت کا پستی ہے واسطے اُن کے لیکن اسکی اخیر مین نہایت شرف ہے واسطے انکے
ابن اسحاق نے کہا اللہ ولیہما یعنی دور کرنے والا ہے اُن سے جو قصد کیا انہون نامردی سے سو اسطے کہ تہا
یہ شیطان کے وسوسے سے بغیر قصد کے ان سے (فتح) **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ مَاذَا اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ اَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ
جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَاَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَصَبْتَ ترجمہ جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ اے جابرؓ کیا تو نے نکاح کیا ہے مین نے کہا ہان فرمایا کیسی ہے وہ
عورت اے جابرؓ کواری ہے یا بیوہ مین نے کہا کواری نہین بلکہ بیوہ ہے فرمایا کہ تو نے کواری سے نکاح
کیون نہ کیا کہ وہ تجہسے کہیلتی مین نے کہا یا حضرتؐ مقرر میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اس نے

نو بیٹیاں چھوڑیں جو میری تو بہنیں ہیں سو میں نے برا جانا کہ جمع کروں ساتھ اونکے لڑکی نادان کو مثل انکی و لیکن میں نے
چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو انکو کنگھی کرے اور انکی کارسازی کرے فرمایا تیری اٹکل ٹھیک ہے **ف**
یعنی میں نے چاہا کہ کوئی عورت تجربہ کار کروں جو انکی کارسازی کرے نہ ایسی عورت جو انکی طرح نادان ناتجربہ کار
ہو اور یہ جو کہا کہ نو لڑکیاں تو ایک روایت میں کہ چھ لڑکیاں چھوڑیں شاید تین لڑکیاں بیاہی ہوئی تھیں یا بالعکس (فتح)

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَاہُ اُسْتُشْہِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ عَلَیْہِ دَیْنًا وَّتَرَکَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْہِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ دَیْنًا کَثِیْرًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّرَاکَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ اذْہَبْ فَبَیْدِرْ کُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَۃٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُہٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْہِ کَاَنَّہُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِہَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَکَ اَصْحَابَکَ فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَہُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰہُ عَنْ وَّالِدِیْ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَۃَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَۃٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّہَا حَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّہَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃً وَّاحِدَۃً

ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ اسکا باپ احد کے دن شہید ہوا اور اسپر بہت قرض ہے اور پیچھا اسکے چھ لڑکیاں ہیں سو جب کھجوروں کے میوہ کاٹنے کا وقت پہونچا تو میں حضرتؐ کے پاس آیا سو میں نے عرض کیا کہ آپکو معلوم ہے کہ میرا والد احد کے دن شہید ہوا اور اسپر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ قرضخواہ آپکو دیکھیں (تو شاید آپکے لحاظ سے کچھ قرض چھوڑیں) فرمایا جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر میں نے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگائے پھر میں نے حضرتؐ کو بلایا سو جب انہوں نے حضرتؐ کو دیکھا تو گویا کہ انہوں نے اس گھڑی مجھے ضد کی اور تقاضے میں سختی کی سو جب حضرتؐ نے دیکھا جو کرتے ہیں یعنی سختی تقاضے کی سے تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد گھومے تین بار پھر اسپر بیٹھ گئے فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا سو ہمیشہ انکو تول تول کر دیتے رہے یہانتک کہ خدا نے میرے باپ کا قرض ادا کیا اور میں راضی تھا کہ خدا میرے باپ کا قرض ادا کرے اور نہ پھروں میں اپنی بہنوں کیطرف ساتھ ایک کھجور کے یعنی اگرچہ ایک کھجور بھی باقی نہ رہتی سو خدا نے سب ڈھیروں کو سلامت رکھا یہانتک کہ میں دیکھتا ہوں اس ڈھیر کو جسپر حضرتؐ بیٹھے تھے کہ اسمیں سے ایک کھجور کم ہوئی **ف** اس حدیث کی شرح نکاح میں آوے گی اور غرض وارد کرنے اسکے سے اسجگہ یہ ہے کہ عبد اللہ جابر کا باپ جنگ احد میں شہید ہوا تھا اور ترمذی

میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ مجھ سے ملے سو فرمایا مجھکو کیا ہے کہ میں تجھکو شکستہ دل دیکھتا ہوں میں نے کہا یا حضرتؐ میرا باپ احد میں شہید ہوا اور اسپر قرض ہے اور پیچھے اسکا عیال ہے حضرتؐ نے فرمایا کیا میں تجھکو بشارت نہ دوں کہ مقرر خدا تیرے باپ سے ملا سو خدا نے فرمایا کہ تجھکو کسی چیز کی تمنا ہے اسنے کہا یہ تمنا ہے کہ تو مجھکو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیرے راہ میں مارا جاؤں اور اتری یہ آیت کہ نہ گمان کر ان لوگوں کو کہ خدا کے راہ میں مارے گئے مردے بلکہ وہ زندہ ہیں آخر تک (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ترجمہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن حضرتؐ کو دیکھا اور آپکے ساتھ دو مرد تھے جو آپکی طرف سے لڑتے تھے سخت لڑنا انپر سفید کپڑے تھے میں نے انکو نہ اسدن سے پہلے دیکھا ہے نہ پیچھے ف مسلم میں ہے کہ وہ دونو فرشتے تھے جبرئیل اور میکائیل حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ حضرتؐ نے احد کے دن اپنی ترکش سے میرے آگے تیر ڈالے اور فرمایا کہ اے سعد تیر مار میرے ماں باپ تجھپر قربان حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھپر قربان کیا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھپر قربان کیا یعنی جبکہ کہا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان اور سعد لڑتا تھا ف اور نزدیک حاکم کے واسطے اس قصے کے بیان ہے سبب کا سعد سے روایت ہے کہ احد کے دن لوگوں کو بہ شکست ہوئی سو میں ایکطرف ہوا میں نے کہا کہ میں اپنی جان بچاتا ہوں سو یا تو میں بچ رہونگا یا شہید ہونگا سو ناگہاں میں نے دیکھا ایک مرد سے چہرہ اوسکا سرخ ہے اور قریب ہے کہ مشرکین اسپر غالب ہوں ہوا اس نے ہاتھ میں کنکریاں لیکر انکو ماریں تو اچانک میں نے دیکھا کہ میرے اور اسکے درمیان مقداد ہے سو میں نے

چاہا کہ مقداد سے پوچھون کہ یہ مرد کون ہے سوا. سنے مجھسے کہا کہ اسے سعد یہ حضرتؐ تجھکو بلاتے ہین سو مین اٹھ کھڑا ہوا جیسے مجھکو کچھ تکلیف نہین پہونچی اور حضرتؐ نے مجکو اپنے آگے بہٹایا سو مین تیر مارنے لگا (فتح)

حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ ترجمہ علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرتؐ سے نہین سنا کہ آپنے کسی کے حق مین فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون سوائے سعد کے

حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ ترجمہ علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرتؐ سے نہین سنا کہ آپنے کسی کے حق مین فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان مگر واسطے سعد بن مالک کے سو مقرر مین نے آپسے سنا جنگ احد کے دن فرماتے تھے اے سعد تیر مار تیرا ماں باپ تجھپر قربان ہون

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ اَبُوْ عُثْمٰنَ اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ ابوعثمان سے روایت ہے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرتؐ کے بعض ان دنون مین جنمین آپ لڑے کوئی سوائے طلحہ اور سعد کے بیان کیا ابوعثمانؓ نے ان دونون کی حدیث سے **ف** اور یہ معارض ہے باب کی پانچوین حدیث کو جو عنقریب گذر چکی ہے کہ مقداد تھا ان لوگون مین جو جنگ احد کے دن آپکے ساتھ باقی رہے لیکن احتمال ہے کہ مقداد اس شکست کے بعد حاضر ہوا ہو اور احتمال ہے کہ بعضے مقامون مین دونون اس سے جدا ہوئے ہون پس تحقیق روایت کی ہے مسلم نے انسؓ سے کہ اکیلے ہوئے حضرتؐ دن احد کے ساتھ سات انصاریون کے اور دو قریشیون کے سو شاید مراد ساتھ دو مردون کے طلحہ اور سعد ہین اور شاید مراد حصر کی جو باب کی حدیث مین ہے تخصیص اسکی ہے ساتھ مہاجرین کے سو گویا کہا کہ نہ باقی رہا ساتھ آپکے مہاجرین مین سے کوئی سوائے ان دونون کے اور متعین ہوا حمل کرنا اسکا اسپر جو مین نے تاویل کی اور یہ کہ اختلاف باعتبار اختلاف احوال کے ہے اور یہ کہ وہ جدا جدا ہوئے لڑائی مین سو جب واقع ہوئی شکست ان لوگون مین جو بہاگے اور شیطان نے پکارا کہ محمدؐ مارا گیا تو ہر شخص ان مین سے اپنی جان کے بچانے مین مشغول ہوا جیسا کہ سعد کی حدیث مین ہے پھر انکو شتابی معلوم ہو گیا کہ حضرتؐ زندہ ہین سو رجوع کیا طرف آپ کی لوگون نے بعد ایک دوسرے کے پھر اسکے بعد حضرتؐ انکو لڑائی کیطرف بولایا سو لوگ لڑائی مین مشغول ہوئے اور روایت کی ہے ابن اسحاق نے ساتھ اسناد حسن کے

زبیر بن عوام سے کہ جنگ احد کے دن تیر انداز لوٹ کی طرف چلے یعنی جو تیر انداز کہ ناکے پر متعین تھے سو جب ناکا خالی ہو گیا تو کافر ادھر سے مسلمانوں پر لوٹ پڑے اور شیطان نے پکارا کہ محمد مارا گیا سو ہم الٹے بھاگے اور کافر ہم پر الٹ پڑے اور بیہقی وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ احد کے دن لوگ حضرت ﷺ سے جدا جدا ہو گئے اور باقی رہے ساتھ آپ کے بارہ انصاری اور طلحہ اور وہ مانند حدیث انس رضی اللہ عنہ کے ہے لیکن اس میں چار کی زیادتی ہے سو شاید وہ لوگ پیچھے آئے تھے اور محمد بن سعد کے نزدیک ہے کہ ثابت رہے ساتھ حضرت ﷺ کے چودہ آدمی سات مہاجرین میں سے تھے اور سات انصار میں سے اور تطبیق درمیان اس کے اور حدیث باب کی یہ ہے کہ سعد ان کے بعد آیا جیسے کہ اس حدیث میں ہے جو میں نے پانچویں حدیث کے تحت میں پہلے بیان کی اور یہ کہ انصاری مذکور شہید ہوئے جیسے کہ انس کی حدیث میں ہے اس واسطے کہ اس میں مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ کافروں کو ہمارے پاس سے اٹھا دے اور وہ بہشت میں میرا رفیق ہے سو اٹھ کھڑا ہوا انصار میں سے ایک مرد پس ذکر کیا اسنے کہ جو انصاری مذکور ہیں وہ سب مارے گئے اور طلحہ اور سعد کے سوا کوئی باقی نہ رہا پھر ان کے بعد آیا جو آیا اور اسی پر مقداد پس احتمال ہے کہ بدستور لڑائی میں مشغول رہا ہو (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ ترجمہ سائب سے روایت ہے کہ میں عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ اور مقداد اور سعد کے ساتھ رہا سو میں نے کسی کو ان میں سے نہیں سنا کہ حضرت ﷺ سے حدیث بیان کرتا ہو مگر میں نے طلحہ سے سنا کہ احد کے دن کی حدیث بیان کرتا تھا **ف** اس حدیث کی شرح جہاد میں گذر چکی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ احد کے دن طلحہ دو زرہیں تلے اوپر پہنے تھے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ طلحہ حضرت ﷺ کے نیچے بیٹھا یہاں تک کہ حضرت ﷺ پہاڑ پر چڑھے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے واسطے بہشت واجب کی (فتح) **حَدَّثَنِيْ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا طلحہ کا ہاتھ شل کہ اس نے احد کے دن اس کے ساتھ حضرت ﷺ کو بچایا تھا **ف** واقع ہوا ہے بیان اس کا نزدیک حاکم کے اکلیل میں موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے کہ جنگ احد کے دن طلحہ کو اونتالیس زخم لگے اور کٹ گئی اس کی انگلی شہادت اور اس کے پاس والی اور صدیق اکبر سے روایت ہے کہ جب وہ جنگ احد کا ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ وہ سب دن طلحہ کے واسطے تھا اور سب سے

پہلے پہل مین پہر اسو مین نے ایک مرد کو دیکہا کہ حضرتؐ کی طرف سے لڑتا ہے سو مین نے کہا کہ خدا کرے تو طلحہ ہوا اور اگر وہ نہین تو کوئی مرد میری قوم سے ہو اور میرے اور اوسکے درمیان ایک مرد مشرک تہا سو ناگہان مین نے دیکہا کہ وہ ابو عبیدہ تہا پہر ہم حضرتؐ کے پاس پہونچے سو فرمایا کہ تم دونو اپنے ساتہی کی خبر لو یعنی طلحہ کی سو ہمنے دیکہا کہ اسکی انگلی کٹ گئی سو ہمنے اسکے حال کو درست کیا اور نسائی مین جابرؓ سے روایت ہے کہ مشرکون نے حضرتؐ کو گہیرا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کافرون کو ہمسے ہٹاوے طلحہ نے کہا کہ مین پس ذکر کیا قتل ہونا ان لوگون کا جو دونون کے ساتہ تہے انصار مین سے پہر لڑائی کی طلحہ نے مانند لڑنے گیارہ مردون کی یہانتک کہ اسکی انگلی کٹ گئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو بسم اللہ کہتا تو البتہ تجہکو فرشتے آسمان کیطرف اٹہا لیتے اور لوگ دیکہتے رہتے پہر خدا نے مشرکون کو دور کیا (فتح) حدثنا

اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو بعضے صحابہ حضرتؐ کے پاس سے بہاگے اور ابو طلحہ حضرتؐ کے آگے کہڑے تہے اپنے ڈہال سے آپ کو پردہ کیے تہے اور ابو طلحہ مرد تیر انداز سخت کمان کہینچنے والے تہے اسدن اُنہون نے دو یا تین کمانین توڑین اور کوئی مرد گذرتا تہا اسکے ساتہ تیرون کا تہیلا ہوتا تہا تو حضرتؐ فرماتے تہے کہ تیرون کو ابو طلحہؓ کے آگے ڈالدے انسؓ نے کہا اور حضرتؐ قوم کفار کے طرف جہانکتے تہے سو ابو طلحہ کہتے تہے کہ میری مان باپ آپ پر قربان مت جہانکیئے آپ کو کافرون کا کوئی تیر نہ لگے مین اپنی جان آپ پر قربان کرتا ہون اور البتہ مین نے عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکہا اور ہتہر روے دونون اپنی پنڈلیون سے کپڑا اٹہائے ہین مین انکی پازیبین دیکہتا ہون دونون اپنی پیٹہون پر مشکین بہر کر لاتی ہین اور مسلمانون کو پلاتی ہین پہر پلٹ جاتی ہین اور پہر مشکین بہر کر لاتی ہین اور لوگون کو پلاتی ہین اور البتہ گر پڑی تلوار ابو طلحہؓ کے ہاتہ سے دو بار یا تین بار ف

مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکے سے پس معلوم ہوا اس سے سبب گرنے تلوار کے کا ابوطلحہؓ کے ہاتھ سے
اور انسؓ سے روایت ہے کہ مین نے احد کے دن سر اٹھا کر دیکھا سو نہ تھا کوئی مسلمانون سے مگر کہ وہ اپنی ڈھال
کے تلے جھکتا تھا اونگھ سے اور یہی مراد ہے اس آیت مین اذ یغشاکم النعاس امنة منه یعنی جس وقت کہ ڈالدی
تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو (فتح) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ
اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ
فَصَرَخَ اِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ
وَاُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا
احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ
بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيْرَةِ فِي الْاَمْرِ وَاَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ
الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَاَبْصَرْتُ وَاحِدٌ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا
تو کافرون کو شکست ہوئی تو شیطان نے اسپر خدا کی لعنت پکارا کہ اے اللہ کے بندو یعنی اے مسلمانو اپنی
پچھلی طرف سے بچو تو اگلے پلٹ آئے تو اگلے پچھلے مسلمان ملکر ایک دوسرے سے لڑنے لگے یعنی دونو
لشکرون کے باہم ملنے کے سبب سے ایک کو دوسرے کی تمیز اور پہچان نہ رہی مسلمان آپس مین ایک دوسرے
سے لڑنے لگے ایک دوسرے کے دشمن گمان کرتے تھے سو حذیفہؓ نے نظر کی تو ناگہان اُسنے اپنے باپ
یمان کو دیکھا کہ مسلمان اسکو مار ڈالتے ہین پس اُس نے کہا کہ اے اللہ کے بندو یعنی مسلمانو میرا باپ ہے
میرا باپ ہے سو قسم ہے اللہ کی مسلمان اس سے باز نہ آئے یہانتک کہ اسکو مار ڈالا یعنی مسلمانون نے اسکو
نہ پہچانا دشمن جان کر مار ڈالا تو حذیفہ نے کہا کہ خدا تمکو بخشے اے مسلمانو کہا عروہ نے قسم ہے اللہ کی
ہمیشہ رہی حذیفہ مین بقیہ نیکی یعنی دعا اور استغفار سے واسطے قاتل باپ اپنے کے یہانتک کہ خدا سے
ملا یعنی مرتے دم تک بصرت کے معنی ہین علمت یعنی مین نے جانا مشتق ہے بصیرت فی الامر سے اور
ابصرت مشتق ہے بصر العین سے یعنی مین نے آنکھ سے دیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ بصرت اور ابصرت
دونون کے ایک معنی ہین ف یہ جو کہا اخراکم یعنی اپنے پچھلے طرف سے بچو تو یہ ایک کلمہ ہے کہ
کہا جاتا ہے واسطے اس شخص کے جسکو ڈر ہو کہ لڑائی کیوقت کوئی اسکو پیچھے سے نہ آ پڑے اور تھا
یہ اسوقت جبکہ تیر اندازون نے اپنا مکان چھوڑا اور لوٹ کے واسطے کافرون کے لشکر مین داخل
ہوئے اور یہ جو کہا کہ پلٹ آئے اگلے اور اگلے پچھلے باہم مل گئے یعنی اور گمان کرتے تھے کہ وہ دشمن
سے ہین اور پہلے گذر چکا ہے یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے جو احمد اور حاکم نے روایت کی ہے

اور یہ کہ جب وے پھرے تو مشرکون سے باہم مخلوط ہوئے اور دونو لشکر آپسمین ملگئے اسواسطے کہ ایک دوسرے کی
پہچان اور تمیز نہ رہی پس واقع ہوا قتل مسلمانون مین بعضون سے بعضون پر یعنی مسلمان آپسمین ایک دوسرے کو مارنے
لگے اور یہ جو حذیفہ نے کہا کہ میرا باپ میرا باپ تو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ حذیفہ کا باپ یمان اور ثابت بن
وقش دونو بڑے بڈھے تھے سو حضرتؐ نے انکو عورتون اور لڑکون کے ساتھ چھوڑا تو دونون نے باہم
ذکر کیا اور شہادت مین رغبت کی سو دونون تلوار لیکر مسلمانون سے جا ملے بعد شکست کے سو مسلمانون نے دونو
کو نہ پہچانا پس لیکن ثابت سو قتل کیا اسکو کافرون نے اور لیکن یمان سو مسلمانون کی تلوارین اسپر چلین سو قتل کیا
اسکو بغیر پہچانے کے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حذیفہؓ نے کہا کہ تمنے میرے باپ کو مار ڈالا مسلمانون نے
کہا قسم ہے اللہ کی ہمنے اسکو نہین پہچانا اور انہون نے سچ کہا سو حذیفہ نے کہا کہ خدا تمکو بخشے سو حضرتؐ نے چاہا
کہ اسکی دیت دین سو حذیفہ نے اسکی دیت مسلمانون سے معاف کر دی تو اس سبب سے حضرتؐ کے پاس اسکی نیکی زیادہ
ہوئی (فتح) **باب** قول اللہ تعالی إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ باب ہے بیان مین اس آیت کے
کہ جن لوگون نے منہ پھیرا تم مین سے جسدن کہ بھڑین دو فوجین یعنی مسلمان اور کافر سوا انکو ڈگایا شیطان نے کچھ
انکے گناہ کی شامت سے اور انکو بخش چکا اللہ ہے اللہ بخشنے والا تحمل رکھتا **ف** اتفاق ہے اہل علم النقل کا اسپر کہ
اسکی جگہ دن احد کا ہے اور غافل ہوا ہے وہ شخص جسنے کہا کہ وہ دن بدر کا ہے اسواسطے کہ اسمین کسی مسلمان نے
پیٹھ نہین پھیری ہان مراد اس آیت کی وما انزلنا علی عبدنا یوم التقی الجمعان اور حالانکہ یہ آیت سورہ انفال مین ہے
دن بدر کا ہے اور نہین لازم ہے یہ کہ جس جگہ دو فوجین باہم ملین وہان بدر کا دن مراد ہو اور یہ جو کہا ببعض ما کسبوا تو ابن
تین نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان نے انکو انکے گناہ یاد دلائے سو برا جانا انہون نے لڑنا پہلے توبہ سے اور
نہ مکروہ جانا انہون نے اسکو عناد سے اور نہ نفاق سے سو خدا نے انکو انکا گناہ بخشدیا مین کہتا ہون کہ ابن تین
کا قول متعین نہین بلکہ احتمال ہے کہ بھاگے ہون نامردی سے اور جینے کی محبت سے نہ عناد سے اور نہ نفاق
سے پھر توبہ کی سو خدا نے انکو بخشدیا (فتح) **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ
ابْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا
هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ
أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ
الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ

لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمٰنُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمٰنَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمٰنَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ ترجمہ عثمٰن بن موہب سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اُسنے خانے کعبے کا حج کیا سو اُسنے کچھ لوگ بیٹھے دیکھے سو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے کہا یہ قریش ہین کہا یہ بڈہا مرد کون ہے لوگون نے کہا ابن عمرؓ سو وہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ مین تجہ سے کچھ پوچھتا ہون کیا تو مجکو اسکا جواب بتلاتا ہے کہا مین قسم دیتا ہون تجہکو اس گھر یعنی خانے کعبے کی عزت کی کیا تو جانتا ہے کہ عثمانؓ جنگ احد کے دن بہاگ گیا تہا ابن عمرؓ نے کہا ہان پہر اسنے کہا تو جانتا ہے کہ وہ جنگ بدر مین حاضر نہوا اُسنے کہا ہان پہر اُسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان یعنی حدیبیہ مین حاضر نہوا اسنے کہا ہان سو اس مرد نے کہا اللہ اکبر یعنی اسنے تعجب کیا کہ عثمانؓ ایسی خیر کی جگہون مین حاضر نہوا ابن عمرؓ نے کہا آ کہ مین تجہکو خبر دون اور بیان کرون واسطے تیرے حال اس چیز کا جو تو نے مجھسے پوچھی ہے پہاگنا اسکا دن جنگ احد کے سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا نے اس سے معاف کر دیا اور اسپر نہ حاضر ہونا اسکا بدر مین سو اسکا سبب یہ ہے کہ حضرتؐ کی بیٹی اسکے نکاح مین تہین اور وہ بیمار تہین سو حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا ان لوگون سے جو جنگ بدر مین حاضر تہے یعنی تم ہمارے ساتھ نہ چلو انکی بیمارداری کرو مقرر تجہکو ایک مرد کی برابر ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا اور اسپر نہ حاضر ہونا اسکا بیعت رضوان مین سو اسکا سبب یہ ہے کہ مکے مین کوئی مرد عثمانؓ سے زیادہ تر عزیز نہ تہا اور اگر کوئی مکے مین عثمان سے عزیز تر ہوتا تو البتہ حضرتؐ اسکو عثمانؓ کے بدلے بہیجتے یعنی عثمانؓ کی مکے مین قرابت اور عزت زیادہ تہی سو واسطے اسکو مکے مین بہیجا کہ تا اہل مکہ کو جا کر خبر دین کہ حضرتؐ صرف عمرہ کرنے کے واسطے آئے ہین لڑنے کو نہین آئے اور جب عثمانؓ مکے مین چلے گئے تو بیعت رضوان انکے بعد ہوئی یعنی تو وہ اسمین بہی معذور ہین تو حضرتؐ نے بیعت کے وقت اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے سو اسکو اپنے بائین ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے ابن عمرؓ نے اُس شخص سے کہا کہ اس حدیث کو اب اپنے ساتھ لے جا ف اس حدیث کی شرح مناقب عثمان مین گذر چکی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کہانی خانے کعبے کی عزت کی اسواسطے کہ ابن عمرؓ نے

اسپر انکار نہین کیا **باب** اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ
فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ —
تُصْعِدُوْنَ تَذْهَبُوْنَ اَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب تم چڑھے
جاتے تھے اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسیکو اور رسول پکارتا تھا تمکو پچھاڑی مین پس بدلا دیا تمکو غم اوپر غم کے نصیحت
دینے سواسطے سے کہ تا تم غم نہ کہاؤ جو ہاتھ سے جاوے اور جو سامنے آوے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے
کام کی **ف** یہ جو کہا غم پر غم تو مجاہد سے روایت ہے کہ تہا پہلا غم جبکہ اصحاب نے شیطان کی آواز سنی کہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم مارے گئے اور دوسرا غم جبکہ جمع ہوئے پاس حضرت کے بعد لڑائی کے اور چڑھے پہاڑ پر اور یاد
کیا ان کو جو لوگ انمین سے شہید ہوئے تھے پس غمناک ہوئے اور یہ جو فرمایا کہ تا غم نہ کہاؤ اسپر جو ہاتھ سے
جاوے یعنی مال غنیمت سے اور نہ اسپر جو تمکو پہونچے زخم سے اور تمہارے بہائیون کے مارے جانے سے
اور روایت کی طبری نے سری کی طریق سے مانند اسکی لیکن اسمین ہے کہ پہلا غم غنیمت کا ہاتھ آنا ہے اور
دوسرا غم زخمون کا لگنا ہے اور اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جب پہاڑ پر چڑھے تو ابو سفیان سوار ہو کر سامنے
آیا تو انکو اپنے بہائیون کے قتل ہونیکا غم سب بہول گیا اور مشغول ہوئے ساتھ ہٹانے مشرکون کے
(فتح) اور صعد کے معنے مین چڑہنا بلند ہونا اور اصعد کے معنے ہین جانا یعنی ثلاثی اور رباعی مین فرق ہے
حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ
وَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْٓ اُخْرٰىهُمْ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت
نے احد کے دن عبد اللہ بن جبیر کو پیادون پر سردار کیا سو سامنے آئے بہاگتے سو یہی مراد ہے اس آیت
مین کہ جب رسول انکو بلاتا تہا پچھاڑی مین **ف** اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے **باب** وقوله
ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ **باب** ہے بیان مین اس آیت کے پہر اتارا تمپر
بعد غم کے اونگھ کو کہ ڈھانکتی تھی تم مین بعضون کو اور بعضون کو فکر پڑا تہا اپنی جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر
جہوٹے خیال جاہلون کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے

جی مین چھپاتے ہین جو تجھسے ظاہر نہین کرتے کہتے ہین اگر کچھہ کام ہوتا ہمارے ہاتھہ تو ہم مارے نہ جاتے اسجگہ
تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھرون مین تو البتہ باہر نکلتے جن پر لکہا تہا مارا جانا اپنے مرنے کی جگہ مین اور اللہ
کو آزمانا تہا جو کچھہ تمہارے جی مین ہے اور نکہارنا تہا جو کچھہ تمہارے جی مین ہے اور اللہ کو معلوم ہے
جی کی بات وَقَالَ لِی خَلِیفَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ
عَنْ اَبِی طَلْحَۃَ قَالَ کُنْتُ فِیمَنْ یَغْشَاہُ النُّعَاسُ یَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰی سَقَطَ سَیْفِی مِنْ یَدِی مِرَارًا
یَسْقُطُ وَاٰخُذُہُ وَیَسْقُطُ وَاٰخُذُہُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ تہا مین ان لوگون
مین جنکو اونگھہ نے ڈہانکا احد کے دن یہانتک کہ میری تلوار کئی بار میرے ہاتہہ سے گر پڑی گرتی تہی اور
مین اسکو لیتا تہا گرتی تہی اور مین اسکو لیتا تہا ف اسکی شرح عنقریب گذر چکی ہے ابن اسحاق نے کہا کہ
اتارا اللہ نے اونگھہ کو واسطے اہل الیقین کے سو وے سوتے تہے انکو کچھہ ڈر نہ تہا اور جنکو اپنے جی کا
فکر پڑا تہا وہ منافق تہے انکو اپنی جان کا نہایت خوف تہا (فتح) بَابٌ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ
شَیْءٌ اَوْ یَتُوبَ عَلَیْہِمْ اَوْ یُعَذِّبَہُمْ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُونَ باب ہے بیان مین شان نزول اس آیت
کے کہ تیرا اختیار کچھہ نہین یا توبہ دیوے یا انکو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہین ف امام بخاری نے
اس باب مین دو سبب ذکر کیے ہین اور احتمال ہے کہ دونون مین اتری ہو کہ وہ دونو سبب ایک قصے مین تہے
اور اسکا ایک سبب اور بہی ہے جو باب کے اخیر مین ذکر ہوگا (فتح) قَالَ حُمَیْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ شُجَّ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِیَّہُمْ فَنَزَلَتْ
لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت کا سر زخمی ہوا
سو حضرت نے فرمایا کہ کیونکر بہلا ہوگا اس قوم کا جنہون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا سو یہ آیت اتری
کہ تیرا کچھہ اختیار نہین ف حمید کی یہ حدیث بہت دراز ہے ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے مغازی
مین اور اسمین ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت کا دانت توڑا گیا اور چہرہ زخمی ہوا سو خون آپکے چہرے
پر بہنے لگا اور حضرت اپنے چہرے سے لہو کو پونچہنے لگے اور فرماتے تہے کسطرح بہلا ہوگا اس قوم کا
جنہون نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلودہ کیا اور حالانکہ وہ انکو سیدہی راہ پر بلاتا ہے سو خدا تعالی نے
یہ آیت اتاری اور ثابت کی حدیث بہی اسیطرح سے ہے اور ذکر کیا ہے ابن ہشام نے ابو سعید
خدری کی حدیث مین کہ عتبہ بن ابی وقاص نے حضرت کا نیچے کا دانت توڑا تہا اور نیچے کی لب زخمی کی
تہی اور یہ کہ عبداللہ بن شہاب زہری نے انکا چہرہ زخمی کیا تہا اور یہ کہ عبداللہ بن قمیہ نے آپ کے
رخسارے کو زخمی کیا تہا سو خود کے دو حلقے آپ کے رخسارے مین گہس گئے اور یہ کہ مالک

ابن شہاب نے حضرت کے چہرے سے لہو چوسا پھر اسکو نگل گیا سو حضرت نے فرمایا کہ تجھکو آگ ہرگز نہیں لگیگی یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا کہ احد کے دن عبداللہ بن قمیئہ نے حضرت کو پتھر مارا سو آپکا چہرہ زخمی کیا اور آپکا دانت توڑا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھکو خوار اور ذلیل کرے سو خدا نے پہاڑی بکرے کو اس پر مسلط کیا سو ہمیشہ رہا وہ اسکو سینگوں سے مارتا یہانتک کہ اسکو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مراد ساتھ رباعیہ کے وہ دانت ہے جو ثنیہ اور ناب کے درمیان ہے اور مراد توڑنے سے یہ ہے کہ دانت کا ایک ٹکڑا ٹوٹ پڑا تھا جڑ سے نہیں اکھڑا تھا (فتح) **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ** عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ **وَعَنْ حَنْظَلَةَ** بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسنے حضرت سے سنا کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو کہتے الٰہی لعنت کر فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو بعد کہنے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے سو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں خدا کے اس قول تک کہ وہ ناحق پر ہیں اور حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہتا تھا کہ تھے حضرت بد دعا کرتے صفوان بن امیہ پر اور سہیل بن عمرو پر اور حارث بن ہشام پر سو اتری یہ آیت کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اس قول تک کہ وہ ناحق پر ہیں **ف** یہ تینوں مرد جنکا حضرت نے نام لیا فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئے تھے اور شاید یہی ہے بھید بیچ اترنے قول اللہ تعالیٰ کے کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی لعنت کر لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو پھر جب یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں تو حضرت نے بد دعا کرنی چھوڑ دی اور ٹھیک بات یہ ہے کہ اتری یہ آیت ان لوگوں کے حق میں کہ بد دعا کی انکو حضرت نے بسبب قصے احد کے اور تائید کرتا ہے اسکی ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا اس آیت کے ابتدا میں لیقطع طرفا من الذین کفروا یعنی قتل کرے انکو اور یکبتہم یعنی ذلیل کرے انکو پھر فرمایا یا توبہ دے انکو یعنی پس مسلمان ہوں یا عذاب کرے انکو یعنی اگر کفر کی حالت میں مریں (فتح) **بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ** یعنی باب ہے بیان میں ذکر ام سلیط کے **ف** ام سلیط ابو سعید خدری کی ماں کا نام ہے پہلے وہ ابو سلیط کے نکاح میں تھی وہ ہجرت سے پہلے

مر گیا پھر مالک بن سنان نے اس سے نکاح کیا تو ابو سعیدؓ خدری صحابی اس سے پیدا ہوئے حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ
لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ
مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ
تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ ثعلبہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے مدینے والوں کی بعضی عورتوں
مین چادرین تقسیم کین سو انمین سے ایک چادر خوب باقی رہی تو بعضے اسکے پاس والون نے کہا کہ اے امیر
المومنین یہ چادر حضرتؐ کی بیٹی کو دیجیے جو آپکے نکاح مین ہے یعنی ام کلثوم علیؓ کی بیٹی کو تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ام
سلیط لائق تر ہے ساتھ اسکے اور ام سلیط انصاری عورتون سے ہے اُن عورتون مین سے جنہون نے
حضرتؐ سے بیعت کی عمرؓ نے کہا کہ ام سلیط جنگ احد کے دن ہمارے واسطے پانی کی مشک اٹھاتی تھین

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ باب ہے بیان مین شہید ہونے حمزہؓ کے **ف** ایک حدیث مرفوع مین ہے کہ حمزہ
شہیدون کا سردار ہے **حَدَّثَنِي** أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ
الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ
الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ
قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ
حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللهِ مُعْتَجِرٌ
بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي قَالَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ
قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ
الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللهِ
عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ
بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ
حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ

وَاِذ خرجتُ مع الناس الی القتال فلما ان اصطفوا للقتال خرج سباعٌ فقال ھل من مبارزٍ قال فخرج الیہ حمزۃ بن عبد المطلب فقال یا سباع یا ابن امّ انمارٍ مقطعۃ البظور اتحادّ اللّٰہ ورسولہ قال ثم شدّ علیہ فکان کامس الذاھب قال وکمنتُ لحمزۃ تحت صخرۃٍ فلما دنا منّی رمیتہ بحربتی فاضعھا فی ثنّتہ حتی خرجت من بین ورکیہ قال فکان ذاک العھد بہ فلما رجع الناس رجعتُ معھم فاقمت بمکۃ حتی فشا فیھا الاسلام ثم خرجت الی الطائف فارسلوا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رسلًا فقیل لی انہ لا یھیج الرسل قال فخرجت معھم حتی قدمت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما راٰنی قال اٰنت وحشیٌّ قلت نعم قال انت قتلت حمزۃ قلت قد کان من الامر ما بلغک قال فھل تستطیع ان تغیّب وجھک عنّی قال فخرجت فلما قبض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فخرج مسیلمۃ الکذاب قلت لاخرجنّ الی مسیلمۃ لعلّی اقتلہ فاکافئ بہ حمزۃ قال فخرجت مع الناس فکان من امرہ ما کان قال فاذا رجلٌ قائمٌ فی ثلمۃ جدارٍ کانہ جملٌ اورق ثائر الراس قال فرمیتہ بحربتی فاضعھا بین ثدییہ حتی خرجت من بین کتفیہ قال ووثب الیہ رجلٌ من الانصار فضربہ بالسیف علی ھامتہ قال قال عبد اللّٰہ بن الفضل فاخبرنی سلیمان بن یسارٍ انہ سمع عبد اللّٰہ بن عمر یقول فقالت جاریۃٌ علی ظھر بیتٍ وا امیر المؤمنین قتلہ العبد الاسود ترجمہ جعفر بن عمرو سے روایت ہے کہ مین عبید اللہ ابن عدی بن خیار کے ساتھ نکلا یعنی سفر کو سو جب ہم حمص مین پہنچے تو عبید اللہ نے مجھسے کہا کہ کیا تجھکو وحشی کی ملاقات کی خواہش ہے کہ ہم اس سے حمزہ کے شہید ہونیکا حال پوچھین مین نے کہا ہان اور وحشی حمص مین رہتا تھا سو ہمنے لوگون سے اسکا پتا پوچھا کسی نے ہم سے کہا کہ وہ یہ اپنے محل کے سایہ مین بیٹھا ہے جیسے بڑی مشک پرآب ہے یعنے بڑا موٹا کالے رنگ کا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک مرد نے ہم سے کہا اور ہم اسکا پتہ پوچھتے تھے کہ وہ بہت شراب پیتا ہے سو اگر تم اسکو نشے کی حالت مین پاؤ تو اس سے کچھہ پوچھو پھر آیو اور اگر اسکو افاقہ کی حالت مین پاؤ تو پوچھنا اس سے جو چاہنا سو ہم نے اسکو پایا کہ ایک مرد ہے بڑا موٹا اسکی آنکھین سرخ ہین اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا افاقہ کی حالت مین جعفر نے کہا سو ہم اگر تھوڑا سا اسکے پاس کھڑے رہے پھر ہمنے اسکو سلام کیا اسنے سلام کا جواب دیا اور عبید اللہ اپنی پگڑی سے اپنے سر کو لپیٹے تھا نہ دیکھتا تھا وحشی اس سے مگر اسکی دونون آنکھین اور پاؤن سو عبید اللہ نے کہا کہ اے وحشی کیا تو مجکو پہچانتا ہے سو وحشی نے اسکیطرف نظر کی پھر کہا نہین قسم ہے اللہ کی مگر مین

اتنا جانتا ہون کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تہا اسکو ام قتال ابو العیص کی بیٹی کہا جاتا تہا سو اس
عورت نے عدی بن خیار کے لیے مکے مین ایک لڑکا جنا سو مین نے اسکے واسطے دودہ پلانے والی عورت
طلب کی اور اہٹایا مین نے اس کے کو ساتھ مان اسکی کے سو مین نے وہ لڑکا دودہ پلانے والی کو دیا پہر
گویا کہ مین نے تیرے دونو پاؤن کو دیکہا (اور ابن اسحاق کی روایت مین ہے قسم ہے اللہ کی نہین
دیکہا مین نے تجہکو جب سے کہ مین نے تجکو تیری مان سعدیہ کے ہاتہ دیا جسنے تجکو مقام ذی طوی مین دودہ پلایا
پس تحقیق دیا مین نے تجکو اسکے ہاتہ مین اور وہ اپنے اونٹ پر تہی سو اسنے تجکو لیا تو مین نے تیرے قدم کو
دیکہا جبکہ اسنے تجہکو اوٹہایا تہا سو نہین دیکہا مین نے تجکو مگر یہ کہ تو مجہپر کہڑا ہوا سو مین نے تیرا قدم پہچانا اور یہہ
روایت واضح کرتی ہے قول اسکے کو باب کی روایت مین کہ جیسے مین نے تیرے دونون قدمون کو دیکہا
یعنی انہنے تشبیہ دی انکے دونون قدم کو ساتہ قدم اس لڑکے کے جسکو اسنے اہٹایا تہا سو وہ ہو بہو وہی
تہا اور درمیان اسکے دونون بار کے دیکہنے مین قریب پچاس برس کے فاصلہ تہا پس دلالت کی اسنے اوپر ہیت
ہونے سمجہ حبشی کے اور معرفت تامہ اسکے کے ساتہ قیافہ کے) جعفر نے کہا سو عبید اللہ نے اپنا
منہ کہولا پہر کہا کیا تو ہمکو حمزہ کے قتل ہونے کی خبر نہین دیتا کہ کسطرح تہا کہا ان اسکا قصہ یون ہے کہ حمزہ نے
بدر کے دن طعیمہ بن عدی کو قتل کیا تہا سو میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجہسے کہا کہ اگر تو حمزہ کو میرے چچا
طعیمہ کے بدلے مار ڈالے تو تو آزاد ہے سو جب لوگ یعنی قریش اور انکے ساتہ والے عینین کے یعنی
سال جنگ احد کے نکلے اور عینین ایک پہاڑ ہے گرد احد کے دونون کے درمیان ایک نالا ہے تو
مین بہی انکے ساتہ لڑائی کی طرف نکلا سو جب لوگون نے لڑنے کے واسطے صف باندہی تو ایک مرد
سباع نامی نکلا سو اسنے کہا کہ کیا کوئی ہے لڑنے والا کہ مجہسے لڑے سو حمزہ اسکے طرف نکلا اور کہا اے
سباع اے بیٹے ام انمار کے جو کاٹنے والی ہے ٹکڑے گوشت کے عورتون کی شرمگاہ سے وقت ختنہ
کے یعنی حمزہ نے اسکو اسکے ساتہ عار دلائی کہ اسکی مان مکے مین عورتون کا ختنہ کیا کرتی تہی) کیا تو اللہ اور
اسکے رسول کی مخالفت کرتا ہے پہر حمزہ نے اسپر حملہ کیا سو تہا سباع مانند دن گذشتہ کے یعنی مارا گیا اور معدوم
ہوگیا جیسے دن گذشتہ معدوم ہے حبشی نے کہا اور مین حمزہ کے مارنے کے واسطے ایک پتہر کے تلے
چہپا سو جب وہ مجہسے قریب ہوا تو مین نے اسکو اپنی برچہی ماری اور اسکے خصیون کی جگہ مین لگائی یہانتک
کہ اسکے دونون چوتڑ کے درمیان سے پار نکل گئی پس تہا یہ برچہی کا مارنا موت اسکی یعنی حمزہ اس سے شہید
ہوئے سو جب قریش لڑائی سے پہرے تو مین بہی انکے ساتہ پہرا سو مین مکے مین رہا یہانتک کہ اسمین اسلام
پہیلا اور مکہ فتح ہوا پہر مین طایف کیطرف نکلا یعنی مکے سے بہاگ کر طائف مین چلا گیا سو طائف والون نے

حضرتؐ کیطرف ایلچی بہیجے تو کسی نے مجہسے کہا کہ حضرتؐ ایلچیون کو کچہ نہین کہتے (اور ایک روایت مین ہے کہ جب طائف
والون نے حضرتؐ کیطرف ایلچی بہیجے تاکہ مسلمان ہون تو مجہپر زمین تنگ ہوئی سو مین نے چاہا کہ بہاگ کر شام کو
چلا جاؤن تو کسی نے مجہسے کہا کہ تجہکو خرابی ہو تو مسلمان ہوجا کہ جو مسلمان ہوجاوے اسکو حضرتؐ قتل
نہین کرتے سو حضرتؐ کو خبر نہوئی مگر کہ مین آپکے سر پر کہڑا تہا کلمہ شہادت پڑہتا) سو مین انکے ساتھ
نکلا یہانتک کہ مین حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا سو جب حضرتؐ نے مجکو دیکہا تو فرمایا کیا تو وحشی ہے مین نے کہا
ہان فرمایا کیا تو نے حمزہؓ کو قتل کیا تہا مین نے کہا ہان البتہ ہوا وہ کام جو آپکو پہونچا یعنی بیشک مین نے حمزہؓ کو قتل
کیا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا بہلا ہو مجکو بتلا کہ تو نے حمزہؓ کو کسطرح قتل کیا تو مین نے آپسے سب حال کہا) حضرتؐ
نے فرمایا کہ کیا تجہسے ہوسکتا ہے کہ تو مجہسے روپوش ہوجاوے کہ مین تجہکو نہ دیکہون سو مین نکلا یعنی اور مین بہت بچتا
کہ مجہکو حضرتؐ نہ دیکہین سو حضرتؐ نے مجہکو نہ دیکہا یہانتک کہ فوت ہوئے (اور ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ اے وحشی جا چلا جا اور خدا کے راہ مین جہاد کر جیسے تو لوگون کو خدا کے راہ سے روکا کرتا تہا) سو جب
حضرتؐ فوت ہوئے اور مسیلمہ کذاب نے جہوٹے پیغمبری کا دعوی کیا تو مین نے کہا کہ البتہ مین مسیلمہ کیطرف نکلتا ہون شاید کہ
اسکو مار ڈالون اور اسکو حمزہ کی برابر کرون یعنی تاکہ اس سے میرا وہ گناہ معاف ہو کہ ایک بہترین لوگون کا ہے
اور دوسرا بدترین لوگون کا ہے سو مین مسلمانون کے ساتھ نکلا سو ہوا امر اسکے سے جو ہوا یعنی لڑائی اسکی سے
اور قتل ہوئے ایک جماعت اصحاب کی سے اس لڑائی مین جو اسکے اور اصحاب کے درمیان واقع ہوئی پہر
مسلمانون کی فتح ہوئی اور مسیلمہ کذاب مارا گیا کرمانی نے کہا سو ناگہان مین نے دیکہا کہ مسیلمہ دیوار کی ایک
سرنگ مین کہڑا ہے جیسے اونٹ ہے خاکستری رنگ اسکا رنگ راکہ کیطرح ہے اور شاید یہ لڑائی کے گرد سے تہا اسکے
بال پریشان ہین سو مین نے اسکو برچہی ماری یعنی وہی برچہی جسکے ساتہ حمزہؓ کو مارا تہا سو مین نے اسکو اسکے سینے مین
رکہا یہانتک کہ اسکے دونون مونڈہون کے درمیان سے پار نکل گئی کہا اسنے اور ایک انصاری مرد اسکی طرف
کودا سو اسنے اسکی چوٹی پر تلوار ماری عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہین کہ ایک لڑکی نے گہر کی چہت پر کہا کہ امیر
المومنین یعنی مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کیا **ف** یہ جو اس لڑکی نے کہا کہ امیر المومنین کو ایک کالے
غلام نے قتل کیا تو اسمین تائید ہے واسطے قول وحشی کے کہ اسنے مسیلمہ کو قتل کیا تہا لیکن یہہ جو اس لڑکی
نے مسیلمہ کو امیر المومنین کہا تو اسمین نظر ہے اسواسطے کہ مسیلمہ تو یہ دعوی کرتا تہا کہ وہ اللہ کیطرف سے پیغمبر مرسل
ہے اور اسکے تابعدار اسکو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہتے تہے اور امیر المومنین کا لقب دینا اسکے بعد پیدا ہوا
ہے اور سب سے پہلے یہ لقب عمر فاروقؓ کو دیا گیا اور یہ مسیلمہ کے قتل ہونے سے بہت مدت پیچہے ہے
پس چاہیئے کہ اسمین تامل کیا جاوے اور وحشی کی حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین سوائے اسکے

جو پہلے گذری بیان ہے اس چیز کا کہ تہا اسپر وحشی نہایت فہم اور فراست سے اور مناقب بہت ہین واسطے
حمزہ رضی اللہ عنہ کے اور اس حدیث مین ہے کہ آدمی بُرا جانتا ہے یہ کہ دیکھے اُس شخص کو جو اسکے قریبی یا دوست کو ایذا
دے اور نہین لازم آتا اس سے واقع ہونا اُس ہجرت کا جو منع ہے درمیان اُنکے اور یہ کہ اسلام ڈہا
دیتا ہے پہلے گناہون کو اور بچاؤ کرنا لڑائی مین اور یہ کہ نہ حقیر جانے آدمی اُسمین کسی کو اسواسطے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے
وحشی کو اُسدن ضرور دیکہا ہوگا لیکن اُسنے اُس سے پرہیز نہ کیا واسطے حقیر جاننے کے کہ اسکی طرف سے
اسکو ایذا پہونچی اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلاش کو نکلے سو اسکو نالے کے درمیان
پایا اسکے ناک کان کافرون نے کاٹ ڈالے ہین سو فرمایا کہ اگر صفیہ حمزہ کی بہن غمناک نہ ہوتی اور اسکا ڈر نہوتا
کہ میرے پیچہے طریقہ مسنون ٹہر جاویگا تو البتہ مین اسکو یہین چہوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن درندون کے
پیٹون اور پرندون کی پوٹون سے اُٹہایا جاتا اور جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اترا سو کہا کہ حمزہ کا نام آسمان مین
اسد اللہ اور اسد رسول اللہ لکہا گیا ہے یعنی اللہ اور اُسکے رسول کا شیر پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان قسم کہائی
کہ مین انمین ستر آدمیون کے ناک کان کاٹونگا سو یہ آیت اتری وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ اور ایک
روایت مین ہے کہ مشرکون نے مسلمانون کے مردون کے ناک کان کاٹ ڈالے تو انصار نے کہا کہ اگر ہم کبہی انپر
غالب ہوئے تو البتہ ہم انپر زیادتی کرینگے سو جب فتح مکہ کا دن ہوا تو ایک مرد نے پکارا کہ نہین ہین قریش آج
کے بعد سو خدا نے یہ آیت اتاری یعنی جو ابہی مذکور ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش سے باز رہو اے رب
ہمارے بلکہ ہم صبر کرتے ہین (فتح) **بَابُ مَا اَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ
اُحُدٍ** باب ہے بیان مین اُن زخمون کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احد کے دن لگے **ف** اس کا کچہہ بیان پہلے ہو چکا
ہے باب لیس لک من الامر شیء مین اور مجموع اس چیز کا کہ خبرون مین مذکور ہے یہ ہے کہ مجروح ہوا
چہرہ آپکا اور توڑا گیا دانت آپکا اور زخمی ہوا رخسارہ آپکا اور نیچے کی لب اندر سے اور چہیلا گیا گہٹنا آپکا
(فتح) **حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا
بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اس قوم پر جنہون نے خدا کے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کیا اشارہ کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دانت مبارک کے ٹوٹ جانے پر نہایت سخت ہوا غضب
خدا کا اس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کریں خدا کے راہ مین **ف** اور اوزاعی سے روایت ہے کہ ہمکو
خبر پہونچی کہ جب جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا تو آپ کسی چیز سے خون پونچہنے لگے یعنی اسکو کسی

چیز سے پونچھ ڈالا اور اگر اس سے کچھ چیز زمین پر پڑتی تو البتہ تم پر آسمان سے عذاب اترتا پھر حضرت نے
فرمایا الٰہی میری قوم کو بخش کہ وہ نہیں جانتے حَدَّثَنِیْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ
غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہا کہ نہایت غضب ہے خدا کا اس مرد پر جسکو رسول اللہ صلعم قتل کریں خدا کے راہ میں سخت غضب ہوا خدا کا
اس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر کا چہرہ خون آلودہ کیا یعنی اسکو زخمی کیا یہانتک کہ اس سے خون نکلا

باب - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي
لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا
دُووِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ
يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً
مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا فَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ
وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے کہ اسنے سہل بن سعد سے
سنا اور حالانکہ کسی نے اس سے حضرتؐ کے زخم کا حال پوچھا سو اسنے کہا خبردار قسم ہے اللہ کے البتہ میں
پہچانتا ہوں اسکو جو حضرتؐ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور اس چیز کو کہ اسکے ساتھ حضرتؐ کی دوا کی گئی
کہا فاطمہ حضرتؐ کی بیٹی اسکو دھوتی تھیں اور علی مرتضیٰ ڈھال سے اسپر پانی ڈالتے تھے سو جب فاطمہ نے دیکھا
کہ پانی سے خون زیادہ ہوتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لیکر جلایا اور اسکو اسپر چمٹایا سو خون بند ہوا اور اس دن
آپکا دانت توڑا گیا اور آپکا چہرہ زخمی ہوا اور خود آپکے سر پر ٹوٹ گئی ف اور واضح کیا ہے سعید بن عبد الرحمٰن
نے ابو حازم سے اس چیز میں کہ روایت کی ہے طبرانی نے اسکے طریق سے سبب آنے فاطمہ کے کا طرف احد کی
اور اسکا لفظ یہ ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا اور مشرکین پلٹ گئے تو عورتیں اصحاب کی طرف نکلیں تاکہ
انکو مدد دیں تو ان عورتوں میں فاطمہ بھی نکلیں سو جب اسنے حضرتؐ کو دیکھا تو آپکو گلے لگایا اور آپکے زخموں کو
پانی سے دھونے لگیں سو دھونے سے خون اور زیادہ ہوا سو جب فاطمہ نے دیکھا کہ خون زیادہ ہوتا
جاتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لیکر جلایا اور اسکو اسپر چمٹایا سو خون بند ہوا اور ایک روایت میں ہے
کہ چٹائی کو جلایا یہانتک کہ راکھ ہو گئی سو وہ راکھ لیکر اسپر رکھی یہانتک کہ خون بند ہوا اور حدیث

اخیر مین کہا کہ پہر حضرتؐ نے اسدن فرمایا کہ سخت غضب ہو اللہ کا اس قوم پر جنہون نے پیغمبر کے چہرے کو خون آلودہ کیا پہر تہوڑی دیر کے بعد کہا الٰہی میری قوم کو بخش کہ وہ نہین جانتے اور ایک روایت مین ہے کہ جنگ احد کے دن ابن قمیہ نے حضرتؐ کے چہرے کو زخمی کیا سو اسنے حضرتؐ سے کہا کہ لو مجہسے یہ زخم اور مین ابن قمیہ ہون سو حضرتؐ نے اسکو بد دعا دی کہ خدا تجہکو ذلیل اور خوار کرے سو وہ اپنے گہر والون کیطرف پہرا پہر اپنی بکریون کیطرف نکلا تو انکو پہاڑ کی چوٹی پر پایا اور وہ انمین گہسا تو بکریون کے نر نے اسپر حملہ کیا اور اسکو ایسا سینگ مارا کہ اسکو پہاڑ سے گرایا سو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دوا کرنی اور یہ کہ پیغمبر لوگ کبہی تکلیف پہونچائے جاتے ہین ساتھ عوارض دنیاوی کے زخمون اور دردون اور بیماریون سے تاکہ انکے واسطے اس سے اجر بڑا ہو اور درجہ بلند ہو اور تاکہ پیروی کرین ساتھ انکے تابعدار انکے صبر مین ناگوار چیزون پر اور نیک عاقبت واسطے پرہیزگارون کے ہے (فتح) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ دَمّٰی وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نہایت غضب ہے خدا کا اس مرد پر جسکو پیغمبر قتل کرے اور سخت عذاب ہو خدا کا اسپر جسنے رسول اللہ کے چہرے کو خون آلودہ کیا بَابٌ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جنہون نے قبول کیا حکم اللہ اور رسول کا بعد اسکے کہ انکو زخم پہونچا ف یعنی یہ باب ہے بیچ بیان سبب نازل ہونے اسکے کے اور یہ کہ وہ جنگ احد کے متعلق ہے کہا ابن اسحاق نے کہ جنگ احد کا ہفتے کے دن تہا شوال کی پندرہوین کو سو جب احد کے بعد اگلا دن ہوا یعنی سولہوین شوال کی تو حضرتؐ کی منادی نے لوگون مین پکارا کہ دشمن کی طلب کیواسطے نکلو اور نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر جو کل احد مین ہمارے ساتھ حاضر تہا سو جابر بن عبد اللہؓ نے آپکے ساتھ جانے کے واسطے آپ سے اجازت مانگی حضرتؐ نے اسکو اجازت دی اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ نکلنے سے حضرتؐ کی غرض یہی تہی کہ دشمن گمان کرین کہ جو مسلمانون کو مصیبت پہونچی ہے یعنی ستر آدمیون کے قتل ہونے سے اسنے انکو دشمن کی طلب سے سست نہین کیا سو جب حضرتؐ حمراء الاسد مین پہونچے تو سعید بن ابو معبد خزاعی آپ سے ملا اور آپ سے اصحاب کی ماتم پرسی کی پہر اسنے آپکو بتلایا کہ ملا تہا وہ ابو سفیان اور اسکے ساتہیون کو اور حالانکہ وہ روحا مین تہے اور اپنے جی مین پشیمان تہے اور کہتے تہے کہ ہمنے محمدؐ کے بڑے بڑے اشراف اصحاب کو مار ڈالا اور ہم پہرے پہلے اس سے کہ انکی جڑ کو اکہاڑین یعنی اگر ہم نہ پہرتے تو خوب ہوتا اور انہون نے مدینے کیطرف پہرنیکا ارادہ کیا سو خبر دی معبد نے کہ نکلے ہین محمدؐ تمہاری طلب مین ایسی

فوج میں کہ میں نے اسکے مانند کبھی نہیں دیکھی ان لوگوں سے جو مدینے میں پیچھے رہے تھے تو موڑا انکو اس خبر نے
انکی رائے سے سو وے کے کیطرف پلٹ گئے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ كَانَ اَبُوْكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ لَمَّا
اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ فَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ
اَنْ يَرْجِعُوْا فَقَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِيْ اَثَرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ
اَبُوْ بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول میں کہ جنہوں نے قبول کیا حکم
اللہ اور رسول کا بعد اسکے کہ انکو زخم پہونچا اور جو انمیں سے نیک اور پرہیز گار ہیں انکو ثواب ہے بڑا عائشہؓ نے عروہ سے
کہا کہ اے میرے بھانجے تھا باپ تیرا زبیرؓ انمیں سے اور ابو بکر جب احد کے دن حضرتؐ کو مصیبت پہونچی جو
پہونچی اور مشرکین آپ سے پلٹ گئے تو حضرتؐ ڈرے اس سے کہ پھر آویں تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ہے
کہ انکے پیچھے جاوے تو مسلمانوں میں سے ستر مردوں نے آپکا حکم قبول کیا انمیں سے ابو بکر اور زبیر بھی تھے
ف اور انمیں سے تھے ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عمارؓ بن یاسرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ بن ابی
وقاص اور عبد الرحمنؓ بن عوف وغیرہم اور ذکر کیا ہے عائشہؓ نے باب کی حدیث میں ابو بکر اور زبیر کو (فتح)

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ
وَالنَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ باب ہے بیان میں ان لوگوں کے جو جنگ احد کے دن مسلمان لوگوں
میں سے مارے گئے انمیں سے تھے حمزہ بن عبد المطلب اور یمان اور نضر بن انس اور مصعب بن عمیر ف
اپیر حمزہ پس پہلے گذر چکا ہے ذکر اسکا جدا باب میں اور اپیر یمان اور وہ حذیفہ کا والد ہے پس پہلے
گذر چکا ہے ذکر اسکا بیچ اخیر باب اذ ہمت طائفتان کے اور اپیر نضر بن انس پس یہ خطا ہے اور ٹھیک بات
یہ ہے کہ وہ انس بن نضر ہے اور اپیر نضر بن انس سو وہ اسکا بیٹا ہے اور وہ اسوقت چھوٹا تھا اور
اسکے بعد بہت زمانہ جیتا رہا اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے ان بابوں میں اُن لوگوں میں سے کہ اسمیں شہید
ہوئے عبد اللہ بن عمرو جابر کا والد ہے اور مشہور لوگوں میں سے عبد اللہ بن جبیر ہیں جو تیر اندازوں
کے سردار تھے اور سعد بن ربیع اور مالک بن سنان اور اوس بن ثابت بھائی حسان کا اور حنظلہ بن ابی
عامر المعروف بغسیل الملائکہ اور خارجہ بن زید اور عمرو بن جموح اور واسطے ہر ایک کے انمیں سے قصہ ہے
مشہور نزدیک اہل مغازی کے (فتح) حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کسی قوم کو عرب کی قوموں میں سے زیادہ تر شہید ہوتے ہیں اور عزیز تر قیامت کے دن انصار سے یعنی انصاری لوگ سب قوموں سے زیادہ تر شہید ہوئے ہیں اور قیامت کے دن بھی انصار کو سب عرب سے زیادہ تر عزت ہوگی کہا قتادہ نے اور حدیث بیان کی ہمسے انسؓ بن مالک نے کہ انصار میں سے ستر مرد جنگ احد کے دن مارے گئے اور ستر بئر معونہ کے دن مارے گئے اور ستر یمامہ کے دن مارے گئے اور بئر معونہ حضرتؐ کے زمانے میں تھا اور یمامہ کا دن صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں تھا مسیلمہ کذاب کی لڑائی کا دن **ف** یہ جو کہا کہ ستر مرد انصار میں سے جنگ احد کے دن مارے گئے تو یہی ہے مقصود بالذکر اس حدیث سے اس جگہ اور ظاہر اسکا یہ ہے کہ سب انصار میں سے تھے اور یہ اسیطرح ہے مگر تھوڑے انہیں سے اور باترتیب بیان کئے ہیں ابن اسحاق نے نام ان لوگوں کے جو مسلمانوں میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے سو پہونچی گنتی انکی پینسٹھ کو انمیں سے چار مہاجرین میں سے ہیں اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ احد کے دن انصار میں سے چونسٹھ مارے گئے اور مہاجرین میں چھ اور یہ جو کہا کہ بئر معونہ کے دن ستر مارے گئے تو اسکی شرح قریب آتی ہے اور واضح ہوگا کہ سب انصار میں سے نہ تھے بلکہ بعضے مہاجرین میں سے تھے مثل عامر بن فہیرہ اور نافع بن ورقا وغیرہ کے (فتح)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا ترجمہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ احد کے شہیدوں میں سے دو دو لاشوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ انمیں سے کس کو زیادہ قرآن یاد ہے سو جب آپکے واسطے ایک کیطرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو قبر میں آگے کرتے یعنی اسکو قبلہ کیطرف مقدم کرتے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرمایا کہ میں انپر گواہ ہونگا قیامت کے دن اور حکم کیا انکے دفن کرنیکا انکے خونوں میں اور نہ انپر نماز پڑھی گئی اور نہ انکو غسل دیا گیا **ف** اس حدیث کی شرح جنائز میں گذر چکی ہے

اور یہ جو کہا کہ انکا جنازہ نہ پڑھا گیا تو جواب دیا ہے اس سے بعض حنفیہ نے بایںطور کہ وہ نافی ہے اور اسکا غیر مثبت ہے
اور جواب دیا گیا ہے کہ اثبات مقدم ہے اوپر نفی کے جو غیر محصور ہو اور اوپر نفی شے محصور کی جبکہ ہو راوی اسکا
حافظ پس تحقیق وہ راجح ہوتی ہے اثبات پر جبکہ ہو راوی اسکا ضعیف مانند اس حدیث کے جس میں ثابت کرنا نماز
کا ہے اوپر شہید کے اور بر تقدیر تسلیم ہم کہتے ہیں کہ جن حدیثوں میں شہید کے جنازہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے
وہ فقط حمزہ کے قصے میں ہیں پس احتمال ہے کہ ہو یہ اس قسم کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اسکے حمزہ فضیلت سے
اور جواب دیا گیا ہے کہ خاصہ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا اور جواب دیا جاتا ہے کہ احتمال بھی توقف رکھتا ہے
استدلال کو کہتے ہیں اور ممکن ہے تطبیق بایںطور کہ اسدن حضرت نے انپر نماز پڑھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر
دوسرے دن انپر نماز پڑھی جیسا کہ اسکے غیر نے کہا (فتح) وَقَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِي جَعَلْتُ اَبْكِي وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَجَعَلَ اَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ اَوْ مَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ ترجمہ جابر سے
روایت ہے کہ جب میرا باپ شہید ہوا یعنی احد کے دن تو میں نے رونا شروع کیا اور میں کپڑا اٹھا کر اسکے منہ کو
دیکھنے لگا تو حضرت کے اصحاب مجکو منع کرنے لگے اور حضرت مجکو منع نہ کرتے تھے اور حضرت نے فرمایا کہ تو اسپر
مت رو ہمیشہ اسپر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیئے رہے یہانتک کہ تمنے اسکی لاش کو اٹھایا ف ظاہر یہ ہے
کہ یہ بھی واسطے جابر کے ہے اور حالانکہ اسطرح نہیں بلکہ وہ نہی واسطے فاطمہ بنت عمرو کے ہے جو جابر کی پھوپھی
تھی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي
بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى اُرٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي
رُؤْيَايَ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ
اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا
وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ترجمہ ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
اپنی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ
احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پھر ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو ناگہاں اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ
خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے
زور پکڑا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھی جو ذبح کی جاتی ہے اور خدا کا فعل بہتر ہے تو اسکا انجام یہ ہوا کہ جنگ احد
کے دن مسلمان شہید ہوئے ف یہ جو کہا واللہ خیر یعنی خدا کے نزدیک بہتری ہے اور ابن اسحاق کی

روایت میں ہے ابی روایت واللہ خیر اور روایت بقر یعنی قسم ہے اللہ کی میں نے خواب میں خیر کو دیکھا یعنی گائی کو ذبح ہوتا اور یہ روایت واضح تر ہے اور مراد تلوار سے ذو الفقار ہے (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى اَوْ ذَهَبَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ترجمہ خباب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت کے ساتھ ہجرت کی اور ہم خدا کی رضامندی چاہتے تھے سو ہمارا اجر خدا پر واجب ہوا یعنی محض اسکے فضل سے سو ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جو مر گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا انہیں میں سے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد کے دن شہید ہوئے اور نہ پیچھے چھوڑی اسکی کچھ چیز مگر ایک کملی کہ جب ہم اس سے اسکا سر ڈھانکتے تھے تو اسکے دونوں پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم اس سے اسکے پاؤں ڈھانکتے تھے تو اسکا سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ اس سے اسکا سر ڈھانکو اور اسکے پاؤں پر اذخر کے گھانس ڈالدو اور ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جسکا میوہ پکا سو وہ اسکو چنتا ہے ف اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے بَابٌ اُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهٗ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے اس بیان میں کہ پہاڑ احد ہمکو چاہتا ہے کہا ہے اسکو عباس بن سہل نے ابی حمید سے حضرت سے ف کہا سہیلی نے کہ نام رکھا گیا ہے احد کا احد واسطے اکیلا ہونے اسکے کے اور جدا ہونے اسکے کے اور پہاڑوں سے اسجگہ یا واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی اہل اسکے سے توحید کی مدد سے (فتح) حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کو پہاڑ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں الٰہی مقرر ابراہیم نے مکے کو حرام کیا ہے یعنی اسکے حرم میں شکار وغیرہ کرنا درست نہیں اور میں حرام کرتا ہوں جو مدینے کی دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے ف اور یہ قول حضرت سے احد کے حق میں کہی

واقع ہوا ہے اور اسکے معنی مین علماء کے کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ یہان مضاف محذوف ہے اور معنی یہ ہین کہ اہل احد یعنی احد کے پاس رہنے والے اور مراد ساتھ اُنکے انصار ہین اسواسطے کہ وہ احد کے ہمسائے ہین۔ دوسرا کہ یہ فرمایا یہ قول حضرتؐ نے واسطے خوشی کے ساتھ زبان حال کے جبکہ آئے سفر سے واسطے قریب ہونے حضرتؐ کے اُسکے اہل سے اور ملاقات کرنے انکے سے اور یہ فعل دوست کا ہے ساتھ دوست کے تیسرا کہ یہ حب دونون طرف سے حقیقت پر ہے اور اپنے ظاہر پر واسطے ہونے احد کے بہشت کے پہاڑون سے جیسا کہ مرفوع حدیث مین ثابت ہو چکا ہے کہ احد بہشت کے پہاڑون مین سے ہے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور ممکن ہے اس سے محبت جیسے کہ جائز ہے اس سے سبحان اللہ کہنا اور تحقیق خطاب کیا اسکو حضرتؐ ساتھ خطاب عاقل کے سو فرمایا جبکہ وہ کانپا کہ ٹھہر جا اے احد اور کہا سہیلی نے کہ تھے حضرتؐ دوست رکھتے فال نیک کو اور نام نیک کو اور نہین ہے کوئی نام نیک اس نام سے کہ مشتق ہوا احدیت سے اور باوجود ہونے اسکے کے مشتق احدیت سے پس اسکے حرفون کی حرکت رفع ہے یعنی پیش ہے اور یہ مشعر ہے ساتھ بلند ہونے دین احد کے اور اونچا ہونے اسکے کے پس متعلق ہوئی حب حضرتؐ کے ساتھ اسکے لفظا اور معنے دونون مین پس خاص کیا گیا ساتھ اس فضیلت کے پہاڑون کے درمیان سے اور کچھ بیان اسکا جہاد مین گذر چکا ہے (فتح) **حَدَّثَنِي** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ترجمہ عقبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک دن باہر نکلے سو آپ نے احد کے شہیدون پر نماز پڑہی جیسے مردے کا جنازہ پڑہتے ہین پھر منبر کیطرف پھرے سو فرمایا کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون اور مین تم پر گواہ ہون اور البتہ مین اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مقرر مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور قسم ہے اللہ کی مین تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین پڑ کر آپس مین حسد نہ کرنے لگو **ف** اسکا بیان ابہی ہو چکا ہے۔ **بَابُ** غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ باب ہے بیان مین جنگ رجیع اور رعل اور ذکوان اور بئر معونہ کے اور حدیث عضل اور قارہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور اسکے دس یارون کے

ف رجیع ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہرون سے یہ واقعہ اسکے قریب ہوا تہا پس نام رکہا گیا ساتھ اسکے

۲؎ ابن اسحاق نے کہا ہمین عاصم بن عمر نے حدیث سنائی کہ غزوہ رجیع اُحد کے بعد واقع ہوا۔

اور رعل اور ذکوان عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے بنی سلیم کی قوم سے پس نسبت کیا گیا جنگ طرف انکی اور بئر معونہ بھی ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہروں سے درمیان مکے اور عسفان کے اور یہ واقعہ معروف ہے ساتھ سریہ قراء کے یعنی قاریوں کا چھوٹا لشکر اور تھا یہ واقعہ ساتھ بنی رعل اور ذکوان کے جو مذکور ہیں اور اسکا ذکر اسی باب میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے اور عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے اور قصہ عضل اور قارہ کا رجیع کے جنگ میں تھا نہ بئر معونہ کے لشکر میں اور تفصیل کی ہے ابن اسحاق نے پس ذکر کیا اسنے رجیع کے جنگ کو تیسرے سال کی پچھاڑی میں اور بئر معونہ کو چوتھے سال کے ابتدا میں اور نہیں واقع ہوا ذکر عضل اور قارہ کا نزدیک بخاری کے صریح طور سے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ اسنے احد کا پورا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا ذکر یوم رجیع کا حدیث بیان کی ہے مجھسے عاصم بن عمر نے کہ جنگ احد کے بعد ایک جماعت قبیلہ عضل اور قارہ سے حضرت کے پاس آئے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ہم مسلمان ہوئے ہیں سو آپ اپنے چند اصحاب کو ہمارے ساتھ بھیجیں کہ ہمکو دین کے احکام سمجھاویں سو حضرت نے اپنے اصحاب میں سے چھ مرد کو انکے ساتھ بھیجا پس ذکر کیا قصہ کو اور بھیجا گیا ساتھ اسکے بیان قول بخاری کا کہ کہا ابن اسحاق نے کہ حدیث بیان کی ہمسے عاصم بن عمر نے کہ وہ احد کے بعد تھا اور ضمیر اتھا کا جنگ رجیع کے طرف پھرتا ہے نہ طرف غزوہ بئر معونہ کی یعنی جنگ رجیع احد کے بعد تھا اور باقی فائدے اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں آوینگے انشاء اللہ تعالی **تنبیہ** اس ترجمہ کی چال سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ جنگ رجیع اور بئر معونہ ایک چیز ہے اور حالانکہ اسطرح نہیں جیسا کہ میں نے اسکو واضح کیا ہے سو غزوہ رجیع کا سریہ عاصم اور خبیب کا تھا اور وہ کل دس مرد کا لشکر تھا اور یہ جنگ قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ تھا اور بئر معونہ ستر قاریوں کا لشکر تھا اور یہ جنگ رعل اور ذکوان کے ساتھ تھا اور شاید بخاری نے درج کیا ہے ایک کے دوسرے میں واسطے قریب ہونے ایک کے دوسرے سے اور دلالت کرتی ہے اسکے قریب ہونے پر اُس سے وہ چیز کہ انس کی حدیث میں ہے کہ حضرت نے بنی لحیان اور بنی عصیہ وغیرہم کو اکٹھے بد دعا کی اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بئر معونہ کی خبر اور اصحاب رجیع کی خبر دونوں ایک رات میں حضرت کے پاس پہونچیں اور بخاری کی یہ مراد نہیں کہ وہ دونوں ایک قصہ ہے (فتح) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سُفْیٰنَ الثَّقَفِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً عَیْنًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِنْ هُذَیْلٍ یُقَالُ

لهم بنو لحيان فتبعوهم بقريب من مائة رام فاقتصوا آثارهم حتى أتوا منزلا نزلوه
فوجدوا فيه نوى تمر تزودوه من المدينة فقالوا هذا تمر يثرب فتبعوا آثارهم
حتى لحقوهم فلما انتهى عاصم وأصحابه لجأوا إلى فدفد وجاء القوم فأحاطوا
بهم فقالوا لكم العهد والميثاق إن نزلتم إلينا أن لا نقتل منكم رجلا فقال
عاصم أما أنا فلا أنزل في ذمة كافر اللهم أخبر عنا رسولك فقاتلوهم فرموهم
حتى قتلوا عاصما في سبعة نفر بالنبل وبقي خبيب وزيد ورجل آخر فأعطوهم
العهد والميثاق فلما أعطوهم العهد والميثاق نزلوا إليهم فلما استمكنوا منهم
حلوا أوتار قسيهم فربطوهم بها فقال الرجل الثالث الذي معهما هذا أول
الغدر فأبى أن يصحبهم فجرروه وعالجوه على أن يصحبهم فلم يفعل فقتلوه و
انطلقوا بخبيب وزيد حتى باعوهما بمكة فاشترى خبيبا بنو الحارث بن عامر
بن نوفل وكان خبيب هو قتل الحارث يوم بدر فمكث عندهم أسيرا حتى إذا أجمعوا
قتله استعار موسى من بعض بنات الحارث ليستحد بها فأعارته قالت فغفلت
عن صبي لي فدرج إليه حتى أتاه فوضعه على فخذه فلما رأيته فزعت فزعة
عرف ذاك مني وفي يده الموسى فقال أتخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذاك
إن شاء الله وكانت تقول ما رأيت أسيرا قط خيرا من خبيب لقد رأيته يأكل
من قطف عنب وما بمكة يومئذ ثمرة وإنه لموثق في الحديد وما كان إلا رزق
رزقه الله فخرجوا به من الحرم ليقتلوه فقال دعوني أصلي ركعتين ثم انصرف
إليهم فقال لولا أن تروا أن ما بي جزع من الموت لزدت فكان أول من سن
الركعتين عند القتل هو ثم قال اللهم أحصهم عددا ثم قال ما إن أبالي حين
أقتل مسلما ✽ على أي شق كان لله مصرعي ✽ وذلك في ذات الإله وإن يشأ
يبارك على أوصال شلو ممزع ✽ ثم قام إليه عقبة بن الحارث فقتله وبعثت
قريش إلى عاصم ليؤتوا بشيء من جسده يعرفونه وكان عاصم قتل عظيما من
عظمائهم يوم بدر فبعث الله عليه مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم
فلم يقدروا منه على شيء ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک چھوٹا لشکر
جاسوسی کو بھیجا کہ قریش کی خبر لاویں اور عاصم بن ثابتؓ کو انپر سردار کیا اور عاصم جد ہیں عاصم بن

عمر بن خطاب کی سو وہ چلے یہانتک کہ جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہونچے تو ذکر کیئے گئے واسطے ایک قبیلے کے ہذیل سے جسکو بنو لحیان کہا جاتا تہا سو پیچہے پڑا انکو قریب سو تیر انداز کے اور انکا کہوج پکڑا یہانتک کہ ایک جگہ مین آئے جسمین اصحاب اترے تہے سو انہون نے اسمین کہجور کی گٹہلیان پائین جو انہون نے مدینے سے خرچ راہ لیا تہا تو انہون نے کہا کہ یہ مدینے کی کہجور ہے سو انکے پیچہے پڑے یہانتک کہ ان سے ملے سو جب عاصم اور اسکے ساتہی چلنے سے باز رہے یعنی بے بس ہوئے تو انہون نے ایک اونچے ٹیلے کیطرف پناہ لی اور کافرون نے آکر انکو گہیر لیا اور کہا کہ تمہارے واسطے عہد و پیمان ہے کہ اگر تم ہماری طرف اترو تو ہم تم مین سے کسی مرد کو قتل نہین کرینگے عاصم نے کہا کہ مین تو کافر کے ذمہ مین نہین اترتا الٰہی اپنے پیغمبر کو ہمارے حال سے خبر کر دے سو کافر ان سے لڑے اور انکو تیرون سے مارا یہانتک کہ عاصم سمیت سات آدمیون کو مار ڈالا اور باقی رہا خبیب اور زید اور ایک مرد اور سو کافرون نے ان سے قول قرار کیا سو جب انہون نے انکو عہد و پیمان دیا تو وہ انکی طرف اترے سو جب کافرون نے انپر قابو پایا تو انکی کمانون کی زہ کہولکر اس سے انکو باندہا سو کہا تیسرے مرد نے جو ان کے ساتہ تہا یہ پہلا دغا ہے سو اسنے انکا ساتہ دینے سے انکار کیا سو کافرون نے انکو کہینچا اور اسکے ساتہ بہت کوشش کی کہ انکا ساتہ دیوے اسنے نہ مانا تو انہون نے اسکو بہی مار ڈالا اور خبیب اور زید کو لیکر چلے یہانتک کہ دونون کو مکے مین جا بیچا سو خریدا خبیب کو حارث بن عامر کی اولاد نے اور خبیب نے بدر کے دن حارث کو قتل کیا تہا سو خبیب انکے پاس قید رہا یہانتک کہ جب سب نے اسکے قتل کرنے پر اتفاق کیا تو اسنے حارث کی کسی بیٹی سے استرا انگا زیر ناف کے بال لینے کو اسنے اسکو دیا وہ عورت کہتی ہے سو مین اپنے ایک لڑکے سے غافل ہوئی وہ خبیب کیطرف چلا گیا یہانتک کہ اسکے پاس پہونچا اسنے اسکو اپنے ران پر بہایا سو جب مین نے اسکو دیکہا تو مین بہت گہبرائی کہ اسنے میرا گہبرانا پہچانا اور اسکے ہاتہ مین استرا تہا سو اسنے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ مین اسکو قتل کرون مین یہ کام ہرگز نہین کرونگا اگر خدا نے چاہا اور وہ عورت کہتی تہی کہ مین نے کبہی کوئی قیدی خبیب سے بہتر نہین دیکہا البتہ مین نے اسکو دیکہا انگور کا گچہا کہاتا تہا اور اسوقت مکے مین میوہ نہ تہا اور وہ لوہے کے زنجیرون مین بندہا تہا اور نہ تہا وہ مگر رزق جو خدا نے اسکو روزی دی سو اسکو لیکر حرم سے باہر نکلے تاکہ اسکو قتل کرین خبیب نے کہا مجکو چہوڑ دو کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہ کے انکیطرف پہرا اور کہا کہ اگر اسکا خیال نہوتا کہ تم گمان کروگے کہ مین موت کے خوف سے بیقرار ہون تو البتہ مین نماز کو زیادہ کرتا یعنی دو رکعتین اور پڑہتا سو پہلے پہل اسی نے قتل ہونے کے وقت دو رکعت نماز پڑہنے کی سنت جاری کی پہر خبیب نے انکو بد دعا دی سو کہا کہ الٰہی گن انکے عدد کو یعنی انکو ہلاک کر اور انکی جڑ اکہاڑ اور کسی کو انمین سے باقی نہ چہوڑ پہر اسنے کہا کہ مجکو کچہ پروا

نہین جبکہ مین مسلمانی کی حالت مین مارا جاؤن جس کروٹ پر کہ ہو خدا کی راہ مین مرنا میرا اور یہ مرنا میرا خدا کی راہ مین ہے
اور اگر خدا چاہے تو برکت کریگا بیچ اعضا بدن کے جو کاٹا جاتا ہے پہر عقبہ بن حارث اسکیطرف اٹھ کھڑا ہوا سو
اسنے اسکو قتل کیا اور قریش نے چند آدمیون کو عاصم کیطرف بہیجا یعنی جبکہ انکو خبر ہوئی کہ عاصم مارا گیا یہ کہ اسکے
بدن سے کچھ گوشت کاٹ لاوین جس سے انکو اسکا مرنا معلوم ہو اور عاصم نے بدر کے دن انکے ایک بڑے
رئیس کو مارا تہا سو خدا نے انپر بدلی کی طرح زنبورون کا ایک جہنڈ بہیجا تو زنبورون نے اسکو انکے ایلچیون سے
بچایا سو وے اسکے بدن سے کچھ چیز نہ کاٹ سکے ف یہ جو کہا کہ خبیب اُنکے پاس قید رہا یعنی یہانتک
کہ حرمت والے چار مہینے گذر گئے اور ایک روایت مین موہب سے ہے کہ جنب نے مجھے کہا اور میری حفاظت
مین تہا کہ اے موہب مین تجھسے تین چیز چاہتا ہون ایک یہ کہ تو مجھکو میٹہا پانی پلاوے اور ایک یہ کہ جو جانور
بتون پر ذبح کیا جاوے اسکا گوشت مجکو نہ کہلاوے اور ایک یہ کہ جب میرے مارنیکا ارادہ کرے تو مجکو
بتلا دیوے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ مین اپنے لڑکے سے غافل ہوئی تو اکیر وایت مین ہے کہ اسکا ایک
چہوٹا لڑکا تہا سو لڑکا اسکیطرف آگے بڑہا خبیب نے اسکو اپنے پاس بٹہایا تو عورت ڈری کہ اسکو مار ڈالے سو
اسکو قسم دی اور ایک روایت مین ہے کہ خبیب نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ خدا نے مجکو تمپر قابو دیا سو
اس عورت نے کہا کہ مجکو تجھسے یہ گمان نہ تہا کہ تو میرے لڑکے کو مار ڈالے تو خبیب نے اُسترے کو اسکی طرف
پہینکا اور کہا مین تو خوش طبعی کرتا تہا اور یہ جو کہا کہ نہ تہا وہ مگر رزق جو خدا نے اسکو دیا تو ابن بطال نے کہا
کہ ممکن ہے کہ خدا نے گردانا ہو اُسکو نشانی اوپر کافرون کے اور دلیل واسطے پیغمبر اپنے کے واسطے صحیح کرنے
پیغمبری اسکی کے کہا اور اپہر جو دعوے کرتا ہے آجکے دن اسکے واقع ہونیکا درمیان مسلمانون کے تو اسکی
کوئی وجہ نہین اسواسطے کہ مسلمان دین مین داخل ہو چکے ہین اور پیغمبری کے ساتھ یقین رکھتے ہین پس کیا معنی ہین
واسطے ظاہر کرنے نشانی اور کرامت کے نزدیک انکے اور اگر نہوتا اسکے جائز رکھنے مین مگر یہ کہ کہے کوئی جائز
کہ جب جائز ہے ظاہر ہونا ان نشانیونکا اوپر ہاتھ غیر نبی کے تو کیونکر تصدیق کرین ہم انکو پیغمبر سے اور
فرض کی ہوئی یہ بات ہے کہ پیغمبر کے سوائے غیر کے ہاتھ پر یہ نشانیان ظاہر ہوتی ہین تو البتہ ہوتا اسکے
انکار مین قطع کرنا واسطے ذریعہ کے یہانتک کہ کہا کہ مگر یہ کہ ہو واقع ہونا اسکا اس قسم سے کہ نہ عادت کے
مخالف ہوا ور نہ ذات کو بدلے مثل اسکے کہ تکریم کرے اللہ بندے کو ساتھ قبول کرنے دعا کے کبھی کسی
وقت اور مانند اُسکے اس قسم سے کہ ظاہر ہوا سمین فضیلت فاضل کی اور کرامت ولی کی اور اسی قسم سے
ہے بچانا خدا کا عاصم کو تاکہ اسکا دشمن اسکی عزت خراب نہ کرے اور حاصل یہ ہے کہ ابن بطال نے میانہ روی
اختیار کی ہے درمیان اس شخص کے جو ثابت کرتا ہے کرامت اور جو نفی کرتا ہے اسکی پس کہا اُسنے

کہ ثابت وہ چیز ہے کہ جاری کیا ہے ساتھ اسکے عادت بعضے لوگون کی کبھی کبھی یعنی جو کرامت عادت کے موافق ہو اسکا واقع ہونا ممکن ہے اور ممتنع وہ ہے جو ذات کو بدل ڈالے مثلا جو کرامت کسی چیز کی ذات کو بدل ڈالے اسکا واقع ہونا ممکن نہین یہ قول ابن بطال کا ہے اور مشہور اہل سنت سے ثابت کرنا کرامتون کا ہے مطلق یعنی ہر قسم کی کرامت کا واقع ہونا ممکن ہے یعنی خواہ بعض لوگون کی عادت کے موافق ہو یا کسی چیز کی ذات بدل جاوے لیکن مستثنی کیا ہے بعض محققین نے انہین سے مانند ابو القاسم القشیری کی اس چیز کو کہ واقع ہوا ہے ساتھ اسکے مقابلہ واسطے بعضے پیغمبرون کے کافرون سے پس کہا کہ نہین پہونچتی طرف مثل پیدا کرنے اولاد کے بغیر باپ کے اور مانند اسکے اور یہ مذہب قریب تر ہے طرف انصاف کی سب مذہبون سے اسواسطے کہ قبول ہونا دعا کا فی الحال اور بہت ہونا کہانے اور پانی کا اور مکاشفہ ہونا اور سامنے نظر آنا اس چیز کا کہ آنکھ سے چھپی ہو اور پیش گوئی کرنی یعنی آیندہ کی خبر دینی اور مانند اسکی نہایت بہت ہے یہانتک کہ ہوگیا ہے واقع ہونا اسکا صالحین سے مانند عادت کی پس بندھ ہوئی کرامت اس چیز مین کہ کہا ہے اسکو قشیری نے اور متعین ہوا قید کرنا اس شخص کے قول کا جو مطلق کہتا ہے کہ جو معجزہ کہ پیغمبر سے پایا جاوے جائز ہے واقع ہونا اسکا کرامت واسطے ولی کے اور اس سب بیان کے بعد یہ ہے کہ جو بات عام کے نزدیک قرار پا چکی ہے یہ ہے کہ خرق عادت کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ جس سے یہ واقع ہو وہ اللہ کے ولیون سے ہے اور یہ غلطی ہے اس شخص کی جو اسکا قائل ہے اسواسطے کہ خارق یعنی امر مخالف عادت کے کبھی ظاہر ہوتا ہے جہوٹے کذاب کے ہاتھ پر جادوگر اور کاہن اور درویش بیدینون سے پس محتاج ہے وہ شخص جو استدلال کرتا ہے ساتھ اسکے پر ولایت ولی کے طرف فارق کی جو فرق کردے درمیان انکے اور اولے تر اس چیز سے جسکو انہون نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ جسکے ہاتھ پر خارق عادت واقع ہو اسکے حال کا امتحان کیا جاوے پس اگر شرع کے حکمونکا پابند ہو اور اسکی منع کی چیزون سے پرہیز کرنے والا ہو تو وہ نشانی ہے اسکے ولی ہونے کی اور اگر شرع کے احکام کا پابند نہو تو وہ ولی نہین ہے بلکہ جھوٹا ہے یعنی جادوگر ہے یا کاہن یا راہب اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق اور یہ جو اسنے کہا کہ الٰہی انکو ہلاک کر اور کسیکو انہین سے باقی نہ چھوڑ تو ایک روایت مین زیادہ ہے کہ خبیب نے کہا کہ الٰہی مین نہین پاتا جو حضرت کو میرا سلام پہونچاوے سو تو پہونچا اور اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب خبیب سولی کی لکڑی پر اٹھایا گیا تو اسنے کافرون کو بددعا دی تو انہین سے ایک شخص زمین سے چمٹ گیا واسطے خوف کے اسکی بددعا سے سو ایک سال گذرنے نہ پایا کہ سب کے سب مارے گئے سوا اس مرد کے جو زمین سے چمٹ گیا تھا کہ وہ بچ رہا اور ایک روایت مین ہے

کہ جبرئیل نے آنحضرتؐ کو اسکی خبر دی آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو خبر دی حضرتؐ نے فرمایا علیک السلام خبیب
یعنی اور سلام تجھکو اے خبیب قتل کیا اسکو قریش نے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب کافرون نے
اسمین ہتیار رکہا اور وہ سولی پر چڑہایا گیا تہا تو اسکو قسم دیکر پکارا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ محمدؐ تیری جگہ سولی دیا جاوے
خبیبؓ نے کہا نہین قسم ہے اللہ کی مین نہین چاہتا کہ میرے بدلے حضرتؐ کے پاؤن مین کانٹا لگے اور یہ جو کہا
کہ عاصمؓ نے انکے ایک بڑے رئیس کو مارا تہا تو شاید وہ عقبہ بن ابی معیط تہا کہ عاصم نے اسکو حضرتؐ کے
حکم سے باندہ کر مارا تہا بعد اسکے کہ پہرے بدر سے اور یہ جو کہا کہ خدا نے زنبورون کا جہنڈ بہیجا (تو وہ ان کے
منہ مین اڑتے تہے اور انکو کاٹتے تہے پس انہون نے انکو اسکے گوشت کاٹنے سے روکا اور ایک روایت
یہی ہے کہ عاصم نے خدا سے عہد کیا ہوا تہا کہ مشرک کو ہاتھ نہ لگاوے اور نہ کوئی مشرک اسکو ہاتھ لگاوے
کبہی اور عمر فاروقؓ کو جب اسکی خبر پہونچی تو کہا کہ نگہ رکہتا ہے اللہ مسلمان بندے کو بعد وفات اسکی کے
جیسا کہ نگہ رکہتا ہے اسکو اسکی زندگی مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے واسطے قیدی کے یہ کہ
باز رہے امان کے قبول کرنے سے اور نہ قدرت دی اپنی جان پر کافر کو اگرچہ قتل کیا جاوے واسطے عار
کے اس سے کہ جاری ہو اسپر حکم کافر کا یہ حکم اسوقت ہے جبکہ شدت کو لینا چاہے اور اگر رخصت کو لینا چاہے
تو اسکو جائز ہے کہ امان مانگے حسن بصریؒ نے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہین اور سفیان ثوری نے کہا کہ مین اسکو مکروہ
جانتا ہون اور اسمین پورا کرنا عہد کا ہے جو مشرکین سے ہوچکا ہے اور پرہیز کرنی انکی اولاد کی قتل کرنے سے
اور نرمی کرنے ساتھ اس شخص کے کہ ارادہ کیا گیا ہے قتل کرنے اسکے کا اور اسمین ثابت کرنا ہے کرامت اولیا کا
اور بددعا دینی مشرکون کو عام طور سے اور نماز پڑہنی وقت قتل ہونے کے اور اسمین انشا کرنا شعر کا ہے اور پڑہنا
اسکا وقت قتل کے اور اسمین دلالت ہے اوپر قوت یقین خبیبؓ کے اور شدت اسکی کے اپنے دین مین اور اسمین ہے
کہ اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے مسلمان کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہتا ہے جیسا کہ اسکے علم مین پہلے گذر چکا ہے تاکہ
اسکو ثواب دے اور اگر نہ اخدا چاہتا تو اسکو نہ کرتے اور اسمین قبول ہونا مسلمان کی دعا کا ہے اور اکرام اسکا زندگی
مین اور بعد مرنے کے اور سوائے اسکے اور فوائد سے جو تامل سے ظاہر ہوتے ہین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ قبول
کیا اللہ نے اسکی دعا کو بیچ بچانے گوشت اسکے کے مشرکین سے اور نہ منع کیا انکو اسکے قتل کرنے سے واسطے
اس چیز کے کہ ارادہ کیا اللہ نے اکرام کرنے اسکے سے ساتھ شہادت کے اور اسکی کرامت سے ہے بچانا اسکا
ہتک عزت اسکی سے ساتھ کاٹنے اسکے کے اور اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ تہے اسپر مشرکین قریش تعظیم کرنے
حرم مکے سے اور تعظیم حرام کے مہینون سے (فتح) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ الَّذِیْ قَتَلَ خُبَیْبًا ھُوَ اَبُوْ سِرْوَعَۃَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہا

کہ جسنے خبیب کو قتل کیا تہا وہ ابو سروعہ تہا ف ابو سروعہ کا نام عقبہ بن حارث ہے اور عقبہ سے روایت ہے کہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا بلکہ ابو میسرہ عبدری نے کیا تہا حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ ....

...... قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ستر آدمی کو کسی کام کیواسطے بہیجا انکو قاری کہا جاتا تہا یعنی وے اصحاب قرآن کے قاری تہی سو پیش آئے انکو سامنہ جنگ کے دو قبیلے قوم بنی سلیم مین سے یعنی رعل اور ذکوان نزدیک کوئین کے جسکو بئر معونہ کہا جاتا تہا تو قوم مسلمانون نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہمنے تمہارا ارادہ نہین کیا یعنی ہمارا ارادہ تمسے لڑنے کا نہین ہم تو حضرتؐ کے کسے کام کیواسطے جاتے ہین تو کافرون نے انکو مار ڈالا تو حضرتؐ نے ایک مہینہ فجر کی نماز مین انپر بد دعا کی اور یہ ابتدا قنوت کا ہے اور ہم اس سے پہلے قنوت نہین پڑہتے تہے کہا عبد العزیز راوی نے کہ ایک مرد نے انسؓ سے پوچہا کہ کیا قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرارت سے فارغ ہونے کے وقت اسنے کہا نہین بلکہ وقت فارغ ہونے کے قرارت سے ف قتادہ نے کہا کہ کام یہ تہا کہ قبیلہ رعل وغیرہم نے مدد مانگی تہی حضرتؐ سے دشمن پر تو حضرتؐ نے انکو ستر انصاریون سے مدد دی اور ایک روایت مین ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنو لحیان حضرتؐ کے پاس آئے اور انہون نے گمان کیا کہ ہم مسلمان ہوئے ہم اپنی قوم پر آپ سے مدد مانگتے ہین اور جائز ہے کہ انہون نے ظاہر مین حضرتؐ سے مدد مانگی ہو اور انکی نیت دغا کرنے کی ہو اور احتمال ہے کہ انہون نے اسلام کی دعوت کرنے کے واسطے مدد مانگی ہو نہ واسطے لڑائی کے اور یہ جو کہا کہ وہ قاری تہے تو بیان کیا ہے قتادہ نے کہ وہ دنکو لکڑیان لاتے تہے اور رات کو نماز پڑہتے تہے اور قرآن کا درس کرتے تہے اور سیکہتے تہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک مہینہ قنوت پڑہی رکوع کے بعد عرب کے کئی قومون پر بد دعا کرتے تہے حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ ترجمہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنو لحیان نے حضرتؐ سے مدد مانگی دشمن پر سو حضرتؐ نے انکو ستر انصاریوں سے مدد دی ہم اس زمانے میں انکا نام قاری رکھتے تھے دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے یہانتک کہ جب کوئیں معونہ میں پہنچے تو کافروں نے انکو مار ڈالا اور انکے ساتھ دغا کیا سو یہ خبر حضرتؐ کو پہونچی حضرتؐ نے ایک مہینا قنوت پڑہی بددعا کرتے تھے صبح کی نماز میں چند قوموں پر عرب کی قوموں سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور بنو لحیان پر انسؓ نے کہا سو ہمنے انکے حق میں قرآن پڑہا پھر یہ قرآن منسوخ ہوا یعنی تلاوت اسکی کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہونچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہمسے راضی ہوا اور ہمکو راضی کیا اور قتادہ سے روایت ہے اسنے روایت کی انسؓ بن مالک سے کہ حضرتؐ نے ایک مہینہ صبح کی نماز میں قنوت پڑہی عرب کی چند قوموں پر بددعا کرتے تھے رعل اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور بنو لحیان پر اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انسؓ نے کہا کہ یہ ستر قاری انصار میں تھے شہید ہوئے کوئیں معونہ میں قرآن کے معنے کتاب ہیں ف ذکر بنو لحیان کا اس قصے میں وہم ہے اور سوا اسکے نہیں کہ بنو لحیان تو خبیب کے قصے میں تھے رجیع کے جنگ میں جو اس سے پہلے ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِاُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَّاَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ

فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ
عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ
كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي
أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ
مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْنَا
ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ
وَرَسُولَهُ ترجمہ انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے اسکے مامون کو ستر سوارون مین بھیجا اور مشرکین کا
سردار عامر بن طفیل تہا اسنے حضرت ؐ کو تین چیزین اختیار دیا سو کہا کہ گنوار لوگ آپکے ماتحت رہین اور شہری
لوگ میرے ماتحت رہین یا مین آپکا خلیفہ ہون یا مین دو ہزار اہل غطفان کے ساتھ آپسے لڑونگا سو
عامر کو ام فلان کے گہر مین طاعون پہونچا یعنی پس ظاہر ہوئی اسکی کان کی جڑہ سے ایک غدود بڑی مانند
اس غدود کی جو اونٹ پر ظاہر ہوتی ہے سو اسنے کہا کہ پہونچا مجکو طاعون مثل غدود اونٹ کی بیچ گہر ایک
عورت کے فلانے کی آل سے میرا گہوڑا میرے پاس لاؤ ا اور اسکا گہوڑا لایا گیا وہ اسپر سوار ہوا
سو اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا سو چلا حرام اور ایک مرد لنگڑا اور ایک مرد اور فلان کی اولاد سے
حرام ؓ نے کہا کہ تم دو نو مجھسے قریب رہو یہانتک کہ مین انکے پاس جاؤن سو اگر انہون نے مجکو امان
دی تو تم مجھسے قریب ہوگے اور اگر انہون نے مجھے مار ڈالا تو تم اپنے ساتھیون کے پاس چلے جائیو یعنی
باقی اصحاب کے پاس کہ تمہارے ساتھ ہین سو حرام نے جاکر کافرون سے کہا کہ کیا تم مجکو امان دیتے
ہو کہ مین حضرت ؐ کا پیغام پہونچاؤن سو وہ ان سے حدیث بیان کرنے لگا سو کافرون نے ایک
مرد کیطرف اشارہ کیا اسنے اسکو پیچھے سے اگر نیزہ مارا یہانتک کہ اسکو اسکی ایکطرف سے دوسری
طرف نکالا اسنے کہا اللہ اکبر قسم ہے کعبے کی رب کی مین نے مراد پائی یعنی شہادت سو ملا مرد یعنی
حرام کا ساتھی ساتھ مسلمانون کے سو کافرون نے سب مسلمانون کو مار ڈالا سوائے لنگڑے کے
کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر تہا یعنی وہ پہاڑ پر چڑہ گیا سو خدا نے ہمپر انکے حق مین قرآن اتارا پہر اسکی تلاوت
منسوخ ہوئی یعنی پس نہ باقی رہا واسطے انکے حکم حرمت قرآن کا مانند حرام ہونے اسکے کے جنبی پر
اور سوا اسکے) اور وہ قرآن یہ ہے کہ مقرر ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہمسے راضی ہوا اور ہمکو راضی کیا

توحضرتؐ نے ایک مہینہ بددعا کی قبیلے رعل پر اور ذکوان پر اور بنولحیان پر اور عصیہ پر جنہوں نے خدا
اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ف یہ جو کہا فلحق الرجل سو احتمال ہے کہ مراد اس مرد سے حرام کا ساتھی
ہو یعنی وہ مرد مسلمانوں سے ملا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اسکے قاتل حرام کا ہو یعنی اسنے حرام کو نیزہ مارا پھر وہ
مرد نیزہ مارنے والا اپنی قوم مشرکین سے ملا پھر سب جمع ہوکے مسلمانوں پر جا پڑے اور انکو مار ڈالا ۔
یہ معنی ہیں کہ وہ مرد حرام کا ساتھی حرام کے ساتھ ملا یعنی کافروں نے اسکو اور اسکے ساتھیوں کو بھی مار ڈالا اور
یا یہ معنی ہیں کہ جسنے حرام کو نیزہ مارا تھا وہ قوم مشرکین میں ملا اور سب نے ملکر مسلمانوں کو مار ڈالا (فتح) حَدَّثَنِيْ
حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلٰى
وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ترجمہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ جب حرامؓ کو بئر معونہ کے
دن نیزہ لگا اور وہ انسؓ کا ماموں تھا تو اسنے خون کو لیا اسطرح یعنی زخم کی جگہ سے اور اسکو اپنے منہ اور سر پر
پھیرا پھر کہا قسم ہے رب کعبے کی میں مراد کو پہونچا حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَذٰى فَقَالَ لَهُ اَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ اَنْ
يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَتْ
فَانْتَظَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ
اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهُ قَدْ
اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَاَعْطَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ
بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيْهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ
اَخُوْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا وَكَانَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوْحُ بِهَا وَيَغْدُوْ عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ
فَيَدَّلِجُ اِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ اَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا
يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ترجمہ عائشہؓ سے
روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے حضرتؐ سے ہجرت کی اجازت مانگی جبکہ کافروں نے انکو سخت تکلیف دی تو حضرتؐ
نے ان سے فرمایا کہ ٹھیر جا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا آپ بھی امید رکھتے ہیں کہ آپکو ہجرت کی اجازت ہو

قوله اخرج أي عبد الله

حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو بہی امید ہے سو ابو بکر حضرتؐ کے ساتھ کے لئے منتظر رہے سو حضرتؐ ایک دن ظہر کے
وقت انکے پاس آئے اور انکو پکارا اور فرمایا کہ اپنے پاس والون کو نکالدے یعنی تاکہ ہماری بات کو کوئی اور نہ سنے
ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ وہ تو دو نو میری بیٹیان ہین یعنی میرے پاس کوئی غیر آدمی نہین سو حضرتؐ نے فرمایا
کہ کیا تو نے جانا کہ مقرر مجکو ہجرت کی اجازت ہوئی ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ مین آپکا ساتھ چاہتا ہون
حضرتؐ نے فرمایا تیرا ساتھ ہوگا ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میرے پاس دو اونٹنیان ہین کہ مین نے انکو
ہجرت کیواسطے تیار رکھا ہے تو صدیق اکبرؓ نے ایک اونٹنی حضرتؐ کو دی اور اسکا نام جدعا تہا سو دو نو سوار
ہوئے اور چلے یہانتک کہ ثور پہاڑ کی غار مین آئے اور اسمین چہپے اور عامر بن فہیرہ عبد اللہ بن طفیل حضرت
عائشہؓ کے مادری بہائی کا غلام تہا اور ابو بکر صدیق کے پاس ایک اونٹنی شیر دار تہی وہ اسکے ساتھ
صبح و شام اہل مکہ مین کرتا تہا اور پچھلی رات کو دو نون کے پاس دودہ پلانے کے واسطے جاتا تہا پہر وہان سے
بکریون کو ہانکتا تہا تو کوئی چرواہا اسکو معلوم نہ کرتا تہا سو جب حضرتؐ اور ابو بکر صدیقؓ غار سے نکلے تو عامر بن
فہیرہ بہی انکے ساتھ مدینے کیطرف نکلا کہ دو نو باری باری سے اسکو اپنے پیچہے چڑہا تے تہے یہانتک کہ مدینے
مین آئے سو شہید ہوا عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے دن **ف** یہ حدیث پوری اور اسکی شرح ہجرت کے
بابون مین گذر چکی ہے اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ذکر کیا ہے بخاری نے اسجگہ اس ٹکڑے کو واسطے ذکر
عامر بن فہیرہ کے تاکہ تنبیہ کرے اسپر کہ وہ سابقین مین سے تہا (فتح) وَعَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ
بْنُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَاُسِرَ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ
عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ
مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى اِنِّي لَاَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَاِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا
رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْبِرْ عَنَّا اِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَاُصِيْبَ
يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا
ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جب قاری لوگ بئر معونہ مین شہید ہوئے اور عمرو بن امیہؓ قید ہوا تو عامر بن طفیل نے
اس سے کہا کہ یہ کون ہے اور ایک مقتول کیطرف اشارہ کیا تو عمرو بن امیہ نے اس سے کہا کہ یہ عامر بن فہیرہ
ہے عامر بن طفیل نے کہا کہ البتہ مین نے اسکو شہید ہونے کے بعد دیکہا کہ اسکی لاش آسمان کیطرف اٹہائی گئی
یہانتک کہ مین آسمان کیطرف دیکہتا ہون جو اسکے اور زمین کے درمیان ہے پہر اسکی لاش زمین پر رکہی گئی سو
حضرتؐ کو انکی خبر آئی حضرتؐ نے انکے مرنے کی خبر دی اور فرمایا کہ تمہارے یار شہید ہو گئے اور مقرر انہون نے

۲ اُمَيَّةَ هٰكذا وقع عمرو بن

خدا سے سوال کیا سو کہا کہ الٰہی ہمارے بھائیون کو ہمارے حال سے خبر کردے ساتھ اسکے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو
ہم سے راضی ہو سو خدا نے انکو انکے حال سے خبر کردی اور شہید ہوا اسدن انہین عروہ بن اسماء پس نام رکھا گیا
عروہ ساتھ اسکے اور منذر بن عمرو پس نام رکھا گیا ساتھ اسکے منذر **ف** ذکر کیا ہے واقدی نے کہ فرشتون نے
اسکو چھپا پایا اور اسکو مشرکون نے نہ دیکھا یعنی بعد پوشیدہ ہونے اسکی لاش کے اور اسمین تعظیم ہے واسطے عامر بن
فہیرہ کے اور ڈرانا ہے واسطے کفار کے اور یہ جو کہا کہ نام رکھا گیا عروہ ساتھ اسکے تو بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے
ابن زبیر ہے زبیر نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا تھا جبکہ اسکے گھر مین پیدا ہوا ساتھ نام عروہ بن اسماء کے اور
عروہ بن اسماء کے قتل اور عروہ بن زبیر کے پیدا ہونے کے درمیان کئی اوپر دس برس کا فاصلہ ہے اور نام رکھا
گیا اسکا منذر یعنی نام رکھا زبیر نے اپنے بیٹے کا منذر اور سوا اسکے کچھ نہین کہ جدا کیا ہے اس حدیث کو بخاری
نے تاکہ بیان کرے موصول کو مرسل سے یعنی پہلی حدیث موصول ہے ساتھ ذکر عائشہ کے بیچ اسکے اور یہ حدیث
یعنی قصہ کوئین معونہ کا ہشام بن عروہ نے مرسل بیان کیا ہے اسمین عائشہؓ کا ذکر نہین اور وجہ تعلق اسکے کی ساتھ
اسکی عامر بن فہیرہ کے ذکر کی جہت سے ہے اسواسطے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ شان ہجرت کے کہ وہ بھی انکے
ساتھ تھا اور اسمین ہے کہ جب حضرتؐ اور ابوبکرؓ غار سے نکلے تو وہ بھی انکے ساتھ مدینے گئے انکلا فتح، اگر کوئی
کہے کہ حدیث سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام عامر بن طفیل کے مرنے کے بعد چلا تھا اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے کہ وہ قاریون کی شہادت کیوقت زندہ تھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ لفظ فانطلق حدیث سابق مین
اسکے قول اخیث پر معطوف ہے نہ ات پر **حدثنی** محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا
سلیمان التیمی عن ابی مجلز عن انس قال قنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع
شہرا یدعو علی رعل و ذکوان و یقول عصیۃ عصت اللہ و رسولہ۔ **ترجمہ** انسؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی بعد رکوع کے رعل اور ذکوان پر بد دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ عصیہ نے خدا کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا مالک عن اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الذین قتلوا
یعنی اصحابہ ببئر معونۃ ثلاثین صباحا حین یدعو علی رعل و ذکوان و لحیان و عصیۃ
عصت اللہ و رسولہ قال قال انس فانزل اللہ تعالی لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الذین قتلوا اصحاب بئر معونۃ قرانا قراناہ حتی نسخ بعد بلغوا قومنا فقد لقینا ربنا
فرضی عنا و رضینا عنہ **ترجمہ** انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک مہینہ بد دعا کی ان
لوگون پر جنہون نے انکے اصحاب کو بئر معونہ مین قتل کیا جبکہ بد دعا کرتے تھے رعل پر اور ذکوان پر اور بنو لحیان پر

اور عصیہ سے نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی انس رضی نے کہا سو اتارا خدا نے ان لوگوں کے حق میں جو کوئیں معونہ میں مارے گئے قرآن جسکو ہمنے پڑھا یہانتک کہ اسکے بعد منسوخ ہوا ہماری قوم کو پیغام پہونچا دو کہ البتہ ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہمسے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قُلْتُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهٗ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّهٗ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ – فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ **ترجمہ** عاصم سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی سے نماز میں قنوت پڑھنے کا حکم پوچھا اُسنے کہا ہاں درست ہے ....

میں نے کہا رکوع سے پہلے یا پیچھے کہا اس سے پہلے میں نے کہا کہ فلانے نے مجکو تجھسے خبر دی کہ تو نے کہا کہ رکوع کے بعد ہے کہا وہ جھوٹا ہے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حضرتؐ نے تو صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی اُس کا بیان یوں ہے کہ حضرتؐ نے ستر قاریوں کو ایک قوم مشرکین کیطرف بہیجا تہا اور انکے اور حضرتؐ کے درمیان عہد تہا انکی جہت سے پس غالب ہوئے وہ لوگ جنکے ساتھ حضرتؐ کا عہد تہا تو حضرتؐ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی انپر بد دعا کرتے تہے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ بہیجا حضرتؐ نے قاریوں کو طرف ایک قوم مشرکین کی سو قتل کیا قاریوں کو ایک قوم مشرکین نے سوائے ان لوگوں کے جنکے ساتھ حضرتؐ کا عہد تہا پس معلوم ہوا کہ جنکے ساتھ عہد تہا .... تہا وہ اور لوگ تہے اور جنہوں نے اصحاب کو قتل کیا وہ اور لوگ تہے اور یہ کہ عہد والے قوم بنی عامر تہے اور انکا سردار ابو برا تہا اور دوسرا گروہ قوم بنی سلیم میں سے تہا اور یہ کہ عامر بن طفیل نے ارادہ کیا دغابازی کا ساتھ اصحاب حضرتؐ کے سو بلایا بنی عامر کو طرف لڑائی انکی کے تو وہ اس سے باز رہے انہوں نے کہا کہ ہم ابو برا کا ذمہ نہیں توڑتے تو اسنے عصیہ اور ذکوان سے مدد مانگی انہوں نے اسکا کہا مانا سو انہوں نے قاریوں کو مار ڈالا (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْاَحْزَابُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ **باب** ہے بیان میں جنگ خندق کے اور اسکا نام احزاب بہی ہے کہا موسی بن عقبہ نے کہ وہ شوال میں تہا ہجری کے چوتھے سال میں تہا **ف** یعنی اس جنگ کے دو نام میں ایک خندق اور ایک احزاب اور احزاب کے معنے میں کفار کے گروہ اور اسکا نام جنگ خندق اسواسطے رکھا گیا کہ اسمین مدینے کے گرد کھائی کھودی گئی تہی حضرتؐ کے حکم سے اور تدبیر حضرتؐ کو سلمان فارسی نے بتلائی تہی جیسا کہ اصحاب مغازی نے ذکر کیا ہے کہ سلمان

سنے حضرتؐ سے کہا کہ ہمارے ملک مین یعنی فارس مین دستور تہا کہ جب کوئی ہمکو گہیر لیتا تہا تو ہم اپنے گرد کہائی کہودتے تہے سو حکم کیا حضرتؐ نے کہائی کہودنے کا گرد مدینے کے اور کام کیا اسمین ساتہہ ذات مبارک اپنی کے واسطے رغبت دینے مسلمانون کے تو اصحاب نے اسکے کہودنے کیطرف جلدی کی یہانتک کہ اس سے فارغ ہوئے پہر کفار کے لشکرون نے مسلمانون کو آگہیرا اور اسکا نام جنگ احزاب اسواسطے رکہا گیا کہ کافرون کے کئی گروہ جمع ہو کر مسلمانون پر چڑہ آئے تہے اور وہ قریش تہے اور غطفان اور یہود اور جو انکی تابع تہا اور تحقیق خدا نے اُتارا ہے اس قصے کو بیچ ابتدا سورہ احزاب کے اور ذکر کیا ہے موسی بن عقبہ نے کہ بنی نضیر کے قتل ہونے کے بعد حیی بن اخطب مکے کیطرف نکلا اور قریش کو مسلمانون کی لڑائی کی رغبت دلائی اور نکلا کنانہ بن ربیع کوشش کرتا بنی غطفان مین اور رغبت دلاتا تہا انکو حضرتؐ کی لڑائی پر اس شرط پر کہ انکے واسطے آدہا میوہ خیبر کا ہے تو عیینہ بن حصن نے اسکا حکم قبول کیا اور لکہا انہون نے طرف ہم قسمون اپنے کے بنی اسد سے سو متوجہ ہوا طرف انکی طلحہ ان لوگون مین جو اسکے تابع ہوئے اور نکلا ابو سفیان بن حرب ساتہہ قریش کے اور اترے مر الظہران (ایک جگہ کا نام ہے) مین تو بعضے لوگ بنی سلیم سے انکی مدد کو آئے سو سب ملکے بہت بڑا لشکر ہو گیا پس یہی مین وہ لوگ جنکا نام خدا نے احزاب رکہا یعنی کفار کے گروہ اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کافرون کا لشکر دس ہزار تہا اور مسلمانون کا لشکر تین ہزار تہا کافر لوگ بیس دن مدینے کو گہیرے رہے نہ تہی درمیان انکے لڑائی مگر تیر اندازی اور پتہر پہینکنا اسدن سعد بن معاذ صحابی کو تیر لگا وہی انکی موت کا سبب ہوا اور ذکر کیا ہے اہل مغازی نے سبب کفار کے لشکر بہاگنے کا اور یہ کہ نعیم بن مسعود نے انکے درمیان فتنہ فساد ڈالا سو وے آپسمین مختلف ہوئے اور یہ حضرتؐ کے حکم سے تہا یعنی حضرتؐ نے اسکو اسکا حکم کیا تہا کہ انکے درمیان فتنہ فساد ڈالے پہر خدا نے نہایت سخت ہوا چلائی کہ اسنے انکے آگ کو بجہایا اور انکے خیمون کو اکہاڑ ڈالا تو گہبرا کے سب کافر بہاگ گئے کوئی نہ ٹہر سکا اور کفایت کی اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مقرر حضرتؐ نے اسکو جنگ احد کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ چودہ برس کا تہا سو اسکو جہاد کی اجازت نہ دی اور پہر اسکو خندق کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ پندرہ برس کا تہا تو اسکو جہاد کی اجازت دی **ف** عرض الجیش کے معنے ہین امتحان کرنا لشکر کے احوال کا پہلے مباشرت قتال کیواسطے نظر کرنے کے انکی شکلون مین اور انکی منازل کی ترتیب مین اور سوائے اسکے اور کہا امانی نے کہ اجازہ کے معنی ہین کہ اسکو غنیمت سے

حصہ دیا اور یہ معنی غلط ہیں اسواسطے کہ جنگ خندق میں غنیمت نہ تھی (فتح) حدثنا قتیبۃ قال حدثنا
عبد العزیز عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الخندق وھم یحفرون ونحن ننقل التراب علی اکتادنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للمھاجرین والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے
روایت ہے کہ ہم خندق میں حضرت کے ساتھ تھے اور اصحاب خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے مونڈھوں پر مٹی اٹھاتے
تھے سو حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے مہاجرین اور انصار کو ف
ابن بطال نے کہا کہ یہ قول ابن رواحہ کا ہے یعنی حضرت نے اسکو پڑھا اگرچہ آپکے لفظ سے نہیں حضرت اسکے شاعر
نہیں بنتے اور شاعر تو اسکو کہا جاتا ہے جو قصد کرے شعر کا اور جانے سبب کو اور وتد کو اور اسکے تمام معنی کو زحاف
سے اور مانند اسکے سے اسیطرح کہا ابن بطال نے اور علم سبب اور وتد کا آخر تک سوا اسکے کچھ نہیں کہ سیکھا ہے
لوگوں نے اسکو عروض سے جسکے ترتیب خلیل نے گھڑی اور تھے اشعار جاہلیت کے اور پہلے اور دوسرے
طبقے کے اسلام کے شاعروں سے پہلے تصنیف کرنے خلیل کے عروض کو یعنی علم عروض کا خلیل نے بنایا ہے
اور اسلام کے پہلے اور دوسرے طبقے کے شاعروں کے شعر اس سے پہلے کے ہیں پس صحیح ہوا قول اسکا سبب بیانہ
شاعری کی شرط ہے (فتح) حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا معاویۃ بن عمرو حدثنا ابو اسحاق
عن حمید سمعت انسا یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فاذا
المھاجرون والانصار یحفرون فی غداۃ باردۃ فلم یکن لھم عبید یعملون ذلک لھم
فلما رای ما بھم من النصب والجوع قال اللھم ان العیش عیش الاخرۃ فاغفر للانصار
والمھاجرۃ فقالوا مجیبین لہ نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا ترجمہ انس سے
روایت ہے کہ حضرت خندق کیطرف نکلے سو ناگہاں دیکھا کہ مہاجرین اور انصار خندق کھودتے ہیں سرد صبح
میں اور انکے پاس غلام نہ تھے جو انکے واسطے یہ کام کرتے یعنی اصحاب اسمیں خود اپنے ہاتھ سے اسواسطے کام
کرتے تھے کہ وہ انکی طرف محتاج تھے کوئی غلام خادم انکے پاس نہ تھا نہ اسواسطے کہ ہجر و رغبت کے بیچ اجر کے
سو جب حضرت نے دیکھا جو انکو تکلیف اور بھوکھ سے تو فرمایا کہ الٰہی مقرر سچی زندگی آخرت کی زندگی ہے
سو بخشدے مہاجرین اور انصار کو تو صحابہ نے حضرت کے جواب میں کہا کہ ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر
ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے ف اس حدیث میں بیان ہے اس سبب کا جسکی وجہ سے حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی نہیں سچی زندگی مگر آخرت کی زندگی الخ اور اسمیں ہے کہ شعر کے پڑھنے میں کام میں خوشدلی
ہوتی ہے اور ساتھ اسکے جاری ہوئی ہے عادت انکی لڑائی میں (فتح) حدثنا ابو معمر

حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز عن انس قال جعل المهاجرون والانصار يحفرون الخندق حول المدينة وينقلون التراب على متونهم وهم يقولون نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا قال يقول النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجيبهم اللهم انه لا خير الا خير الآخرة فبارك في الانصار والمهاجرة قال ويؤتون بملء كفي من الشعير فيصنع لهم باهالة سنخة توضع بين يدي القوم والقوم جياع وهي بشعة في الحلق ولها ريح منتن ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد کھائی کھودنے لگے اور اپنی پیٹھون پر مٹی اٹھانے لگے اور وہ کہتے تھے کہ ہمنے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے اور حضرتؐ انکے جواب مین فرماتے تھے کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے مہاجرین اور انصار کو کہا انسؓ نے کہ انکو ایک مٹھی جو ملتی تھی بودار چربی کے ساتھ پکا کر مسلمانون کے آگے رکھی جاتی تھی اور مسلمان بھوکے تھے اور بےمزہ تھی حلق مین بدبودار تھی یعنی نہایت پرانی چربی تھی یہانتک کہ سڑ کے گندی ہو گئی تھی

الخندق

حدثنا خلاد بن يحيى قال حدثنا عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال اتيت جابرا فقال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاؤا النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذه كدية عرضت في الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل او اهيم فقلت يا رسول الله ائذن لي الى البيت فقلت لامرأتي رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم شيئا ما في ذلك صبر فعندك شيء قالت عندي شعير وعناق فذبحت العناق وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم والعجين قد انكسر والبرمة بين الاثافي قد كادت ان تنضج فقال طعيم لي فقم انت يا رسول الله ورجل او رجلان قال كم هو فذكرت له قال كثير طيب قال قل لها لا تنزع البرمة ولا الخبز من التنور حتى اتي فقال قوموا فقام المهاجرون فلما دخل على امرأته قال ويحك جاء النبي صلى الله عليه وسلم بالمهاجرين والانصار ومن معهم قالت هل سالك قلت نعم فقال ادخلوا ولا تضاغطوا فجعل يكسر الخبز ويجعل عليه اللحم ويخمر البرمة والتنور اذا اخذ منه ويقرب الى اصحابه ثم ينزع فلم يزل يكسر الخبز ويغرف حتى شبعوا وبقي بقية قال كلي هذا واهدي فان الناس اصابتهم مجاعة ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کے دن کھائی کھودتے تھے یعنی واسطے روک کے درمیان اپنے اور کافرون کے سو زمین

ایک قطعہ نہایت سخت یا ایک پتھر سخت نکل آیا کہ اصحاب اسکو کہود نہ سکے سو اصحاب حضرتؐ کے پاس آئے
اور عرض کیا کہ یہ قطعہ زمین کا بڑا سخت ہے جو خندق مین پیش آیا حضرتؐ نے فرمایا کہ مین خندق مین اترتا ہون
پہر حضرتؐ کہڑے ہوئے اور آپکے پیٹ پر پتہر بندہا تہا یعنی بسبب شدت بہوکہ کے اور ہم تین دن ٹہیرے
کوئی چیز نہ چکہی یعنی ہمکو تین دن کچہہ چیز کہانے کی نہ ملی سو حضرتؐ نے کدال لیکر اس پر مارا تو ہو گئی وہ زمین
ریت پہسلتی جابرؓ کہتا ہے کہ مین نے کہا یا حضرتؐ مجکو اجازت ہو کہ مین گہر جاؤن یعنی اور حضرتؐ نے مجکو اجازت
دی مین نے جاکر اپنی عورت سے کہا کہ مین نے حضرتؐ کا ایسا حال دیکہا کہ اسمین صبر نہین ہو سکتا یعنی بہوکہ
سے نہایت بیقرار ہین آپ کو صبر کرنے کی طاقت نہین سو کیا تیرے پاس کچہہ چیز ہے اسنے کہا کہ میرے پاس کچہہ
جو ہین یعنی تین سیر اور ایک بکری کا بچہ سو اسنے بکری کا بچہ ذبح کیا اور جو پیسے یہانتک کہ ہمنے گوشت کو
ہانڈی مین ڈالا پہر مین حضرتؐ کے پاس آیا اور حالانکہ آٹا خمیر ہوا تہا اور ہانڈی پتہرون پر تہی پکنے کے
قریب تہی سو مین نے کہا کہ یا حضرتؐ میرے گہر مین تہوڑا سا کہانا ہے سو آپ اور ایک دو آدمی اور
چلین فرمایا کہانا کتنا ہے مین نے آپ سے ذکر کیا جتنا تہا آپ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے
فرمایا اپنی بی بی سے کہنا کہ نہ نکالے ہانڈی کو اور نہ روٹی کو تنور سے یہانتک کہ مین آؤن حضرتؐ
نے فرمایا کہ اٹہ کہڑے ہو سو مہاجرین کہڑے ہوئے جب جابرؓ اپنی بیوی کے پاس گیا تو کہا کہ تیرا
بہلا ہو حضرتؐ مہاجرین اور انصار کو اور جو انکے ساتہ ہین سب کو لائے اسکی بیوی نے کہا کہ کیا
حضرتؐ نے تجہسے پوچہا تہا کہ کتنا کہانا ہے اسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا اندر آؤ اور ہجوم نہ کرو
سو حضرتؐ روٹیون کو توڑنے لگے اور ہانڈی اور تنور کو ڈہانکتے تہے جبکہ اس سے کچہہ لیتے تہے
اور اسکو اپنے اصحاب کے قریب کرتے تہے پہر گوشت کو ہانڈی سے لیتے تہے پس ہمیشہ رہے
روٹی توڑتے اور گوشت نکالتے یہانتک کہ سب کا پیٹ بہر گیا اور کچہہ روٹی باقی رہا فرمایا اسکو تو کہا
اور تحفہ بہیج اپنے ہمسایون کو واسطے کہ لوگ بہوکے ہین ف یہ جو کہا کہ حضرتؐ کے پیٹ پر
پتہر بندہا ہوا تہا یعنی بہوکہ کے سبب سے اور ایک روایت میں ہے کہ پہونچی انکو بہوکہ سخت یہانتک کہ حضرتؐ
نے بہوکہ کے سبب سے اپنے پیٹ پر پتہر باندہا اور فائدہ بیچ پتہر باندہنے کے پیٹ پر یہ ہے کہ آدمی بہوکہ
سے ضعیف ہو جاتا ہے تو اس سبب سے پیٹہ کے ٹیڑہا ہونے کا خوف ہوتا ہے سو جب اسپر پتہر رکہا
جاوے اور اسپر پٹی باندہی جاوے تو اس سے پیٹہ قایم رہتی ہے اور کہا کرمانی نے کہ پیٹ پر
پتہر کا باندہنا شاید واسطے مٹانے گرمی بہوکہ کے تہا ساتہ سردی پتہر کے یا اس واسطے کہ وہ پتلے
پتہر تہے بقدر پیٹ کے سخت کرتے ہین انتڑیون کو پس نہین تحلیل ہوتی کوئی چیز پیٹ سے پس نہین

حاصل ہوتا ضعف زائد بسبب تحمل کے اور یہ جو کہا کہ ہمنے تین دن کوئی چیز نہ چکھی تو یہ جملہ معترضہ ہے وارد کیا ہے اسکو واسطے بیان کرنے سبب کے پیچ باندہنے حضرتؐ کے پتہر کو پیٹ پر اور یہ جو کہا کہ سو گئی ریت پہسلتی تو احمد اور نسائی نے براءؓ سے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے ہمکو خندق کہودنے کا حکم دیا تو ایک پتہر سامنے آگے آیا اسمین کدال نہین لگتا تہا تو ہمنے اسکی حضرتؐ سے شکایت کی سو حضرتؐ نے آکر کدال لیا اور فرمایا بسم اللہ سو ایک ضرب ماری سو اسکی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجکو شام کے ملک کی کنجیان ملین قسم ہے اللہ کی البتہ مین اسکے سرخ محل اب دیکھ رہا ہون پہر دوسری ضرب ماری سو اسکی ایک تہائی اور توڑ ڈالی سو فرمایا اللہ اکبر مجکو فارس کی کنجیان ملین قسم ہے اللہ کی البتہ مین مدائن کے سفید محل اب دیکھ رہا ہون پہر تیسری ضرب ماری اور اسکی باقی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجکو یمن کی کنجیان ملین قسم ہے اللہ کی البتہ مین صنعا کے دروازے اپنی اس جگہ سے اب دیکھ رہا ہون اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرتؐ نے ہمکو دس دس مرد کو دس دس گز خندق کی لکیر مار دی کہ اتنے آدمی اتنا اتنا کہودین اور یہ جو کہا کہ اٹھ کہڑے ہو تو ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے مسلمانون سے فرمایا کہ سب اٹھ کہڑے ہو اور یہ روایت واضح تر ہے اسواسطے کہ حدیثین دلالت کرتی ہین کہ حضرتؐ نے اسکے ساتھ مہاجرین کو خاص نہین کیا پس مراد یہ ہے کہ کہڑے ہوئے مہاجرین اور جو انکے ساتھ تہے اور یہ جو اسنے کہا کہ کیا حضرتؐ نے تجہسے پوچھا تہا کہ کتنا کہانا ہے اسنے کہا ہان تو اس روایت مین اختصار ہے اور اسکا بیان یونس کی روایت مین ہے جابرؓ نے کہا کہ مین اتنا شرمایا جسکو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا مین نے کہا کہ آئی بہت خلقت اوپر ایک صاع جو کے اور ایک بچے بکری کے سو مین اپنی عورت کے پاس آیا مین نے کہا تو رسوا ہوئی کہ حضرتؐ سب خندق والون کو ساتھ لائے اسنے کہا کیا حضرتؐ نے تجہسے پوچہا کہ کہانا کتنا ہے مین نے کہا ہان اسنے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور حالانکہ ہمنے آپکو خبر کر دی جو ہمارے پاس ہے تو اسنے میرا سب غم دور کیا اور باب کی آیندہ حدیث مین ہے کہ مین اپنی عورت کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ خدا تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے کہ تو بہت آدمی لایا اور کہانا تہوڑا ہے اور اس حدیث کے ابتدا مین مذکور ہے کہ اسکی عورت نے کہا کہ نہ رسوا کریو مجکو ساتھ حضرتؐ کے اور جو آپکے ساتھ ہین تو مین نے آکر حضرتؐ سے چپکے کہا اور انکے درمیان تطبیق یون ہے کہ اسکی عورت نے اول اسکو وصیت کی تہی کہ حضرتؐ کو حال بتلا دیوے سو جب جابرؓ نے اس سے کہا کہ حضرتؐ سب لوگون کو ساتھ لائے تو عورت نے گمان کیا کہ جابرؓ نے حضرتؐ سے حال نہین کہا پہر جب جابرؓ نے کہا کہ مین نے آپکو بتلا دیا تہا تو اسکا غم دور ہوا واسطے معلوم کرنے اسکے عورت کے ساتھ ممکن ہونے خرق عادت کے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر زیادہ ہونے عقل اس عورت کے اور کمال فضل اسکے کے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے اسکے ساتھ جابرؓ کے بیچ قصے کہجور کے کہ جابرؓ نے

اسکو وصیت کی جبکہ حضرتؐ انکی ملاقات کو گئے کہ حضرتؐ سے کلام نہ کرے پھر جب حضرتؐ نے پھرنے کا ارادہ کیا تو اسنے حضرتؐ کو پکارا کہ یا حضرتؐ میرے اور میرے خاوند کے حق مین دعا خیر کیجیے فرمایا خدا رحمت کرے تجھپر اور تیرے خاوند پر تو جابرؓ نے اسکو جھڑکا اسنے جابرؓ سے کہا کہ کیا تو گمان کرتا تہا کہ خدا اپنے رسول کو میرے گھر مین لاوے پھر نکلین اور مین آپ سے دعا نہ مانگون روایت کیا ہے اسکو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرتؐ نے دس دس آدمی کو بٹھایا سو سب نے بیٹھ بیٹھ کے کھایا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جابرؓ نے کہا کہ ہمنے کھایا اور اپنے ہمسایون کو تحفہ بھیجا پھر جب حضرتؐ گھر سے نکلے تو کہانے کی برکت دور ہوئی اور پہلے گذر چکی ہے علامات النبوۃ مین حدیث انسؓ کی بیچ بہت ہونے کہانے تہوڑے کے بہی اور قصے مین جنکے دوہرانے کی حاجت نہین (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیٰنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَانْکَفَیْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَیَّ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِیْرٍ وَلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ فَفَرَغَتْ اِلٰی فَرَاغِیْ وَقَطَّعْتُهَا فِیْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهٗ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَیَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِیْنَكُمْ حَتّٰی اَجِیْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰی جِئْتُ امْرَاَتِیْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِیْ قُلْتِ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِیْنًا فَبَسَقَ فِیْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِیْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِیْ وَاقْدَحِیْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ فَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰی تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِیَ وَاِنَّ عَجِیْنَنَا لَیُخْبَزُ كَمَا هُوَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ جب خندق کہودی گئی تو مین نے حضرتؐ کو سخت بہوکہ دیکہی سو مین اپنی بیوی کیطرف پہرا اور مین نے کہا کہ کیا تیرے پاس کچہ کہانا ہے کہ مین نے دیکہا کہ حضرتؐ بہت بہوکے ہین سو اسنے میریطرف ایک تہیلا نکالا جسمین تہا ایک صاع جو تہے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تہا خوب موٹا مین نے اسکو ذبح کیا اور میری

اور میری بی بی جو پیسے سو وہ فارغ ہوئی میرے فارغ ہونے تک اور اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی مین ڈالا پہر
مین حضرتؐ کیطرف پہرا سو میری عورت نے کہا کہ نہ رسوا کر تو مجکو ساتھ حضرتؐ کے اور جو آپکے ساتھ ہین یعنی ساتھ
اسطور کے کہ تو سب کو بلا لاوے اور کہانے کے کم ہونے سے شرمندگی حاصل ہو سو مین نے اگر حضرتؐ سے
چپکے کہا مین نے کہا یا حضرتؐ ہمنے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جو پیسے جو ہمارے
پاس تھے سو آپ اور چند مرد آپکے ساتھ آوین تو حضرتؐ نے پکارا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے
تمہاری دعوت کا کہانا تیار کیا سو جلد چلو سو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ تم اپنی ہانڈی کو اتاریو اور نہ روٹی پکائیو اپنے
آٹے کی یہانتک کہ مین آؤن سو حضرتؐ تشریف لائے لوگون کے آگے چلتے یہانتک کہ مین اپنی عورت کے پاس
آیا اسنے کہا کہ خدا تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے یعنی اسکو بد دعا دی مین نے کہا کہ مین نے کیا جو تونے کہا
سو اسنے آپکے واسطے آٹا نکالا حضرتؐ نے اسمین منہ مبارک سے لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پہر ہماری
ہانڈی کیطرف قصد کیا سو اسمین بہی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پہر فرمایا کہ کسی روٹی پکانیوالی عورت کو
بلا سو چاہیے کہ میرے ساتھ روٹی پکاوے اور چمچہ کے ساتھ اپنی ہانڈی سے گوشت نکالو اور اسکو چولہے
سے نہ اتارو اور وہ ہزار آدمی تہے سو مین قسم کہاتا ہون اللہ کی کہ البتہ سب نے کہایا یہانتک کہ سیر ہوکر کہانے کو چہوڑ دیا اور پہر گئے
یعنی کہانے سے اور مقرر ہماری ہانڈی اسیطرح بدستور گوشت سے بہری جوش مارتی تہی اور ہمارا آٹا بہی بدستور
اتنا ہی موجود تہا پکتا جاتا تہا **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ وہ آٹھ سو یا نو سو تہے اور حکم واسطے
عدد زائد کے ہے واسطے زیادہ ہونے علم اسکے کے ہو واسطے کہ قصہ ایک ہے (فتح) **حَدَّثَنِي** عُثْمَانُ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ
فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ جب آئے تمپر کافر تمہارے اوپر کیطرف سے اور نیچے سے اور
ڈگنے لگین انکہین اور پہنچے دل گلون مین عائشہؓ نے کہا کہ یہ آنا کافرون کا خندق کے دن تہا **ف**
اسیطرح واقع ہوئی ہے اسجگہ حدیث مختصر اور نزدیک ابن مردویہ کے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب
آئے تمہاری اوپر کیطرف سے کہا مراد اس سے عیینہ بن حصن ہے اور تمہارے نیچے سے کہا کہ مراد
اس سے ابو سفیان بن حرب ہے اور بیان کی ہے ابن اسحاق نے صفت اترنے اونکے کی کہا اترے
قریش بیچ جگہ جمع ہونے سیلون پانی کے دس ہزار آدمی مین اپنے آدمیون سے اور جو انکے تابع ہوا
بنی کنانہ اور تہامہ سے اور اترا عیینہ ساتھ غطفان کے اور جو انکے ساتھ تہا اہل نجد سے طرف احد کی
نعمان مین اور نکلے حضرتؐ اور مسلمان یہانتک کہ انہون نے اپنی پیٹھ سلع کیطرف کی تین ہزار مین اور آپکے

اور کفار کے درمیان خندق تہا اور عورتون اور اولاد کو قلعون پر چڑہایا اور متوجہ ہوا حیی بن اخطب طرف قریظہ کے
سو ہمیشہ رہا ساتھ انکے کلام کرتا یہانتک کہ انہون نے دغا کیا اور عہد توڑ ڈالا جیسا کہ آیندہ باب مین آویگا اور
مسلمانون کو انکے دغے کی خبر پہونچی تو سخت ہوئی ساتھ انکے بلا سو حضرتؐ نے ارادہ کیا یہ کہ دین عیینہ بن
حصن کو اور اسکے ساتھ والون کو تیسرا حصہ مدینے کے پہلون کا اس شرط پر کہ پلٹ جاوین ادہر تو سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ نے انکو اس سے منع کیا اور کہا کہ جب ہم اور وہ دونون شرک پر تہے تو وہ ہمسے کچہ امید
نہین رکھتے تہے سو کسطرح کرین ہم یہ کام بعد اسکے کہ اکرام کیا اللہ نے ہمکو ساتھ اسلام کے اور عزت دی ہمکو ساتھ
اسکے ہم انکو اپنے مال دین ہم انکو نہین دینگے مگر تلوار کے ساتھ ان سے لڑینگے سو دشوار ہوا ساتھ مسلمانون
کے گہیرنا یعنی مسلمان گہیرنے سے بہت تنگ ہوئے یہانتک کہ کلام معتب اور اوس وغیرہ منافقون نے ساتھ نفاق
کے اور خدا نے یہ آیت اتاری کہ جب کہنے لگے منافق اور جنکے دل مین بیماری ہے کہ نہین وعدہ دیا ہمکو اللہ نے
اور اسکے رسول نے مگر ساتھ فریب کے کہا ابن اسحاق نے اپنی روایت مین کہ نہین واقع ہوئی درمیان اُن کے
لڑائی مگر باہم تیر اندازی لیکن عمرو بن عبد چند سوار لیکر خندق کے ایک تنگ طرف سے گہس آیا یہانتک
کہ پہر ملی زمین مین پہونچا سو اکیلے نکلے واسطے لڑنے اسکے علی مرتضیٰؓ سو اسکو مار ڈالا پہر کافرون مین سے نوفل
ابن عبد اللہ نکلا تو اسکو زبیر نے مار ڈالا اور باقی سوار شکست کہا کے بہاگ گئے اور روایت کی ہے بیہقی نے
دلائل مین کہ ایک مرد نے حذیفہؓ سے کہا کہ تم نے حضرتؐ کو پایا اور مین نے آپکو نہین پایا اسنے کہا اے بہتیجے قسم
ہے اللہ کی اگر تو آپکو پاتا تو کسطرح ہوتا ہمنے اپنے تئین دیکہا خندق کی رات کو سردی اور مینہ کی رات مین سو
حضرتؐ نے فرمایا کون ہے کہ جا کر قوم کفار کی خبر لادے خدا اسکو قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کے
ساتھ اٹہاویگا سو قسم ہے اللہ کی کوئی کہڑا نہوا پہر حضرتؐ نے دوسری بار فرمایا کہ خدا اسکو میرے ساتھ
اٹہاویگا پہر بہی کوئی نہ اٹہا ابو بکر صدیق نے کہا حذیفہ کو بہیجیے حضرتؐ نے فرمایا جا مین نے کہا مین ڈرتا ہون کہ
قید ہو جاؤن فرمایا تو قید نہوگا سو اسنے ذکر کیا کہ وہ چلا اور کافر انہین جکڑ ملے اور خدا نے ان پر آندہی بہیجی
سو نہ چہوڑا اُسنے انکا کوئی تنبو مگر اسکو ڈہایا اور نہ آگ مگر اسکو بجہایا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ
علقمہ بن علاثہ نے کہا کہ اے آل عامر کی ہوا مجہسے لڑتی ہے اور کوچ کیا قریش نے اور حالانکہ ہوا نے
انکو انکے بعضے اسباب اٹہانے نہ دیئے اور روایت کی ہے حاکم نے حذیفہؓ سے کہ ہمنے اپنے تئین
خندق کے دن دیکہا اور ابو سفیان اور اسکے ساتھی ہم سے اوپر تہے اور قریظہ ہمسے نیچے تہے ہم ڈرتے
تہے کہ ہماری اولاد کو کہین ایذا نہ پہونچا دین اور نہین آئی ہم پر کوئی رات کہ سخت تر ہو اس رات سے
اندہیری اور ہوا کے یعنی وہ رات بہت اندہیری تہی اور ہوا نہایت سخت تہی تو منافقین حضرتؐ سے

ہانپنے لگے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہین سو حضرتؐ مجھپر گذرے اور مین اپنے گھٹنون پر بیٹھا تھا اور نہ باقی تھا ساتھ آپکے مگر تین سو آدمی سو فرمایا کہ جا اور قوم کفار کی خبر لا اور حضرتؐ نے میرے واسطے دعا کی سو خدا تعالےٰ نے میرا خوف دور کیا سو مین انکے لشکر مین داخل ہوا سو ناگہان مین نے دیکھا کہ ہوا ان سے بالشت بھر تجاوز نہین کرتے تھے یعنی ہوا صرف انکے لشکر مین تھی آگے پیچھے نہ تھی سو جب مین پھرا تو مین نے چند سوار دیکھے تو انہون نے کہا کہ خبر دے اپنے ساتھی کو کہ خدا نے اسکو قوم کفار سے کفایت کی اور اصل حدیث کے نزدیک مسلم کی ہے اور آیندہ حدیث مین وہ چیز آتی ہے جو عائشہؓ کی حدیث کے متعلق ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اَغْمَرَ بَطْنَهُ اَوِ اَغْبَرَ بَطْنُهُ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا + فَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا + وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا + اِنَّ الْاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا + اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا اَبَيْنَا ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جنگ خندق کے دن مٹی اٹھاتے تھے یہانتک کہ آپکا پیٹ گرد آلودہ ہوا فرماتے تھے قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہمپر خدا کی رحمت نہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ ہم خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے ہمپر چین کو اور جما دے ہمارے قدمون کو اگر ہم کافرون سے ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے مقرر ان کافرون نے ہمپر زیادتی کی جب وے فتنے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم انکے بات کو نہین مانتے اور بلند کرتے اپنے آواز کو ہم انکی بات کو نہین مانتے ہم انکی بات کو نہین مانتے حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی قوم عاد کی پچھم کی ہوا سے **ف** صبا پورب کی ہوا کو کہتے ہین اور دبور پچھم کی ہوا کو کہتے ہین اور روایت کی ہے احمد نے ابو سعیدؓ کی حدیث سے کہ ہمنے خندق کے دن کہا یا حضرتؐ آپ کوئی چیز فرماوین کہ دل گلون مین پہونچے فرمایا ہان الٰہی ڈھانک ہمارے سترون کو اور امن دے ہمکو خوف سے کہا سو خدا نے ہمارے دشمنون کے منہ کو ہوا سے مارا سو انکو خدا نے ہوا سے شکست دی اور ایک روایت مین ہے کہ خدا نے جس ہوا سے حضرتؐ کو مدد دی وہ پورب کی ہوا تھی اور پہلے گذر چکا ہے استسقا مین نکتہ بیچ خاص کرنے دبور کے ساتھ عاد کے اور صبا کے ساتھ مسلمانون کے اور معلوم ہوئی ساتھ اسکے وجہ وارد کرنے بخاری کی اس حدیث کو اس جگہ اور یہ کہ خدا نے مدد دی اپنے

پیغمبر کو جنگ خندق میں ساتھ ہوا کے خدا نے فرمایا کہ بھیجی ہمنے انپر ہوا اور فوجیں جنکو تم نہیں دیکھا کہا مجاہد نے
کہ غالب کیا خدا نے انپر ہوا کو سو اسنے انکی ہانڈیون کو اُلٹ دیا اور انکے خیمون کو اُکھاڑ ڈالا یہانتک کہ وہاں سے
بہاگے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بیچ سبب کوچ کرنے انکے کے کہ نعیم بن مسعود اشجعی مسلمان ہوکے
حضرتؐ کے پاس آیا اور اسکی قوم کو اسکا حال معلوم نہ تہا تو حضرتؐ نے اسکو فرمایا کہ کسی حیلے سے کافرون کو ہمسے
ہٹا دے وہ بنی قریظہ کے یہودیون کے پاس گیا اور وہ انکا یار تہا سو کہا کہ تم میری محبت کو جانتے ہو انہون
نے کہا ہاں سو کہا کہ تمکو معلوم ہے کہ قریش اور غطفان کا یہ ملک نہیں اور یہ کہ اگر وہ فرصت دیکہیں گے تو
اسکو قابو کرین گے نہیں تو اپنے شہرون کیطرف پلٹ جاوینگے اور چہوڑ دینگے تمکو بلا مین ساتھ محمدؐ کے اور
تمکو اسکے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں انہون نے کہا تیری کیا راے ہے کہا نہ لڑو ساتھ انکے یہانتک کہ
ان سے رہن لو انہون نے اسکی راے قبول کی پہر وہ قریش کیطرف متوجہ ہوا سو اُنسے کہا کہ یہود پشیمان
ہوئے کہ ہمنے محمدؐ سے دغا کیون کیا سو انہون نے ایکدوسرے کیطرف آدمی بہیجے کہ پہر اسکے طرف
رجوع کرین یعنی اُنہون نے حضرتؐ کے پاس عذر کر بہیجا ہے کہ اُنکا قصور معاف ہو تو حضرتؐ نے اُن کو
کہلا بہیجا ہے کہ ہم راضی نہیں ہوتے یہانتک کہ تم قریش کو کہلا بہیجو اور انکی کوئی چیز گرو رکہو نہیں تو اُن کو
قتل کرو پہر نعیم بن غطفان کے پاس آیا اور اُن سے بہی اسیطرح کہا جب صبح ہوئی تو ابو سفیان نے عکرمہ
ابن ابو جہل کو بنی قریظہ کیطرف بہیجا کہ ہمپر جگہ تنگ ہوئی اور نہیں پاتے ہم چراگاہ کو سو ہمارے ساتھ نکلو
کہ ہم محمدؐ سے لڑین تو قریظہ نے انکو جواب دیا کہ آج ہفتے کا دن ہے ہم اسمین کوئی کام نہیں کرتے اور
ضرور ہے کہ تم کوئی چیز ہمارے پاس رہن رکہو یعنی بطور ضمانت کے تاکہ تم دغا نہ کرو قریش نے کہا کہ
یہ وہ چیز ہے کہ ڈرایا تمکو نعیم نے تو قریش نے دوسری بار کسیکو انکے پاس بہیجا کہ ہم تمہارے پاس کوئی
چیز گرو نہیں رکہتے اگر چاہو تو نکلو یا نہ نکلو قریظہ نے کہا یہ وہ چیز ہے کہ خبر دی ہمکو نعیم نے (فتح)

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ
یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ
الْاَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ یَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ
حَتّٰی وَارٰی عَنِّی الْغُبَارُ جِلْدَۃَ بَطْنِہٖ وَکَانَ کَثِیْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُہٗ یَرْتَجِزُ بِکَلِمَاتِ ابْنِ
رَوَاحَۃَ وَھُوَ یَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ۞ وَلَا تَصَدَّقْنَا
وَلَا صَلَّیْنَا ۞ فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ۞ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ۞ اِنَّ الْاُوْلٰی
رَغِبُوْا عَلَیْنَا ۞ وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا ۞ قَالَ ثُمَّ یَمُدُّ صَوْتَہٗ بِاٰخِرِھَا ترجمہ

براء سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن ہوا اور حضرتؐ نے خندق کھودی تو میں نے آپکو دیکھا کہ خندق سے مٹی نکالتے تھے یہانتک کہ گردنی آپکے پیٹ کی کھال کو چھپایا اور آپکے سینے پر بال بہت تھے سو میں نے آپ کو سنا ابن رواحہ کے کلمے پڑہتے تھے اور آپ مٹی اٹھاتے تھے کہتے تھے الٰہی اگر تیری رحمت نہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے سو اتار دے ہمپر چین کو اور جما دے ہمارے قدموں کو اگر کافروں سے لڑیں تحقیق ان کافروں نے ہمپر بغاوت کی اگر وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکی بات کو نہیں مانتے پھر دراز کرتے اپنے آواز کو ساتھ آخر اسکے کے **ف** یہ جو کہا کان کثیر الشعر تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے سینے پر بہت بال تھے اور حالانکہ اسطرح نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ کی صفت میں ہے کہ آپکے سینے کے بال باریک تھے اور تطبیق دونو کے درمیان یہ ہے کہ تھے بال آپکے باوجود باریک ہونے کے بہت یعنی گھنڈے ہوئے نہ تھے بلکہ دراز تھے شکم تک (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ **حَدَّثَنِیْ** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْ اِحْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِيْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں حفصہ پر داخل ہوا اور اسکے زلفوں سے پانی ٹپکتا تھا کہا البتہ جس کام میں لوگ ہیں ہو تم دیکھتے ہو اور نہیں ٹھرائی گئی واسطے میرے خلافت سے کوئی کچھ چیز یعنی نہ مجکو خلافت ملی اور نہ اس امر میں کچھ اختیار ہے تو حفصہ نے کہا کہ ان سے مل کہ وہ تیرے منتظر ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ ہو تیرے رکنے میں ان سے پھوٹ یعنی مسلمانوں میں فتنے فساد کا سبب ہو سو حفصہؓ نے اسکو نہ چھوڑا یہانتک کہ گیا سو جب لوگ جدا جدا

تو معاویہ نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ جو ارادہ کرتا ہو کہ خلافت مین کلام کرے تو چاہیے کہ ہمارے روبرو ہو اپنے
تئین چہپاوے نہین سو البتہ ہم لائق تر ہین ساتھ اسکے اس سے اور اسکے باپ سے تو حبیب بن مسلمہ نے ابن
عمر سے کہا کہ تو نے معاویہ کو اس بات کا جواب کیون نہ دیا عبد اللہ نے کہا سو مین نے اپنی گوٹ کہولے
یعنی جواب کیواسطے تیار ہوا مین نے قصد کیا کہ کہون کہ لائق تر ساتھ اسکے تجہسے وہ شخص ہے جو تجہسے
اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا اور تمکو اسلام مین داخل کیا یعنی علی مرتضی کہ وہ تمسے اسلام پر لڑے اور تم اسوقت
کافر تہے سو مین ڈرا کہ ایسی بات کہون کہ جماعت مین پہوٹ ڈالے اور خون بہاوے اور حمل کیا جاوے قول میرا
اوپر غیر مراد میری کے یعنی میری اس قول سے کوئی شخص اور مطلب سمجہ لیوے جو میری مراد نہو سو مین نے
یاد کیا جو خدا نے بہشت مین تیار کیا یعنی واسطے اس شخص کے کہ صبر کرے اور آخرت کو دنیا پر تعظیم کرے کہا حبیب نے
کہ تو محفوظ رہا یعنی تو نے خوب کیا اور تیری رائے ٹہیک ہے **ف** یہ جو کہا کہ جس کام مین لوگ ہین سو تم
دیکہتے ہو تو مراد اسکی اس سے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی درمیان علی مرتضی اور معاویہ کے لڑائی سے صفین
مین دن جمع ہونے لوگون کے منصفی پر درمیان انکے اس چیز سے کہ اختلاف کیا انہون نے بیچ اسکے
اور بلا بہیجا انہون نے باقی اصحاب کو حرمین وغیرہ سے اور باہم وعدہ کیا جمع ہونے پر تا کہ اسمین غور کرین
سو ابن عمر نے اپنی بہن سے مشورہ کیا کہ انکی طرف جاوے یا نہین سو اشارہ کیا حفصہ نے ساتھ جانے
کے طرف انکی واسطے اس خوف کے کہ اسکے نہ جانے سے پہوٹ پیدا ہوا جو نوبت پہونچاوے طرف ہمیشہ قائم
رہنے فتنے کے اور یہ جو کہا کہ جب لوگ جدا جدا ہوئے یعنی بعد اسکے کہ مختلف ہوئے دو نو منصف کہ ایک دونون
مین سے ابو موسی اشعری ہین اور وہ علی مرتضی کیطرف سے تہے اور دوسرا عمرو بن عاص تہا اور وہ معاویہ
کیطرف سے تہا اور ایک روایت مین ہے کہ جب جدا ہوئے دو نو منصف اور یہ لفظ تعبیر کرتا ہے مراد کی اور
بیان کرتا ہے کہ یہ قصہ صفین مین تہا اور روایت کی ہے عبد الرزاق نے ابن عمر سے کہ جب وہ دن ہوا
جسمین اجتماع کیا معاویہ نے دومۃ الجندل مین تو حفصہ نے کہا کہ مناسب نہین ساتھ تیرے کہ تو پیچہے رہے صلح سے
کہ صلح کرے ساتھ اسکے اللہ درمیان امت محمد کے اور تو حضرت کا سالا ہے اور عمر فاروق کا بیٹا ہے کہا
اور سامنے آیا معاویہ ایک اونٹ بڑے کے سو کہا کہ کون ہے جو خلافت کی طمع یا امید رکہتا ہو یا اسکی طرف
گردن دراز کرے اور یہ جو اسنے کہا سو ہم لائق تر ہین ساتھ خلافت کے اس سے اور اسکے باپ سے تو بعضے
کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے علی مرتضی اور حسن اور حسین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے عمر اور
اسکا بیٹا ہے اور یہمین بعد ہے اسواسطے کہ معاویہ عمر فاروق کی تعظیم مین بہت مبالغہ کیا کرتا تہا اور نیز
حبیب بن ابی ثابت کی روایت مین واقع ہوا ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ اسدن سے پہلے میرے جی مین دنیا

خیال نہین آیا مین نے چاہا کہ کہون کہ امید رکہتا ہے اسمین وہ شخص جسنے تجکو اور تیرے باپ کو اسلام پر مارا تہا
کہ تم دونون کو اسمین داخل کیا پہر مجکو بہشت یاد آئی تو مین نے اس سے منہ پہیرا اور اس جگہ سے ظاہر ہوتی
ہے مناسبت داخل کرنی اس قصہ کی بیچ بیان جنگ خندق کے اسواسطے کہ ابوسفیان اسدن کفار کے گروہون
کا پیشوا تہا اور حبیب بن مسلمہ ایک صحابی ہے شام مین رہتا تہا اور بہیجا تہا اسکو معاویہ نے ایک لشکر مین واسطے
مدد عثمانؓ کے سو شہید ہوئے عثمانؓ اسکے پہونچنے سے پہلے سو وہ پلٹ گیا اور معاویہ کے ساتھ رہا
اور متولی کیا اسکو جنگ روم پر اور فوت ہوا بیچ خلافت معاویہ کے اور یہ جو حبیبؓ نے ابن عمرؓ سے کہا کہ تو نے
اسکو جواب کیون نہ دیا تو بتلائی اس نے ابن عمرؓ کو وہ چیز جسنے اسکو جواب دینے سے روکا تہا اور عبدالرزاق کی
روایت مین ہے نزدیک قول اسکے کے فلیطلع احق بہ منہ ومن ابیہ کہ تعریض کرتا تہا ساتھ ابن عمرؓ کے یعنی مراد معاویہ کے
اس سے ابن عمرؓ تہا پس پہچانی گئی ساتھ اسکے مناسبت حبیب کے قول کی واسطے ابن عمرؓ کے کہ تو نے اسکو جواب کیون
نہ دیا اور حبوہ کپڑا ہے کہ ڈالا جاتا ہے پیٹہہ پر اور دونون پنڈلیون کو جوڑ کر اسکے دونون کنارے باندہے
جاتے ہین اور یہ جو کہا کہ جسنے تجہسے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑائی کی یعنی دن احد کے اور دن خندق کے
اور داخل ہوتے ہین اسبات مین علی مرتضیؓ اور تمام مہاجرین جو اسمین حاضر ہوئے اور انہین سے عبداللہ بن
عمرؓ ہین اور اسجگہ سے ثابت ہوتی ہے مناسبت داخل ہونے اس قصے کی بیچ جنگ خندق کے اسواسطے کہ
ابوسفیان معاویہ کا باپ جنگ خندق کے دن کفار کے گروہون کا سردار تہا اور حبیب بن ابی ثابت کی
روایت مین بہی واقع ہوا ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ اسدن سے پہلے میرے جی مین دنیا کا خیال نہین آیا مین نے
چاہا کہ کہون کہ امید رکہتا ہے اسمین وہ شخص جو تجہسے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا یہانتک کہ تم دونو کو اسمین
داخل کیا پہر مجکو بہشت یاد آئی تو مین نے اس سے منہ پہیرا اور تہی رائی معاویہؓ کی خلافت مین مقدم کرنا
اس شخص کا جو فاضل ہو قوت اور دانائی اور معرفت مین اس شخص پر جو فاضل ہو پیشدستی کرنے مین طرف اسلام کے
اور دین کی اور عبادت کے اسیواسطے اسنے مطلق بولا کہ وہ لائق تر ہے ساتہ خلافت کے اور ابن عمرؓ کی رائے
اسکے مخالف تہی اور یہ کہ وہ نہین بیعت کرتا مفضول سے مگر جبکہ خوف ہو فتنے کا اسیواسطے بیعت کی اسنے بعد اسکے
سے پہر اسکے بیٹے یزید سے اور منع کیا اپنی اولاد کو اسکی بیعت توڑنے سے اور بیعت کی بعد اسکے واسطے عبدالملک
ابن مروان کے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا ترجمہ سلیمان
ابن صرد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ ہم ان سے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے
حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ سَمِعْتُ اَبَا

إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِيْنَ أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ ترجمہ سلیمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے سنا فرماتے تھے جبکہ کفار کے گروہ آپ سے پلٹ گئے اب تو ہم ان سے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہم انپر چڑھ جاوینگے **ف** یہ جو کہا کہ کفار کے گروہ آپ ہٹائے گئے تو اسمین اشارہ ہے کہ پلٹ گئے وہ بغیر اختیار اپنے کے بلکہ ساتھ کاریگری اللہ کے واسطے اپنے رسول کے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ ذیقعدہ سے سات دن باقی رہتے تھے اور اسمین نشانی ہے نبوت کی نشانیون سے اسواسطے کہ حضرتؐ آیندہ سال مین عمرے کا احرام باندھ کے خانے کعبے کو چلے اور قریش نے انکو خانے کعبے مین جانے سے روکا اور واقع ہوئی صلح درمیان انکے یہانتک کہ انہون نے صلح توڑی پس ہوا یہ سبب مکے کی فتح ہونے کا سو جیسا آپنے فرمایا تہا اسیطرح واقع ہوا کہ جنگ خندق کے بعد کفار کو حوصلہ لڑائی کا نہ رہا اور روایت کی ہے بزار نے کہ حضرتؐ نے فرمایا دن جنگ خندق کے اور کفار نے بہت گروہون کو آپکے واسطے جمع کیا کہ اس کے بعد وے تمسے کبھی نہین لڑینگے ولیکن تم ہی ان سے لڑوگے (فتح) **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ترجمہ علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ خدا انکے گہرون اور قبرون کو آگ سے بہرے جیسے انہون ہمکو باز رکہا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے یہانتک کہ سورج غروب ہوا **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ جنگ خندق کے دن آئے بعد اسکے کہ سورج غروب ہوا کفار قریش کو گالی دینے لگے اور کہا یا حضرتؐ نہ قریب تہا مین کہ نماز پڑہون یہانتک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہوا حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مین نے بہی نماز نہین پڑہی سو ہم حضرتؐ کے ساتھ بطحان مین اترے حضرتؐ نے نماز کے واسطے وضو کیا اور ہمنے بہی اسکے واسطے وضو کیا سو حضرتؐ نے عصر کی نماز پڑہی بعد ڈوبنے سورج کے پہر اسکے بعد مغرب کی نماز پڑہی **ف**

اس حدیث کی شرح مواقیت الصلوۃ میں گذر چکی ہے اور بیان کیا ہے بیچ اُس کے مذاہب کو بیچ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کون ہے کہ قوم کفار کی خبر ہمارے پاس لاوے زبیر نے کہا کہ میں جاتا ہوں پھر فرمایا کون ہے کہ قوم کفار کی خبر لاوے زبیرؓ نے کہا میں لاتا ہوں پھر فرمایا کون ایسا ہے کہ قوم کفار کی خبر لاوے زبیرؓ نے کہا میں لاتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائے جان نثار زبیرؓ ہے ف ابن ملقن نے کہا کہ اسجگہ واقع ہوا ہے کہ زبیرؓ بنی قریظہ کی خبر لانے کیواسطے گیا تھا اور مشہور یہ ہے کہ جو قوم کفار کی خبر لانے کو گیا تھا وہ حذیفہؓ تھا میں کہتا ہوں کہ یہہ حصر مردود ہے اسواسطے کہ جس قصے کی خبر لانے کو زبیر گیا تھا وہ اور قصہ ہے اور جس قصے کی خبر لانے کو حذیفہ گیا تھا وہ اور قصہ ہے پس قصہ زبیر کا واسطے دریافت کرنے حال بنی قریظہ کے تھا کہ کیا انہوں نے توڑ ڈالا ہے عہد کو جو انکے اور مسلمانوں کے درمیان تھا اور موافق ہوئے ہیں قریش کو اوپر لڑائی مسلمانوں کے اور قصہ حذیفہؓ کا تھا جبکہ سخت ہوا گھیرا مسلمانوں پر ساتھ خندق کے اور جمع ہوئے انپر گروہ کفار کے پھر واقع ہوئی درمیان گروہوں کفار کے پھوٹ اور خوف کیا ہر گروہ نے دوسرے سے اور خدا نے انپر آندھی بھیجی اور سخت ہوئی سردی اس رات میں تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ہے جو کفار قریش کی خبر لاوے تو حذیفہؓ نے کہا کہ میں لاتا ہوں بعد تکرار طلب کے اور اسکا قصہ اسمیں مشہور ہے کہ جب رات کو قریش کے لشکر میں داخل ہوا اور انکا حال معلوم کیا اور اسپر سردی سخت ہوئی سو حضرتؐ نے اسکو ڈھانکا یہانتک کہ گرم ہوا اور بیان کیا ہے واقدی نے کہ مراد ساتھ قوم کے بنی قریظہ ہیں (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ کوئی بندگی کی لائق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے عزت دی اپنی فوج کو یعنی مسلمانوں کو اور مدد کی اپنی بندے کی اور غالب ہوا کفار کے گروہوں پر تنہا وہی سو نہیں کوئی چیز بعد اسکے ف یہ سجع باقافیہ عبارت محمود کی قسم سے ہے اور اسکے اور مذموم کے درمیان فرق یہ ہے کہ مذموم وہ ہے

جو تکلف اور استکراہ کے ساتھ بولا جاوے اور محمود وہ ہے جو بولا جاوے ساتھ انتظام اور اتفاق کے اسیواسطے فرمایا
ہیچ مثل دل کے کہ یہ تک بندی ہے مثل تک بندی کاہنون کے اور ویسے ہی گروہ رکھتے تھے تک بندی کو دعامین اور واقع
ہوئی ہے ہیچ بہت دعاؤن اور مخاطبات کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ساتھ تک بندی کے لیکن وہ غایت انسجام مین
ہے جو شعر ہے کہ وہ بلا قصد واقع ہوئی اور یہ جو کہا کہ اسکے بعد کوئی چیز نہین تو اسکے معنی یہ ہین کہ تمام چیزین
بہ نسبت اسکے وجود کے کالعدم ہین یعنی اسکے وجود کے بہ نسبت کسی چیز کا وجود نہین یا مراد یہ ہے کہ ہر چیز
فنا ہونیوالی ہے اور وہ باقی ہے ہمیشہ رہنے والا پس وہ بعد ہر چیز کے ہے سو نہین کوئی بعد اسکے جیسا
کہ خدا تعالی فرمایا کل شئی ہالک الا وجہہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات پاک اسکی (فتح) حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ
الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے کفار کے گروہون کو بد دعا دی سو فرمایا الٰہی اسے اتارنے والے کتاب کے
اور جلد کرنیوالے حساب کے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی انکو شکست دے اور انکو ڈگا دے کہ ان کے
پاؤن اپنی جگہ ثابت نہ رہین ف اس حدیث کی شرح جہاد مین گذر چکی ہے (فتح) حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ اَوِ الْحَجِّ
اَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ جہاد یا حج یا عمرے سے پلٹتے تو پہلے تین بار تکبیر کہتے
پھر فرماتے کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے اُسیکا ملک ہے اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کی شکر گذار ہین خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا
دیا تنہا اسی نے ف اسکی شرح دعوات مین آویگی بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْاَحْزَابِ وَمَخْرَجِهٖ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهٖ اِيَّاهُمْ باب ہے بیان مین پھرنے حضرتؐ کے
جنگ احزاب سے یعنی اس جگہ سے جسمین کفار کے گروہون سے لڑتے تھے طرف جگہ اپنی کے مدینے مین

اور بیان مین نکلنے آپکے طرف بنی قریظہ کے اور گھیرنا حضرتؐ کا انکو **ف** اسکا سبب پہلے گذرچکا ہے کہ انمین اور
حضرتؐ مین صلح تھی جب جنگ خندق کے دن کفار قریش عرب کے بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے
تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اور ذکر کیا ہے عبدالملک
ابن یوسف نے کہ بنی قریظہ گمان کرتے تھے کہ وہ شعیب علیہ السلام کی اولاد سے ہین اور یہہ احتمال ہے اور
پہلے گذرچکا ہے کہ متوجہ ہونا حضرتؐ کا طرف انکی ذیقعد کی تیئسوین کو تھا اور یہ کہ حضرتؐ تین ہزار آدمی مین
انکی طرف نکلے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ حضرتؐ کے ساتھ چھتیس ۳۶ گھوڑے تھے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَیْهِمْ قَالَ فَاِلٰی اَیْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ
فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ جنگ خندق
سے پھرے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبرئیل حضرتؐ کے پاس آیا سو کہا کہ آپنے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے
اللہ کی ہمنے نہین اتارے انکی طرف نکلیں فرمایا کہان کہا اسجگہ اور اشارہ کیا طرف بنی قریظہ کی سو حضرتؐ
نے انپر چڑھائی کی **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی **حَدَّثَنَا** مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْغُبَارِ سَاطِعًا فِیْ زُقَاقِ
بَنِیْ غَنْمٍ مَوْکِبِ جِبْرِیْلَ حِیْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ ترجمہ
انسؓ سے روایت ہے کہا کہ جیسے مین دیکھتا ہون گرد کو کہ بلند ہونے والی ہے بنی غنم کے کوچون مین لشکر
جبرئیل کے چلنے سے جبکہ حضرتؐ بنی قریظہ کی طرف چلے **ف** اور واقع ہوئی ہے یہ حدیث نزدیک ابن
سعد کے سلیمان بن مغیرہ سے اسمین انس کا ذکر نہین اسکے اول مین ہے کہ قوم بنی قریظہ اور حضرتؐ کے درمیان
عہد و پیمان تھا جب جنگ خندق مین کفار کے گروہون نے مدینے کو آ گھیرا تو بنی قریظہ عہد توڑ کر کفار
قریش کے شریک ہوئے اور انکی مدد کی پھر جب اللہ تعالیٰ نے گروہون کو شکست دی اور بھگا دیا تو بنی قریظہ نے
اپنے قلعے مین پناہ لی اور اسکا دروازہ بند کر لیا سو جبرئیل فرشتون کا لشکر ساتھ لیکر آئے سو کہا کہ یا
حضرتؐ بنی قریظہ کیطرف اٹھ کھڑے ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے اصحاب مین شعفت ہے کہا انکی طرف
نکلو کہ البتہ مین انکو ذلیل کرونگا سو پیٹھ دی جبرئیل نے اور اسکے ساتھ والے فرشتون نے یہانتک کہ
بلند ہوئی گرد بنی غنم کے کوچون مین جو انصار مین سے ہین (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَاَدْرَکَ بَعْضُھُمُ الْعَصْرُ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا نُصَلِّیْ حَتّٰی نَاْتِیَھَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ نُصَلِّیْ لَمْ یُرِدْ مِنَّا ذٰلِکَ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْھُمْ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ مین سو بعضون نے راہ مین عصر کا وقت پایا سو کہا بعضون نے کہ ہم نماز نہین پڑھتے یہانتک کہ بنی قریظہ مین پہونچین اور بعضون نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے ہین حضرتؐ کی مراد یہ نہ تہی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑہے یعنی مراد حضرتؐ کی کلام سے جلدی جانا تہا پہر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑہنے کا اور بعضون کے نہ پڑہنے کا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا تو حضرتؐ نے کیکو انمین سے نہ جہڑکا یعنی کسی پر ناراض نہوئے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصر کی نماز تہی اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز تہی اور تطبیق دی ہے بعض علما نے دونون روایتون مین باینطور کہ احتمال ہے کہ حکم کرنے سے پہلے بعضون نے ظہر کی نماز پڑہ لی ہو اور بعضون نے نہ پڑہی ہو سو جن لوگون نے ظہر کی نماز پڑہ لی تہی انکو عصر کا حکم ہوا اور جنہون نے ظہر کی نماز نہین پڑہی تہی انکو ظہر کا حکم ہوا اور احتمال ہے کہ ایک گروہ دوپہر کے بعد اول روانہ ہوا اور دوسرا گروہ اسکے پیچہے سو پہلے گروہ کو ظہر کا حکم ہوا ہو اور دوسرے کو عصر کا اور ان دونو تطبیق کا کچہ ڈر نہین لیکن بعید کرتا ہے اسکو اتحاد مخرج حدیث کا اسواسطے کہ وہ بخاری اور مسلم دونون کے نزدیک ایک سند کے ساتھ ہے ابتدا سے انتہا تک اور بعید ہے کہ ہر ایک نے اسکے اسناد کے راویون سے دونون طور پر روایت کی ہو اسواسطے کہ اگر اسطرح ہوتا تو البتہ اٹہاتا اسکو ایک انمین سے اسکے بعض راویون سے دونو طور پر اور حالانکہ اسطرح نہین پایا گیا پہر مجہکو معلوم ہوا کہ اختلاف لفظ مذکور مین اسکے بعضے راویون کے حفظ اور یادداشت کی وجہ سے ہے پس جو ظاہر ہوتا ہے دونون لفظ کے اختلاف سے یہ ہے کہ عبداللہ بن محمد شیخین کے شیخ نے جب بخاری کو حدیث بیان کی تو عصر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی اور جب باقی لوگون کو حدیث بیان کی تو ظہر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی یا بخاری نے لکہا ہے اسکو اپنی یاد سے نہین رعایت کی اسنے لفظ کی جیسے معروف ہے اسکے مذہب سے اسکے جائز رکہنے مین برخلاف مسلم کے کہ وہ لفظ کی محافظت بہت کرتا ہے اور سوائے اسکے کچہ نہین کہ مین نے اسکا عکس کیون جائز نہین رکہا اسواسطے کہ اور راوی بہی مسلم کے موافق ہین برخلاف بخاری کے لیکن موافقت ابوحفص کی واسطے بخاری کے تائید کرتی ہے پہلے احتمال کو کہ وہ عصر کی نماز تہی اور یہ سب کلام باعتبار حدیث ابن عمرؓ کے ہے اور اسپر بنسبت حدیث غیر اسکے کے پس دونون احتمال پہلے کہ ایک گروہ کو ظہر کی نماز کا حکم کیا اور دوسرے کو عصر کا حکم کیا با وجہ ہے

پس احتمال ہے کہ ظہر کی روایت کو ابن عمرؓ نے سنا ہو اور عصر کی نماز کو کعب اور عائشہؓ وغیرہ نے سنا ہو اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہا سہیلی وغیرہ نے اس حدیث مین فقہ یہ ہے کہ تعیب کیا جاوے اس شخص پر جو لے ظاہر حدیث یا آیت کو اور نہ اسپر جو استنباط کرے نص سے ایک معنی جو اسکو خاص کرین اور اسمین ہے کہ ہر مجتہد مختلف فی الفروع مصیب ہے کہا سہیلی نے کہ نہین محال ہے یہ کہ ہو چیز صواب ایک شخص کے حق مین اور خطا دوسرے کے حق مین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ محال تو یہ ہے کہ حکم کیا جاوے ایک مسئلے مین ساتھ دو حکمون متناقض کے ایک شخص کے حق مین کہا اسنے اور اصل اسمین یہہ ہے کہ حرمت اور اباحت احکام کی صفات سے ہین : ...... نہ ذاتون کی صفات سے کہا اسنے پس ہر مجتہد کہ موافق ہو اجتہاد اسکا کسی وجہ کو تاویل سے تو وہ مصیب ہے انتہی اور مشہور یہ ہے کہ جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ مصیب قطعیات مین ایک ہے اور مخالف ہوا ہے جاحظ اور عنبری اور اسپر جسمین قطع نہین سو جمہور نے کہا کہ اسمین بھی مصیب ایک ہی ہے اور تحقیق ذکر کیا ہے اسکو شافعی نے اور برقرار رکھا اسکو اور اشعری سے منقول ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور یہ کہ حکم اللہ کا تابع ہے واسطے ظن مجتہد کے اور کہا بعض حنفیہ اور شافعیہ نے کہ وہ مصیب ہے ساتھ اجتہاد اپنے کے اگرچہ نفس الامر مین اسکی اٹکل ٹھیک نہ پڑے پس وہ مخطی ہے اور واسکے واسطے ایک اجر ہے اور اس مسئلے کی پوری بحث کتاب الاحکام مین آویگی پھر استدلال کرنا ساتھ اس قصے کے اسپر کہ ہر مجتہد مصیب ہے مطلق واضح نہین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ اسمین تو صرف یہ ہے کہ جو اجتہاد کرے اور اپنے کوشش کو صرف کرے اسکو جھڑکا نہ جاوے پس مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ اسکو گنہگار نہ کہا جاوے اور حاصل اس چیز کا کہ واقع ہوا ہے قصے مین یہ ہے کہ بعض اصحاب نے نہی کو حقیقت پر حمل کیا اور وقت کے فوت ہونے کی کچھ پرواہ نہ کی واسطے ترجیح نہی ثانی کی اوپر نہی اول کی اور بعضون نے نہی اول کو ظاہر پر حمل کیا یعنی ... اپنے وقت پر نماز کو تاخیر کیا جاوے اور استدلال کیا ہے انہون نے ساتھ جواز تاخیر کرنے کے واسطے اسکے جو مشغول ہو ساتھ کام لڑائی کے ساتھ نظیر اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے ان دنون مین جنگ خندق مین اسواسطے کہ تحقیق گذر چکی ہے حدیث جابرؓ کے جسمین تصریح ہے کہ اصحاب نے عصر کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی اور یہ امر لڑائی کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے تھا پس جائز رکھا ہے انہون نے یہ کہ یہ عام ہے ہر اس شخص کے حق مین کہ مشغول ہو ساتھ امر لڑائی کے خاصکر یہ ہے کہ وہ زمانہ تشریع کا تھا یعنی شرع جاری کرنیکا اور لوگون نے حمل کیا نہی کو غیر حقیقت پر اور یہ کہ مراد اس سے رغبت دلانا ہے استعجال اور جلدی کرنے پر یعنی بنی قریظہ کیطرف جلد چلو اور استدلال کیا ہے جمہور نے اسپر کہ مجتہد کو گنہگار نہ ٹھہرایا جاوے اسواسطے کہ حضرتؐ نے کسی کو دونو گروہ سے نہین جھڑکا اور کسی پر سختی نہین کی سو اگر اس جگہ گناہ ہوتا تو گنہگار فرماتے اسکو جو گنہگار ہوتا اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے ابن حبان نے اسپر کہ تارک نماز کا یہانتک کہ اسکا

وقت نکل جاوے کافر نہین ہوتا اور اسمین نظر ہے جو پوشیدہ نہین یعنی اسواسطے کہ انہون نے تاویل کی تہی اور نزاع اس شخص کے حق میں ہے جو بغیر تاویل کے جان بوجہ کر نماز کو تاخیر کرے اور ہستدلال کیا ہے اسکے غیر نے اسپر کہ جو جان بوجہ کر نماز کو تاخیر کرے یہانتک کہ اسکا وقت نکل جاوے تو اسکو اسکے بعد قضا کرے اسواسطے کہ جن لوگون نے عصر کی نماز نہین پڑہی تہی انہون اسکو اسکے بعد پڑہا تہا جیسا کہ واقع ہوا ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ انہون نے اسکو عشا کے وقت پڑہا تہا بعد ڈوب جانے آفتاب کے اور اسمین بہی نظر ہے یعنی شبہہ ہے اسواسطے کہ نہین تاخیر کیا تہا انہون نے اسکو اور نزاع اس شخص کے حق مین ہے جو تاخیر کرے جان بوجہ بغیر تاویل کے اور کہا ابن قیم نے ہدی مین جسکا حاصل یہ ہے دونو گروہ ماجور ہین یعنی اجر دیے گئے مگر سابق قصد اپنے کے مگر جسنے نماز پڑہ لی اسنے دونو فضیلتین جمع کرلین بجالانا حکم کا جلدی جانے مین اور بجالانا حکم کا بیچ محافظت کرنے کے وقت پر خاصکر وہ چیز کہ خاص اس نماز مین ہے رغبت دلانے سے اوپر محافظت اسکی کے اور یہ کہ جسکی نماز فوت ہوئی اسکا عمل اکارت ہوا اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ جن لوگون نے اسکو تاخیر کیا تہا انکو اسواسطے نہ جہڑکا کہ انکا عذر قائم تہا تمسک کرنے مین ساتہہ ظاہر امر کے اور اسواسطے کہ انہون نے اجتہاد کیا پس تاخیر کیا نماز کو واسطے بجالانے حکم کے لیکن نہ پونہچ سکے اس امر کو کہ ہوا اجتہاد انکا صواب تر دوسرے گروہ سے اور اسپر جو حجت پکڑتا ہے واسطے اس شخص کے کہ اسنے تاخیر کی ساتہہ اسطور کے کہ نماز اسوقت تاخیر کی جاتی تہی جیسا کہ خندق کے دن ہوا اور تہا یہ حکم پہلے مشروع ہونے نماز خوف کے پس یہ حجت واضح نہین اسواسطے کہ احتمال ہے کہ خندق کے دن تاخیر بہول سے ہوئی ہو اور یہ ظاہر ہے حضرتؐ کے قول مین واسطے عمرؓ کے جبکہ کہا آپ سے کہ نہ قریب تہا مین کہ نماز پڑہون یہانتک کہ سورج ڈوبنے لگا حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مین نے بہی نہین پڑہی اسواسطے کہ اگر آپکو یاد ہوتی تو اسکی طرف جلدی کرتے جیسا کہ عمرؓ نے کیا

(متن) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ دستور تہا کہ لوگ حضرتؐ کو میوہ کہانے کے واسطے کہجور کے درخت دیتے تہے یعنی بغیر تملیک رقبہ کے یہانتک

کہ حضرتؐ نے قریظہ اور نضیر کو فتح کیا (تو جس جس نے حضرتؐ کو میوہ کہانے کے لیئے درخت دیا ہوا تہا۔
حضرتؐ نے اسکو پہیر دیا اور یہ کہ میرے گھر والون نے مجکو حکم دیا کہ مین حضرتؐ کے پاس جاؤن اور آپ سے مانگون
جو انہون نے حضرتؐ کو دیا تہا کل یا بعض اسکا اور حضرتؐ نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا سو ام ایمن آئی
سو اُسنے میری گردن مین کپڑا ڈالا اور مجکو کہینچا کہتی تہین ہرگز نہین قسم ہے اللہ کی جسکے سوائے کوئی لائق
بندگی کے نہین حضرتؐ تمکو نہین دینگے اور حالانکہ وہ حضرتؐ نے مجکو دیدیا ہے اور حضرتؐ فرماتے تہے
کہ تیرے واسطے اتنا ہے بدلا اسکا یعنی اسکے درخت اسکو پہیر دے مین تجہکو اسکے بدلے اتنا اتنا مال
دونگا اور ام ایمن کہتی تہین کہ ہرگز نہین قسم ہے اللہ کی یہانتک کہ حضرتؐ نے اُسکو اسکے دس برابر مال دیا
یا جیسے فرمایا **ف** اس حدیث کا بیان ہبہ مین گذر چکا ہے اور اسکا حاصل یہ ہے کہ انصار نے مہاجرین کو بطور
سلوک کے کہجور کے درخت دیے ہوئے تہے تاکہ اسکے میوے سے فائدہ اٹہاوین سو جب خدا نے نضیر اور قریظہ
کو فتح کیا تو اُن کی غنیمتین مہاجرین مین تقسیم کین اور مہاجرین کو حکم کیا کہ انصار کے درخت انکو پہیر دین واسطے
بے پرواہ ہونے اُن کے اُن سے اور اسواسطے کہ انصار نے اصل درختون کو اُنکے ملک نہین کیا تہا یعنی بلکہ فقط
میوہ کہانے کے لیئے دیے تہے اور ام ایمنؓ اسکے پہیر دینے سے باز رہین اس خیال سے کہ شاید وہ
اصل درختون کی مالک ہوگئین سو حضرتؐ نے اس سے نرمی کی اور کمال مہربانی سے اسکے پیش آئے واسطے
اس چیز کے کہ تہی واسطے ام ایمن کے حضرتؐ پر حق پرورش سے یہانتک کہ بدلا دیا اسکو اس چیز سے کہ اُسکے
ہاتھ مین تھی .... ساتھ اس چیز کے کہ راضی کیا اسکو اور مسلم کی روایت مین ہے یہانتک
کہ اسکو دس برابر دیا یا قریب دس گن کے اور معلوم ہوئی ساتھ اسکے معنے قول اسکے کے ولک کذا یعنی مانند اس
چیز کے کہ واسطے تیرے ہے ایک بار پہر شروع ہوئے زیادہ کرنے مین دو بار اور تین بار یہانتک کہ اسکے
دس برابر تک پہونچے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہبہ کرنا منفعت کا سوائے رقبہ کے یعنی اصل
درخت اپنے پاس رکہنا اور اس حدیث مین بیان ہے زیادہ ہونے بخشش حضرتؐ کی کا اور بہت ہونے حلم اور احسان
آپکے کا اور مرتبے ام ایمن کے کا نزدیک حضرتؐ کے اسلیئے کہ اسنے حضرتؐ کو پالا تہا اور وہ اسامہ بن زید کی والدہ ہے
اور ایمن بہی اسکا بیٹا ہے حضرتؐ کے بعد تہوڑی سی مدت زندہ رہی (فتح) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ نَزَلَ اَهْلُ قُرَیْظَةَ
عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰی عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا
دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ فَقَالَ
تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِیْ ذَرَارِیَّهُمْ قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ ترجمہ ابو سعید

خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ اترے سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر سو حضرتؐ نے سعدؓ کو بلا بھیجا سعدؓ گدہے پر
سوار ہو کے آئے سو جب مسجد سے قریب ہوئے تو حضرتؐ نے انصار سے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو اپنے سردار کی
طرف یا یوں فرمایا کہ اپنے سے بہتر اور افضل کی طرف سو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیرے فیصلے پر راضی ہو کر اترے
ہیں تو سعدؓ نے فرمایا کہ انکے لڑنے والے جوان قتل ہوں اور انکی عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام بنائے جاویں حضرتؐ
نے فرمایا کہ تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا اور اکثر اوقات راوی نے کہا کہ تو نے بادشاہ کی مرضی کے موافق حکم
کیا یعنی خدا کی مرضی کے موافق ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب ایک گڑھی میں رہتے تھے
حضرتؐ سے اور ان سے صلح تھی ہجرت کے پانچویں سال جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرتؐ سے قول
توڑ کے کافروں کے شریک اور ساتھ ہوئے جب مشرک کے کو پلٹ گئے تو حضرتؐ نے بنی قریظہ کے گڑھی پندرہ
روز تک گھیری ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اور ہم سعد
بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرتؐ اسپر عمل کریں یہودی اور سعد اس سے
پہلے ہم قسم تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کر کے ہمکو بچا دینگے پھر حضرتؐ نے
سعدؓ کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعدؓ تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جیسا تو حکم کرے ویسا
عمل میں آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان قتل ہوں اور انکے لڑکے اور عورتیں لونڈی غلام بنائی جاویں
حضرتؐ نے فرمایا کہ اے سعدؓ تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وے لوگ قتل ہوئے۔ اور یہ جو کہا کہ
جب مسجد کے قریب ہوئے تو بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ مسجد ہے کہ تیار کیا تھا اسکو حضرتؐ نے واسطے
نماز کے بنی قریظہ کے گاؤں میں جن دنوں میں حضرتؐ نے انکا محاصرہ کیا اور نہیں ہے مراد مسجد نبوی جو مدینے
میں ہے لیکن کلام ابن اسحاق کا دلالت کرتا ہے کہ سعد مدینے کی مسجد میں مقیم تھے یہانتک کہ حضرتؐ نے
انکو بلا بھیجا تا کہ بنی قریظہ کے حق میں حکم کریں پس تحقیق حضرتؐ نے ٹھہرایا تھا سعد کو رفیدہ کے خیمے میں پاس مسجد
اپنی کے اور رفیدہ ایک عورت تھی کہ بیماروں کے دوا کیا کرتی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ سعدؓ کو اسکے خیمے میں
ٹھہراؤ تا کہ میں قریب سے اسکی بیمار پرسی کروں سو جب حضرتؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے اور انکو گھیرا اور وے سعد کے
فیصلے پر راضی ہوئے تو حضرتؐ نے انکو بلا بھیجا تو انہوں نے اسکو گدہے پر چڑھایا اور انکا بدن بہاما تھا پس
قول راوی کا کہ جب حضرتؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے دلالت کرتا ہے کہ سعد مدینے کی مسجد میں مقیم تھے اور یہ
جو فرمایا کہ تو نے خدا کی مرضی کی موافق حکم کیا تو ایک روایت میں ہے کہ البتہ حکم کیا تو نے انکے حق میں ساتھ حکم اللہ
کے کہ حکم کیا ساتھ اسکے اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے کہا سہیلی نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ حکم اوپر سے
اترا اور مثل اسکی ہے قول زینب کا کہ خدا نے میرا نکاح حضرتؐ کے ساتھ آسمان کے اوپر سے کیا یعنے اسکا نکاح

اوپر سے اترا اور نہیں محال ہے وصف کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ اوپر ہونے کے بنا بر اس معنی کے کہ اسکے جلال کے لائق
میں نہ اس معنے پر کہ پیدا ہوتا ہے اس سے وہم تحدید کا جو نوبت پہونچاتا ہے طرف تشبیہ کی اور باقی شرح اس حدیث
کی آیندہ حدیث میں ہے (فتح) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ
حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ
مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ
فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ
إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَ
أَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا
قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ
وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ
قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُمْ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ
مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ
إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا
فَمَاتَ مِنْهَا ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ سعد جنگ خندق کے دن زخمی ہوئے ایک قریشی مرد نے
جسکا نام حبان تھا انکو رگ اکحل میں تیر مارا سو حضرتؐ نے انکے واسطے مسجد میں تنبو گاڑا تاکہ نزدیک سے انکی بیمار پرسی
کریں سو جب حضرتؐ جنگ خندق سے پھرے تو آپنے ہتھیار اتار ڈالے اور غسل کیا سو جبرئیل حضرتؐ کے پاس آیا اس
حال میں کہ گرد سے اپنا سر جھاڑتا تھا تو اسنے کہا کہ آپنے ہتھیار اتار ڈالے قسم ہے اللہ کی مینے نہیں اتارے انکی طرف
نکلیں حضرتؐ نے فرمایا کس طرف جبرئیل نے بنی قریظہ کیطرف اشارہ کیا سو حضرتؐ نے انپر چڑھائی کی یعنی اور انکو گھیرا
تو وے حضرتؐ کے فیصلہ پر اترے کہ جو آپ ہمارے حق میں تجویز کریں ہمکو منظور ہے حضرتؐ نے حکم کو سعد کیطرف
پھیرا سعدؓ نے کہا میں انکے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ انکی لڑائی والے جوان قتل ہوں اور انکی عورتیں اور لڑکے لونڈی
غلام بنائے جاویں اور انکے مال مسلمانوں میں تقسیم ہوں کہا ہشام نے کہ خبر دی مجکو میرے باپ عروہ نے عائشہؓ سے
کہا سعد نے یعنی الٰہی تو جانتا ہے کہ نہیں کوئی محبوب تر میرے نزدیک یہ کہ جہاد کروں کفار سے تیرے راہ میں اس قوم
سے جنہوں نے تیرے پیغمبرؐ کو جھٹلایا اور وطن سے نکالا الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تونے ہمارے انکی لڑائی موقوف

کی اور اگر قریش کی لڑائی سے کچھہ چیز باقی ہو تو مجھکو انکے واسطے باقی رکھہ تاکہ مین ان سے تیرے راہ مین جہاد کرون
اور اگر تو نے لڑائی کو موقوف کر ڈالا ہے تو میرے زخم کو جاری کر دے اور مجھکو اسکے ساتھہ مار پس جاری ہوا خون اُس کے
سر سینے سے پس نہ ہول مین ڈالا مسجد والون کو کسی چیز نے اور مسجد مین بنو غفار کا ایک تمبو تہا مگر لہو نے کہ انکی طرف
جاری ہوا تو مسجد والون نے کہا کہ اے تنبو والو کیا ہے یہ چیز جو ہمارے پاس تمہاری طرف سے آتی ہے یعنی
اسکا کیا سبب ہے سو ناگہان دیکہا کہ سعد کے زخم سے لہو جاری ہے سو فوت ہوئے سعد اسکے سبب سے ف
اکحل ایک رگ ہے بازو کے درمیان کہا خلیل نے کہ وہ زندگی کی رگ ہے جب کٹ جاتی ہے تو اسکا لہو بند
نہین ہوتا اور عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم گہر مین تہے ایک مرد نے ہمکو سلام کیا حضرت گہبرا کر اٹہے مین بہی آپ
کے پیچہے اٹہی سو ناگہان مین نے دیکہا کہ دحیہ کلبی ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے مجھکو حکم کرتا ہے کہ مین
بنی قریظہ پر چڑہائی کرون آخر حدیث تک اور ایک روایت مین ہے پچیس دن حضرت نے انکا محاصرہ کیا یہانتک
کہ محاصرے سے بہت تنگ ہوئے اور خدا نے انکے دل مین رعب ڈالدیا تو انکے رئیس کعب بن اسد نے ان
سے کہا کہ یا تو ایمان لاؤ یا اپنی عورتون اور لڑکون کو مار ڈالو اور مستقل ہوکر نکلو یا مسلمانون پر شبخون کرو ہفتے
کی رات کو انہون نے کہا نہ ہم ایمان لاتے ہین اور نہ ہم ہفتے کی رات کو حلال کرتے ہین اور کیا ہے فائدہ جینے
کا بعد ہمارے لڑکون اور عورتون کے سو انہون نے ابو لبابہ کو کہلا بہیجا اور وے اسکے ہم قسم تہے
اور اس سے مشورہ لیا اسنے کہا کہ سعد کے حکم پر اترو اور یہ جو کہا کہ حضرت کے حکم پر اترے یعنی یقین کیا انہون
نے ساتھہ اترنے کے حضرت کے حکم پر پہر جب انصار نے آپ سے سوال کیا انکے حق مین تو حضرت نے
حکم کو سعد کیطرف رد کیا اور واقع ہوا ہے بیان اسکا نزدیک ابن اسحاق کے کہا جب وے گہیرنے سے
تنگ ہوئے تو انہون نے یقین کیا یعنی دل مین پکی نیت کی کہ ہم حضرت کے حکم پر اترتے ہین جو حکم حضرت
ہمارے حق مین کرین ہمکو قبول ہے تو انصار نے اتفاق کر کے کہا کہ یا حضرت آپ جانتے ہین جو آپ نے خزرج
کے موالی یعنی بنی قینقاع کے حق مین کیا یعنی تو بنی قریظہ کے ساتھہ بہی اسیطرح کرنا چاہیئے فرمایا کیا تم راضی ہو
کہ حکم کرے انکے حق مین ایک مرد تم مین سے انصار نے کہا کیون نہین فرمایا کہ انکا فیصلہ سعد کے سپرد ہے
اور سیر کی بہت کتابون مین ہے کہ وے سعد کے حکم پر اترے اور تطبیق یہ ہے کہ اترے وے حضرت
کے حکم پر پہلے اس سے کہ حکم کرین آپ مین سعد پس حاصل ہوئے بیچ سبب رد کرنے حکم کے طرف سعد بن معاذ
کی دو امر ایک سوال کرنا اُنکا دوسرا اشارہ ابو لبابہ کا اور جو کہا کہ انکے لڑنے والے جوان قتل ہون تو ابن
اسحاق نے کہا کہ اصحاب نے انکے واسطے کہائیان کہودین پہر انکی گردنین کاٹی گئین پس جاری ہوا لہو کہائیون مین اور
حضرت نے انکے مالون اور عورتون اور لڑکون کو مسلمانون مین تقسیم کیا اور گہوڑے کا حصہ نکالا اور پہلے پہل

اسی دن گھوڑے کا حصہ نکالا اور لشکر کے عدد میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ چھ سو تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ سات سو تھے اور بعضے آٹھ نو سو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ چار سو تھے پس احتمال ہے کہ تطبیق میں کہا جاوے کہ باقی انکے تابع واروں سے تھے اور یہ جو کہا کہ الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہماری ان کی لڑائی موقوف کی تو بعضے کہتے ہیں کہ یہ گمان انکا ٹھیک نہ ہوا اسواسطے کہ اسکے بعد بہت لڑائیاں واقع ہوئیں پس محمول ہوگا اسپر کہ انکی دعا قبول ہوگی میں کہتا ہوں کہ سعد کا یہ گمان ٹھیک تھا اور انکی دعا اس قصے میں قبول ہوئی اور یہ اسواسطے ہے کہ جنگ خندق کے بعد مسلمانوں اور قریش کے درمیان کوئی لڑائی واقع نہیں ہوئی کہ اسمیں ابتدا قصد کی مشرکین کیطرف سے ہو اسواسطے کہ حضرتؐ عمرے کیواسطے مکے کو روانہ ہوئے تو قریش نے حضرتؐ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور قریب تھے کہ انکے درمیان لڑائی واقع ہو سو نہ واقع ہوئی جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ وہی خدا ہے جسنے انکے ہاتھ تم سے روکے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے گئے میں بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اوپر انکے پھر واقع ہوئی صلح اور حضرتؐ نے اگلے سال عمرہ کیا پھر صلح بدستور رہی یہانتک کہ انہوں نے عہد و پیمان توڑ ڈالا تو حضرتؐ جہاد کے واسطے انکی طرف نکلے سو مکے کو فتح کیا پس مراد سعد کے قول سے یہ ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے لڑائی موقوف کی یعنی وہ ابتدا قصد کرکے ہماری طرف چڑھائی نہ کر سکینگے اور یہ مانند اس حدیث کی ہے کہ ہم ہی ان سے لڑینگے وے ہمسے نہ لڑینگے جیسا کہ جنگ خندق میں گذر چکا ہے اور یہ جو کہا کہ پس زخم جاری ہوا تو زخم کے جاری ہونیکا ایک روایت میں یوں ذکر آیا ہے کہ انکے پاس سے ایک بکری گذری اور وے لیٹے تھے سو اسکا کھر زخم کی جگہ میں لگا پس جاری ہوا لہو یہانتک کہ فوت ہوئے اور ایک روایت میں ہے پس ہمیشہ رہا لہو جاری یہانتک کہ فوت ہوئے اور بنی قریظہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں اور سعد بن معاذؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے آرزو کرنے شہادت کے اور وہ مخصوص ہے عموم نہی سے جو موت کی آرزو کرنے میں آئی ہے اور یہ کہ جائز کے واسطے افضل کے کہ منصف بناوے مفضول کو یعنی آپ سے کم درجے والے کو منصف بنانا جائز ہے اور اسمیں جائز ہونا اجتہاد کا ہے حضرتؐ کے زمانے میں اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اصول فقہ میں اور مختار جواز ہے یعنی حضرتؐ کے زمانے میں بھی اجتہاد کرنا جائز تھا برابر ہے کہ حضرتؐ کے روبرو ہو یا نہ ہو اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ مانع بعید جانتا ہے وقوع اعتماد کو اوپر ظن کے باوجود ممکن ہونے یقین کے اور یہ مضر نہیں اسواسطے کہ تقریر نبوی کے ساتھ وہ بھی قطعی ہو جاتا ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے وہ حضرتؐ کے روبرو جیسا کہ اس قصے میں ہے اور قصے میں ابو بکر صدیقؓ کے ابو قتادہؓ کے قتیل میں جیسا کہ آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ (فتح)

حدثنا حجاج بن منهال قال اخبرنا شعبة قال اخبرني عدیؓ انه سمع البراءؓ قال

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرَئِيلُ مَعَكَ وَزَادَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ مَعَكَ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے حسان سے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیلؑ تیرے ساتھ ہے یعنی اسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے جنگ قریظہ کے دن حسان سے فرمایا کہ ہجو مشرکین کی سو مقرر جبرئیلؑ تیرے ساتھ ہے ف اور ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے یہ جنگ خندق کے دن فرمایا تھا اور نہین مانع ہے کہ اسکا کئی بار حکم ہوا ہو

باب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ باب بیان مین جنگ ذات الرقاع کے ف اس جنگ مین اختلاف ہے کہ کب ہوا اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ نام اسکا کس وجہ سے ہوا اور تحقیق میل کی ہے بخاری نے کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور استدلال کیا ہے اسنے واسطے اسکے اس باب مین ساتھ کئی امرون کے اور انکی شرح مفصل آویگی اور باوجود اسکے پس ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے پہلے خیبر کے پس مین نہین جانتا کہ یا اسنے جان بوجھ کر کیا ہے واسطے مان لینے قول مغازی والون کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھا کما سیاتی یا یہ غلطی ہے ان راویون کی جنہون نے اس سے روایت کی ہے یا احتمال ہے کہ ذات الرقاع دو مختلف جنگون کا نام ہو علاوہ ازین مغازی والے باوجود یقین کرنے انکے کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھا مختلف ہین اسکے زمانے مین سو ابن اسحاق کے نزدیک ہے کہ وہ بنی نضیر کے واقعہ کے بعد تھا اور خندق سے پہلے چوتھے سال مین اور ابن سعد اور ابن حبان نے کہا کہ وہ محرم مین تھا پانچوین سال اور جزم کیا ہے ابو معشر نے کہ وہ بنی قریظہ اور خندق کے بعد تھا اور یہ موافق ہے واسطے فعل بخاری کے اور پہلے گذر چکا ہے کہ جنگ قریظہ کا پانچوین سال مین تھا ذیقعدہ مین پس ہوگا ذات الرقاع اس سال کی اخیر مین اور آیندہ سال کے شروع مین اور اسپر موسے بن عقبہ نے پس جزم کیا ہے اسنے ساتھ مقدم ہونے وقوع ذات الرقاع کے لیکن تردد کیا ہے اسنے اسکے وقت مین پس کہا کہ مین نہین جانتا کہ وہ بدر سے پہلے تھا یا پیچھے یا اور احد سے پہلے تھا یا پیچھے اور یہ تردد محض لا حاصل ہے بلکہ وہ چیز جسکے ساتھ یقین کرنا لائق ہے یہ ہے کہ وہ بنی قریظہ کے جنگ کے بعد تھا سو واسطے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ خوف کی نماز جنگ خندق مین شروع نہین ہوئی تھی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے واقع ہونا نماز خوف کا بیچ جنگ ذات الرقاع کے پس دلالت کی اسنے اسپر کہ وہ جنگ خندق کے بعد تھا اور اسکا بیان واضح طور آیندہ آویگا (فتح) وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ یعنی اور وہ جنگ قبیلہ محارب خصفہ کا ہے بنی ثعلبہ مین سے جو قوم غطفان مین سے ہے ف اور محارب وہ بیٹا ہے خصفہ کا اور خصفہ بن قیس بن غیلان بن الیاس بن مضر

اور محارب قیس سے منسوب ہیں طرف محارب بن خصفہ کے اور اضافت محارب کی طرف خصفہ کے واسطے جدا جدا کرنے اور تعیین کرنے کے ہے انکے سوائے اور محاربوں سے اسواسطے کہ محارب اور بھی بہت قبیلوں میں ہیں جیسے کہ محارب بن فہر وغیرہ ہیں پس گویا کہ اسنے کہا کہ مراد یہاں وہ محارب ہیں جو خصفہ کیطرف منسوب ہیں نہ وہ لوگ کہ منسوب ہیں طرف فہر وغیرہ کی اور یہ جو کہا من بنی ثعلبہ تو اسیطرح واقع ہوا ہے اسجگہ اور یہ جانتے کہ ثعلبہ محارب کا جد ہے اور حالانکہ اسطرح نہیں اور ٹھیک وہ چیز ہے جو روایت کی ہے ابن اسحاق وغیرہ نے وبنی ثعلبہ ساتھ واو عطف کے اسواسطے کہ غطفان وہ ابن سعد بن قیس بن غیلان سے پس غطفان محارب کا چچیرا بھائی ہے پس کسطرح جائز ہے کہ اعلی ادنے کیطرف منسوب ہو یعنی پس معنی یہ ہیں کہ وہ جنگ ہے محارب کا اور بنی ثعلبہ کا جو غطفان کی اولاد سے ہے اور یہی ہے قول جمہور اہل مغازی کا کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ محارب ایک ہی جنگ کا نام ہے اور واقدی نے کہا کہ وہ دو ہیں جدا جدا فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِاَنَّ اَبَا مُوسٰى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ ترجمہ پس اترے حضرتؐ نخل میں (اور وہ ایک مکان ہے دو دن کے راہ پر مدینے سے) اور یہ جنگ خیبر کے بعد تھا اسواسطے کہ ابو موسے اشعریؓ جنگ خیبر کے بعد آئے ف اسطرح استدلال کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے اور تحقیق روایت کیا ابو موسیٰؓ کی حدیث کو تھوڑا سا بعد اسکے اور یہ استدلال صحیح ہے اور عنقریب دلیل آتی ہے کہ ابو موسےؓ حبشی سے خیبر کے فتح کرنے کے بعد آئے جیسا حدیث طویل آئندہ آویگی اسمیں ہے کہ ابو موسےؓ نے کہا کہ ہم حضرتؐ کے پاس آئے جبکہ آپ نے خیبر کو فتح کیا اور جب اسطرح ہوا تو ثابت ہوا کہ ابو موسےؓ جنگ رقاع میں حاضر تھے اور لازم آیا کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ ذات الرقاع دو جنگ کا نام ہے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے تعدد کے ساتھ قول ابو موسےؓ کے کہ نام رکھا گیا اسکا ذات الرقاع اسواسطے کہ اسمیں اصحاب کے پاؤں پھٹ گئے تھے اور اہل مغازی نے اسکی وجہ تسمیہ میں اور بھی کئی امر بیان کئے ہیں ابن ہشام وغیرہ نے کہا کہ نام رکھا گیا ساتھ اس نام کے اسواسطے کہ پیوند جوڑے تھے انہوں نے اسمیں اپنے نشانوں کو اور بعضے کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا ساتھ ایک درخت کے کہ اسجگہ میں تھا اسکا نام ذات الرقاع تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ جس جگہ میں وہاں اترے تھے اس زمین کے کئی رنگ تھے مانند دھبوں کے اور بعضے کہتے ہیں کہ جو انکے ساتھ گھوڑے تھے انکے کئی رنگ تھے لیکن وجہ تسمیہ کا مختلف ہونا اتحاد سے مانع نہیں اور تعدد کے واسطے لازم نہیں اور کہا نووی نے کہ احتمال ہے کہ مجموع کے ساتھ نام رکھا گیا ہو (فتح) وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ

روایت ہے کہ حضرتؐ نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز پڑہائی ساتوین جنگ مین ذات الرقاع مین فـ
ایک روایت مین ہے کہ چار رکعتین دو رکعت نماز انکو پڑہائی وے چلے گئے اور دوسری جماعت آئی تو
حضرتؐ نے دو رکعتین انکو پڑہائین اور ایک روایت مین ہے کہ یہ سب ذات الرقاع مین تہا اور جابرؓ سے ایک
حدیث مروی ہے اسمین خوف کی نماز اور طور سے آئی ہے اسکا بیان آیندہ آتا ہے اور سب کا اتفاق ہے
اسپر کہ نماز خوف کی جنگ خندق سے پیچہے ہے پس متعین ہوئی یہ بات کہ جنگ ذات الرقاع بنی قریظہ کے
بعد ہو پس متعین ہوا کہ مراد وہ جنگ ہین جنمین قتال واقع ہوا اور پہلا انمین سے بدر ہے اور دوسرا احد
اور تیسرا خندق اور چوتہا قریظہ اور پانچوان مریسیع اور چہٹا خیبر ہے پس لازم آیا کہ ہو ذات الرقاع بعد خیبر کے
واسطے تنصیص کے اسپر کہ وہ ساتوان ہے پس مراد تاریخ لڑائی کی ہے نہ تعداد مغازی کے (فتح) وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي قَرَدٍ یعنے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے
جنگ ذی قرد مین خوف کی نماز پڑہی ف ذی قرد ساتہ زبر قاف اور راکے نام ہے ایک جگہ کا تخمینا ایک دن کی
راہ پر مدینے سے متصل بلاد غطفان کے موصول کیا ہے اسکو نسائی اور طبرانی نے اور روایت کیا ہے
اسکو احمد اور اسحاق نے ساتہ اس لفظ کے کہ لوگون نے حضرتؐ کے پیچہے دو صفین باندہین ایک صف
دشمن کے مقابل رہی اور ایک صف حضرتؐ کے پیچہے کہڑی ہوئی سو حضرتؐ نے اپنے ساتہ والون کو ایک
رکعت پڑہائی پہر دوسرون کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آئے اور حضرتؐ نے دوسری رکعت انکو پڑہائی
اور تحقیق پہلے گذر چکی ہے حدیث ابن عباسؓ کی بیچ نماز خوف کے مانند اسکی لیکن اسمین اتنا زیادہ ہے کہ
لوگ سب نماز مین تہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتی تہی اور حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اسپر کہ دشمن
قبلے کیطرف مین تہا جیسا کہ عنقریب آتا ہے اور یہ طور مخالف ہے اس طور کو جسکو جابرؓ نے بیان کیا ہے پس ظاہر
ہوتا ہے کہ وہ دو قصے ہین لیکن مراد بخاری کی وارد کرنے حدیث ابن عباس اور حدیث سلمہ کی سے
جو موافق ہے واسطے اسکے بیچ نام رکہنے جنگ کے بہی اشارت ہے طرف اسکی کہ جنگ ذات رقاع کا خیبر کے بعد تہا
اسواسطے کہ سلمہ کی حدیث مین صاف بیان ہے کہ وہ حدیبیہ کے بعد تہا اور خیبر تہا قریب تر حدیبیہ کے لیکن شبہ ڈالتا ہے
اسپر اختلاف سبب اوس قصے کا اسواسطے کہ سبب جنگ ذات رقاع کا یہ ہے کہ کہا گیا واسطے انکے کہ قوم محارب انکے ساتہ
لڑنے کے واسطے جمع ہوئے ہین تو نکلے تو اصحاب انکے واسطے طرف بلاد غطفان کے اور سبب جنگ ذی قرد کا لوٹنا عبدالرحمن بن
عیینہ کا ہے مدینے کی اونٹنیون کو سو انکے پیچہے نکلے اور دلالت کرتی ہے حدیث سلمہؓ کی اسپر کہ مقرر سلمہؓ نے
بعد اسکے کہ تنہا اسکو شکست دی اور اس کے اونٹنیان چہوڑائین مسلمان اس بارے مین بلاد غطفان کیطرف نہین
پہونچے پس وہ دونو جدا ہو گئے اور اسپر اختلاف بیچ کیفیت نماز خوف کے محض بس نہین دلالت کرتا اوپر غیر ہونے

ایک دوسرے کے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ ایک جنگ مین خوف کی نماز دو طور سے پڑہی گئی ہو دو دن مین بلکہ ایک دن مین (فتح) وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ یعنے اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انکو جنگ محارب اور ثعلبہ کے دن نماز پڑہائی یعنی نماز خوف کی ف اور یہی ہے جنگ ذات الرقاع کا وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ یعنے جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جنگ ذات الرقاع کیطرف نکلے جو نخل مین تہا سو غطفان کی ایک جماعت سے ملے سو انکے درمیان لڑائی نہوئی اور لوگون نے آپسمین ایک دوسرے سے خوف کیا سو حضرتؐ نے دو رکعت خوف کی نماز پڑہی ف نخل ایک جگہ کا نام ہے نجد سے اور غفلت کی اس شخص نے جسنے کہا کہ نخل سے کہجورین مراد ہین اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے اوپر شروع ہونے نماز خوف کے حضر مین یعنی گہر مین اور یہ قول اسکا ٹہیک نہین اور جائز ہے پڑہنی نماز خوف کے وطن مین نزدیک شافعی اور جمہور کے جبکہ حاصل ہو خوف اور امام مالک سے روایت ہے کہ خوف کی نماز سفر کے ساتھ خاص ہے یعنی گہر مین پڑہنی درست نہین اور دلیل جمہور کی یہ آیت ہے فاذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوۃ یعنی جب تو انمین ہو اور انکے واسطے نماز کو قائم کرے پس نہین قید کیا اسکو خدا نے ساتھ سفر کے یعنی یہ آیت عام اور مطلق ہے سفر کی اسمین قید نہین پس خوف کی نماز وطن مین بہی جائز ہوگی واللہ اعلم (فتح) وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ یعنی اور کہا یزید نے سلمہ سے کہ مین نے جنگ قرد کے دن حضرتؐ کے ساتھ جہاد کیا ف جنگ قرد وہ جنگ ہے جسمین عبدالرحمن نے حضرتؐ کی اونٹنیون کو لوٹا تہا اور سلمہ کی یہ حدیث پورے طور سے آیندہ آویگی اور اسمین نماز خوف کا ذکر نہین اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے اسجگہ حدیث کیواسطے ابن عباس کے جو پہلے مذکور ہے کہ حضرتؐ نے جنگ ذی قرد مین خوف کی نماز پڑہی اور دونون حدیثون مین جو ذی قرد کا ذکر ہے تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ قصہ ایک ہو کہ جیسے نہین لازم آتا حضرتؐ کی ایک جگہ مین خوف کی نماز پڑہنے سے یہ کہ اور جگہ مین نہ پڑہی ہو کہا بیہقی نے کہ ہم شک نہین کرتے اسمین کہ جنگ ذی قرد حدیبیہ اور خیبر کے بعد تہا اور سلمہ کی حدیث اسکے ساتھ تصریح کرتی ہے اور اسپر جنگ ذات الرقاع پس مختلف فیہ ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونون دو قصے ہین جیسا کہ مین نے اسکو لکہا ہے (فتح) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ

عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَۃَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا کُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰی اَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰی بِھٰذَا ثُمَّ کَرِہَ ذَاکَ قَالَ مَا کُنْتُ اَصْنَعُ بِاَنْ اَذْکُرَہٗ کَاَنَّہٗ کَرِہَ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْئٌ مِّنْ عَمَلِہٖ اَفْشَاہُ ترجمہ ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک جنگل مین نکلے اور ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے درمیان ایک اونٹ تہا کہ باری باری سے ہم اسپر سوار ہوتے تھے سو ہمارے پاؤن پھٹ گئے اور میرے دونو پاؤن بہی پھٹ گئے اور میرے ناخن گر پڑے سو ہم اپنے پاؤن پر دھجیان لپیٹتے تھے پس نام رکھا گیا جنگ ذات الرقاع اس سبب سے کہ ہم اپنے پاؤن پر دھجیان لپیٹتے تھے اور حدیث بیان کی ابو موسےؓ نے ساتھ اسکے پھر اسکو برا جانا یعنی اسواسطے کہ خوف کیا اپنے نفس کے پاک کرنیسے کہا مین نے اسکو اسواسطے نہین کیا تہا کہ اسکو ذکر کرون گویا ابو موسےؓ برا جانا کہ اسنے کچھ چیز اپنے عمل سے ظاہر کی ہو ف اور یہ اسواسطے کہ چھپانا نیک عمل کا افضل ہے ظاہر کرنے اسکے سے مگر کسی مصلحت کے واسطے کہ راجح ہووا نند اس شخص کے کہ لوگ اسکی پیروی کرتے ہون کہ اسکو نیک عمل کا ظاہر کرنا افضل ہے (فتح) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَھِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اِنَّ طَائِفَۃً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃٌ وِّجَاہَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاہَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِھِمُ الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلٰوتِہٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِھِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَکَرَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ تَابَعَہُ اللَّیْثُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَہٗ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِیْ اَنْمَارٍ ترجمہ صالح بن خوات سے روایت ہے اسنے روایت کی اس شخص سے جو حاضر ہوا ساتھ حضرتؐ کے دن جنگ ذات الرقاع کے خوف کی نماز مین کہ ایک گروہ نے حضرتؐ کے ساتھ صف باندہی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا تو حضرتؐ نے اپنے ساتھ والون کو ایک رکعت پڑہائی پھر حضرتؐ اپنی جگہ مین کھڑے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز جدی پوری کی یعنی باقی ایک رکعت جدی پڑہی پھر پلٹ گئے اور دشمن کے مقابل مین صف باندہی اور دوسری جماعت آئی تو حضرتؐ نے باقی ایک رکعت نماز انکو پڑہائی پھر بدستور بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی جدی نماز پوری کی یعنی باقی ایک رکعت جدی پڑہی پھر حضرتؐ نے انکے ساتھ سلام پھیری اور کہا معاذؓ نے حدیث بیان کی ہمنے معاذ نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہشام نے اسنے روایت کی ابو زبیر سے اسنے جابرؓ سے کہا ہم حضرتؐ کے ساتھ نخل مین تھے

پس ذکر کی نماز خوف کی کہا مالک نے اور یہ طریق خوف کی نماز کے سب طریقوں سے بہتر ہے جو مین نے
سنی متابعت کی ہے معاذ کی لیث نے زید بن اسلم سے کہ قاسم بن محمدؒ نے اسکو حدیث بیان کی کہ حضرتؐ
نے جنگ بنی انمار مین نماز پڑہی ف یہ جو کہا کہ ایک جماعت نے دشمن کے مقابل صف باندہی الخ تو یہ کیفیت
مخالف ہے اس کیفیت کے جو پہلے گذر چکی جابرؓ سے بیچ عدد رکعتون کے یعنی اسمین چار رکعتون کا ذکر ہے اور
اسمین دو کا اور یہ موافق ہے اس کیفیت کو جو پہلے گذر چکی ہے ابن عباسؓ سے اس باب مین لیکن مخالف ہے
اسکو اس امر مین کہ حضرتؐ ایک رکعت پڑہ کے بدستور کہڑے رہے یہانتک کہ اس جماعت نے دوسری رکعت
جدی پڑہی اور اس امر مین کہ سب لوگ بدستور نماز مین رہے یہانتک کہ انہون نے حضرتؐ کے سلام کے ساتھ
سلام پہیری اور یہ جو کہا کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نخل مین تہے تو وارد کیا ہے اسکو بخاری نے مختصر معلق اسواسطے
کہ غرض اسکی یہ ہے کہ جابرؓ کی روایتین متفق ہین اسپر کہ جس جنگ مین خوف کی نماز واقع ہوئی وہ جنگ ذات الرقاع
ہے لیکن اسمین نظر ہے اسواسطے کہ سیاق روایت ہشام کا ابو زبیر سے دلالت کرتا ہے کہ وہ دوسری حدیث ہے
اور جنگ مین پس بنا بر روایت ابو زبیر کی جابرؓ سے پس عسفان کے قصے مین ہے اور اسپر روایت ابو سلمہ وغیرہ کی
اس سے پس جنگ ذات الرقاع مین ہے اور وہ جنگ محارب اور ثعلبہ کا ہے اور جب مقرر ہوئی یہ بات کہ پہلے پہل
خوف کی نماز عسفان مین پڑہی گئی اور بنا قصہ عسفان کا عمرہ حدیبیہ مین اور وہ جنگ خندق اور قریظہ کے
بعد ہے اور تحقیق پڑہی گئی ہے نماز خوف کی بیچ جنگ ذات الرقاع کے اور وہ بعد عسفان کے ہے تو مقرر ہوئی
یہ بات کہ جنگ ذات الرقاع جنگ خندق سے پیچہے ہے اور جنگ قریظہ اور حدیبیہ سے بہی پیچہے ہے پس قوی
ہوگا یہ قول کہ وہ خیبر کے بعد ہے اسواسطے کہ جنگ خیبر تہا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے اور یہ جو مالک
نے کہا کہ یہ خوف کی نماز کا بہتر طریق ہے جو مین نے سنا تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ مالک نے خوف کی نماز کئی طور
سے سنی اور یہ فے الواقع اسیطرح ہے اسواسطے کہ خوف کی نماز حضرتؐ سے کئی طور پر وارد ہوئی ہے
سو بعضے علما نے اسکو اختلاف احوال پر محمول کیا ہے اور اور علما نے اسکو توسع اور تخییر پر محمول کیا ہے
یعنی اختیار ہے جس طور سے پڑہے جائز ہے اور پہلے گذر چکا ہے اشارہ طرف اسکی خوف کی نماز مین
اور امام مالک نے اس صورت کو ترجیح دی . یہ موافقت کی ہے اسکی شافعی اور احمد اور داؤد نے اسکی
ترجیح پر واسطے سلامت ہونے اسکے کے کثرت مخالفت سے یعنی اسمین بہت مخالفت لازم نہین آتی
اور اسواسطے کہ اسمین لڑائی کے واسطے بہت احتیاط ہے باوجود جائز رکہنے انکے کے اس کیفیت کو جو
ابن عمرؓ کی حدیث مین ہے اور مالکیون کی کلام سے ظاہر یہ ہے کہ جو کیفیت ابن عمرؓ کی حدیث مین ہے وہ
جائز نہین اور اختلاف کیا ہے انہون نے بیچ کیفیت روایت سہل بن ابی حثمہ کے بیچ ایک جگہ کے اور وہ

یہ ہے کہ کیا سلام پھیرے امام پہلے اس سے کہ دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھیں یا انتظار کرے اسکو التحیات میں تاکہ دوسری جماعت اسکے ساتھ سلام پھیرے پہلا قول مالکیہ کا ہے یعنے امام سلام پھیرے دوسری جماعت کے دوسری رکعت کے پڑھنے تک انتظار نہ کرے اور گمان کیا ہے ابن حزم نے کہ سلف سے کوئی اسکا قائل نہیں اور نہیں فرق کیا حنفیہ اور مالکیہ نے جس جگہ لیا ہے انہوں نے اس کیفیت کو کہ اس حدیث میں بیان ہے کہ امام قبلے کیطرف ہو یا نہو اور فرق کیا ہے شافعی اور جمہور نے پس حمل کیا ہے سہل کی حدیث کو اسپر کہ دشمن قبلے کے سوائے اور طرف تہا پس اسیواسطے ہر جماعت کو جدی جدی پوری رکعت پڑہائی اور اسپر جب دشمن قبلے کیطرف ہو تو بنا اسکے جو ابن عباسؓ کی حدیث میں پہلے گذر چکا ہے کہ امام سب فوج کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہے اور انکے ساتھ رکوع کرے پھر جب امام سجدہ کرے تو ایک صف اسکے ساتھ سجدہ کرے اور ایک جماعت انکی نگہبانی کرے آخر تک کہا سہیلی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے ترجیح میں پس کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جاوے ساتھ اس صورت کے کہ ظاہر قرآن کی بہت موافق ہو اور کہا بعض علما نے کہ کوشش کرے بیچ تلاش کرنے اخیر صورت کے انمین سے پس تحقیق وہ ناسخ ہے واسطے پہلی صورتون کے اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جاوے ساتھ اس صورت کے جو نقل کی رو سے زیادہ ترجیح ہو اور جسکے راوی اعلے درجے کے ہون اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جاوے ساتھ تمام صورتون کے باعتبار اختلاف احوال خوف کے اور جب خوف سخت ہو تو جو سب مین آسان تر صورت ہو اسکو لیا جاوے اور وجہ متابعت کی یہ ہے کہ جنگ بنی انمار اور جنگ ذات الرقاع ایک ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ امام قبلے کیطرف منہ کرکے کھڑا ہو اور ایک گروہ (فوج مین سے) اسکے ساتھ کھڑے ہون اور ایک گروہ دشمن کیطرف ہون انکا منہ دشمن کی طرف ہو سو امام اپنے ساتھ والون کو ایک رکعت پڑہا دے پھر وے کھڑے ہو کے ایک رکعت جدی پڑھین اور دو سجدے کرین اپنی جگہ مین پھر یہ لوگ انکی جگہ مین چلے جاوین اور وے آوین سو امام انکو ایک رکعت پڑہا دے پس اسکی دو رکعتین ہوئی پھر وے اٹھکر رکوع کرین اور دو سجدے کرین اور دوسری طریق مین ہے کہ روایت کی سہل نے حضرتؐ سے مانند اسکی اور تیسرے طریق مین ہے کہ سہل نے اپنا قول بیان کیا ...

ف علماء تاریخ کا اتفاق ہے کہ سہل بن ابی حثمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صغیر السن تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کیوقت میں اسکی عمر آٹھہ برس کی تھی پس یہ اسکی روایت مرسل ہو گی واللہ اعلم اسطرح
کہا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (فتح الباری) **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری
قال اخبرنی سالم ان ابن عمر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد
فوازینا العدو فصاففنا لہم ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کے ساتھ نجد کیطرف
جہاد کیا سو ہم دشمن کے مقابل ہوئے سو ہمنے انکے واسطے صف باندہی ف اور ایک روایت میں ہے کہ
پہر ایک گروہ کو ایک ایک رکعت پڑہائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا پہر ہر ایک نے اپنی رکعت جدی
جدی پڑہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا معمر عن الزہری عن
سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باحدی
الطائفتین والطائفۃ الاخری مواجہۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اصحابہم
اولئک فجاء اولئک فصلی بہم رکعۃ ثم سلم علیہم ثم قام ہؤلاء فقضوا رکعتہم
وقام ہؤلاء فقضوا رکعتہم ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک گروہ کو نماز
پڑہائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے پہر پلٹ گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ میں کہڑے ہوئے
اور وے آئے سو حضرتؐ نے انکو ایک رکعت پڑہائی پہر انکو سلام کیا پہر یہ کہڑے ہوئے اور اپنی باقی
ایک رکعت ادا کی اور وے کہڑے ہوئے سو انہوں نے بہی اپنی ایک رکعت ادا کی **حدثنا**
ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی سنان وابو سلمۃ ان جابرا اخبر انہ غزا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد ح **وحدثنا** اسمعیل قال حدثنی اخی
عن سلیمان عن محمد بن ابی عتیق عن ابن شہاب عن سنان الدؤلی عن جابر بن عبد اللہ
اخبرہ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتفرق الناس فی العضاہ یستظلون بالشجر ونزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ قال جابر فنمنا نومۃ ثم اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعونا فجئناہ فاذا عندہ اعرابی جالس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا
اخترط سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا فقال لی من یمنعک منی قلت
اللہ فہا ہو ذا جالس ثم لم یعاقبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے

کہ اسنے حضرتؐ کے ساتھ نجد کیطرف جہاد کیا یعنے جنگ ذات الرقاع پھر جب حضرتؐ ادہر سے پلٹے تو وہ بھی آپکے ساتھ پلٹا سو وے دوپہر کو ایک جنگل میں پہونچے جسمین درخت بہت تھے سو حضرتؐ اترے اور اصحاب سایہ کے واسطے درختوں میں جدی جدی ہوئے سو حضرتؐ کیکر کے درخت کے نیچے اترے اور تلوار کو اسمین لٹکایا جابرؓ نے کہا سو ہم تھوڑا سا سوئے پھر ناگہان ہمنے دیکھا کہ حضرتؐ ہمکو بلاتے ہین سو ہم آپکے پاس حاضر ہوئے سو ہمنے دیکھا کہ آپکے پاس ایک گنوار بیٹھا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی اور مین سوتا تھا سو مین جاگ پڑا اور اسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی سو وہ مجکو کہنے لگا کہ اب تجکو میرے ہاتھ سے کون بچاویگا مین نے کہا اللہ بچاویگا سو خبردار ہو وہ یہ بیٹھا ہے پھر حضرتؐ نے اسکو عذاب نہ کیا یعنی بلکہ معاف کر دیا **ف** یہ جو کہا اب تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچاویگا تو یہ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی تجکو میرے ہاتھ سے نہ بچاویگا اسواسطے کہ گنوار کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ مین تلوار تھی اور حضرتؐ بیٹھے تھے آپکے پاس تلوار نہ تھی اور لیا جاتا ہے تکرار کرنے گنوار کے سے واسطے آپکے کلام مین کہ مقرر خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو اس سے بچایا نہین تو اسکو حضرتؐ کے ساتھ تکرار کرنے کی کیا حاجت تھی باوجود محتاج ہونے اسکے طرف انعام کی نزدیک قوم اپنی کے ساتھ قتل کرنے حضرتؐ کے اور یہ جو حضرتؐ نے اسکے جواب مین فرمایا کہ اللہ مجکو بچاویگا تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی اسیواسطے دوہرایا اسکو گنوار نے اور نہ زیادہ کیا کچھ اس جواب پر اور اسمین نہایت استغنا اور بے پرواہی ہے ساتھ اسکے اور کہا خطابی وغیرہ نے کہ جب مشاہدہ کیا گنوار نے اس ثبات عظیم کو اور پہچانا اسنے کہ اسکے اور حضرتؐ کے درمیان کوئی چیز مانع ہوئی تو آپکا صدق تحقیق ہوا اور معلوم کیا اسنے کہ وہ آپکے طرف نہین پہونچ سکیگا تو اسنے ہتھیار ڈالے اور اپنی جان پر قدرت دی اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیلؑ نے اسکے سینے مین دہکا مارا تو خوف کے مارے اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو حضرتؐ نے اٹھا لی اور اس سے کہا کہ بھلا اب تجکو میرے ہاتھ سے کون بچاویگا کہا کوئی نہین فرمایا اُٹھ کر چلا جا سو جب اُسنے پیٹھ دی تو کہا کہ تو مجھسے بہتر ہے اور یہ جو پہلی روایت مین ہے وہ یہ بیٹھا ہے پھر اسکو عذاب نہ کیا تو تطبیق ان دونون روایتون مین اسطور سے ہے کہ حضرتؐ کا یہ فرمانا کہ جا چلا جا تھا بعد اسکے کہ حضرتؐ نے خبر دی اصحاب کو ساتھ قصے اسکے کے پھر احسان کیا اوپر اسکے واسطے بہت ہونے رغبت حضرتؐ کے بیچ الفت دینے کفار کے تاکہ داخل ہون اسلام مین پھر نہ مواخذہ کیا اسکو اسکے فعل پر بلکہ اسکو معاف کر دیا اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ وہ مسلمان ہو گیا اپنی قوم کیطرف پلٹ گیا پس راہ پائی ساتھ اسکے بہت خلقت نے یعنی اسکی سبب سے بہت خلقت مسلمان ہوئی

وَ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيْهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ ذات الرقاع مین تھے سو جب ہم کسی درخت سایہ دار پر آتے تھے تو اسکو حضرتؐ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے سو ایک مرد کافرون سے آیا اور حضرتؐ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکتی تھی اسنے تلوار کھینچی اور حضرتؐ سے کہا کیا تو مجھسے ڈرتا ہے حضرتؐ نے فرمایا نہین کہا اب تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچاویگا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ بچاویگا اصحاب نے اسکو جھڑکا اور نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرتؐ نے ایک جماعت کو دو رکعتین پڑھائین پھر وے پیچھے ہٹے پھر حضرتؐ نے دوسری جماعت کو دو رکعتین پڑھائین پس حضرتؐ کی چار رکعتین ہوئین اور کہا مسدد نے ابو عوانہ سے اسنے روایت کی ابو بشر سے کہ اس مرد کا نام غورث بن حارث ہے لڑائی کی حضرتؐ نے بیچ اسکے محارب خصفہ سے ف اس حدیث سے ثابت ہوا بہت دلیر ہونا حضرتؐ کا اور قوی ہونا آپکے یقین کا اور صبر کرنا آپکا ایذا پر اور حلم کرنا آپکا جاہلون پر اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جائز ہے جدا جدا ہونا لشکر کا اترنے مین اور سونا انکا اور محل اسکا اسوقت ہے جبکہ وہان کسی چیز سے خوف نہو (فتح) وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ یعنی اور روایت کی ہے ابو زبیر نے جابرؓ سے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نخل مین تھے سو حضرتؐ نے خوف کی نماز پڑھی وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ ترجمہ اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین نے حضرتؐ کے ساتھ جنگ نجد مین خوف کی نماز پڑھی اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ ابو ہریرہ جنگ خیبر کے دنون مین آئے تھے ف ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مروان نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرتؐ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہؓ نے کہا ہان مروان نے کہا کب کہا نجد کے جنگ مین اور یہ جو کہا کہ ابو ہریرہؓ خیبر کے دنون مین آئے تھے تو مراد بخاری کے ساتھ اسکی تاکید کرنی ہے اپنے مذہب کی کہ جنگ ذات الرقاع خیبر کے بعد تھا لیکن نجد کی طرف جنگ ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ نجد کیطرف صرف ایک ہی بار جنگ ہوا اسواسطے کہ نجد کیطرف کئی جنگون مین قصد واقع ہوا ہے اور پہلے گذر چکی ہے تقریر اسکی کہ جابرؓ نے خوف کی نماز مین دو قصے مختلف روایت کیے ہین اُنکے دو ہرانے کی حاجت نہین

پس احتمال ہے کہ ابو ہریرہؓ اس جنگ مین حاضر ہوا ہو جو خیبر کے بعد ہے نہ اسمین جو اس سے پہلے واقع ہوا (فتح) بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ باب ہے بیان مین جنگ بنی مصطلق کے خزاعہ سے اور وہ جنگ مریسیع کا ہے ف وارد کی ہے اسمین بخاری نے حدیث ابو سعید کی عزل مین پھر ذکر کی حدیث جابرؓ کی اور اسمین قصہ گنوار کا ہے اور محل اسکا جنگ ذات الرقاع مین ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے ایک روایت مین فی غزوۃ ذات الرقاع اور وہ مناسب تہی پہر ذکر کیا بعد اسکے ترجمہ اور وہ جنگ انمار ہے اور ذکر کی اسمین حدیث جابرؓ کی کہ مین نے جنگ انمار مین حضرتؐ کو دیکھا اپنی سواری پر نماز پڑہتے تھے اور یہ حدیث باب قصر الصلوۃ مین پہلے گذر چکی ہے اور تہا محل اسکا پہلے جنگ بنی مصطلق کے اسواسطے کہ اسکے بعد بخاری نے افک کی حدیث کو بیان کیا ہے اور قصہ افک کا جنگ بنی مصطلق مین تہا پس نہین کوئی معنی واسطے دخل کرنے جنگ انمار کے درمیان انکے بلکہ غزوہ انمار مشابہ ہے اسکے کہ ہو وہ غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ کا اور جو ظاہر ہو تا ہے یہ کہ اسمین تقدیم تاخیر قلم ناقل سے ہے اور نہین ذکر کیا اہل مغازی نے جنگ انمار کا اور ذکر کیا ہے مغلطائی نے کہ وہ غزوہ امر ہے پس تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ تہا وہ راہ سفر مین اور نزدیک ابن سعد کے ہے کہ ایک سوداگر غلہ لایا سو اسنے خبر دی کہ قبیلہ انمار اور ثعلبہ تمسے لڑنے کے واسطے جمع ہوئے ہین سو حضرتؐ محرم کے دسوین کو انکی طرف نکلے پس آئے انکی جگہ مین بیچ ذات الرقاع کی اور بعضے کہتے ہین کہ جنگ انمار کا واقع ہوا ہے درمیان غزوہ بنی مصطلق کے واسطے اس چیز کے کہ روایت کی ہے ابو زبیر نے جابرؓ سے کہ حضرتؐ نے مجکو کسی کام کے واسطے بہیجا اور حالانکہ آپ بنی مصطلق کیطرف چلنے والے تہے سو مین آپکے پاس آیا اور آپ اونٹ پر نماز پڑہتے تہے اور شاید کہ تیرہ اسکو روایت لیث کی قاسم بن محمد سے کہ حضرتؐ نے جنگ انمار مین خوف کی نماز پڑہی اور احتمال ہے کہ روایت جابرؓ کی واسطے نماز آپکی متعدد ہو اور مصطلق ایک بطن ہے بنی خزاعہ سے اور مریسیع ایک پانی کا نام ہے واسطے بنی خزاعہ کے اسکے اور فرع کے درمیان ایک دن کی راہ ہے اور تحقیق روایت کی ہے طبرانی نے سفیان بن وبرہ کی حدیث سے کہ تہے ہم ساتھ حضرتؐ کے بیچ جنگ مریسیع کے جو جنگ بنی مصطلق ہے (فتح) وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ یعنی اور کہا ابن اسحاق نے کہ یہ جنگ چھٹے سال ہجری مین تہا ف اور بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ پانچوین سال مین تہا شعبان مین (فتح) وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ یعنی اور کہا موسی بن عقبہ نے کہ چوتھے سال مین تہا ف یہ قلم کی چوک ہو شاید اسنے چاہا تہا پانچوین سال مین لیکن سہو سے چوتہا سال لکہا گیا اور جو چیز کہ مغازی موسی بن عقبہ مین کئی طریقون سے ہے یہ ہے کہ وہ پانچوین سال مین تہا روایت کیا ہے اسکو حاکم اور ابو سعید نیشاپوری اور بیہقی وغیرہ نے اور کہا حاکم نے

الکلیل ہین کہ قول عروہ وغیرہ کا کہ وہ پانچوین سال ہین تہا مشابہ تر ہے ابن اسحاق کے قول سے کہ وہ چھٹے سال ہین تہا (فتح) وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ یعنے اور کہا نعمان بن راشد نے زہری سے کہ انکی حدیث جنگ مریسیع مین تہی ف اور یہی قول ہے ابن اسحاق اور بہت اہل مغازی کا کہ قصہ افک کا تہا بیچ وقت پہرنے انکے کے جنگ مریسیع سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غفلت کیوقت لوٹا اور اسکا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے مصطلق کو لوٹا اس حال ہین کہ وہ بے خبر تہے اور وے اپنے مواشی کو پانی پلاتے تہے سو حضرتؐ نے انکے لڑنے والے جوانون کو قتل کیا اور انکی عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہا کہ مین مسجد مین داخل ہوا سو مین نے ابو سعید خدریؓ کو دیکھا سو مین نے اسکے پاس بیٹھ کر اس سے عزل کا حکم پوچھا ابو سعیدؓ نے کہا کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ بنی مصطلق مین نکلے سو پائے ہمنے قیدی عرب کے قیدیون مین سے یعنی انکو پکڑ کر لونڈے غلام بنایا سو ہمنے عورتون سے صحبت کرنے کی خواہش کی اور مجرد رہنا ہمپر سخت مشکل ہوا اور ہمنے عزل کرنا چاہا یعنی لونڈیون سے تا کہ انکو حمل نرہے سو ہمنے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہمنے کہا کہ ہم عزل کرین اس حال مین کہ حضرتؐ ہمارے درمیان مین پہلے اس سے کہ ہم آپ سے پوچہین کہ آیا جائز ہے یا نہین پہر ہمنے حضرتؐ سے اسکا حکم پوچھا فرمایا کہ تم کچھ مضائقہ نہین اسمین کہ نکیا کرو کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہو گی - ف اس حدیث کی شرح کتاب النکاح مین آویگی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر غزوہ بنی مصطلق کا ہے نہ کہ اور مین نے اسکے قصے کیطرف مجمل طور سے اشارہ کیا ہے (فتح) کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ رق عرب پر جاری ہوتا ہے یعنی وہ بہی لونڈی غلام ہو جاتے ہین جبکہ وہ مشرک ہون - اسلئے کہ بنی مصطلق قبیلہ ہے خزاعہ کے سے اور وہ عرب ہین اور یہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور کہا

ابو حنیفہؒ نے اور شافعیؒ نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا انپر رق بسبب شرافت انکے کے (نووی
شرح مسلم) اور عزل کے یہ معنے ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منی نکلنے کا وقت نزدیک
آوے تو ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ
الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا
نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ
مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ
يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرتؐ کے
ساتھ نجد کا جہاد کیا سو جب آپکو دوپہر ہوی اور حالانکہ آپ ایک بہت درختوں والے جنگل میں تھے سو
آپ ایک درخت کے نیچے اترے اور اسکے ساتھ سایہ پکڑا اور لوگ سایہ بیٹھنے کے واسطے درختوں میں
متفرق ہو گئے اور جس حالت میں کہ ہم ایسے ہو رہے تھے کہ ناگہاں حضرتؐ نے ہمکو بلایا سو ہم حاضر ہوئے سو
ناگہاں ہمنے دیکھا کہ ایک گنوار حضرتؐ کے سامنے بیٹھا ہے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ شخص میرے
پاس آیا اور میں سوتا تھا سو اسنے میری تلوار کھینچی تو میں جاگ پڑا اور حالانکہ وہ میرے سر پر ننگی تلوار لیے
کھڑا ہے اسنے کہا کہ کون تجھکو میرے ہاتھ سے بچاویگا میں نے کہا اللہ بچاویگا سو وہ تلوار کو میان میں
ڈال کر بیٹھ گیا سو وہ یہی ہے کہا اور نہ حضرتؐ نے اسکو عذاب نہ کیا ف اور محل اس کا جنگ ذات الرقاع ہے
(فتح) بَابُ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا ترجمہ جابر
بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کو جنگ انمار میں دیکھا اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے یعنی نفل
نماز قبلے کیطرف منہ کیے بَابُ حَدِيْثِ الْاِفْكِ باب ہے بیان میں حدیث افک کے یعنی جو حضرتؐ
کے وقت منافقوں نے حضرت عائشہؓ پر طوفان اٹھایا تھا ف پہلے گذر چکی ہے مناسبت وارد
کرنے اسکے کے اس جگہ واسطے اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اسکو زہری سے کہ قصہ افک کا جنگ مریسیع
میں تھا اَلْاِفْكُ وَالْاَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ اِفْكُهُمْ وَاَفْكُهُمْ وَاَفَكُهُمْ

یعنی اِفک اور اَفک بجائے نجس اور نجس کے ہے یعنی وہ اسم ہیں دو لغتیں ہیں ساتھ زیر ہمزہ کے اور جزم فا کے اور یہ مشہور لغت ہے اور دوسری لغت دونوں کی زبر ہے اور اسکی نظیر نجس نجس سے ہے ضبط میں اور دو لغت ہونے میں کہا جاتا ہے اِفکہم و اَفکہم یعنی بیچ اس آیت کے بل ضلوا عنہم وذلک افکہم یعنی مشہور لغت ساتھ زیر ہمزہ اور جزم ف کے ہے اور انکو زبر ون کے ساتھ پس شاذ لغت ہے اور وہ عکرمہ وغیرہ سے تین زبرون کے ساتھ فعل ماضی ہے یعنی پھیرا انکو (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ

وراء الجيش فاصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فعرفني حين رآني وكان رآني
قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي ووالله ما تكلمنا
بكلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه وهوى حتى اناخ راحلته فوطئ على يدها
فقمت اليها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى اتينا الجيش موغرين في نحر الظهيرة
وهم نزول قالت فهلك فيّ من هلك وكان الذي تولى كبر الافك عبد الله بن
ابي ابن سلول قال عروة اخبرت انه كان يشاع ويتحدث به عنده فيقره ويستمعه
ويستوشيه وقال عروة ايضا لم يسم من اهل الافك ايضا الا حسان بن ثابت و
مسطح بن اثاثة وحمنة بنت جحش في ناس آخرين لا علم لي بهم غير انهم عصبة
كما قال الله تعالى وان كبر ذلك يقال له عبد الله بن ابي ابن سلول قال عروة كانت
عائشة تكره ان يسب عندها حسان وتقول انه الذي قال فان ابي ووالده وعرضي
لعرض محمد منكم وقاء قالت عائشة فقدمنا المدينة فاشتكيت حين قدمت
شهرا والناس يفيضون في قول اصحاب الافك ولا اشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في
وجعي اني لا اعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذي كنت ارى منه
حين اشتكي انما يدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسلم ثم يقول كيف تيكم
ثم ينصرف فذلك يريبني ولا اشعر بالشر حتى خرجت حين نقهت فخرجت معي
ام مسطح قبل المناصع وكان متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل ان نتخذ
الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب الاول في البرية قبل الغائط وكنا نتأذى
بالكنف ان نتخذها عند بيوتنا قالت فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة ابي رهم بن
المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابي بكر الصديق وابنها مسطح
ابن اثاثة بن عباد بن المطلب فاقبلت انا وام مسطح قبل بيتي حين فرغنا من شأننا
فعثرت ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين
رجلا شهد بدرا فقالت اي هنتاه ولم تسمعي ما قال قالت وقلت ما قال فاخبرتني
بقول اهل الافك قالت فازددت مرضا على مرضي فلما رجعت الى بيتي دخل
علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم فقلت له اتأذن لي ان آتي
ابوي قالت واريد ان استيقن الخبر من قبلهما قالت فاذن لي رسول الله صلى

صلی الله علیه وسلم فقلت لامی یا امتاه ماذا یتحدث الناس قالت یا بنیة هونی
علیک فوالله لقل ما کانت امرأة قط وضیئة عند رجل یحبها لها ضرائر الا کثرن علیها
قالت فقلت سبحان الله او لقد تحدث الناس بهذا قالت فبکیت تلک اللیلة حتی
اصبحت لا یرقأ لی دمع ولا اکتحل بنوم ثم اصبحت ابکی قالت ودعا رسول الله
صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب واسامة بن زید حین استلبث الوحی یسألهما
ویستشیرهما فی فراق اهله قالت فاما اسامة فاشار علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بالذی یعلم من براءة اهله وبالذی یعلم لهم فی نفسه فقال اسامة اهلک ولا نعلم الا
خیرا واما علی فقال یا رسول الله لم یضیق الله علیک والنساء سواها کثیر وسل الجاریة
تصدقک قالت فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بریرة فقال ای بریرة هل رأیت
من شیء یریبک قالت له بریرة والذی بعثک بالحق ما رأیت علیها امرا قط اغمصه غیر
انها جاریة حدیثة السن تنام عن عجین اهلها فتأتی الداجن فتأکله قالت فقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم من یومه فاستعذر من عبد الله بن ابی وهو علی المنبر فقال
یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی عنه اذاه فی اهلی والله ما علمت
علی الا خیرا وما یدخل علی اهلی الا معی قالت فقام سعد اخو بنی عبد الاشهل فقال
انا یا رسول الله اعذرک فان کان من الاوس ضربت عنقه وان کان من اخواننا من
الخزرج وکانت ام حسان بنت عمه من فخذه وهو سعد بن عبادة وهو سید الخزرج قالت
وکان قبل ذلک رجلا صالحا ولکن احتملته الحمیة فقال لسعد کذبت لعمر الله لا تقتله
ولا تقدر علی قتله ولو کان من رهطک ما احببت ان یقتل فقام اسید بن حضیر وهو
ابن عم سعد فقال لسعد بن عبادة کذبت لعمر الله لنقتلنه فانک منافق تجادل
عن المنافقین قالت فثار الحیان الاوس والخزرج حتی هموا ان یقتتلوا ورسول الله صلی
الله علیه وسلم قائم علی المنبر قالت فلم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یخفضهم
حتی سکتوا وسکت قالت فبکیت یومی ذلک کله لا یرقأ لی دمع ولا اکتحل بنوم قالت واصبح
ابوای عندی وقد بکیت لیلتین ویوما لا اکتحل بنوم ولا یرقأ لی دمع حتی انی لاظن
ان البکاء فالق کبدی فبینا ابوای جالسان عندی وانا ابکی فاستأذنت علی امرأة
من الانصار فاذنت لها فجلست تبکی معی قالت فبینا نحن علی ذلک دخل رسول الله

صلى الله عليه وسلم علينا فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل ما قيل قبلها
وقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شأني بشيء قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين جلس ثم قال اما بعد يا عائشة انه بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة
فسيبرئك الله وان كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه فان العبد اذا
اعترف ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته
قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم عني
فيما قال فقال ابي والله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لامي
اجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت امي والله ما ادري ما اقول لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية حديثة السن لا اقرأ من القرآن كثيرا اني والله
لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في انفسكم وصدقتم به فلئن قلت
لكم اني بريئة لا تصدقوني ولئن اعترفت لكم بامر والله يعلم اني منه بريئة لتصدقني
فوالله لا اجد لي ولكم مثلا الا ابا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان
على ما تصفون ثم تحولت واضطجعت على فراشي والله يعلم اني حينئذ بريئة وان
الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت اظن ان الله منزل في شأني وحيا يتلى لشأني في نفسي
كان احقر من ان يتكلم في بامر ولكن كنت ارجو ان يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم
رؤيا يبرئني الله بها فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج
احد من اهل البيت حتى انزل الله عليه فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء حتى انه
ليتحدر منه من العرق مثل الجمان وهو في يوم شات من ثقل القول الذي انزل عليه
قالت فسري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكانت اول كلمة تكلم
بها ان قال يا عائشة اما الله فقد برأك قالت فقالت لي امي قومي اليه فقلت والله
لا اقوم اليه فاني لا احمد الا الله قالت وانزل الله تعالى ان الذين جاؤا بالافك
العشر الآيات ثم انزل الله هذا في براءتي قال ابوبكر الصديق وكان ينفق على مسطح
بن اثاثة لقرابته منه وفقره والله لا انفق على مسطح شيئا ابدا بعد الذي قال لعائشة
ما قال فانزل الله ولا يأتل اولوا الفضل منكم الى قوله غفور رحيم قال ابوبكر الصديق
بلى والله اني لاحب ان يغفر الله لي فرجع الى مسطح النفقة التي كان ينفق عليه وقال

وَاللّٰہِ لَا اَنْزِعُہَا مِنْہُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ زَیْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَیْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَیْتِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ
وَبَصَرِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَھِیَ الَّتِیْ تُسَامِیْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَہَا اللّٰہُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ اُخْتُہَا حَمْنَۃُ تُحَارِبُ لَہَا فَہَلَکَتْ
فِیْمَنْ ھَلَکَ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَہٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطِ ثُمَّ قَالَ
عُرْوَۃُ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ مَا قِیْلَ لَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَوَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہمسے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت کی بی بی سے جبکہ کہا واسطے انکے طوفان اٹھانے والون نے جو کہا اور سب نے مجھسے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعضے انمین زیادہ تر یاد رکھنے والے تھے اسکی حدیث کو بعضون سے اور زیادہ ثابت تھے اسکے بیان کرنے مین اور تحقیق یاد رکھی ہے مین نے ہر ایک مرد سے انمین سے وہ حدیث کہ بیان کی اُسنے مجکو عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انکی بعض حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ بعضے انمین زیادہ تر یاد رکھنے والے ہین اسکو بعضون سے کہا اُنہون نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بی بیون کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے اور جسکا نام قرعہ مین نکلتا تہا اسکو اپنے ساتھ لے جاتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا ایک جہاد مین جسکا ارادہ کیا سو اسمین میرا نام نکلا تو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی بعد اُترنے آیت حجاب کے سو مین ایک کجاوے مین اُٹھائی جاتی تہی اور اسمین اتاری جاتی تہی یعنے اتارنے کیوقت بہی ہودج ہی مین رہتی تہی باہر نہ نکلتی تھی سو ہم چلے یہانتک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ سے فارغ ہوکر پہرے اور ہم مدینے کے قریب پہونچے پلٹتے ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کوچ کا حکم دیا سو جب انہون نے کوچ کا حکم دیا تو مین اُٹھکر جا ضرور کے واسطے چلی یہانتک کہ مین لشکر سے باہر گئی پہر مین اپنے کام سے فارغ ہوکے اپنے کجاوے کے طرف پہری سو مین نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو ناگہان مین نے دیکہا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر پڑا سو مین پلٹ کر اپنے ہار کی تلاش کو گئی اسکی تلاش مین مجکو دیر لگی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وے آئے اور میرے کجاوے کو اُٹھاکر میرے اونٹ پر کسا جسپر مین سوار ہوا کرتی تہی اور وے گمان کرتے تھے کہ مین کجاوے مین ہون اور عورتین اسوقت نہایت دبلی ہوتی تہین موٹی نہ تہین اور نہ انکے بدن پر گوشت تہا سواسے اسکے کچھ نہین کہ کم خوراک تہین اس سبب کجاوہ

کنے والون کو کجاوے کا ہلکا ہونا معلوم نہوا اسکے اٹہاتے وقت اور مین لڑکی کم سن تہی سو وے اونٹ کو
اٹہا کر لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے سو مجکو ہار ملا بعد اسکے کہ لشکر کوچ کر گیا سو مین انکی جگہ پر آئی اس حال مین کہ نہ
وہان کوئی بلانیوالا تہا اور نہ کوئی جواب دینے والا یعنی وہان کوئی آدمی باقی نہ تہا سو مین نے اپنی جگہ کا قصد کیا جسمین
مین اتری تہی اور مین نے گمان کیا کہ وے عنقریب مجکو نہ پاوینگے تو لوٹ کر میرے لینے کو آوینگے سو
جس حالت مین کہ مین اپنی جگہ مین بیٹہی تہی کہ مجکو نیند آئی سو مین سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی پہر ذکوانی لشکر کے پیچہے
رہا کرتا تہا یعنی تاکہ تہکے ماندے کو ساتھ لاوے وہ صبح کو میری جگہ مین پہونچا سو اسنے سوئے آدمی کا وجود
دیکہا سو اسنے مجکو دیکہتے ہی پہچان لیا اور اسنے مجکو پردہ کے حکم سے پہلے دیکہا تہا تو اسنے پہچانتے ہی تعجب سے
انا للہ و انا الیہ راجعون پڑہا یعنی یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے یہ کہان تو مین اسکے انا للہ پڑہنے سے جاگ پڑی سو مین نے
اپنی چادر سے اپنا منہ ڈہانک لیا اور قسم ہے اللہ کی نہ اسنے مجہسے کوئی بات کی اور نہ مین نے اسکی کوئی بات
سنی سواے انا للہ الخ پڑہنے اسکے کے سو وہ جہکا یہانتک کہ اسنے اپنا اونٹ بہلایا اور اسکے ہاتھ پر اپنا پاؤن رکہا
تو مین اٹہکر اسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل کو پکڑ کے چلا یہانتک کہ ہم کڑکتی دوپہر کو لشکر مین پہونچے
اور وے اترے تہے عائشہ نے کہا سو ہلاک ہوا جو ہلاک ہوا اور بانی مبانی اس طوفان کا عبد اللہ بن ابی ابن
سلول تہا جو منافقون کا سردار تہا کہا عروہ نے مجکو خبر ہوئی کہ وہ اسکو مشہور کرتا تہا اور اسکے پاس اسکا چرچا
ہوتا تہا تو وہ اسکو ثابت رکہتا تہا اور اسکو ظاہر کرتا تہا اور نیز عروہ نے کہا کہ نہین نام لیا گیا تہمت
کرنے والون مین سے مگر حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کا اور لوگون مین جنکا نام مجکو
معلوم نہین لیکن وے ایک جماعت ہین جیسا کہ خدا نے فرمایا اور جسنے طوفان کا بڑا بوجہ اٹہایا اسکو عبد اللہ بن ابی
ابن سلول کہا جاتا تہا عروہ نے کہا عائشہ برا جانتی تہین کہ اسکے پاس حسان کو برا کہا جاوے اور کہتی تہین کہ
حسان وہ ہے جسنے کہا تہا کہ البتہ میرا باپ اور دادا اور میری آبرو واسطے آبرو محمد کے تمسے پناہ ہے یعنی با وجود
اس قول کے پیغمبر کی آبرو کو کہ اسکی بی بی پر تہمت باندہی گئی تہی نگاہ نہ رکہا عائشہ نے کہا سو جب ہم مدینے
مین آئے تو مین ایک مہینہ بیمار رہی اور لوگ چرچا کرتے تہے طوفان والون کی قول مین اور مجکو تہمت
کرنے کی کچہہ بہی خبر نہ تہی اور میری بیماری مین شک پڑتا تہا یہ کہ جو مہربانی پہلے مین حضرت سے بیماری مین دیکہتی
تہی وہ مہربانی اب آپ سے نہین پہچانتی تہی صرف اتنا تہا کہ میرے پاس تشریف لاتے تہے اور سلام کرکے
پوچہتے تہے کہ اس عورت کا کیا حال ہے پہر پلٹ جاتے تہے سو اس سے مجکو شک پڑتا تہا اور مجکو بدی
کی کچہہ خبر نہ تہی یہانتک کہ مجکو بیماری سے کچہہ صحت ہوئی سو مین مسطح کی مان کے ساتھ جا ضرور کیواسطے
خالی میدان کیطرف نکلی اور وہ ہمارے پاخانے پہرنے کی جگہ تہی اور ہم باہر نہ نکلتی تہین مگر راتون رات

اور تہا یہ حال پہلے اس سے کہ گہرون کے پاس پاخانے بنائے جاوین اور ہمارا دستور پہلے عرب کا دستور تہا
پاخانے کے واسطے میدان مین جاتے تہے اور ہم ایذا پاتے تہے اس سے کہ ہمارے گہرون کے پاس
پاخانے بنائے جاوین سو مین ام مسطح کے ساتھ جا ضرور کو نکلی اور ام مسطح ابو رہم کی بیٹی ہے اور اسکی ماں صخر
ابن عامر کی بیٹی ہے اور اسکا بیٹا مسطح بن اثاثہ ہے پہر ہم دونون اپنے کام سے فارغ ہو کے اپنے گہر کو
پہرین سو ام مسطح کا پیر چادر مین الجہا وہ گر پڑی تو اسنے کہا ہلاک ہو مسطح یعنی اپنی بیٹی کو بد دعا دی مین نے
اس سے کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو جنگ بدر مین حاضر ہوا یعنی وہ تو بدری صحابی ہے
ام مسطح نے کہا اے بہولی بہو سے کیا تو نے نہین سنا جو اسنے کہا مین نے کہا اسنے کیا کہا تو اس نے مجکو
طوفان والون کے قول کی خبر دی سو میری بیماری دونی ہو گئی پہر جب مین اپنے گہر کیطرف پہری تو حضرتؐ
میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا پہر کہا اس عورت کا کیا حال ہے مین نے عرض کیا کہ مجکو اجازت ہو
تو مین اپنے ماں باپ کے گہر جاؤن اور میرا ارادہ یہ تہا کہ مین اس خبر کو انکی طرف سے تحقیق کرون کہا سو حضرتؐ نے
مجکو اجازت دی سو مین نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگون مین چرچا ہے اسنے کہا
اے بیٹی تو مت گہبرا پس قسم ہے اللہ کی البتہ ایسی عورت کم ہوتی ہے جو خوبصورت ہو اور اپنے خاوند کی پیاری
ہو اور اسکے واسطے سوکنین ہون مگر کہ بہت کلام کرتی ہین اسکے عیب اور نقص مین۔ عائشہؓ کہتی ہین مین نے
کہا سبحان اللہ کیا لوگ اسکا چرچا کرتے ہین یعنی کیا لوگ میرے حق مین ایسی گفتگو کرتے ہین سو مین وہ تمام
رات روتی رہی یہانتک کہ صبح ہوئی نہ میری آنسو بند ہوئی اور نہ مجکو نیند آئی پہر مین نے صبح کی روتے ہوئے کہا اور
حضرتؐ نے علیؓ اور اسامہؓ بن زید کو بلایا جبکہ وحی بند ہوئی اور میرے چہوڑ دینے مین ان سے مشورہ پوچہا
عائشہؓ نے کہا سو اسامہؓ نے تو میری پاکدامنی بیان کی اور جو جانتا تہا واسطے اہل بیت کے اپنے دل مین دوستی
انکی سے سو اسامہؓ نے کہا کہ آپکی بی بی ہین اور نہین جانتے ہم انکو مگر نیک اور لیکن علی مرتضیٰؓ سو انہون نے
کہا کہ یا حضرتؐ خدا نے آپ پر کچہہ تنگی نہین کی انکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین اور لونڈی سے
پوچہیو وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی سو حضرتؐ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہؓ تو نے کبہی عائشہؓ سے ایسی
بات دیکہی ہے جس سے تجکو اسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہؓ نے آپ سے کہا قسم ہے اسی خدا
کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا کہ مین نے کبہی اسکی پاکدامنی مین کچہہ قصور نہین دیکہا جسکو مین عیب سمجہون
لیکن اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہؓ کم عمر لڑکی ہے اپنے گہر والون کے آٹے سے سو جاتی ہے اور گہر کی
بکری آکر اسکو کہا جاتی ہے سو حضرتؐ اسی روز کہڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا اور
حالانکہ آپ منبر پر تہے سو فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرے یہ بدلا لیوے

اس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت یعنی میری بی بی کی بابت مجھکو پہنچی قسم ہے خدا کی نہین جانا مین نے
اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جسکو نہین جانا مین مگر نیک وہ تو میری بی بی کے
پاس کبھی نہ جاتا تھا مگر میرے ساتھ یعنی اسنے ناحق میرے گھر والون کو تہمت لگائی تحقیق کرنے کے بعد مجھکو کوئی
عیب کی بات معلوم نہ ہوئی تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا سو کہا یا حضرتؐ مین آپکا بدلا لیتا ہون اگر تہمت کرنیوالا
ہماری قوم یعنی اوس مین سے ہوگا تو مین اسکی گردن مارونگا اور اگر ہمارے بہائیون خزرج مین سے ہوگا تو
جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین عائشہ رضی نے کہا اور ایک مرد خزرج مین سے کھڑا ہوا اور حسان (جو تہمت کرنیوالون
مین سے تھا) کی مان اسکی چچیری بہن تھی اسکی قوم مین سے یعنی اسکی حقیقی چچا کی بیٹی نہ تھی اسکی قوم مین تھی اور
وہ مرد سعد بن عبادہ تھا لیکن اپنی قوم کی پچ (اسی جوش) دلایا سو اسنے سعد بن معاذ رضی سے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے
اللہ کی تو اسکو نہ مارے گا اور تو اسکے مارنے پر قادر نہین اور وہ اگر تیری قوم مین سے ہوتا تو تو اسکا قتل ہونا
نہ چاہتا پھر اسید بن حضیر رضی کھڑا ہوا اور وہ سعد کا چچیرا بھائی تھا تو اسنے سعد بن عبادہ رضی سے کہا کہ تو جھوٹا ہے
قسم ہے اللہ کی البتہ ہم اسکو مار ڈالینگے سو مقرر تو منافق ہے کہ منافقون کیطرف سے لڑتا ہے سو دونو قبیلے اوس اور
خزرج (غصہ کی جوش سے) بھڑک اٹھے یہانتک کہ قصد کیا انہون نے آپسمین لڑنے کا اور حضرتؐ منبر پر
کھڑے تھے سو ہمیشہ حضرتؐ انکو چپ کراتے رہے یہانتک کہ وے چپ ہوئے اور حضرتؐ بھی چپ
ہوئے عائشہ رضی نے کہا سو مین وہ تمام دن روتی رہی نہ میری آنسو بند ہوئی اور نہ مجھکو نیند آئی اور میرے
ماباپ صبح کو میرے پاس آئے اور البتہ مین دو رات اور ایکدن روتی رہی نہ مجھکو نیند آتی تھی اور نہ میری آنسو
بند ہوتی تھین یہانتک کہ البتہ مین نے گمان کیا کہ رونا میرے جگر کو پھاڑے ڈالتا ہے سو جس حالت مین
کہ میرے ماباپ میرے پاس بیٹھے تھے اور مین روتی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے
کی اجازت مانگی مین نے اسکو اجازت دی سو وہ بھی بیٹھکر میرے ساتھ رونے لگی سو جس حالت مین کہ ہم
اسی حال مین تھے کہ حضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کرکے بیٹھے اور اس سے پہلے میرے پاس
نہ بیٹھتے تھے جس دن سے مجھکو تہمت لگی اور البتہ ایک مہینہ حضرتؐ کو میرے حال مین کچھ وحی نہوئی عائشہ رضی
نے کہا سو حضرتؐ نے کلمہ شہادت کہا جبکہ بیٹھے پھر فرمایا اسپر حمد اور صلوٰۃ کے بعد اے عائشہ مجھکو
تیرے حق مین ایسی ایسی باتین پہنچی ہین سو اگر تو گناہ سے پاک ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا
اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہے تو خدا سے بخشش مانگ اور اسکیطرف توبہ کر اسواسطے کہ جب بندہ اپنے گناہ
کا اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اسکا گناہ معاف کرتا ہے سو جب حضرتؐ اپنی
بات تمام کرچکے تو میری آنسو بالکل بند ہوگئی یہانتک کہ مین نے اس سے کوئی قطرہ نہ دیکھا سو مین نے اپنے

باپ سے کہا کہ حضرتؐ کو میری طرف سے جواب دو جو آپ نے فرمایا تو میرے باپ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہین
جانتا کہ مین حضرتؐ کو کیا جواب دون پھر مین نے اپنی ماں سے کہا کہ تو حضرتؐ کو جواب دے اسکا جو آپ نے فرمایا
میری ماں نے کہا قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتی کہ مین حضرتؐ کو کیا جواب دوان .. ..

.. ..

.. سو مین نے کہا اور مین کم عمر لڑکی تھی بہت قرآن نہ پڑھی تھی قسم ہے اللہ کی البتہ مجکو معلوم ہوا کہ آپ نے یہ بات سنی ہے
یہانتک کہ آپکے دل مین جم گئی ہے اور آپ نے اسکو سچا جانا ہے سو اگر مین آپ سے کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو آپ مجکو سچا نہ جانینگے
اور اگر مین ناکردہ گناہ کا تمہارے آگے اقرار کرون اور خدا جانتا ہے کہ مقرر مین اس سے پاک ہون تو آپ
مجکو سچا جانینگے قسم ہے اللہ کی نہین پاتی مین اپنی اور تمہاری مثل مگر یوسفؑ کے باپ کی مثل جبکہ اسنے کہا کہ اب صبر
بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر مین پلٹ کے اپنے بچھونے پر لیٹ گئی اور خدا
جانتا ہے کہ مقرر مین اسوقت عیب سے پاک ہون اور یہ کہ اللہ تعالی مجکو بری کریگا میرے پاک ہونے کے
سبب سے لیکن قسم ہے اللہ کی مجکو یہ گمان نہ تھا کہ خدا میرے حق مین قرآن اتارے گا جو قیامت تک پڑھا جاویگا البتہ
مین اپنے تئین حقیر تر جانتی تھی اس سے کہ کلام کرے خدا میرے حق مین ساتھ کسی امر کے لیکن مجکو یہ امید تھی کہ
حضرتؐ نیند مین خواب دیکھینگے جسکے ساتھ خدا میری پاکی بیان کریگا پس قسم ہے اللہ کی حضرتؐ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے
جدا نہوئے اور نہ کوئی گھر والون مین سے باہر نکلا یہانتک کہ آپ پر وحی اتری سو آپ پر سختی ظاہر ہوئی یعنی جو
سختی کہ وحی کے بوجھ سے آپ پر ظاہر ہوا کرتی تھی یہانتک کہ حضرتؐ کے چہرہ مبارک سے موتیون کیطرح پسینا ٹپکنے لگا حالانکہ
وہ موسم سرما مین تھا وحی کے بوجھ سے جو آپ پر اترتی عائشہؓ نے کہا پھر وہ حالت حضرتؐ سے دور ہوئی اس حال مین
کہ آپ ہنستے تھے سو جو بات آپنے پہلے بولی یہ تھی کہ کہا اے عائشہؓ خدا نے تو تیرے پاکدامنی بیان کی یعنی البتہ
مین سو میری ماں نے مجسے کہا کہ اٹھ کر حضرتؐ کی تعظیم اور تعریف کر کہ خدا نے حضرتؐ کے واسطہ سے تیری پاکی اتاری
مینے کہا قسم ہے اللہ کی مین حضرتؐ کی طرف نہ اٹھونگی سو مین کسی کی تعریف اور شکر نہ کرونگی مگر اللہ کا جسنے
میری پاکی بیان کی عائشہؓ نے کہا سو خدا نے یہ آیت اتاری کہ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین یہ طوفان دس آیتون
تک پھر خدا نے میری پاکدامنی مین قرآن اتارا یعنی بعد ان دس آیتون کی اور ابو بکر صدیقؓ مسطح بن اثاثہ پر خدا
کے واسطے مال خرچ کیا کرتے تھے واسطے قرابت اسکی کے صدیقؓ سے اور محتاج ہونے اسکے کے سو صدیقؓ
نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین مسطح پر کبھی کچھ چیز خرچ نہ کرونگا بعد اسکے کہ اسنے عائشہؓ کو تہمت لگائی اور تہمت کرنے
والون مین شریک ہوا تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ نہ قسم کھاوین صاحب فضل کے تم مین سے غفور رحیم تک
ابو بکر صدیقؓ نے کہا کیون نہین قسم ہے اللہ کی البتہ مین چاہتا ہون کہ خدا مجکو بخشے سو جو مال کہ مسطح پر خرچ

کیا کرتے تھے اسکو اسکے واسطے پہر جاری کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکو کبہی اس سے بند نہین کرونگا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہا اور حضرت ؐ نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالے عنہا سے میرا حال پوچہا سو زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تجکو کیا
معلوم ہے یا تو نے کیا دیکہا ہے اسنے کہا یا حضرت ؐ مین : اپنے کان اور آنکہہ کو نگہ رکہتی ہون
یعنی اس سے کہ کہون کہ مین نے دیکہا ہے اور حالانکہ مین نے نہ دیکہا ہو قسم ہے اللہ کی نہین دیکہا مین
نے اسکو مگر نیک عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور زینب ہی تہی جو مساوات کرتی تہی ساتھ میرے اور فخر کرتی تہی ساتھ
حسب و نسب و عزت اپنی کے نزدیک حضرت ؐ کے آپکی بیبیون مین سے سو بچایا اسکو خدا نے اس طوفان
مین شریک ہونے سے بسبب پرہیزگاری کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور اسکی بہن حمنہ اسکی طرفداری کی وجہ سے لڑنے لگی سو
ہلاک ہوئی ان لوگون مین کہ ہلاک ہوئے ابن شہاب نے کہا پس یہ ہے وہ چیز جو پہونچی مجکو اس گروہ کی حدیث
سے یعنی حدیث کی راویون سے اوپر مذکور ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ مقرر وہ مرد کہ کہا گیا واسطے اسکے
جو کہا گیا البتہ کہتا تہا کہ اللہ پاک ہے سو قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مین نے کسی عورت کا پردہ کبہی
نہین کہولا یعنی مین نے عورت سے کبہی جماع نہین کیا روایت ہے کہ وہ نامرد تہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پہر وہ
اسکے بعد خدا کے راہ مین شہید ہوا ف اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی اور کرمانی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا
اس طوفان سے پاک ہونا قطعی یقینی ثابت ہے ساتھ نص قرآن کے اگر کوئی اسمین شک کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور
خیر جاری مین کہا یہی مذہب شیعہ امامیہ کا ہے باوجودیکہ وے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دشمنی رکہتے ہین حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ
قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نے مجہے کہا کہ کیا
تجکو یہ بات پہونچی ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی ان لوگون مین جنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی مین نے کہا نہین لیکن
تیری قوم کے دو مردون ابو سلمہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن نے مجکو خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونون سے کہا
کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ تہے تسلیم کرنے والے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حال مین یعنی چپ ہی تہے تہمت کرنے والون پر انکار نہین کرتے
تہے سو راویون نے ہشام سے پہر پوچہا تو وہ نہ پہرا یعنی اسی پر جما رہا اور کہا مسلما بغیر شک کے بیچ اسکے
اور اوپر اسکے اور پر اسنے اصل نسخے مین بہی اسیطرح تہا ف مراجعت بیچ اسکے واقع ہوئی ہے ساتھ
ہشام بن یوسف کے میرے گمان مین اور یہ اسواسطے ہے کہ روایت کیا ہے اسکو عبد الرزاق نے معمر سے
ساتھ لفظ مسیئا کے اور گمان کیا ہے کرمانی نے کہ مراجعت اسمین زہری کے نزدیک ہے اور قول اسکا

۲؎ فلعنہ وقع غیر مرجوع وقال مسلماً بلا شک فیہ وعلیہ وکان فی اصل العتیق کذلک

۴؎ [illegible] وابوبکر بن عبد الرحمن

فلم یرجع کے سنے اسکے سواے کچھہ جواب دیا مین کہتا ہون کہ قوی تر یہ بات ہے کہ مسلما کی جگہ مسیا کا لفظ واقع
ہوا ہے یعنی علی مرتضی رضی نہین خطا کار تھے ہو سطرکہ نہ کہا انہون نے جیسے اسامہ نے کہا کہ وہ آپکی بی بی ہے
اور مین اسکو نہین جانتا مگر نیک بلکہ کہا کہ خدا نے آپ پر کچھہ تنگی نہین کی اور اسکے سواے دنیا مین اور بہت عورتین
موجود ہین اور مانند اسکی کلام سے جیسے کہ اسکی مفصل شرح آیندہ آویگی اور توجیہ عذر کی اسکی طرف گئے یہ ہے کہ شائد
بعضے ناصبیون نے اس جھوٹ کے ساتھہ بنی امیہ یعنی مروانیون کے پاس نزدیکی چاہی تھی سو تحریف کیا
انہون نے عائشہ رضی کے قول کو غیر وجہ پر واسطے علم انکے کے ساتھہ پھرنے انکے کے علی مرتضی رضی سے پس گمان کیا
انہون نے اسکی صحت کو یہانتک کہ بیان کیا زہری نے واسطے ولید کے کہ حق اسکے برخلاف ہے سو خدا
اسکو نیک بدلا دیوے اور زہری سے روایت ہے کہ ہشام بن عبد الملک کا بھی یہی اعتقاد تھا جیسے کہ
شافعی سے روایت ہے کہ داخل ہوا سلیمان بن یسار ہشام بن عبد الملک پر تو ہشام نے کہا کہ اے سلیمان
بانی مبانی اس تہمت کا کون تھا اسنے کہا عبد اللہ بن ابی کہا تو جھوٹا ہے وہ علی تھے پھر زہری اسکے پاس آیا
تو ہشام نے کہا کہ اے ابن شہاب بانی مبانی اس بہتان کا کون ہے زہری نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی بعض
منافقون کا سردار ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے زہری نے کہا مین جھوٹ بولتا ہون تیرا باپ نہو قسم ہے اللہ کی
کہ اگر کوئی پکار نیوالا آسمان سے پکارے کہ مقرر خدا نے جھوٹ کو حلال کر دیا ہے تو بھی مین جھوٹ نہ بولون فتح

حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْجُعْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ
حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا قَاعِدَةٌ
اَنَا وَعَائِشَةُ اِذْ وَلَجَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ اُمُّ رُوْمَانَ
وَمَاذَاكِ قَالَتِ ابْنِيْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ قَالَتْ وَمَاذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ
سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَاَبُوْبَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا
عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ
قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ
لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ لِيْ شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ
لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ ترجمہ ام رومان رضی عائشہ رضی کی ماں سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مین عائشہ

ف یہ امام بخاری کے شاگرد کا قول ہے اور صحیح بخاری کے اکثر نسخون مین یہ عبارت موجود نہین ہے ۱۲

پاس بیٹھی تھی کہ ناگہان ایک انصاری عورت آئی سو اسنے کہا کہ خدا فلانی کے ساتھ ایسا ایسا کرے یعنی اسنے اسکو بد دعا دی ام رومان رضی نے کہا کہ یہ کیا بات ہے اسنے کہا بیٹا میرا داخل ہے ان لوگون مین جنہون نے طوفان اٹھایا اسنے کہا اور یہ طوفان کیا ہے اسنے کہا کہ ایسی ایسی بات ہے یعنی اسنے طوفان اٹھانیوالون کی بات بیان کی عائشہ رضی نے کہا کیا یہ بات حضرت صلعم نے بھی سنی ہے اسنے کہا ہان کہا ابو بکر رضی یعنی میرے باپ نے بھی سنی ہے اسنے کہا ہان تو عائشہ رضی بیہوش ہو کر گر پڑین سو نہ ہوش مین آئین مگر کہ انپر تپ لرزہ تھی سو مین نے اسکا کپڑا اسپر ڈالا اور اسکو ڈھانکا پھر حضرت صلعم تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا حال ہے اسکا مین نے کہا یا حضرت صلعم اسکو تپ لرزہ نے پکڑا ہے فرمایا شاید بسبب سننے بات طوفان کے ہے کہ بیان کی گئی نزدیک اسکے اسنے کہا ہان پھر عائشہ رضی اٹھ بیٹھین سو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر مین قسم کہاؤن تو تم مجکو سچا نہ جانو گے اور اگر مین کہون کہ نکر سے پیچھے رہنا میرا بسبب گم ہونے ہار کے تہا تو میرا عذر قبول نہ کرو گے میری مثل اور تمہاری مثل یعقوب اور اسکے بیٹون کی سی مثل ہے اور اللہ مددگار ہے تمہاری گفتگو پر ام رومان رضی نے کہا پھر حضرت صلعم پھرے اور مجکو کچھ نہ کہا سو خدا نے عائشہ رضی کا عذر اتارا عائشہ رضی نے کہا مین خدا کا شکر کرتی ہون نہ شکر اور کسی کا اور نہ تمہارا

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْکَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ وَکَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِھَا بِذٰلِکَ لِاَنَّہٗ نَزَلَ فِیْھَا ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تہین عائشہ رضی پڑھتین آیت اذ تلقونہ بالسنتکم کو ساتھ زیر لام پیش قاف کے اور کہتی تہین کہ ولق کے معنے جہوٹ کے ہین یعنی جب جہوٹ بولنے لگے تم اپنی زبانون سے ابن ابی ملیکہ نے کہا اور تہین عائشہ رضی زیادہ تر عالم ساتھ قول خدا کے اسواسطے کہ وہ انکے حق مین اترا **ف** لیکن قرات مشہور ساتھ زبر لام اور تشدید قاف کے ہے یعنی جب لینے لگے تم اسکو اپنی زبانون پر اور زیادہ شرح اسکی سورہ نور کی تفسیر مین آویگی انشاء اللہ تعالی (فتح)

حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذَھَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ ھِشَامًا عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَکَانَ مِمَّنْ کَثَّرَ عَلَیْھَا ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ مین عائشہ رضی کے پاس حسان کو گالی دینے لگا عائشہ رضی نے کہا اسکو برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ حضرت صلعم کی طرف سے مشرکون کے ساتھ جھگڑتا تہا عائشہ رضی نے کہا کہ حسان رضی نے حضرت صلعم سے مشرکین کی ہجو کی اجازت

انکی حضرتؐ سے فرمایا کہ تو میری نسب کو کسطرح کریگا یعنی اگر تو مشرکین کی ہجو کرنی چاہے تو اسطرح سے کر کہ اس سے میرے باپ دادون کی ہجو لازم نہ آوے اسواسطے کہ میری اور انکی نسب آپسمین ملتی ہے حسانؓ نے کہا کہ البتہ کھینچونگا مین آپ کو انمین سے جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے اور دوسری روایت مین ہے کہ کہا عروہؓ نے کہ مین نے حسانؓ کو برا کہا اور تھا حسانؓ داخل ان لوگون مین جنہون نے عائشہؓ پر بہتان باندہنے مین بہت چرچا کیا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب التفسیر مین آویگی حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَهٗ وَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ ۞ وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ ۞ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِیْ لَهٗ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ وَاَیُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰی فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ مین عائشہؓ کے پاس گیا اور انکے پاس حسان بن ثابت تھے انکی مدح مین شعر پڑہتے تھے اپنے شعرون سے تشبیب کرتے یعنے ذکر کرتے تھے اس چیز کو کہ متعلق ہے ساتھ غزل کے اور مانند اسکی کے اور کہا حصان ایک معشوقہ ہے پاک دامن درست فہم والی نہین تہمت کیجاتی ساتھ کسی شک کے اور صبح کرتی ہے اس حال مین کہ بہوکہی ہوتی ہے غافل عورتون کے گوشت سے یعنی کسی عورت کا گلا نہین کرتی اور نہ کسی کو برا کہتی ہے تو عائشہؓ نے اس سے کہا کہ تو اسطرح نہین یعنی تو لوگون کا گلہ کرتا ہے اور لوگون کا گوشت کہاتا ہے یا مین تو اسیطرح ہون جسطرح تو کہتا ہے لیکن تو اس کلام مین سچا نہین جیسا کہ تو اپنے تئین ظاہر مین دکہلاتا ہے مسروق کہتا ہے کہ مین نے عائشہؓ سے کہا کہ تم اسکو اپنے پاس آنیکے کیون اجازت دیتے ہو اور حالانکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ جسنے بڑا بوجھ اٹہایا اسکا انمین سے اسکے واسطے عذاب ہے بڑا عائشہؓ نے کہا اور کون عذاب سخت تر ہے اندہا ہونے سے اور عائشہؓ نے مسروق سے کہا کہ حسانؓ حضرتؐ کیطرف سے مشرکین کی ہجو کیا کرتا تہا **ف** حصان ایک معشوقہ کا نام ہے اور یہ جو کہا کہ کون عذاب سخت تر اندہا ہونے سے تو یہ اشارہ ہے طرف حسان کی کہ اخیر عمر مین اندہے ہوگئے تہے (اتہ) تفسیر اور احادیث کی شرح سورہ نور کی تفسیر مین آویگی (فتح) **بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ** باب ہے بیان جنگ حدیبیہ کے لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الْاٰيَةَ یعنے واسطے قول اللہ تعالی کے کہ البتہ راضی ہوا اللہ مسلمانون سے جبکہ بیعت کرتے ہین تجہسے تلے درخت کے اخیر آیت تک **ف**

یہ اشارہ ہے اسطرف کہ آیت حدیبیہ کے قصے مین اتری اور اس قصے کی اکثر شرح کتاب الشروط مین گذر چکی ہے
اور یہین ذکر کرتا ہون اسجگہ وہ چیز جسکا ذکر وہان نہین ہوا اور تہا متوجہ ہونا حضرتؐ کا مدینے سے سوار سے کے
دن ذیقعدہ کے چاند چڑہے چہٹے سال ہجری مین سو حضرتؐ عمرے کی نیت سے نکلے تو مشرکین کرنے
آپ کو خانے کعبے مین جانے سے روکا اور واقع ہوئی درمیان انکے صلح اسپر کہ حضرتؐ اب کے پلٹ جاوین
اور آیندہ سال کے مین داخل ہووین اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ رمضان مین نکلے اور شوال
مین عمرہ کیا اور یہ قول اسکا شاذ ہے مخالف جمہور کے اور تحقیق موافق ہوا ہے ابو الاسود عروہ سے جمہور کو
اور گذر چکا ہے حج مین قول عائشہ کا کہ نہین عمرہ کیا حضرتؐ نے کوئی مگر ذیقعدہ مین (فتح) حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ
قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ
اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ
كَافِرٌ بِي ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرتؐ کے ساتھ نکلے سو ایک
رات ہمپر مینہ برسا سو حضرتؐ نے ہمکو صبح کی نماز پڑہائی پہر ہماریطرف متوجہ ہوئے سو فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ
تمہارے رب نے کیا کہا ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اللہ نے کہا کہ صبح کو میرے بندون مین سے
بعضے مسلمان ہوے اور بعضے کافر سو جسنے کہا کہ مینہ برسا ہم پر خدا کی رحمت سے اور اسکی روزی
سے اور اسکے فضل سے تو وہ میری ساتھ ایمان رکہتا ہے اور ستارون کی تاثیر سے منکر ہے اور لیکن جسنے کہا کہ فلانے ستارے
کی تاثیر سے ہمپر مینہ برسا تو وہ تارے کے ساتھ ایمان رکہتا ہے اور مجھسے منکر ہے **ف** یعنی مینہ تو خدا
برساتا ہے اور وہ منکر لوگ اسکو تارون کی تاثیر سے جانتے ہین **ف** اس حدیث کی شرح استسقا مین گذر
چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول اسکا ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال نکلے حَدَّثَنَا هُدْبَةُ
بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي
الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ
حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے چار عمرے کئے سب

ابن مالک

سب ذیقعدہ مین تھے مگر جو عمرہ کہ اپنے حج کے ساتھ تھا وہ ذیحجہ کے مہینے مین تھا اور وہ چار عمرے یہ ہین
ایک عمرہ حدیبیہ سے ذیقعدہ مین اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس مین ذیقعدہ مین یعنی عمرہ قضا
اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے جس جگہ کہ حنین کی غنیمتین بانٹین یہ عمرہ بہی ذیقعدہ مین تھا اور چوتھا عمرہ اپنے
حج کے ساتھ تھا **ف** اس حدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے اور حدیبیہ ایک گانو کا نام ہے
نو کوس مکے سے اکثر اسکا داخل ہے حرم مکے مین اور کچھ حل مین ہے اور جعرانہ بہی ایک جگہ کا نام ہے نو کوس
مکے سے کہ وہان حضرتؐ پندرہ دن ٹہرے تھے اور حنین کی غنیمتین وہان بانٹین انہین دنون مین ایک
رات عشا کی نماز کے بعد سوار ہوکر مکے مین تشریف لے گئے اور عمرہ کرکے اسی رات پہر آئے اور یہ جو کہا
کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے تو کرمانی نے کہا اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہوگا عمرہ حدیبیہ سے یعنی اور حالانکہ حضرتؐ
اسمین خانے کعبے مین نہین پہونچے تو مین کہتا ہون کہ عمرہ محصر کا طواف سے عمرہ گنا جاتا ہے اگرچہ اسکے
اعمال تمام نہون اور اگر کوئی کہے کہ کتاب جہاد مین گذر چکا ہے کہ نافع نے کہا کہ حضرتؐ نے جعرانہ سے
عمرہ نہین کیا اور اگر عمرہ کرتے تو ابن عمرؓ پر پوشیدہ نہ رہتا مین کہتا ہون کہ یہ ملازمہ ممنوع ہے اسواسطے
کہ احتمال ہے کہ ابن عمرؓ وہان حاضر نہون یا اسکو بہول گئے ہون جیسا کہ کتاب عمرہ مین گذر چکا ہے کہ انہے
کہا کہ ایک عمرہ انمین سے رجب کے مہینے مین تہا اور انکار کیا اسپر عائشہؓ نے نووی نے کہا علما کہتے ہین
کہ یہ واسطے اشتباہ اور نسیان وغیرہ کے تہا (ک) **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرتؐ کے ساتھ نکلے اور حضرتؐ نے عمرہ کا احرام باندہا اور مین نے احرام نہ
باندہا **ف** یہ حدیث پوری ساتھ شرح اپنی کے کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے
کہ جو لوگ حدیبیہ کیطرف نکلے تہے انمین سے بعضون نے عمرے کا احرام نہ باندہا تہا تو اسکو اس سے
حلال ہونے کی حاجت نہوئی جیسا کہ مین اگلی حدیث مین اسکیطرف اشارہ کرونگا (فتح) **حَدَّثَنَا**
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ
وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ
ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا

ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم فتح فتح مکہ کو گنتے ہو یعنی آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا میں اور فتح مکے کی بڑی فتح تھی اور ہم بیعت رضوان کو فتح گنتے ہیں جو حدیبیہ کی دن واقع ہوئی ہم حضرتؐ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے سو ہمنے اسکا پانی کہینچ لیا اور اسمین ایک قطرہ نہ چھوڑا یعنی اور آدمی اور چوپائے پیاسے ہوئے سو حضرتؐ کو خبر پہونچی حضرتؐ اسکے پاس آئے سو اسکے کنارے پر بیٹھے پہر پانی کا برتن منگوایا سو وضو کیا پہر منہ میں پانی لیا اور دعا کی پہر اسکو کوئین میں ڈالا سو ہمنے اسکو ایک گہڑی چھوڑا پہر اسنے ہمکو پہیر اپیا ہمنے اور ہمارے اونٹون نے جتنا چاہا **ف** اس روایت مین ہے کہ وے چودہ سو تھے اور ایک روایت مین ہے کہ وے چودہ سو سے زیادہ تھے اور ایک روایت مین ہے کہ وے پندرہ سو تھے اور ایک روایت مین ہے کہ وے تیرہ سو تھے اور تطبیق اس اختلاف مین یون ہے کہ وے چودہ سو سے زیادہ تھے سو جسنے پندرہ سو کہا اسنے کسر کو پورا کیا اور جسنے چودہ سو کہا اسنے کسر کو لغو کیا اور اسپر قول عبداللہ بن ابی اوفی کا کہ وہ تیرہ سو تھے سو ممکن ہے حمل کرنا اسکا اس چیز پر جسپر اسکو اطلاع ہوئی اور اسکے غیر کو زیادہ لوگون پر اطلاع ہوئی کہ عبداللہ کو انپر اطلاع نہین ہوئی اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے یا ابتدا مین مدینے سے نکلنے کیوقت تیرہ سو تھے پہر اسکے بعد رفتہ رفتہ اور لوگ انکے ساتھ ملتے گئے یا مراد یہ ہے کہ لڑنے والے تیرہ سو تھے اور جو اس سے زیادہ تھے انکے تابعدار تھے خادمون اور عورتون اور لڑکون سے جو بالغ نہین تھے اور ابن اسحاق نے کہا کہ وے سات سو تھے لیکن اس قول مین کوئی اسکا موافق نہین ہے اور اسی باب مین مسور کی حدیث مین آیا ہے کہ وہ بضع اور دس سو تھے اور اسمین تطبیق یون ہے کہ دس سو وے لوگ تھے جنہون نے حضرتؐ سے بیعت کی تھی اور جو اس سے زیادہ تھے وہ اسمین حاضر نہ تھے مانند اس شخص کی کہ عثمانؓ کے ساتھ مکے کیطرف گیا تہا علاوہ اسکے بضع کا لفظ صادق آتا ہے پانچ اور چار پر پس نہ مخالف ہوگی یہ روایت چودہ سو کی روایت کو اور جزم کیا ہے موسے بن عقبہ نے کہ وے سولان سو تھے اور ایک روایت مین ہے کہ وے سترہ سو تھے اور ایک روایت مین ہے کہ وے پندرہ سو پچیس تھے اور یہ اگر ثابت ہے تو نہایت تحریر ہے پہر پایا مین نے اسکو موصول ابن عباس سے نزدیک ابن مردویہ کے اور اسمین رد ہے ابن دحیہ پر جس جگہ اسنے گمان کیا ہے کہ سبب اختلاف کا انکے عدد مین یہ ہے کہ جنہون نے انکے عدد کو ذکر کیا ہے انہون نے تحدید کو قصد نہین کیا صرف انہون نے اندازے اور تخمینے سے ذکر کیا ہے اور یہ جو کہا کہ ہم بیعت رضوان کو فتح گنتے ہین یعنی آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا مین اور اسجگہ مین قدیم سے اختلاف واقع ہوا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ مختلف ہونے مراد کے آیتون سے پس قول اللہ تعالی کا انا فتحنا لک فتحا مبینا مین مراد ساتھ فتح کے اسجگہ حدیبیہ ہے اسواسطے کہ تھی وہ جگہ ابتدا ہونے فتح کہلی کے مسلمانون پر واسطے اس چیز کے کہ مترتب ہوئی اوپر صلح کے کہ واقع ہوا

اس سے امن اور دور ہوئی لڑائی اور قادہ ہوا مسلمان ہونے پر وہ شخص جو اسلام مین داخل ہونے سے ڈرتا تھا اور
قادر ہوا اوپر پہونچنے کے مدینے مین اس سبب سے جیسے کہ واقع ہوا واسطے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص وغیرہ
کے پھر تابع ہوئے اسباب آگے پیچھے یہانتک کہ کامل ہوئی فتح اور البتہ ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے مغازی مین زہری
سے کہ نہ تھی اسلام مین کوئی فتح پہلے فتح حدیبیہ کی عظیم تر اس سے سوائے اسکے کچھ نہین کہ کفر تھا وقت قتال کے
سو جب سب لوگ بےخوف ہوئے تو بعضون نے بعضون سے کلام کیا اور مفاوضہ کیا ایک دوسرے سے
حدیث اور جھگڑے مین اور نہ تھا اسلام مین کوئی کہ کچھ چیز سمجھتا مگر کہ اسلام مین داخل ہوتا تھا سو البتہ
داخل ہوئے اسلام مین ان دو برسون مین مانند اسکی کہ اس سے پہلے اسلام مین داخل ہوئے یا اس سے
زیادہ ابن ہشام نے کہا کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ کہ حضرتؐ حدیبیہ کیطرف چودہ سو کے ساتھ نکلے پھر
کئی برس کے بعد فتح مکہ کیطرف دس ہزار آدمی کے ساتھ نکلے اور اتری یہ آیت وقت پلٹنے کے حدیبیہ سے
جیسا کہ اس باب مین ہے اور اسپر قول اللہ تعالی کا اس سورت مین واثابہم فتحا قریبا پس مراد ساتھ اسکے
فتح خیبر کی ہے صحیح قول پر اسواسطے کہ وہی فتح ہے جسمین مسلمانون کو بہت غنیمتین ہاتھ لگین اور روایت کی سعید بن
منصور نے ساتھ سند صحیح کے شعبی سے بیچ تفسیر اس آیت کے انا فتحنا لک فتحا مبینا کہ مراد ساتھ اسکے
حدیبیہ کی صلح ہے اور حضرتؐ کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور صحابہ نے بیعت رضوان کی اور خیبر کے
کھجور کے درخت انکو کھانیکے واسطے ملے اور غالب ہوئے روم واسطے فارسیون پر اور خوش ہوئے مسلمان
ساتھ فتح اللہ کے اور اسپر قول اللہ تعالی کا فجعل من دون ذلک فتحا قریبا پس مراد حدیبیہ ہے اور اسپر قول
اللہ تعالی کا واذا جاء نصر اللہ والفتح اور قول حضرتؐ کا لا ہجرۃ بعد الفتح پس مراد ساتھ اسکے فتح مکے کی ہے
بالاتفاق اور ساتھ اس تقریر کے دور ہوگا شبہ اور حاصل ہوگی تطبیق سب قولون مین (فتح) حدثنی
فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا
فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي
بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ
وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ مقرر تھے وہ ساتھ حضرتؐ
کے دن حدیبیہ کے چودہ سو یا زیادہ سو وے ایک کوئین پر اترے سو انہون نے اسکا پانی کھینچا
یہانتک کہ اسمین کچھ باقی نہ رہا یعنی اور لوگون کو پیاس لگی سو وے حضرتؐ پاس آئے حضرتؐ کوئین کے

نزدیک تشریف لائے اور اسکے کنارے پر بیٹھے پہر فرمایا کہ اسکے پانی کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ اسکے پانی کا
ایک ڈول حضرتؐ کے پاس لایا گیا آپ نے اسمین لب ڈالی اور دعا کی پہر فرمایا کہ اسکو ایک گہڑی چھوڑ دو
یعنی ایک گہڑی ٹہر جاؤ پس سیراب کیا انہون نے اپنی جانون اور سواریون کو یہانتک کہ کوچ کیا

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگون کو پیاس لگی اور
حضرتؐ کے پاس ایک چھاگل تہی سو حضرتؐ نے اس سے وضو کیا پہر لوگ آپکے سامنے آئے حضرتؐ نے
فرمایا کیا حال ہے تمہارا یعنی کیون آئے ہو لوگون نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ ہمارے پاس پانی نہین کہ ہم
اسکے ساتھ وضو کرین یا پیوین مگر جو آپکی چھاگل مین ہے سو حضرتؐ نے اپنا ہاتھ چھاگل مین رکہا تو آپکی
انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا مانند نہرون کی جابر نے کہا سو ہمنے پانی پیا اور وضو کیا
سالم کہتا ہے کہ مین نے جابرؓ سے کہا کہ تم اسدن کتنے آدمی تہے اسنے کہا کہ اگر ہم لاکھ ہوتے تو البتہ ہمکو کفایت
کرتا ہم پندرہ سو آدمی تہے **ف** یہ جو کہا کہ آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا تو
یہ مغایر ہے واسطے حدیث براء کے کہ حضرتؐ نے اپنے وضو کا پانی کوئین مین ڈالا سو کوئین مین پانی بہت
ہوگیا اور تطبیق دی ہے ابن حبان نے درمیان انکے ساتھ اسطور کے کہ یہ کئی بار واقع ہوا اسواسطے کہ کتاب الاشربہ
مین اویکا کہ حدیث جابر کی پانی کے جوش مارنے مین اسوقت تہی جبکہ عصر کی نماز کا وقت آیا نزدیک
ارادہ کرنے وضو کے اور حدیث براء کی تہی واسطے ارادے اس چیز کے کہ وہ عام تر ہے اس سے اور احتمال
ہے کہ ہوا پانی جبکہ جاری ہوا آپکی انگلیون سے اور آپکا ہاتھ چھاگل مین تہا اور سب نے وضو کیا اور پیا
تو حکم کیا کہ جو پانی چھاگل مین باقی ہے اسکو کوئین مین ڈالدو تو کوئین مین بہت پانی ہوگیا اور واقع ہوا ہے
براء کی حدیث مین کہ بہت ہونا پانی کا ساتھ ڈالنے حضرتؐ کے اپنے وضو کے پانی کو کوئین مین اور بیہقی
نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ کے حکم سے کوئین مین تیر رکہا گیا تو کوئین نے پانی کے ساتھ جوش مارا
اور تحقیق گذر چکی ہے وجہ تطبیق کی بیچ شرح حدیث مسور اور مروان کے شروط کے اخیر مین وا پہلے

گذر چکی ہے بحث بیچ مختلف ہونے انکے کے بیچ کیفیت جوش مارنے پانی کے علامات النبوۃ میں اور یہ جوش مارنے پانی کا حضرتؐ کی انگلیوں سے واقع ہوا ہے کئی بار حضر میں اور سفر میں واللہ اعلم (فتح) **حَدَّثَنَا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَابَعَهُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجکو خبر پہونچی کہ جابر بن عبداللہ کہتا تہا کہ وے چودہ سو تہے تو سعید نے مجہسے کہا کہ حدیث بیان کی مجہسے جابرؓ نے کہ وے پندرہ سو تہے جنہوں نے حدیبیہ کے دن حضرتؐ سے بیعت کی متابعت کی ہے صلت کی ابو داود طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے قرہ نے قتادہ سے اور متابعت کی ہے اسکی محمد بن بشار نے **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَمِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگ حدیبیہ کے دن ہمکو فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے اور ہم چودہ سو تہے اور اگر میں آج دیکہتا ہوتا تو البتہ میں تمکو درخت کی جگہ دکہلاتا یعنی جس درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تہی متابعت کی ہے سفیان کی اعمش نے اسنے سالم سے سنا کہ وے چودہ سو تہے اور روایت کی عبید اللہ نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ درخت والے اصحاب تیرہ سو تہے اور اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تہے **ف** یہ جو کہا کہ تم افضل ہو تمام اہل زمین سے تو یہ صریح ہے بیچ فضیلت اصحاب شجرہ کے یعنی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تہی پس تحقیق تہی اسوقت ایک جماعت مسلمانوں میں سے مکے میں اور مدینے میں اور انکے سوائے اور شہروں میں اور نزدیک احمد کے ہے ساتھ اسناد حسن کے ابو سعید خدری رضؓ سے کہا کہ حدیبیہ کے دن حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کو آگ مت جلاؤ پہر اسکے بعد فرمایا کہ آگ جلاؤ اور کہانا پکاؤ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو لوگ تمہارے پیچہے ہیں نہ تمہاری صاع کو پاوینگے اور نہ تمہاری مد کو اور نزدیک مسلم کے جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا آگ میں

جو جنگ بدر یا اور حدیبیہ میں حاضر ہوا اور نیز مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ اسنے حضرتؐ سے سنا فرماتے تھے
کہ نہ داخل ہوگا آگ میں کوئی اصحاب شجرہ میں سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے بعضے شیعہ نے بیچ فضیلت
دینے علی مرتضےٰؓ کے عثمانؓ پر اسواسطے کہ تھے علی مرتضےٰؓ ان لوگون میں سے جو اسکے ساتھ خطاب کیے گئے
اور تھے ان لوگون میں سے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اور عثمانؓ اسوقت وہان حاضر نہ تھے جیسا
کہ مناقب میں ابن عمرؓ کی حدیث سے پہلے گذر چکا ہے لیکن گذر چکا ہے بیچ حدیث ابن عمرؓ کے جو مذکور ہوئی
کہ حضرتؐ نے عثمان کیطرف سے بیعت کی سو برابر ہوئے ساتھ اسکے عثمان خیریت میں یعنی افضل ہونے
مین اور نہیں قصد کیا گیا حدیث مین فضیلت دینا بعضون کا بعضون پر اور نیز استدلال کیا گیا ہے ساتھ
اسکا اسپر کہ خضر زندہ نہیں اسواسطے کہ اگر زندہ ہوتے باوجود ہونے اسکے کہ نبی البتہ لازم آتی تفضیل
غیر نبی کی نبی پر اور وہ باطل ہے پس دلالت کی اسنے کہ وہ اب زندہ نہیں اور جو گمان کرتا ہے کہ وہ زندہ
ہے وہ یہ جواب دیتا ہے کہ احتمال ہے کہ وہ اسوقت انکے ساتھ حاضر نہو اور نہیں قصد کی گئی فضیلت
بعض کی بعض پر یا وہ اسوقت روئے زمین پر نہ تھے بلکہ دریا پر تھے اور دوسرا جواب ساقط ہے اور عکس کیا ہے
ابن تین نے پس استدلال کیا ہے اسنے ساتھ اسکے اسپر کہ خضر نبی نہیں ہے پس بنا کیا اسنے امر کو اسپر کہ وہ
زندہ ہے اور وہ داخل ہے بیچ اس شخص کے جنہیں حضرتؐ نے اہل شجرہ کو فضیلت دی اور پہلے بیان کی ہین
ہمنے دلیلین واضح اوپر ثابت ہونے نبوت خضر کے بیچ احادیث انبیاء کے اور انوکھی بات کہی ابن تین نے
پس جزم کیا اسنے ساتھ اسکے کہ الیاس نبی نہیں اور بنا کیا ہے اسنے اسکو اس شخص کے قول پر جو گمان کرتا
ہے کہ الیاس بھی زندہ ہے اور اسکا زندہ ہونا ضعیف بات ہے اور یہ کہنا اسکا کہ وہ نبی نہیں پس یہہ
نفی باطل ہے اسواسطے کہ قرآن عظیم میں ہے وان الیاس لمن المرسلین پس کسطرح ہوگا کوئی آدم کی اولاد
مرسل اور وہ نبی نہو اور یہ جو کہا کہ اگر میں دیکھتا ہوتا یعنی وہ اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے اور اختلاف
عدد کی وجہ تطبیق پہلے گذر چکی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سوا اسکے کچھ نہیں کہ رجوع کیا ہے صحابی نے
قول اپنے سے الف واربع مائۃ طرف قول اپنے کے اربع عشر مائۃ یعنے ایک ہزار چار سو نہ کہا اکٹھا چودہ
سو کہا واسطے اشارت کے طرف اسکی کہ لشکر سینکڑون کیطرف بانٹا ہوا تھا اور ہر سینکڑہ جدا تھا دوسرے
سے یا ساتھ نسبت کرنیکے طرف قبیلون کے یا ساتھ نسبت کے طرف صفتون کے اور کہا ابن دحیہ نے
کہ اختلاف بیچ عدد انکے کے دلالت کرتا ہے کہ وہ تخمینے سے کہا گیا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے
کہ تطبیق ممکن ہے کما تقدم (فتح) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ
عَنْ قَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسَ الْاَسْلَمِيَّ يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ

الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ اسنے مرداس اسلمی سے سنا کہتا تھا اور تھا وہ ان لوگون مین سے جنہون نے درخت کے نیچے حضرتؐ سے بیعت کی کہ قبض ہونگے نیک لوگ پے درپے اور باقی رہجاوینگے رذیل لوگ مانند ردی کہجور اور جو کی خدا انکی کچھ پرواہ نہ کریگا **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی اور غرض اس سے بیان کرنا اس بات کا ہے کہ وہ اصحاب شجرہ مین سے تہا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا لَا اُحْصِيْ كَمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ سُفْيٰنَ حَتّٰى سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا اَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْاِشْعَارَ وَالتَّقْلِيْدَ فَلَا اَدْرِيْ يَعْنِيْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَالتَّقْلِيْدِ اَوِ الْحَدِيْثَ كُلَّهٗ،

ترجمہ مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ حدیبیہ کے سال مدینے سے نکلے چند اور دس سو مرد مین اپنے اصحاب مین سے سو جب ذی الحلیفہ مین پہونچے تو قربانی کے اونٹ کے گلے مین ہار ڈالا اور شعار کیا اور وہان سے احرام باندہا علی بن مدینی نے کہا کہ مین نہین گن سکتا کہ مین نے کتنی بار اس حدیث کو سفیان سے سنا یہانتک کہ مین نے اس سے سنا کہتا تہا کہ نہین یاد رکھتا مین زہری سے شعار اور تقلید کو سو مین نہین جانتا کہ مراد اسکی جگہ اشعار اور تقلید کی ہے یا ساری حدیث **ف** اور انوکہی بات لکھی ہے کرمانی نے پس کہا کہ قول علی بن مدینی کا کہ مین گن نہین سکتا محمول ہے شک پر عدد مین یعنی مراد یہ ہے کہ اسنے انکے عدد مین شک کیا کہ اسنے اس سے پندرہ سو کا لفظ سنا یا چودہ سو کا یا تیرہ سو کا اور اسکے رد مین اتنی بات ہی کافی ہے کہ نہین ہے سفیان کی اس حدیث مین تعرض واسطے تردد اور شک کے انکے عدد مین بلکہ اسکے سب طریقون مین جزم ہے ساتھ اسکے کہ زہری نے اپنی روایت مین بضع عشرمائۃ کا لفظ کہا ہے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ اختلاف تو جابر اور براکی حدیث مین ہے کما تقدم مبسوطا (فتح) **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ يُهْدِيَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ترجمہ

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اسکو دیکھا اس حال مین کہ اسکے جوئین اسکے منہ پر گرتی تہین تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے اسنے کہا ہان سو حکم کیا اسکو حضرتؐ نے یہ کہ بال کو منڈوا ڈالے اور حالانکہ وہ حدیبیہ مین تہا اور نہ بیان کیا واسطے انکے کہ وے حدیبیہ مین احرام سے حلال ہو جاوینگے اور انکو یہ امید تہی کہ وے مکے مین داخل ہونگے سو خدا نے فدیہ کا حکم اتارا تو حضرتؐ نے اسکو حکم کیا کہ چھ مسکینون کو تین صاع کہلاوے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزے رکہے ف اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر حدیبیہ کا ہے حدثنا اسماعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب الی السوق فلحقت عمر امرأة شابة فقالت یا امیر المومنین ہلک زوجی وترک صبیة صغارا واللہ ما ینضجون کراعا ولا لہم زرع ولا ضرع وخشیت ان تاکلہم الضبع وانا بنت خفاف بن ایماء الغفاری وقد شہد ابی الحدیبیة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقف معہا عمر ولم یمض ثم قال مرحبا بنسب قریب ثم انصرف الی بعیر ظہیر کان مربوطا فی الدار فحمل علیہ غرارتین ملأہما طعاما وحمل بینہما نفقة وثیابا ثم ناولہا بخطامہ ثم قال اقتادیہ فلن یفنی حتی یاتیکم اللہ بخیر فقال رجل یا امیر المومنین اکثرت لہا قال عمر ثکلتک امک واللہ انی لاری ابا ہذہ واخاہا قد حاصرا حصنا زمانا فافتتحاہ ثم اصبحنا نستفیء سہمانہما فیہ ترجمہ اسلم سے روایت ہے کہا کہ مین عمر فاروقؓ کے ساتھ بازار کیطرف نکلا تو ایک جوان عورت عمرؓ کو ملی سو اسنے کہا کہ اے امیر المومنین میرا خاوند مر گیا اور اسنے اپنے پیچھے چہوٹی لڑکی چہوڑی قسم ہے اللہ کی نہ انکے واسطے بکری کا پاؤن ہے کہ اسکو پکاوین اور نہ انکے واسطے کہیتی ہے اور نہ انکے واسطے مواشی ہین جنکو دوہین اور مین ڈرتی ہون کہ کہا وے انکو قحط سالی یعنی بہوک سے ہلاک ہو جاوین اور مین بیٹی خفاف بن ایما غفاری کی ہون اور البتہ میرا باپ حضرتؐ کے ساتھ حدیبیہ مین حاضر ہوا تہا تو عمر فاروق اسکے ساتھ کہڑے ہوئے اور آگے نہ گذرے پہر فرمایا کہ خوشی ہو نسب قریب کو پہر پہرے طرف ایک اونٹ قوی پیٹھ والے کے جو گہر مین بندہا تہا سو اسپر دو گونین اناج سے بہر کر لادین اور ان دونون کے درمیان درہم اور کپڑے لادے پہر اسکی مہار اسکے ہاتھ مین دی پہر کہا اسکو کہینچ لے جا سو ہرگز تمام نہوگا یہانتک کہ خدا تمکو خیر لاوے یعنی وعدہ کیا کہ یہ تمام ہوگا تو اور دونگا تو ایک مرد نے کہا کہ اے امیر المومنین تمنے اسکو بہت دیا عمرؓ نے کہا کہ تیری مان تجکو روے قسم ہے اللہ کی البتہ مین دیکہتا ہون اسکے باپ خفاف اور بہائی کو کہ گہیرا دونون نے قلعے کو ایک مدت پہر ہمنے اسکو فتح کیا پہر صبح کی ہمنے اس حال مین کہ طلب کرتے تہے حصہ ان دونون کا

بیچ اسکے یعنی مال غنیمت مین سے ف نہین معلوم ہوا مجکو نام اس عورت کا اور نہ نام خاوند اسکے کا اور نہ
کسی کا اولاد اسکی سے اور اسکا خاوند صحابی ہے اسواسطے کہ اس زمانے مین جسکی اولاد تہی یہ دلالت کرتا ہے
کہ اسنے حضرتؐ کو پایا اور یہ صحابی کی بیٹی ہے نہین بعید ہے کہ اسواسطے رُویت ہو یعنی اسنے حضرتؐ کو دیکہا ہو پہر
ظاہر یہ ہے کہ اسکا خاوند بہی صحابی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ چہوڑی اسنے دو لڑکے چہوٹے پہر
احتمال ہے کہ انکے ساتہ ایک لڑکی یا زیادہ ہو اور خفاف صحابی ہے مشہور کہتے ہین کہ اسکے واسطے اور اسکے
باپ دادا کیواسطے صحبت ہے حکایت کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے کہا کہ مدینے مین بہت آیا کرتے تہے
اور یہ جو کہا کہ حضرتؐ کے ساتہ حدیبیہ مین حاضر ہوا تو ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب حضرتؐ ابوا مین اترے
تو تحفہ بہیجا انکو ایما بن رحضہ غفاری نے ایکسو بکری اور دو اونٹنیان دودہار اور انکے ساتہ اپنے بیٹے خفاف
کو بہیجا تو حضرتؐ نے اسکا ہدیہ قبول کیا اور اسکے حق مین برکت کی دعا کی اور وہ بکریان اپنے اصحاب کو بانٹ
دین اور یہ جو کہا کہ نسب قریب تو احتمال ہے کہ مراد قریب ہونا نسب غفار کا ہو قریش سے اسواسطے کہ کنانہ سب
کو جمع کرتا ہے یعنی کنانہ سب کا مورث اعلی ہے اسمین جا کر سب جمع ہو جاتے ہین یا مراد یہ ہو کہ وہ منسوب
ہے طرف ایک شخص کی جو معروف ہے اور خیر سے مراد رزق ہے اور یہ جو کہا کہ تیری مان تجکو روے تو عرب
لوگ اس کلمے کو انکار کے واسطے بولتے ہین اور اسکی حقیقت مراد نہین ہوتی اور اس حدیث مین چار آدمی چار پشت
کے واقع ہوئے ہین کہ چارون صحابی ہین یعنی بیٹا اور باپ اور دادا اور پردادا اور وہ اولاد خفاف کی ہے
اور خفاف اور ایما اور رحضہ برخلاف اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نہین پائے گئے چار آدمی چار پشت
مین لگاتار کہ انکے واسطے صحبت ہو مگر صدیق اکبر کے گہر مین اور مین نے اسکی مثالین جمع کی ہین اگرچہ ضعیف
طریقون سے ہون سو وہ دس کو پہونچین انمین سے زید بن حارثہ ہے اور اسکا باپ اور اسکا بیٹا اسامہ
اور اسامہ کی اولاد ہو اسواسطے کہ واقدی نے ذکر کیا ہے کہ اسامہ نے حضرتؐ کے عہد مین نکاح کیا اور اسکی اولاد
ہوئی اور یہ جو کہا کہ دونون نے قلعے کو گہیر لیا تہا تو مجکو معلوم نہین کہ یہ کس جنگ مین واقع ہوا تہا اور احتمال ہے کہ
خیبر ہو اسواسطے کہ وہ حدیبیہ کے بعد تہا اور اسکے قلعون کو محاصرہ کو گہیر لیا گیا (فتح) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْفَزَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ
الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الشَّجَرَۃَ ثُمَّ اَتَیْتُہَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْہَا قَالَ مَحْمُوْدٌ ثُمَّ
اُنْسِیْتُہَا بَعْدُ ترجمہ مسیب سے روایت ہے کہ البتہ مین نے درخت کو دیکہا یعنی جسکے نیچے بیعت الرضوان
واقع ہوئی تہی پہر مین اسکے بعد یعنی آئندہ سال کو اسکے پاس آیا تو مین نے اسکو نہ پہچانا اور کہا محمود نے کہ پہر
مین اسکے بعد اسکو بہول گیا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ

طارق بن عبد الرحمن قال انطلقت حاجا فمررت بقوم يصلون قلت ما هذا المسجد قالوا هذه الشجرة حيث بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيعة الرضوان فأتيت سعيد بن المسيب فأخبرته فقال سعيد إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم لم يعلموها وعلمتموها أنتم فأنتم أعلم ترجمہ طارق بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ مین حج کو چلا سو مین ایک قوم پر گذرا جو ایک جگہ نماز پڑہتی تہی مین نے کہا یہ مسجد کیسی ہے یعنی یہ جگہ کیسی ہے کہ لوگون نے اسکو مسجد بنایا ہے لوگون نے کہا یہ درخت کی جگہ ہے جسجگہ حضرتؐ نے بیعت رضوان کی تہی تو مین سعید بن مسیب کے پاس آیا اور مین نے اسکو خبر دی سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہسے میرے باپ نے کہ تہا وہ ان لوگون مین جنہون نے درخت کے نیچے حضرتؐ سے بیعت کی مسیب نے کہا کہ جب ہم آیندہ سال کو نکلے تو ہم درخت کی جگہ بہلا دئے گئے سو ہم اسکی جگہ معلوم نہ کر سکے تو سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرتؐ کے اصحاب کو تو اس کی جگہ معلوم نہوئی اور تمکو معلوم ہوئی سو تم اصحاب سے زیادہ تر عالم ہو ف سعید کا یہ کلام واسطے انکار کے ہے اور برا لگنے اور یہ جو کہا کہ تم انسے زیادہ تر عالم ہو یہ بطور تہکم کے ہے حدثنا موسى قال حدثنا أبو عوانة قال حدثنا طارق عن سعيد بن المسيب عن أبيه أنه كان ممن بايع تحت الشجرة فرجعنا إليها العام المقبل فعميت علينا ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ تہا وہ ان لوگون مین سے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی پہر ہم آیندہ سال کو اسکیطرف پہرے تو ہمپر مشتبہ ہوا یعنی ہمکو یاد نہ رہا کہ وہ کونسا درخت ہے ف اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمہارے واسطے ظاہر ہوا ہو تو تم اصحاب سے زیادہ تر عالم ہو کہا کرمانی نے کہ سبب پوشیدہ ہونے اسکے کا یہ ہے کہ تا لوگ اسکے ساتہ مبتلا اور گمراہ نہون واسطے اس چیز کے کہ جاری ہوئی نیچے اسکے خیر اور نیکی سے اور نزول رضوان سے پس اگر ظاہر اور باقی رہتا تو خوف تہا کہ جاہل لوگ اسکی تعظیم اور عبادت کرنے لگے پس چہپانا اسکا خدا کی رحمت ہے (ق) حدثنا قبيصة قال حدثنا سفيان عن طارق قال ذكرت عند سعيد بن المسيب الشجرة فضحك فقال أخبرني أبي وكان شهدها ترجمہ طارق سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کے پاس درخت کا ذکر کیا گیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ مجکو باپ نے مجکو خبر دی اور وہ اسکے بیعت مین حاضر ہوا تہا ف اور پہلے بیان کی ہے تین حکمت بیچ پوشیدہ ہونے اسکے کے لوگون سے بیچ باب البیعۃ علی الحرب کے جہاد مین نزدیک کلام کے اوپر حدیث ابن عمرؓ کے اس تقریر سے لیکن انکار سعید بن مسیب کا اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ وہ اسکو پہچانتا ہے اپنے باپ کے قول پر اعتماد کرکے کہ انہون نے آیندہ سال مین اسکو نہ پہچانا نہین دلالت

کرتا ہے اور پر دور ہونے معرفت اسکی کے بالکل پس تحقیق واقع ہوا ہے نزدیک بخاری کے جابر کی حدیث
مین جو پہلے گذر چکی ہے کہ اگر مین آج دیکھتا ہوتا تو تمکو درخت کی جگہ دکہاتا پس یہ قول دلالت کرتا ہے کہ
اسکو اسکی جگہ بعینہ یاد تہی اور جبکہ اسکو اپنی اخیر عمر مین بعد زمانے دراز کے اسکی جگہ یاد تہی تو اسمین دلالت
ہے کہ وہ اسکو ہو بہو پہچانتا تہا اسواسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اسکی اس بات کہنے کیوقت ہلاک ہو چکا تہا یا سا تہ
خشک ہونیکے یا ساتہ غیر اسکے کے اور ہمیشہ اسکو اسکی جگہ ہو بہو یاد رہی پہر پایا مین نے ساتہ اسناد صحیح کے
نزدیک ابن سعد کے نافع سے کہ عمر کو خبر پہونچی کہ کچہہ لوگ درخت کے پاس آتے ہین اور اسکے پاس نماز پڑہتے
ہین تو عمر نے انکو عذاب کا وعدہ دیا پہر اسکو کٹوا ڈالا (فتح) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ
بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے اور
تہا وہ اصحاب شجرہ مین سے کہا کہ حضرتؐ کا دستور تہا کہ جب کوئی قوم حضرتؐ پاس زکوۃ کا مال لاتی تہی تو
حضرتؐ انکے حق مین یہ دعا کرتے تہے کہ الٰہی انپر رحم کر تو عبد اللہ بن اوفی اپنی زکوۃ حضرتؐ کے پاس لائے تو حضرتؐ
نے اسکے حق مین دعا کی کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف اس حدیث کی شرح زکوۃ مین گذر چکی ہے
اور ذکر کرنا اسکا اسجگہ واسطے قول اسکے کے ہے کہ وہ اصحاب شجرہ مین سے تہا (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ
عَنْ اَخِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ
یُبَایِعُوْنَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَیْدٍ عَلٰی مَا یُبَایِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِیْلَ لَهٗ عَلَی
الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی ذٰلِكَ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ شَهِدَ
مَعَهُ الْحُدَیْبِیَةَ ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ کا دن ہوا یعنی جب مدینے والون
نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑی اور عبد اللہ بن حنظلہ انصاری سے بیعت کی تو ابن زید نے کہا کہ کس چیز پر
بیعت کرتا ہے ابن حنظلہ لوگون سے کسی نے کہا کہ مرنے پر ابن زید نے کہا کہ نہ بیعت کرونگا مین اسپر کسی سے
بعد حضرتؐ کے اور وہ حضرتؐ کے ساتہ حدیبیہ مین حاضر ہوا تہا ف اسمین اشعار ہے کہ اسنے حضرتؐ
سے مرنے پر بیعت کی تہی اور اسکی پوری شرح کتاب الجہاد مین گذر چکی ہے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے
اور شہید ہوا عبد اللہ بن زید دن جنگ حرہ کے اور درخت کے نیچے بیعت کرنیکا سبب وہ چیز ہے جسکو
ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حضرتؐ کو خبر پہونچی کہ عثمان شہید ہوئے یعنی کفار قریش نے عثمان کو شہید
کر ڈالا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر انہون نے عثمان کو قتل کر ڈالا ہے تو البتہ مین ان سے بنے المحال لڑونگا

تو حضرتؐ نے لوگون کو بیعت کیطرف بلایا سو بیعت کی لوگون نے حضرتؐ سے لڑنے پر اس شرط پر کہ نہ بہاگین
پہر انکو اسکے بعد خبر پہونچی کہ وہ خبر جہوٹی ہے اور پہر آئے عثمانؓ اور ذکر کیا ہے ابو الاسود نے مغازی مین
بیچ اسکے سبب ورانہ کہا کہ جب حضرتؐ حدیبیہ مین اترے تو چاہا آپ نے کہ کسی مرد کو قریش کیطرف بہیجین
جو انکو خبر دے کہ حضرتؐ عمرہ کے واسطے آئے ہین یعنے لڑنے کے واسطے نہین آئے تو حضرتؐ نے عمرؓ کو
بلایا تا کہ انکو بہیجین تو عمرؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی مجکو اپنی جان پر ان سے امن نہین تو حضرتؐ نے عثمانؓ کو بلا کر بہیجا
اور حکم کیا اسکو کہ خوشی سنا دے سب بے بس مسلمانون کو ساتھ فتح قریب کے اور یہ کہ خدا عنقریب آپکے دین کو غالب
کریگا سو عثمانؓ مکے کیطرف روانہ ہوئے تو پایا قریش کو اس حال مین کہ اترنے والے تھے بلدح مین اتفاق
کیا سب نے اسپر کہ حضرتؐ کو غاسے کعبے مین آنے سے روکین تو امان دی عثمانؓ کو ابان بن سعید بن عاصؓ نے
کیا اور بہیجا قریشؓ نے بدیل اور سہیل کو طرف حضرتؐ کی پس ذکر کیا قصہ دراز جو شروط مین گذر چکا ہے اور
بیخوف ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور حالانکہ وے صلح کی انتظار مین تھے کہ ناگہان ایک فریق کے
ایک مرد نے دوسرے فریق کے ایک مرد کو تیر مارا پس لڑائی ہوئی اور ایک نے دوسرے کو تیرون اور پتہرون
سے مارا تو حضرتؐ نے لوگون کو بیعت کیطرف بلایا سو مسلمان آئے اور حضرتؐ ایک درخت کے نیچے اترے
تھے جسکے سایے مین بیٹہے تھے سو بیعت کی لوگون نے آپ سے اسپر کہ نہ بہاگین اور خدا نے کفار کے دل
مین رعب ڈالا تو وے صلح کیطرف جہکے اور صلح کی درخواست کی اور بیہقی نے روایت
کی ہے کہ جب حضرتؐ نے لوگون کو بیعت کیطرف بلایا تو سب سے پہلے پہل ابو سنان ازدی نے آپ سے
بیعت کی اور روایت کی ہے مسلم نے سلمہ بن اکوع کی حدیث مین کہ پہر حضرتؐ نے لوگون کو بیعت کیطرف
بلایا پس ذکر کی حدیث ساری کہا پہر مشرکین نے ہمکو صلح کا پیغام بہیجا یہانتک کہ ہمارے بعضے بعضون
مین چلے کہا سو مین ایک درخت کی جڑ مین لیٹا تو چار مشرک میرے پاس آئے اور حضرتؐ کی عیب جوئی
کرنے لگے تو مین ان سے اور درخت کیطرف پہرا سو جس حالت مین کہ وے اسیطرح سے تھے کہ ناگہان ایک
پکارنے والے نے نالی کے نیچے سے پکارا کہ اے مہاجرین کے لوگو سو مین نے اپنی تلوار کہینچی اور
ان چارون پر حملہ کیا اور وے لیٹے تھے سو مین نے انکے ہتہیار پکڑ لیے پہر مین انکو ہانک کر لایا اور آیا
چچا میرا ساتھ ایک مرد کے مشرکین سے جسکو مکرز کہا جاتا تہا چند مشرکون مین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ انکو
چہوڑ دو سو حضرتؐ نے انکو معاف کر دیا سو خدا نے یہ آیت اتاری کہ اللہ وہ ہے جسنے روک رکہے تمہارے
ہاتہ ان سے اور ان کے ہاتہ تم سے مکے کے درمیان بعد اسکے کہ تمکو انپر غالب کیا (فتح) اور مراد موت
پر بیعت کرنے سے لازم موت ہے یعنے نہین بہاگین گے حدثنا یحیی بن یعلی المحاربی

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِیَاسُ بْنُ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَۃَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَیْسَ لِلْحِیْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِیْہِ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور تہا وہ اصحاب شجرہ مین سے کہا کہ ہم حضرتؐ کے ساتہہ جمعہ پڑہتے تہے پہر پہرتے تہے اور حالانکہ دیوارون کے واسطے سایہ نہوتا تہا کہ جسمین بیٹہین ف اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے واسطے اس شخص کے جو کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے پہلے کفایت کرتی ہے یعنے سورج کے ڈہلنے سے پہلے جمعہ کی نماز جائز ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ سواے اسکے کچہہ نہین کہ نفی مسلط ہوتی ہے اوپر وجود سائے مقید کے یعنی حدیث مین نفی اس سائے کی ہے جسمین آدمی بیٹہہ سکے اور دہوپ سے بچ سکے مطلق سائے کی نفی نہین اور جس سائے مین آدمی بیٹہہ سکے نہین حاصل ہوتا ہے مگر بعد زوال کے ساتھ ایک مقدار کے کہ مختلف ہوتا ہے موسم جاڑے اور گرمی مین اور تفصیل اس مسئلے کی کتاب الجمعہ مین گذر چکی ہے (فتح) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ مین نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تمنے حدیبیہ کے دن حضرتؐ سے کس چیز پر بیعت کی تہی اسنے کہا کہ موت پر یعنی مرجاوینگے مگر پیچہے نہ ہٹین گے ف پہلے گذر چکی ہے کلام اوپر اسکے بیچ باب البیعۃ علی الحرب کی کتاب الجہاد سے اور ذکر کی ہے مین نے کیفیت تطبیق کی درمیان اسکے اور درمیان قول جابر کے واسطے انکے کہ ہم آپ سے موت پر بیعت کرتے ہین اور اسیطرح روایت کی ہے سلم نے حدیث معقل بن یسار سے مثل حدیث جابر کی اور حاصل تطبیق کا یہ ہے کہ جسنے بولا ہے کہ بیعت موت پر تہی تو اسکی مراد لازم موت کا ہے یعنے نہ بہاگنا اسواسطے کہ جب اس بات پر بیعت کرے کہ نہ بہاگے گا تو اس سے لازم آویگا کہ لڑائی مین ثابت رہے اور جو ثابت رہے یا تو غالب ہوگا اور یا قید ہوگا اور جو قید ہو یا تو نجات پاویگا یا مرجاویگا اور جبکہ ایسی حالت مین موت سے امن نہین ہوتا تو اسواسطے راوی نے موت کا لفظ بولا اور اسکا حاصل یہ ہے کہ ایک صحابی نے دونون مین سے حکایت کی ہے صورت بیعت کی اور دوسرے نے حکایت کی ہے وہ چیز کہ رجوع کرتی ہے بیعت طرف اسکی انجام مین یعنی موت اور تطبیق دی ہے ترمذی نے ساتھ اسطور کے کہ بعضون نے موت پر بیعت کی تہی اور بعضون نے نہ بہاگنے پر (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَقِیْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَکَ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَایَعْتَہٗ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَقَالَ یَا ابْنَ

اَخِی اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَہٗ ترجمہ مسیب سے روایت ہے کہ مین براء ابن عازب سے ملا سو
مین نے کہا کہ تجکو خوشی ہو کہ تو حضرتؐ کے ساتھ رہا اور درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی تو اسنے کہا
کہ اے بھتیجے تو نہین جانتا جو ہمنے آپکے بعد نئی چیزین نکالین ف غبطہ کیا ہے ہمکو تابعی نے ساتھ
صحبت حضرتؐ کے اور وہ اس قسم سے ہے کہ غبطہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے لیکن صحابی اسکے جواب مین
تواضع کے راہ پر چلا اور طوبیٰ دراصل ایک درخت ہے بہشت مین پہلے گذر چکی ہے تفسیر اسکی بدء الخلق مین اور
بولا جاتا ہے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے خیر کا یا بہشت کا یا نہایت آرزو اور بعضے کہتے ہین کہ وہ
طیب سے مشتق ہے یعنی خوش ہوئی زندگی تمہاری اور یہ جو کہا کہ تو نہین جانتا جو ہمنے آپکے بعد نئی راہین
نکالین تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کی جو واقع ہوئی واسطے انکے لڑائیون وغیرہ سے سو اس نے
خوف کیا اسکی ہلاکتون سے اور یہ اسکے کمال فضل سے ہے (فتح) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا
یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ ھُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ ثَابِتَ
ابْنَ الضَّحَّاکِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ ترجمہ ابو قلابہ سے
روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک نے اسکو خبر دی کہ اسنے حضرتؐ سے بیعت کی نیچے درخت کے ف
اسیطرح مادہ کیا ہے اسکو بخاری نے مختصر بقدر حاجت کے اس سے اور باقی حدیث مسلم نے روایت
کی ہے کہ جو کسی چیز پر اسلام کے سوا اور مذہب کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ اسیطرح ہے جسطرح اسنے
کہا یعنی وہ کافر ہو جاتا ہے اور باقی شرح اسکی کتاب الایمان مین آوگی (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ
اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا قَالَ الْحُدَیْبِیَۃُ قَالَ اَصْحَابُہٗ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَمَا لَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ
لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ قَالَ شُعْبَۃُ فَقَدِمْتُ الْکُوْفَۃَ فَحَدَّثْتُ بِھٰذَا
کُلِّہٖ عَنْ قَتَادَۃَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ اَمَّا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَعَنْ اَنَسٍ وَاَمَّا هَنِیْئًا
مَّرِیْئًا فَعَنْ عِکْرِمَۃَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا کی تفسیر مین
کہا کہ مراد فتح سے اس آیت مین صلح حدیبیہ ہے اصحاب نے کہا کہ یا حضرتؐ رچتی پچتی ہو آپکو بشارت مغفرت
کی یعنی آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر مین پر کیا حصہ ہے واسطے ہمارے اس فتح
سے تو خدا نے یہ آیت اتاری تاکہ داخل کرے اللہ مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو بہشتون مین
شعبہ نے کہا پھر مین کوفہ مین آیا تو مین نے یہ ساری حدیث قتادہ سے روایت کی پھر کوفہ سے پھرا
اور مین نے اس سے ذکر کیا اسنے کہا کہ اسپر انا فتحنا لک پس انسؓ سے ہے اور اسپر ہنیئا مریئا عکرمہ سے ہے

پھر عمرؓ نے آپ سے پوچھا پھر بھی حضرتؐ نے اسکو جواب نہ دیا پھر اسنے آپ سے پوچھا پھر بھی آپ نے اسکو جواب نہ دیا اور عمرؓ نے کہا کہ اے عمر تیری ماں تجھکو رووے تو نے حضرتؐ کا جواب چاہا کئی بار ہر بار تجھکو جواب نہیں دیا عمرؓ نے کہا پھر مین نے اونٹ کو چھیڑا اور مین مسلمانون کے آگے بڑھا اور مین ڈرا کہ میرے حق مین قرآن اترے سو مجھکو کچھ دیر نہ ہوئی کہ مین نے پکارنے والے کو سنا کہ مجھکو پکارتا ہے مین نے کہا کہ البتہ مین ڈرا کہ میرے حق مین قرآن اترا ہو اور مین حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا سو مین نے آپ کو سلام کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرتؐ نے انا فتحنا کی سورت پڑھی یعنی وہ سورت انا فتحنا ہے **ف** اس حدیث کی شرح سورۃ الفتح مین آویگی (فتح) **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان سمعت الزهري حين حدث هذا الحديث حفظت بعضه وثبتني معمر عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم يزيد احدهما على صاحبه قالا خرج النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه فلما اتى ذا الحليفة قلد الهدي واشعره واحرم منها بعمرة وبعث عينا له من خزاعة وسار النبي صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان بغدير الاشطاط اتاه عينه قال ان قريشا جمعوا لك جموعا وقد جمعوا لك الاحابيش الاشطاط وهم مقاتلوك وصادوك عن البيت ومانعوك فقال اشيروا ايها الناس علي اترون ان اميل الى عيالهم وذراري هؤلاء الذين يريدون ان يصدونا عن البيت فان ياتونا كان الله قد قطع عينا من المشركين والا تركناهم محروبين قال ابو بكر يا رسول الله خرجت عامدا لهذا البيت لا تريد قتل احد ولا حرب احد فتوجه له فمن صدنا عنه قاتلناه قال امضوا على اسم الله **ترجمہ** حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن محمد نے کہا اسنے کہ حدیث بیان کی مجھسے سفیان نے کہا سنا مین نے زہری سے جبکہ اسنے حدیث بیان کی ، یاد رکھا ہے مین نے حدیث کا ایک ٹکڑا اور ثابت کی مجھکو معمر نے باقی حدیث عروہ سے اسنے روایت کی مسور اور مروان سے ایکدوسرے پر زیادہ کرتا تھا دونون نے کہا کہ حضرتؐ حدیبیہ کے سال چند اور دس سو صحابہ کے ساتھ نکلے سو جب ذوالحلیفہ مین پہنچے تو قربانی کے گلے مین جوتون کا ہار ڈالا اور اسکو اشعار کیا اور وہان سے عمرے کا احرام باندھا اور اپنا جاسوس خبر لینے کے واسطے بھیجا جو خزاعہ مین سے تھا اور حضرتؐ چلے یہانتک کہ جب غدیر اشطاط (ایک جگہ کا نام ہے) مین پہونچے تو آپکا جاسوس آپکے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قریش نے آپ سے لڑنیکے واسطے بہت فوجین جمع کی ہین اور تحقیق جمع کی ہین واسطے آپکے جماعتین مختلف قبیلون کی اور وہ آپ سے لڑنیوالے ہین اور آپکو خانہ کعبے سے روکنے والے ہین اور آپکو منع کرنیوالے ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو مجھکو صلاح دو کہ کیا کیا چاہیئے بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین انکے اہل عیال کیطرف جھک پڑون اور ان لوگون کے لڑکون بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانے کعبے سے روکتے ہین پھر اگر وہ ہمسے

لڑنے آوینگے تو خدا تعالیٰ نے مشرکوں کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم ان کو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دو نو صورتوں
مین انکا نقصان ہے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ تو خانے کعبے کا قصد کرکے نکلے ہیں آپکا لڑنیکا قصد نہیں
سو آپ بیت اللہ کیطرف چلیئے اگر کوئی ہمکو اس سے روکے گا تو ہم اس سے لڑینگے فرمایا اللہ کا نام لیکر چلو سو حضرتؐ
چلے سو کافرون نے آپ کو روکا حضرتؐ ان سے صلح کرکے پلٹ آئے آیندہ سال کو عمرہ قضا کیا ف
بیان کیا ہے ابو نعیم نے اپنے مستخرج مین کہ جسقدر حدیث سفیان نے زہری سے یاد رکھی وہ احرم منہا بالعمرۃ تک ہے
اور جسقدر معمر نے اسکے واسطے ثابت کی ہے وہ بعث عینا سے اخیر تک ہے اور پہلے گذر چکا ہے اس
باب مین علی بن مدینی کی روایت سے اسنے سفیان سے اور اسمین سفیان کا قول ہے کہ نہیں یاد رکھتا مین
اشعار اور تقلید کو بیچ اسکے اور یہ جو علی نے کہا کہ مین نہیں جانتا کہ سفیان کی کیا مراد ہے خاص شعار کی
اور تقلید کی جگہ یاد نہ رکھنا مراد ہے یا ساری حدیث اور تحقیق دور کیا ہے اس روایت نے اشکال اور
تردد کو جو علی بن مدینی کے واسطے واقع ہوا یعنی اسواسطے کہ اس حدیث سے صاف کھلم کھلا معلوم ہوتا ہے
کہ مراد بعضے حدیث ہے ساری حدیث نہیں (فتح) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنِيْ
ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ
مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيْمَا
اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ لَمَّا كَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَاِنْ كَانَ
عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وَاَبٰى سُهَيْلٌ اَنْ يُّقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا فَتَكَلَّمُوْا فِيْهِ فَلَمَّا اَبٰى سُهَيْلٌ اَنْ
يُّقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ كَاتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهٗ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ
مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ اَهْلُهَا يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا اَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہا اسنے کہ خبر دی مجکو عروہ بن زبیر نے اسنے سنا مروان اور مسور سے دونون خبر دیتے تہے حضرتؐ کی خبر سے عمرہ حدیبیہ کے باب مین اور تہا اس چیز مین کہ خبر دی مجکو عروہ نے ان دونون سے یہ کہ جب نوشت کی حضرتؐ نے سہیل سے (جو مکے والون کا وکیل تہا) دن حدیبیہ کے اوپر قضیہ تعیین مدت کے اور تہا اس چیز مین کہ شرط کی سہیل نے یہ کہ اسنے کہا کہ جو ہم مین سے تمہاری طرف آوے اسکو آپ ہماری طرف پہیر دین اور ہمارے اور اسکے درمیان مانع نہو وین اگرچہ تمہارے دین پر ہو اور انکار کیا سہیل نے یہ کہ صلح کرے حضرتؐ سے مگر اسی شرط پر تو مسلمانون نے اس شرط کو برا جانا اور انپر دشوار آئی سو انہون نے اسمین کلام کیا سو جب انکار کیا سہیل نے یہ کہ صلح کرے حضرتؐ سے مگر اس شرط پر تو حضرتؐ نے اسکو قبول کیا اور اسکو نوشت کر دی سو حضرتؐ نے اسدن ابو جندل کو اسکے باپ سہیل کیطرف پہیر دیا یعنی موافق شرط کے اور کوئی مردون مین سے حضرتؐ کے پاس اس مدت مین صلح مین نہ آیا مگر کہ حضرتؐ نے اسکو مشرکون کیطرف پہیر دیا اگرچہ مسلمان تہا اور آئین مسلمان عورتین ہجرت کر کے مکے سے مدینے مین یعنی اس مدت صلح مین سو تہی ام کلثوم بیٹی عقبہ کی ان لوگون مین سے جو حضرتؐ کیطرف نکلے اور وہ جوان تہی یا بالغ ہونے کے قریب پہونچی تہی تو اسکے گہر والے آئے حضرتؐ کو سوال کرتے تہے کہ اسکو ان کی طرف پہیر دین یہانتک کہ اتارا خدا نے مسلمان عورتون کے حق مین جو اتارا کہا ابن شہاب نے اور خبر دی مجکو عروہ نے کہ عائشہ حضرتؐ کی بی بی نے کہا کہ تہے حضرتؐ امتحان کرتے جو ہجرت کرتی مسلمان عورتون مین سے ساتھ اس آیت کے کہ اے پیغمبر جب تیرے پاس مسلمان عورتین آوین اور نیز ابن شہاب سے روایت ہے کہا ہمکو خبر پہونچی جبکہ حکم کیا اللہ نے اپنے رسولؐ کو یہ کہ پہیر دین مشرکون کو جو خرچ کیا انہون نے اسپر جسنے ہجرت کی ان کی بی بیون سے یعنی جو انہون نے مہر مین دیا ہے انکو واپس کر دین **ف** ایک روایت مین ہے کہ جب ام کلثوم ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو اسکے دو بہائی مدینے مین اسکے لینے کو آئے دونون نے حضرتؐ سے کہا کہ اسکو انکیطرف پہیر دین سو توڑا حضرتؐ نے عہد جو آپکے اور مشرکون کے درمیان تہا عورتون کے حق مین خاصکر یعنی اور عہد اور پیمان سب بدستور رہا صرف عورتون کو اس سے مستثنے کیا پس آخری آیت روایت کیا ہے اسکو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین اور ساتہ اسکے ظاہر ہو گی مراد ساتھ قول اسکے کے باب کی حدیث مین یہانتک کہ اتارا خدا نے مسلمان عورتون کے حق مین جو اتارا یعنی مستثنے اور مخصوص کیا انکو مقتضی صلح سے انپر پہیر دینے اس شخص کے جو انمین سے مسلمان ہو کے آوے اور اسکا بیان کتاب النکاح کے اخیر مین آویگا اور امتحان کی شرح بہی نکاح مین آویگی ان شاء اللہ تعالی (فتح) کہا ابن شہاب نے اور ہمکو

خبر پہونچی کہ ابو بصیر بس ذکر کیا اسکے قصے کو دراز **ف** اور یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کی کہ پہلے گذر چکی ہے بیچ قصے ابو بصیر کے کتاب الشروط میں اور اسکی شرح بھی اسی جگہ گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ عمرہ کرنے کو نکلے فتنہ حجاج کے دنون میں جبکہ وہ عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے واسطے مکے میں آیا تہا سو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر میں خانے کعبے سے روکا گیا تو ہم کرینگے جیسے ہمنے حضرتؐ کے ساتہہ کیا سو انہوں نے عمرے کا احرام باندہا **ف** اس حدیث کی شرح حج میں گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے عمرے کا احرام باندہا اور کہا اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو البتہ کرونگا میں جیسے حضرتؐ نے کیا جبکہ کفار قریش آپکے اور بیت اللہ کے درمیان مانع ہوئے اور عبداللہ بن عمرؓ نے یہ آیت پڑہی کہ البتہ تمہارے واسطے رسول اللہ کی حق میں پیروی ہے بہتر **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ اَقَمْتَ الْعَامَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَلَّا تَصِلَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا اُرٰى شَاْنَهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہؓ کے بعض بیٹوں نے اسکو کہا کہ اگر تو اس سال ٹہرتا یعنی عمرے کیواسطے خانے کعبے میں نہ جاتا تو بہتر ہوتا اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں کہ تو بیت اللہ میں نہ پہونچے ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم حضرتؐ کے ساتہہ عمرہ کرنے کو نکلے تو کفار قریش کعبے کے ورے حائل ہوئے سو حضرتؐ نے اپنی قربانیوں کو ذبح کیا اور سر کے بال منڈائے اور آپکے اصحاب نے بال کترائے میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ مینے عمرے کو

جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرے کا احرام باندہا تھا

اپنے اوپر و اجب کیا سو اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان راہ خالی ہوئے تو مین طواف کرونگا اور اگر میرے اور کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو کرونگا جیسے حضرتؐ نے کیا سو ایک گہڑی چلے پہر کہا کہ نہین دیکہتا مین حال حج اور عمرے کا مگر ایک یعنی بیچ جواز حلال ہونے کے دونون سے ساتھ بند ہونے کے مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ و اجب کیا مین نے حج کو ساتھ عمرے کے سو ایک طواف کیا اور ایک سعی کی یہانتک کہ دونون سے اکٹھے حلال ہوئے حَدَّثَنِیْ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ عُمَرَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰہِ اِلٰی فَرَسٍ لَّہٗ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَاْتِیْ بِہٖ لِیُقَاتِلَ عَلَیْہِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ وَعُمَرُ لَا یَدْرِیْ بِذٰلِکَ فَبَایَعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَی الْفَرَسِ فَجَآءَ بِہٖ اِلٰی عُمَرَ وَعُمَرُ یَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَہٗ حَتّٰی بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَهِیَ الَّتِیْ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیُّ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ تَفَرَّقُوْا فِیْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَاِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ انْظُرْ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَدْ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ یُبَایِعُوْنَ فَبَایَعَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَایَعَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ لوگ چرچا کرتے ہین کہ ابن عمرؓ مسلمان ہوئے پہلی عمرؓ کے اور حالانکہ اسطرح نہین لیکن عمرؓ نے حدیبیہ کے دن عبداللہ کو اپنا گہوڑا لانے بہیجا جو ایک انصاری مرد کے پاس تہا تا کہ اسپر سوار ہو کے کفار قریش سے لڑے اور حضرتؐ درخت کے نزدیک بیعت لیتے تہے اور عمرؓ کو اسکی خبر نہوئی سو عبداللہؓ نے حضرتؐ سے بیعت کی پہر جا کر گہوڑے کو عمرؓ کے پاس لایا اور عمرؓ لڑائی کے واسطے ہتہیار پہنتے تہے تو عبداللہؓ نے اسکو خبر دی کہ حضرتؐ درخت کے نیچے بیعت کرتے ہین سو چلا اور اسکے ساتھ گیا یہانتک کہ حضرتؐ سے بیعت کی پس یہ حال ہے جسکا لوگ چرچا کرتے ہین کہ ابن عمرؓ عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے اور کہا ہشام بن عمار نے کہ حدیث بیان کی ہمسے ولید بن مسلم نے اسنے کہا کہ حدیث بیان کی عمر بن محمد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمرؓ سے کہ لوگ حدیبیہ کے دن حضرتؐ کے ساتھ تہے درختون کے سایئے مین متفرق ہوئے سو ناگہان مین نے دیکہا کہ لوگ حضرتؐ کو گہیرے ہین اپنی آنکہون سے دیکہتے ہین سو عمرؓ نے کہا کہ اے عبداللہ دیکہہ کیا حال ہے لوگون کا کہ اپنی آنکہون سے حضرتؐ کو دیکہتے ہین سو پایا اسنے انکو کہ حضرتؐ سے بیعت کرتے ہین تو اسنے بیعت کی پہر عمرؓ کیطرف پہرے سو عمرؓ آئے اور حضرتؐ سے بیعت کی ف اور یہ سبب ہے اس

حدیث مین ہو کہ ابن عمرؓ نے اپنے باپ سے پہلے بیعت کی غیر اس سبب کے ہے جو پہلے گذرا اور ممکن ہے تطبیق درمیان انکے ساتھ اسطور کے کہ عمرؓ نے اسکو گھوڑا لانے کے واسطے بہیجا اور لوگون کو جمع ہوئے دیکھا پس کہا کہ دیکھہ کیا حال ہے لوگون کا سو ابتدا کی اسنے ساتھ معلوم کرنے حال انکے کے پس پایا اسکو بیعت کرتے تو بیعت کی پہر متوجہ ہوا طرف گھوڑے کی اور اسکو لایا اور دوہرایا اسوقت جواب کو اپنے باپ پر (فتح) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے جبکہ آپ نے عمرہ کیا سو آپنے طواف کیا اور ہمنے بہی آپکے ساتھ طواف کیا اور آپنے نماز پڑہی اور ہمنے بہی آپکے ساتھ نماز پڑہی اور آپنے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی سو ہم پردہ کرتے تہے آپکو کفار مکہ سے تاکہ کوئی آپکو کچھ تکلیف نہ پہونچا وے ف اور یہ واقعہ عمرہ قضا کا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی ان لوگون مین تہا جو بیعت رضوان مین حاضر ہوئے اور آئندہ سال تک جیتا رہا اور حضرتؐ کے ساتھ عمرہ قضا مین نکلا۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے کہ جب سہل بن حنیف صفین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان عراق اور شام کے جسمین معاویہ اور علی کی درمیان لڑائی ہوئی تہی) سے آئے تو ہم اسکے پاس گئے اس سے خبر پوچھنے کو تو سہلؓ نے کہا کہ اپنی راے کو تہمت کرو یعنی اسپر اعتماد نہ کرو اس لڑائی مین کہ اپنے بہائی مسلمانون کے ساتھ اپنی راے سے کرتے ہو سو البتہ مین نے اپنے تئین دیکہا دن ابو جندل کے یعنی صلح حدیبیہ کے دن کہ ابو جندل مسلمان ہو کے زنجیرون مین چلتا آیا اور حضرتؐ نے اسکو اسکے باپ کافر کیطرف پہیر دیا موافق عہد و پیمان کے اور اگر مین حضرتؐ کے حکم کو پہیر سکتا تو البتہ پہیرتا اور اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور نہ رکہین ہمنے اپنی تلوارین اپنے مونڈہون پر واسطے ایک کام کے کہ ہمکو غمناک کرے یعنی لڑائی صفین کی مگر کہ آسان کیا انہون نے ہمکو ایک کام کہ پہچانتے تہے ہم اسکو پہلے اس امر سے یعنی مسلمانون کا اتفاق اور انکی مصلحت نہین بند کرتے ہم اس فتنہ سے ایکطرف کو مگر کہ اسکی دوسری

طرف کھل جاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ اسکی کیا تدبیر کریں جس سے فتنے کا صدور نہ ہو **ف** یہ کہنا سہل کا اور ہم کا اسوقت تھا جبکہ جنگ صفین کے بعد منصف آئے اور انہون نے چاہا کہ معاویہ اور علی مرتضیٰ کے درمیان صلح کرا دین اور علی مرتضیٰ ایک سبب سے راضی نہ ہوئے اور مقصود سہل کا اسکی خبر دینی تھی کہ صلح نہ ہوئی اور فتنہ فساد دور نہوا اور یہ جو کہا کہ البتہ مین حضرت کے حکم کو پھیر تا یعنی کافرون کے ساتھ لڑتا اور نہ راضی ہوتا اس صلح پر جو حضرت نے کفار قریش کے ساتھ حدیبیہ مین کی یعنی مین نے اپنے اس رائے پر اعتماد نہ کیا اور خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے یعنی ساتھ صلاح مسلمانون کے اور سلامت رہنے انکے کے قتل سے (رت) **حدثنا**

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت میرے پاس آئے حدیبیہ کے دنون مین اور جوئین میرے منہ پر گرتی تھین سو فرمایا کہ کیا تیرے سر کے کیڑے تجھکو تکلیف دیتے ہین مین نے کہا ہان فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر ایوب نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون مین سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی **حدثنی**

مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ مین حضرت کے ساتھ تھے اور ہم احرام باندھے تھے اور البتہ ہمکو مشرکون نے گھیر لیا تھا اور میرے بال دراز تھے کہ جوئین نیچے پڑتے تھے تو جوئین میرے منہ پر گرنے لگین سو حضرت مجھپر گذرے اور فرمایا کہ کیا سر کے کیڑے تجھکو ایذا دیتے ہین مین نے کہا ہان اور یہ آیت اتری سو جو تم مین سے بیمار ہو یا اسکو تکلیف ہو اسکے سر سے تو اسپر بدلا ہے بسبب توڑنے احرام کے روزے سے یا خیرات سے یا قربانی سے

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ باب ہے بیان مین قصے عکل اور عرینہ کے **ف** عکل اور عرینہ عرب کے دو قبیلون کا نام ہے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ تھا یہ قصہ بعد جنگ ذی قرد کے **حدثنی** عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ

أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ عکل اور عرینہ کے چند لوگ مدینے مین آئے اور مسلمان ہوئے سو انہون نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم شیر دار جانور رکھنے والے ہین اور ہم زمیندار کھیتی والے نہین یعنی ہم جنگلی ہین ہماری عادت دودھ پینے کی ہے سو انکو مدینے کی آب وہوا ناموافق پڑی سو حکم کیا انکو حضرتؐ نے ساتھ چند اونٹون کے اور چرواہے کے اور حکم کیا انکو کہ نکل کر وہان جا رہین اور انکا دودھ اور پیشاب پیوین سو وہ چلے یہانتک کہ جب پتھریلی زمین کے کنارے مین پہونچے تو مرتد ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور حضرتؐ کے چرواہے کو مار کے اونٹون کو ہانک لے چلے حضرتؐ کو یہ خبر پہونچی حضرتؐ نے پکڑنے والون کو انکے پیچھے بھیجا وے پکڑے آئے سو حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ سزا دینے انکے کے تو صحابہ نے گرم سلائیان انکی آنکھون مین پھیرین اور انکے ہاتھ کاٹ ڈالے اور چھوڑے گئے پتھریلی زمین کے کنارے مین یہانتک کہ اسی حال مین مر گئے قتادہ نے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی بعد اسکے کہ حضرتؐ خیرات کرنے پر رغبت دلاتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے یعنی ہاتھ پاؤن ناک کان کاٹنے سے اور کہا شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے من عرینۃ یعنی ان راویون نے صرف عرینہ پر اقتصار کیا ہے کہ وے لوگ عرینہ مین سے تھے اور یحیی وغیرہ نے کہا کہ قبیلہ عکل مین سے تھے **ف** اور مثلہ کی شرح آئندہ آویگی **حدثنی** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوا حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ

اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ ترجمہ ابو رجا سے

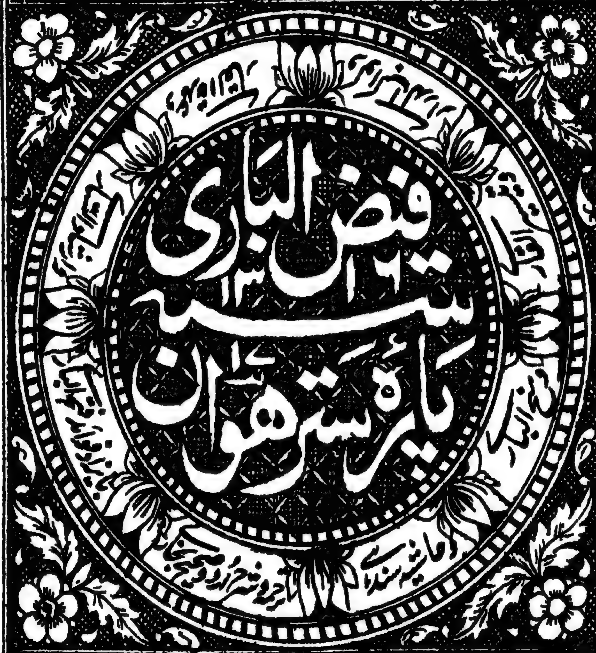
ابو قلابہ سے روایت ہے اور تہا وہ ساتھ ابو قلابہ کے شام مین کہ عمر بن عبد العزیزؓ نے ایکدن لوگون سے مشورہ لیا کہا کہ تم اس قسامت مین کیا کہتے ہو کہ حق ہے یا نہین لوگون نے کہا کہ حق ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے حضرتؐ نے اور حکم کیا ہے ساتھ اسکے خلیفون نے جو تجھسے پہلے تہے اور ابو قلابہ اسکے تخت کے پیچہے تہا سو کہا عنبسہ بن سعید نے پس کہان ہے حدیث انسؓ کی عرینیون کے حق مین کہ سب کو قصاص مین مار ڈالا اور قسامت کا حکم نہ کیا ابو قلابہ نے کہا کہ انسؓ نے مجھسے وہ حدیث بیان کی اور کہا عبد العزیز بن صہیب نے انسؓ سے کہ وے قبیلہ عرینہ مین سے تہے اور کہا ابو قلابہ نے انسؓ سے کہ وے عکل مین سے تہے اور ذکر کیا قصہ انکو فاسحٰقؒ کی شرح دیات مین آویگی انشاءاللہ تعالیٰ

بحمد اللہ تمام ہوا پارہ سولہوان فیض الباری کا باہتمام فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وبحسن انتظام محمد توسلہ

فہرست ابواب پارہ سولہوان فیض الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح البخاری علیہ رحمۃ الباری

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

از مولانا محمد ابو الحسن محدث ترجمہ حامل متن با اعراب و اسناد و فوائد شرح سبعہ ملقب بہ خیر الجاری مسمیٰ



بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ رزقہ اللہ تعالیٰ ایماناً کاملاً

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ **بَابُ**
غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ یہ باب ہے بیان مین جنگ ذات قرد کے **ف** قرد ایک پانی کا نام ہے اوسکا اندازے ایک برید
کے متصل شہرون غطفان کے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن کی راہ پر ہے (فتح) وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِيْ اَغَارُوْا
عَلٰى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ اور وہ جنگ وہ ہے کہ قبیلہ غطفان نے حضرت کی
شیردار اونٹنیون کو لوٹا جنگ خیبر سے تین دن پہلے **ف** اسیطرح جزم کیا ہے بخاری نے ساتھ اوسکے اور سند
اوسکے اسمین حدیث ایاس بن سلمہ کی ہے اوس نے روایت کی اپنے باپ سے اسواسطے کہ کہا اوسنے بیچ اخیر حدیث طویل کے جسکو
مسلم نے روایت کیا ہے کہا اوسنے سو ہم جنگ سے مدینے کی طرف پھرے پس قسم ہے اللہ کی کہ نہ ٹھیرے ہم مدینے مین
مگر تین دن یہانتک کہ ہم خیبر کی طرف نکلے اور ایسا ہی ابن سعد نے کہا اوسنے کہ تھا جنگ ذی قرد کا ربیع الاول مین چھٹے سال
ہجری مین حدیبیہ سے پہلے اور بعضے کہتے ہین کہ جمادی اولے مین اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ شعبان مین اوس سے
اسواسطے کہ اوس نے کہا کہ تھی لڑائی بنی لحیان کی شعبان مین چھٹے سال مین پھر جب حضرت مدینے کی طرف پھرے تو نہ ٹھیرے
اسمین مگر چند راتین یہانتک کہ لوٹ کی عیینہ بن حصن نے حضرت کی شیردار اونٹنیون پر کہا قرطبی شارح مسلم نے
بیچ کلام کے حدیث سلمہ بن اکوع پر کہ نہین اختلاف ہے اہل سیر کو کہ جنگ ذی قرد حدیبیہ سے پہلے تھا پس جو سلمہ کی حدیث مین واقع ہوا
ہے وہ وہم ہے بعضے راویون سے اور احتمال ہے کہ تطبیق دیجاوے ساتھ اسکے کہ کہا جاوے کہ احتمال ہے کہ حضرت نے بھیجا ہو
چھوٹا لشکر طرف خیبر کی اسمین سلمہ بن اکوع ہو پہلے فتح کرنے اسکو کے پس خبر دی سلمہ نے اپنے نفس سے اور اس شخص سے جو اسکے
ساتھ نکلا یعنی جسجگہہ کہا کہ ہم خیبر کیطرف نکلے کہا اوسنے اور تائید کرتی ہے اس تطبیق کی وہ چیز کہ ذکر کی ہے ابن اسحاق نے
کہ حضرت نے بھیجا طرف اسکی عبداللہ بن رواحہ کو پہلی فتح ہونے اسکی کے دو بار انتہی مین کہتا ہون کہ حدیث کا سیاق اسا

تطبیق سے انکار کرتا ہے اس واسطے کہ اسمین بعد قول اسکے کے خرجنا الی خیبر یہ لفظ ہے مَعَ رَسُوْلِ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے ہم حضرت صلعم کے ساتھ نکلے سو عامر شعر پڑھنے لگا اور اسمین قول حضرت صلعم کا ہے کہ
کون ہے یہ شعر پڑھنے والا اور اسمین مبارزہ علی رضہ کا ہے واسطے مرحب کے اور قتل ہونا عامر کا اور سوائے اسکا جو کچھ جنگ خیبر مین
واقع ہوا ہے جبکہ حضرت صلعم اسکی طرف نکلے پس بنا بر اسکے جو خبر کہ صحیح مین ہے تاریخ سے واسطے غزوہ ذی قرد کے صحیح تر ہے
اس چیز سے کہ ذکر کیا ہے اسکو اہل سیر نے اور احتمال ہے تطبیق کی طریق مین یہ کہ لوٹ عیینہ بن حصن کی اونٹنیون
پر دو بار واقع ہوئی ہو پہلی بار وہ ہے جسکو ابن اسحاق رحمہ نے ذکر کیا ہے اور وہ پہلی حدیبیہ سے ہے اور دوسری بار بعد
حدیبیہ کے ہے خیبر کیطرف نکلنے سے پہلے اور جنہون نے لوٹ کی تہی اونکا سردار عبدالرحمن بن عیینہ تھا جیسا کہ بیچ
سیاق سلمہ کے ہے نزدیک مسلم اور تائید کرتی ہے اسکی یہ بات کہ ذکر کیا ہے حاکم نے اکلیل مین کہ ذی قرد کی طرف
نکلنا کئی بار واقع ہوا ہے سو پہلی بار نکلا طرف اسکی زید بن حارثہ احد سے پہلے اور دوسری بار مین نکلے طرف اسکی حضرت صلعم
ربیع الاول یا پانچوین سال ہجری مین اور اس تیسری بار مین اختلاف ہے اور جب ثابت ہوئی یہ بات تو قوی ہوئی یہ تطبیق جو
مینے ذکر کی واللہ اعلم (فتح) **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ یَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ یُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰی وَکَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْعٰی بِذِیْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِیَنِیْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ
لِقَاحُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَھَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ
یَا صَبَاحَاہْ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰی وَجْھِیْ حَتّٰی اَدْرَکْتُھُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا
یَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِیْھِمْ بِنَبْلِیْ وَکُنْتُ رَامِیًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ ۔ اَلْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ
وَاَرْتَجِزُ حَتَّی اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْھُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْھُمْ ثَلٰثِیْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللہِ قَدْ حَمَیْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَھُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَیْھِمُ السَّاعَةَ
فَقَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَیُرْدِفُنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
نَاقَتِہٖ حَتّٰی دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ نکلا مین طرف غابہ کی صبح کی اذان ہونے
سے پہلے اور حضرت صلعم کی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تھین سلمہ نے کہا سو عبدالرحمن بن عوف کا غلام مجھکو ملا سو اسنے کہا کہ
حضرت صلعم کی اونٹنیان پکڑی گئین مینے کہا کسنے اونکو پکڑا کہا قوم غطفان نے سو مینے تین بار بلند آواز سے پکارا یا صباحاہ
یعنے کہا اوس نے سو سنا یا مینے اسکو جو مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان ہے پھر مین اپنے منہہ
کے سامنے دوڑا اور دائین بائین نہ دیکھا یعنے بہت تیز دوڑا یہانتک کہ مین نے انکو پایا اس حال مین کہ پانی پینے
لگی تھی سو مین انکو اپنے تیر مارنے لگا اور مین تیرانداز تھا اور مین کہتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کا دن کمینون کی

سوت کا دن ہے اور مین لگاتا تھا یعنے ساتھ اس شعر کے یا ساتھ غیر اسکے کے یہانتک کہ مینے اُن سے اونٹنیان
چھوڑا لیئن اور اُن سے تیس چادرین چھینین کہا اور آئے حضرت صلعم اور لوگ یعنی سوارون کو ملے انپر دوڑے جاتے
تھے سو مینے کہا کہ یا حضرت مینے انکو پانی پینے سے روکا ہے اور وے ابھی پیاسے ہین سو لشکر کو انکی طرف اسیوقت
بھیجئے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر یعنے معاف کر۔ پھر ہم پھرے
اور حضرت صلعم نے مجھکو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے چڑھایا یہانتک کہ ہم مدینے مین داخل ہوئے **ف** اور ایک روایت مین
ہے کہ وہ صبح سے سورج ڈوبنے تک انکے پیچھے رہا اور یہ جو کہا کہ حضرت صلعم کی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تھین
تو ابن سعد رضہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ بیس اونٹنیان تھین اور ایک اونمین مرد تھا اور ایک عورت تھی سو اونھون نے
مرد کو مار ڈالا اور عورت کو قید کیا اور یہ جو کہا کہ قوم غطفان نے تو ایک روایت مین ہے کہ غطفان اور فزارہ نے اور
یہ خاص ہے بعد عام کے اسواسطے کہ فزارہ قوم غطفان مین سے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبدالرحمن نے لوٹ کی
اور ایک روایت مین ہے کہ عیینہ نے لوٹ کی اور نہین منافات ہے درمیان انکے اسواسطے کہ دونون اونمین تھے
اور یہ جو کہا کہ سنا انہین نے اسکو جو مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان ہے تو اسمین اشعار ہے کہ اسکی
آواز بہت بلند تھی اور احتمال ہے کہ یہ بطور کرامت کے ہو اور مسلم مین ہے کہ مین ایک ٹیلے پر چڑھا سو مینے مدینے کی طرف
منہہ کر کے تین بار پکارا اور طبرانی مین اتنا زیادہ ہے کہ میری چیخ حضرت صلعم کے کان مین پہونچی تو پکارا گیا لوگون مین
کہ ہول ہے ہول ہے اور یہ جو کہا کہ آج کم بختون کا دن ہے تو اصل اسمین یہ ہے کہ ایک شخص بڑا بخیل تھا سو جب وہ اپنی اونٹنی
کے دوہنے کا ارادہ کرتا تھا.. تو مثل شیر خوار لڑکے کی طرح اسکے پستان چوستا تھا تا کہ کوئی اسکی دوہنے کی آواز نہ سنے یعنے
اگر اسکو دوہتا تو اسکے ہمسایہ اوسکے دوہنے کی آواز سنتے اور یا اسواسطے کہ اگر کوئی اسکے دوہنے کی آواز سنے گا تو اوس سے
دودھ مانگے گا اور بعض کہتے ہین کہ اسواسطے کرتا تھا تا کہ دودھ سے کوئی چیز ادھر اُدھر متفرق نہو جبکہ برتن مین دوہے یا باقی رہے
جبکہ اُس سے پیوے پس کہتے ہین مثل ہین کہ بخیل تر ہے راضع سے اور بعض کہتے ہین کہ معنے مثل کے یہ ہین کہ پی ہے اُسنے
کمبختی اپنی ماں کے پیٹ سے اور بعض کہتے ہین کہ جو کم بختی کے ساتھ موصوف ہو وہ موصوف ہوتا ساتھ چوسنے کے اور بعض
کہتے ہین کہ مراد وہ شخص ہے جو خلال کو چوسے جبکہ اس سے دانتون کا خلال کرے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر سخت ہونے
حرص کے اور بعض کہتے ہین کہ وہ چرواہا ہے جو دوہنے کا برتن اپنے ساتھ نہین رکھتا اس حیلے سے کہ اسکے پاس کوئی مہمان
آوے تو کہتا ہے کہ میرے پاس کوئی دوہنے کا برتن نہین ہے اور جب خود اسکا دودھ پینے کا ارادہ ہو تو
اسکے پستانون سے چوستا ہے اور بعض کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ آج پہچانا جاویگا کہ کسکو دودھ پلایا ہے
لڑائی نے بچپن سے اور وہ تنا دہیا ہے ساتھ اوسکے اپنے غیر سے اور کہا داؤدی نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ
یہ دن سخت ہے تمپر کہ جدا ہو گئے اسمین دودھ پلانے والے اُس سے جسکو دودھ پلایا پس نہ پاویگی جس کو

دودہ پلا دی اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ مین ہلتا تھا ایک مرد کو انمین سے سو مین اسکو اسکی پاؤن مین تیر مارتا تھا تو
وہ تیر اسکے ٹخنون تک پہنچتا تھا سو ہمیشہ رہا مین انکو تیر مارتا اور انکی کونچین کاٹتا اور جب کوئی سوار انمین سے پھرتا تھا تو مین
کسی درخت کے نیچے آکر اسکی جڑ مین بیٹھ جاتا تھا پھر مین اسکو مارتا تھا اور اسکی کونچین کاٹ ڈالتا تھا اور جب سوار تنگ ہو کر
کسی تنگ جگہہ مین داخل ہوتے تھے تو مین پہاڑ پر چڑھ کے انکو پتھر مارتا تھا اور ابن اسحاق رض کے نزدیک ہے کہ سلمہ شیر کیطرح
تھا جب سوار اسپر حملہ کرتے تھے تو بھاگ جاتا تھا پھر سامنے ہو کر اون کو تیرون سے مار کر ہٹاتا تھا اور یہ جو کہا کہ مینے ان سے
اونٹنیان چھوڑائین تو مسلم مین ہے سو مین ہمیشہ اسطرح کرتا رہا یہانتک کہ مینے حضرت صلعم کی سب اونٹنیون کو چھوڑایا پھر مین
اونکے پیچھے لگا انکو تیر مارتا یہانتک کہ انھون نے تیس سے زیادہ چادرین ڈالین اور تیس نیزے ڈالے انکی ساتھ ہلکی ہوتے تھے کہا پھر
ایک تنگ جگہہ مین آئے تو ایک مرد انکے پاس آیا تو بیٹھکر کھانا کھانے لگے تو مین پہاڑ کے سر پر بیٹھا اس نے انکو کہا
کہ یہ کون ہے انہون نے اسکو کہا کہ ہمنے اس سے بڑی تکلیف پائی اوس نے کہا کہ اسکیطرف چار آدمی اُٹھو وے اسکی طرف
متوجہ ہوئے سلمہ نے انکو ڈرایا وے پلٹ آئے سو نہ چھوڑا مین اپنے اس مکان کو یہانتک کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سوار دیکھے سب سے آگے اخرم اسدی تھا مینے اس سے کہا کہ انکا مقابلہ کر سو وہ اور عبدالرحمن بن عیینہ آپسمین
مقابل ہوئے عبدالرحمن نے اسکو مار ڈالا اور اسکے گھوڑے پر چڑھا پھر قتادہ اسکے مقابل ہوا تو قتادہ نے عبدالرحمن کو قتل کیا
اور پھر کر اسکے گھوڑے پر چڑھا اور مین پیادہ اونکے پیچھے پڑا یہانتک کہ مینے کسیکو انمین سے نہ دیکھا سو وے سورج ڈوبنے سے
پہلے پہاڑ کی ایک درے کی طرف پھرے جسمین پانی تھا جسکو ذی قرد کہا جاتا تھا اونھون نے اس سے پانی پیا اور
وے پیاسے تھے سو انکو وہان سے ہٹایا یہانتک کہ اونھون نے دو گھوڑے گھاٹی پر چھوڑے تو مین انکو ہانکتا حضرت صلعم
کے پاس لایا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق رض نے مانند اس قصے کی اور ایک روایت مین ہے کہ مینے کہا یا حضرت صلعم حکم ہو تو مین سو سوار
کو مسلمانون مین سے چنون اور انکے پیچھے پڑون پس نہ باقی رہے اونمین سے کوئی خبر دینے والا تو حضرت صلعم نے تبسم فرمایا اور
ایک روایت مین ہے کہ البتہ اُن لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی انکی قوم مین اور مراد یہ ہے کہ وے اپنی قوم کے شہرون مین
پہنچے اور انپر اترے پس اب وے انکے واسطے جانور ذبح کرتے ہین اور انکو کھلاتے ہین آور یہ جو کہا کہ پھر ہم مدینے کی طرف پھرے تو
ایک روایت مین ہے کہ مین سب سے پہلے مدینے مین پہنچا پس قسم ہے اللہ کی کہ نہ ٹھہرے ہم مگر تین دن یہانتک کہ ہم خیبر کی طرف نکلے
اور اسمین ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آج ہمارے سوارون مین بہتر ابو قتادہ ہے اور آج ہمارے پیادون مین بہتر سلمہ ہے پھر حضرت صلعم نے
مجھکو پیادے اور سوار دونون کا حصہ دیا اور یہ جو کہا کہ حضرت صلعم نے مجھکو اپنے پیچھے چڑھایا تو مسلم کی روایت مین ہے کہ حضرت صلعم
نے مجھکو اپنے پیچھے چڑھایا عضبا پر اور ذکر کیا اوس نے قصہ انصاری کا جو سلمہ کے ساتھ دوڑا تھا یعنے تاکہ دیکھین کون
آگے بڑھتا ہے **ف** اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سخت دوڑنا جنگ مین اور ڈرانا ساتھ آواز بلند کے
اور تعریف کرنا آدمی کا اپنے تئین جبکہ ہو دلاور تاکہ رعب ڈالے اپنے دشمن کے دل مین اور مستحب ہونا اسکا دلاور پیادہ جسمین

فضیلت ہو خاص کر نزدیک کام نیک کے تاکہ وہ زیادہ دلاوری حاصل کرے اور محل اسکا وہ ہے جس جگہہ کسی فتنے کا خوف نہو لیکن
یہ خوف نہو کہ وہ تعریف کریگا جیسے پھول جاویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دوڑنا آدمیوں میں پاؤں پر کہ دیکھیں کون
آگے بڑھ جاتا ہے اور نہیں اختلاف ہے اسکے جائز ہونے میں بغیر عوض کے اور اوپر ساتھ عوض کے پس صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح
نہیں واللہ اعلم (فتح) **بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ** باب ہے بیان میں جنگ خیبر کے **ف** خیبر اوپر وزن جعفر کے ہے
اور وہ ایک بڑا شہر ہے اوسمیں بہت سے قلعے ہیں اور کئی کھیتیاں مدینے سے آٹھ برید پر ہے شام کی طرف اور ذکر کیا ہے
ابو عبید بکری نے کہ نام رکھا گیا ہے ساتھ ایک مرد کے عمالقہ میں سے جو اسمیں اترا تھا کہا ابن اسحاق رض نے نکلے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بیچ باقی محرم کے ساتوین سال ہجری میں پس گھیرا اسکو چند اور دس دن یہانتک کہ اسکو صفر میں فتح کیا
اور روایت کی ہے ابن اسحاق رض نے حدیث مسور اور مروان سے کہا دونوں نے کہ پہری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے سو آپ
پر سورہ فتح اتری درمیان مکے اور مدینے کے سو خدا نے اسمیں آپ کو خیبر دیا ساتھ قول اپنے کے وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ
تاخذونها فعجل لکم هذه یعنی وعدہ دیا تمکو اللہ نے بہت غنیمتوں کا پس جلدی دیا تمکو یہ یعنی خیبر پس آئے مدینے میں
بیچ ذیحجہ کے اور مدینے میں ٹھیرے یہانتک کہ خیبر کیطرف چلے محرم میں اور ذکر کیا ہے موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے
کہ ٹھیرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں بیس راتیں یا مانند انکے پھر خیبر کیطرف نکلے اور حکایت کی ہے ابن تین نے ابن حصار سے
کہ وہ چھٹے سال کے اخیر میں تھا اور یہ منقول ہے مالک سے اور یہ اقوال ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور راجح ان
وہ ہے جسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ اس طور کے کہ جسنے چھٹا سال کہا ہے بنا کی ہے اسنے اوپر
ابتدا سال کی ہجرت کے حقیقی مہینے سے ہے اور وہ ربیع الاول ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ
فَاَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ترجمہ
سوید بن نعمان رض سے روایت ہے کہ وہ خیبر کے سال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یہانتک کہ جب ہم صہبا میں پہنچے
اور وہ ایک جگہہ ہے نزدیک خیبر کے اس سے نیچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی پھر خرچ سفر منگوائے سو نہ
لایا گیا پاس آپکے کچھ مگر ستو سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے بھگونیکا حکم کیا سو بھگویا گیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا
اور ہمنے بھی کہایا پھر مغرب کی نماز کی طرف کہڑے ہوئے سو آپنے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی
اور وضو نکیا یعنی نیا وضو نکیا پہلے وضو سے نماز پڑہی **ف** اس حدیث کی شرح طہارت میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے
اسجگہہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ جس راہ سے خیبر کی طرف نکلے تھے وہ صہبا کی راہ پر تھی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَابِهَا مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا

القینا ن — اتینا ن — مشی بہا ن

ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے سو ہم رات کو چلے تو ایک مرد نے قوم میں سے عامر کو کہا اے عامر کیا تو ہمکو اپنی کچھ اشعار نہیں سناتا اور عامر شاعر مرد تھا سو وہ اترا اس حال میں کہ لوگوں کے واسطے راگ گاتا تھا کہتا تھا کہ الٰہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے سو بخش ہمکو ہم آپکے واسطے قربان جو ہم نے باقی چھوڑا اور قدموں کو جما دے اگر ہم کفار سے ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹیں اور ڈالدے ہم پر تسکین کو سو اگر جب ہم ناحق کیطرف بلائے جاتے ہیں تو ہم نہیں مانتے اور قصد کیا انہوں نے ہمکو ساتھ پکارنے کے ساتھ آواز بلند کے اور طلب کی فریاد رسی وپیچھا دیئے نہ ساتھ ہمراہی کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے یہ اونٹ ہانکنے والا کہ آہنگ سے راگ گاتا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا خدا اسکو رحمت کرے تو ایک مرد نے اصحاب میں سے کہا کہ واجب ہوئی یعنی بہشت یا مغفرت یا شہادت۔ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں نفع مند کیا آپ نے ہمکو ساتھ اسکی پھر ہم اہل خیبر کے پاس آئے اور انکو گھیرا یہانتک کہ پہونچی ہمکو بھوک سخت پھر خدا نے اسکو انپر فتح کیا سو جب لوگوں کو شام ہوئی جسدن خیبر انپر فتح ہوا تو انہوں نے بہت آگیں جلائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے کس چیز پر جلاتے ہیں لوگوں نے کہا گوشت پر فرمایا کس گوشت پر

.... کہا گہر کے جلے ہوئے گدہون کے گوشت پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو نکال کے پھینکدو اور ہانڈیون کو توڑ ڈالو تو ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حکم ہو تو گوشت کو نکال کے پھینکدین اور ہانڈیون کو دہو ڈالین فرمایا یا ایسا ہی کرو یعنی گوشت نکال کے پھینکدو اور ہانڈیون کو دہو ڈالو سو جب لوگون نے صف باندہی اور عامر کی تلوار چھوٹی تھی سو اوسنے اسکو لیا تا کہ ایک یہودی کی پنڈلی کو مارے سو اسکی تلوار کی نوک پہر کر عامر کے گھٹنے مین لگی سو وہ اُس زخم کے سبب سے فوت ہوا راوی نے کہا کہ پہر جب لوگ فتح خیبر سی پہرے تو سلمہ نے کہا کہ حضرت نے مجھکو دیکہا اس حال مین کہ آپ میرا ہاتھ پکڑے تھے فرمایا کیا حال ہے تیرا مین نے آپسے کہا میرے مان باپ آپپر قربان لوگ گمان کرتے ہین کہ عامر کا کیا اکارت ہوا کہ اسکو اُسکے ہتھیار نے قتل کیا کافر کی ہاتھ سی شہید نہین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اسکا عمل اکارت ہوا مقرر اسکو دوہرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیون کو جوڑا مقرر وہ البتہ غازی اور مجاہد ہے کم ہی عرب مین سے کہ چلا ہو زمین پر یا مدینے مین مثل اوسکی ف ایک مرد نے عامر سے کہا کہ اپنی کچھ شعر ہم کو سنا تو ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا تھا کہ سرود کر اور یہ جو کہا کہ فدا لک تو یہ کلام مشکل ہے اسواسطے کہ یہ خدا تعالے کے حق مین نہین کہا جاتا کیونکہ معنی فدا لک کے یہ مین کہ ہم قربان ہوتے ہین آپ پر ساتھ جانون اپنی کے اور سوا اسکے کچھ نہین کہ قربان ہونا اسکے حق مین تصور کیا جاتا ہے جسپر فنا ہونا جائز ہو اور جواب دیا گیا ہے اس سے ساتھ اسکی کہ آ ایک کلمہ ہے کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہوتا بلکہ مراد ساتھ اسکے محبت اور تعظیم ہے ساتھ قطع کرنے نظر کی ظاہر لفظ سے اور بعضے کہتے ہین کہ مخاطب ساتھ اس شعر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور معنی اوسکے یہ ہین کہ نہ پکڑو ہمکو اوپر تقصیرون ہماری کے جو آپکے حق مین اور آپکی مدد مین ہم سے صادر ہوئین بنا بر اسکے پس قول اوسکا اللہم نہین قصد کی گئی ساتھ اوسکے دعا اور سوا اسکے کچھ نہین کہ شروع کیا ہے ساتھ اوسکے کلام کو اور مخاطب ساتھ قول شاعر کے لولا انت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آخیر تک اور وارد ہوتا ہے اوسپر قول اُسکا بعد اسکے فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا اس واسطے کہ یہ دعا ہے واسطے اللہ تعالے کے اور احتمال ہے کہ معنی یہ ہون کہ آپ اپنے رب سے سوال کرین کہ ہمپر چین کو اوتارے اور ہمارے قدمون کو جما دے اور یہ جو کہا ما اتقینا تو یہ اکثر راویون کے نزدیک ساتھ تشدید ت کے ہے کہ اسکے بعد قاف ہے اور معنی اوسکے یہ ہین جو چھوڑا ہمنے حکمون سے اور ما ظرفیہ ہے اور واسطے اصیلی وغیرہ کے ساتھ ہمزہ قطع کے ہے پہر اسکے بعد ب ساکن ہے یعنی جو چھوڑا ہمنے اپنے پیچھے وس قسم سے جو کمایا ہم نے گناہون سے یا جو باقی رکہا ہمنے اپنے پیچھے گناہون سے اور اس سے توبہ نہین کی اور واسطے قابسی کے ما لقینا ہے یعنے جو پایا ہمنے ممنوع چیزون سے اور یہ جو کہا انا اذا صیح بنا اتینا یعنی ہم آتے ہین جب بلائی جاتے ہین طرف قتال یا حق کی اور ایک روایت مین ابینا ہے یعنی جب ہم ناحق کیطرف بلائی جاتے ہین تو ہم باز رہتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ کون ہے یا دنت ہانکنے

والا تو ایک روایت مین ہے کہ عامر آہنگ سے گانے لگا اور اونٹون کو ہانکتا تھا اور یہ اونکی عادت تھی جب
چلا ہتے تھے کہ اونٹ خوشدل ہوکر چلین تو اونٹون کو ہانکتے تھے اور آہنگ سے گاتے تھے اس حال مین اور
یہ جو فرمایا کہ خدا اسکو رحمت کرے تو ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
تجھکو بخشے کہا اور نہین بخشش مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے کسی آدمی کے خاص کرکے مگر وہ شہید
ہوا اور سابتھا اس زیادتی سے ظاہر ہوگا بھید بیچ قول اس مرد کے کس واسطے نہین نفع دیا آپنے ہمکو ساتھ
اوسکے اور معنے اس قول کے یہ ہین کہ کس واسطے نہین باقی رکھا آپنے اسکو تا کہ ہمکو اسکی دلاوری سے فائدہ ہوتا
اور تمتع کے معنے ہین فائدہ اُٹھانا ایک مدت تک اور یہ قول عمر فاروق رض کا ہے گویا عمرؓ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قول یرحمہ اللہ سے سمجھا تھا کہ عامر جنگ خیبر مین شہید ہوگا اسواسطے کہا کہ اگر آپ اسکو باقی
رکھتے تو ہم اسکی دلاوری سے فائدہ اُٹھاتے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکے معنے یہ ہین کہ آپنے ہمکو اس دعا مین شریک
کیون نہین کیا اور یہ جو کہا کہ ہم کو سخت بھوک پہنچی تو اسکی شرح کتاب الذبائح مین آویگی اور یہ جو کہا کہ عامر کی
تلوار چھوٹی تھی اسنے اسکو لیا تا کہ یہودی کی پنڈلی کو مارے تو ایک روایت مین ہے کہ جب ہم خیبر مین پہنچے
تو انکا بادشاہ مرحب تلوار لیکر نکلا کہتا تھا کہ خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون یعنی مین بہادر ہون
پہننے والا ہتھیارون کا پہلوان تجربہ کار ہون تو عامر اُس سے لڑنے کے واسطے اکیلا نکلا اور کہا خیبر والے جانتے
ہین کہ مین عامر ہون پہننے والا ہتھیارون کا پہلوان مست ہون سو دونون نے ایکدوسرے کو تلوار ماری تو مرحب کی
تلوار عامر کی ڈھال مین پڑی یعنے ڈھال کے سبب سے عامر کو تلوار نہ لگی تو عامر نے اسکو نیچے سے تلوار ماری سو عامر کی
تلوار پھر کر خود عامر کو لگی تو وہ اسکے سبب سے فوت ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا کہ وہ شہید ہے اور اسکا جنازہ پڑھا
(فتح) ہت اور نقیہ کی روایت مین مثنی جل کے بدلے نشأ ہا آیا ہے یعنی اسپر جوان ہوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى خَيْبَرَ
لَيْلًا وَكَانَ اِذَا اَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ
فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا
نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو خیبر
مین پہنچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر رات کو آتے تھے تو صبح تک انکے نزدیک نہین
جاتے تھے یعنے بلکہ تمام رات ٹھیرے رہتے جب صبح ہوتی تھی تو انپر جا پڑتی تھی سو جب صبح ہوئی تو یہود اپنے
بیلچون اور ٹوکرون کے ساتھ نکلے یعنے ساتھ ہتھیارون کھیتی کے بے خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے
سے سو جب یہود خیبر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو کہا یہ محمد ہین قسم ہے اللہ کی یہ محمد ہین ساتھ لشکر

کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیبر خراب ہوا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے **ف** اور اس حدیث کے اکثر طریقوں میں تکبیر کا لفظ زیادہ ہے یعنی کہا اللہ اکبر کہا سہیلی نے کہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے تفاؤل یعنے نیک فال لینی درست ہے اسواسطے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈہانے کے ہتھیار دیکھے تو اس سے نکالا کہ انکا شہر عنقریب خراب ہو جائیگا اور احتمال ہے کہ کہا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ طریق وحی کے اور تائید کرتا ہے اسکی قول اسکا بعد اسکی کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان لوگوں کی کہ ڈرائے گئے (فتح) **اَخْبَرَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ اَهْلُهَا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا بَصُرُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ **ترجمہ** انس رضی سے روایت ہے کہ ہم صبح کو خیبر میں پہنچے تو خیبر والے بیلچوں کے ساتھ نکلے سو جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ محمد آئے قسم ہے اللہ کی محمد آئے ساتھ لشکر کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر یعنے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے سو ہمنے گدہوں کا گوشت پایا یعنے اور اسکو پکایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی نے پکارا کہ مقرر خدا اور اسکا رسول تمکو منع کرتے ہیں گدہوں کے گوشت سے اسواسطے کہ مقرر وہ نجس ہے یعنی حرام ہے **ف** اس حدیث میں جو کہا کہ ہم صبح کو خیبر میں پہنچے تو یہ پہلی حدیث کی مخالف نہیں کہ وہ رات کو وقت وہاں پہنچے تھے اسواسطے کہ وہ محمول ہے اسپر کہ وے اسکے پاس آئے اور اس سے ورے سو رہے پھر صبح کیوقت اسکی طرف سوار ہوئے اور صبح کی اسمیں ساتھ لڑنے اور لوٹ کی اور یہ جو کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ تو یہ دلالت کرتا ہے اوپر جواز جمع کرنے اسم اللہ کا ساتھ غیر اسکے کے بیچ ضمیر واحد کے پس رد کیا جاتا ہے ساتھ اسکے شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے خطیب کے کہ تو برا خطیب ہے واسطے کہنے اسکے کے ہے ومن یعصهما فقد غوی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ

وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ **ترجمہ** انس رض بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آنے والا آیا سو اسنے کہا کہ گدھی کہائی گئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہی رہے پہر وہ دوسری بار آپکے پاس آیا تو اسنے کہا کہ گدھی کہائی گئی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہی رہے پہر وہ تیسری بار آپکے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ گدھی فنا ہوئی یعنی اگر گدہی کہائی گئی تو رفتہ رفتہ کوئی باقی نہ رہیگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم کیا تو اس نے لوگون مین پکار دیا کہ مقرر خدا اور اسکا رسول منع کرتے ہین تم کو کہانے گوشت گدہون گہر کے پلے ہوؤن کے سے ہانڈیان اُلٹائی گئین اور حالانکہ وہ گوشت سے جوش مارتی تہین **ف** اور احتمال ہے کہ جہکائی گئی ہون یہانتک کہ ڈالا گیا جو انہین تہا **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ قُلْتَ لِاَنَسٍ مَا اَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَاْسَهُ تَصْدِيْقًا لَهُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیبر کے نزدیک اندہیرے مین پڑہی پہر فرمایا اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر جب ہم کسی قوم کے میدان مین اُترتے ہین تو بری ہوئی صبح ان لوگون کی جو ڈرائے گئے سو وے نکلے کوچون مین دوڑتے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لڑنے والے جوانون کو قتل کیا اور انکی عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا اور تہین صفیہ قیدیون مین تو وے دحیہ کلبی کے ہاتھ آئین پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہرین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی آزادی کو اُسکا مہر ٹہیرایا سو عبدالعزیز رض نے ثابت رض سے کہا کہ اے ابا محمد تو نے انس رض سے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کیا مہر دیا تہا تو ثابت رض نے اپنا سر ہلایا واسطے تصدیق اوسکی کے یعنے ہان مین نے پوچہا تہا **ف** اس حدیث مین بڑا اختصار ہے اس واسطے کہ اس سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ قتل اور قید کرنا واقعہ ہوا ہے پیچہے لوٹ کرنے کو یعنی بغیر توقف کی اوپر ان کے اور حالانکہ اس طرح نہین پس تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق رض نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند اور دس دن انکا محاصرہ کئے رہے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس سے زیادہ اور تائید کرتا ہے اسکی قول اوسکا پہلی حدیث مین کہ اونکو سخت بہوکھ پہنچی کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر دراز ہونے مدت گہیرنے کے اس واسطے کہ اگر اُسی دن فتح واقع ہوتی تو نہ واقع ہوتا واسطے اونکے یہ یعنی پہنچنا بہوکھ کا اور بیچ حدیث سلمہ رض بن اکوع اور سہل بن سعد رض کے جو آئندہ

آتی ہین علیؓ کے قصے مین وہ چیز ہے جو اسکی تاکید کرتی ہے اور اسیطرح ہے بیچ حدیث سہلؓ اور ابوہریرہؓ کے بیچ قصے اس شخص کے جسنے انکین مار ڈالا تہا اور یہ جو کہا کہ صفیہ قیدیون مین تھین تو ایک روایت مین ہے کہ دحیہ آیا سو اوسنے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو بندیون مین ایک لونڈی دیجئے فرمایا جا اور ایک لونڈی پکڑ لے اُسنے صفیہ کو لیا پہر ایک مرد آیا اُسنے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دی آپنے دحیہ کو صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی ہے وہ آپکے سوا کسی کے لائق نہین حضرتؐ نے فرمایا اسکو بلاؤ دحیہ اسکو لایا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو فرمایا کہ بندیون مین سے اسکے سوا ای اَور لونڈی پکڑ لے اور وہ کنانہ بن ربیع کے نکاح مین تھی اور پکڑی آئی ساتھ اسکے چچیری بہن اوسکی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دحیہ سے پہیر لیا تو اسکے بدلے اسکو صفیہ کی چچیری بہن دی کہا سہیلی نے کہ نہین معارضہ ہے درمیان ان حدیثون کے اس واسطے کہ لیا تہا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دحیہ سے پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور جو اسکو اوسکی عوض مین دی تہی وہ بطور بیع کے نہین تہی مین کہتا ہون کہ مسلم مین ہے کہ صفیہ دحیہ کے حصے مین واقع ہوئین اور نیز اُسی مین ہے کہ خریدا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ سے سات بردے دیکر پس اولے طریق تطبیق مین یہ ہے کہ مراد ساتھ سہم اوسکی کے اسجگہہ حصہ اُسکا ہے کہ اختیار کیا تہا اوسنے اسکو واسطے نفس اپنے کے اور اُسکا بیان یون ہے کہ اوسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تہا کہ اوسکو کوئی لونڈی دین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اجازت دی یہ کہ قیدیون مین سے لونڈی لے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ وہ بیٹی اونکے بادشاہ کی ہے تو ظاہر ہوا واسطے آپکے یہ کہ نہین وہ اس قسم سے کہ دحیہ کو بخشی جاوے واسطے بہت ہونے اُن لوگون کے کہ اصحاب مین تہے مانند دحیہ کی اور اوپر اُس سے اور واسطے کم ہونے کے بندیون مین مثل صفیہ کی اپنی نفاست اور عمدگی مین پس اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کو صفیہ کے ساتھ خاص کرتے تو بعض اصحاب کے دلون کا بدل جانا یعنی حسد کرنا ممکن تہا پس تہا مصلحت عام مین سے پہیر لینا اس کا اس سے اور خاص ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اوسکے اس واسطے کہ اسمین سب کی رضامندی تھی اور یہ ہبہ مین رجوع کرنے کے قبیل سے نہین اور اسپر بولنا شرا کا عوض پر سو بطور مجاز کے ہے اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسکی چچیری بہن دی تہی سو اوسکا دل خوش ہوا تو دیا اسکو منجملہ قیدیون سے زیادہ اوپر اسکے اور نزدیک ابن سعدؒ کے انسؓ سے روایت ہے کہ صفیہ دحیہ کے ہاتھ آئین تو لوگ صفیہ کی تعریف کرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو منگوایا اور دی دحیہ کو بدلے اُسکے وہ چیز کہ راضی ہوا ساتھ اسکی اور باقی قصہ اسکا بارہوین حدیث مین آوے گا (فتح)

حدثنا آدم قال حدثنا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك يقول
سبى النبي صلى الله عليه وسلم صفية فاعتقها وتزوجها فقال ثابت لانس ما اصدقها قال
اصدقها نفسها فاعتقها ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو بندی کیا
سو اسکو آزاد کرکے اس سے نکاح کیا تو ثابت نے انس رض سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا مہر
دیا کہا کہ اوسکا نفس اسکو مہر دیا یعنے اسکو آزاد کیا ف اس حدیث کی شرح نکاح مین آویگی حدثنا
قتيبة قال حدثنا يعقوب عن ابي حازم عن سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم التقى هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عسكره
ومال الآخرون الى عسكرهم وفي اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل لا يدع
لهم شاذة ولا فاذة الا اتبعها يضربها بسيفه فقال ما اجزأ منا اليوم احد كما اجزأ فلان
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه من اهل النار فقال رجل من القوم انا صاحبه قال
فخرج معه كلما وقف وقف معه واذا اسرع اسرع معه قال فجرح الرجل جرحا شديدا فاستعجل
الموت فوضع سيفه بالارض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل على سيفه فقتل نفسه فخرج
الرجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اشهد انك رسول الله قال وما ذاك قال
الرجل الذي ذكرت آنفا انه من اهل النار فاعظم الناس ذلك فقلت انا لكم به فخرجت
في طلبه ثم جرح جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه في الارض وذبابه
بين ثدييه ثم تحامل عليه فقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك
ان الرجل ليعمل عمل اهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من اهل النار وان الرجل ليعمل عمل اهل النار
فيما يبدو للناس وهو من اهل الجنة ترجمہ سہل ابن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مشرکون سے ملے سو دونون گروہ آپسمین لڑے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کیطرف
پھرے یعنے بعد فارغ ہونیکے لڑائی سے اوسدن اور دوسرے لوگ اپنے لشکر کی طرف پھرے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ایک مرد تھا کہ نہ چھوڑتا تھا کسی کافر کو کہ لشکر سے جدا ہوا ہو اور نہ کسی اکیلے
کو مگر کہ اسکے پیچھے پڑتا تھا اور اسکو تلوار سے مار ڈالتا تھا تو کسی کہنے والے نے کہا کہ نہیں کفایت کی آج
ہم مین سے کسی نے جیسی کفایت کی فلانے نے یعنے وہ ایسا لڑا ہے کہ کافرون کو اوسکے مقابل ہونیکی طاقت
نہین رہی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو مقرر وہ دوزخیون مین سے ہے یعنی تو یہ بات
اصحاب کو بہت بھاری معلوم ہوئی اور کہا کہ اگر یہ شخص دوزخی ہے تو ہم مین سے بہشتی کون ہے تو مسلمانون

مین سے ایک مرد نے کہا کہ مین اسکے ساتھ ہوتا ہون اور اُسکی حقیقت حال دریافت کرتا ہون سو وہ اسکے ساتھ نکلا جب وہ کھڑا ہوتا تھا تو وہ بھی کر ساتھ کھڑا ہوجاتا تھا اور جب وہ دوڑتا تھا تو وہ بھی اوسکے ساتھ دوڑتا تھا تو .... راوی نے کہا سو وہ مرد سخت زخمی ہوا سو اوس نے مرنے مین جلدی کی سو اوسنے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اسکی نوک اپنی چھاتی مین رکھی پھر تلوار پر تکیہ کیا اور اپنا بوجھ اسپر ڈالا اور اپنے تئین قتل کیا تو وہ مرد اوسکے ساتھ والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا سو اوس نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اس کہنے کا کیا سبب ہے کہا وہ مرد جس کا آپنے ابھی ذکر کیا تہا کہ وہ دوزخیون مین ہے اور لوگون کو یہ بات بھاری معلوم ہوئی تو مین نے کہا کہ مین تمھارے واسطے اسکے ساتھ ہوتا ہون تا اسکی حقیقت حال معلوم کرون سو مین اسکی تلاش مین نکلا پھر وہ سخت زخمی ہوا سو اوس نے جلدی مرنا چاہا سو اوس نے اپنی تلوار کا پہل زمین پر رکہا اور اسکی نوک اپنی چھاتی مین رکھی پھر اپنا بھار اوسپر ڈالا اور اپنے تئین قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے نزدیک فرمایا کہ البتہ بعض آدمی ظاہر لوگون کی نظرون مین بہشتیون کے کام کرتا ہے اور حالانکہ وہ دوزخیون مین سے ہے اور البتہ بعضا آدمی ظاہر لوگون کی نظرون مین دوزخیون کے کام کرتا ہے اور حالانکہ وہ بہشتیون مین ہے **ف** نہین واقف ہوا مین اسپر کہ یہ کون جنگ تھا لیکن وہ مبنی ہے اسپر کہ جو قصہ کہ سہل رض کی حدیث مین ہے وہ متحد ہے ساتھ اوس قصے کے کہ ابوہریرۃ رض کی حدیث مین ہے اور ابوہریرۃ رض کی حدیث مین تصریح ہے ساتھ اسکے کہ یہ واقعہ خیبر مین تھا اور اسمین نظر ہے اس واسطے کہ سہل رض کی حدیث کے سیاق مین ہے کہ جس مرد نے اپنے تئین مارا تہا اوس نے اپنی تلوار پر تکیہ کیا تھا یہانتک کہ اسکی پیٹھ سے نکلی اور ابوہریرۃ رض کی سیاق مین ہے کہ اوسنے اپنی ترکش سے تیر نکالا اور اوس سے اپنے تئین ذبح کیا اسیواسطے میل کی ہے ابن تین نے اسطرف کہ یہ واقعہ متعدد ہے اور ممکن ہے تطبیق بایںطور کہ ذبح کیا ہو اوس نے اپنے نفس کو ساتھ تیر کے اور اس سے اوسکی بعض نہ نکلی ہو اگرچہ وہ مرنے کے قریب ہوا ہو سو تکیہ کیا ہو اوسنے اپنی تلوار پر واسطے جلدی مرنے کے اور کہتے ہین کہ اوسکا نام قزمان تہا (فتح)، **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ اِلٰى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ اِنْتَحَرَ فُلَانٌ

فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ قُمْ یَا فُلَانُ فَاَذِّنْ اَنْ لَّا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ شَبِیْبٌ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ
یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ
اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ کَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ شَهِدَ مَعَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ہم خیبر مین حاضر ہوئے تو فرمایا حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق ایک مرد کی جو اسلام کا دعوی کرتا تھا یعنی کہتا تھا کہ مین مسلمان ہون کہ یہ دوزخیون
مین سے ہے سو جب لڑنیکا وقت آیا اور لڑائی شروع ہوئی تو وہ مرد سخت لڑا یہانتک کہ اوسکو زخم بہت
لگے تو قریب تھی کہ بعضے لوگ شک کرین یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول مین کہ وہ دوزخیون مین سے
ہے یعنی ایسا غازی کیونکر دوزخی ہوگا سو پایا اُس مرد نے درد زخم کا سو اس نے اپنا ہاتھ ترکش کیطرف
جُھکایا اور اس سے تیر نکالے اور اس سے اپنے نفس کو ذبح کیا تو چند مسلمان دوڑے تو انہون نے کہا کہ یا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا نے آپکی حدیث کو سچا کیا فلانے نے اپنا سینا کاٹا اس نے اپنے تئین مار ڈالا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلانے اُٹھ کھڑا ہو اور لوگون مین پکار دے کہ مقرر نہ جاوے گا
بہشت مین کوئی سوائے ایمان دار کے مقرر خدا مدد کرتا ہے اس دین کے گنہ گار آدمی سے یعنی ساتھ
فرمان مذکور کے جسکا ذکر پہلی حدیث مین ہے متابعت کی ہے شعیب کی معمرؒ نے زہری سے اور کہا شبیبؒ نے
یونسؒ سے اوس نے روایت کی زہریؒ سے کہا خبر دی مجھکو ابن مسیبؒ اور عبد الرحمنؒ نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا
ہم حنین مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہا ابن مبارکؒ نے یونسؒ سے اوس نے روایت
کی زہریؒ سے اوس نے سعید سے اوس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متابعت کی ہے ابن کیسان کی صالح
نے زہریؒ سے **ف** یہ جو کہا شہدنا حنینا تو مراد کہ بخاری کی اس سے یہ ہے کہ یونس مخالف ہوا ہے
معمر اور شعیب کو پس ذکر کیا اوس نے بدلے خیبر کے لفظ حنین کا اور یہ جو کہا کہ ابن مبارک نے کہا الخ تو
مراد یہ ہے کہ موافق ہوا ہے شبیب کو لفظ حنین مین اور مخالف ہوا ہے اسکو اسناد مین اور یہ جو کہا کہ
متابعت کی ہے اسکی صالح نے تو مراد ساتھ متابعت کے یہ ہے کہ صالح نے متابعت کی ہے ابن مبارک
کی یونس سے بیچ ترک کرنے نام جنگ کے نہ باقی متن میں اور نہ اسناد مین اور بخاری کی کاریگری چاہتی ہے
اسکو کہ شعیب اور معمر کی روایت راجح ہے اور اشارہ کیا اوس نے اس طرف کہ باقی روایتین احتمال رکھتی
ہین اور یہ اسکی عادت ہے مختلف روایتون مین کہ جب اسکے نزدیک کوئی چیز راجح ہوتی ہے تو اسپر اعتماد کرتا ہے

م بخیبر قال الزہری واخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ وسعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور باقی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور نہیں مستلزم ہے یہ قدح کو روایت راجح مین اسواسطے کہ شرط مضطرب
کی یہ ہے کہ اختلاف کی وجہین برابر ہون پس نہ ترجیح پاویگی کوئی چیز اوس سے اور کہا مہلب نے کہ یہ مرد
اون لوگون مین سے ہے کہ معلوم کروایا ہمکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جاری ہوئی ہے اوسپر وعید گنہ گارون
کی اور نہین لازم آتا اس سے کہ جو آدمی اپنے تئین مار ڈالے اسکو دوزخی کہا جاوے اور کہا ابن تین
نے کہ احتمال ہے کہ ہو قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ دوزخیون مین سے ہے یعنے اگر اللہ اسکو نہ بخشے اور
احتمال ہے کہ جب اُسکو زخم پہنچا ہو تو اس نے ایمان مین شک کیا ہو یا اپنے تئین مارنے کو حلال جانا
ہو اور کافر ہو کے مرا ہو اور تائید کرتا ہے اوسکی قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا باقی حدیث مین کہ نہ
داخل ہوگا بہشت مین کوئی سوائے مسلمان کے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے ابن منیر نے اور
ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ فاجر کے عام ہے اس سے کہ کافر ہو یا فاسق اور نہین معارض ہے اسکو
یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم مشرک سے مدد نہین چاہتے اس واسطے کہ یہ حدیث محمول
ہے اوس شخص کے حق مین جسکا کفر ظاہر ہو یعنی کھلم کھلا کافر ہو یا یہ حدیث منسوخ ہے اور
اس حدیث مین خبر دینا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ غیب چیزون کے اور یہ آپکے کھلم کھلے معجزون
سے ہے اور یہ کہ جائز ہے خبر دینا نیک مرد کو ساتھ فضیلت کے کہ اُسمین ہو اور اسکو ظاہر کرنا تنبیہ ایک
روایت مین ہے کہ پکارنے والے عمر فاروق تھے اور ایک روایت مین ہے کہ بلال تھے اور تطبیق یہ ہے کہ دونون
نے مختلف طرفون مین پکارا تھا (فتح) حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد عن
عاصم عن ابی عثمن عن ابی موسی الاشعری قال لما غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر
او قال لما توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشرف الناس علی واد فرفعوا اصواتہم بالتکبیر
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون
اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم وانا خلف دابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسمعنی وانا اقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فقال یا عبد اللہ بن قیس قلت لبیک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الا ادلک علی کلمۃ من کنز من کنوز الجنۃ قلت بلی یا رسول اللہ فداک
ابی وامی قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے جنگ خیبر کیا یا کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف متوجہ ہوئے تو لوگ ایک نالے
پر بلند ہوئے سو پکار پکار کے اللہ اکبر کہنے لگے یعنی اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق عبادت کی
سوائے اُسکے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو تم بہری اور

غائب کو نہیں پکارتے تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ موجود ہے
اور میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے کھڑا تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
سنا اور میں کہتا تھا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہیں طاقت پھرنے کی گناہ سے اور نہ قوت
بندگی کی مگر ساتھ توفیق اللہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں نے
کہا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھکو نہ بتلا دوں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے میں نے کہا
کیوں نہیں یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان فرمایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ
ف اس سیاق سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ وہ خیبر کی طرف جاتے
تھے اور حالانکہ اسطرح نہیں بلکہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ خیبر سے پھرے تھے اس واسطے کہ ابوموسےٰ
سوائے اسکے کچھ نہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد آئے تھے جیسا کہ اسکی حدیث میں واضح طور سے آویگا
بنا بر اسکے پس حدیث میں حذف ہے تقدیر اوسکی یہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف
متوجہ ہوئے اور اسکو فتح کیا اور فارغ ہو کے وہاں سے پھرے اور شرح متن کی کتاب الدعوات
میں آویگی (رفتح) **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ
ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ
سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ
ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابا
مسلم یہ کیسا زخم ہے کہا یہ زخم ہے کہ جنگ خیبر کے دن اسکو پہنچا تھا تو لوگوں نے کہا کہ زخمی ہوا
سلمہ سو میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کی جگہ میں
تین بار دم کیا سو نہیں درد ہوا مجھکو اوس میں اب تک **ف** نفث نفخ سے اوپر ہے اور تفل سے
نیچے ہے اور کبھی ہوتا ہے بغیر لب کے برخلاف تفل کے اور کبھی ہوتا ہے ساتھ لب ہلانے کے برخلاف
نفخ کے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ
قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ كُلُّ
قَوْمٍ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا
فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجْزَاَ اَحَدُهُمْ مَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالُوْا اَيُّنَا
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهُ فَاِذَا اَسْرَعَ وَاَبْطَاَ
كُنْتُ مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ

ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** سہل رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعضے جنگون مین مشرکون سے ملے سو دونون گروہ آپسمین لڑے پہر ہر قوم اپنے لشکر کیطرف پہری اور مسلمانون مین ایک مرد تہا کہ نہ چہوڑتا تہا کسی اکیلے اور تنہا کو مشرکون مین سے اسکے پیچہے لگتا تہا اور اسکو تلوار سے قتل کرتا تہا سو کسی نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین کفایت کی کسی نے جیسی کفایت کی فلانے نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ دوزخیون مین سے ہے تو صحابہ نے کہا کہ اگر یہ دوزخی ہے تو ہم مین سے بہشتی کون ہے تو ایک مرد نے مسلمانون مین سے کہا کہ البتہ مین اسکا پیچہا کرتا ہون سو جب وہ دوڑا اور آہستہ چلا تو مین اسکے ساتہ رہونگا یہانتک کہ زخمی ہوا سو اس نے شتابی مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا پہل زمین پر رکہا اور اسکی نوک یا دہار اپنی چہاتی مین رکہی پہر اپنا بہار اسپر ڈالا اور اپنے تئین قتل کیا سو وہ مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کہنے کا کیا سبب ہے سو اس نے آپ کو خبر دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بعضا آدمی البتہ بہشتیون کے کام کرتا ہے ظاہر لوگون کی نظرون مین اور حالانکہ وہ دوزخیون مین سے ہے اور البتہ بعضا آدمی دوزخیون کے کام کرتا ہے ظاہر لوگون کی نظرون مین اور حالانکہ وہ بہشتیون سے ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ **ترجمہ** ابو عمران رض سے روایت ہے کہ انس رض نے جمعے کے دن لوگون کیطرف نظر کی سو انپر سیاہ چادرین دیکہین تو کہا گویا کہ وہ اس وقت خیبر کے یہود ہین **ف** طیلسان صوف کی چادر ہوتی ہے سیاہ اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہود صوف کی چادرین بہت پہنتے تہے اور انکے سوا اور لوگ جنکو انس رض نے دیکہا وہ انکو بہت نہین پہنتے تہے سو جب بصرہ مین آئے تو انکو دیکہا کہ سیاہ چادرین بہت پہنتے ہین تو تشبیہ دی انکو ساتہ یہود خیبر کے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ طیالسی چادر کا پہننا منع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد طیالسہ سے چادرین ہین اور انس رض نے سوائے اسکے کچہ نہین کہ ان کے رنگ سے انکار کیا تہا اسواسطے کہ وہ زرد رنگ تہین (فتح) **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

حاتم عن یزید بن ابی عبید عن سلمة قال کان علی رض تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
خیبر وکان رمدا فقال انا اتخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلحق به فلما بتنا اللیلة التی فتحت
قال لاعطین الرایة غدا او لیاخذن الرایة غدا رجل یحبه اللہ ورسوله یفتح علیه فنحن
نرجوها فقیل هذا علی فاعطاه ففتح علیه ترجمہ سلمہ رض سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ جنگ خیبر مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہے اور انکی آنکھیں آئی تھیں سو انہوں نے کہا کہ کیا مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پیچھے رہوں سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملے سو جب پھر وہ رات آئی جسکی صبح کو خیبر فتح
ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اس مرد کو یا فرمایا کہ البتہ کل لیگا علم کو وہ مرد
جسکو خدا اور رسول چاہتے ہین اسکے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا سو ہم اسکے امیدوار تھے یعنی ہر ایک شخص
اسکا امیدوار تھا کہ یہ دولت مجھکو نصیب ہو سو کسی نے کہا کہ یہ علی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
نشان دیا سو انکے ہاتھ پر فتح ہوئی ف گویا علی مرتضیٰ رض نے انکار کیا اپنے نفس پر پیچھے پیچھے رہنے کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہی اور اسپر قول اسکا سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملے
سو احتمال ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین پہنچنے سے پہلے جا ملے ہون اور احتمال ہے کہ خیبر
مین پہنچنے سے پیچھے ملے ہون اور یہ جو فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا تو واقع ہوا ہے اس روایت مین اختصار
اور وہ احمد اور نسائی وغیرہ کے نزدیک بریدہ رض سے اس طرح مروی ہے کہا کہ جب جنگ خیبر کا دن ہوا
تو ابوبکر صدیق رض نے علم کو لیا سو اوسکے ہاتھ پر فتح نہوئی پھر اس سے اگلے دن عمر رض نے علم کو لیا سو اسکے
ہاتھ پر بھی فتح نہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اس شخص کو اور اس باب
مین دس اصحاب سے زیادہ سے روایت آئی ہے بیان کیا ہے انکو حاکم اکلیل مین اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل نبوت
مین اور علم نشان ہے کہ پہچانی جاتی ہے ساتھ اوسکی جگہہ صاحب لشکر کی اور کبھی اوٹھاتا ہے سردار لشکر
کا اور کبھی دیتا ہے لشکر کے آگے چلنے والے کو اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن عدی نے ابوہریرہ رض سے
اور اسمین اتنا زیادہ ہے کہ اس نشان مین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا دفتح حدثنا
قتیبة بن سعید قال حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم قال اخبرنی سهل بن سعد
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة غدا رجلا یفتح
اللہ علی یدیه یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله قال فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم
یعطاها فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلهم یرجون ان یعطاها
فقال این علی بن ابی طالب فقالوا هو یا رسول اللہ یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به

فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کی دن فرمایا کہ البتہ مین کل یہ علم دونگا اس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول سے محبت رکہتا ہے اور خدا اور رسول اس سے محبت رکھتے ہین تو رات کو اصحاب مین چرچا اور اختلاف رہا کہ دیکھئے یہ دولت کسکو ملے پہر جب صبح ہوئی تو صحاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے ہر ایک شخص امیدوار تہا کہ نشان اسکو ملے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضی رضہ کہان ہین اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکی انکھین بیمار ہین فرمایا اون کو بُلا بھیجو سو وہ لائے گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون پر لب مبارک لگائی اور انکے واسطے دعا کی اسی وقت اچھے ہوگئے یہانتک کہ جیسے انکو کوئی دُکھ نہ تہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نشان دیا تو علی رضہ نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا مین اُن سے لڑون یہانتک کہ ہماری طرح ہون یعنی مسلمان ہوجاوین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہانتک کہ تو ان کے میدان مین پہنچے پہر اُن سے اسلام کی درخواست کر اور بتلا انکو جو انپر خدا کا حق واجب ہے بیچ اسکے پس قسم ہے اللہ کی البتہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** یہ جو کہا کہ ہم اسکے امیدوار تہے تو مسلم کی روایت مین ہے کہ عمر رضہ نے کہا کہ مین نے نہین چاہی سرداری مگر اسدن اور بریدہ کی حدیث مین ہے کہ نہ تہا ہم مین سے کوئی مرد کہ اسکے واسطے حضرت کے نزدیک قدر ہو مگر کہ امید رکہتا تہا کہ یہ مرد وہی ہو یہانتک کہ مین نے اسکے واسطے گردن دراز کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضہ کو بُلایا اور انکی آنکہہ دکھتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر ہاتھ پہیرا پہر نشان انکو دیا اور سلمہ بن اکوع کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علی رضہ کے بلانے کے واسطے بہیجا تو مین انکو کہینچتا لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکہہ پر لب لگائی اون کو اسی وقت صحت ہوگئی اور یہ جو کہا کہ کسی نے کہا کہ یہ علی رضہ ہین تو اس روایت مین اختصار ہے اور بیان اسکا بیچ روایت ایاس بن سلمہ رضہ کے ہے نزدیک مسلم کے اور بیچ حدیث سہل بن سعد کے جو بعد اسکے ہے کہ صبح کے وقت اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک امیدوار تہا کہ یہ دولت اسکو ملے سو فرمایا کہ علی مرتضی رضہ کہان ہین لوگون نے کہا کہ انکی آنکھین دُکہتی ہین فرمایا اُسکو بُلا لاؤ اور البتہ

ظاہر ہوتا ہے سلمہ بن اکوع کی حدیث سے کہ وہی علی مرتضیٰ کو ساتھ لایا تھا اور شاید علی مرتضیٰ ان کے
ساتھ خیبر مین حاضر تھے لیکن نہ قادر ہوئے اوپر مباشرت لڑائی کے واسطے آنے آنکھون کے سو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلا بھیجا پس حاضر ہوئے اُس مکان سے جسمین اُترے تھے یا مدینے سے
انکو بلا بھیجا تو وہ عین لڑائی کے وقت حاضر ہوئے یہ سلمہ کی حدیث کی شرح ہے جو سہل کی حدیث سے
پہلے ہے اور اب یہان سے سہل کی حدیث کی شرح شروع ہوتی ہے یہ جو کہا کہ اچھی ہوگئی تو حاکم کی حدیث مین
اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر اپنی گود مین رکھا پھر میری آنکھ مین اپنی لب
مبارک لگائی اور بیہقی کی روایت مین ہے کہ نہ درد ہوا علی رض کو آنکھ مین بعد اس کے یہانتک کہ فوت
ہوگئے اور ایک روایت مین ہے کہ علی مرتضیٰ نے کہا کہ نہیں درد ہوا مجکو اسمین اسوقت تک اور طبرانی
مین علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی دور کر اُس سے
گرمی اور سردی کو سو نہین پایا مین نے دکھ اُن کا آجتک اور یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو علم دیا تو انکے ہاتھ پر فتح ہوئی تو ایک روایت مین ہے کہ علی مرتضیٰ رض چلے یہانتک کہ
فتح کیا انپر خدا نے خیبر اور فدک کو اور وہان کی کھجورین لائے اور اختلاف ہے خیبر کے فتح ہونے
مین کہ کیا قہر اور غلبے کے ساتھ تھا یا صلح سے اور بیچ حدیث عبدالعزیز بن صہیب کے انس رض سے تصریح
ہے ساتھ اسکے کہ خیبر قہر اور غلبے سے فتح ہوا تھا اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے ابن عبدالبر نے اور رد کیا
ہے اُسنے اُسپر جو کہتا ہے کہ صلح سے فتح ہوا تھا اور سوا اسکے کچھ نہین کہ داخل ہوا شبہ اُس شخص پر جو
کہتا ہے کہ صلح سے فتح ہوا تھا ساتھ دو قلعون کے جنکو سپرد کیا تھا انکے رہنے والون نے واسطے بچانے
اپنے خونون کے اور وہ ایک قسم ہے صلح سے لیکن نہین واقع ہوا یہ مگر ساتھ گھیرنے اور لڑنے کے اور جو
ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ شبہ اسمین قول ابن عمر رض کا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی خیبر والون سے
پس غالب ہوئے کھجور کے درختون پر اور تنگ کیا انکو طرف محل کی پس صلح کی اُنہون نے آپ سے اس شرط پر کہ
نکل جاوین اس سے اور واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے سونا اور چاندی اور حلقہ اور واسطے انکے
ہے وہ چیز کہ اونکے اونٹ اُٹھا سکین اس شرط پر کہ نہ چھپا دین کسی چیز کو اور نہ غائب کرین آخر حدیث تک
اور اسکے اخیر مین ہے کہ پس انکی عورتون اور بال بچون کو لونڈی غلام بنایا اور تقسیم کیا انکے مالون کو بیچ
مین واسطے توڑنے عہد کے اور ارادہ کیا کہ انکو وطن سے نکالدین تو اُنھون نے کہا کہ حکم ہو تو ہم اس زمین
مین رہین اس مین محنت کرین اور کھیتی کرین روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد اور بیہقی وغیرہ نے اور اسی
طرح روایت کیا ہے اسکو ابو الاسود نے مغازی مین عروہ رض سے بنا بر اسکے پس تھی واقع ہوئی صلح

اُنھون نے صلح توڑ ڈالی پس زیادہ ہوا اثر صلح کا پھر احسان کیا اُنپر ساتھ ترک قتل کے اور باقی رکھا انکو واسطے مزدوری کے زمین مین کہ اسمین محنت کرین اور جو پیدا ہو آدھون آدھ بانٹ لین نہین واسطے انکے اسمین ملک اور اسیواسطے عمر فاروق رضی نے انکو خیبر سے نکال دیا جیسے کہ پہلے گذر چکا ہے مزارعت مین پس اگر اُنکی زمین پر امن ہے صلح کی ہوتی تو اُس سے نکالی نہ جاتی اور پہلے گذر چکا ہے حجت پکڑنا طحاوی کا اسپر کہ خیبر کا بعضا حصہ صلح سے فتح ہوا تہا ساتھ اوس چیز کے کہ روایت کیا ہے اسکو خود طحاوی نے اور ابو داؤد نے بشیر بن یسار کے طریق سے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تو اسکا آدھا اپنی حاجتون کے واسطے رکہا اور آدھا مسلمانون مین تقسیم کیا اور اس حدیث کو وصل اور ارسال مین اختلاف ہے اور وہ ظاہر ہے اسمین کہ اسکا بعضا حصہ صلح سے فتح ہوا واللہ اعلم اور یہ جو فرمایا کہ پہر انکو اسلام کی دعوت کر تو واقع ہوا ہے بیچ حدیث ابو ہریرہ کے نزدیک مسلم کے کہ علی مرتضی رضی نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کس چیز پر لوگون سے لڑون فرمایا لڑ اُن سے یہانتک کہ گواہی دین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین اور بیشک محمد اُسکا بندہ اور رسول ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ قول اسکے کے انکو دعوت کر اسپر کہ دعوت شرط ہے لڑائی کے جائز ہونے مین اور اختلاف اسمین مشہور ہے سو بعضے کہتے ہین کہ مطلق شرط ہے اور یہ روایت مالک رح سے ہے برابر ہے کہ اس سے پہلے اونکو دعوت پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو مگر یہ کہ مسلمانون پر جلدی آپڑین اور بعضے کہتے ہین کہ مطلق شرط نہین اور شافعی سے بھی اسیطرح روایت ہے اور ایک روایت اس سے یہ ہے کہ نہ لڑائی کی جاوے اوس شخص سے جسکو دعوت نہین پہنچی یہانتک کہ اونکو دعوت کرین اور اسپر جسکو پہلی دعوت پہنچ چکی ہو تو اسکو لوٹنا جائز ہے بغیر دعوت کے اور یہ مقتضی حدیثون کا ہے اور حمل کیا جاویگا جو پہلی کی حدیثون مین ہے استحباب پر اس دلیل سے کہ انس رض کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والون کو لوٹا جبکہ اذان نہ سُنی اور تھا یہ جبکہ پہلے پہل اُنپر جا پڑے اور تھا قصہ علی مرتضی رض کا بعد اسکے اور حنفیون سے روایت ہے کہ جائز ہے لوٹنا اون کو مطلق یعنے برابر ہے کہ اس سے پہلے ان کو دعوت پہنچ چکی ہو یا نہ پہنچی ہو لیکن مستحب ہے دعوت کرنی اور یہ جو فرمایا کہ تیرے سبب سے ایک مرد کا ہدایت پانا بہتر ہے تمکو سرخ اونٹ سے تو اُس سے پکڑا جاتا ہے کہ کافر سے الفت کرنی تاکہ مسلمان ہو اولی ہے جلدی کرنے سے طرف قتل اوسکی کے اور سرخ اونٹ جو کہا تو یہ اونٹ کے خوب رنگون مین سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ تیرے واسطے ہو اور تو اسکو صدقہ کرے اور ذکر کیا ہے ابن اسحٰق رضی نے ابی رافع کی حدیث سے کہ ہم علی مرتضی رض کے ساتھ نکلے جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ

نے اونکو علم دیکر بہیجا سو ایک یہودی مرد نے علی مرتضیٰؓ کو مارا اور انکی ڈھال گرا دی تو علی مرتضیٰ رضؓ
نے دروازے کا کواڑ لیا اور اسکو اپنے نفس کے واسطے ڈھال بنایا اور اسکو ہاتھ مین لیے رہے
یہانتک کہ خدا نے اُنپر فتح کیا سو البتہ مین نے اپنے تئین دیکھا سات مردون مین ہین ان کا آٹھوان
تہا یعنی ہم آٹھ مرد تھے ہم کوشش کرتے تھے کہ اُس کواڑ کو پلٹاوین سو ہم اُسکو نہ پلٹا سکے اور
واسطے حاکم کے جابر رضؓ کی حدیث سے ہے کہ علی مرتضیٰؓ نے خیبر کے دن کواڑ اُٹھایا اور وہ تجربہ کیا گیا بعد
اسکے سو نہ اُٹھا سکے اسکو چالیس مرد اور دونون مین تطبیق یہ ہے کہ سات مردون نے اسکے پلٹانے مین
کوشش کی تھی اور چالیس نے اسکے اُٹھانے مین کوشش کی تھی اور فرق دونون صورتون مین ظاہر ہے
اگرچہ نہو مگر ساتھ اختلاف حال ابطال اور پہلوانون کے اور مسلم کی ایک حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ مرحب
نکلا سو اس نے کہا کہ خیبر والے جانتے ہین کہ مین مرحب ہون تو علی مرتضیٰؓ نے کہا کہ مین وہ ہون کہ میری
مان نے میرا نام حیدر رکھا۔ سو علی مرتضیٰؓ نے اسکے سر پر تلوار ماری اور اسکو قتل کر ڈالا اور اسکے
ہاتھون پر فتح ہوئی اور جس قلعے کو علیؓ نے فتح کیا اُسکا نام قموص تہا اور وہ انکے سب قلعون مین
بڑا قلعہ تہا اور اسی قلعے مین سے بندی پکڑی گئی یعنی صفیہ بیٹی حیی کی (فتح) **حدثنا** عبد
الغفار بن داود قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن ح وحدثني احمد قال حدثنا ابن وهب
قال اخبرني يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن عمرو مولى المطلب عن انس بن مالك قال
قدمنا خيبر فلما فتح الله عليه الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي بن اخطب وقد قتل زوجها
وكانت عروسا فاصطفاها النبي صلى الله عليه وسلم لنفسه فخرج بها حتى بلغنا سد الصهباء
حلت فبنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صنع حيسا في نطع صغير ثم قال لي اذن من
حولك فكانت تلك وليمته على صفية ثم خرجنا الى المدينة فرايت النبي صلى الله عليه وسلم
يحوي لها وراءه بعباءة ثم يجلس عند بعيره فيضع ركبته وتضع صفية رجلها على ركبته
حتى تركب **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ ہم خیبر مین آئے سو جب خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر قلعہ فتح کیا تو آپ کے پاس صفیہ کی خوبی کا ذکر ہوا اور البتہ اسکا خاوند مارا گیا تہا اور تھی وہ دولہن
یعنے اُس کی شادی تازہ ہوئی تھی پس پسند کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ذات اپنی
کے اور اسکو لیکر چلے یہانتک کہ جب ہم سد الصہبا مین پہونچے تو صفیہ حیض سے پاک ہوئین تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے تصرف مین لائے پھر بنایا گیا حیس چمڑے کے چھوٹے دستر خوان مین پھر مجھسے
فرمایا کہ اپنے گرد والون کو اجازت دے پس تہا یہ ولیمہ صفیہ پر پھر ہم مدینے کی طرف چلے سو مین نے حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اوسکے واسطے اپنے پیچھے چادر سے گھیر کیا یعنے تاکہ لوگون سے پردہ کرین حضرت
پھر آپ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے کیا اور صفیہ اپنا پاؤن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے گھٹنے پر رکھکر سوار ہوئین **ف** اس قلعے کا نام قموص تھا اور صفیہ کے خاوند کا نام کنانہ بن ربیع
تھا اور اسکے قتل ہونے کا سبب وہ چیز ہے جو بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جب چھوٹا گیا
جو چھوڑا گیا اہل خیبر مین سے اس شرط پر کہ نہ چھپاوین اپنے مالون سے کچھ چیز اور اگر کرین تو نہ انکے
واسطے ذمہ ہے اور نہ عہد ہے سو چھپائی اونہون نے مشک کہ اس مین حیی بن خطب کا مال اور زیور
تھا کہ اس نے اسکو اپنے ساتھ خیبر کیطرف اوٹھایا تھا اسکی بابت حضرت نے دریافت کیا تو انہون نے کہا کہ وہ مال خرچ ہو گیا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرصہ تھوڑا گزرا ہے اور مال بہت تھا یعنے اس تھوڑے سے عرصے
مین اسقدر بہت مال کسطرح خرچ ہو گیا پھر اسکے بعد وہ مال ایک ویران زمین مین پایا گیا سو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی الحقیق کی دو لڑکیون بیٹون کو مار ڈالا دونون مین سے ایک صفیہ کا خاوند تھا
اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنی ذات کیواسطے پسند کیا تو روایت کیا ہے احمد
اور ابوداود وغیرہ نے عائشہؓ سے کہ تھین صفیہ صفی سے اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ تھا نکالا
جاتا واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ ساتھ مسلمانون کے اور صفی لیا جاتا تھا واسطے
آپکے پانچوین حصے مین سے ہر چیز سے پہلے اور شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ایک حصہ تھا اسکا نام صفی تھا جو چاہتے تھے لیتے تھے خواہ غلام خواہ لونڈی خواہ گھوڑا چھانٹ
لیتے تھے اسکو پانچوین حصے مین سے اور قتادہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ
کرتے تھے تو آپکے واسطے ایک حصہ تھا لیتے تھے اسکو جس جگہہ سے چاہتے تھے اور تھین صفیہ اس حصے
سے اور صہبا ایک جگہہ کا نام ہے ایک برید پر خیبر سے اور باقی شرح اس حدیث کی آئندہ آئیگی (فتح)
حدثنا اسمعيل قال حدثني اخي عن سليمان عن يحيى عن حميد الطويل سمع انس بن
مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم اقام على صفية بنت حيي بطريق خيبر ثلثة ايام حتى اعرس
بها وكانت فيمن ضرب عليها الحجاب **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی
راہ مین تین دن صفیہ پر ٹھیرے یہانتک کہ اسکے ساتھ دخول کیا اور تھین صفیہ ان بیبیون مین جن پر پردہ
کیا گیا **ف** مراد یہ ہے کہ جس جگہہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے ساتھ دخول کیا تھا اوس جگہہ
مین حضرت تین دن ٹھیرے یہ مراد نہین کہ تین دن چلے پھر اسکے ساتھ دخول کیا سو اسواسطے کہ سوید بن نعمان
کی حدیث مین مذکور ہو چکا ہے کہ صہبا خیبر کے قریب ہے (فتح) **حدثنا** سعيد بن ابي مريم قال

اخبرنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر قال اخبرنی حمید انہ سمع انسا یقول اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر والمدینۃ ثلاث لیال یبنی علیہ بصفیۃ فدعوت المسلمین الی ولیمتہ وما کان فیہا من خبز ولا لحم وما کان فیہا الا ان امر بلالا بالانطاع فبسطت فالقی علیہا التمر والاقط والسمن فقال المسلمون احدی امہات المؤمنین او ما ملکت یمینہ قالوا ان حجبہا فہی احدی امہات المؤمنین وان لم یحجبہا فہی مما ملکت یمینہ فلما ارتحل وطا لہا خلفہ ومد الحجاب **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے درمیان تین دن ٹہیرے بنا کی گئی ساتھہ صفیہ کے یعنے دونو ایک خیمہ مین اکٹھے ہوئے سو مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولیمہ کیطرف بلایا اور اسمین روٹی تہی اور نہ گوشت اور نہا اس مین کچھہ مگر یہ کہ حکم کیا بلال کو ساتھہ بچھانے دسترخوان چمڑے کی سو بچھائے گئے سو انپر کھجورون اور پنیر اور گھی کو ڈالا تو مسلمانون نے کہا کہ کیا وہ ایک ہی مسلمانون کی ماؤن مین سے یا آپکی لونڈیان مین سے ہے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کر کے بی بی بنایا ہے یا لونڈی رکہا ہے کہا اونہون نے کہ اگر اسکو پردہ کیا تو وہ ایک ہے مسلمانون کی ماؤن مین سے اور اگر اسکو پردہ نہ کیا تو وہ آپ کی لونڈیون مین سے ہے سو جب آپنے کوچ کیا تو اسکو اپنے پیچھے بٹھلایا اور اسپر پردہ کہینچا **ف** اسحدیث کی شرح کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالٰے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ ح وحدثنی عبد اللہ بن محمد قال حدثنا وھب قال حدثنا شعبۃ عن حمید بن ھلال عن عبد اللہ بن مغفل قال کنا محاصری خیبر فرمی انسان بجراب فیہ شحم فنزوت لاخذہ فالتفت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ہم خیبر کو گہیرے تہے سو ایک آدمی نے تہیلی پہینکی جس مین چربی تہی تو مین جلدی سے اسکے لینے کو اٹہا سو مین نے مڑکر دیکہا تو ناگہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین تو مین شرمایا + **ف** اسحدیث کی شرح کتاب الخمس مین گذر چکی ہے **حدثنا** عبید بن اسمعیل عن ابی اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع وسالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن اکل الثوم وعن لحوم الحمر الاھلیۃ نہی عن اکل الثوم ھو عن نافع وحدہ ولحوم الحمر الاھلیۃ عن سالم **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے دن خیبر کے لسن کے کہانے سے اور گہر کے پلے ہوئے گدہون کے گوشت کہانے سے لسن کے کہانے کی نہی صرف نافع سے مروی ہے اور گدہون کے گوشت کہانے کی نہی سالم سے ہے **ف** اسکی شرح ذبائح مین آویگی اور مستفاد ہوتا ہے جمع کرنے سے درمیان نہی کے کہانے لہسن کے سے اور گوشت گدہون کے سے جواز استعمال کرنے لفظ کا اپنی حقیقت اور مجاز مین سو اسطرح کہ گدہون کا گوشت حرام ہے اور لہسن کا کہانا مکروہ ہے اور تحقیق جمع کیا ہے درمیان دونو کے ساتھہ لفظ نہی کے پس استعمال کیا اسکو اسکی

حقیقت میں اور وہ حرام کرنا ہے اور اسکے مجازی معنے میں اور وہ کراہت ہے (فتح) **حدثنا** یحیی بن قزعۃ قال حدثنا مالک عن ابن شہاب عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیہما عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن اکل الحمر الانسیۃ **ترجمہ** علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دن خیبر کے عورتوں کے متعہ سے اور گھر کے گدہوں کے گوشت کھانے سے **ف** بعضے کہتے ہیں کہ حدیث میں تقدیم اور تاخیر ہے اور صواب یہ ہے کہ خیبر کے دن منع فرمایا گھر کے گدہوں کے گوشت کھانے سے اور منع کیا تو نے متعہ سے اور نہیں دن خیبر کا ظرف واسطے متعہ عورتوں کے سوا اسطے کہ نہیں واقع ہوا جنگ خیبر میں متعہ کرنا ساتھ عورتوں کے اور مفصل بیان اس کا کتاب النکاح میں آویگا (فتح) اور متعہ یہ ہے کہ نکاح کرے مرد کسی عورت سے ایک مدت معین تک جیسے مثلا کہے کہ نکاح کیا میں نے تجہ سے ایک مہینے یا دو مہینے تک یا ایک سال یا دو سال تک **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیۃ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دن خیبر کے گھر کے پلے ہوئے گدہوں کے گوشت کے کھانے سے **ف** اسکی شرح کتاب الذبائح میں آویگی **حدثنی** اسحاق بن نصر قال حدثنا محمد بن عبید قال حدثنا عبید اللہ عن نافع وسالم عن ابن عمر نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل لحوم الحمر الاہلیۃ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے گدہوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن محمد بن علی عن جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر ورخص فی الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدہوں کے گوشت سے اور رخصت دی گھوڑوں کے گوشت میں **حدثنا** سعید بن سلیمان قال حدثنا عباد عن الشیبانی قال سمعت ابن ابی اوفی اصابتنا مجاعۃ یوم خیبر فان القدور لتغلی قال وبعضہا نضجت فجاء منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تاکلوا من لحوم الحمر شیئا واہریقوہا قال ابن ابی اوفی فتحدثنا انہ انما نہی عنہا لانہا لم تخمس وقال بعضہم نہی عنہا البتۃ لانہا کانت تاکل العذرۃ **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ خیبر کے دن ہمکو بہوکہ پہونچی سو البتہ ہانڈیاں جوش مارتی تہیں اور بعضی ہانڈیاں پک گئی تہیں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پکارنیوالا آیا سو اس نے کہا کہ گدہوں کے گوشت سے کچہ چیز نہ کہاؤ اور اسکو گرادو ابن ابی اوفے نے کہا کہ ہم نے چرچا کیا کہ سوای اسکے کچہ نہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے اس سے منع کیا اسواسطے کہ اس سے پانچوان حصہ خدا اور رسول کا نہین نکالا گیا تہا اور بعضون نے کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے قطعا منع کیا اسواسطے کہ وہ گندگی کہاتی ہین **ف** پہلے گذر چکا ہے
کتاب الخمس مین کہ بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے قطعا منع کیا ہے اور کہا شیبانی
نے کہ مین سعید بن جبیر سے ملا اس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے قطعا منع فرمایا ہے یعنے
اسواسطے کہ وہ گندگی کہاتی ہین اور اسکی شرح کتاب الذبائح مین آویگی **حدثنا** حجاج بن منہال قال
حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عدی بن ثابت عن البراء وعبد اللہ ابن ابی اوفی انہم کانوا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاصابوا حمرا فطبخوھا فنادی منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکفؤا القدور
ترجمہ براء اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تہے سو انہون
نے گدہے پائے سو انکو ذبح کر کے پکایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے والے نے پکارا کہ ہانڈیون
کو الٹ دو اور جو ان مین ہے گرا دو **حدثنا** اسحاق قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا شعبۃ قال
حدثنا عدی بن ثابت سمعت البراء وابن ابی اوفی یحدثان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال یوم خیبر وقد نصبوا القدور اکفؤا القدور ترجمہ براء اور ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا اور حالانکہ اصحاب نے ہانڈیون کو کہڑا کیا تہا یعنے چڑہایا تہا کہ ہانڈیون
کو الٹ دو (تاکہ گر جاوے جو ان مین ہے) **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت
عن البراء قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کیا مانند پہلی روایت کے **حدثنی** ابراھیم بن موسی قال اخبرنا
ابن ابی زائدۃ قال اخبرنا عاصم عن عامر عن البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی غزوۃ خیبر ان نلقی لحوم الحمر الاھلیۃ نیئۃ ونضیجۃ ثم لم یامرنا باکلہ بعد ترجمہ
براء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو جنگ خیبر مین حکم کیا کہ گدہون کا گوشت پہینک
دین کچا اور پکا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اسکے بعد اسکے کہانے کی اجازت نہین دی **ف**
اس مین اشارہ ہے کہ اسکی حرمت بدستور اور ہمیشہ رہی یعنے کبہی اسکا کہانا حلال نہین ہوا اور اسکا مفصل
بیان کتاب الذبائح مین آویگا (فتح) **حدثنی** محمد بن ابی الحسین قال حدثنا عمر بن حفص
قال حدثنا ابی عن عاصم عن عامر عن ابن عباس قال لا ادری انھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اجل انہ کان حمولۃ الناس فکرہ ان تذھب حمولتھم او حرمہ فی یوم خیبر لحم
الحمر الاھلیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مین نہین جانتا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

گدہوں کی گوشت سے منع کیا اس سبب سے کہ وہ لوگوں کے بوجہ اُٹہاتے ہیں سو آپ نے بُرا جانا کہ لوگوں کا باربردار دور
ہو یا اوسکو مطلق حرام کیا خیبر کے دن گھرے گدہوں کے گوشت سے **حدثنا** الحسن بن اسحاق قال ثنا
محمد بن سابق قال حدثنا زائدة عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قسم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر للفرس سہمین وللراجل سہما قال فسرہ نافع فقال اذا کان
مع الرجل فرس فله ثلثة اسہم فان لم یکن له فرس فله سہم **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کیو سطے دو حصے بانٹے اور پیادے کے واسطے ایک حصہ بانٹا عبید اللہ
نے کہا کہ نافع نے اسکی تفسیر کی سو کہا کہ اگر مرد کے ساتھ گھوڑا ہو تو اسکے واسطے تین حصے ہیں اور اگر اُسکے
ساتھ گھوڑا نہو تو اُس کے واسطے صرف ایک حصہ ہے **ف** اسکی شرح جہاد میں گذر چکی ہے (فتح) **حدثنا**
یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان جبیر بن مطعم
اخبرہ قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب
من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلة واحدة منك فقال انما بنو ہاشم وبنو المطلب شیء واحد
قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس وبنی نوفل شیئا **ترجمہ** جبیر بن مطعمؓ
سے روایت ہے کہ میں اور عثمان دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے تو ہمنے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے خیبر کی پانچویں حصے میں سے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا اور حالانکہ ہم اور وہ برادری میں آپ
کے ساتھ برابر ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاشم کی اولاد اور مطلب کی تو ایک چیز ہی ہے جبیر
نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا **ف** اس حدیث کی شرح خمس میں
گذر چکی ہے **حدثنی** محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة قال حدثنا برید بن عبد اللہ
عن ابی بردة عن ابی موسی قال بلغنا مخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بالیمن فخرجنا
مہاجرین الیہ انا واخوان لی وانا اصغرہم احدہما ابو بردة والآخر ابو رہم اما قال بضع
واما قال فی ثلثة وخمسین او اثنین وخمسین رجلا من قومی فرکبنا سفینة فالقتنا سفینتنا
الی النجاشی بالحبشة فوافقنا جعفر بن ابی طالب فاقمنا معہ حتی قدمنا جمیعا فوافقنا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر وکان اناس من الناس یقولون لنا یعنی لاہل السفینة
سبقناکم بالہجرة ودخلت اسماء بنت عمیس وہی ممن قدم معنا علی حفصة زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم زائرة وقد کانت ہاجرت الی النجاشی فیمن ہاجر فدخل عمر علی حفصة و
اسماء عندہا فقال عمر حین رای اسماء من ہذہ قالت اسماء بنت عمیس قال عمر الحبشیة

هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارٍ اَوْ فِيْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهٖ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهٗ وَوَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنِّيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِّيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاِنَّهٗ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ وَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ ہمکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلنے کی خبر پہونچی اور ہم یمن مین تھے سو ہم ہجرت کر کے آپ کی طرف چلے مین اور میرے بہائی اور مین ان مین چہوٹا تھا ایک دو نون مین ابو بردہ تہا اور دوسرا ابو رہم تہا یا کہا ساتھ چند اور یا کہا ساتھ تر پن یا باون مردون کے اپنی قوم سے سو ہم کشتی مین سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمکو حبش کے ملک مین نجاشی کی طرف ڈالا سو موافقت کی ہمنے جعفر بن ابی طالب سے یعنے حبش کی زمین مین سو ہم انکے ساتھ ٹہیرے یہانتک کہ ہم سب آئے سو موافقت کی ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبکہ آپنے خیبر فتح کیا اور بعضے لوگ ہمکو کہتے تھے یعنے کشتی والون کو کہ ہمنے تم سے پہلے ہجرت کی اور اسما بیٹی عمیس کی اور وہ ان لوگون مین سے تھی جو ہمارے ساتھ آئے حفصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے پاس زیارت کو آئی اور البتہ اس نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی ان لوگون مین جنہون نے ہجرت کی سو حضرت عمر فاروقؓ حفصہؓ کے پاس آئے اور انکے پاس اسما بیٹی تھی سو جب عمرؓ نے اسما کو دیکہا تو کہا کہ کون ہے حفصہؓ نے کہا اسما بیٹی عمیس رضؓ کی عمرؓ نے کہا کیا حبشیہ ہے کیا بحریہ ہے اسما نے کہا ہان عمرؓ نے کہا ہمنے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر حقدار ہین تمسے یعنے قرب اور فضیلت مین تو اسما غضبناک ہوئی اور کہا ہرگز نہین

قسم ہے اللہ کی تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تمہاری بھوکے کو کھانا دیتے تھے اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے تھے یعنی ظاہر اور باطن میں تمہاری حفاظت کرتے تھے اور ہم اجنبیوں اور دشمنوں کی زمین میں تھے حبش کے ملک میں اور یہ حال ہمارا اللہ اور رسول کی محبت کے سبب سے تھا اور قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاتی ہوں اور نہ پانی پیتی ہوں یہاں تک کہ ذکر کروں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو تو نے کہا اور ہم تکلیف پاتے تھے اور ڈرائے جاتے تھے اور میں یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی اور قسم ہے اللہ کی نہ میں جھوٹ بولتی ہوں اور نہ بیفرمانی کرتی ہوں اور نہ اس پر کچھ زیادہ کرتی ہوں یعنے میں اس گفتگو میں کمی بیشی نہ کروں گی جو ہوا آپ سے بیان کروں گی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماءؓ نے کہا کہ یا حضرت عمرؓ نے ایسا ایسا کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اُس سے کیا کہا تھا اُس نے عرض کیا کہ میں نے اس سے ایسا ایسا کہا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ تم سے زیادہ تر میرا حق دار نہیں اُسکو اور اُسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تم کو اے کشتی والو دو ہجرتوں کا ثواب ہے اسماءؓ نے کہا کہ البتہ دیکھا میں نے ابو موسےؓ اور کشتی والوں کو کہ فوج فوج میرے پاس آتے تھے مجھ سے یہ حدیث پوچھتے تھے نہ تھی کوئی چیز دنیا میں سے کہ وہ اسکے ساتھ زیادہ تر خوش ہوں اور نہ عظیم تر انکے دلوں میں اس سے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے کہا یعنے تمکو دوہری ہجرت کا ثواب ہے ابو بردہؓ کہتا ہے کہ اسماءؓ نے کہا کہ البتہ میں نے ابو موسےؓ کو دیکھا اور حالانکہ وہ مجھ سے یہ حدیث دوہرائی چاہتا تھا اور روایت کی ہے ابو بردہؓ نے ابو موسےؓ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کی قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو داخل ہوتے ہیں اور میں انکے مکان پہچانتا ہوں رات کو انکے قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اُترنے کے وقت اُنکے مکان نہیں دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حلیم ہے کہ جب سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنے ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں **ف** یہ جو کہا کہ ہم کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلنے کی خبر پہونچی اور ہم یمن میں تھے تو ظاہر اسکا یہ ہے کہ نہیں پہونچا اُن کو حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مگر ہجرت سے بہت مدت پیچھے اور یہ اسوقت ہے اگر مخرج سے مراد بعثت ہو یعنے پیغمبر ہونے کی خبر پہونچی اور اگر مراد ہجرت ہو تو احتمال ہے کہ انکو دعوت اسلام کی پہونچی ہو اور وہ مسلمان ہو کر اپنے شہروں میں ٹھیرے رہے ہوں یہاں تک کہ انہوں نے ہجرت کو پہچانا اور اسکا قصد کیا اور سوای اسکے کچھ نہیں کہ اتنی مدت انہوں نے دیر کی یا اسواسطے کہ انکو اسکی خبر نہ پہونچی اور یا واسطے معلوم

کرنی اونکی کی ساتھہ اس چیز کے کہ تہے مسلمان بیچ اسکے لڑنے سے ساتھہ کفار کے پہر جب ان کو صلح کی
خبر پہونچی تو بی خوف ہوئی اور طلب کیا پہونچنا طرف آپکے اور تحقیق روایت کی ہی ابن مندہ نے ابی بردہ
سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے یہانتک کہ ہم مکے مین آئے
مین اور تیرا بہائی اور ابو رہم اور ابو عامر بن قیس اور محمد بن قیس اور ابو بردہ اور پچاس مرد اشعریون مین سے
اور چہہ عک سے پہر ہم دریا مین نکلے یہانتک کہ ہم مدینے مین پہونچے اور صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے اور
تطبیق درمیان اسکے اور درمیان اس چیز کے کہ صحیح مین ہے کہ وے مکے مین گذرے مدینے کیطرف
چلنے کی حالت مین اور جائز ہے کہ مکے مین داخل ہوئے ہون اسواسطے کہ یہ آنا انکا صلح کی حالت مین
تہا اور ایک روایت مین ہی کہ وے پچاس اشعری تہے اور وہ اسکی قوم ہے پس شاید زائد اس پر وہ
اور اسکے بہائی تہے پس جس نے دو کہا اسکی مراد وہ شخص ہین جنکا ذکر باب کی حدیث مین ہے یعنی
ابو بردہ اور ابو رہم اور جس نے تین یا زیادہ کہا ہے تو بنا بر اختلاف کے ہے بیچ عدد اس شخص کے
کہ اسکے ساتھہ تہے اسکے بہائیون سے اور یہ جو کہا کہ ہم انکے ساتھہ ٹہیرے رہے تو اختصار کیا ہی
بخاری نے بیان کئی باتون کو جنکو خمس مین بیان کیا ہے اور وہ یہ ہین کہ کہا جعفر نے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان بہیجا ہے اور حکم کیا ہے ہمکو ساتھہ ٹہیرنے کے اسجگہہ سو تم بہی ہماری ساتھہ
ٹہیرو سو ہم انکے ساتھہ ٹہیرے اور یہ جو کہا یہانتک کہ ہم مدینے مین آئے تو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف بہیجا کہ جعفر اور اسکے ساتھہ والون کا
سامان درست کردی اسنے انکا سامان درست کر دیا اور ان کی عزت کی پہر انکو عمرو بن امیہ خیبر مین لایا
اور یہ جو کہا کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا تو فرض خمس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمکو مال غنیمت مین سے حصہ دیا اور نہ دیا کسی کو کہ فتح خیبر مین حاضر نہ تہا اس سے کچہ مگر
اسکو جو اس مین حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والون کو ساتھہ جعفر اور اسکے ساتہیون کی کہ ان کو
حصہ دیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دینے سے پہلے مسلمانون سے کلام
کیا مسلمانون نے انکو اپنے ساتھہ شریک کیا اور حبشیہ اسکو اسواسطے کہا کہ وہ حبش مین رہی تہی اور اسکو
بحریہ اسواسطے کہا کہ وہ دریا مین سوار ہوئے اور یہ جو فرمایا کہ تمہارے واسطے دو ہجرتون کا ثواب ہے تو
شعبی سے روایت ہے کہ اسماء نے کہا یا حضرت اصحاب ہم پر فخر کرتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ تم پہلے
مہاجرون مین سے نہین ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تمکو دو ہجرتون کا ثواب ہے
پہلی بار تمنے حبش کے ملک مین ہجرت کی پہر دوسری بار مدینے کیطرف ہجرت کی اور ظاہر فضیلت دینا

ان کا ہی غیرون پر مہاجرین سی لیکن اس سے مطلق تفضیل لازم نہین آتی یعنے ہر وجہ سے بلکہ حیثیت
مذکورہ سی یعنے یہ فضیلت جزئی ہے اور یہ جو کہا کہ رات کو داخل ہوتے ہین اپنے مکانون مین یعنے جبکہ نکلتے
ہین طرف مسجد کی یا طرف کسی اور شغل کے پہر پہرتے ہین اور داخل ہوتے ہین اپنے مکانون مین اور اس سے
معلوم ہوا کہ رات کو وقت قرآن کو پکار کر پڑہنا مستحب ہے لیکن محل اسکا وہ ہے جبکہ کسی کو ایذا نہ دی یا
ریا کا خوف نہ ہو اور یہ جو کہا جب وہ سوارون سے ملتا ہے تو احتمال ہے کہ مراد اس سے مسلمانون کے
سوار ہون اور شارہ کرتا ہے ساتہ اسکے طرف اسکی کہ اسکے ساتہی پیادے تہے تو وہ سوارون کو حکم
کرتا تہا کہ انکی انتظار کرین تاکہ سب اکٹہے ہو کر دشمن کی طرف چلین اور یہ معنے ٹہیک ہین اور کہا
ابن تین نے کہ اسکی کلام کے معنے یہ ہین کہ اسکی ساتہی خدا کی راہ مین لڑنے کو دوست رکھتے ہین اور نہین
پروا کرتی اس چیز کی کہ پہونچی انکو **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم سمع حفص بن غياث قال حدثنا بريد
ابن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى قال قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم بعد ان افتتح
خيبر فقسم لنا ولم يقسم لاحد لم يشهد الفتح غيرنا ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے بعد اسکے کہ آپنے خیبر کو فتح کیا سو آپ نے ہماری واسطے غنیمت سے حصہ
بانٹا اور نہ تقسیم کیا واسطے کسی کے جو فتح مین حاضر نہ ہوا تہا سوای ہمارے یعنے اشعری لوگون کے اور جو
انکے ساتہ تہے اور جعفر کے اور جو اسکے ساتہ تہے **ف** یہ جو کہا کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے یعنے ابو موسیٰ اور اسکے ساتہی ساتہ جعفر کے اور اسکے ساتہیون کے اور پہلے گذر چکا ہے فرض
خمس مین برید سے ساتہ اس لفظ کے کہ نہین تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے کسی کے
کہ فتح خیبر مین حاضر نہ ہوا اس سے کچہ چیز مگر واسطے اس شخص کے کہ آپکے ساتہ حاضر ہوا مگر ہماری
کشتی والون کے واسطے ساتہ جعفر کے اور اسکے ساتہ والون کے کہ تقسیم کیا واسطے انکے ساتہ غازیون
کے اور اس حدیث کی شرح اسی جگہہ گذر چکی ہے اور وارد ہوتی ہے اس حصر پر وہ چیز کہ ابو ہریرہ کی حدیث
مین آیندہ آتی ہے (فتح) **حدثني** عبد الله بن محمد قال حدثنا معاوية بن عمرو قال
حدثنا ابو اسحاق عن مالك بن انس قال حدثني ثور قال حدثني سالم مولى ابن مطيع
انه سمع ابا هريرة يقول افتتحنا خيبر فلم نغنم ذهبا ولا فضة انما غنمنا البقر والابل
والمتاع والحوائط ثم انصرفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى وادي القرى ومعه عبد
له يقال له مدعم اهداه له احد بني الضباب فبينما هو يحط رحل رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذ جاءه سهم عائر حتى اصاب ذلك العبد فقال الناس هنيئا له الشهادة

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا سو نہ غنیمت پائی ہمنے چاندی اور سونا سوای اسکے کچھ نہین کہ غنیمت پائی ہمنے گائین اور اونٹ اور اسباب کئی قسم کے اور باغ پھر ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القری (نام ہے ایک جگہہ کا نزدیک مدینے کے) کیطرف پھری اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا ایک غلام تھا اسکو مدعم کہا جاتا تھا تحفہ بھیجا تھا اسکو واسطے آپکے ایک مرد نے ضباب کی اولاد سے سو جس حالت مین کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتارتا تھا کہ ناگہان اسکی طرف ایک تیر آیا جسکا مارنیوالا معلوم نہ تھا یہانتک کہ اس غلام کو لگا تو لوگون نے کہا کہ اسکو شہادت مبارک ہو یعنی وہ شہید ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہین قسم ہے اسکی جسکی قابو مین میری جان ہے کہ سقررہ چادر کہ اس نے خیبر کی دن غنیمت مین سے لی تھی تقسیم ہونے سے پہلے وہ اسکے مین پر بھڑک رہی ہے آگ ہوکر سو ایک مرد ایک یا دو تسمے لایا جبکہ اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی سو اسنے کہا کہ یہ چیز ہے جسکو مینے غنیمت مین سے لیا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تسمہ ہے یا دو تسمے ہین آگ سے یعنے اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر تسمہ تجھ کو ملتا **فائدہ** یہ جو کہا ابوہریرہ نے کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا تو مراد یہ ہے کہ مسلمانون نے اسکو فتح کیا اسواسطے کہ ابوہریرہ جنگ خیبر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے بلکہ خیبر فتح ہونے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے وقت تقسیم ہونے غنیمت کے اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین مدینے مین آیا اور حضرت خیبر مین تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سباع کو خلیفہ بنایا تھا پس ذکر کی حدیث اور اس مین ہے سو ہم نے خرچ راہ لیا یہانتک کہ ہم خیبر مین آئے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کر لیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے کلام کیا تو اونہون نے ہمکو اپنے حصون مین شریک کیا اور تطبیق درمیان اسکے اور درمیان اس حصے کے کہ ابوموسیٰ کی حدیث مین ہے جو پہلے گذری یہ ہے کہ مراد ابوموسی کی یہ ہے کہ نہین حصہ دیا کسی کو کہ نہ حاضر ہوا لڑائی میں بغیر رضامندی چاہنے کسی کی غازیون مین سے مگر واسطے کشتی والون کے اور ابیر ابوہریرہ اور اسکی ساتھی پس حصہ دیا انکو مگر مسلمانون کی رضامندی سے اور ایک روایت مین ہے کہ غنیمت پائی ہمنے مال اور کپڑے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب اور کپڑے مال نہین اور ابن اعرابی سے منقول ہے کہ مال عرب کے نزدیک صامت اور ناطق ہے پس صامت یعنے چپ رہنے والا چاندی سونا ہے اور جوہر اور ناطق یعنے بولنے

والا اونٹ گائی بکری ہے اور ابو قتادہ نے اپنے فیضے باغ کو مال کہا ہے چنانچہ اسنے کہا کہ مینے اس سے باغ خریدا پس تحقیق وہ باغ وہ مال ہے جسکو مینے پہلے پہل اسلام مین جمع کیا پس ظاہر یہ ہے کہ مال وہ ہے جس کے واسطے قیمت ہو تو اس مین ہر قسم کا مال داخل ہوتا ہے پس مال سے مراد مواشی اور باغات مین جو باب کی حدیث مین مذکور مین اور نہین مراد ہے ساتھ اسکے چاندی سونا اسواسطے کہ اسنے پہلی اسکی نفی کردی ہے اور یہ جو کہا کہ اوسپر آگ بھڑک رہی ہے تو احتمال ہے کہ یہ مراد حقیقۃ ہو بایں طور کہ ہوبہو وہ چادر آگ ہوجاوے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ سبب ہے واسطے عذاب آگ کے اور اسیطرح ہے قول تسمے مین اور اس حدیث مین تعظیم امر غلول کی ہے یعنے غنیمت مین خیانت کرنے کا بڑا عذاب ہے اور بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وادی القری والون کو گھیرا اور اسکو فتح کیا اور یہ خبر اہل تیما کو پہونچی تو اونہون نے آپ سے صلح کی اور اس حدیث مین قبول کرنا امام کا ہے ہدیہ کو پس اگر ہو واسطے کسی امر کے کہ خاص ہو ساتھ اسکے نفس مین اگر والی نہ ہو تو جائز ہے اسکو تصرف کرنا بیچ اسکے جس طرح چاہے نہین تو نہ تصرف کرے بیچ اسکے مگر واسطے مسلمانون کے اور اسی تفصیل پر محمول ہوگی یہ حدیث کہ سردارون کی تحفے غلول مین پس خاص ہوگا یہ وعید ساتھ اس شخص کے جو لے اسکو پس تنہا نفع اٹھاوے ساتھ اسکے اور کسی کو اس مین سے نہ دیوے اور مخالفت کی ہے اس مین بعضے حنفیون نے پس کہا کہ جائز ہے اسکو تنہا فائدہ اٹھانا ساتھ اسکے اس دلیل سے کہ اگر وہ ہدیہ دینے والے کو وہ چیز پھیر دے تو جائز ہے اور اگر وہ ہدیہ مسلمانون کے واسطے فے کا مال ہوتا تو اسکو اسکا پھیر دینا جائز نہ ہوتا اور اس حجت پکڑنے مین نظر ہے جو پوشیدہ نہین اور کچھ بیان اسکا ہبہ کے اخیر مین گذر چکا ہے (فتح)

حدثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا ترجمہ اسلم سے روایت ہے کہ اسنے عمر فاروق سے سنا کہتے تھے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ چھوڑون مین پچھلے لوگون کو برابر محتاج ان کے پاس کچھ چیز نہ ہو تو نہ فتح ہوتا مجھ پر کوئی گاؤن مگر البتہ اسکو تقسیم کردیتا یعنے حاضرون مین جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا لیکن مین ان کو چھوڑتا ہون واسطے انکے بطور خزانہ کے کہ اسکی خراج کو بانٹین **فائدہ** مطلب عمر فاروق کا یہ ہے کہ جو شہر اور گاؤن مجھ پر فتح ہوتے ہین اگر مین انکو حاضرین مین تقسیم کردون جیسے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تو جو گاؤن جسکے حصہ مین آویگا وہ اسکا مالک ہوجاویگا اسکے سوا اور کسیکا اس مین حق نہ رہیگا پس جو لوگ مجھ سے پچھلے زمانہ مین پیدا ہونگے اور مسلمان ہونگے وہ محتاج رہینگے انکو

پاس کچھ چیز نہ ہوگی اسو اسطے مین نے انکو وقف ابدی یعنے ہمیشہ کے واسطے وقف کردیا ہے کہ قیامت تک مسلمانون
کو انکے خراج سے فائدہ پہونچتا رہے اور محض محتاج نہ رہین **حدثنا** محمد بن المثنى قال حدثنا ابن مهدي
عن مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر قال لولا آخر المسلمين ما فتحت عليهم
قرية الا قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر **ترجمہ** اسلم سے روایت ہے کہ عمر نے کہا کہ
کہ اگر پچھلے مسلمانون کے حال کا لحاظ نہ ہوتا تو نہ فتح ہوتا انپر کوئی گاؤن مگر کہ مین اسکو تقسیم کردیتا جیسے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا **فائدہ** اور دارقطنی کی روایت مین ہے کہ عمر نے کہا کہ اگر مین
ایک سال تک زندہ رہا تو مین ادنے لوگون کو اعلے لوگون کے ساتھہ ملادونگا یعنے ادنی اعلے سب کو ایک
برابر کردونگا کوئی محتاج نہ رہیگا **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال سمعت الزهري
وسأله اسمعيل بن امية قال اخبرني عنبسة بن سعيد ان ابا هريرة اتى النبي صلى الله
عليه وسلم فسأله قال له بعض بني سعيد بن العاص لا تعطه فقال ابو هريرة هذا قاتل ابن
قوقل فقال واعجباه لوبر تدلى من قدوم الضان ويذكر عن الزبيدي عن الزهري قال
اخبرني عنبسة بن سعيد انه سمع ابا هريرة يخبر سعيد بن العاص قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابانا على سرية من المدينة قبل نجد قال ابو هريرة فقدم ابان
واصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم بخيبر بعد ما افتتحها وان حزم خيلهم لليف قال
ابو هريرة قلت يا رسول الله لا تقسم لهم قال ابان وانت بهذا يا وبر تحدر من راس ضان
فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابان اجلس فلم يقسم لهم **ترجمہ** عنبسہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا کہ خیبر کی غنیمت سے مجھہ کو حصہ دین سعید بن عاص
کی بعضے بیٹے یعنے ابان بن سعید نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا حضرتؐ اسکو نہ دیجیے تو ابوہریرہؓ نے
کہا کہ یہ قاتل ہے ابن قوقل کا یعنے نعمان بن مالک انصاری کا تو ابان بن سعید نے کہا کہ ای عجب ہے ایک بلی سے
کہ اترا قدوم ضان سے اور ذکر کیا جاتا ہے زبیدی سے اسنے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھہ کو عنبسہ
ابن سعید نے کہ اسنے ابوہریرہؓ سے سنا خبر دیتا سعید بن عاص کو کہ وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے مدینے پر حاکم تھا
کہا ابوہریرہؓ نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابان کو ایک چھوٹے لشکر پر سردار کرکے مدینے سے نجد کو بھیجا
ابوہریرہ نے کہا سو ابان اور اسکے ساتھی حضرتؐ کے پاس خیبر مین آئے بعد اسکے کہ حضرتؐ نے اسکو فتح
کیا اور انکے گھوڑون کے تنگ کھجور کے چھڑے سے تھے یعنے نہایت بے سامان تھے ابوہریرہ کہتا ہے
مین نے کہا یا حضرتؐ انکو حصہ نہ دیجیے کہا ابان نے تو یہ بات کہتا ہے یا تو سلاتہ اس ہر تیرے کے ہے نہ دیکھ

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجودیکہ تو نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالون مین سے ہے اور نہ آپکی قوم مین سے اور نہ آپکے شہر مین سے اے سبلے کہ ضان کی چوٹی سے اوترا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابان بیٹھ جا اور نہ حصہ بانٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے انکے **ف** قدوم کے معنے ہین طرف اور ضان ایک پہاڑ ہے واسطے قوم دوس کے اور دوس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوم کا نام ہے اور یہ جو کہا کہ اے حیوان تو کہا خطابی نے کہ مراد ابان کی حقارت کرنی ہے واسطے ابوہریرہؓ کے اور یہ کہ وہ اس لائق نہیں کہ اشارہ کرے ساتھ دینے اور نہ دینے کے اور یہ کہ وہ کم قدرت ہے لڑائی پر (فتح) **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّيْ أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ أَبَانُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِيْ وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِيْنَنِيْ بِيَدِهٖ **ترجمہ** سعید سے روایت ہے کہ ابان بن سعید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا سو آپکو سلام کیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت یہ قاتل ہے ابن قوقل کا تو ابان نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ عجب ہے تجھ کو انسے بلے کہ اترا قدوم ضان سے عیب کرتا ہے مجھ پر ایک مرد کو یعنے ابن قوقل کو کہ خدا نے اسکو میرے ہاتھ سے اکرام کیا یعنے شہادت کے درجہ کو پہنچایا اور روکا اسکو اس سے کہ اہانت کرے مجھکو اسکے ہاتھ سے یعنے وہ مسلمان تھا اور مین اسوقت کافر تھا پس اگر وہ مجھکو اس حالت مین مار ڈالتا تو میری اہانت ہوتی اور مین دوزخی ہوتا سو خدا نے اسکو میرے ہاتھ سے شہادت نصیب کی کہ وہ اسوقت مسلمان تھا **فائدہ** اس حدیث کی شرح جہاد مین گذر چکی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث مقلوب ہے اس واسطے کہ پہلی روایت مین ہے کہ ابوہریرہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حصہ مانگا تھا اور ابان نے منع کے ساتھ اشارہ کیا تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ ابان نے مانگا تھا اور ابوہریرہ نے منع کے ساتھ اشارہ کیا تھا اور تحقیق ترجیح دی ہے ذہلی نے دوسری روایت کو اور تائید کرتا ہے اسکی واقع ہونا تصریح کا بیچ روایت اسکی کے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اے ابان بیٹھ جا اور نہ تقسیم کیا واسطے ان کے اور احتمال ہے کہ تطبیق دیجاوے درمیان دونو کے اس طور کہ احتمال ہے کہ ہر ایک نے ابان اور ابوہریرہ دوسرے اشارہ کیا ہو کہ دوسرے کو حصہ نہ دین اور دلالت کرتا ہے اسپر یہ کہ ابوہریرہؓ نے ابان پر حجت پکڑی کہ وہ ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان نے ابوہریرہ پر حجت پکڑی کہ اسکو لڑائی کی قوت نہین کہ اسکے سبب سے زیادہ حصہ لینے کا مستحق ہو پس ہوگا اس مین قلب اور تحقیق سلامت ہے روایت

سعید کی اس اختلاف سے کہ اس میں قسمت کے سوال کا بالکل ذکر نہیں واللہ اعلم (فتح) **حدثنا** یحیی بن
بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان فاطمۃ بنت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر تسألہ میراثہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما
افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل ال محمد فی ہذا المال وانی واللہ لا اغیر
شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالہا التی کان علیہا فی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیہا بما عمل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابو بکر
ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ حتی
توفیت وعاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی
لیلا ولم یؤذن بہا ابا بکر وصلی علیہا وکان لعلی من الناس وجہ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت
استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر
فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا احد معک کراہیۃ لمحضر عمر فقال عمر لا واللہ لا تدخل
علیہم وحدک فقال ابو بکر وما عسیتہم ان یفعلوا بی واللہ لاتینہم فدخل علیہم ابو بکر
فتشہد علی فقال انا قد عرفنا فضلک وما اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ
الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نری لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نصیبا حتی فاضت عینا ابی بکر فلما تکلم ابو بکر قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من
ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الخیر ولم اترک امرا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصنعہ فیہا الا صنعتہ فقال علی لابی بکر موعدک العشیۃ للبیعۃ فلما صلی ابو بکر الظہر رقی
علی المنبر فتشہد وذکر شان علی وتخلفہ عن البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر
وتشہد علی فعظم حق ابی بکر وحدث انہ لم یحملہ علی الذی صنع نفاسۃ علی ابی بکر ولا انکارا
للذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری لنا فی ہذا الامر نصیبا واستبد علینا فوجدنا فی انفسنا
فسر بذلک المسلمون وقالوا اصبت وکان المسلمون الی علی قریبا حین راجع الامر بالمعروف

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے ابوبکر صدیق کو کہلا بھیجا اپنا حصہ مانگنے
کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے جو عطا کیا تھا اللہ نے آپ پر بغیر لڑائی کی مدینے میں اور فدک میں اور

جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے سے تو ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم
پیغمبر لوگ میراث نہین چہوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہم نے چہوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے
سوای اسکے کچہ نہین کہ محمد کی آل یعنے بی بیان اور اولاد اس مال سے کہاوینگے یعنے بقدر کہانے کہ پاوینگی
اور قسم ہے اللہ کی مقرر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے کچہ چیز نہ بدلون گا اپنے پہلے حال سے کہ تہی اسپر
حضرتؐ کے زمانے مین اور جو کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مین کرتے تہے وہی مین بہی کرون گا یعنے مین
اپنی طرف سے اس مین کچہ کمی بیشی نہ کرونگا سو صدیقؓ نے انکار کیا یہ کہ فاطمہ کو اُس سے کچہ چیز دین تو
حضرت فاطمہ اس مین صدیق پر ناراض ہوئین سو اُنکی ملاقات ترک کی سو نہ کلام کیا ان سے یہانتک کہ
فوت ہوئین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چہ مہینے زندہ رہین سو جب فوت ہوئین تو انکے
خاوند علی مرتضےؓ نے انکو رات کے وقت دفنایا اور صدیقؓ کو انکے مرنیکا حال نہ بتلایا اور انکا جنازہ پڑہا
اور حضرت فاطمہ کی زندگی مین لوگون کو علی مرتضےؓ کی طرف توجہ تہی سو جب فاطمہؓ فوت ہوئی تو علیؓ
مرتضےؓ نے لوگون کی توجہ نہ پائی سو طلب کی صلح ابو بکر صدیقؓ کی اور بیعت انکی اور علی مرتضےؓ نے ان
مہینون مین یعنے فاطمہ کی زندگی مین بیعت نہ کی تہی سو صدیقؓ کو کہلا بہیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور اور کوئی
تمہاری ساتہہ نہ آوی واسطے مکروہ جاننے کی کہ عمرؓ حاضر ہون تو عمرؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ تم اکیلے انکے پاس
نہ جانا یعنے تا کہ نہ چہوڑین تمہاری تعظیم سے جو تمہاری واسطے واجب ہے صدیقؓ نے کہا کہ مجہ کو ان سے امید
نہین کہ میری تعظیم نہ کرین قسم ہے اللہ کی البتہ مین انکے پاس جاؤنگا سو صدیقؓ انکی پاس گئے سو علی مرتضےؓ نے
کلمہ شہادت پڑہا پہر کہا کہ البتہ پہچانی ہمنے بزرگی تمہاری اور جو تمکو خدا نے دیا فضائل سے اور نہین حسد کرتے
ہم تجہ سے خلافت پر ولیکن استقلال کیا تمنے ہمپر ساتہہ امر کے یعنے تم نے ہم سے خلافت مین مشورہ نہ لیا
اور ہم گمان کرتے تہے بسبب قرابت ہماری کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمکو خلافت مین حصہ ہے
یہانتک کہ صدیقؓ کی آنکہون سے آنسو جاری ہوئے پہر جب صدیقؓ نے کلام کیا تو کہا قسم ہے اسکی جسکے قابو
مین میری جان ہے کہ البتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت میرے نزدیک بہت پیاری ہے اپنی قرابت
کے جوڑنے سے اور اب یہ جو جہگڑا کہ میرے اور تمہاری درمیان ان مالون مین واقع ہوا یعنے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی ترکہ مین سو مین نے اس مین نیکی سے قصور نہین کیا اور نہین چہوڑا مین نے کوئی امر کہ مین نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکہا ہو مگر کہ مین نے اسکو کیا سو علی مرتضےؓ نے کہا کہ تمہاری بیعت
کے واسطے وعدہ کا وقت دوپہر سے پیچہے تمہاری بیعت کرونگا سو جب صدیقؓ نے ظہر کی نماز پڑہی تو منبر پر
چڑہے پس کلمہ شہادت پڑہا اور ذکر کیا حال علی مرتضےؓ کا اور پیچہے رہنا انکا بیعت سے اور عذر انکا جو

انہون نے صدیق کے آگے کیا پہر استغفار کیا پہر علی مرتضےٰ نے کلمہ شہادت پڑہا پہر ابوبکرؓ کے حق مین بزرگی بیان
کیا اور ذکر کیا اسکی فضیلت کو اور سبقت کو اسلام مین اور بیان کیا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین باعث ہوا
اسکو اسپر جو اسنے کیا حسد کرنا ابوبکر پر اور نہ انکار کرنا واسطے اس چیز کے کہ فضیلت دی اسکو اللہ نے ساتھ
اسکے ولیکن ہم گمان کرتے تہے کہ ہمکو خلافت مین حصہ ہے اور نہ مشورہ لیا انہون نے ہم سے سو ہمکو
اپنے دلون مین اسکا رنج ہوا سو خوش ہوئے ساتھ اسکے سب مسلمان اور کہا کہ تو نے ٹہیک کہا تو مسلمان
لوگ علی مرتضےٰؓ کے قریب ہوئے یعنے انکے دوست ہوئے جبکہ انہون نے نیک کام کی طرف رجوع کیا یعنے
داخل ہوئے جس مین لوگ داخل ہوئے تہے یعنے بیعت مین **ف** اس حدیث کی شرح فرض الخمس مین گذر چکی
ہے اور اس طریق مین ایک زیادتی ہے جو وہان مذکور نہین ہوئی اسکی شرح یہان ہوتی ہے جو کہا کہ فاطمہؓ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچہے چہ مہینے زندہ رہین تو یہی ہے صحیح قول انکے زندہ رہنے مین پیچہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن سعد کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تین مہینے زندہ رہین
اور بعضے کہتے ہین کہ ستر دن اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ مہینے اور بعضے کہتے ہین کہ دو مہینے اور یہ جو کہا کہ علی مرتضےٰؓ نے انکو
رات کیوقت دفنایا اور حضرت صدیق اکبرؓ کو انکے مرنیکا حال نہ بتلایا تو ابن سعد کی روایت مین ہے کہ عباسؓ
نے انکا جنازہ پڑہا اور کئی طریقون سے روایت ہے کہ وہ رات کو دفنائی گئین اور تہا یہ دفنانا رات کا بہ
سبب وصیت کرنے فاطمہ کے واسطے ارادے زیادتی بے پردہ ہونے مین یعنے اسواسطے کہ رات کو بہت پردہ ہوتا
ہے اور شاید علی مرتضےٰؓ نے صدیقؓ اکبر کو انکے مرنیکا حال نہ بتلایا اسواسطے کہ انہون نے گمان کیا ہوگا
کہ یہ بات ان سے چہپی نہ رہیگی اور نہین اس حدیث مین وہ چیز کہ دلالت کرے اسپر کہ صدیقؓ کو حضرت
فاطمہؓ کا مرنا معلوم نہین ہوا اور اسپر کہ صدیقؓ نے انکا جنازہ نہین پڑہا اور رہا یہ جو مسلم وغیرہ مین جابرؓ
سے روایت ہے کہ رات کو دفنانا منع ہے سو یہ حدیث محمول ہے اوپر حالت اختیار کی اسواسطے کہ اسکے
بعض طریقون مین ہے کہ مگر یہ کہ لاچار ہو آدمی طرف اسکی اور یہ جو کہا کہ فاطمہؓ کی زندگی مین لوگون کو علیؓ
مرتضی کیطرف توجہ تہی تو مراد یہ ہے کہ لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاطر اور لحاظ سے علی مرتضےٰؓ
کی عزت کرتے تہے سو جب وہ مر گئین اور انکے مرنے کے بعد بہی حضرت علیؓ مرتضی صدیق اکبرؓ کے پاس حاضر
نہ ہوئے تو لوگون نے انکی عزت کرنے مین قصور کیا یعنے انکی عزت کرنی چہوڑ دی واسطے ارادے داخل ہونے
انکے کے اس چیز مین جس مین لوگ داخل ہوئے ہیں اسواسطے کہا عائشہؓ نے اخیر حدیث مین کہ جب علیؓ
نے آکر بیعت کی تو لوگ انکے قریب ہوئے جبکہ رجوع کیا امر معروف مین اور گویا کہ تہے معذور رکہتے ان کو
مسلمان پیچہے رہنے مین ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے فاطمہؓ کی زندگی مین واسطے مشغول ہونے انکے کے

ساتھہ فاطمہ کے اور تسلی کرنے انکے کے اس چیز سے کہ وہ اس مین تہین رنج اور غم سے اپنے باپ یعنے حضرت صلی الله علیہ وسلم پر اور اسواسطے کہ جب وہ حضرت صدیق اکبر سے ناراض ہوئین بہ سبب نہ دینے صدیق کے جو انہون نے اُنسے میراث کا حصہ مانگا تہا تو حضرت علی مرتضے رضی الله عنہ نے مناسب جانا کہ فاطمہ رضی الله عنہا کے موافق ہون بیچ ترک کرنے ملاقات کے صدیق سے اور کہا مازری نے کہ عذر واسطے علی مرتضے رضی الله عنہ کے بیچ پیچہے رہنے انکے باوجود اس چیز کے کہ عذر کیا خود حضرت علی مرتضے رضی الله عنہ نے ساتھہ اسکے یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے بیچ بیعت امام کے یہ کہ واقع ہو اہل حل اور عقد سے اور نہین واجب ہے جمع کرنا تمام کا اور نہ یہ لازم ہے کہ ہر ایک اسکے پاس حاضر ہو اور اپنا ہاتھہ اسکے ہاتھہ مین رکہے بلکہ کفایت کرتا ہے لازم کر لینا اسکی فرمانبرداری کا اوپر اپنے اور تابع ہونا واسطے اسکے ساتھہ اسطور کے کہ اسکی مخالفت نکرے اور تہا یہ حال حضرت علی مرتضی رضی الله عنہ کا کہ نہین واقع ہوا اس سے مگر پیچہے رہنا حاضر ہونے سے نزدیک ابو بکر رضی الله عنہ کے اور ذکر کیا ہے مین نے سبب اسکا اور یہ جو کہا واسطے مکروہ جاننے اسکی کہ عمر رضی الله عنہ حاضر ہون تو سبب اسکا یہ ہے کہ لوگون کو معلوم تہا کہ عمر رضی الله عنہ مزاج کے کڑے ہین اور بات چیت مین سخت گو ہین اور حضرت صدیق اکبر نرم مزاج تہے سو خوف کیا انہون نے عمر رضی الله عنہ کے حاضر ہونے سے بہت ہونا عتاب کا جو پہونچاتا ہے کبہی طرف خلافت اس چیز کے کہ قصد کی ہے انہون نے صلح سے اور یہ جو کہا کہ یہانتک کہ ابو بکر رضی الله عنہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے یعنے ہمیشہ ذکر کرتے رہے علی مرتضی رضی الله عنہ حضرت صلے الله علیہ وسلم کو یہانتک کہ ابو بکر رضی الله عنہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے کہا مازری نے اور شائد علی مرتضے رضی الله عنہ نے اشارہ کیا کہ صدیق رضی الله عنہ نے نہین مشورہ لیا ان سے بڑی بڑی کامون مین جن مین ایسے آدمی سے مشورہ لینا واجب تہا یا اشارہ کیا طرف اسکے کہ حضرت صدیق اکبر نے ان سے عقد خلافت مین پہلے مشورہ نہین لیا اور صدیق اکبر رضی الله عنہ کا عذر یہ ہے کہ وہ ڈرے کہ اگر بیعت مین دیر ہوئی تو مبادا کوئی اختلاف پیدا ہو واسطے اس چیز کی کہ واقع ہوئی تہی انصار سے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے بیچ حدیث سقیفہ کے پس نہ انتظار کی صدیق نے علی مرتضے رضی الله عنہ کی اور یہ جو کہا اُن مالون سے یعنے جنکو حضرت صلے الله علیہ وسلم نے چہوڑا زمین خیبر وغیرہ سے اور مدینے مین جو خدا نے آپ پر عطا کیا وہ بنی نضیر اور قریظہ کی زمین تہی کہا قرطبی نے جو غور کرے اس چیز مین کہ واقع ہوئی درمیان علی رضی الله عنہ اور صدیق رضی الله عنہ کی باہم عتاب اور عذر کرنے سے اور اس چیز کو کہ قبل گیرہے یا انصاف کو تو پہچان لیوے کہ وہ آپس مین ایکدوسرے کی بزرگی کا اقرار کرتے تہے اور یہ کہ دل انکے متفق تہے اوپر تعظیم اور محبت کے اگرچہ طبع بشری بہی کبہی غالب ہو جاتی تہے لیکن دیانت اسکو رد کرتی ہے اور البتہ تمسک کیا ہے رافضیون نے ساتھہ پیچہے رہنے علی رضی الله عنہ کے صدیق کی بیعت سے یہانتک کہ فاطمہ رضی الله عنہا فوت ہوئین اور انکا ہذیان اس مین مشہور ہے اور اس حدیث مین وہ چیز ہے جو انکی حجت کو دفع کرتی ہے اور ابو سعید خدری رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی رضی الله عنہ

نے صدیقؓ سے ابتدا امر مین بیعت کی تہی اور صحیح کہا ہے اسحدیث کو ابن حبان وغیرہ نے اور مسلم مین زہری سے
واقع ہوا ہے کہ ایک مرد نے اُس سے کہا کہ نہین بیعت کی حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے یہانتک کہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا فوت ہوئین زہری نے کہا نہین اور نہ کسی نے بنی ہاشم مین سے لیکن ضعیف کہا ہے اسحدیث
کو بیہقی نے ساتھہ اس طور کے کہ زہری نے اسکو مسند نہین کیا اور روایت موصولہ ابوسعید سے صحیح تر ہے اور
تطبیق دی ہے غیر اسکے نے باین طور کہ علیؓ مرتضے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دوبارہ بیعت کی
واسطے پکا کرنے پہلی بیعت کے واسطے دور کرنے اس چیز کے کہ واقع ہوئی بسبب میراث کی جیسا کہ پہلے
گذرا اور بنا بر اسکے پس محمول ہوگا قول زہری کا کہ نہین بیعت کی حضرت علیؓ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے
ان دنون مین اوپر ارادی ملازمت کے واسطے حضرت صدیق اکبر کے اور حاضر ہونے کے نزدیک انکے اور وہ
چیز کہ مانند اسکے ہے اسواسطے کہ ایسے آدمی کا ایسے آدمی کی ملاقات کو ترک کرنا وہم دلاتا ہے نادرقف
آدمی کو کہ وہ بسبب ناراض ہونے اسکے ہے ساتھہ خلافت اسکی کے پس مطلق بولا جب نے اسکو مطلق بولا
اور اسی سبب سے ظاہر کی حضرت علی مرتضےؓ نے وہ بیعت جو حضرت فاطمہؓ کے مرنے کے بعد واقع ہوئی واسطے
دور کرنے اس شبہے کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت
ہے کہا جب فتح ہوا خیبر تو ہمنے کہا کہ اب ہم کھجورون سے پیٹ بہرینگے ف یعنے اسواسطے کہ خیبر مین کھجورون
کے درخت بہت ہین اور اس مین اشارہ ہے کہ وے اسکے فتح ہونے سے پہلے تنگ گذران تہے اسیواسطے
انکو اسقدر خوشی ہوئی حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ
نہین کہایا ہمنے پیٹ بہرکے یہانتک کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا ف یہ حدیث تائید کرتی ہے عائشہ کی حدیث
کو جو اس سے پہلے ہے (فتح) بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ حاکم
بنانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خیبر والون پر ف یعنے بعد فتح ہونے اسکے کے واسطے ٹہرانے میوون
کے حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ
بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ
بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو خیبر کا حاکم کر کے بھیجا سو وہ عمدہ قسم کی کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی سب کھجورین ایسی عمدہ ہوتی ہین اُسنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی یا حضرت بلکہ ہم ناقص کھجور دو صاع دیکر ایک صاع عمدہ کھجور لیتے ہین اور تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کر بلکہ جمیل کھجور کو چاندی کے درہمون سے بیچ ڈالا کر پھر درہمون سے عمدہ قسم کی کھجور مول لیا کر اور کہا عبد العزیز نے عبد المجید سے اس نے روایت کی سعید سے کہ حدیث بیان کی اس سے ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ نے کہ بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی کو کہ انصار مین سے ہے طرف خیبر کی سو اسکو خیبر کا حاکم کیا **ف** اس حدیث کی شرح بیوع کے اخیر مین گذر چکی ہے **بَابُ** مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ باب ہے بیان مین معاملہ کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خیبر والون سے **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور درخت یہود کو دیے اسپر کہ اس مین محنت کرین اور کھیتی کرین اور انکے واسطے آدہا حصہ اس چیز کا ہے جو اس سے پیدا ہو **ف** اس حدیث کی شرح مزارعت مین گذر چکی ہے **بَابُ** الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین اس بکری کے کہ زہر ڈالی گئی ہے اسکے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خیبر مین روایت کیا ہے اس مضمون کو عروہ نے عائشہ سے اُس نے روایت کی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف اُس حدیث کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات مین مذکور ہے اور اسکا ذکر وہان آوے گا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہدیہ بھیجی گئی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری جس مین زہر ملی تھی **ف** یہان یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث جزیہ کے اخیر مین گذر چکی ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کرو واسطے میرے جو یہود یہان رہتے ہین اور اسکی شرح

مین آ گئی اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب فتح خیبر کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہوا تو زینب حارث
کی بیٹی نے آپکے واسطے ایک بکری بھونی ہوئی تحفہ بھیجی اور اس نے کسی سے پوچھا تھا کہ بکری کا کون
عضو آپ کو زیادہ تر محبوب ہے کہا گیا کہ بکری کا ہاتھ تو اس نے اس مین بہت زہر ڈالی سو جب حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بکری کا ہاتھ لیا تو اس سے ایک بوٹی لیکر منہ مین چبائی اور اسکو نہ نگلا اور کہا یا ساتھ
آپکے بشر بن براء اوس نے ایک لقمہ نگلا پس ذکر کیا قصہ اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے
درگذر کی اور بشر اسکے سبب سے مر گیا بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی
عورت نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک زہر دار بکری تحفہ بھیجی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
سے کہا یا اور اپنے اصحاب کو اس سے کہلایا اور اصحاب سے فرمایا کہ باز رہو اس واسطے کہ اس مین زہر ہے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا کہ تو نے اس مین زہر کیون ملایا اسکا کیا باعث ہے اُس نے
کہا مینے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر تو پیغمبر ہوگا تو خدا تجھ کو اطلاع دیگا اور اگر تو (معاذ اللہ) جھوٹا ہوگا تو لوگ
تجھ سے آرام پاوینگے کہا زہری نے سو وہ مسلمان ہو گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھوڑ دیا کہا
معمر نے اور لوگ کہتے ہین کہ حضرت نے اسکو مار ڈالا تھا کہا بیہقی نے احتمال ہے کہ پہلے اسکو چھوڑ دیا ہو پھر
جب بشر اسکے لقمے سے مر گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مار ڈالا اور ساتھ اسکے جواب دیا ہے
سہیلی نے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسواسطے چھوڑ دیا تھا کہ آپ اپنی ذات
کے واسطے کسی سے بدلا نہین لیتے تھے پھر اسکو بشر کے قصاص مین مار ڈالا مین کہتا ہون احتمال
ہے کہ پہلے اسکو اسواسطے چھوڑا ہو کہ وہ مسلمان ہو گئی اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ اسکے قتل مین دیر
کی بشر کے مرنے تک اسواسطے کہ اسکے مرنے سے تحقیق ہوا واجب ہونا قصاص کا ساتھ شرط اسکی کی
اور واقدی نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا کہ تو نے اس
مین زہر کیون ڈالی اس نے کہا کہ تو نے میری باپ اور چچا اور خاوند اور بھائی کو قتل کیا اور اسکے
خاوند کا نام سلام بن مشکم تھا اور بیہقی کی روایت مین ہے کہ وہ مرحب کی بھتیجی تھی اور ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے کہ اس عورت نے کہا کہ اب مجھکو ظاہر ہوا کہ آپ بیشک سچے ہین اور مین گواہ کرتی ہون
آپ کو اور سب حاضرین کو کہ مین آپکے دین پر ہون اور یہ کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوای خدا کے
اور یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اسکے بندے اور رسول ہین اور البتہ شامل ہوا ہے قصہ خیبر کا بہت
حکمون پر ایک حکم ان مین سے جائز ہونا قتال کفار کا ہے حرام کے مہینون مین اور لوٹنا اس شخص
کو جسکو دعوت اسلام کی پہونچ چکی ہو بغیر ڈرانے کے اور بانٹنا غنیمت کا حصونپر اور کہانا اس کہانے کا

جو لشکر کبھی پایا جاوے بانٹنے سے پہلو واسطے اسکے جو اسکا محتاج ہو اس شرط سے کہ اسکو جمع نہ کرے اور نہ کسی اور کو دے اور مدد لشکر کی جب حاضر ہو بعد موقوف ہونے لڑائی کے اسکو حصہ دیا جاوے اگر راضی ہووے لشکر جیسا کہ واقع ہوا واسطے جعفر اور اشعریون کے اور جبکہ لشکر راضی نہو تو اسکو حصہ نہ دیا جاوے جیسا کہ واقع ہوا واسطے ابان بن سعید اور اسکے ساتھیون کے اور ساتھ اسکے تطبیق ہوتی ہے درمیان حدیثون کے اور ان مین سے ایک حکم گھر کے پلے ہوئے گدہون کے گوشت کا حرام کرنا ہے اور جس چیز کا گوشت کھانا حلال نہین وہ ذبح کرنے سے پاک نہین ہوتا اور حرام کرنا عورتون کی متعہ کا اور جائز ہونا ساقات اور مزارعت کا یعنے بٹائی پر زمین دینا اور آدہا یا تہائی حصہ بٹائی کا۔ حصہ تیسر الینا اور ثابت ہوتا ہے عقد صلح اور پیمان کا ان لوگون سے جنپر بدگمانی ہو اور یہ کہ جو مخالفت کرے ذمی کافرون مین سے اس چیز کو کہ شرط کی گئی ہے اوپر اسکے تو اسکا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اسکا خون معاف ہے یعنے اگر اسکو کوئی مسلمان مار ڈالے تو اسپر قصاص نہین آتا اور یہ کہ اگر کوئی شخص غنیمت مین سے کچھ چیز لے تقسیم ہونے سے پہلے تو وہ اسکا مالک نہین ہوتا اگرچہ اسکے حق سے کم ہو اور یہ کہ امام کو اختیار ہے بیچ اس زمین کے جو قہر اور غلبے سے فتح ہو کہ چاہے اسکو تقسیم کرے یا نہ کرے اور یہ کہ جائز ہے جلا وطن کرنا اہل ذمہ کا جبکہ انسے کچھ حاجت نہ ہو اور یہ کہ جائز ہے بنا کرنا ساتھ بی بی کے سفر مین اور کھانا اہل کتاب کے کھانون سے اور قبول کرنا تحفے انکے کا ہے اور اکثر یہ احکام اپنے بابون مین مذکور ہین واللہ الہادی للصواب **باب غزوۃ زید بن حارثۃ**

باب ہے بیان مین جنگ زید بن حارثہ کے **ف** زید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تہے آزاد کیے ہوئے اور اسامہ بن زید کے باپ ہیے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا سفیان بن سعید قال حدثنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ علی قوم فطعنوا فی امارتہ فقال ان تطعنوا فی امارتہ فقد طعنتم فی امارۃ ابیہ من قبلہ وایم اللہ لقد کان خلیقا للامارۃ وان کان من احب الناس الی وان ہذا لمن احب الناس الی بعدہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو ایک قوم پر سردار کیا تو بعض لوگون نے اسکی سرداری مین طعن کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ ابن زید کی سرداری مین تو البتہ تم تو اسکے باپ یعنے زید کی سرداری مین بہی طعنہ کر چکے ہو اس سے پہلے اور قسم ہے خدا کی البتہ زید سرداری کے لائق تہا اور وہ مجھکو سب لوگون سے زیادہ تر پیارا تہا اور البتہ یہ اسامہ اسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے **ف** اس حدیث کی شرح مغازی کے اخیر مین آوے گی اور غرض اس سے یہ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سو تم تو اسکے باپ کی سرداری مین بہی طعنہ کرتے

فقال ان تطعنوا فی امارتہ

تھے اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ مین نے زیدؓ بن حارثہ کے ساتھ سات جنگ کیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو ہمپر سردار کرتے تھے اور اسی طرح روایت کیا ہی اسکو طبرانی وغیرہ نے ان مین سے ساتوان جنگ بنی فزارہ کے چند لوگون کیطرف تھا اور اسکا بیان یون ہے کہ زید اس سے پہلے تجارت کے واسطے نکلا تھا سو بنی فزارہ کے چند لوگ اسپر دوڑی سو انہون نے اسکا سب اسباب چھین لیا اور اسکو مارا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ساتھ لشکر دیا سو زید انپر غالب ہوا اور ام قرفہ کو مار ڈالا اور وہ ایک عورت تھی اسکا نام فاطمہ تھا ربیعہ کی بیٹی ہی اسکے خاوند کا نام مالک تھا اور وہ ان مین سردار وہی پس کہتے ہین کہ زید نے اسکو دو گھوڑون کی دم سے باندھکر گھسیٹا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور اسکے بیٹی بڑی خوبصورت تھی وہ قید ہوئی اور شاید یہی جنگ مراد ہے بخاری کی (فتح) **باب عمرۃ القضاء** باب ہی بیان مین عمرہ قضا کے **ف** اگر کوئی سوال کرے کہ یہ عمرہ ہے اسکو جنگون مین کیون ذکر کیا تو کہا علما نے کہ اسکو جنگ کہنے کی یہ وجہ ہے جو ذکر کی ہے موسی بن عقبہ نے مغازی مین ابن شہاب سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تیار ہوکر ساتھ ہتیارون اور لڑنے والون کے واسطے اس خوف کے کہ قریش سے دغا واقع ہو یہ خبر قریش کو پہونچی وے گھبرائے سو مکرز قریش کا وکیل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آملا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو خبر دی کہ ہم اپنی شرط پر قائم ہین اور یہ کہ نہ داخل ہونگے ہم مکے مین ساتھ ہتیارون کے مگر ساتھ تلوارون کے انکے غلافون مین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ ہم نکلے ہین اس شکل سے واسطے احتیاط کے تو مکرز کو یقین ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہتیارون کو ایک جماعت اصحاب کے ساتھ حرم سے باہر چھوڑ گئے یہانتک کہ پہرے اور نہین لازم آتا ہونے جنگ کے سے واقع ہونا لڑائی کا اور کہا ابن اثیر نے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ داخل کیا ہے بخاری نے عمرۂ قضا کو مغازی مین اس واسطے کہ اسکا سبب جنگ حدیبیہ تھا اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ سبب نام رکھنے اسکے کے ساتھ عمرۂ قضا کے یعنے اسکا نام عمرہ قضا کیون رکھا گیا سو بعضے کہتے ہین کہ مراد وہ چیز ہے جو واقع ہوی مقاضاۃ سے درمیان مشرکین اور مسلمانون کے صلح نامہ جو انکے درمیان حدیبیہ مین لکھا گیا پس مراد ساتھ قضا کے فیصلہ ہے جسپر صلح واقع ہوی اور اسی واسطے کہا جاتا ہے اسکو عمرہ قضیہ کہا اہل لغت نے قاضی فلانا عاھد یعنے قاضی فلانا کے معنے ہین عہد کیا فلانے سی وقاضاہ عاوضہ یعنے اور قاضی کے معنے یہ بھی ہین کہ اسکو معاوضہ دیا پس احتمال ہے کہ نام رکھنا اسکا ساتھ اسکے واسطے دو امرون کے ہو کہا ہے اسکو عیاض نے اور ترجیح دیا ہے دوسری وجہ کو نام رکھنا اسکا قصاص خدا تعالے نے فرمایا الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص سہیلی نے کہا کہ نام رکھنا اسکا عمرہ قصاص اولے ہی اسواسطے کہ یہ آیت اسکے حق مین اتری مین کہتا ہون

کہ اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابن جریر وغیرہ نے مجاہد سے اور اسیطرح مروی ہے ابن عباسؓ سے کہا سہیلی
نے کہ نام رکھا گیا عمرہ قضا اسواسطے کہ صلح کی اس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے نہ اسواسطے کہ وہ قضا
ہے اس عمرے سے جس سے روکی گئی اسواسطے کہ وہ فاسد نہین ہوا تھا تا کہ اسکی قضا واجب ہو بلکہ پورا عمرہ تھا
اسیواسطے علما نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار عمرے گنے ہین جیسے کہ پہلے گذر چکی ہے تقریر اسکی حج مین اور
دوسرے لوگون نے کہا کہ بلکہ یہ عمرہ پہلے عمرے سے قضا تھا اور گنا گیا عمرہ حدیبیہ کا عمرون مین واسطے ثابت ہونے
اجر کے بیچ اسکے نہ اسلیے کہ وہ کامل ہو گیا تھا اور یہ خلاف مبنی ہے اوپر اختلاف کے بیچ واجب ہونے قضا
کے اس شخص پر جو عمرے کا احرام باندھے اور خانے کعبے مین جانے سے روکا جاوے پس کہا جمہور نے کہ واجب
ہے اس پر قربانی اور نہین قضا اوپر اسکے اور ابو حنیفہؒ سے عکس اسکا ہے اور احمد سے ایک روایت یہ ہے
کہ نہ اسپر قربانی لازم ہے اور نہ قضا اور ایک روایت یہ ہے کہ لازم ہے اسپر قربانی اور قضا اور جمہور
کی حجت یہ آیت ہے فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ یعنے اگر تم روکے جاؤ تو دو جو میسر ہو ہدی سے
اور حجت ابو حنیفہ کی یہ ہے کہ عمرہ لازم ہو جاتا ہے ساتھ شروع کرنے کے پس جب روکا جاوے تو جائز ہے واسطے
اسکے تاخیر کرنا اسکا یعنے جائز ہے اسکو ادا کرنا ساتھ دیر کے پس جب روکنا دور ہو اور راہ کھل جاوے
تو اسکو ادا کرے اور نہین لازم آتا حلال ہونے سے درمیان دو احرامون کے ساقط ہونا قضا کا اور جو
اسکو واجب کرتا ہے اسکی حجت وہ چیز ہے جو واقع ہوئی واسطے اصحاب کے اسواسطے کہ انہون نے قربانیون
کو ذبح کیا جس جگہ مین روکی گئی اور عمرہ کیا آیندہ سال مین اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ ہانک لائے
اور جو اسکو واجب نہین کہتا اسکی حجت یہ ہے کہ حلال ہونا انکا ساتھ حصر کے نہین موقوف ہے اوپر ذبح
کرنے قربانی کی بلکہ جسکے ساتھ قربانی تھی اس سے فرمایا کہ اسکو ذبح کرے اور جسکے ساتھ قربانی نہین تھی
اسکو حکم کیا کہ سر منڈا دے کہا ابن اسحاق نے کہ نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ذیقعدہ مین مثل اس مہینے
کی جس مین مشرکون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روکا تھا عمرہ قضا کا احرام باندھکر بدلے اس عمرے کے
جس سے روکے گئے تھے اسیطرح ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمرے قضا کیطرف
ذیقعدہ مین نکلے اور اسیطرح ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرہ قضیہ ذیقعدہ مین تھا اور کہا حاکم نے اکلیل مین
کہ حدیثین اس باب مین متواتر وارد ہوئی ہین کہ جب ذیقعدہ کا چاند نظر آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اپنی قضا عمرے کے واسطے احرام باندھین اور یہ کہ نہ پیچھے رہے کوئی ان مین سے
جو حدیبیہ مین حاضر ہوا سو سب لوگ نکلے مگر جو شہید ہوا اور انکے سوای اور لوگ بھی آپکے ساتھ عمرے کو نکلے
پس تھی گنتی ان کی دو ہزار سوای عورتون کے اور لڑکون کے اور اسکا نام عمرہ صلح بھی رکھتے ہین مترجم کہتا

ہون تو اسکے چار نام ہوی قضا اور قضیہ اور قصاص اور صلح (فتح) ذکرہ انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ذکر کیا ہے اسکو انس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فا مراد ساتھ اسکے وہ حدیث ہی جسکو عبدالرزاق نے اسے انس سے روایت کیا ہے کہ داخل ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین عمرۂ قضا مین **حدثنا** عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاھم علی ان یقیم بھا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ھذا ما قاضانا علیہ محمد رسول اللہ قالوا لا نقر بھذا لو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک شیئا ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی امح رسول اللہ قال علی لا واللہ لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب فکتب ھذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ السلاح الا السیف فی القراب وان لا یخرج من اھلھا باحد ان اراد ان یتبعہ وان لا یمنع من اصحابہ احدا ان اراد ان یقیم بھا فلما دخلھا ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولھا علی فاخذ بیدھا وقال لفاطمۃ دونک ابنۃ عمک حملتھا فاختصم فیھا علی وزید وجعفر قال علی انا اخذتھا وھی بنت عمی وقال جعفر ابنۃ عمی وخالتھا تحتی وقال زید ابنۃ اخی فقضی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبھت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا قال علی الا تتزوج ابنۃ حمزۃ قال انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ترجمہ براء سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ مین عمرے کا قصد کیا یعنے چھٹے سال ہجری مین سو کفار مکہ نے آپکو مکے مین جانے سے روکا اور کہا کہ ہم آپ کو مکے مین نہین جانے دینگے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح کی اسپر کہ آپ مکے مین تین دن ٹھیرین یعنے آیندہ سال کو سو جب انہون نے صلحنامہ لکھا یعنے اسکے لکھنے کا ارادہ کیا تو لکھا یہ یعنے ماقی الذہن وہ چیز ہے جسپر صلح کی محمد اللہ کے رسول نے کفار قریش نے کہا کہ ہم اسکا اقرار نہین کرتے کہ تو اللہ کا رسول ہی اور اگر ہم جانتے کہ تو اللہ کا رسول ہی تو ہم تجھکو کسی چیز سے منع نہ کرتے ولیکن تو محمد بیٹا عبد اللہ کا ہے یعنے لکھ یہ وہ چیز ہے جسپر صلح کی محمد بن عبد اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اللہ کا رسول ہون اور مین محمد بیٹا عبد اللہ کا ہون یعنے دونو صفتین آپسمین لازم ہین جدا نہین ہوتین برابر ہین کہ دونو ذکر کی جاوین یا ایک پھر آپ نے علی مرتضی

سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دے علی مرتضےؓ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین اسکو کبھی نہین مٹاؤنگا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلحنامہ لیا حضرت علی مرتضےؓ کے ہاتھ سے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوب نہین لکھہ جانتے تھے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد بن عبداللہ نے کہ مکے مین ہتیارون کو نہ لاوین مگر اسطرح کہ تلوارین غلافون مین ہون اور یہ کہ مکے والون مین سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لیجاوین اگر کوئی ارادہ کرے کہ آپکے ساتھ جاوے اور یہ کہ اگر کوئی آپکے صحاب مین سے مکے مین رہنا چاہے تو اسکو منع نہ کرین سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم (آیندہ سال کو) مکے مین داخل ہوئی اور مدت گذر گئی یعنے ٹھیرنے کی کہ تین دن قرار پائی تھی تو کفار قریش حضرت علی مرتضےؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہماری شہر سے یعنے مکے سے نکلو کہ البتہ مدت گذر گئی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے سے نکلے سو حمزہ کی بیٹی آپکے ساتھ ہوئی پکارتی تھی اے چچا اے چچا سو علی مرتضےؓ نے اسکو لیا اور اسکا ہاتھ پکڑا اور فاطمہؓ سے کہا کہ لے اپنے چچا کی بیٹی کو سو فاطمہؓ نے اسکو کجاوی مین اٹھایا سو علی مرتضیٰؓ اور زید اور جعفر اسکی پرورش مین جھگڑے یعنی ہر ایک چاہتا تھا کہ اسکو مین پالون حضرت علی مرتضیٰؓ نے کہا مین اسکو لیتا ہون اور حالانکہ وہ میری چچیری بہن ہے جعفر نے کہا کہ میری چچیری بہن ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے اور زید نے کہا کہ میری بھتیجی ہے سو حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسکو واسطے خالہ اسکے کے اور فرمایا کہ خالہ بجای مان کے ہے اور علی مرتضےؓ سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہے اور زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے علی مرتضیٰؓ نے کہا کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح نہین کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمزہؓ کی بیٹی مجھہ کو حلال نہین کہ وہ میری دودہ شریک بھائی کی بیٹی ہے **ف** جو کہا کہ جب انہون نے صلحنامہ لکھا تو ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضےؓ سے فرمایا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو سہیل کافرون کے وکیل انے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا چیز ہے و لیکن لکھہ جو ہم پہچانتے ہین باسمک اللّٰھم اور یہ جو علی مرتضےؓ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین اسکو نہین مٹاؤنگا تو شاید انہون نے سمجھا ہوگا کہ یہ امر ایجاب کے واسطے نہین اسواسطے باز رہی اسکے بجالانے سے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضےؓ سے فرمایا کہ مجھکو دکھلا حضرت علی مرتضےؓ نے آپکو دکھلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ سے مٹایا اور نسائی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضےؓ سے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ واقع ہوگا اور تو اسکو کریگا لاچار ہوکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا

طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی واسطے علی مرتضیٰ رض کے دن دونو مصنفون کے سو اسیطرح واقع ہوا اور یہہ
جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوب لکھہ نہین سکتے تھے تو احمد کی روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے محمد رسول اللہ کی جگہہ فامحی علیہ محمد بن عبد اللہ لکھا اور البتہ تمسک کیا ہے ساتھہ ظاہر اس روایت
کے ابو الولید باجی نے سو اُنہون نے دعوی کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے لکھا بعد اسکے کہ
خوب نہ لکھہ جانتے تھے سو [illegible] اہل علما نے اسکو واسطے زمانے مین برا کہا اور سب نے اسکو زندیق ٹھیرایا اور کہا
کہ یہ قول اسکا قرآن سے مخالف ہے سو حاکم وقت نے انکو جمع کیا تو غالب ہوا ابو الولید اوپر انکے ساتھہ اس
چیز کے کہ تھی نزدیک اسکے معرفت سی اور حاکم سے کہا کہ یہ قرآن کے مخالف نہین بلکہ لیا جاتا ہے قرآن کی
مفہوم سے اسواسطے کہ وہ قید ہے نفی کی ساتھہ اس چیز کے کہ قرآن کے اترنے سے پہلے ہی پس خدا نے
فرمایا وما کنت تتلو من قبله من کتاب ولا تخطه بيمينك یعنے نہ تھا تو پڑھتا اس سے پہلے کوئی کتاب
اور نہ لکھتا تھا اسکو اپنے داہنے ہاتھہ سی اور بعد اسکے کہ ثابت ہوا امی ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور قرار پایا ساتھہ اسکے معجزہ آپکا اور بیخوف ہوئے شک سے بیچ اسکے تو نہین ہے کوئی مانع اس سے کہ
پہچانین کتابت کو بعد اسکے بغیر تعلیم کے پس یہ اور معجزہ ہوگا اور کہا ابن دحیہ نے کہ ایک جماعت علما کی
ابو الولید کو اس مین موافق ہوئے ہین اور اسیطرح روایت ہی مجاہد وغیرہ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
لکھا بعد اترنے قرآن کے اوپر آپکے کہا عیاض نے کہ وارد ہوئے ہین آثار جو دلالت کرتے ہین اوپر پہچاننے
حروف خط کے اور خوب تصویر انکی کے اور وہ آثار اگرچہ ثابت نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا
ہے لیکن نہین بعید ہے کہ آپ کو لکھنے کا علم دیا گیا ہو اسواسطے کہ آپ کو ہر چیز دی گئی ہے اور جواب دیا ہی
جمہور نے ساتھہ اسکے کہ یہ حدیثین ضعیف ہین اور قصے حدیبیہ سی کہ قصہ ایک ہے اور کاتب اس مین علی
ہین اور یا البتہ تصریح کی ہے مسور کی حدیث مین کہ علی مرتضیٰ رض ہی نے صلح نامہ لکھا تھا اور کتب کے معنے ہین
کہ حکم کیا ساتھہ لکھنے کے اور یہ بہت ہی حدیثون مین جیسا کہ کتب الی قیصر وکتب الی کسری یعنے لکھا
یعنے حکم کیا ساتھہ لکھنے کی طرف قیصر کی اور کسری کی اور یا اس مین حذف ہی تقدیر اسکی یہہ ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مٹایا پھر علی کو دیا سو علی مرتضیٰ رض نے لکھا اور اگر اسکو اپنے ظاہر پر حمل کیا جاوے
تو نہین لازم آتا لکھنے اسم مبارک کے سے اس دن مین اور حالانکہ آپ خوب نہ لکھہ جانتے تھے یہ کہ لکھنے کے
عالم ہون اور امی نہ رہین اسواسطے کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ لکھنا نہین جانتے لیکن بعضے کلمون
کی صورت کو پہچانتے ہین اور انکو اپنے ہاتھہ سے خوب لکھہ جانتے ہین خاصکر نامون کو اور نہین نکلتا
وہ ساتھہ اسکے امی ہونے سے مثل بہت بادشاہون کی اور احتمال ہے کہ جاری ہوا ہو ہاتھہ آپ کا

ساتھ لکھنے کے سوقت اور حالانکہ آپ لکھنا نہین جانتے تھے پس نکلا مکتوب موافق مراد کے پس ہوگا معجزہ دوسرا اسوقت مین خاصکر اور نہین نکلتے ساتھ اسکے اپنے امی ہونے سے اور ساتھ اسی کے جواب دیا ہے ابو جعفر سمنانی نے جو ایک امام اصول کا ہے اشاعرہ مین سے اور تابع ہوا ہے اسکا ابن جوزی اور کہا سہیلی نے کہ اسپر یہ شبہ آتا ہے کہ اندرین صورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُمّی نہین رہتے حالانکہ آپ امی ہین اور سہیلی کے اس قول مین بڑی نظر ہے یعنے یہ قول اسکا ٹھیک نہین ہے اور یہ جو کہا کہ جب مدت گذر گئی یعنے گذرنے کے قریب ہوئی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو ایک روایت مین ہے کہ جب چوتھا دن ہوا تو سہیل اور حویطب آپکے پاس آئے سو دونو نے کہا کہ ہم تمکو اللہ کی قسم دیتے ہین کہ تم ہماری زمین سے نکل جاؤ سو ردکیا اسپر سعد بن عبادہ نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چپکا کیا اور کوچ کا حکم کیا اور حاکم کی روایت مین ہے کہ شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تھے اول دن مین پس پوری ہوئے تین دن مگر بیچ مانند اسوقت کے جو تیسری دن سے جس مین داخل ہوئے تھے ساتھ تلفیق کے یعنے کچھ پہلے دن سے لیا اور کچھ چوتھے دن سے لیکر تیسرا دن پورا کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اول دن مین آئے تھے قریب آدہی اسوقت کے اور حمزہ کی بیٹی کا نام عمارہ تھا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ اور زید بن حارثہ کو بھائی بنایا تھا اور عمارہ حمزہ کی بیٹی اپنی ماں کے ساتھ مکہ مین تھی اور یہ جو اُس نے کہا ای چچا اے چچا تو گویا اس نے خطاب کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اسکے واسطے تعظیم آپ کی کے نہین تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹی ہے یا بنسبت اس کے کہ اگرچہ نسبت مین آپکے چچا کی بیٹی تھی لیکن حمزہ آپکے دودھ شریک بھائی تھے اور تحقیق برقرار رکھا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر اسکے ساتھ قول اسکے کے واسطے فاطمہ کے کہ اپنی چچیری بہن کو لے اور یہ جو کہا کہ علی مرتضےٰ اور جعفر اور زید جھگڑے تو تھا جھگڑنا انکا بعد اسکے کہ مدینے مین آئے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو کس نے نکالا کہا کہ ایک مرد نے آپکے گھر والون سے اور نہین حکم کیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نکلنے اسکے کے اور سوای اسکے کچھ نہین کہ برقرار رکھا ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لینے پر باوجودیکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے شرط کی تھی کہ مکے والون مین کسی کو ساتھ نہ لیجاوینگے اگر کوئی نکلنا چاہے سو واسطے کہ انہون نے اسکو طلب نہ کیا اور نیز پہلے گذر چکا ہے شروط مین اور آیندہ بھی آویگا کہ مسلمان عورتین اس عہد مین داخل نہین تھین لیکن اترا قرآن اس مین بعد پھرنے انکے کے طرف مدینے کی اور ایک روایت مین ہے کہ جھگڑنے کے ساتھ انکی آوازین بلند ہوئین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور یہ جو علیؓ نے کہا کہ میری چچیری بہن ہے

تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میرے نکاح مین حضرت کی بیٹی ہے اور وہ اسکی زیادہ ترحقدار ہے اور واسطے
ہر ایک کے ان تینون مین سے شبہ تہا ایپر زید پس واسطے بہائی ہونے کے جسکو ذکر کیا اور سو واسطے کہ اسی نے اسکو
پہلے مکے سے نکالا تہا اور ایپر علی پس اسو واسطے کہ وہ اسکے چچیرے بہائی تہے اور اُٹہایا اسکو ساتہ بی بی اپنی کے یعنی
حضرت فاطمہ کی اور ایپر جعفر پس اسو واسطے کہ وہ اسکی چچیرے بہائی تہے اور اسکی خالہ انکے نکاح مین تہی پس ترجیح
پا ویگی یہی جانب جعفر کی ساتہہ جمع ہونے قرابت مرد اور عورت کے اس سے سوای دوسرون کے اور یہ جو کہا کہ خالہ یعنی
کی بہن بجای مان کے ہے یعنے اس حکم خاص مین اس واسطے کہ وہ قریب ہوتی ہے مہربانی اور شفقت مین اور
راہ پانے مین طرف اس چیز کی کہ سنوار ہو اولاد کو واسطے اسکے کہ دلالت کرتا ہے اسپر سیاق پس نہین حجت
ہے بیچ اسکے واسطے اس شخص کے کہ گمان کرتا ہے کہ خالہ وارث ہوتی ہے بہانجی کی اسو واسطے کہ مان وارث
ہوتی ہے اور یہ جو ایک روایت مین ہے کہ خالہ مان ہے تو اسکے معنے یہ ہین کہ وہ بجائے مان کے ہے نہ یہ کہ وہ حقیقی
مان ہے اور اس سے لیا جاتا ہے کہ خالہ پرورش مین مقدم ہے پہوپہی پر اسو واسطے کہ صفیہ عبدالمطلب کی
بیٹی یعنے اس لڑکی کی عمہ اسوقت موجود تہی اور جب مقدم کی گئی خالہ پہوپہی پر باوجودیکہ وہ قریب تر
ہے سب عصبون مین عورتون مین سے تو مقدم ہوگی اسکے غیر پر بطریق اولے اور لیا جاتا ہے اس سے مقدم کرنا
مان کی قرابتون کا باپ کی قرابتون پر اور احمد سے روایت ہے کہ پہوپہی مقدم ہے خالہ پر پرورش مین جواب
دیا گیا ہے اس قصے سے کہ پہوپہی نے پرورش طلب نہین کی اور اگر کہا جاوے کہ خالہ نے بہی طلب نہین
کی تو کہا جاویگا کہ اسکے خاوند نے تو طلب کی تہی پس جسطرح کہ جائز ہے واسطے قرابتی محضون کے یہ کہ منع کرے
حاضنہ کو جبکہ وہ نکاح کرے پس اسیطرح جائز ہے واسطے خاوند کے بہی کہ منع کرے اسکو لینے اسکے سے
پس جب واقع ہوئی رضا تو ساقط ہوا حرج اور اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین تعظیم نا جوڑنے کی
ساتہہ اس طور کے کہ واقع ہوا جہگڑا درمیان بڑون کے بیچ پہونچنے کی طرف اسکے اور یہ کہ حاکم بیان
کرے دلیل حکم کی واسطے جہگڑنے والے کے اور یہ کہ خصم اپنی حجت بیان کرے اور یہ کہ پرورش کرنے والی
عورت جب نکاح کرے ساتہ قریب محضون کے تو اسکی پرورش کا حق ساقط نہین ہوتا جبکہ پرورش کی گئی
عورت ہو واسطے لینے کے ساتہ ظاہر اس حدیث کی کہا ہے اسکو احمد نے اور نیز اس سے روایت ہے کہ نہین
فرق ہے درمیان عورت اور مرد کے اور نہین شرط ہے کہ محرم ہو لیکن شرط ہے کہ ہو امن مین اور لڑکی
کو شہوت نہ ہو اور نہین ساقط ہوتا حق پرورش کا مگر جبکہ نکاح کرے اجنبی سے اور معروف شافعیہ اور
مالکیہ سے شرط ہے ہونا خاوند کا دادا محضون کا اور جواب دیا ہے انہون نے اس قصے سے بایں طور
کہ پہوپہی نے پرورش طلب نہین کی تہی اور یہ کہ راضی ہوا تہا خاوند ساتہ ہنیہ نے اسکے کے نزدیک اسکی

اور پہر وہ شخص کہ طلب کی پرورش اسکی واسطے اسکے تہی نکاح مین پس ترجیح پائی جعفر کی جانب نے سو اسطے
کہ اس نے خالہ سے نکاح کیا تہا اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میرا اور مین تیرا ہون یعنے نسب مین اور دامادی مین
اور پہلے مسلمان ہونے مین او محبت مین اور سوائے اسکے اور نہین مراد ہے محض قرابت نہین تو جعفر
بہی اُس مین انکا شریک ہے اور یہ جو آپ نے جعفر سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہے تو اس
مین جعفر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور صورت مین تو اور اصحاب بہی آپ کے مشابہ تہے یعنے جعفر کے
سوای اور بہی بہت اصحاب تہے جنکی صورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ملتی تہی اور وہ دس سے زیادہ
ہین ان مین سے ہین حسنین اور فاطمہ اور ایہہ مشابہ ہونا خصلت اور سیرت مین پس یہ خصوصیت ہے
واسطے جعفر کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ حاصل ہوا ہے مثل اسکی واسطے حضرت فاطمہ کے سو اسطے کہ عائشہ
کی حدیث مین وہ چیز ہے جو اسکو چاہتی ہے ولیکن یہ صریح نہیں جیسا کہ جعفر کے قصے مین ہے اور یہ بڑی
فضیلت ہے واسطے جعفر کے اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا انک لعلی خلق عظیم اور یہ جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بہائی ہے یعنے ایمان مین اور ہمارا مولا ہے یعنے اس جہت سے کہ آپنے
اُسکو آزاد کیا تہا اور پہلے گذر چکا ہے کہ مولی قوم کا قوم مین سے ہے پس واقع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے خوش کرنا سب کے دلون کا اگرچہ جعفر کے واسطے حمزہ کی لڑکی کا حکم کیا اور حاصل مسئلہ یہ ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت حکم خالہ کے واسطے کیا تہا اور جعفر تابع ہے واسطے اسکے سو اسطے کہ تہا
وہ قائم بیچ طلب کرنے کے واسطے اسکے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر وہ لڑکی ہمیشہ جعفر کے
پاس رہی یہانتک کہ شہید ہوا سو وصیت کی جعفر نے ساتہ اسکے طرف علی کی پہر وہ علی کے پاس رہی
یہانتک کہ بالغ ہوئی پہر علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے دودہ بہائی کی بیٹی ہے اور رضاعت کی بحث نکاح کے
ابتدا مین آویگی (فتح) حدثنا محمد هو ابن رافع قال حدثنا سريج قال حدثنا فليح و
حدثني محمد بن الحسين بن ابراهيم قال حدثني ابي قال حدثنا فليح بن سليمان عن نافع
عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج معتمرا فحال كفار قريش بينه وبين البيت
فنحر هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على ان يعتمر العام المقبل ولا يحمل سلاحا
عليهم الا سيوفا ولا يقيم بها الا ما احبوا فاعتمر من العام المقبل فدخلها كما كان صالحهم
فلما ان اقام بها ثلاثا امروه ان يخرج فخرج ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم عمرے کیواسطے نکلے تو کفار قریش آپکے اور خانے کعبے کے درمیان حائل ہوئے یعنے مانع ہوئے سو

حضرتؐ نے اپنی قربانی ذبح کی اور سا منڈا یا حدیبیہ میں اور صلح کی اُن سے اسپر کہ آیندہ سال میں عمرہ کریں اور نہ اٹھاویں ہتیار سوائی تلواروں کے اپنے غلافوں میں اور نہ ٹھیریں اس میں مگر جتنا کہ وہ چاہیں یعنے تین دن سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیندہ سال میں عمرہ کیا سو داخل ہوئے مکے میں جسطرح ان سی صلح کی تھی سو جب اس میں تین دن ٹھیرے تو کفار مکہ نے آپ سے کہا کہ ہمارے شہر سے نکلو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے سی نکلے **ف** پہلے گزر چکا ہے بیان ہکا براکی حدیث میں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کفار مکہ نے علیؓ مرتضےٰ سی کہا کہ یہ پچھلا دن ہے تیری ساتھی کی شرط سے سو اس سے کہہ کہ یہاں سے نکل تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے **حَدَّثَنِیْ** عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰی حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا تَسْمَعِیْنَ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سی روایت ہی کہ میں عروہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا سو ناگہاں ہمنے دیکھا کہ عبداللہ بن عمرؓ عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھی ہیں پہر عروہ نے پوچھا کہ حضرتؐ نے کتنی عمرے کیے ہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ چار ایک ان میں سے رجب میں تہا پہر ہمنے عائشہؓ کی مسواک کرنے کی آواز سنی عروہ نے کہا اے ماں مسلمانوں کی کیا تم نہیں سنتی ہو جو ابو عبدالرحمٰنؓ (یہ ابن عمرؓ کی کنیت ہی) کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان کا رجب میں تہا عائشہؓ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر کہ ابن عمرؓ اس میں حاضر تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب کی مہینے میں کبھی عمرہ نہیں کیا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب ... میں گزر چکی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِکِیْنَ وَمِنْهُمْ اَنْ یُّؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہی کہا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا یعنے عمرۃ القضا تو ہمنے آپ کو مشرکوں سے اور انکی لڑکوں سے پردہ کیا اس خوف سی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیں **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ جب مکے میں آئے تو خانے کعبے کا طواف کیا سو ہم آپ پر پردہ کرتے تھے بیوقوفوں اور لڑکوں سی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندہا اور ہم نے بھی آپکے ساتھ عمرے کا احرام باندہا سو جب آپ مکے میں داخل ہوئے تو طواف کیا سو ہمنے بھی آپکے ساتھ طواف کیا پہر حضرتؐ

صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر آئے اور ہم بھی آپکے ساتھ آئے (اور ہم نے صفا اور مروہ کی سعی کی تھا اور تھی ہم پردہ کرتے آپ کو اہل مکہ سے کہ مبادا کوئی آپ کو تیر مارے (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مکے مین آئے یعنے عمرے قضا مین تو مشرکون نے کہا کہ تحقیق شان یہی کہ تیر ایک قوم آتی ہے جنکو مدینے کے تپ نے دبلا اور سست کر ڈالا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا کہ تین پھیرون مین جلدی چلین کندھے ہلا کر اور دونون رکنون کے درمیان اپنی معمولی چال سے چلین یعنے یمانی رکنون کے درمیان اور نہ منع کیا آپ کو کسی چیز نے یہ کہ حکم کرین انکو جلدی چلنے کا سب پھیرون مین مگر شفقت کرنے نے اوپر انکے اور زیادہ کیا ہے ابن سلمہ نے ایوب سے اس نے روایت کی سعید بن جبیر سے انسے ابن عباسؓ سے کہ جب آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سال مین جس مین امان مانگی تو فرمایا کہ پہلوانون کی طرح جلد چلو تاکہ مشرکین اصحاب کی قوت کو دیکھین اور مشرکین قعیقعان کیطرف تھے

ف اور ابو داؤد کی ایک روایت مین ہے کہ جب اصحاب دونو رکنون کے درمیان مشرکین سے چھپتے تھے تو اپنی معمولی چال چلتے تھے اور جب مشرکین انپر جھانکتے تھے تو جلدی چلتے تھے کندھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور آیندہ آتا ہے کہ مشرکین قعیقعان کیطرف تھے اور وہ بلند ہوتا ہے دونو شامی رکنون پر اور جو اس پر تھا وہ نہ دیکھ سکتا تھا اسکو جو دونو یمانی رکنون کے درمیان تھا اور مسلم کی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مشرکین نے کہا کہ جنکے گمان کیا تھا کہ تپ نے انکو سست کر ڈالا ہے البتہ یہ لوگ تو تیز اور مضبوط ہین (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ جلدی چلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خانے کعبے کے طواف مین اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ مشرکون کو اپنی قوت دکھاوین حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابوداؤد کی ایک روایت مین ہے

نسخہ أخبرنا

اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو محرم وبنی بھا وھو حلال وماتت بسرف وزاد ابن اسحاق حدثنی ابن ابی نجیح وابان بن صالح عن عطاء ومجاہد عن ابن عباس تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ فی عمرۃ القضاء ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور حالانکہ آپ احرام باندھے تھے اور بنا کی یعنے خلوت کی ساتھہ اسکے اور حالانکہ حلال تھی یعنے احرام مین نہ تھی اور فوت ہوئین میمونہ سرف مین اور دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نکاح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے عمرے قضا مین **ف** اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عباسؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح میمونہؓ سے کیا تھا اور ابوالاسود کی مغازی مین عروہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو میمونہ کے پاس بھیجا تاکہ اس سے نکاح کا پیغام کرین تو میمونہ نے اپنی طرف سے عباسؓ کو اختیار دیا اور اسکی بہن ام الفضل عباس کے نکاح مین تھی تو عباسؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا نکاح کر دیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سرف (ایک جگہہ کا نام ہے) مین اسکے ساتھ بنا کی اور خدا کی تقدیر سے اسکو بعد سرف ہی مین فوت ہوئین اور وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ابو رہم کے نکاح مین تھی (فتح)۔

باب غزوۃ موتۃ من ارض الشام باب ہے بیان مین جنگ موتہ کے شام کی زمین سے **ف** ابن اسحاق نے کہا کہ موتہ ایک جگہہ کا نام ہے قریب بلقاء کے اور اسکے غیر نے کہا کہ وہ دو منزلون پر ہے بیت المقدس سے اور کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہے کہ شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور وہ بادشاہ روم کیطرف سے شام پر حاکم تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو مار ڈالا جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بصری کیطرف بھیجا تھا اور ایلچی کا نام حارث تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار آدمی کا لشکر تیار کر کے اسکی طرف بھیجا آٹھوین سال ہجری مین (فتح) اور زید بن حارثہ کو انپر سردار کیا **حدثنا احمد** قال ثنا ابن وھب عن عمرو عن ابن ابی ھلال قال اخبرنی نافع ان ابن عمر اخبرہ انہ وقف علی جعفر یومئذ وھو قتیل فعددت بہ خمسین بین طعنۃ وضربۃ لیس منھا شیء فی دبرہ یعنی فی ظھرہ ترجمہ ابن ابی ہلال سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو نافع نے کہ ابن عمر نے اسکو خبر دی کہ وہ کھڑے ہوئے اسدن جعفر پر اور وہ شہید کیا گیا تھا سو مین نے اسکے بدن پر نیزے اور تلوار کے پچاس زخم گنے کوئی زخم ان مین سے اسکی پیٹھ پر [illegible] نہ تھا ان مین سے کوئی زخم بحالت پیٹھ دینے کے بلکہ سب زخم سامنے آنے کی حالت مین تھے **ف** یہ جو کہا اور خبر دی مجھ کو نافع نے تو یہ معطوف ہے محذوف چیز پر اور تائید کرتا ہے محذوف ہونے پر قول اسکا کہ ابن عمر اسدن جعفر پر کھڑے ہوئے اور حالانکہ نہین گذرا ہے اس سے پہلے اشارہ طرف جنگ موتہ کی اور مین نہین دیکھتا کسی شارح کو اسپر تنبیہ کی ہو سو مین نے

اسکو تلاش کیا یہانتک کہ خدانے اسکی مراد کھولی پس پایا مینے باب جامع الشہادتین مین سعید بن منصور کی سنن
مین سعید بن ابی ہلال سے کہ اسکو خبر پہونچی کہ ابن رواحہ پس ذکر کیا شعر اسکا کہا اس نے پس جب مسلمان کافرون
سے ملے تو لیا علم کو زید بن حارثہ نے سو وہ لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا پہر جعفر نے علم کو لیا وہ بہی لڑ کر شہید ہوا پہر
علم کو ابن رواحہ نے لیا وہ بہی شہید ہوا پہر علم کو خالد بن ولید نے لیا اور پہرا ساتہ مسلمانون کے حمیث پر
اور واقد بن عبداللہ نے مشرکون کو تیرون سے مارا یہانتک کہ خدا نے مسلمانون کو فتح دی اور کافرون کو شکست
دی کہا ابن ابی ہلال نے اور خبر دی مجہکو نافع نے پس ذکر کی یہ روایت جسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور اسکے
آخر مین اتنا زیادہ ہے کہ کہا سعید بن ابی ہلال نے اور مجہہ کو خبر پہونچی کہ البتہ دفنائی گئے اس دن جعفر اور زید
اور ابن رواحہ ایک گڑہے مین یعنے پس معلوم ہوا کہ محذوف یہ سارا قصہ ہے جو سنن سعید مین ہے (فتح)

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ مُوْتَۃَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ کُنْتُ فِیْہِمْ فِیْ تِلْکَ الْغَزْوَۃِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاہُ فِی الْقَتْلٰی وَ
وَجَدْنَا مَا فِیْ جَسَدِہٖ بِضْعًا وَّتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَۃٍ وَّرَمْیَۃٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا سو فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر سردار ہے
اور اگر جعفر بہی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے عبداللہ نے کہا کہ مین بہی اس جنگ مین انکے
ساتہ تہا سو ہمنے جعفر کو تلاش کیا یعنے بعد اسکے کہ مارا گیا سو ہمنے اسکو مقتولون مین پایا اور پائے ہمنے
اسکے بدن مین چند اور نوّے زخم نیزے اور تیر کے **ف** احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے امیرون کا لشکر بہیجا اور فرمایا کہ تمہارا سردار زید بن حارثہ ہے اور اگر زید شہید ہو تو جعفر سردار
ہے پس ذکر کی ساری حدیث اور بخاری نے اس حدیث کو یہان مختصر بیان کیا ہے اور یونس کی روایت یون ہے
کہ پس جب دشمن سے ملے تو زید نے علم کو لیا سو وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا پہر اسکو جعفر نے لیا اور ابو داؤد کی روایت
مین بنی مرہ کی ایک مرد سے روایت ہے کہا قسم ہے اللہ کی گویا مین دیکہتا ہون جعفر بن ابی طالب کو کہ اپنے گہوڑے
سے اترا سو اسکی کونچین کاٹ ڈالی گئیں پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا پہر [illegible] ثابت بن اقرم نے اور کہا کہ
صلاح کر کے کسی کو سردار بناؤ لوگون نے اسکو کہا کہ تو ہی سردار بن اس نے [illegible] کر کے خالد بن ولید
کو سردار بنایا اور طبرانی کی روایت مین ہے کہ جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوا تو [illegible] اقرم کو علم دیا گیا اس
نے خالد بن ولید کو دیا اور کہا کہ تو تم مجہ سے لڑائی کو زیادہ تر جانتے ہو اور یہہ جو کہا کہ جعفر کے بدن پر چند اور

نوے زخم تھے تو یہ ظاہر مخالف ہے پہلی روایت کی کہ اسکے بدن پر پچاس زخم تھے اور تطبیق یہ ہے کہ عدد کی واسطے کبھی مفہوم نہین ہوتا یا زیادتی باعتبار اس چیز کے ہے کہ پائی گئی اس مین تیرون کے زخم سے سو واسطے کہ یہ پہلی روایت مین مذکور نہین یا پچاس مقید ہین ساتھ ہونے انکے کے اس طور سے کہ کوئی زخم ان مین سے اسکی پیٹھ مین نہ تھا پس کبھی ہوتے ہین باقی اسکے باقی بدن مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اسنے پیٹھ پھیری ہو اور یہ محمول ہے اسپر کہ سوائی اسکے کچھ نہین کہ تیر اسکے پیچھے کی طرف سے آئے یا دونون طرف سے لیکن تائید کرتا ہے پہلے احتمال کی جو معمر کی روایت مین ہے کہ سب زخم اسکی اگلی طرف مین تھے اور یہ جو کہا کہ کوئی زخم ان مین سے اسکی پیٹھ پر نہ تھا تو اس مین بیان ہے بہت دلاوری اوسکی کا اور سامنے ہونے اسکے کا طرف کافرون کی یعنے ایسا بہادر تھا کہ کافرون کے سامنے رہا کہ اسنے جنگ مین پیٹھ نہین پھیری (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے مرنے کی خبر دی پہلے اس سے کہ انکی خبر آوے کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوا پھر جعفر نے علم کو لیا سو وہ بھی شہید ہوا پھر لیا علم کو ابن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا اور آپ کی آنسو جاری تھے یہانتک کہ لیا علم کو ایک تلوار نے اللہ کی تلوارون مین سے یہانتک کہ خدا نے انکو فتح نصیب کی **ف** ابو قتادہ کی روایت مین ہے کہ پھر لیا علم کو خالدؓ بن ولید نے اور نہ تھا وہ سردارون سے اور وہ اپنے نفس کا سردار تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی وہ ایک تلوار ہے تیری تلوارون مین سے سو تو اس کو مدد کرے گا سو اسی دن سے خالد کا نام سیف اللہ رکھا گیا یعنے اللہ کی تلوار اور ایک روایت مین ہے کہ پھر لیا علم کو سیف اللہ خالد بن ولید نے سو خدا نے انکو فتح دی اور ایک روایت مین ہے پھر لیا علم کو خالد نے بدون سرداری کے اور مراد نفی اس بات کی ہے کہ اس کا نام کہو لکہ نہین لیا گیا تھا نہین تو تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ سب لشکر نے اسکی سرداری پر اتفاق کیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکو یہ بات خوش نہ لگی کہ وے انکے پاس ہوتے واسطے اسکے کہ دیکھی انہون نے فضیلت شہادت کی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفرؓ کی اولاد کو تین دن مہلت دی پھر انکو بلایا اور کہا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا پھر حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے بیٹون کو منگوایا اور انکے سر منڈائے پھر انکے واسطے دعا کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کے مرنے کی خبر دینی جائز ہے اور نہین ہوتی یہ امر نعی سے جس سے منع کیا گیا ہے اور اسکی تقریر جنازے مین گذر چکی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معلق کرنا سرداری کا ساتھ شرط کے اور والی کرنا چند سردارون کا ساتھ ترتیب کے اور اختلاف ہے اس مین کہ کیا منعقد ہوتی ہے سرداری فی الحال یا نہین اور ظاہر یہ ہے کہ وہ فی الحال منعقد ہو جاتی ہے لیکن ساتھ شرط ترتیب کے اور بعضے کہتے ہین کہ منعقد ہوتی ہے واسطے ایک غیر معین کے اور متعین ہوتی ہے واسطے اسکے جسکو معین کرے امام ساتھ ترتیب کے اور بعضے کہتے ہین کہ فقط پہلے کے واسطے منعقد ہوتی ہے اور اپر دوسرا اس بطریق اختیار کے ہے اور اختیار امام کا مقدم ہے اس کے غیر پر اسواسطے کہ وہ عام لوگون کی بھلائی کو خوب پہچانتا ہے اور یہ کہ جائز ہے خود بخود سردار بننا لڑائی مین بغیر سردار بنانے کے کہا طحاوی نے یہ اصل ہی لیا جاتا ہے اس سے کہ واجب ہے مسلمانون پر یہ کہ آگے کرین ایک مرد کو جبکہ امام حاضر نہ ہو کہ اسکی جگہہ مین قائم ہو یہانتک کہ حاضر ہو اور اس مین جائز ہونا اجتہاد کا ہے حضرتؐ کے زمانے مین اور اس مین نشانی ظاہر ہے پیغمبری کی نشانیون سے اور فضیلت ظاہر ہے واسطے خالد بن ولید کے اور واسطے اسکے جو مذکور ہے اصحاب سے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی مرنے کی خبر دی تو ذکر کیا ہے موسی بن عقبہ نے مغازی مین کہ یعلی بن امیہ جنگ موتہ والون کی خبر لایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اگر چاہے تو تو مجھ کو خبر دے اور اگر تو چاہے تو مین تجھ کو خبر دیتا ہون یعلی نے کہا کہ آپ مجھکو خبر دیجیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ان کی خبر دی تو اس نے کہا کہ قسم ہے اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کہ آپ نے انکی حدیث سے ایک حرف اور کہتے ہین کہ جنگ موتہ مین کافر ایک لاکھ تھے۔ (فتح)

حدثنا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ابن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر آئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین

بیٹھے غمناک معلوم ہوتے تھے کہا عائشہ نے اور مین دروازے کی سوراخ سے دیکھتی تھی سو ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت جعفر کی عورتین نوحہ کرکے روتی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم کیا کہ ان کو منع کرے سو وہ مرد گیا پھر آیا سو کہا کہ البتہ مین نے ان کو منع کیا تھا وہ کہنا نہین مانتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر حکم کیا کہ ان کو جاکر منع کرے وہ گیا پھر آیا اور کہا قسم ہے اللہ کی البتہ عورتین ہمپر غالب ہوگئین یعنے رونے سے باز نہین آتی ہین عائشہ نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا انکے منہ مین خاک ڈالدے عائشہ کہتی ہین مینے کہا خدا تیرے ناک کو خاک آلودہ کرے سو قسم ہے اللہ کی تو نہین کہ کرے جو تجھ کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا اور نہین چھوڑا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج سے **ف** یہ جو کہا کہ جب ابن حارثہ وغیرہ کی مرنے کی خبر آئی تو احتمال ہے کہ ہو مراد آنا خبر کا اور بزبان قاصد کے جو لشکر کے نزدیک سے آیا اور احتمال ہے کہ مراد آنا خبر کا ہو جبرئیل کی زبان پر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث انس کی جو اس سے پہلے ہے اور یہ جو کہا کہ غمناک معلوم ہوتے تھے یعنی اسواسطے کہ ڈالی ہے خدا نے آپ مین رحمت اور یہ قضا کے ساتھ رضی ہونے کو مخالف نہین اور اس سے لیا جاتا ہے کہ ظاہر ہونا غم کا آدمی پر جبکہ اسکو کوئی مصیبت پہونچے نہین نکالتا اسکو صابر اور راضی ہونے سے جبکہ اسکا دل مطمئن ہو بلکہ کبھی کہا جاتا ہے کہ جو مصیبت کے ساتھ غمناک اور برانگیختہ ہو اور اپنے نفس کو رضا اور صبر پر مجبور کرے تو اسکا درجہ بلند تر ہے اس سے جو نہ پرواہ کرے ساتھ واقع ہونے مصیبت کے بالکل اشارہ کیا ہے طرف اسکی طبری نے اور جعفر کی عورتون سے مراد اسکی بیبیان نہین اسواسطے کہ اسما بنت عمیس کے سوای اسکی اور کوئی بی بی نہ تھی بلکہ مراد وہ عورتین ہین جو اسکی طرف منسوب تھین اور یہ جو کہا کہ عورتین ہمپر غالب ہوگئین یعنے بیچ نہ بجالانے حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اسواسطے ہے یا تو نہین تصریح کی تھی اسنے واسطے انکے ساتھ نہی شارع کے اس سے سو حمل کیا عورتون نے اسکی امر کو کہ وہ اپنی طرف سے کہتا ہے یا حمل کیا انہون نے امر کو تنزیہ پر سو بدستور وہ روتی رہین یا اسواسطے کہ وہ شدت مصیبت کی وجہ سے نہ قادر ہوئین اوپر ترک کرنے رونے کے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ نہی سوای اسکے کچھ نہین کہ واقع ہوئی ہے اسقدر سے جو زائد ہے محض رونے پر مانند نوحہ کرنے کی اور مثل اسکی اسیواسطے حکم کیا اس مرد کو ساتھ تکرار نہی کے اور بعید جانا ہے اسکو بعضون نے اس جہت سے کہ صحابیہ عورتین نہین قائم رہتی ہین حرام کام پر بعد تکرار نہی کے اور شاید انہون نے نوحہ کرنا چھوڑ دیا ہوگا اور رہتی غرض اس مرد کی اکھاڑ نا مادے کا جڑ سے سو انہون نے اسکا کہا نہ مانا لیکن قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ انکے منہ مین خاک ڈالدو دلالت کرتا ہے کہ وہ بدستور روتی رہین

اور قائم رہین حرام کام پر اور یہہ جو کہا کہ نہین چہوڑتا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو مراد عائشہؓ کی یہ ہے کہ وہ مرد اوسپر قادر نہین اور جب قادر نہین تو اس نے رنج دیا اپنے تئین اور جسکو مخاطب کرتا ہے ایک چیز مین جسکے دور کرنے پر قادر نہین اور شاید مرد نے امر سے وجوب نہ سمجہا کہا قرطبی نے کہ نہ تہا حکم واسطے مرد کے ساتھ اسکے اپنی حقیقت پر لیکن تقدیر اسکی یہ ہے کہ اگر تو اسپر قادر ہو تو یہ انکو چپکا کرا دیگا اگر تو اسکو کرے نہین تو نرمی کرنی اولی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عتاب کرنا اس شخص پر جو منع کیا جاوے برے کام سے اور وہ اس سے باز نہ آوے بلکہ اسپر اڑا ہی جاوے ساتھ اس چیز کے کہ اس کے لائق ہو اور کہا نووی نے کہ عائشہؓ کی کلام کے معنے یہ ہین کہ تو قاصر ہے قائم ہونے سے ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا تجہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے منع کرنے سے پس لائق ہے کہ خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قصور اپنے کے اس سے کہ مجہہ سے یہ کام نہین ہو سکتا تا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے کو بہیجین اور تو رنج سے آرام پاوے اور عائشہؓ کی حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین بیان کرنا اس چیز کا کہ وہ اولی ہے ساتھ مصیبت زدہ شکلون کے اور مشروع ہونا ماتم پرسی کا ہے اور پر شکل اسکی کے اور لازم کرنا آرام اور ثابت ہونیکا جواز نظر اس شخص کی ہے جسکی شان سے محجوب ہونا ہے دروازے کے سوراخ سے اور اسپر عکس اسکا لیس ممنوع ہے اور اس مین اطلاق دعا کا ہے ساتھ ایسے لفظ کے کہ نہ قصد کرے داعی واقع ہونے اسکے کو ساتھ اس شخص کے جسپر دعا کی اس واسطے کہ قول عائشہؓ کا کہ خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے مراد اس سے اسکی حقیقت نہین اور سوای اسکے کچہ نہین کہ جاری ہوئی ہے عادت عرب کی ساتھ بولنے اس لفظ کے بیچ جگہہ شتم کے ساتھ اس شخص کے کہ کہا جاتا ہے واسطے اسکے اور وجہ مناسبت کی بیچ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے مونہہ مین خاک ڈالدے سوا انکی آنکہون کے باوجودیکہ محل رونے کا آنکہین ہین اشارہ ہے کہ نہین واقع ہوئی ہے نہی محض رونے سے بلکہ قدر زائد سے اوپر اسکے چلانے اور نوحہ کرنے سے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَیَّی ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کا دستور تہا کہ جب جعفرؓ کے بیٹے کو سلام کرنے کا ارادہ کرتے تہے تو کہتے تہے سلام تجہ پر اے بیٹے دو پر والے کے **ف** پہلے گذر چکی ہے شرح اسکی جعفرؓ کی مناقب مین اور یہ کہ وہ دو نو پر اسکو اسکے دونون ہاتہہ کے کٹ جانے کے بدلے ملے تہے جنگ موتہ مین جبکہ لیا اس نے علم کو اپنے داہنے ہاتھ سے سو وہ کٹ گیا پہر اس نے اسکو اپنے بائین ہاتہہ سے لیا وہ بہی کٹ گیا اور یہ کہ روایت کی ہے نسفی نے بخاری سے کہ ہر دو طرف والے کو جناح کہا جاتا ہے اور یہ کہ اشارہ کیا اس نے کہ پر اس قصے مین اپنی

ظاہر پر نہیں کہا سہیلی نے کہ نہیں مراد ہے جَنَاحَانِ سے دو پر مانند دو پر پرند کے جیسے کہ سبقت کرتا ہے وہم طرف اسکی سو واسطے کہ آدمی کی صورت سب صورتوں سے اشرف اور اکمل ہے پس مراد ساتھ جناحین کے صفت ملکی اور قوت روحانی ہے جو جعفر کو ملی تھی اور تحقیق تعبیر کی ہے قرآن نے عضد سے ساتھ جناح کے واسطے توسع کے بیچ اس آیت کے وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ کہا علما نے فرشتوں کے پر ہیں کہ وہ صفتیں ہیں ملکی نہیں سمجھی جاتی ہیں مگر ساتھ معاینہ کے پس تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں اور نہیں معلوم ہے کہ کسی جانور پرندے کے تین پر ہوں چہ جائیکہ اس سے زیادہ ہوں اور جبکہ نہیں ثابت ہوئی کوئی حدیث اُن کی کیفیت کے بیان میں تو ہم انکے ساتھ ایمان لاتے ہیں بغیر بحث کرنے کے انکی حقیقت سے واسطے اور یہ قول سہیلی کا ہم نہیں مانتے اور جو اس نے علما سے نقل کیا ہے وہ دلالت میں صریح نہیں واسطے اس چیز کے کہ دعوی کیا ہے اس نے یعنی اسکے دعوی میں صریح نہیں اور نہیں ہے کوئی مانع حمل کرنے سے ظاہر پر مگر اسی جہت سے کہ ذکر کیا ہے اسکو سہو سے اور وہ قبیل قیاس کرنے غائب کے سے ہے حاضر پر اور یہ ضعیف ہے اور آدمی کی صورت کا سب صورتوں سے افضل ہونا نہیں منع کرتا ہے حمل کرنے خبر کے کو اسکے ظاہر پر سو واسطے کہ صورت آدمی کی باقی ہے پر ہونے کی حالت میں اور تحقیق روایت کی ہے بیہقی نے دلائل میں مرسل عاصم بن عمرو سے کہ جعفر کے دو پر یاقوت کے ہیں اور جبریل کے پروں کے حق میں ہے کہ وہ موتیوں کے ہیں روایت کیا ہے اسکو ابن مندہ نے ورقہ کے ترجمے میں (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے خالد بن ولید کو سنا کہتا تھا کہ البتہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں سو نہ باقی رہی میرے ہاتھ میں مگر ایک تلوار یمنی حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيْحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور صبر کیا میرے ہاتھ میں ایک تلوار یمنی نے **ف** اور یہ حدیث تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں نے اس میں بہت مشرکوں کو قتل کیا تھا اور تحقیق روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد نے عوف بن مالک کی حدیث سے کہ ایک یمنی مرد نے اس جنگ میں اسکا ساتھ دیا اس نے ایک رومی کو مارا اور اسکا اسباب لیا خالد بن ولید نے کہا کہ یہ اسباب بہت ہے اس نے اس سے چھین لیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

خالد کی شکایت کی سو یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تہا یہ معاملہ بعد اسکے کہ قائم ہوا خالد ساتھ سرداری
کے اور یہ ترجیح دیتا ہے اسکو کہ نہین اقتصار کیا خالد نے اوپر اکٹھے کرنے مسلمانون کے اور انکے چہوڑانے
کے بلکہ اپنے ہاتھ سے لڑا پس ممکن ہے تطبیق کما تقدم یعنے پہلے خالد نے کافرون پر حملہ کیا کافرون کو شکست
ہوئی خالد نے انکا پیچہا نہ کیا بلکہ مسلمانون کو اکٹہا کر کے پیچھے پہیرنے کو غنیمت سمجہا **حدثنی** عمران بن
میسرۃ قال حدثنا محمد بن فضیل عن حصین عن عامر عن النعمان بن بشیر قال اغمی علی
عبد اللہ بن رواحۃ فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد علیہ فقال حین
افاق ما قلت شیئا الا قیل لی انت کذالک ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو
بیماری کی شدت سے بیہوشی ہوئی تو اسکی بہن عمرہ نے رونا شروع کیا کہتی تہی اے پہاڑ ایسے ایسے
اسکی صفتین گنتی تہی جب ہوش مین آئے تو کہنے لگے کہ نہین کہی تو نے کوئی چیز مگر کہ مجہہ کو کہا گیا کہ کیا
تو ایسا ہے **ف** ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس کی بیمار پرسی کو گئے اسکو بیہوشی
ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الہی اگر اسکی موت قریب ہو تو اس کی موت کو اسپر آسان کر نہین
تو اسکو شفا دے اس نے بیماری سے کچہ خفت پائی سو کہا کہ فرشتے نے ایک لوہے کا گرز اُٹہایا اور کہتا
تہا کہ کیا تو ایسا ہے اگر مین ہان کہتا تو ریزہ ریزہ کر ڈالتا مجہہ کو ساتھ اسکے اور ابو نعیم کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے سو اس نے اسکو اپنے اوپر رونے سے منع کیا اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگا نکتہ بیچ قول اسکے کے دوسری
روایت مین کہ جب وہ مر گیا تو وہ اس پر بالکل نہ روئی واسطے بجا لانے اسکے حکم کے اور ساتھ اس زیادتی کی
یعنے جب وہ مر گیا تو اس پر بالکل نہ روئی ظاہر ہوگا نکتہ بیچ داخل کرنے اس حدیث کے اس باب مین اور یا وجہ
ہوگا رد اس شخص پر جو کہتا ہے کہ نہین مناسبت ہے واسطے داخل کرنے اس حدیث کی اس باب مین اسواسطے
کہ عبداللہ کا مرنا اس بیماری مین نہ تہا (فتح) **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا عبثر عن حصین عن
الشعبی عن النعمان بن بشیر قال اغمی علی عبد اللہ بن رواحۃ بہذا فلما مات لم تبک علیہ
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو بیہوشی ہوئی پہر یہی مضمون بیان کیا جو پہلی حدیث مین ہے
اور زیادہ کیا سو جب وہ مر گیا تو اسکی بہن اسپر نہ روئی **باب** بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ
ابن زید الی الحرقات من جہینۃ باب ہے بیچ بہیجنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسامہ بن زید کو طرف حرقات
کی کہ ایک قبیلہ ہے قوم جہینہ مین سے **ف** حرقات منسوب ہے طرف حرقہ کی اور اسکا نام جہیش بن عامر
ابن ثعلبہ بن مودعہ بن جہینہ ہے اور نام رکہا گیا اسکا حرقہ اسواسطے کہ جلایا تہا اسنے ایک قوم کو ساتھ
قتل کے اور اسمین مبالغہ کیا (فتح) اور جمع لانا حرقات کا باعتبار تعدد بطون کے ہے **حدثنی**

عمرو بن محمد قال حدثنا هشيم قال اخبرنا حصين قال اخبرنا ابو ظبيان قال سمعت اسامة بن زيد يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة فصبحنا القوم فهزمناهم ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا الله فكف الانصاري فطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا بلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قلت كان متعوذا فما زال يكررها حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت قبل ذلك اليوم ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو قبیلہ حرقہ کیطرف بھیجا یعنے انکے مارنے کو سو ہمنے صبح کیوقت انپر چڑھائی کی سو ہمنے انکو شکست دی سو مین اور ایک انصاری انکے ایک مرد کو ملے سو جب ہمنے اسکو گھیرا تو اس نے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو انصاری نے اپنے تئین روکا اور مین نے اسکو اپنا نیزہ مارا یہانتک کہ اسکو مار ڈالا سو جب ہم مدینے مین آئے تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی سو حضرت نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تونے اسکو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مین نے کہا اس نے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑہا تہا یعنے وہ دل سے مسلمان نہین ہوا تہا سو ہمیشہ رہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھر پھر کہتے اس بات کو یہانتک کہ مینے آرزو کی کہ مین اسدن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا **ف** یعنے تاکہ مسلمان کے مارنیکا گناہ میرے ذمہ نہ ہوتا مقصود آرزو اسلام کی ہے کہ اس مین ارتکاب قتل کا گناہ نہ ہو۔ نہین اس حدیث مین وہ چیز کہ دلالت کرے کہ اسامہ لشکر کا سردار تہا جیسا کہ ظاہر ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور تحقیق ذکر کیا اہل مغازی نے چھوٹا لشکر غالب بن عبداللہ لیثی کا اور یہ رمضان مین ساتوین سال ہجری مین ہے اور کہتے ہین کہ تحقیق اسامہ نے قتل کیا تہا مرد کو اس چھوٹے لشکر مین پس اگر ثابت ہو کہ اسامہ لشکر کا سردار تہا تو جو کام بخاری نے کیا ہے وہ ٹہیک ہے اسواسطے کہ نہین سردار ہوا مگر بعد شہید ہونے اپنے باپ کے جنگ موتہ مین اور یہ رجب مین ہے آٹھوین سال مین اور اگر نہ ثابت ہو کہ وہ اسکا سردار تہا تو ترجیح پاویگی وہ چیز جو کہی ہے اہل مغازی نے وسیاتی شرح حدیث الباب فی کتاب الدیات انشاء اللہ تعالے (فتح) **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال حدثنا حاتم عن يزيد بن ابي عبيد قال سمعت سلمة بن الاكوع يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات مرة علينا ابو بكر ومرة علينا اسامة وقال عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي عن يزيد بن ابي عبيد قال سمعت سلمة يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعث تسع غزوات علينا مرة ابو بكر ومرة اسامة ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جنگ کیے اور نکلا مین ان چیزون مین کہ بھیجتے تھے لشکرون سے نو جنگون

مین ایک بار صدیق اکبر ہمپر سردار تھے اور ایک بار اسامہ **حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ
غَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے ساتھ سات جنگ کیے اور جنگ کیا مین نے ساتھ ابن حارثہ کے یعنے اسامہ بن زید کو حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ہمپر سردار کیا تھا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ
فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے
روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جنگ کیے پس ذکر کیا جنگ خیبر کو اور حدیبیہ کو اور حنین کو
اور جنگ قرد کو کہا یزید راوی نے کہ مجھہ کو باقی جنگ یاد نہین رہے **ف** ایہ جنگ سلمہ کی ساتھ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پہلے گذر چکا ہے بیان انکا بیچ بیان جنگ حدیبیہ کے اور تحقیق ذکر کیا ہے اس نے
ان مین سے باب کی حدیث کی اخیر طریقے مین خیبر کو اور حدیبیہ کو اور دن حنین کو اور دن قرد کو اور کہا یزید نے
اسکے اخیر مین کہ باقی جنگ مجھہ کو یاد نہین رہے اور باقی جنگ جو یزید کو یاد نہین رہی سو وہ جنگ فتح مکہ
کا ہے اور جنگ طائف کا اسواسطے کہ اگرچہ وہ دونون جنگ حنین مین ہین لیکن وہ اسکے غیر ہین اور جنگ
تبوک کا اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب جنگون کا پچھلا جنگ ہے پس یہ ہین سات جنگ جیسا کہ ثابت
ہوا ہے اکثر روایتون مین اگرچہ پہلی روایت یعنی روایت حاتم بن اسمعیل کی جس مین نو جنگون کا ذکر ہے محفوظ
ہے پس شاید اوس نے گنا ہے جنگ وادی القری کو جو خیبر کے پیچھے واقع ہوا اور نیز شاید اس نے عمرہ قضا کو
بھی جنگ شمار کرلیا ہے جیسے کہ پہلے گذر چکا ہے بخاری کی کارگیری سے پس پورے ہوئے ساتھ اسکے
نو جنگ اور ایہر بعوث یعنے جن جنگون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہین لے گئے پس چھوٹا لشکر
صدیق کا ہے طرف بنی فزارہ کے جیسا کہ صحیح مسلم مین ثابت ہو چکا ہے اور بھیجا چھوٹے لشکر کا طرف
بنی کلاب کے ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے اور بھیجا آپ کا طرف حج کے نوین سال مین اور ایہر اسامہ پس
بھیجا گیا پہلے پہل اس جنگ مین جس کا ذکر حدیث باب مین ہے بہیجے سریہ آبنی کے اور وہ بلقا کی طرف وات
مین ہے پس واقف ہوئے ہم ان مین سے پانچ چھوٹے لشکرون پر جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے
باقی چار رہے پس چاہیے کہ استدراک کیا جاوے انکا اہل مغازی پر اس واسطے کہ نہین ذکر کیا انہون نے
سوای اسکے کہ ذکر کیا ہے ہمکو مینے بعد تتبع بلیغ کے اور احتمال ہے کہ اسمین حذف ہو تقدیر اوسکی یہ
ہے ومرۃ علینا غیرہما یعنے ایک بار انکا غیر ہمپر سردار تھا (فتح) **بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ** باب ہے بیان

مین جنگ فتح مکہ کے ف اور اس کا سبب یہ ہے کہ قریش نے توڑ ڈالا وہ عہد جو حدیبیہ مین ان کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واقع ہوا تھا یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جنگ کیا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ اس عہد مین ایک یہ شرط بھی قرار پائی تھی کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد اور عہد مین داخل ہوا چاہے سو چاہیے کہ داخل ہو اور جو قریش کے عہد مین داخل ہوا چاہے تو چاہیے کہ داخل ہو سو داخل ہوئے بنو بکر یعنے ابن عبد مناۃ قریش کے عہد مین اور داخل ہوئے خزاعہ حضرت کے عہد مین کہا ابن اسحاق نے اور جاہلیت کے وقت بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان کئی سحر کے اور لڑائیان ہو چکی تھین پھر باز رہے اس سے جبکہ ظاہر ہوا اسلام پھر جب واقع ہوئی صلح تو خروج کیا نوفل نے بنی بکر سے یہانتک کہ شب خون کیا خزاعہ کو انکے ایک پانی پر جسکو وتیر کہا جاتا تھا اور ایک مرد کو ان مین سے مار ڈالا اور بیدار ہوئے واسطے انکے خزاعہ سو دونون گروہ آپس مین لڑے یہانتک کہ داخل ہوئے حرم مین اور نہ چھوڑا انہون نے لڑائی کو اور مدد دی قریش نے بنو بکر کو ساتھ ہتیارون کے اور لڑائی کی بعضون نے ساتھ ان کے رات کو چھپ کر پھر جب لڑائی ہو چکی تو نکلا عمرو بن سالم خزاعی یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور حضرت مسجد مین بیٹھے تھے سو اس نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کیطرف ... مکہ کو فتح کیا (فتح) وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ... وَسَلَّمَ اور بیان مین اس چیز کے کہ بھیجا حاطب نے طرف مکہ والون کی خبر دیتا تھا ان کو ساتھ ... لی اللہ علیہ وسلم کے طرف انکی یعنے ان کو کہلا بھیجا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑ... ف اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے عروہ سے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا قصد ... حاطب نے قریش کیطرف لکھا ان کو خبر دیتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہا... پھر اس نے وہ خط مزینہ کی ایک عورت کو دیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین آتا ... علیہ وسلم نے عائشہؓ سے فرمایا کہ میرا سامان تیار کر اور کسی کو اسکی خبر نہ دے سو ابو بکر صد... نے بعض حال کو خلاف دستور پایا پس کہا صدیقؓ نے یہ کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہ... کہا قسم ہے اللہ کی نہین ٹوٹی صلح جو ہمارے اور انکے درمیان واقع ہوئی تھی سو یہ ... اللہ علیہ وسلم نے ذکر ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقؓ سے ذکر کیا کہ پہلے انہون نے در... پا ساتھ بند کرنے راہون کے سو بند کیگئی پس پوشیدہ ہوئی خبر اہل مکہ پر (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوا منھا قال فانطلقنا تعادی بنا خیلنا حتی اتینا الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ قلنا اخرجی الکتاب قالت ما معی الکتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لنلقین الثیاب قال فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب ابن ابی بلتعۃ الی ناس بمکۃ من المشرکین یخبرھم ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ھذا قال یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش یقول کنت حلیفا ولم اکن من انفسھا وکان من معک من المھاجرین من لھم قرابات یحمون اھلیھم واموالھم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ عندھم یدا یحمون قرابتی ولم افعلہ ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ قد صدقکم فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فقال انہ قد شھد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی من شھد بدرا قال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ السورۃ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ الی قولہ فقد ضل سواء السبیل ترجمہ حضرت علی مرتضےؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا سو فرمایا کہ چلو یہانتک کہ روضۂ خاخ میں پہونچو کہ البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس خط ہے اس سے وہ خط لے آؤ سو ہم چلے گھوڑے دوڑاتے یہانتک کہ ہم اس جگہ میں آئے سو ناگہان ہم نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہم نے کہا کہ اے عورت خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہمنے کہا کہ البتہ تو خط کو نکالیگی یا ہم تیرے کپڑے اتار ڈالیں گے یعنے اگر خط نکالتی ہے تو فبہا نہیں تو ہم تجھ کو ننگا کر دینگے تا حقیقت حال کھلجاوے سو اس نے خط کو اپنی چوٹی سے نکالا سو ہم اس خط کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو ناگہان اس میں لکھا تھا یہ خط حاطبؓ کی طرف سے ہے طرف لوگوں مشرکین مکہ کے اس حال میں کہ خبر دیتا تھا ان کو ساتھ بعضے کاموں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری طرف چڑھائی کا ارادہ رکھتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا حاطبؓ نے کہا یا حضرت مجھ پر جلدی نہ کیجیے یعنے ساتھ سزا دینے میرے کے اور حکم کرنے کے ساتھ نفاق میرے کے مقرر میں ایک شخص ہوں ملا ہوا قریش میں یعنے میں ان کا ہم قسم ہوں اور میں خاص یان میں سے نہیں ہوں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین میں سے ہیں انکے

واسطے مکہ مین قرابتی ہین مشرکین مین جوان کے بال بچون اور مالون کی نگہبانی کرتے ہین سو مین نے چاہا جبکہ فوت ہوئی مجہہ سے قرابت نسب کی بیچ قریش کے یہ کہ لون مین نزدیک انکے ہاتہہ انعام کا یعنے انپر کوئی احسان کہون کہ وہ اسکے سبب سے میرے قرابتیون کی مکے مین نگہبانی کرین اور ان کو ستاوین نہین اور نہین کیا مین نے یہ کام واسطے مرتد ہونے کے اپنے دین سے اور نہ واسطے راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مقرر اس نے تم کو سچ کہا تو حضرت عمر فاروق رضنے کہا کہ یا حضرت حکم ہو تو اس منافق کو مار ڈالون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تہا شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان والون کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے ان سے فرمایا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا سو خدا نے یہ سورہ اتاری اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمن اور اپنے دشمن یعنے کافرون کو دوست اس حال مین کہ ڈالتے ہو تم طرف انکی دوستی کو یعنے پہونچاتے ہو ہکو طرف انکی اسکے اس قول تک فقد ضل سواء السبیل **ف** اور ذکر کیا ہے بعض اہل مغازی نے کہ اس خط کی عبارت یہ تہی اما بعد حمد اور صلوۃ کے اے قریش کے گروہ پس تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آتے ہین تمپر ساتہہ لشکر کے کہ مانند رات کی ہے جو چلتا ہے مثل سیل کے پس قسم ہے اللہ کی اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے تمپر آتے تو بہی اللہ تعالی ان کو فتح دیتا اور انکے واسطے اپنا وعدہ پورا کرتا سو سنبہالو اپنے تئین والسلام اور واقدی کی روایت مین ہے کہ لکہا تہا حاطب نے طرف سہیل بن عمرو کی اور صفوان بن امیہ کی اور عکرمہ کی کہ پکارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون مین ساتہہ جہاد کے اور مین گمان کرتا ہون کہ تمہارا ارادہ رکہتے ہین اور مینے چاہا کہ مین تم پر احسان کرون (ز فتح) **بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ** جنگ فتح مکہ کا رمضان مین تہا **ف** یعنے آٹھوین سال ہجری مین اور اسکا بیان کتاب الصیام مین گذر چکا ہے اور اسی جگہہ گذر چکا ہے

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دسوین رمضان کو مدینے سے نکلے اور ابن اسحاق نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رہم کو مدینے پر حاکم کیا یعنے مکے کو جاتے وقت **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ الْمَاءَ الَّذِيْ بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ اَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جنگ رمضان مین کیا اور دوسری روایت مین ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ

رکھا یہاں تک کہ جب پہونچے کدید میں کہ پانی ہے درمیان قدید اور عسفان کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ
کھولڈالا یعنے بعد عصر کے سورج غروب ہونے سے پہلے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ افطار کیے رہے یعنے
آپ نے اسکے بعد کوئی روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ تمام ہوا حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذَٰلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ
سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ
حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ
أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم رمضان میں مدینے سے نکلے اور آپ کے ساتھ دس ہزار مرد تھے اور یہ جنگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
مدینے کی طرف ہجرت کرنے سے ساڑھے آٹھ سال پیچھے تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کے ساتھ مسلمان
تھے مکے کو چلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور جو آپ کے ساتھ مسلمان تھے وہ بھی روزہ رکھتے
تھے یہاں تک کہ کدید میں پہونچے اور کدید ایک پانی ہے درمیان عسفان اور قدید کے تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے روزہ کھولڈالا اور لوگوں نے بھی روزہ کھولڈالا کہا زہری نے کہ سوای اسکے کچھ نہیں کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھلے فعل کو لیا جاتا ہے **ف** یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے
ساڑھے آٹھ سال پیچھے تو یہ وہم ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ ساڑھے سات سال ہجرت سے پیچھے تھا اور
سوای اسکے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے وہم ہونے جنگ فتح کے سے آٹھویں سال میں اور ربیع الاول کی
درمیان سے رمضان کے درمیان تک برابر آدھا برس ہے پس ظاہر یہ ہے کہ وہ ساڑھے سات برس ہیں اور
ممکن ہے توجیہ روایت معمر کی یعنے جس میں ساڑھے آٹھ سال کا ذکر ہے ساتھ اس طور کے کہ وہ مبنی ہے
اوپر تاریخ کے ساتھ اول سال کے محرم سے پس جب داخل ہوئی دوسرے سال سے دو یا تین مہینے تو بولا گیا
اسپر سال بطور مجاز کے نام رکھنے بعض کے سے ساتھ نام کل کے اور واقع ہوگا یہ بیچ اخیر مہینے ربیع الاول
کے اور اسی جگہہ سے رمضان کے مہینے تک آدھا سال ہے یا کہا جاوے کہ تھا اخیر شعبان اس سال کا
اخیر سات برس اور آدھے برس کا ربیع الاول سے سو جب رمضان داخل ہوا تو دوسرا سال داخل ہوا اور اول سال
کا صادق آتا ہے اسپر کہ وہ اسکا سر ہے پس صحیح ہوگا کہ وہ ساڑھے آٹھ سال کے سر پر تھا اور روزے کی
شرح کتاب الصیام میں گذر چکی ہے رفتم حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَ

النَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَّمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رَاحَتِهٖ اَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ النَّاسُ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّمِ اَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان مین جنگ حنین کی طرف نکلے اور لوگ مختلف تھے بعضے روزیدار تھے اور بعضے روزیدار نہ تھے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سیدھے ہوکر بیٹھے تو دودھ یا پانی کا برتن منگوایا سو اسکو اپنی ہتیلی یا سواری پر رکھا پھر لوگون نے دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پانی پیتے ہین تو بے روزون نے روزیدارون سے کہا کہ روزہ کھولڈالو اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نکلے حضرتؐ سال فتح مکہ کے یعنے یہ واقعہ پانی پینے کا روزی مین سال فتح مکہ کے تھا جبکہ رمضان مین مدینے سے چلکر کدید مین پہونچے اور یہ حدیث مرفوع اور مرسل دونون طور سے آئی ہے **ف** کہا اسمعیلی نے کہ یہ مشکل ہے اسواسطے کہ جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھا پس یہ محتاج ہے طرف تامل کی اسواسطے کہ ذکر کیا ہے بخاری نے اس سے پہلے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے مکے کیطرف نکلے اور اسیطرح محکی ہے راوی سے کہ اس نے کہا صواب یہ ہے انه خرج الی مكة یعنے ٹھیک اسطرح سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے کیطرف نکلے یا در اصل خیبر تھا پس تصحیف ہوگیا مین کہتا ہون کہ حمل کرنا اسکا خیبر پر مردود ہے اسواسطے کہ نکلنا طرف اسکی رمضان مین نہ تھا اور اسکی تاویل ظاہر ہے اسواسطے کہ مراد ساتھ قول اسکے کے طرف حنین یعنے جو واقع ہوا پیچھے فتح مکہ کے اسواسطے کہ جب واقع ہوا وہ پیچھے اسکے متصل تو بولا کہ نکلے طرف اسکی فتح **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان مین سفر کیا سو آپ نے روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان مین پہونچے پھر پانی کا برتن منگوا کر دن کو پانی پیا تاکہ وہ لوگون کو دکھلاوین سو آپنے روزہ کھولڈالا یہانتک کہ مکے مین آئے اور ابن عباسؓ کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھا اور نہین بھی رکھا سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے **بَابٌ** اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ حضرتؐ نے فتح مکہ کے دن کس جگہہ نشان گاڑا **ف**

لِلصُّوَّامِ

یعنی بیان اس مکان کا کہ گاڑا گیا اس میں نشان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے حکم سے حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَأَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوْهُمْ فَأَخَذُوْهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى أَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ هٰهُنَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مدینے سے چلے یعنی مکے کو تو یہ خبر کفار قریش کو پہونچی سو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر دریافت کرنے نکلے سو سامنے چلے یہانتک کہ مر الظہران میں پہونچے سو ناگہان اونہوں نے آگیں دیکھیں جیسے عرفہ کی آگیں ہیں ابوسفیان نے کہا یہ آگیں کیسی ہیں البتہ یہ تو ہیں جیسے عرفہ کی آگیں ہیں بدیل نے کہا کہ قبیلہ بنی عمرو کی آگیں ہیں ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو

اس سے کمتر ہین سو دیکھا ان کو چند لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیدارون سے سو انکو پایا اور ان کو
پکڑ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو ابو سفیان مسلمان ہوا سو جب چلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ روک رکھہ ابو سفیان کو گھوڑون کی ازدحام کے پاس تاکہ مسلمانون کے
لشکر کو دیکھے سو عباسؓ نے اسکو روک رکھا اور قبیلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ گذرنے لگے لشکر لشکر
ابو سفیان پر گذرتا تہا سو ایک لشکر گذرا تو ابو سفیان نے کہا کہ اے عباسؓ یہ گروہ کون ہے عباسؓ نے کہا
یہ قوم غفار ہے ابو سفیان نے کہا مجہہ کو ان لوگون سے کیا کام یعنے مجہہ کو ان سے دشمنی نہین پہر قوم جہینہ کا
گروہ گذرا پہر ابو سفیان نے اسیطرح کہا پہر سعد بن ہذیم کی قوم گذری پہر ابو سفیان نے اسیطرح کہا پہر سلیم
کی قوم گذری پہر ابو سفیان نے اسی طرح کہا یہانتک کہ ایک بڑا لشکر سامنے سے آیا کہ ابو سفیان نے اسکی مانند
نہ دیکھا تہا ابو سفیان نے کہا یہ کون گروہ ہے عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد
ابن عبادہ تہے تو سعد بن عبادہ نے کہا ای ابو سفیان آج قتل کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا ابو سفیان
نے کہا ای عباسؓ خوب ہے دن ہلاک ہونیکا پہر ایک لشکر آیا اور وہ کمتر تہا اس مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب تہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا علم زبیرؓ کے پاس تہا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو سفیان پر گذری
تو ابو سفیان نے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسنے کیا کہا ابو سفیان
نے کہا اس نے ایسا ایسا کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد نے غلط کہا ولیکن یہ دن تو وہ ہے جس میں
خدا تعالی کعبے کی تعظیم کراوے گا اور اسدن مین کعبے پر غلاف چڑہایا جاویگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ آپ کا علم حجون (ایک جگہہ ہے معروف قریب مقبرے مکے کے) مین گاڑا جاوے کہا عروہ نے
پس خبر دی مجھکو نافع بن جبیر نے کہا سنا مین نے عباسؓ کو کہ زبیرؓ سے کہتا تہا اے ابا عبد اللہ اس جگہہ حکم کیا
تہا تجہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشان گاڑنے کا کہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسدن خالد بن
ولید کو حکم کیا کہ مکے کے ادہان سے داخل ہووے کدا کی طرف سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کدا کی
طرف سے داخل ہوئے سو ماری گئی اوسدن خالدؓ کی سوارون سے دو مرد حبیشؓ اور کرزؓ **ف** یہ حدیث امام بخاری
نے مرسل روایت کی ہے اور نہین دیکھا مینے اسکو کسی طریق سے عروہ سے موصول اور مقصود بخاری کا اس سے
وہ چیز ہے کہ باب باندہا ہے ساتھہ اسکے اور وہ اخیر حدیث کا ہے اسواسطے کہ وہ موصول ہے عروہ سے
اس نے روایت کی ہے نافع سے اس نے عباسؓ اور زبیر بن عوام سے اور یہ جو کہا کہ یہ خبر قریش کو پہونچی
تو اسکا ظاہر یہ ہے کہ پہونچی انکو خبر پہلے نکلنے ابو سفیان اور حکیم کے اور ابن اسحاق وغیرہ کے نزدیک یہ
ہے پہر مدینے سے کوچ کیا اور گھوڑون کو لیکر چلے یہانتک کہ مر الظہران مین اترے اور قریش کو ان کا

ابن ابی جہل اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور ہبار بن اسود اور حارث بن طلاطل اور کعب بن زہیر اور عورتون کا نام فتح الباری مین مذکور ہے ایک ان مین سے ہند ہے ابوسفیان کی عورت سو بعضے انمین سے مسلمان ہوئے اور بعضے کفر کی حالت مین مارے گئے اور ابن خطل کا اس باب مین ذکر آویگا اور روایت کی ہے احمد اور مسلم اور نسائی وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سامنے سے آئے اور آپنے ایک طرف خالد بن ولید کو بھیجا اور دوسری طرف زبیر کو بھیجا اور ابوعبیدہ کو ان لوگون پر بھیجا جو بغیر ہتیارون کے تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے فرمایا اے ابوہریرہؓ بلا واسطے میرے انصار کو ابوہریرہؓ نے ان کو بلایا وہ آئے اور آپکے گرد گھومے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کیا تم دیکھتے ہو طرف اوباشون قریش کی اور انکی تابعدارون کی پہر ایک ہاتہ کو دوسرے پر پہیرا یعنے ان کو کاٹ ڈالو یہانتک کہ صفا پر مجہسے ملو سو ہم چلے اور جسکو ان مین سے ہمنے چاہا قتل کیا پہر ابوسفیان آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت قریش ہلاک ہوئے انکے جوان لڑکے مارے گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے اور تحقیق تمسک کیا ہے ساتہ اس قصے کے جو کہتا ہے کہ مکہ قہر اور غلبے سے فتح ہوا اور یہ قول اکثر کا ہے اور شافعی سے روایت ہے کہ وہ صلح سے فتح ہوا اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی اس امان دینے سے اور واسطے نسبت کرنے اسکی گہرون کیطرف اہل اسکے کے اور اسواسطے کہ وہ تقسیم نہین ہوا اور اسواسطے کہ غازی لوگ اسکے گہرون کے مالک نہین ہوئے نہین تو جائز ہوتا نکالنا گہروالون کا گہرون سے اور حجت پہلون کی وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے تصریح حکم کرنے کی سے ساتہ لڑنے کے اور واقع ہونا اسکا خالد بن ولید سے اور ساتہ تصریح کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مکے مین لڑنا ایک گہڑی میرے واسطے درست ہوا اور منع کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی پیروی کرنے سے بیچ اسکے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس امر مین میری کوئی پیروی نہ کرے اور جواب دیا ہے انہون نے ترک قسمت سے ساتہ اسکے کہ وہ نہین لازم پکڑتا نہ فتح ہونے کو ساتہ قہر کے پس تحقیق کبھی فتح کیا جاتا ہے شہر قہر سے اور احسان کیا جاتا ہے اسکے اہل پر اور چھوڑے جاتے ہین واسطے ان کے گہر انکے اور غنیمتین انکی اسواسطے کہ جو زمین غنیمت کی جاوے اسکا تقسیم کرنا متفق علیہ نہین بلکہ خلاف ثابت ہے صحابہؓ سے اور جوان سے پیچہے ہین اور تحقیق فتح کیے گئے اکثر شہر غلبے سے پس نہین تقسیم ہوئے اور یہ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانے مین تہا باوجود اکثر صحابہ کے اور تحقیق زیادہ ہوا مکہ اس سے ساتہ ایک امر کے کہ ممکن ہے کہ دعوی کیا جاوے خاص ہونے اسکے کا ساتہ اسکے سوای باقی شہرون کے اور وہ یہ ہے کہ وہ عبادت کا گہر ہے اور سب مخلوقات کے عبادت کرنے کی جگہہ ہے اور تحقیق گردانا ہے اسکو اللہ تعالی نے

ادب والا گھر برابر ہے اس مین شہری اور جنگلی اور اوپر قول نووی کا کہ حجت پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیثوں
مشہورہ کے کہ حضرت نے ان سے مرالظہران مین صلح کی پہلے داخل ہونے سے مکے مین پس اس مین نظر ہے اس
واسطے کہ جسکی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے اگر مراد اسکی وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے واسطے اسکے قول حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے سے کہ جو ابوسفیان کے گھر مین داخل ہو وہ پناہ مین ہے کما تقدم اور اسیطرح قول اسکا جو مسجد
مین داخل ہو وہ پناہ مین ہے جیسا کہ ابن اسحاق کے نزدیک ہے پس تحقیق نہین نام رکھا جاتا اسکا صلح مگر جب
التزام کرے جو اشارہ کیا گیا ہے طرف اسکی بند رہنے کو قتال سے اور جو صحیح حدیثوں مین وارد ہوا ہے وہ
ظاہر ہے اس مین کہ قریش نے اسکا التزام نہین کیا اسواسطے کہ وہ لڑائی کے واسطے تیار تھی جیسا کہ ثابت
ہو چکا ہے کہ قریش نے اپنے اوباشون کو اکٹھا کیا اور کہا کہ ہم انکو آگے کرتے ہین پس اگر انکو فتح ہوئی تو ہم انکے
ساتھ ہونگے اور اگر مارے گئے تو ہم اسے یعنے حضرت کو دینگے جو انہون نے ہمسے مانگا پھر حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کیا تم اوباش قریش کیطرف دیکھتے ہو پھر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالو یہانتک کہ مجھ
سے صفا پر ملو سو جسکو ہمنے ان مین سے مارنا چاہا اسکو مار ڈالا اور اگر مراد اسکی ساتھ صلح کے واقع ہونا عقد
کا ہے ساتھ اسکے تو یہ منقول نہین اور میسر نہین گمان کرتا کہ انہون نے اسکا ارادہ کیا ہو مگر احتمال پہلا اور اس مین وہ چیز ہے جو مین
نے ذکر کی اور جو کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو امان دی اسکی دلیل ایک یہی ہے جو ابن
اسحاق کے نزدیک واقع ہوئی ہے بیچ سیاق قصے فتح کے کہ پس عباس نے کہا کہ شاید مین پاؤن بعضی لکڑی
لانیوالون کو یا دودھ والی کو یا کسی کام والی کو کہ مکے مین آوے اور ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھیرنے
کی خبر دے تاکہ آپ کی طرف نکل کر آپ سے پناہ چاہین پہلے اس سے کہ داخل ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ
مین غلبے سے پھر بعد قصے ابوسفیان کے کہا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین داخل ہو وہ امن مین ہے اور اسی کی
مانند واقع ہوا ہے نزدیک موسی بن عقبہ کے اور اس مین تصریح ہے ساتھ عام ہونے امان کے پس تھی یہ امان
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے ہر ایک شخص کے کہ نہ لڑے اہل مکہ مین سے پس اسجگہ سے کہا ہے شافعی
نے کہ تھا مکہ امن دیا گیا اور نہین فتح ہوا تھا غلبے سے اور امان مانند صلح کی ہے اور اپھر جو لڑنے کے واسطے پیش
ہوئے یا وہ لوگ جو نکالے گئے پناہ سے اور حکم ہوا انکے قتل کرنیکا اگرچہ کعبے کے پردون سے پناہ لین پس نہین
لازم پکڑتا یہ اسکو کہ مکہ غلبے سے فتح ہوا اور ممکن ہے تطبیق درمیان حدیث ابوہریرہؓ کے بیچ حکم کرنے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کے اور درمیان حدیث باب کے بیچ امن دینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
. . . . واسطے انکے ساتھ اس طور کہ
کہ ہو امن دینا معلق ساتھ شرط کے اور وہ ترک کرنا قریش کا ہے کہلکر لڑنے کو پس جب عہد اپنے طرف

گھرون اپنے کی اور رجنی ہوئے ساتھ امان مذکور کے کہ نہین لازم پکڑتا انکے او باشون کا لڑنا خالد بن ولید سے اسکو کہ مکہ غلبے سے فتح ہوا ہو اسواسطے کہ اعتبار حصول کا ہے نہ تعداد رون کا اور ساتھ اکثر کے نہ ساتھ کمتر کے اور باوجود اسکے نہین اختلاف ہے اس مین کہ نہین جاری ہوئی اس مین قسمت غنیمت کی اور نہ قید ہوا کوئی مکہ والون مین سے ان لوگون مین جو لڑنے کے ساتھ مباشر ہوا اور ابو داؤد مین جابرؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے فتح مکہ کے دن کوئی چیز لوٹی تھی اس نے کہا نہین اور سہیل کی ہے ایک گروہ نے ان مین سے ماوردی کہ بعض حصہ مکہ کا غلبے سے فتح ہوا واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے قصے خالد کے سے جو مذکور ہوا اور حق یہ ہے کہ صورت فتح ہونے اسکی کی صورت غلبے کی تھی اور معاملہ اہل اسکے کا معاملہ اس شخص کا تھا جو داخل ہوا ساتھ امان کے اور منع کیا ہے ایک جماعت نے ان مین سے ہی سہیلی ترتب ہونے عدم قسمت اسکی کو اور عدم جواز بیع گھرون اسکے کو اور اجارہ دینے اسکو اسپر کہ وہ صلح سے فتح ہوا اسپر اول وجہ پس اسواسطے کہ امام کو اختیار ہے بیچ تقسیم کرنے زمین کے درمیان غازیون کے جبکہ کھینچی جاوے کفار سے اور درمیان باقی رکھنے اسکے کے بطور وقف کے مسلمانون پر اور نہین لازم آتا اس سے منع ہونا بیع گھرون کا اور اجارہ دینا ان کا اور اسپر دوسری وجہ پس کہا بعضون نے کہ نہین داخل ہوتی زمین بیچ حکم مالون کے اسواسطے کہ جو پہلے لوگ تھے جب وہ کافرون پر غالب ہوتے تھے تو مالون کو نہ لوٹتے تھے پس آسمان سے آگ اترتی تھی اور مالون کو کھا جاتی تھی اور رہتی تھی زمین واسطے ان کے عام طور سے جیسا کہ خدا نے فرمایا اُدْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور یہ مسئلہ مشہور ہے اسکو ہم دراز نہین کرتے وقد تقدم کثیر من مباحث دور مکۃ فی باب توریث دور مکۃ رفتح، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ مین نے فتح مکہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ سورہ فتح پڑھتے تھے ترجیع سے یعنے حلق مین حرف کو دوہراتے تھے اور معاویہ راوی نے کہا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہوجاوینگے تو البتہ میں ترجیع کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل نے ترجیع کی ف ایک روایت مین ہے کہ شعبہ کہتا ہے کہ مین نے معاویہ سے کہا کہ کس طرح ہے ترجیع اسکی کہا آ آ آ تین بار اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ پڑھتا مین ساتھ اس خوش آوازی کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی ساتھ پڑھا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ

عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ اس نے فتح مکہ کے دن کہا یا حضرت آپ کل کہان اترینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے پھر فرمایا کہ وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا کسی نے زہری سے کہا کہ ابو طالب کے ترکے کا کون وارث ہوا تھا کہا عقیل اور طالب اسکے وارث ہوئے کہا معمر راوی نے زہری سے آپ کل کہان اترینگے اپنے حج مین اور یونس نے نہ حج کا ذکر کیا اور نہ فتح کے زمانہ کا **ف** یہ جو کہا کہ یا حضرت آپ کل کہان اترینگے تو اسکی شرح حج مین گذر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ عقیل اور طالب اسکے وارث ہوئے تو پہلے گذر چکا ہے حج مین زہری کی روایت سے ساتھ اس لفظ کے کہ عقیل اور طالب اسکے وارث ہوئے اور جعفر اور علی اسکے وارث نہ ہوئے اسواسطے کہ یہ دونو اسوقت مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب سوقت تک ایمان نہ لائے تھے انتہے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر مقدم ہونے حکم کے بیچ ابتدا اسلام کے اسواسطے کہ ابو طالب ہجرت سے پہلے مر گیا تھا اور احتمال ہے کہ جب ہجرت واقع ہوئی اسوقت عقیل اور طالب ابو طالب کے ترکہ پر غالب ہوئے ہوں اور تحقیق رکھا تھا ابو طالب نے ہاتھ اپنا عبداللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ کے ترکہ پر اسواسطے کہ وہ اسکا بھائی تھا اور تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک ابو طالب کے بعد مرنے اپنے دادے عبدالمطلب کے پھر جب ابو طالب مر گیا پھر ہجرت واقع ہوئی اور نہ مسلمان ہوا طالب اور متاخر ہوا اسلام عقیل کا تو غالب ہوئے وہ دونون ابو طالب کے ترکہ پر اور مر گیا طالب پہلے بدر کے اور متاخر ہوا عقیل پھر جب اسلام کا حکم قرار پایا کہ مسلمان کافر کے ترکہ کا وارث نہیں ہوتا تو بدستور ابو طالب کا ترکہ عقیل کے ہاتھ مین رہا پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف اسکی اور عقیل نے ان سب گھرون کو بیچ ڈالا تھا اور اختلاف ہی بیچ برقرار رکھنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیل کو اوپر بیچنے پر کہ خاص ہوا وہ ساتھ اسکے سو بعضے کہتے ہین کہ بطور احسان کے اسکو واسطے چھوڑا اور بعضے کہتے ہین تالیف قلب کیواسطے چھوڑا اور بعضے کہتے ہین کہ واسطے صحیح کہنے تصرفات جاہلیت کے جیسے کہ انکے نکاح صحیح ہوتے ہین اور یہ جو کہا کہ کیا عقیل نے ہماری واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے تو اس مین اشارہ ہی کہ اگر عقیل کوئی چھوڑتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مین اترتے اور اس مین تعقب ہے خطابی پر جس جگہ اسنے کہا کہ سوای اسکے کچھ نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان مین نہ اترے اسواسطے کہ وہ ایسے گھر تھے جنکو ہجرت کر ساتھ خدا کے واسطے چھوڑا تھا سو نہ مناسب جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ رجوع کرین کسی چیز مین جسکو خدا کے واسطے چھوڑا اور اسکی کلام مین نظر ہے جو پوشیدہ نہین اور ظاہر تر وہ ہے جو پہلے

پہلے بیان کیا اور یہہ کہ تحقیق جو چیز کہ خاص ہے ساتھ ترک کے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ ٹھیرنا مہاجر کا ہے اس شہر میں جس سے ہجرت کی نہ مجرد اترنا اسکا اس گھر میں کہ اسکا مالک ہے جبکہ ٹھیرے اسمین اتنی مدت جسکی اسکو اجازت ہے اور وہ حج کی عبادت کے دن ہیں اور تین دن بعد اسکے واللہ اعلم (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہہ انشاء اللہ جبکہ خدا نے مکے کو فتح کیا بنی کنانہ کا ٹیلا ہے جس جگہہ کفار قریش آپسمین ہم قسم ہوئے تھے کفر پر ف یعنے جبکہ قریش نے باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم سے کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں اور نہ ان سے شادی بیاہ کریں اور انکو پہاڑ کے ایک درے مین روکا اور اسکی شرح حج مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہہ کل انشاء اللہ بنی کنانہ کا ٹیلا ہے جس جگہہ قریش آپس میں ہم قسم ہوئے تھے ف جبکہ جنگ حنین کا ارادہ کیا یعنے بیچ جنگ فتح مکہ کے اسواسطے کہ جنگ حنین جنگ فتح مکہ کے پیچھے واقع ہوا تھا اور البتہ پہلے گذر چکی ہے یہ حدیث حج مین زہری کی روایت سے ساتھ اس لفظ کے جبکہ مکے مین جانیکا ارادہ کیا اور ان دونو روایتوں مین مخالفت نہیں ساتھ تطبیق مذکور کے لیکن اس جگہہ اسکو اس لفظ سے روایت کیا نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ یعنے کل ہم بنی کنانہ کے ٹیلے پر اترینگے اور جب آپنے یہ حدیث فرمائی اسوقت آپ منا مین تھے اور یہ دلالت کرتی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث اپنے حج مین فرمائی تھی نہ فتح مکہ مین پس یہ مشابہ ہے ساتھ اس حدیث کے جو اس سے پہلے ہے بیچ اختلاف کی اور احتمال رکھتی ہے تعدد کا واللہ اعلم کہتے ہین کہ سوای اسکی کچھ نہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ مین اترنا اختیار کیا کہ تا یاد پڑے کہ یہان کافرون نے کفر پر کمر باندھی تھی سو شکر کریں اللہ کا اس چیز پر کہ انعام کی اللہ نے اوپر آپکے فتح عظیم سے اور قدرت پانے سے مکے مین داخل ہونے پر کھلم کھلا تاکہ کافر شرمندہ ہون اور خاک آلودہ ہو ناک ان لوگون کی جنہون نے کوشش کی بیچ نکالنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے سے اور واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ درگذر کے ان لوگون سے جنہوں نے برا کیا اور مقابلہ کرنا انکا ساتھ انعام اور احسان کے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے الفتح حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

حنینا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی سو جب آپ نے اسکو اتارا تو ایک مرد آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو مار ڈال اور میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دن احرام سے نہ تھے اور اللہ خوب جانتا ہے **ف** اور ایک روایت میں ہو اتنا زیادہ ہے کہ پس وہ قتل کیا گیا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قتل کرنے ابن خطل کے اور حالانکہ وہ کعبے کے پردے پکڑے تھا اسپر کہ کعبہ نہیں پناہ دیتا اس شخص کو کہ واجب ہوا اسکا مار ڈالنا اور یہ کہ جائز ہے مار ڈالنا اس شخص کا کہ واجب ہو مارنا اسکا حرم میں اور اس استدلال میں نظر ہے اس واسطے کہ تمسک کیا ہے مخالفوں نے ساتھ اسکو کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے یہ اس گھڑی میں جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکے میں لڑنا حلال ہوا اور البتہ تصریح کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسکے کہ حرمت اسکی پھر آئی جیسے پہلے تھی اور وہ گھڑی جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے مکہ میں لڑنا حلال ہوا تھا وہ فتح کے دن کی صبح سے اسکو عصر تک تھی جیسا کہ واقع ہوا ہے نزدیک احمد کے اور عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے کعبے کے پردوں کے نیچے سے ابن خطل کو نکالا اور اسکی گردن ماری باندھ کر درمیان زمزم اور مقام ابراہیم کے اور فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اسدن کے بعد اور اسکے راوی سب ثقہ ہیں لیکن ابو معشر کے حق میں کلام ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے اور خانے کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو چبھونے لگے ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور نکل بھاگا ناحق آیا حق اور باطل کسی چیز کو از سر نو پیدا کرتا ہے اور نہ کسی چیز کو دوہراتا ہے **ف** اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پس نہ باقی رہا کوئی بت سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر کہ اپنی پیٹھ پر گر پڑا باوجودیکہ وہ زمین پر ثابت تھے اور شیطان نے انکے پاؤں سیسے سے مضبوط کیے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا واسطے ذلیل کرنے

ف ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن ۱۲

بتوں کے اور انکے پوجنے والوں کے اور واسطے ظاہر کرنے اس بات کے کہ نہ نفع دیتے ہیں اور نہ ضرر کرتے ہیں اور
نہ کسی چیز کو اپنی جان سے ہٹا سکتے ہیں اور نصب وہ بت ہیں جو خدا کے سوا پوجنے کو واسطے کھڑے کیے جاتے
تھے (فتح) **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ
الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي
الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف
لائے تو خانے کعبے میں داخل ہونے سے انکار کیا اور حالانکہ اس میں بت تھے سو حکم کیا ان کے نکال ڈالنے
کا سو نکال گئے پس نکالی گئی صورت ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ کی اور انکے ہاتھ میں فال کے تیر تھے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر البتہ انکو معلوم ہے کہ ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ نے کبھی تیروں سے
فال نہیں لی پھر خانے کعبے میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کی طرفوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز نہ پڑھی **ف**
ازلام وہ تیر تھے کہ کفار نیکی بدی میں انکے ساتھ فال لیتے تھے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حکم کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انکے پس اوندھے ڈالے گئے اپنے موہنوں پر اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
انہوں فرمایا اللہ مشرکوں کا ناس کرے ابراہیمؑ نے کبھی پانسوں سے فال نہیں لی پھر زعفران منگایا ان صورتوں کو لگا کر مٹایا اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اس میں نماز پڑھنی مکروہ ہے واسطے ہونے اسکے کی جگہ گمان
شرک کی اور تھا اکثر کفر پہلی امتوں کا تصویروں کی جہت سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے عمرؓ کو حکم کیا کہ کعبے میں جا کر سب تصویروں کو مٹا ڈالیں عمر فاروقؓ نے سب تصویروں کو مٹا ڈالا اور اسامہؓ
کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانے کعبے میں داخل ہوئے اور اس میں ابراہیمؑ کی صورت دیکھی
اور اسکو پانی سے مٹا ڈالا تو یہ حدیث محمول ہے کہ جس نے اسکو پہلے مٹایا تھا کچھ اثر اسکا اس پر پوشیدہ رہا تھا اور
ابن عائذ کے مغازی میں ہے کہ حضرت عیسےؑ اور انکی ماں کی صورت باقی رہی تھی یہاں تک کہ دیکھا انکو بعض
اس شخص نے جو غسان کے نصاریٰ سے مسلمان ہوا پھر جب ابن زبیرؓ نے خانے کعبے کو ڈھایا یعنے از سر نو بنانے
کے واسطے تو دونو جاتی رہیں انکا کوئی نشان باقی نہ رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ کعبے کے جلائے جانے کے وقت جاتی
رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے ان لوگوں کو جو ایسی چیزوں کی
تصویریں بناتے ہیں جو پیدا نہیں کر سکتے اور باقی شرح حدیث کی حج میں گذر چکی (فتح) **بَابُ** دُخُولِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے میں اونچان کی طرف سے **ف** یعنی وقت فتح کرنے اسکے کے اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن داخل ہوئے بڑی عاجزی سے وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ سامنے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح کے دن مکہ کی اونچان سے اپنی اونٹنی پر سوار تھے اپنے پیچھے اسامہ کو چڑھائے تھے اور آپ کے ساتھ بلال تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ تھے کعبے کے دربانوں سے یہاں تک کہ اونٹنی کو مسجد میں بٹھلایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کو حکم کیا کہ کعبے کی کنجی لاوے، تو اس نے کنجی لا کر دروازہ کھولا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہ اور بلال اور عثمان تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت ٹھیرے رہے پھر باہر تشریف لائے سو لوگ آگے پیچھے دوڑے سو سب سے پہلے ابن عمر داخل ہوئے سو بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا اور اس سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی سو اشارہ کیا اس نے طرف اس مکان کے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ کہتا ہے کہ مجھ کو اس سے یہ پوچھنا یاد نہ رہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھیں **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم کیا کہ خانے کعبے کی کنجی لاوے عبدالرزاق اور طبرانی نے زہری سے مرسل روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عثمان بن طلحہ سے کہا کہ میرے پاس کنجی لا وہ گیا اس نے بہت دیر کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے منتظر تھے یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکتا تھا اور فرماتے تھے کس چیز نے اسکو روکا سو آیا یہ مرد اسکی طرف دوڑا اور کنجی عثمان کی ماں کے پاس تھی وہ کہتی تھی کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کنجی لی تو پھر تمکو کبھی نہ ملیگی سو وہ ہمیشہ اس سے مانگتا رہا یہاں تک کہ اس نے کنجی دی وہ اسکو لایا اور خانے کعبے کا دروازہ کھولا گیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے پھر باہر تشریف لائے اور پانی پلانے کی جگہ کے پاس بیٹھے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم قوم ہیں ثبت لنصیب بہت زیادہ تر تعین کہ ہمکو پیغمبری اور سقایہ اور کنجی برداری ملی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ کی اس بات

مکروہ جانا پہر عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجی دی اور ایک روایت مین ہی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اترے اور لوگ با اطمینان
ہوئے تو نکلے یہانتک کہ خانہ کعبے مین آئے اور اسکے گرد طواف کیا پہر جب طواف سے فارغ ہوئے تو عثمان کو بلا کر
اس سے کنجی لی اور کعبے کا دروازہ کھولکے اسکے دروازے پر کھڑے ہوئے پھر کہا کہ اے گروہ قریش کے تمکو کیا
گمان ہے کہ مین تمہارے ساتھ کرونگا انہون نے کہا کہ بہتر بہائی اور بہتر بہائی کا بیٹا فرمایا جاؤ تم آزاد
ہو پھر بیٹھے تو حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جمع کرو ہمارے واسطے دربانی کو اور پانی پلانے کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو کنجی دی اور فرمایا کہ لے یہ ہمیشہ تیرے پاس رہیگی اور مین نے یہ
تم کو نہین دی ولیکن خدا نے تمکو دی نہ چھینے گا اسکو تمسے کوئی مگر ظالم روایت کیا ہے اسکو ابن اسحاق اور
ابن عائذ نے اور ایک روایت مین ہے کہ طلحہ کی اولاد کہتے تہے کہ نہ کھولین گے کعبے کو مگر وہی سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس سے کنجی لی اور اسکو اپنے ہاتھ سے کھولا (فتح) **حدثنا** حدثنا الهیثم بن خارجة
قال حدثنا حفص بن میسرة عن هشام بن عروة عن ابیه ان عائشة اخبرته ان النبی صلی
الله علیه وسلم دخل مکة عام الفتح من کداء التی باعلی مکة تابعه ابو اسامة ووهیب فی کداء
ترجمہ عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکے مین داخل ہوئے کدا کی طرف سے جو مکے
کی اونچان مین ہے **حدثنا** عبید بن اسمعیل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه دخل
النبی صلی الله علیه وسلم عام الفتح من اعلی مکة من کداء ترجمہ عروہ سے روایت ہی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ کی اونچان سے داخل ہوئے کدا کی طرف سے **باب** منزل النبی صلی
الله علیه وسلم یوم الفتح باب ہی بیان مین اس جگہ کے جس مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن اترے
تہے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبة عن عمرو عن ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد
انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی غیر ام هانئ فانها ذکرت انه یوم فتح مکة
اغتسل فی بیتها ثم صلی ثمان رکعات قالت لم اره صلی صلاة اخف منها غیر انه یتم الرکوع
والسجود ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہی کہ نہین خبر دی ہمکو کسی نے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت
کی نماز پڑہتے دیکھا ہو سوا ام ہانی کے سو مقرر اس نے ذکر کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ
کے دن اسکے گھر مین غسل کیا پہر آٹھ رکعتین پڑہین ام ہانی نے کہا کہ نہین دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ کوئی نماز اس سے زیادہ تر ہلکی پڑہی ہو سوائے اسکے کہ رکوع سجود کو پورا کرتے تہے **ف**
پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے تہے اور اس حدیث مین ہے کہ ام ہانی کے گہر مین
اترے تہے اور اکلیل مین ام ہانی سے روایت ہی کہ فتح کے دن میرے پاس اترے تہے اور اس مین کوئی مخالفت اور

سوا معلوم سکے کچھ نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے گھر مین اترے تھے پھر پہرے سے طرف اس جگہہ کی جہان آپ کا خیمہ گاڑا گیا تھا نزدیک شعب ابوطالب کے اور وہ مکان وہ ہے جس مین مشرکون نے مسلمانون کو بند کیا تھا اور روایت کی ہے واقدی نے جابر سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہہ جبکہ خدا ہمپر مکے کو فتح کریگا وہ ٹیلا ہے جس جگہہ ہم قسم ہوئے کفار کفر پر مقابل دری ابوطالب کی جس جگہہ انہون نے ہمکو بند کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت مکے کے گھرون مین داخل ہوئے **باب** یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور شاید بخاری نے اسکے واسطے بیاض چھوڑا ہوگا پس نہ متفق ہوا واسطے اسکے واقع ہونا اس چیز کا کہ اسکے مناسب ہے (فتح) **حَدَّثَنِیْ** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود مین کہتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ یعنے پاک ہے تو اے اللہ اے رب ہمارے اور ساتھ حمد تیرے کے الٰہی مجھ کو بخشدے **ف** اس حدیث کی شرح نماز کے بیان مین گذر چکی ہے اور وجہ داخل ہونے اسکی اس جگہہ وہ چیز ہے جو تفسیر مین آویگی کہ نہین پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز بعد اسکے کہ اتری آپ پر یہ آیت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ مگر کہ اس مین یہ دعا کہتے تھے (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا الْفَتٰی مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاھُمْ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَعَانِیْ مَعَھُمْ قَالَ وَمَا رُئِیْتُہٗ دَعَانِیْ یَوْمَئِذٍ اِلَّا لِیُرِیَھُمْ مِنِّیْ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَّحْمَدَ اللّٰہَ وَنَسْتَغْفِرَہٗ اِذْ نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَیْنَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا نَدْرِیْ وَلَمْ یَقُلْ بَعْضُھُمْ شَیْئًا فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَکَذَاکَ تَقُوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ ھُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَہُ اللّٰہُ لَہٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَکَّةَ فَذَاکَ عَلَامَةُ اَجَلِکَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھکو اپنی مجلس مین بدری بزرگون کے ساتھ داخل کرتے تھے تو بعضون نے کہا کہ تو اس جوان کو ہمارے ساتھ کیون داخل کرتا ہے اور ہمارے بیٹے اسکی مانند ہین سو عمر فاروقؓ نے کہا کہ مقرر یہ ان لوگون مین سے ہے جنکی فضیلت تمکو معلوم ہے کہا ابن عباسؓ نے سو عمر فاروقؓ ایکدن ان کو بلایا اور مجھ کو بھی انکے ساتھ بلایا اور نہین گمان کرتا تھا مین

اسکو کہ بلایا ہو مجھکو اسدن مگر تا کہ اُنکو میرے بعضی فضیلت کی کھلا دی سو عمرؓ نے کہا کہ کیا کہتے ہو تم اس آیت کی تفسیر مین کہ جب آوے مدد اللہ کی اور فتح اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ کے دین مین فوج فوج یہانتک کہ سورہ کو ختم کیا سو کہا بعضون نے کہ ہمکو حکم ہوا کہ اللہ کی حمد کرین اور اس سے بخشش مانگین جب کہ ہمکو مدد ہوئی اور فتح نصیب ہوئی اور بعضون نے کہا کہ ہم کو اس کے معنے معلوم نہین اور بعضون نے کچھ بھی نہ کہا تو عمرؓ نے مجھ سے کہا کہ اے ابن عباسؓ کیا اسیطرح تو کہتا ہے مین نے کہا نہین کہا سو تو کیا کہتا ہے مین نے کہا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ہے یعنے مراد اس سورہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ہے جو خدا نے آپ کو معلوم کروائی جب آوے مدد اللہ کی اور فتح فتح مکہ کی تو یہ نشانی تیری موت کی ہے پس پاکی بول اپنے رب کی خوبیان اور بخشش مانگ اس سے بیشک وہ ہے معاف کرنیوالا کہا عمرؓ نے نہین جانتا مین اس سے مگر تو جانتا ہے

ف یہ حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی **حدثنا** سعيد بن شرحبيل قال حدثنا الليث عن المقبري عن ابي شريح العدوي انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لي ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناي ووعاه قلبي وابصرته عيناي حين تكلم به انه حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله فلم يحرمها الناس لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الاخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرا فان احد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له ان الله اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ماذا قال لك عمرو قال قال انا اعلم بذلك منك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة **ترجمہ** ابو شریح سے روایت ہے کہ اس نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ لشکرون کو مکے کی طرف بھیجتا تھا اے سردار مجھ کو حکم ہو تو مین تجھ سے ایک حدیث بیان کرون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے اگلے دن فرمائی ہے دونون کان میرے اسکو سنا اور میرے دل نے اسکو یاد رکھا اور میری دونون آنکھ نے آپ کو دیکھا جبکہ آپنے اسکے ساتھ کلام کیا مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے آدمیون نے اسکو حرام نہین کیا سو جو مرد کہ خدا اور قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اسکو حلال نہین کہ اس مین خون کر یعنے وہان کسی کو قتل کرے اور نہ مکے کا درخت کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا اور تم کو حکم نہین دیا اور مجھکو بھی دن کی ایک ہی ساعت تک اجازت ہوئی تھی پھر اسکی حرمت پلٹ آئی آج

جیسی کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین وہ غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دیوین تو کسی نے ابو شریح سے پوچھا کہ عمرو نے تجھکو کیا کہا کہا اسنے کہا کہ ای ابو شریح مین اسکو تجہ سے زیادہ تر جانتا ہون مقرر حرم نہین پناہ دیتا گنہگار کو اور نہ خونی کو اور نہ تقصیری کو **ف** عمرو کا یہ کلام ظاہر مین حق ہے لیکن مراد اسکی اس سے باطل ہے اسواسطے کہ ابن زبیرؓ نے کوئی خون نہین کیا تھا اور نہ کوئی گناہ جو موجب حد ہو **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہی کہ اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فتح مکہ کے دن فرماتے تھے اور آپ مکے مین تھے کہ مقرر خدا اور اسکے رسول نے شراب کا بیچنا حرام کیا **ف** اس حدیث کی شرح بیع مین گذر چکی ہے **بَابُ** مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ٹہیرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ مین فتح کے دنون مین **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹہیرے ہم نماز کو قصر کرتے تھے **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انیس[19] دن مکے مین ٹہیرے دو رکعتین پڑہتے تھے یعنی نماز کو قصر کرتے تھے **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین انیس دن ٹہیرے ہم نماز کو قصر کرتے تھے کہا ابن عباسؓ نے اور ہم قصر کرتے ہین انیس دن تک یعنی جب کہ انیس دن تک ٹہیرین اور جب ہم انیس دن سے زیادہ ٹہیرتے ہین تو پوری نماز پڑہتے ہین **ف** ظاہرا یہ دونو حدیثین یعنے انسؓ کی اور ابن عباسؓ کی آپسمین معارض ہین اور اصل اعتقاد یہ ہے کہ انسؓ کی حدیث تو حجۃ الوداع مین ہے اسواسطے کہ حجۃ الوداع ہی ہے وہ سفر جس مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین دس دن ٹہیرے تھے اسواسطے کہ چوتھے دن داخل ہوئے اور چودہوین دن نکلے اور اصل حدیث ابن عباسؓ کی پس وہ فتح مکہ مین ہے اور پہلے بیان کیا ہے مین نے اس کو باب قصر الصلوۃ مین ... دکی سبب مین نے اس جگہ قصر بہ ساتہ اسکے کہ انسؓ کی حدیث سوای اسکے کچہ نہین کہ

حجۃ الوداع میں ہے اور شاید داخل کیا ہے اسکو بخاری نے اس باب میں واسطے اشارت کرنے کیطرف اُس چیز کی کہ میننے ذکر کی اور واقع ہوا ہے بیچ روایت اسماعیلی کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں دس دن ٹھیرے نماز کو قصر کرتے تھے اور اسیطرح ہے بیچ باب قصر الصلوۃ کے اور وجہ سے یحیے بن ابی اسحاق سے نزدیک بخاری کے اور وہ سیرے قول کی تائید کرتی ہے اسواسطے کہ مدت ٹھیرنے انکے کی بیچ سفر فتح کے یہانتک کہ مدینے کی طرف پھرے اتنی دن سے زیادہ ہے (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور ساقط ہوا ہے نسفی کی روایت میں سے پس ہو گئیں حدیثیں اسکی منجملہ پہلے باب کے اور مناسبت اسکی واسطے اسکے ظاہر نہیں اور شاید بخاری نے اسکے واسطے بیاض چھوڑا ہوگا کہ اس میں ترجمہ لکھے پس نہ اتفاق ہوا اور مناسب واسطے ترجمہ اسکے وہ شخص ہے جو فتح مکہ میں حاضر ہوا (فتح) وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو عبداللہ بن ثعلبہ نے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال اسکے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا **ف** ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ سے کہ اسنے سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ اس نے ایک رکعت وتر پڑہی **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ ترجمہ زہری سے روایت ہے اس نے روایت کی سنین ابی جمیلہ سے کہا زہری نے خبر دی ہمکو ابو جمیلہ نے اور ہم ابن مسیب کے ساتھ تھے کہا ابو جمیلہ نے کہا کہ مقرر اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا اور فتح مکہ کے سال آپ کے ساتھ نکلا یعنے واسطے جہاد کے **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْحَى اللهُ كَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْسَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ ترجمہ ایوب سے روایت ہے اس نے روایت کی ابو قلابہ سے اس نے عمرو بن سلمہ سے ایوب کہتا ہے کہ ابو قلابہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تو عمرو سے نہیں ملتا کہ تو اس سے حال پوچھے کہ تم کسطرح مسلمان ہوئے کہا سو مین اس سے ملا مینے اس سے پوچھا عمرو نے کہا کہ ہم پانی پر تھے لوگون کی گذرگاہ مین اور ہم پر سوارون کا قافلہ گذرتا تھا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جاتے وقت سو ہم اُن سے پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے لوگون کا کیا حال ہے لوگون کا کیا حال ہے اس مرد کا سو کہتے تھے کہ وہ کہتا ہے کہ خدا نے اسکو بھیجا ہے اسکی طرف وحی کی خدا نے اسطرح وحی کی سو مین اس کلام کو یاد رکھتا تھا سو جیسے میرے سینے مین پڑا جاتا یعنے جمع ہوجاتا اور عرب کے لوگ اپنے مسلمان ہونے مین فتح مکہ کی منتظر تھے کہ اگر مکہ فتح ہوگیا تو ہم مسلمان ہوجاوین گے نہین تو نہین پس کہتے تھے کہ اسکو اپنی قوم کے ساتھ چھوڑ دو سو مقرر اگر وہ انپر غالب ہوا تو وہ سچا پیغمبر ہے سو جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے مسلمان ہونے مین جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہونے مین جلدی کی پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا تو کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ مین سچے پیغمبر کے نزدیک سے تمہارے پاس آیا ہون سو فرمایا کہ فلان نماز فلان وقت مین پڑھو اور فلان نماز فلان وقت پڑھو یعنے پانچون وقت کی نماز بتلائی سو جب نماز کا وقت آوے تو چاہیے کہ کوئی تم مین سے اذان دیا کرے اور چاہیے کہ جو تم مین زیادہ قرآن جانتا ہو وہ امام بنے سو انہون نے دیکھا سو مجھ سے زیادہ تر قرآن کسی کو یاد نہ تھا اس واسطے کہ مین راہ چلنے والے سوارون سے قرآن سیکھتا تھا سو انہون نے مجھکو اپنا امام بنایا اور میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور مجھپر ایک چادر تھی جب مین سجدہ کرتا تھا تو وہ مجھ سے سمٹ جاتی تھی تو ایک عورت نے قوم مین سے کہا کہ کیا ہم سے اپنے قاری کے چوتڑ نہین ڈھانکتے سو انہون نے کپڑا خرید کر میرے واسطے ایک کرتا بنایا سو مین کسی چیز سے خوش نہین ہوا جیسے مین اس کرتے سے خوش ہوا ف یہ جو کہا کہ خدا نے اسطرح وحی کی مراد حکایت کرنی اس چیز کی ہے کہ تھی خبر دیتے انکو لوگ ساتھ اسکے اس چیز سے کہ سنا تھا اسکو قرآن سے اور یہ جو کہا کہ کیا حال ہے اس مرد کا یعنے اور کیا حال ہے عرب کا ساتھ اسکے اور ابوداؤد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مین لڑکا یاد رکھنے والا تھا سو مین نے قرآن مین سے بہت کچھ یاد کرلیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے سو مین کسی مجمع مین حاضر نہین ہوا مگر کہ مین ان کا امام تھا اور اس حدیث مین حجت ہے واسطے شافعیہ کے بیچ جائز ہونے امامت اس لڑکے کے کہ تمیز رکھتا ہو فرض نماز مین یعنے اگرچہ

نابالغ ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف مشہور ہے اور نہین انصاف کیا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ یہ کام انہون نے اپنی اجتہاد سے کیا تہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسپر اطلاع نہین ہوئی اسواسطے کہ وہ شہادت نفی کی ہے اور اسواسطے کہ نہین واقع ہوتی ہے تقریر وحی کی زمانے مین ناجائز چیز پر جیسا کہ استدلال کیا ہے ابو سعید اور جابر رضی نے واسطے جائز ہونے عزل کے اسوجہ سے کہ انہون نے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین کہا اور اگر منع ہوتا تو قرآن مین اس سے منع کیا جاتا اور اسیطرح نہین انصاف کیا اس شخص نے جو استدلال کرتا ہے ساتہ اسکے کہ نماز مین ستر کا ڈہانکنا نہین شرط ہے واسطے صحیح ہونے اسکی کے بلکہ وہ سنت ہو اور کافی ہے بدون اسکے اسواسطے کہ یہ واقعہ حال کا ہے پس احتمال ہے کہ ہو بعد معلوم کرنے انکے کے ساتہ حکم کے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ (وَلِيدَةِ) وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بہائی سعد کو وصیت کی تہی یہ کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا لے لیوے اور کہا عتبہ نے کہ مقرر وہ میرا بیٹا ہے سو جب حضرت فتح کے دن مکے مین تشریف لائے تو سعد نے زمعہ کی لونڈی کا بیٹا لیا اور اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا اور عبد بن زمعہ بہی اسکے ساتہ آیا سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ یہ میرے بہائی کا بیٹا ہے اس نے مجہکو وصیت کی تہی کہ وہ اسکا بیٹا ہے عبد بن زمعہ نے کہا یا حضرت یہ میرا بہائی ہے زمعہ کا بیٹا ہے اسکے بچہونے پر پیدا ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی طرف نظر کی سو ناگہان دیکہا کہ وہ سب لوگون مین عتبہ کے ساتہ زیادہ تر مشابہ ہے

توحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ واسطے تیرے ہے اور تیرا بھائی ہے اس سبب سے کہ وہ اسکے بستر پر پیدا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سودہ اس سے پردہ کر بسبب اس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اسکی ساتھ عتبہ کے ابن شہاب کہتا ہے کہ عائشہؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا بستر والی کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ہے ابن شہاب نے کہا کہ ابو ہریرہ اسکو پکار کر کہتے تھے یعنی اس حکم کو کہ لڑکا بستر والی کا ہے اور زانی کو پتھر ہے **ف** اس حدیث کی شرح فرائض میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور غرض اسکے بیان اشارہ ہے طرف اسکی کہ یہ قصہ فتح مکے کے بعد واقع ہوا **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزہری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان امرأۃ سرقت فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح ففزع قومہا الی اسامۃ ابن زید یستشفعونہ قال عروۃ فلما کلمہ اسامۃ فیہا تلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتکلمنی فی حد من حدود اللہ قال اسامۃ استغفر لی یا رسول اللہ فلما کان العشی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد فانما اہلک الناس قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد والذی نفس محمد بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلک المرأۃ فقطعت یدہا فحسنت توبتہا بعد ذلک وتزوجت قالت عائشۃ فکانت تاتی بعد ذلک فارفع حاجتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چوری کی جنگ فتح میں سو اسکی قوم گھبرا کر اسامہ بن زیدؓ کے پاس آئی سفارش چاہنے کو یعنے اقامت حد میں سو جب اسامہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے حق میں سفارش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ رنگین ہوا سو فرمایا کہ کیا تو مجھ سے کلام کرتا ہے ایک حد میں خدا کی حدوں میں سے اسامہؓ نے کہا یا حضرت میرے واسطے بخشش مانگیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر سے پیچھے خطبے کو کھڑے ہوئے سو خدا کی تعریف کی جو اسکے لائق ہے پھر فرمایا پھر بعد حمد اور صلوۃ کے پس سوا اسکے کچھ نہیں کہ اسی نے تو ہلاک کر ڈالا انکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب ان میں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب ان میں کوئی غریب مسکین چوری کرتا تو اس پر چوری کی حد کو قائم کرتے یعنے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی چوری کرے تو البتہ اسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا

سو اسکا ہاتھ کاٹا گیا سو خوب ہوئی توبہ اسکی بعد اسکے اور اس نے نکاح کیا کہا عائشہؓ نے سو وہ اسکے بعد میرے
پاس آتی تھی سو مین اسکی حاجت کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچاتی تھی **ف** اس حدیث کی صورت
مرسل کیطرح ہے لیکن اسکے اخیر مین وہ چیز ہے جو چاہتی ہے کہ وہ عائشہؓ سے ہے واسطے قول عروہ کے اسکے
اخیر مین کہ عائشہؓ نے کہا کہ وہ اسکے بعد میرے پاس آتے تھے سو مین اسکی حاجت کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس پہونچاتی تھی اور غرض اسکی اس جگہہ اشارہ کرنا ہے کہ یہ قصہ فتح مکہ مین واقع ہوا (فتح) **حَدَّثَنَا عَمْرُو**
ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخِيْ بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِيْ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ
ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا فَقُلْتُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَ
الْجِهَادِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ اَكْبَرَهُمَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ **ترجمہ** مجاشع
سے روایت ہو کہ مین فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کو لایا مینے کہا یا حضرتؐ مین اپنے بھائی کو آپکے پاس لایا
ہون تاکہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت والے ثواب کو لے گئے
جو اس مین تھا مینے کہا آپ اس سے کس چیز پر بیعت کرتے ہین فرمایا مین اس سے اسلام اور ایمان اور جہاد پر بیعت
کرتا ہون سو مین اسکے بعد ابو معبد سے ملا اور وہ دونو مین بڑا تھا سو مین نے اس سے یہ حدیث پوچھی اس نے کہا
مجاشع سچا ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ
عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْطَلَقْتُ بِاَبِيْ مَعْبَدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ
اَبَا مَعْبَدٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ اَنَّهُ جَاءَ بِاَخِيْهِ
مُجَالِدٍ **ترجمہ** مجاشع سے روایت ہو کہ مین اپنے بھائی ابو معبد کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف
چلا تاکہ وہ آپ سے ہجرت پر بیعت کرے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذر چکی ہجرت واسطے ہجرت والوں
کے یعنے ہجرت کا ثواب وہی لے گئے مین اس سے بیعت کرتا ہون اسلام اور جہاد پر پھر مین ابو معبد سے ملا
(یہ ابو عثمان راوی کا قول ہے) سو مین نے اس سے یہ حدیث پوچھی اس نے کہا مجاشع سچا ہے **ف**
ہجرت کا بیان جہاد کے ابتدا مین گذر چکا ہے **حَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُهَاجِرَ اِلَى الشَّامِ
قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَّاِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ
النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ

(مجالد بضم المیم)

الیوم او بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمرؓ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شام کیطرف ہجرت کرون اس نے کہا نہین ہے ہجرت ولیکن جہاد ہو چل اور اپنے نفس کو پیش کر یا خبردار کر پس اگر تو کوئی چیز پاوے یعنے جہاد سے تو کر نہین تو پھر آ اور دوسری روایت مین ہے کہ مجاہد کہتا ہے کہ مین نے ابن عمرؓ سے کہا ابن عمر نے کہا کہ نہین ہجرت آج یا بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل اسکے **حدثنا** اسحاق بن یزید قال حدثنا یحیی بن حمزۃ قال حدثنی ابو عمرو الاوزاعی عن عبدۃ بن ابی لبابۃ عن مجاھد بن جبیر المکی ان عبد اللہ ابن عمر کان یقول لا ھجرۃ بعد الفتح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے **حدثنا** اسحاق بن یزید قال حدثنا یحیی بن حمزۃ قال حدثنی الاوزاعی عن عطاء بن ابی رباح قال زرت عائشۃ مع عبید بن عمیر فسألھا عن الھجرۃ فقالت لا ھجرۃ الیوم کان المؤمن یفر احدھم بدینہ الی اللہ والی رسولہ مخافۃ ان یفتن علیہ فاما الیوم فقد اظھر اللہ الاسلام فالمؤمن یعبد ربہ حیث شاء ولکن جھاد ونیۃ ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ مین عبید کے ساتھ عائشہؓ کی زیارت کی عبید نے اس سے ہجرت کا حکم پوچھا عائشہؓ نے کہا آج ہجرت نہین زبلکہ حال یون ہے کہ مسلمان اپنا دین لیکر خدا اور اسکے رسول کیطرف بھاگتا تھا فتنے فساد کے خوف سے اب آج کے دن پس خدا نے اسلام کو غالب کیا سو مسلمان اپنے رب کی عبادت کرے جہان چاہے ولیکن جہاد اور نیت باقی ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے **حدثنا** اسحاق قال حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی حسن بن مسلم عن مجاھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفتح فقال ان اللہ حرم مکۃ یوم خلق السموات والارض فھی حرام بحرام اللہ الی یوم القیمۃ لم تحل لاحد قبلی ولا تحل لاحد بعدی ولم تحلل لی قط الا ساعۃ من الدھر لا ینفر صیدھا ولا یعضد شوکھا ولا یختلی خلاھا ولا تحل لقطتھا الا لمنشد فقال العباس بن عبد المطلب الا الاذخر یا رسول اللہ فانہ لا بد منہ للقین والبیوت فسکت ثم قال الا الاذخر فانہ حلال وعن ابن جریج اخبرنی عبد الکریم عن عکرمۃ عن ابن عباس بمثل ھذا او نحو ھذا رواہ ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے یعنے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ مقرر خدا نے مکے کو حرام کیا جس دن آسمانون اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے ساتھ حرام کرنے خدا کے قیامت تک مجھ سے پہلے کسی کو اس مین لڑنا حلال ہوا اور نہ مجھ سے

پیچھے کسی کو حلال ہوگا اور نہین حلال ہوا مجہکو اس مین لڑنا کبھی مگر ایک گھڑی بہر زمانے سے سو اسکا شکار جانور نہ ہانکا جاوے اور اسکا درخت نہ توڑا جاوے اور اسکا سبزہ نہ کاٹا جاوے اور اسکے گری پڑی چیز کسی کو لینی درست نہین مگر جو اسکو لوگون مین مشہور کرے تو عباسؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ مگر اذخر کی گہاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی چارہ اس سے واسطے لوہار کے اور گہرون کے کہ انکی چہتون پر ڈالا جاتا ہے سو حضرتؐ چپ رہے پہر فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے اور روایت ہے ابن جریج سے اس نے کہا خبر دی مجہکو عبدالکریم نے عکرمہ سے اس نے روایت کی ابن عباسؓ سے مثل اس کی اور روایت کیا ہے اسکو ابوہریرہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے خطبہ مذکور کو اور موصول کیا ہے اسکو کتاب العلم مین اور اول حدیث کا یہ ہے کہ مقرر خدا نے مکے سے ہاتہی والون کو روکا اور اپنے پیغمبر کو اور مسلمانون کو اوسپر غالب کیا اور اسکی شرح اسی جگہہ گذر چکی ہے (فتح) **باب** قول اللہ تعالی وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ باب ہے بیان مین اس آیت کے اور دن حنین کے جب اترائے تم اپنی بہتایت پر پہر نہ ہٹایا اس نے تمسے کچہ اور تنگ ہوگئی تمپر زمین ساتہ اپنی فراخی کے پہر پہرے تم پیٹہہ دیکر پہر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر غفور رحیم تک **ف** حنین ایک نالا ہے ذی المجاز کے پہلو مین قریب طائف کے درمیان اسکے اور درمیان مکہ کے چند اور دس میل ہین عرفات کی جہت سے کہا ابوعبید بکری نے نام رکہا گیا ساتہ اسم حنین بن قانیہ کے کہا اہل مغازی نے نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف حنین کے چہٹی شوال کو اور بعضے کہتے ہین کہ رمضان سے دو راتین باقی تہین اور تطبیق دی ہے بعضون نے ساتہ اس طور کے کہ شروع کیا آپنے ساتہ نکلنے کے رمضان کے اخیر مین اور چلے چہٹی شوال کو اور رہا پہونچنا آپ کا اسکی دسوین کو اور اسکا سبب یہ ہے کہ مالک بن عوف نضری نے جمع کیا ہوازن کے قبیلون کو اور موافقت کی اسکو اسپر ثقفیون نے اور قصد کیا لڑنے کا مسلمانون سے سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف چڑہائی کی اور روایت کی ہے عمر بن شبہ نے کتاب مکہ مین عروہ سے کہ اوس نے ولید کو لکہا اسپر بعد حمد و صلوۃ کے پس تحقیق تونے مجہکو لکہا ہے فتح مکہ کا قصہ پوچہنے کو سو اس نے ذکر کیا واسطے اسکے وقت اسکا سو حضرتؐ اس سال مکے مین آدہا مہینا ٹہیرے اس سے ... یہانتک کہ آپکو خبر آئی کہ قوم ہوازن اور ثقیف حنین مین اترے ہین حضرتؐ سے لڑنے کا ارادہ رکہتے ہین اور انکا رئیس عوف بن مالک ہے اور ابوداؤد مین سہل بن

ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف چلے اور سیر کو دراز کیا سو ایک مرد آیا اس نے کہا کہ میں تمہارے آگے چلا تھا یہانتک کہ مین فلانے فلانے پہاڑ پر چڑھا لکا سو ناگہان مین نے دیکھا کہ ہوازن اپنے اونٹون اور بکریون کے ساتھ حنین مین جمع ہوئے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کل مسلمانون کی غنیمت ہوگی انشاء اللہ تعالی اور یہ جو کہا کہ دن حنین کی تو روایت کی ہے یونس بن بکیر نے بیچ زیادات المغازی کے کہ ایک مرد نے حنین کے دن کہا کہ نہ مغلوب ہونگے ہم آج کم ہونے کے سبب سے تو یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دشوار گذری سو شکست ہوئی اور یہ جو کہا کہ پھر تم بھاگے پیٹھ دیکر تو اسکا بیان باب کی حدیثون کی شرح مین آویگا انشاء اللہ تعالے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ رَأَيْتُ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** اسماعیل سے روایت ہے کہ مین نے عبداللہ بن ابی اوفی کے ہاتھ مین زخم کا نشان دیکھا سو مین نے کہا کہ یہ نشان کیسا ہے اس نے کہا یہ زخم مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگا تھا مین نے کہا کیا تو جنگ حنین مین حاضر تھا اس نے کہا ہان اور اس سے پہلے بھی **ف** اور مراد اسکی ساتھ ماقبل کے وہ چیز ہے جو حنین کے پہلے ہے جنگون سے اور اول جگہ حاضر ہونے اسکے کی حدیبیہ ہے اور واقف ہوا مین اسکی بعضی حدیثون مین ابی حبیب پر جو دلالت کرتی ہے کہ وہ جنگ خندق مین بھی موجود تھا اور وہ خود بھی صحابی ہے اسکا باپ بھی صحابی ہے (فتح) **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ **ترجمہ** ابی اسحاق سے روایت ہے کہ مین نے براء سے سنا اور حالانکہ اسکے پاس ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ اے ابا عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) کیا تو نے حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی سو براء نے کہا کہ ایپر مین سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہین پھیری لیکن جلدی کی جلد بازہ مسلمانون نے سو قوم ہوازن نے انکو تیرون سے مارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان اسکی باگ پکڑے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مین پیغمبر ہون اس مین کچھ جھوٹ نہین مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون **ف** ہوازن ایک بڑی قوم ہے عرب کی قومون مین سے اس مین کیی شاخین ہین اور یہ جو براء نے کہا کہ ایپر مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

تو پتیہ حنین پہیری تو بغل گیر ہی جواب براء کا اثبات فرار کو واسطے انکے یعنے اسکے جواب سے معلوم ہوتا ہو
کہ صحاب بہاگ گئے تہے لیکن نہ سب کے سب بلکہ جو حدیثین کہ اس قصے مین وارد ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے
کو سب نہین بہاگے تہے اور مراد اسکی یہ ہے کہ اطلاق سائل کا سب کو شامل ہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بہی واسطے ظاہر روایت دوسری کے اور ممکن ہے تطبیق درمیان دوسری اور تیسری کے ساتھ
حمل کرنے سعیت کو اوپر اس چیز کے کہ پہلے شکست کی ہے سو جلدی کی طرف مستثنے کرنے اسکی پہر اسکو
واضح کیا اور ختم کیا حدیث اپنی کو ساتھ اس طور کے کہ اس دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر سخت
کوئی نہ تہا اور احتمال ہے کہ سائل نے لیا ہو تعمیم کو اس آیت سے ثم ولیتم مدبرین سو بیان کیا براء
نے واسطے اسکے کہ یہ وہ عام ہے جس سے مراد خصوص ہے اور جو مسلمان اوس دن بہاگ گئے تہے انکا عذر یہ ہے
کہ دشمن گنتی مین مسلمان سے دو گنے تہے اور اکثر اور تحقیق بیان کیا ہے شعبہ نے تیسری حدیث مین بیچ ہمراہ
مذکور کے کہا کہ قوم ہوازن تیر انداز تہی سو انہون نے انکو تیرون سے مارا تو جلد باز مسلمانون کے پاؤن اکھڑ گئے
اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے جابر وغیرہ سے بیچ سبب شکست انکی کے امر دوسرا اور وہ یہ ہے کہ مالک بن عوف
ہوازن وغیرہ کو لیکر مسلمانون سے پہلے حنین مین جا اترا سو وہ مستعد اور تیار ہو بیٹہے نالی کی تنگ جگہون
مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب صبح کے اندہیری مین آئے یہانتک کہ اس مین اترے
تو انکے آگے سوار اٹہے اور انپر حملہ کیا اور مسلمان الٹے بہاگے اور مسلم وغیرہ مین انس سے روایت ہے
کہ ہمنے مکے کو فتح کیا پہر ہمنے حنین کا جہاد کیا سو آئے مشرکین خوب صفین باندہکر پہلے سوارون کی
صف تہی پہر پیادہ پا لڑنے والون کی پہر عورتون کی پیچہے ان کے پہر بکریان پہر اونٹ کہا اور ہم بہت
آدمی تہے اور ہمارے سوارون کی داہنی طرف مین خالد بن ولید تہے سو ہمارے سوار ہمارے پیچہے پناہ
پکڑتے تہے سو کچہ دیر نہ ہوئی کہ ہمارے سوار الٹ گئے اور بہاگے گنوار اور جنکو تو جانتا ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ سامنے آئی قوم ہوازن ساتھ بال بچون اپنے کے اور اونٹون اپنے کے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار مرد تہے اور آپکے ساتھ طلقا تہے سو بہاگے لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنہا باقی رہے اور اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ایک جماعت اصحاب کی ثابت رہی سو دونو مین تطبیق یہ ہے کہ باقی رہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تنہا آگے بڑہے دشمن کی طرف منہ کیے اور جو آپکے ساتھ ثابت رہے تہے وہ آپ کے پیچہے تہے
یا تنہا ہونا بسبب مباشرت لڑائی کے ہے اور ابو سفیان وغیرہ آپ کی خدمت کرتے تہے ساتھ تہامنے خچر
کے اور ماخذ اسکی کے اور روایت کی ہے ترمذی نے ساتھ سند حسن کے ابن عمر سے کہ البتہ ہمنے اپنے

تکین جنین کے دن دیکھا اور نہ تہے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سو آدمی یعنے سو سی کم تہے اور یہ اکثر عدد ہی
جسپر مین واقف ہوا کہ حنین کے دن ثابت رہی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین ابن مسعود رضی سے ہے کہ مین جنگ
حنین کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو لوگون نے آپ سے پیٹھ پھیری اور مہاجرین اور انصار
مین سے اسّی مرد آپکے ساتھ ثابت رہی سو ہم اپنے قدمون پر قائم رہے ہمنے پیٹھ نہین پھیری اور یہی ہین
وہی لوگ جنپر خدانے اپنی تسکین اُتاری ان مین سے ہین عباسؓ اور فضل بن عباسؓ اور علیؓ اور ابو سفیانؓ اور
ربیعہ اور اسامہ اور ایمنؓ اور مہاجرین سے ابو بکرؓ اور عمرؓ وغیرہم اور کہا طبری نے کہ منع وہ بھاگنا ہے جس
مین پہرنے کی نیت نہ ہو اور یہ موافق ہو نا واسطے کثرت کی پس وہ مانند پناہ پکڑنے کی طرف ایک گروہ کے اور
یہ جو کہا کہ ابو سفیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کی چوٹی تہامے تہے تو ایک روایت مین ہے کہ مشرکین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سفید خچر پر تہے اور ابو سفیان اسکو کہینچتے
تہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خچر سے اُترے اور مدد مانگی کہا علماء نے بیچ سوار ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر
پر اس دن دلالت ہی اور پر نہایت دلاوری اور ثابت رہنے کے اور مدد مانگی یعنے کہا الٰہی اپنی مدد اُتار اور مسلم
مین عباسؓ سے روایت ہی کہ مین حنین کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تہا سو مین اور ابو سفیانؓ
آپکے ساتھ رہے ہمنے آپ کا ساتھ ایک دم نہین چھوڑا سو مسلمان پیٹھ دیکر بہاگے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی خچر کو ایڑ لگانے لگے عباسؓ نے کہا اور مین اسکی لگام پکڑے تہا اسکو روکتا تہا تاکہ جلدی نہ کرے
اور ابو سفیان اسکی رکاب پکڑے تہا اور ممکن ہے تطبیق کہ ابو سفیان پہلے اسکی باگ پکڑی تہا جب حضرت نے
اسکو ایڑ لگا کر مشرکین کیطرف ہانکا تو عباسؓ دوسرے اسکی لگام کو روکنے کیواسطے پکڑا اور ابو سفیانؓ
نے اسکی لگام چھوڑ کر اسکی رکاب پکڑی واسطے تعظیم عباس کے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تہے اور
حضرت نے جو یہ شعر پڑہا تو علماء نے اسکے کئی جواب دیے ہین ایک یہ کہ یہ غیر کی نظم ہے اور تہا اس مین انت
النبی لا کذب انت ابن عبد المطلب پس ذکر کیا اسکو ساتھ لفظ انا کے دونو جگہون مین اور ایک یہ
کہ نہین ہوتا ہے شعر یہانتک کہ تمام ہو قطعہ اور یہ تہوڑے کلمے ہین اور انکا نام شعر نہین رکہا جاتا اور ایک
یہ کہ یہ کلام وزن کے ساتھ نکلا ہے اور نہین قصد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسکے شعر کا اور
یہ جواب اعدل ہے سب جوابون سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکلام مین دادا کا نام لیا اپنے باپ
کا نام نہین لیا تو گویا کہ یہ واسطے مشہور ہونے عبد المطلب کے ہے لوگون مین اسواسطے کہ اسکی عمر بڑی تہی
اور لوگون مین نیک نام تہا بخلاف عبد اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ کے کہ وہ جوانی کی حالت مین
مر گئے تہے اسیواسطے اکثر عرب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عبد المطلب کا بیٹا بلاتے تہے اور بعضے کہتے

ہین اسواسطے لوگون مین مشہور تہا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک مرد پیدا ہوگا (جو پیغمبر ہوگا) لوگون کو خدا کی طرف بلا دیگا اور خدا اسکے ہاتہ پر خلقت کو ہدایت کریگا اور خاتم الانبیا ہوگا اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دادا کا نام لیا تاکہ یاد کرے جسکو جو بہچانتا تہا اور البتہ یہ انکے درمیان مشہور تہا اور ذکر کیا ہے اسکو سیف بن ذی یزن نے قدیم زمانے مین واسطے عبد المطلب کے پہلے اس سے کہ نکاح کرے عبد اللہ حضرت کی ماں آمنہ سے اور مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ کرنی تہی اپنے اصحاب کو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہونگے اور انجام آپ کو فتح ہوگی تاکہ قوی ہون دل انکے جب پہچانین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہین بہاگے نہین اور یہ جو فرمایا کہ اس مین کچہ جھوٹ نہین تو اس مین اشارہ ہے کہ صفت نبوت کے ساتھ جھوٹ محال ہے پس گویا کہ آپنے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اور پیغمبر جھوٹ نہین بولتا سو مین جھوٹا نہین اس بات مین جو کہتا ہون تاکہ بہاگون اور مجھکو یقین ہے کہ جو خدا نے مجھکو مدد کا وعدہ دیا ہے وہ حق ہے پس نہین جائز ہے مجہ پر بہاگنا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ مین سچ مچ پیغمبر ہون اسمین کچہ جھوٹ نہین اور مسلم کی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی خچر کو ایڑ لگا کر کفار کیطرف چلایا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباسؓ پکار و درخت والون کو یعنے جن لوگون نے جنگ حدیبیہ مین درخت کے نیچے جانبازی کی بیعت کی تہی عباسؓ کی آواز بہت بلند تہی سو مین نے بہت بلند آواز سے پکارا کہ کہان ہین درخت والے کہا پس قسم ہے اللہ کی جب انہون نے میری آواز سنی تو پہرے جیسے گائے اپنے بچون کیطرف پہرتی ہے سو کہا انہون نے لبیک لبیک یعنے ہم حاضر ہین خدمت مین حاضر ہین سو مسلمان اور کافر آپس مین لڑنے لگے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کی اور آپ اپنی خچر پر سوار تہے جیسے کوئی لڑائی کی طرف دوڑتا ہے تو حضرت نے فرمایا یہ وقت ہی تنور کے بہڑکنے کا یعنے تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گہمسان کی لڑائی ہوئی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند سنگریزے کفار کی طرف پہینکے یہ فرمایا کہ کفار بہاگے قسم ہے رب کعبے کی سو ہمیشہ مین انکا کام پست دیکھتا رہا یہانتک کہ ان کو شکست ہوئی (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہی کہ کسی نے براءؓ سے کہا اور مین سنتا تہا کہ کیا تم جنگ حنین کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہاگ گئے تہے سو اس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹہ نہین پہیری اسکا سبب یون ہے کہ قوم ہوازن تیر انداز تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اس مین کچہ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا

کا بیان ہون حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ قَالَ اِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے کہ اس نے براءؓ سے سنا اور حالانکہ قیس کے ایک مرد نے اس سے پوچھا کہ کیا تم حنین کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے تھے براءؓ نے کہا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے قوم ہوازن تیر انداز تھی اور جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وے بھاگے سو ہم غنیمتوں پر پڑے سو انہوں نے ہمکو سامنے سے تیر ماری (اور مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے) اور البتہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان اسکی لگام پکڑے تھا اور حضرت فرماتے تھے کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین کہا اسرائیل اور زہیر نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خچر سے اترے **ف** یعنے ان دونون نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسکے اخیر مین اتنا لفظ زیادہ کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خچر سے اُترے اور مسلم مین سلمہؓ ابن اکوع سے روایت ہے کہ جب مشرکون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیرا تو آنحضرت صلعم خچر سے اترے اور مٹی کی ایک مٹھی لیکر کافرون کے سامنے ہوئے اور انکے منہون مین ماری سو نہین پیدا کیا خدا نے ان مین سے کوئی آدمی مگر کہ اسکی دونوں آنکھہ کو مٹی سے بھر دیا ساتھہ اس مٹھی کے سو بھاگے کافر شکست کھا کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بار کافرون کی طرف مٹھی پھینکی ایک بار مٹی کی اور ایک بار کنکرون کی ایک بار خچر کے اوپر اور ایک بار اس سے اتر کے خچر پر اپنے ساتھی سے مٹی لیکر ماری اور اُتر کے اپنے ہاتھہ سے مٹھی لیکر ماری پس یہ ہے وجہ تطبیق کے درمیان مختلف حدیثون کے اور حدیث مین کئی فائدے ہین خوب ادب کرنا کلام مین اور اشارہ ہے طرف حسن سوال کے ساتھہ خوب جواب کے اور مذمت خود پسندی کی اور یہ کہ جائز ہے منسوب کرنا اپنے تئین طرف باپ دادون کے اگرچہ کفر کی حالت مین مر گئے ہون اور نہی اس سے محمول اسپر ہے کہ لڑائی سے خارج ہو اور مثل اسکی ہے رخصت اترنے کی لڑائی مین سوائے غیر اسکے کے اور جواز تعرض کا طرف ہلاک ہونے کی خدا کی راہ مین اور نہین کہا حاق کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کی مدد کا یقین تھا اللہ وہ حق ہے سو واسطے کہ ابو سفیان آپکے ساتھ ثابت رہا آپ کی خچر کی لگام پکڑے اور رہین وہ یقین مین مثل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور البتہ شہید

ہوا اس حالت میں امین اور اس میں سوار ہونا خچر کا ہے واسطے اشارت کی طرف زیادہ ثابت رہنے کی واسطے
کہ سواری نر کی جگہہ گمان تیاری کی ہو واسطے بھاگنے کے اور پیٹھ دینے کے اور جبکہ سردار لشکر کا ثابت
رکھے اپنے نفس کو اور نہ بھاگنے کے تو ہوگا یہ زیادہ تر باعث واسطے تابعداروں اس کے کے اوپر ثابت
رہنے کے اور اس میں مشہور کرنا رئیس کا ہے اپنے نفس کو واسطے مبالغہ کے دلاوری میں اور بے پروائی کے
ساتھ دشمن کے (فتح) **حدثنا** سعید بن عفیر قال حدثنی لیث قال حدثنی عقیل عن
ابن شہاب ح وحدثنی اسحاق قال حدثنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابن اخی ابن
شہاب قال محمد بن شہاب وزعم عروۃ بن الزبیر ان مروان والمسور بن مخرمۃ اخبراہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ہوازن مسلمین فسألوہ ان یرد
الیہم اموالہم وسبیہم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی من ترون
واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال وقد
کنت استانیت بکم وکان انظرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضع عشرۃ لیلۃ حین
قفل من الطائف فلما تبین لہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر راد الیہم الا
احدی الطائفتین قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسلمین
فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم قد جاؤنا تائبین وانی قد
رایت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب
منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل فقال
الناس قد طیبنا ذلک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری
من اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع
الناس فکلمہم عرفاؤہم ثم رجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ انہم
قد طیبوا واذنوا ہذا الذی بلغنی عن سبی ہوازن **ترجمہ** مروان اور مسور سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنے خطبہ کیواسطے جبکہ آپ کے پاس ہوازن کے ایلچی مسلمان
ہو کر آئے سو انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ ہمارے مال اور قیدی ہمکو پھیر دیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انہسے فرمایا کہ تم میرے ساتھ کے لشکر کو دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات بہت پسند ہے سو تم دو
سو انہسے ایک چیز اختیار کرو یا جورو لڑکی لو یا مال اور البتہ میں نے تمہاری انتظار کی تھی اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے چند اور دس راتیں انکی انتظار کی جبکہ طائف سے پلٹے سو جب ظاہر ہوا واسطے
انکے

لئکے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین پہیرینے والے ان کو مگر ایک چیز تو اونہون نے کہا کہ ہم اپنی جورو لڑکی
لینی اختیار کرتے ہین تو حضرت مسلمانون مین کہڑے ہوئے سو خدا کی تعریف کی جو اسکے لائق ہے پہر فرمایا کہ
حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ تمہاری بہائی آئے توبہ کر کے یعنے مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مین
نے یہ بہتر جانا ہے کہ انکی قیدی انکو پہیر دون سو جس شخص کو تم مین سے یہ بات اچہی لگے تو چاہیے کہ اسپر
عمل کرے یعنے اپنے حصے کے قیدی بے عوض پہیر دیوے اور جو شخص تم سے چاہے کہ اپنے حصے پر بنا
رہے یہانتک کہ ہم اسکو بدلا دیوین اس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے
یعنے بشرط عوض کے دیوے تو اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم اس مین خوش ہوئے یعنے قیدیون کے پہیر دینے
مین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین سے کس نے اجازت دی اور کس
نے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہارے چودہری تمہارا حال ہم سے بیان کرین سو انکے چودہریون نے
ان سے کلام کیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف پہرے سو انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر
دی کہ سب راضی ہوئے اور اجازت دی کہا زہری نے یہ ہے جو پہونچا ہم کو ہوازن کے قیدیون کے
حال سے **ف** فتح مکہ کے بعد جنگ حنین مین ہوازن کی قوم سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لڑے ہوازن
کو شکست ہوئی انکے جورو لڑکے پکڑے آئے اور انکا مال بہی قابو مین آیا اول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے چند اوپر دس دن انکی انتظار کی کہ اگر وہ قوم مسلمان ہووین تو انکے قیدی اور مال ان کو پہیر دیوین
اتنے دن انکے قیدی اور مال مسلمانون مین تقسیم نہ کیے جب انکے آنے مین دیر ہوئی تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے انکے مال اور قیدی لشکر مین تقسیم کر دیے بعد اسکے وے لوگ جو مسلمان ہوئے آئے اور
اپنے مال اور قیدی مانگنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چیز اختیار کرو یا قیدی یا مال
انہون نے اپنے قیدی لینے اختیار کیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لشکر کو رضی کر کے ان کی
جورو لڑکے پہیر دیے **ف** بیان کیا ہے اس قصے کو موسی بن عقبہ نے ساتہ درازی کے اور اسکا لفظ
یہ ہے کہ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شوال مین طائف سے جعرانہ کیطرف پہرے اور وہان ہوازن کے
قیدی تہے اور ہوازن کے ایلچی مسلمان ہو کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان مین انیس ۱۹
مرد انکے سردارون مین سے تہے سو وے مسلمان ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پہر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا سو کہا کہ یا رسول اللہ جو قیدی تم نے پائے ان مین ہماری مائین اور بہنین
اور پہوپہیین اور ماسیین ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے لوگون سے مانگونگا
اور البتہ تمہارے مال اور بچے جورو لڑکے تقسیم ہو چکے ہین سو دو چیزون مین سے کون چیز تمہارے نزدیک

محبوب تر ہے قیدی یا مال اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہماری جورو لڑکی ہمکو محبوب تر ہین اور نہین کلام کرتے ہم بکری مین اور نہ اونٹ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بنی ہاشم کے واسطے ہے وہ تمہارے واسطے ہے اور مین تمہاری واسطے مسلمانون سے کلام کرون گا سو تم ان سے کلام کرو اور اپنے اسلام کو ظاہر کرو سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی تو وے کہڑے ہوئے سو انکے خطیبون نے کلام کیا سو بہت عمدہ کلام کیا اور رغبت دلائی مسلمانون کو اپنے قیدیون کی پہیر دینے مین پہر ان کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے سو انکی سفارش لی اور مسلمانون کو اسکی رغبت دلائی اور فرمایا کہ جو بنی ہاشم کا حصہ تہا سو مین نے انکو پہیر دیا اور انکا خطیب جس نے خطبہ پڑہا تہا زہیر بن صرد تہا اور یہ جو فرمایا کہ مین نے تمہاری انتظار کی تہی یعنے قیدیون کے تقسیم کرنے مین دیر کی تہی تا کہ تم حاضر ہو سو تم نے دیر کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قیدیون کو بے تقسیم کے چہوڑ کر طائف کی طرف متوجہ ہوئے اور اسکو محاصرہ کیا پہر اس سے جعرانہ کی طرف پہرے پہر اسجگہہ مین غنیمت کے مال کو تقسیم کیا پہر اسکے بعد ہوازن کے ایلچی آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے بیان کیا کہ مینے تقسیم مین دیر کی تہی تا کہ تم آؤ سو تم نے دیر کی یہا تک کہ مین نے گمان کیا کہ تم نہین آتے سو مین نے قیدیون کو تقسیم کر دیا اور ایک روایت مین ہے کہ بعضے لوگون نے کہا کہ ہم اپنا حصہ نہین دیتے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم مین سے اپنا حصہ رکھنا چاہے تو اسکے واسطے بدلے ہر آدمی کے چہہ چہہ حصے ہین اس مال سے کہ خدا ہمکو اول عنایت کرے تو سب نے اپنی اپنے حصے کے قیدی انکو پہیر دیے یعنے انکے جورو لڑکے انکو پہیر دیے رفتح حَدَّثَنِیْ اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَیْنٍ سَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ کَانَ نَذَرَہٗ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اعْتِکَافٍ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِہٖ وَقَالَ بَعْضُھُمْ حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاہُ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم جنگ حنین سے پلٹے تو حضرت عمرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا حکم پوچہا جو کفر کی حالت مین مانی تہی اعتکاف ایک رات کا یعنے مین نے کفر کی حالت مین نذر مانی تہی کہ ایک رات اعتکاف کرونگا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا اسکے پورا کرنے کا اور تحقیق واقع ہوئی ہے بعضون کی روایتون مین وہ چیز جو بہت مناسب ہے واسطے مقصود باب کے جیسے کہ عنقریب بیان اسکا آویگا اور اسیر باقی الفاظ پہلی روایت کی ہین سو روایت کیا اسکو بخاری نے فرض الخمس مین ساتہہ اس لفظ کے کہ عمر فاروقؓ نے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مین نے کفر کی حالت مین نذر مانی تہی کہ ایک رات اعتکاف کرونگا سو
حکم کیا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے پورا کرنے کا اور عمرؓ نے حنین کی قیدیون سے دو لونڈیان
پائین اور انکو مکے کے بعض گہرون مین رکہا اور ایک روایت مین ابن عمرؓ سے ہے کہ تہا عمرؓ پر اعتکاف
ایک رات کا کفر کی حالت مین سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین اترے تو انہون نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا کہ اعتکاف کرین مین کہتا ہون اور
تہا اترنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جعرانہ مین بعد پہرنے آپکے کے طائف سے ساتہ اتفاق کے اور
اصطلاح قیدی حنین کے سوائے اسکے کچہ نہین کہ تقسیم کیے بعد پہرنے کی اس سے اور مسلم وغیرہ مین
ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور حالانکہ آپ جعرانہ
مین تہے بعد پہرنے کے طائف سے سو کہا کہ یا حضرت مین نے کفر کی حالت مین نذر مانی تہی کہ ایک دن
بیت اللہ مین اعتکاف کرون گا سو آپ کیا فرماتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جا اور ایک
دن اعتکاف کر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو ایک لونڈی خمس مین سے دی تہی سو جب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدی آزاد کر دیے تو عمرؓ نے کہا ای عبد اللہ جا اور اس لونڈی کو چہوڑ دے
اور شامل ہے یہ سیاق اوپر زائدہ فائدون کے اور ساتہ اسکے پہچانی گئی وجہ داخل ہونے اس حدیث کی
جنگ حنین کے باب مین اور ایک روایت مین ہے کہ عمرؓ نے کہا کہ جب مین طواف کرکے پہرا تو مین نے
دیکہا کہ لوگ دوڑتے ہین مین نے کہا کیا حال ہے تمہارا انہون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو
ہماری جورو لڑکے پہیر دیے اور نذر کا بیان آئندہ آوے گا اور یہ جو بخاری نے کہا قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادٍ
الخ تو مراد اسکی یہ ہے کہ بعضون نے اس حدیث کو حماد بن زید سے موصول روایت کیا ہے اور بعضون نے اسکو
ایوب سے موصول بیان کیا ہے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ
الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ
عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ فَلَهُ سَلَبُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ ثُمَّ قُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ ابی قتادہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین کے سال نکلے یعنے بعد فتح مکہ کے سو جب ہم کافرون سے ملے یعنے لڑنے گیو اسطے تو مسلمانون کی قدم اٹھ گئی (اور لیث کی روایت آیندہ مین مطلق آیا ہے کہ انکو شکست ہوئی لیکن بعد اس قصے کے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابو قتادہؓ نے اور براءؓ کی حدیث مین پہلے گذر چکا ہے کہ سب نہین بہاگے تھے بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت اصحاب کی آپکے ساتھ ثابت رہی تہی) سو مین نے ایک مشرک مرد کو دیکہا کہ تحقیق غالب ہوا ہے ایک مرد مسلمان پر اور ایک اور مشرک چاہتا ہے کہ اس مسلمان کو غافل پاکر پکڑے سو مینے اسکو اسکے پیچہے سے اسکی گردن کے پٹہے پر تلوار ماری سو مین نے اسکی زرہ کاٹ ڈالی جسکو وہ پہنے تہا اور پہونچی تلوار طرف ہاتہ اسکے کے سو اسکو کاٹ ڈالا یعنے ساری ہاتہ کو مونڈہے تک سو اسنے میری طرف منہ کیا اور مجہکو ایسا بہینچا کہ مینے اسکی سختی سے موت کی بو پائی یعنے مین قریب المرگ ہوا پہر وہ مرگیا سو اسنے مجہکو چہوڑ دیا پہر مین عمر فاروقؓ سے ملا سو مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا کہ بہاگتے ہین اس نے کہا حکم اللہ کا یعنے یہ مصیبت جو انکو پہونچی خدا کے حکم اور اسکی تقدیر سے ہے پہر لوگ پہرے یعنے طرف کافرون کی اور ان سے لڑے اور کافرون کو شکست ہوئی اور مسلمانون کی فتح ہوئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے یعنے بعد فتح ہونے کے سو فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مارے اور اسکے مارنے کے گواہ بہی ہون یعنے اگرچہ ایک ہی ہو تو اسکے اسباب اور ہتیار کا مالک مارنیوالا ہے سو مین نے کہا اپنے دل مین کہ میرے واسطے کون گواہی دیگا پہر مین بیٹہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر اسی طرح فرمایا سو مین نے اُٹہکر کہا کہ میری گواہی کون دیگا پہر مین بیٹہا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح فرمایا پہر مین اوٹہ کہڑا ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا اے ابو قتادہ سو مین نے آپکو خبر دی تو ایک مرد نے کہا کہ یہ سچا ہے اور اسکا اسباب میرے پاس ہے اور اسکو میری طرف سے راضی کر دیجیے یعنے اسکو اس اسباب کا عوض دیجیے تاکہ یہ میرے واسطے ہو سو ابو بکر صدیقؓ نے کہا یون نہ چاہیے قسم ہے اللہ کی سو وقت نہ قصد کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی خدا کے شیرون سے یعنے ابو قتادہؓ کے کہ لڑتا ہے خدا میں اسکے رسول کی رضامندی کی واسطے سو تجہکو اسکا اسباب دین حضرتؐ نے اس مرد کو فرمایا کہ ابو بکرؓ نے سچ کہا سو اسکا اسباب اسکو دیدے اسنے وہ اسباب مجہکو دیا تو مین نے اس سے بنی سلمہ کے قبیلے مین ایک

باغ خریدا اسو مقرر وہ پہلا مال ہے جسکو مینے پہلے پہل اسلام مین جمع کیا **ف** یہ جو کہا کہ میری کون گواہی دیگا
تو ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن انیس نے اسکی گواہی دی سو احتمال ہے کہ اسنے اسکو دوسری بار پایا ہو اس
واسطے کہ دوسری روایت مین ہے کہ پھر مین بیٹھا پھر میرے دل مین آیا سو مینے اپنا حال بیان کیا اور یہ جو
کہا اسوقت نہ قصد کرینگے حضرت الخ تو یہ جواب ہے شرط مقدر کا دلالت کرتا ہے اسپر صَدَقَ فَأَرْضِهِ تو گویا کہ
ابوبکرؓ نے کہا کہ جب یہ سچا ہے اس مین کہ اسباب کا مالک ہے تو اسوقت نہ قصد کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم طرف اسباب کے سو اسکا اسباب تجھکو دین اور یہ جو کہا لَا یَعْمِدُ یعنے نہ قصد کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
طرف ایک مرد کی جیسے وہ شیر ہے دلاوری مین لڑتا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے سو اسکا حق لیکر تجھ
کو دین بغیر اسکی رضامندی کے اور یہ جو کہا کہ اسکا اسباب یعنے اسکے مقتول کا پس اضافت طرف اسکی
باعتبار اسکے ہے کہ وہ اسکا مالک ہوا اور یہ جو فرمایا کہ اسکو دیدے تو یہ امر ہے واسطے اس شخص کے جسنے اقرار
کیا تھا کہ اسکا اسباب میرے پاس ہے **تنبیہ** اس حدیث مین واقع ہوا ہے کہ جسنے حضرت کو اسکی ساتھ
خطاب کیا تھا وہ عمر فاروقؓ تھے روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور اسکا لفظ یہ ہے کہ قوم ہوازن حنین کے دن آئے پھر
ذکر کیا سارا قصہ کہا سو خدا نے مشرکون کو شکست دی سو نہ تلوار سے مارا گیا اور نہ نیزے سے زخم کیا
گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسدن فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مارے اسکے اسباب کا مالک وہی ہے
سو ابوطلحہ نے اس دن بیس کافرون کو مارا اور انکا اسباب لیا کہا ابوقتادہ نے مینے ایک کافر کو گردن کی
پیٹھ پر تلوار ماری اسپر زرہ تھی اسکا اسباب ایک اور شخص نے لیا حضرت عمر فاروق رض نے کہا قسم ہے اللہ کی نہ
قصد کریگا اللہ طرف ایک شیر کی اللہ کے شیرون سے لیکن راجح یہ قول ہے کہ یہ بات ابوبکر صدیقؓ نے کہی تھی اور
احتمال ہے کہ پہلے صدیق نے کہی پھر اسکی تقویت کی واسطے عمرؓ نے بھی کہی ہو (فتح) **وَقَالَ** اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ
لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي
فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ
مَعَهُمْ فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى
قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ
ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ

هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ يَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ **ترجمہ** ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو مینے ایک مسلمان کو دیکھا کہ ایک مشرک سے لڑتا ہے اور ایک اور مشرک چاہتا ہے کہ اسکو غافل پاکر پیچھے سے مار ڈالے سو مین دوڑا اسکی طرف جو اس سے دغا کیا چاہتا تھا سو اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تاکہ مجھکو مارے اور مینے اسکے ہاتھ کو مار کر کاٹ ڈالا پھر اس نے مجھ کو سخت بھینچا یہانتک کہ مین نے اس سے موت کا خوف کیا پھر اوس نے مجھکو چھوڑ دیا اور سست ہو گیا اور مین نے اسکو ہٹایا پھر مین نے اسکو مار ڈالا اور مسلمان بھاگے اور مین بھی انکے ساتھ بھاگا سو ناگہان مین نے دیکھا کہ عمر فاروقؓ مسلمانون مین ثابت ہین یعنے جو نہ بھاگے تھے سو مین نے اس سے کہا کہ کیا حال ہے لوگون کا کہا خدا کی تقدیر پھر مسلمانون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے بعد فتح ہونے کے کہ جو قائم کرے گواہ کسی مقتول پر جسکو اس نے قتل کیا ہو تو اسکا اسباب اسی کی واسطے ہے سو مین کھڑا ہوا تاکہ اپنے مقتول پر گواہ کو تلاش کرون سو مین نے کوئی نہ دیکھا جو میری گواہی دے سو مین بیٹھا پھر میرے دل مین آیا سو مینے اپنا حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والون سے کہا کہ ہتیار اس مقتول کے جسکا ذکر کرتا ہے میرے پاس ہین سو اسکو میری طرف سے راضی کر دیجیے تو ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یون نہیں اسکو نہ دیوین حیوان ضعیف کو قریش سے اور چھوڑین شیر کو خدا کے شیرون سے جو لڑتا ہے خدا اور رسول کی طرف سے کہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ ہتیار مجھ کو دیے سو مین نے اس سے باغ خریدا سو وہ اول مال تھا جسکو مینے اسلام مین جمع کیا

بَاب غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ باب ہے بیان مین جنگ اوطاس کے **ف** اوطاس ایک نالا ہے ہوازن کے ملک مین اور وہ جگہہ جنگ حنین کی ہے کہا ہے اسکو عیاض نے اور بعض اہل سیر کا مذہب یہی ہے اور راجح یہ ہے کہ اوطاس کا نالا اور ہے اور جنگ حنین کا نالا اور ہے اور خوب ظاہر کرتا ہے اسکو جو اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ تھی لڑائی بیچ نالے حنین کے اور یہ کہ جب ہوازن بھاگے تو ایک گروہ ان مین سے طائف کی طرف پھرا اور ایک گروہ اوطاس کی طرف پھرا سو جو لوگ اوطاس کیطرف بھاگ گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا جسکے پیشوا ابو عامر اشعری تھے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث باب کی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لشکرون کے ساتھ طائف کی طرف متوجہ ہوئے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ

أبي موسى قال لما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم من حنين بعث أبا عامر على جيش إلى
أوطاس فلقي دريد بن الصمة فقتل دريد وهزم الله أصحابه قال أبو موسى وبعثني
مع أبي عامر فرمي أبو عامر في ركبته رماه جشمي بسهم فأثبته في ركبته فانتهيت إليه
فقلت يا عم من رماك فأشار إلى أبي موسى فقال ذاك قاتلي الذي رماني فقصدت له
فلحقته فلما رآني ولى فاتبعته وجعلت أقول له ألا تستحيي ألا تثبت فكف فاختلفنا
ضربتين بالسيف فقتلته ثم قلت لأبي عامر قتل الله صاحبك قال فانزع هذا السهم
فنزعته فنزا منه الماء قال يا ابن أخي أقرئ النبي صلى الله عليه وسلم السلام وقل له
استغفر لي واستخلفني أبو عامر على الناس فمكث يسيرا ثم مات فرجعت فدخلت على النبي
صلى الله عليه وسلم في بيته على سرير مرمل وعليه فراش قد أثر رمال السرير بظهره و
جنبيه فأخبرته بخبرنا وخبر أبي عامر وقال قل له استغفر لي فدعا بماء فتوضأ ثم رفع
يديه فقال اللهم اغفر لعبيد أبي عامر ورأيت بياض إبطيه ثم قال اللهم اجعله
يوم القيامة فوق كثير من خلقك ومن الناس فقلت ولي فاستغفر فقال اللهم اغفر
لعبد الله بن قيس ذنبه وأدخله يوم القيامة مدخلا كريما قال أبو بردة إحداهما لأبي عامر
والأخرى لأبي موسى **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے
تو ابو عامر کو لشکر کا سردار کر کے اوطاس کی طرف بھیجا سو ابو عامر درید (ایک کافر مشہور کا نام ہے) سے ملا
اور آپسمین لڑے سو درید مارا گیا اور خدا تبارک تعالیٰ نے اسکے ساتھیون کو شکست دی کہا ابو موسیٰ نے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ابو عامر کے ساتھ بھیجا یعنی طرف اُن لوگون کی جنہون نے اوطاس
کی طرف پناہ لی سو ابو عامر کو گھٹنے مین تیر لگا ایک مرد جشمی نے اسکو تیر مارا اور اسکو اسکے گھٹنے مین ٹھہرایا
سو مین اسکے پاس پہونچا سو مین نے کہا اے چچا کس نے تجھ کو تیر مارا اس نے ابو موسیٰ کی طرف اشارہ
کیا سو کہا کہ یہ ہے قاتل میرا جس نے مجھ کو تیر مارا سو مین نے اسکا قصد کیا سو مین اس سے جا ملا جب اس نے
مجھ کو دیکھا تو بھاگا سو مین اسکی پیچھے پڑا اور مین نے کہنا شروع کیا کہ کیا تجھکو شرم نہین آتی کیا تو کھڑا
نہین ہوتا سو وہ کھڑا ہوا اور ہم نے آپس مین ایک دوسرے کو تلوار ماری سو مین نے اسکو قتل کیا مین نے
ابو عامر سے کہا کہ خدا نے تیرے قاتل کو مار ڈالا اس نے کہا اس تیر کو کھینچ مینے اسکو کھینچا تو اسکے زخم سے
پانی جاری ہوا کہا اے بھتیجے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے واسطے
بخشش مانگین اور ابو عامر نے مجھکو لوگون پر خلیفہ کیا پھر تھوڑی دیر کے بعد مر گیا سو مین پھرا اور حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تہے ایک چارپائی پر جو رسیون سے بنی تہی اور اسپر بستر تہا تحقیق کہ چارپائی کی رسیون نے آپ کی پیٹہہ اور دونو پہلو مین اثر کیا تہا یعنے آپکے بدن مبارک مین رسیون کے نشان پڑ گئے تہے سو مین نے آپکو اپنے حال اور ابو عامر کے حال سے خبر دی اور کہا اس نے کہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا کہ میرے واسطے مغفرت مانگین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پہر دونو ہاتھ اٹھائے سو کہا کہ الٰہی بخشدے عبید ابو عامر کو اور مین نے آپکی بغلون کی سفیدی دیکھی پہر فرمایا الٰہی بلند کر اس کے مرتبے کو قیامت کے دن اپنی بہت مخلوق اور آدمیون پر مینے کہا اور میرے واسطے بہی بخشش مانگیے سو فرمایا کہ یا اللہ عبداللہ بن قیس کو اسکے گناہ بخشدے اور داخل کر اوسکو قیامت کے دن جگہہ بزرگ مین ابو بردہ راوی نے کہا کہ دونو سے ایک دعا ابو عامرؓ کے واسطے تھی اور ایک ابو موسیٰؓ کے واسطے

ف درید کے قاتل مین اختلاف ہے ابن اسحاق نے کہا کہ وہ ربیعہ بن رفیع ہے اور روایت کی ہے بزار نے ساتھہ سند حسن کے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا قاتل زبیر بن عوام ہے اور اسکا لفظ ہے کہ جب مشرکون کو شکست ہوئی تو درید بن صمہ چہہ سو آدمی کو لیکر ایک ٹیلے پر چڑہ گیا سو انہون نے ایک لشکر دیکہا درید نے کہا اسکو میری واسطے چہوڑ دو انہون نے اسکو چہوڑا تو اس نے کہا کہ یہ قضاعہ کا گروہ ہے اور نہین کچہ ڈر تمپر پہر اسکی مانند ایک اور لشکر دیکہا تو کہا کہ یہ سلیم کا قبیلہ ہے پہر ایک سوار اکیلا دیکہا سو کہا کہ اسکو میرے واسطے چہوڑ دینے مین تمکو بتلاتا ہون یہ کون ہے پہر کہا کہ یہ زبیر بن عوامؓ ہے اور وہ تمکو مارنے والا ہے اور اپنی جگہہ سے نکالنے والا ہے زبیر نے مڑ کر انکو دیکہا سو کہا کہ یہ لوگ اس جگہہ کیون ہین سو وہ انکی طرف پہرا اور ایک جماعت اسکی ساتھہ ہوئی سو اس نے ان مین سے تین سو آدمی کو قتل کیا اور درید کا سر کاٹ کر اپنے آگے رکہا اور تہا درید شاعر مشہور اور کہتے ہین کہ جب وہ مارا گیا اسوقت ایکسو بیس برس کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو ساٹھہ برس کا تہا اور یہ جو کہا کہ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کے وضو کیا الخ تو اس سے سمجہا جاتا ہے کہ مستحب ہے پاک ہونا واسطے ارادے دعا کے اور اٹہانا ہاتھون کا دعا مین برخلاف اس شخص کے جو خاص کرتا ہے اسکو ساتھہ استسقا کے وَسَيَأْتِي بَيَانُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

باب ہے بیچ جنگ طائف کے شوال بیچ آٹہوین سال مین کہا ہے اسکو موسی بن عقبہ نے **ف** طائف ایک شہر ہے بڑا مشہور اس مین کہجور اور انگور کے بہت درخت ہین مکہ سے دو تین منزل پر جدہ یا مکہ کیطرف واقع ہے کہتے ہین کہ اصل اسکی یہ ہے کہ جبرئیل نے اکہاڑا تہا اس باغ کو جو تہا واسطے اصحاب صریم کے پہر اسکو لیکر مکہ کیطرف چلا اور اسکے ساتھہ خانے کعبے کے گرد گہوما پہر اتارا اسکو جس جگہہ طائف ہے پس یہی نام رکہا گیا اس جگہہ کا ساتھ طائف کے اور پہلے یہ باغ صنعا کی طرفون مین تہا اور نام اس مین کا وج ہے نام

رکہی گئی ساتھ نام ایک مرد کے اور وہ ابن عبد الجن ہے عمالقہ سے اور وہ پہلے پہل اس مین اُترا تہا اور چلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف اسکی بعد پہرنے کے حنین سے اور روکا غنیمتون کو جعرانہ مین اور تہا مالک بن عوف نصری کہینچنے والا ہوازن کا جب بہاگا تو طائف مین داخل ہوا اور اسکا ایک قلعہ تہا کئی میلون پر طائف سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے جاتے ہوے اسپر گذری سوا سکو ڈہا یا (فتح) **حدثنا** الحمیدی سمع سفیان قال حدثنا هشام عن ابیه عن زینب ابنة ابی سلمة عن امها ام سلمة دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وعندی مخنث فسمعته یقول لعبد الله بن ابی امیة یا عبد الله ارایت ان فتح الله علیکم الطائف غدا فعلیک بابنة غیلان فانها تقبل باربع وتدبر بثمان وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا یدخلن هؤلاء علیکم قال ابن عیینة وقال ابن جریج المخنث هیت **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس ایک مخنث یعنی زنانہ مرد تہا سو مین نے اس سے سنا کہ عبد اللہ بن امیہ سے کہتا تہا اے عبد اللہ کیا تونے دیکہا کہ اگر کل خدا نے طائف کو تمپر فتح کیا تو لازم پکڑ اوپر اپنے غیلان کی بیٹی کو کہ وہ سامنے آتی ہے ساتھ چار کے اور پیٹہ پہیر کر جاتی ہے ساتھ آٹھ کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یہ مخنث زنانے مرد کہا ابن جریج نے کہ مخنث کا نام ہیت تہا **ف** اس حدیث کی شرح نکاح مین آوے گی اور غرض اس سے اس جگہہ ذکر گہیرنے طائف کا ہے اسیواسطے وارد کیا دوسرے طریق کو بعد اسکے جس جگہہ اسمین کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دن طائف کو گہیرے تہے اور عبد اللہ بن ابی امیہ بہائی ہے ام سلمہ کا اور شہید ہوا عبد اللہ طائف مین اسکو تیر لگا وہ اس سے شہید ہوا (فتح) **حدثنا** محمود قال حدثنا ابو اسامة عن هشام بهذا وزاد وهو محاصر الطائف یومئذ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمود نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے ہشام سے ساتھ اسکے اور زیادہ کیا اس مین یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دن طائف کو گہیرے تہے **حدثنا** علی بن عبد الله قال حدثنا سفیان عن عمرو عن ابی العباس الشاعر الاعمی عن عبد الله بن عمر قال لما حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم الطائف فلم ینل منهم شیئا قال انا قافلون ان شاء الله فثقل علیهم وقالوا نذهب ولا نفتحه وقال مرة نقفل فقال اغدوا علی القتال فغدوا فاصابهم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء الله فاعجبهم فضحک النبی صلی الله علیه وسلم وقال سفیان مرة فتبسم قال الحمیدی حدثنا سفیان کله بالخبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کو گہیرا تو ان سے کوئی چیز نہ پائی تو فرمایا کہ ہم مدینے کی طرف پلٹنے

والی ہین انشاء اللہ تو یہ بات اصحاب پر گران گذری اور کہا کہ ہم جاتے ہین بے فتح کیے اسکے اور ایک بار کہا
نقفل یعنے مدلی قافلون کے پس فرمایا صبح کو جنگ پر جاؤ سو اصحاب صبح کے وقت جنگ پر گئے سو انکو زخم پہونچے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم انشاء اللہ پلٹنے والے ہین سو یہ بات اصحاب کو خوش لگی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے **ف** ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ جب طائف والے قلعے مین عاقی ہوئے اور تحقیق
تیار کی تھی اُنہون نے اس مین وہ چیز جو ان کو ایک سال کے گھیرے واسطے کفایت کرے سو انہون نے
مسلمانون پر گرم لوہا پھینکا اور ان کو تیرون سے مارا اور ایک جماعت کو زخمی کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے نوفل سے مشورہ پوچھا اُس نے کہا کہ وہ ثعلب ہین جحر مین یعنے لومڑ ہین سوراخ مین اگر آپ ٹھہرین تو انکو
پکڑ لین گے اور اگر ان کو چھوڑ دین گے تو وہ آپ کو کچھ ضرر نہین کر سکتے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے
کوچ کیا اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ مدت گھیرنے اُنکے کی چالیس دن تھی اور بعض کچھ کم و بیش کہتے
ہین اور یہ جو کہا کہ یہ بات اصحاب پر گران گذری تو بیان کیا سبب اس کا ساتھ قول اپنے کے کہ ہم جاتے ہین
بے فتح کیے اسکے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جب خبر دی اُن کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پھرنے کے
بغیر فتح کے تو یہ بات انکو خوش نہ لگی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو حکم کیا ان کو ساتھ لڑنے
کے سو نہ فتح ہوئی واسطے انکے اور انکو بہت زخم لگے اسواسطے کہ طائف والون نے انکو قلعے کی دیوار کے
اوپر سے مارا سو کافرون کے تیر مسلمانون کو پہونچتے تھے اور مسلمانون کے تیر کافرون کے پاس نہین پہونچتے
تھے اسواسطے کہ وہ قلعے پر تھے سو جب انہون نے یہ دیکھا تو انکو ظاہر ہوا کہ پلٹ جانا ٹھیک ہے سو جب حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار پلٹنے کا حکم دیا تو اسوقت انکو خوش لگا پس اسیواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے تبسم فرمایا اور کہا سفیان نے ایک بار فتبسم یعنے ضحک کے بدلے اور کہا حمیدی نے حدیث بیان
کی ہم سے سفیان نے ساری حدیث ساتھ خبر کے یعنے حمیدی نے اسکو بغیر عنعنہ کے ذکر کیا ہے **حدثنا**
محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن عاصم قال سمعت ابا عثمان قال
سمعت سعدا وهو اول من رمى بسهم في سبيل الله وابا بكرة وكان تسور حصن الطائف
في اناس فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا سمعنا النبي صلى الله عليه وسلم يقول
من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه حرام وقال هشام اخبرنا معمر عن عاصم عن ابي
العالية او ابي عثمان النهدي قال سمعت سعدا وابا بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال عاصم قلت لقد شهد عندك رجلان حسبك بهما قال اجل اما احدهما فاول من
رمى بسهم في سبيل الله واما الآخر فنزل الى النبي صلى الله عليه وسلم ثالث ثلثة وعشرين

مِنَ الطَّائِفِ ترجمہ ابوعثمانؓ سے روایت ہی کہا کہ مینے سعدؓ سے سُنا اور سعدؓ وہ شخص ہے جسنے پہلے پہل خدا کی راہ مین تیر مارا اور سنا مین نے ابوبکرہؓ سے اور وہ طائف کی قلعے پر چڑہا تہا ساتہہ چند لوگون کے سو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو دونو نے کہا کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تہے کہ جو اپنے باپ کو چہوڑکر کسی اور کو باپ بتلاوی اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہین تو اس پر بہشت حرام ہے یعنے جو جان بوجہکر اپنا باپ چہوڑکر دوسرے کو باپ بتلاوی وہ شخص بہشت سی بےنصیب ہے اور کہا ہشام نے خبر دی ہمکو معمر نے عاصم سے اسنے روایت کی ابی العالیہ سے یا ابوعثمان سی کہا سنا مینے سعد اور ابوبکرہ سے دونون نے روایت کی حضرتؐ سے عاصم کہتا ہے مینے ابوالعالیہ سے کہا کہ البتہ گواہی دی ہی نزدیک تیرے دو مردون نے کہ کافی ہین تجہ کو دونون یعنے صدق مین اسنے کہا ہان اسیطرح ہے ایک ان دونو مین سے پس وہ شخص ہے جسنے پہلے پہل خدا کی راہ مین تیر مارا اور دوسرا پس اُترا طرف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تئیسوان طائف کی قلعے سے **ف** اسحدیث کی شرح فرائض مین آوے گی اور غرض اس سے ذکر ابوبکرہؓ کا ہے اور نام اسکا نفیع بن حارث ہی اور تہا غلام حارث بن کلدہ کا پس اُترا طائف کے قلعے سے ساتہ بکرہ کے پس اسیواسطے کنیت رکہا گیا ابوبکرہ روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتہہ سند کے کہ اسکا کچہ ڈر نہین ابی بکرہؓ کی حدیث سی اور تہا ان لوگون سے جو طائف کی قلعے سے اُتری انکے غلامون سی اور یہ جو کہا کہ وہ قلعے پر چڑہا تہا تو یہ نہین مخالف ہی اُترنے کی روایت کو اسواسطے کہ معنے یہ ہین کہ پہلے وہ اسکے نیچے سے اوپر چڑہا پہر اُس سے اترا اور یہ جو کہا کہ کہا ہشام نے الخ تو غرض امام بخاری کی اس سے بیان کرنا عدد اُن لوگون کا ہے کہ پہلی روایت مین مجمل چہوڑی گئی اسواسطے کہ اس مین اناس کا لفظ ہے یعنے چند آدمیون مین اور اس روایت مین بیان کر دیا کہ وے تئیس مرد تہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ترجمہ ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین اُترے تہے مکے اور مدینے کے درمیان اور آپکے ساتہہ بلال تہے سو ایک

گنوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کیا آپ نہین پورا کرتے جو مجہہ سے دینے کا وعدہ کیا تہا یعنی
حنین کی غنیمت سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کی بشارت لی اُسنے کہا آپنے مجہہ سے البشر بہت بار
کہا یعنے آپ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچہ مال بہی دو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو موسیٰؓ اور بلالؓ پر متوجہ ہوئے
بصورت غضبناک سو فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نہین لیا تم دونو بشارت کو قبول کرو انہون نے
کہا ہم نے بشارت قبول کی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس مین دونو ہاتہہ اور مُنہ
کو دہویا اور اس مین کلی ڈالی پہر فرمایا تم دونو اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینون پر ڈالو اور تم کو خوشخبری
ہو سو دونون نے پیالہ لیا اور کیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حضرت ام سلمہؓ نے پردے کے پیچہے سے
پکارا کہ کچہ اپنی مان کے واسطے باقی چہوڑو یعنے میرے واسطے تو دونون نے اسکے واسطے اس سے کچہ پانی
چہوڑا **ف** جعرانہ ایک جگہہ کا نام ہے درمیان طائف اور مکے کے اور مکے کی طرف قریب تر ہے اور کہا
فاکہی نے کہ اسکے اور مکے کے درمیان ایک برید کا فاصلہ ہے اور کہا باجی نے کہ اٹہارہ میل کا فاصلہ ہے اور
یہ جو کہا کہ کیا آپ میرا وعدہ پورا نہین کرتے جو آپنے مجہہ سے کیا تہا سو احتمال ہے کہ وعدہ اسکے ساتہہ خاص
ہو اور احتمال ہے کہ عام ہو اور اس نے اپنا حصہ غنیمت سے جلد طلب کیا ہو اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا تہا کہ حنین کی غنیمتین جمع کیجاوین اور آپ لشکر لیکر طائف کی طرف متوجہ ہوئے تہے پہر جب
طائف سے پہرے تو غنیمتون کو تقسیم کیا اسیواسطے واقع ہوا ہے بہت لوگون کے حق مین جو تازہ اسلام
لائے تہے دیر جاننا غنیمت کا اور فی الحال طلب کرنا قسمت اسکی کا اور یہ جو فرمایا اَبْشِرْ یعنے خوشی ہو تجہہ کو ساتہہ
قریب ہونے قسمت کی یا ساتہہ بڑی ثواب کے اوپر صبر کرنے کے اور اس حدیث سے ابو عامرؓ اور ابو موسےؓ اور بلالؓ اور
ام سلمہؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی (فتح) **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ
لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ مَعَهٗ فِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَآءَهٗ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ
مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيْبِ
فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ
الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ
فَاُتِيَ بِهٖ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ
فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **ترجمہ** یعلےٰ سے روایت ہے کہتا تہا آرزو تہی کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو وحی اترنے کی حالت مین دیکھون کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے آپ پر کپڑا تھا کہ جسکی
ساتھ آپ کو سایہ کیا گیا تھا اس مین آپکے ساتھ چند صحابے تھے کہ ناگہان ایک گنوار آپکے پاس آیا اور وہ شخص
جبہ تھا اور وہ خوشبو سو لتھڑا تھا تو اس نے کہا کہ یا حضرت ؐ آپ کیا فرماتے ہین اس مرد کے حق مین جسنے عمرے کا
احرام باندہا ہو جُبہ مین بعد خوشبو لگانے کے یعنی اسحالت سو عمرہ کرنا درست ہو یا نہین سو عمر فاروق نے اپنے
ہاتھ سے یعلے کی طرف اشارہ کیا کہ آ سو یعلے آیا سو اسنے اپنے سر کو اس پردے مین داخل کیا تا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی وحی اترنی کی صورت دیکھی سو ناگہان مینے دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ وحی
کی شدت سو سرخ ہو گیا ہے سوتی آدمی کی طرح آواز کرتے ہین گھڑی ضہ آپ کی یہی حالت رہی پہر وہ حالت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے موقوف ہوئی سو فرمایا کہان ہے جسنے مجہ سے ابہی عمرے کا حال پوچہا تہا
سو وہ مرد تلاش کرکے آپکے پاس لایا گیا سو فرمایا جو خوشبو تجہ کو لگی ہے اسکو تین بار دہو ڈال اور اپنے جبہ
سو اسکو اتار ڈال پہر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہے **ف** اسحدیث کی شرح عمرے کے باب
مین گذر چکی ہے **حدثنا** موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا عمرو بن يحيى
عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد بن عاصم قال لما افاء الله على رسوله يوم حنين قسم في
الناس في المؤلفة قلوبهم ولم يعط الانصار شيئا فكانهم وجدوا اذ لم يصبهم ما اصاب الناس
فخطبهم فقال يا معشر الانصار الم اجدكم ضلالا فهداكم الله بي وكنتم متفرقين فالفكم
الله بي وعالة فاغناكم الله بي كلما قال شيئا قالوا الله ورسوله امن قال ما يمنعكم ان
تجيبوا رسول الله كلما قال شيئا قالوا الله ورسوله امن قال لو شئتم قلتم جئتنا كذا
وكذا الا ترضون ان يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون بالنبي الى رحالكم لولا الهجرة
لكنت امرأ من الانصار ولو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادي الانصار وشعبها
الانصار شعار والناس دثار انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض
ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہو کہ جب خدا نے اپنے رسول کو حنین کے دن غنیمت دی تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اسکو ان لوگون مین تقسیم کیا جنکے دل پرچائے گئے اور انصار کو کچہ چیز نہ دی سو گویا کہ وے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جبکہ نہ پہونچی انکو وہ چیز جو لوگون کو پہونچی یا فرمایا گویا وہ ناراض
ہوئے جبکہ نہ پہونچا انکو جو لوگون کو پہونچا (یہ راوی کا شک ہے) سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر
خطبہ پڑہا سو فرمایا اے گروہ انصار کے کیا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو میرے سبب سے دین
کی راہ بتلائی اور تم متفرق تہے سو خدا نے تمہاری آپس مین الفت اور محبت کردی میرے سبب سے

اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے جس بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چیز فرماتے تھے تو انصار
کہتے تھے کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر احسان کرنے والے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو کیا چیز
روکتی ہے کہ حضرتؐ کو جواب دو کہا ہان اسیطرح ہے جس طرح فرماتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرماتے تھے
تو انصار کہتے تھے کہ خدا اور اسکا رسول زیادہ تر احسان کرنے والا ہے حضرتؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو تم کہو کہ آپ
ہمارے پاس آئے اس طرح اور اسطرح یعنے آپنے ہمکو ہدایت کی اور مالدار کر دیا کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ
لوگ بکریان اور اونٹ لیجاوین یعنے مال دنیا کے اور تم اپنے گہرون کی طرف حضرتؐ کو لیجاؤ اگر ہجرت نہ
ہوتی تو البتہ مین انصاریون مین سے ایک مرد ہوتا یعنے انصاری اصحاب مجہہ کو ایسے پیارے ہین کہ اگر ہجرت
کی صفت مجہہ مین موجود نہ ہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا اور اگر لوگ چلتے نالی مین یا پہاڑ
کی راہ تو البتہ مین انصار کی نالی اور راہ مین چلتا اور انصار نیچے کا کپڑا ہین جو بدن سے لگا ہوتا ہے اور
اور لوگ اوپر کا کپڑا ہین مقرر تم میرے بعد پاؤ گے اپنے سوا اورون کو مقدم یعنے تمہارے سوا اور لوگون
کو حکومت ملے گی سو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم مجہہ سے حوض کوثر پر ملو یعنے میرے بعد قیامت تک ریاست
اور حکومت کا حوصلہ نکیا اور اسکی حرص نہ کرنا **ف** یہ جو کہا لما افاء اللہ علی رسولہ الخ تو مراد یہ ہے کہ دیں
خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غنیمتین ان لوگون کی جن سے حنین کے دن لڑے اور اصل فی کا رد
اور رجوع ہونا ہے اور اسی قسم سے نام رکہا گیا ہے سائے کا بعد زوال کے فی اسواسطے کہ وہ پہرتا ہے
ایک جانب سے طرف دوسری جانب کی پس گویا کہ کفار کے مالون کا نام فی رکہا گیا اسواسطے کہ وہ در حقیقت
مسلمانون کے واسطے تہی کیونکہ ایمان اصل ہے اور کفر اسپر طاری ہے پس جب غالب ہون کفار کسی چیز
پر یا مال پر تو بطور تعدی کے ہے پہر جب مسلمان اسکو انسے لوٹین تو گویا کہ پہرا انکی طرف جو انکا تہا اور پہلے
گذر چکا ہے قریب کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتہ روکنے غنیمتون کے جعرانہ مین سو جب طائف
سے پہرے تو پانچوین ذیقعدہ کو جعرانہ مین پہونچے اور تہا سبب بیچ تاخیر کرنے تقسیم غنیمت کے جو مسور کی
حدیث مین گذر چکا ہے واسطے اس امید کی کہ مسلمان ہو جاوین اور وہ چہہ ہزار آدمی تہے عورتین اور لڑکے اور
اونٹ جو بیس ہزار تہے اور بکریان چالیس ہزار تہین اور یہ جو کہا کہ لوگون مین تقسیم کیا یعنے غنیمتون کو
اور زہری کی روایت مین واقع ہوا ہے کہ ہر دون کو سو سو اونٹ دیتے تہے اور مراد ساتہ مولفۃ القلوب کے
قریشی چند لوگ ہین جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تہے انکا اسلام ضعیف تہا اور اختلاف کیا گیا بیچ
مراد کے ساتہ مولفۃ القلوب کے جو زکوۃ کی مستحق لوگون مین سے ایک قسم ہین سو بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتہ
انکے کفار ہین کہ انکو زکوۃ مین سے مال دیا جاوے واسطے رغبت دلانے کے اسلام مین اور بعضے کہتے ہین

مسلمان ہین کہ انکے واسطے تابعدار ہین کفار یعنے غلام اور خادم تاکہ انکو الفت دلاوین اور بعضے کہتے
ہین وہ مسلمان ہین جو پہلے پہل اسلام مین داخل ہوئے تاکہ جگہہ پکڑے اسلام ان کے دلون مین اور ایہہ
مراد ساتہہ مؤلفہ کے اس جگہہ پس یہ پہلی قسم ہے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زہری کی روایت
مین کہ البتہ دیتا ہون مین مردون کو جو تازہ مسلمان ہوئے ہین اور انس کی حدیث آیندہ مین واقع ہوا ہے
کہ تقسیم کیا اسکو قریش مین اور مراد ساتہہ انکے وہی لوگ ہین کہ مکہ فتح ہوا اور وے اسمین موجود تھے اور
ایک روایت مین ہے کہ دیا طلقا اور مہاجرین کو اور مراد ساتہہ طلقا کے وہ لوگ ہین کہ حاصل ہوا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے انپر احسان دن فتح مکہ کے قریش سے اور انکے تابعدارون سے اور مراد ساتہہ مہاجرین
کے وہ لوگ ہین جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینے کی طرف ہجرت کی اور وہی چالیس سے زیادہ ہین
اور یہ جو کہا کہ انصار کو کچہ چیز نہ دی تو یہ ظاہر ہے کہ یہ عطا اور انعام تمام غنیمت مین سے تہا یعنے پانچوان
حصہ نکالنے سے پہلے اور ترجیح دی ہے قرطبی نے اس بات کو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے پانچوین
حصے مین سے دیا تہا اور پہلا قول معتمد ہے اور باب کی اخیر حدیث مین انس سے ہے کہ جب کوئی مشکل مہم
آتی ہے تو ہم بلائے جاتے ہین اور غنیمت ہماری سوائے اورون کو دیجاتی ہے اور یہ ظاہر ہے اس مین
کہ عطا ندکور سب غنیمت مین سے تہا نہ خمس سے جیسا کہ قرطبی نے کہا اور باب کی ایک روایت مین ہے کہ
انہون نے کہا کہ خدا اپنے رسول کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے اور ہماری تلوارون
سے انکے خون ٹپکتے ہین اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر خطبہ پڑہا تو ایک روایت مین ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک خیمے مین جمع کیا انکے سوای اور کسی کو اس مین نہ آنے دیا سو
جب جمع ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا سو فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجہہ کو تم سے پہنچی
تو انصار کے عقلمندون نے کہا کہ ہمارے رئیسون اور شرافون نے تو یہ بات کہی نہین بعضے نو عمرون
نے البتہ یہ بات کہی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ وے چپ رہے تو یہ محمول ہے اسپر کہ بعضے چپ رہے
اور بعضون نے جواب دیا اور یہ جو فرمایا کہ کیا مین نے تمکو گمراہ نہین پایا تو مراد اس جگہہ گمراہی شرک کی ہے
اور مراد ساتہہ ہدایت کے ایمان ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت عمدہ ترتیب سے ان نعمتون
کو بیان کیا جو خدا نے آپکے ذریعہ سے انکو دی تہین سو پہلے ایمان کی نعمت کو شروع کیا جسکے برابر
کوئی چیز دنیا کی نہین پہر الفت کی نعمت کو بیان کیا اور وہ اعظم ہے مال کی نعمت سے اسواسطے کہ مال
خرچ کیا جاتا ہے واسطے حاصل کرنے اسکے کہ اور کبہی حاصل نہین ہوتی اور انصار ہجرت سے پہلے آپس
مین ایک دوسرے کے نہایت دشمن تہے واسطے اس جنگ کے کہ واقع ہوا تہا درمیان انکے جنگ بعاث

وغیرہ سے پس دور ہوا یہ سب ساتھہ اسلام کے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ اگر تو خرچ کرتا جو زمین مین ہے تمام تو نہ الفت دیتا درمیان دلون انکے کے ولیکن خدا نے انکے درمیان الفت ڈالی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو کہتے اور تم سچے تہے کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حالت مین کہ جھٹلائے گئے تہے سو ہمنے آپ کو سچا جانا اور ذلیل کیے گئے سو ہمنے آپ کی مدد کی اور تنہا سو ہم نے آپکو جگہہ دی اور محتاج سو ہم نے آپسے سلوک کیا انصار نے کہا بلکہ خدا اور رسول نے ہمپر احسان کیا اور احمد کی روایت مین ہے کہ ایک انصاری نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ کیا مین تمکو نہین بتلایا کرتا تہا کہ اگر کام سیدہے ہو گئے تو البتہ اورون کو پہر مقدم کرینگے تو انہون نے اسپر سخت رد کیا یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آخر حدیث تک اور سوای اسکے کچھہ نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا واسطے تواضع کے آپسے اور انصاف کے نہین تو در حقیقت حجت بالغہ اور منت ظاہرہ ان سب چیزون مین واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اوپر انکے اس واسطے کہ اگر نہ ہوتی ہجرت آپ کی طرف انکی اور رہنا آپکا نزدیک تو البتہ نہ ہوتا درمیان انکے اور درمیان غیر انکے کے کچھہ فرق اور حالانکہ تنبیہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر ساتھہ قول اپنے کے ۔ کیا تم راضی نہین ۔ آخر تک پس تنبیہ کی انکو اس چیز پر کہ غافل ہوئے اس سے عظمت اس چیز کی سے کہ خاص ہوئی ساتھہ اسکے احسان سے بہ نسبت اس چیز کے کہ حاصل ہوئی واسطے غیر انکے کے اسباب دنیا فانی کے سے اور یہ جو کہا کہ اپنے گہرون کی طرف لیجاؤ تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ قسم ہے اللہ کی جس چیز کے ساتہ تم پہرتے ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے کہ لوگ اسکے ساتھہ پہرتے ہین تو اصحاب نے کہا یا حضرت سو ہم راضی ہوئے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تا کہ ملک بحرین انکو جاگیر لکھہ دین کہ ہو واسطے انکی خاص بعد آپکے سوای اور لوگون کے اور وہ اس دن افضل اس چیز کا تہا کہ فتح ہوئے آپ پر زمین سے سو انہون نے نہ مانا اور کہا کہ ہمکو دنیا کی حاجت نہین اور یہ جو کہا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصاریون سے ایک مرد ہوتا تو خطابی نے کہا کہ مراد ساتھہ اس کلام کے الفت دلانا انصار کا ہے اور خوش کرنا انکے دلون کا اور تعریف کرنی انکے اوپر دین انکے کی یہان تک کہ راضی ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان مین سے ایک ہون اگر نہ ہوتی وہ چیز جو منع کرتی ہے آپ کو ہجرت سے کہ نہین جائز ہے بدلانا اسکا اور نسبت آدمی کی واقع ہوتی ہے کئی وجہ پر بعضی وجہ ان مین سے منسوب ہونا ہے طرف ولادت کی اور شہر کی اور اعتقاد کی اور کسب کی اور نہین شک ہے کہ نہین ارادہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منتقل ہونے کا اپنے باپ دادون کی نسبت سے اس واسطے کہ وہ محال ہے اور اپر نسبت اعتقادی پس نہین ہین کوئی معنے واسطے انتقال کے

بیچ اسکے اور نہ باقی رہین مگر پچھلے دو قسمین اور مدینہ انصار کا گھر تھا اور ہجرت طرف اسکی امر واجب تھا یعنے
اگر نہ ہوتی یہ بات کہ نسبت ہجریہ کے ترک کرنے کی مجھ کو گنجائش نہین تو البتہ مین تمہاری گھر کی طرف منسوب
ہوتا اور کہا ابن جوزی نے کہ نہین مراد ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدلانا نسبت اپنی کا اور نہ مٹانا
ہجرت اپنی کا اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ اگر نہ ہوتی وہ چیز جو پہلے
گذر چکی ہے ہجرت کرنے سے تو البتہ منسوب ہوتے طرف مدینی کی اور طرف نصرت دین کی پس تقدیر یہ ہے
کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ نسبت طرف ہجرت کی نسبت دینی ہے نہین گنجایش ہے چھوڑنی اسکے کی ساتھ غیر
اسکے کے تو البتہ مین تمہارے گھر کی طرف منسوب ہوتا اور کہا قرطبی نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ موسوم ہوتا
مین ساتھ نام تمہارے کے اور منسوب ہوتا طرف تمہاری جیسا کہ منسوب ہوتی تھو ساتھ ہم قسم ہونیکی لیکن
خصوصیت ہجرت کی پہلے گذر چکی ہے سو مین اس سے باز رہا اور وہ اعلے اور اشرف ہے پس نہ بدل ہوگی ساتھ غیر
اسکے کے . . . . اور بعضے کہتے
ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ البتہ ہوتا مین انصار مین سے احکام مین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہجرت کا ثواب بہت بڑا ہے تو البتہ مین اختیار کرتا کہ ہو ثواب میرا ثواب انصار کا
اور نہین ارادہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر نسب کا ہرگز اور بعضے کہتے ہین کہ اگر نہ ہوتا التزام
کرنا میرا ساتھ شرطون ہجرت کی اور ایک ان مین سے ترک کرنا اقامت کا ہے مکے مین زیادہ تین دن سے
تو البتہ مین اختیار کرتا کہ انصار مین سے ہون سو مباح ہوتا واسطے میرے یہ اور وادی انصار کے معنے
پست جگہ کے ہین اور مراد اس جگہ شہر انکا ہے اور مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اسکے اور
مابعد اسکے کی تنبیہ کرنا ہے اوپر بہت ہونے اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے انکے ثواب نصرت سے
اور قناعت سے ساتھ اللہ کے اور رسول کے دنیا سے اور جسکی یہ صفت ہو پس حق اسکا یہ ہے کہ اسکی راہ چلنا
چاہیے اور اسکے چال کی پیروی کرنی چاہیے اور کہا خطابی نے جبکہ عادت یہ تھی کہ آدمی اپنے اترنے
اور کوچ کرنے مین اپنی قوم کے ساتھ ہوتا ہے اور مکے مدینی کی زمین مین نالی اور درے بہت ہین اور جب
سفر مین راہین جدی جدی ہون تو ہر قوم ان مین سے ایک راہ چلتی ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ارادہ کیا کہ وہ انصار کے ساتھ ہون اور یہ جو کہا کہ انصار شعار ہین تو یہ استعارہ ہے لطیف واسطے نہایت
قریب ہونے انکے کے آپ سے اور یہ کہ وے آپکے خاص رفیق اور باطنی یار ہین اور یہ کہ وے قریب تر ہین ساتھ
آپکے غیرون سے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر انصار
پر اور انصار کے بیٹون پر اور انصار کے پوتون پر تو انصار رونے لگے یہانتک کہ اپنی داڑھیون کو تر کیا

اور کہا کہ ہم راضی ہوئے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قسمت اور حصے مین اور اثرہ کے معنے ہین تنہا ہونا ساتھ
چیز مشترک کے بدون اس شخص کے جو اس مین شریک ہوا۔ معنے یہ ہین کہ تنہا ہووے گا وہ اوپر ساتھ اس
چیز کے کہ انکے واسطے اس مین اشتراک ہی استحقاق مین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ فضیلت دیگا
اپنے تئین تم پر فے مین اور یہ جو کہا صبر کرو یعنے صبر کرو یہانتک کہ مرو سو مقرر تم مجہ کو حوض کے پاس پاؤگے پس
حاصل ہوگا واسطے تمہارے انصاف اس شخص سے جسنے تم پر ظلم کیا اور ثواب بڑا صبر پر اور حدیث مین اور بہی
کئی فائدے ہین سوائے اسکے کہ پہلے گذرے قائم کرنا حجت کا مدعی پر اور رجوع کرنا اسکو ساتھ حق کے وقت حاجت
کے طرف اسکے اور خوب ادب کرنا انصار کا بیچ چھوڑنے انکے کے جھگڑے کو اور مبالغہ کرنا حیا مین اور بیان اسکا
کہ جو بات انسے منقول ہے وہ انکے نوعمرون سے صادر ہوئی ہے انکے بزرگون اور بوڑہون سے نہین ہوئی اور
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے واسطے انکے ہو واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین انکی نہایت
تعریف کی اور یہ کہ بڑا تنبیہ کرے چھوٹے کو اس چیز پر کہ غافل ہے اس سے اور ظاہر کرے واسطے اسکے وجہ شبہ
کی تاکہ پہرے طرف حق کی اور اسمین عتاب ہے اور عذر کرنا اور اقرار کرنا قصور کا اور اس مین نشانی ہے پیغمبری کی
نشانیون سے واسطے فرمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ میرے بعد تم اپنے سوا اورون کو تقدیم دیکہوگے
سو جیسا آپنے فرمایا اسی طرح واقع ہوا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انہون نے صبر نہ کیا اور یہ کہ جائز
ہے واسطے امام کے زیادہ دینا بعضے لوگون کو بعضون سے بیچ مصارف غنیمت کے اور یہ کہ جائز ہے واسطے
اسکے یہ کہ دے مال فے کو اس سے واسطے مصلحت کے اور یہ کہ جو طلب کرے حق اپنا دنیا سے تو اسپر اس مین
کچہ عتاب نہین اور یہ کہ مشروع ہے خطبہ نزدیک اس کام کے کہ نیا پیدا ہو برابر ہے کہ خاص ہو یا عام اور یہ کہ جائز
ہے تخصیص بعض مخاطبین کی خطبے مین اور اس مین تسلی دینا ہے اس شخص کو جسکو کوئی چیز دنیا سے فوت
ہو اس چیز سے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے اسکے ثواب آخرت سے اور ترغیب ہے اوپر طلب کرنے ہدایت کی اور
الفت کے اور غنا کی اور یہ کہ منت واسطے اللہ اور اسکے رسول کے ہے مطلق اور مقدم کرنا جانب آخرت کا دنیا
پر اور صبر کرنا اس چیز سے کہ اس سے فوت ہو تاکہ جمع ہو یہ واسطے صاحب اسکے کے آخرت مین اور آخرت بہتر
اور باقی رہنے والی ہے (فتح) **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ
الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ
فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ

ولم یدع معهم غیرهم فلما اجتمعوا قام النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنكم

فقال فقهاء الانصار اما رؤساءنا یا رسول الله فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثة

اسنانهم فقالوا یغفر الله لرسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی قریشا ویترکنا وسیوفنا تقطر

من دمائهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی اعطی رجالا حدیثی عهد بكفر اتألفهم

اما ترضون ان یذهب الناس بالاموال وتذهبون بالنبی الی رحالكم فوالله لما [illegible]

به خیر مما ینقلبون به قالوا یا رسول الله قد رضینا فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم

ستجدون اثرة شدیدة فاصبروا حتی تلقوا الله ورسوله فانی علی الحوض قال انس

فلم یصبروا ترجمہ انسؓ سے روایت ہی کہ جب عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر جو عطا کیا [illegible]

سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض مردون کو سو سو اونٹ دینے لگے تو چند انصاریون نے [illegible]

اللہ علیہ وسلم کو بخشے کہ آپ قریش کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے [illegible] ان کے خون [illegible]

سے ٹپک رہی ہین کہا انسؓ نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]

وسلم نے صرف انصار کو بلا کر [illegible] ایک خیمہ مین جمع کیا اور ان [illegible]

جب جمع ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا [illegible]

سے پہونچی تو انصار کے عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے [illegible]

ولیکن ہمارے نوجوانون نے کہا ہی کہ خدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]

نہین دیتے اور ان کے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہی ہین سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

البتہ مین دیتا ہون بعضے مردون نو مسلمون کو انکے دلون کو پرچاتا ہون کیا تم اس بات سے راضی نہین

کہ لوگ مالون کو لیجاوین اور تم اپنے گہرون کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیجاؤ پس قسم ہے اللہ کی البتہ

جو چیز تم لیکر پہرتے ہو بہتر ہے اس چیز سے کہ لوگ لیکر پہرتے ہین انصار نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم

راضی ہوئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے سوای اورون کو سخت تقدیم

پاؤگے سو صبر کرتے رہیو یہانتک کہ خدا اور اسکے رسول سے ملو سو مقرر مین حوض کوثر پر ہونگا کہا انسؓ

نے سو انہون نے صبر نہ کیا **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن ابی التیاح عن انس

قال لما كان یوم فتح مكة قسم رسول الله صلی الله علیه وسلم غنائم بین قریش فغضبت الانصار

قال النبی صلی الله علیه وسلم اما ترضون ان یذهب الناس بالدنیا وتذهبون برسول الله قالوا

بلی قال لو سلك الناس وادیا او شعبا لسلكت وادی الانصار او شعبهم ترجمہ انسؓ سے روایت

ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمتون کو قریش کے درمیان تقسیم کیا سو انصار ناراض ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا لیجاوین اور تم حضرت کو لے جاؤ انصار نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اگر لوگ ایک راہ چلین تو مین انصار یون ہی کی راہ چلون **ف** اور واقع ہوا ہے نزدیک قابسی کے کہ قریش کی غنیمتین اور یہ خطا ہے اس واسطے کہ اس سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو قریش کی غنیمتین تقسیم ہوئین اور حالانکہ اس طرح نہین بلکہ مراد ساتھ قول اسکے کے یوم فتح مکہ زمانہ فتح مکہ کا ہے اور یہ ساری برس کو شامل ہے اور جبکہ تھا جنگ حنین پیدا ہونے والا جنگ مکہ سے تو نسبت کیا گیا طرف اسکی اور یہی تقریر کی ہے اسمٰعیل نے سو کہا کہ مراد غنیمتون سے حنین کی غنیمتین ہین اس واسطے کہ فتح مکہ کے وقت کوئی غنیمت نہین ہوئی تھی کہ بانٹی جاتی ولیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کا جنگ کیا بعد فتح مکہ کے انہین دنون مین اور تھا سبب بیچ جنگ حنین کے فتح ہونا مکہ کا اس واسطے کہ پہونچنا طرف لڑائی انکی کے تھا ساتھ فتح مکہ کے (فتح) **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا ازھر عن ابن عون قال انبانا هشام بن زيد بن انس عن انس قال لما كان يوم حنين التقى هوازن ومع النبي صلى الله عليه وسلم عشرة الاف والطلقاء فادبروا قال يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعديك لبيك ونحن بين يديك فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقال انا عبد الله ورسوله فانهزم المشركون فاعطى الطلقاء والمهاجرين ولم يعط الانصار شيئا فقالوا فدعاهم فادخلهم في قبة فقال اما ترضون ان يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون برسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا لاخترت شعب الانصار ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قوم ہوازن سے ملے یعنی میدان جنگ مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار مرد اور طلقا تھے (یعنی جنپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن احسان کیا اور انکو قید نہ کیا مانند ابو سفیان وغیرہ کی) سو لوگون نے جنگ سے پیٹھ دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار کے انہون نے کہا یا حضرت ہم بار بار خدمت مین حاضر ہین اور ہم آپکے آگے حاضر ہین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اترے سو فرمایا کہ مین اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہون سو مشرکون کو شکست ہوئی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طلقاء اور مہاجرین کو مال دیا اور انصار یون کو کچھ نہ دیا تو انہون نے کہا (کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریش کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے) سو انکو بلایا پھر انکو ایک خیمے مین داخل کیا سو فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ لوگ اونٹ اور بکریان لیجاوین اور تم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لیجاؤ اگر لوگ ایک راہ چلین اور انصار اور راہ چلین تو مین انصار یون ہی کی راہ اختیار کرون

کرون **حدثنی** محمد بن بشار قال ثنا غندر قال حدثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ عن انس بن مالك قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من الانصار فقال ان قریشا حدیث عهد بجاهلیۃ ومصیبۃ وانی اردت ان اجبرهم واتألفهم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ الی بیوتکم قالوا بلی قال لو سلك الناس وادیا وسلكت الانصار شعبا لسلكت وادی الانصار او شعب الانصار **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند انصاریون کو جمع کیا سو فرمایا کہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو مین نے چاہا کہ انکو انعام دون اور ان سے لگاوٹ کرون کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون **حدثنا** قبیصۃ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال لما قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسمۃ حنین قال رجل من الانصار ما اراد بها وجہ اللہ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فتغیر وجهہ ثم قال رحمۃ اللہ علی موسی قد اوذی باکثر من هذا فصبر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ایک انصاری مرد نے کہا کہ اس تقسیم سے خدا کی رضا مندی مقصود نہین سو مینے اکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا کہ خدا کی رحمت موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پھر اس نے صبر کیا **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ قال لما کان یوم حنین اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناسا اعطی الاقرع مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلك واعطی ناسا فقال رجل ما ارید بهذہ القسمۃ وجہ اللہ فقلت لاخبرن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من هذا فصبر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت وغیرہ کے واسطے چند لوگون کو اختیار کیا سو اونٹ اقرع کو دیے اور سو عیینہ کو دیے اور اور چند لوگون کو بھی سو سو اونٹ دیے (یعنے سفیان بن حرب کو اور صفوان بن امیہ کو اور مالک بن عوف کو اور علقمہ بن علاثہ کو اور سوا ے انکو کو) سو ایکمرد نے کہا کہ اس تقسیم سے کچہ خدا کی رضا مندی مقصود نہین مینے کہا البتہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دون گا تو مین نے اکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا رحمت کرے موسی علیہ السلام پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا سو اس نے صبر کیا **ف** اسمعت

مین جواز کمی و بیشی کرنے کا ہے قسمت مین اور منہ پہیرنا جاہل سے اور در گذر کرنا ایذا سے اور پیروی کرنی ان لوگون کی جو
پہلے گذرے ہین اپنے نبیون سے حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن معاذ ثنا ابن عون عن هشام بن
زيد بن انس عن انس بن مالك قال لما كان يوم حنين اقبلت هوازن وغطفان وغيرهم بنعمهم
وذراريهم ومع النبي صلى الله عليه وسلم عشرة الاف من الطلقاء فادبروا عنه حتى بقي وحده
فنادى يومئذ نداءين لم يخلط بينهما التفت عن يمينه فقال يا معشر الانصار قالوا لبيك
يا رسول الله ابشر نحن معك وهو على بغلة بيضاء فنزل فقال انا عبد الله ورسوله فانهزم
المشركون واصاب يومئذ غنائم كثيرة فقسم في المهاجرين والطلقاء ولم يعط الانصار شيئا
فقالت الانصار اذا كانت شديدة فنحن ندعى ويعطى الغنيمة غيرنا فبلغه ذلك فجمعهم في
قبة فقال يا معشر الانصار ما حديث بلغني فسكتوا فقال يا معشر الانصار الا ترضون ان
يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله تحوزونه الى بيوتكم فقالوا بلى فقال النبي صلى
الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا لاخذت شعب الانصار قال هشام
قلت يا ابا حمزة وانت شاهد ذاك قال واين اغيب عنه ترجمہ انسؓ سے روایت ہی کہ جب جنگ حنین
کا دن ہوا تو آگے بڑہی قوم ہوازن اور غطفان وغیرہم ساتہ اپنے اونٹون اور جورو لڑکون کے اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ دس ہزار مرد اور طلقاء تہے سو انہون نے پیٹھ پہیری یہانتک کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم تنہا باقی رہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسدن دو بار پکارا ان کو آپس مین نہ ملایا یعنے جدا
جدا پکارا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف دیکہا سو فرمایا اے گروہ انصار کے انہون نے
کہا یا حضرتؐ ہم حاضر ہین آپ کو خوشخبری ہو ہم آپکے ساتہ ہین پہر اپنے بائین طرف دیکہا سو فرمایا اے
گروہ انصار کے انہون نے کہا یا حضرتؐ ہم حاضر ہین آپ کو خوشخبری ہو ہم آپکے ساتہ ہین اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر تہے سو آپ اترے سو فرمایا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور اسکا رسول ہون سو مشرکون
کو شکست ہوئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسدن بہت غنیمتین پائین سو انکو مہاجرون اور طلقاء مین
تقسیم کیا اور انصار کو ان سے کچہ نہ دیا سو انصار نے کہا کہ جب کوئی مشکل ہوتی ہے تو ہم بلائے جاتے ہین اور
غنیمت ہمارے سوا اورون کو دی جاتی ہے سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی سو ان کو ایک خیمے
مین جمع کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو مجہ کو پہونچی وے چپ رہے سو فرمایا اے
گروہ انصار کے کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیجاوین اور تم اپنے گہرون کی طرف
خدا کے رسول کو لیجاؤ انصار یون نے کہا کیون نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ ایک راہ

ثم التفت عن يساره فقال يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله ابشر نحن معك

چلیں اور انصاری اور راہ چلیں تو میں انصاریوں ہی کی راہ لوں ہشام کہتا ہے میں نے کہا ای اباحمزہ
(یہ انس کی کنیت ہے) کیا تو اس موقع میں حاضر تھا اس نے کہا اور میں اس سے کہاں غائب تھا **باب**
السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ بیان ہے اس چھوٹے لشکر کا جو نجد کی طرف بھیجا تھا **ف** سریہ ایک ٹکڑا
ہے لشکر کا اس سے نکلتا ہے اور اسی کی طرف پھرتا ہے اور سریہ وہ لشکر ہے جو رات کو نکلے اور وہ ایک
سو سے پانچسو تک ہوتا ہے اور اگر پانچسو سے زیادہ ہو تو اسکو منسر کہتے ہیں اور اگر آٹھ سو سے زیادہ ہو
تو اسکو جیش کہتے ہیں اور جو انکے درمیان ہو اسکو ہبطہ کہتے ہیں اور اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو اسکو
جحفل کہتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اسکو جیش جرار کہتے ہیں اور خمیس بڑے لشکر کو کہتے ہیں اور
جو جدا ہو سریہ سے اوسکو بعث کہتے ہیں اور دس کو اور جو اس سے اوپر ہو حفیرہ کہتے ہیں اور چالیس کو عصبہ
کہتے ہیں اور تین سو تک مقنب کہتے ہیں اور اگر زیادہ ہو تو اسکو جمرہ کہتے ہیں اور ذکر کیا ہے اس کو
بخاری نے بعد جنگ طائف کے اور اہل مغازی نے کہا کہ وہ فتح مکہ کے واسطے متوجہ ہونے سے پہلے تھا اور ابن
سعد نے کہا کہ شعبان میں تھا آٹھویں سال تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ رمضان میں تھا اور اسکا سردار
ابو قتادہ تھا اور وہ پچیس آدمی تھے اور انہوں نے غطفان کے دو سو اونٹ اور دو ہزار بکری لوٹی (فتح)
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلْنَا
بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر نجد کی طرف بھیجا سو میں بھی ان میں تھا سو ہمارے حصے بارہ بارہ اونٹ
آئے اور ہمکو ایک ایک اونٹ حصے سے زیادہ ملا **ف** اس حدیث کی شرح خمس میں گذر چکی ہے اور یہ ذکر کی
اسکے کے پیچھے حدیث ابو قتادہ کے اشارت ہے طرف ایک ہونے دونوں کی (فتح) **باب بَعْثِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو
طرف قبیلے بنی جذیمہ کی **ف** یعنے ابن عامر بن عبد مناة بن کنانہ کے اور بعث تھا بعد فتح ہونے مکے
کے شوال میں پہلے نکلنے کے طرف حنین کی نزدیک تمام اہل مغازی کے اور وہ مکے سے نیچے تھے یلملم
کیطرف کہا ابن سعد نے کہ بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف انکی خالد بن ولید کو ساتھ تین سو پچاس
مرد کے مہاجروں اور انصاریوں سے اسلام کی طرف بلانیکو نہ لڑنے کو جبکہ بھیجا اسکو طرف یمن کے
حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبانا صبانا فجعل خالد یقتل ویاسر ودفع الی کل رجل منا اسیرہ حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من اصحابی اسیرہ حتی قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناہ لہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی قوم کی طرف بھیجا سو خالد نے انکو اسلام کی طرف بلایا اور کہا کہ مسلمان ہوجاؤ تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوئے سو وہ یون کہنے لگے کہ ہمنے دین بدلا ہمنے دین بدلا یعنے مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو صابی کہتے تھے سو خالد نے ان کا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ہم مین سے ایک قیدی دیا یہانتک کہ جب ایک دن ہوا تو خالد نے ہر ایک مرد کو حکم کیا کہ اپنے قیدی کو مار ڈالے سو مین نے کہا قسم ہے اللہ کی مین اپنے قیدی کو نہین مارونگا اور نہ کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو ماریگا یہانتک کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے سو ہم نے آپ سے یہ حال کہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا کہ الٰہی مین تیری روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہون خالد کے کام سے دوبار فرمایا **ف** یہ جو ابن عمرؓ نے کہا کہ وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوئے الخ تو یہ قول ابن عمرؓ کا جو حدیث کا راوی ہے دلالت کرتا ہے کہ ابن عمرؓ نے ان کے قول سے سمجھا کہ مراد انکی حقیقی اسلام تھا اور تائید کرتا ہے سمجھ اسکے کی یہ کہ جو اسوقت مین مسلمان ہوتا تھا قریش اسکو صابی کہتے تھے یہانتک کہ یہ لفظ مشہور ہوا اور اسکو ذم کی جگہہ مین بولتے تھے اسیواسطے جب ثمامہ مسلمان ہوا اور عمرے کو مکے مین آیا تو کفار مکہ نے اس سے کہا کہ تو صابی ہوا ثمامہ نے کہا نہین بلکہ مین مسلمان ہوا سو جب مشہور ہوا یہ کلمہ ان سے بیچ جگہہ اسلمت کی یعنے کفار کی مراد صابی کہنے سے یہ ہوتی تھی کہ تو مسلمان ہوا تو اسواسطے استعمال کیا اسکو ان لوگون نے جنکو خالد نے قتل کیا اور خالد نے اس لفظ کو ظاہر پر حمل کیا اسواسطے کہ قول انکا صبانا اسکے ظاہر معنے یہ ہین کہ ہم نکلے ایک دین سے طرف دوسرے دین کی اور نہ کفایت کی خالد نے ساتھ اسکے یہانتک کہ کھولکر کہین کہ ہم مسلمان ہوئے اور کہا خطابی نے احتمال ہے کہ عیب کیا ہوا. نبیر خالد نے واسطے پھرنے انکے کے لفظ اسلام سے اسواسطے کہ اسنے ان سے سمجھا کہ انہون نے عار کے سبب سے اسلام کا لفظ نہین بولا اور دین کی طرف فرمانبردار نہین ہوئی پس قتل کیا انکو تاویل کرکے انکی قول کی اور یہ جو کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین اپنے قیدی کو قتل نہین کرونگا اور نہ کوئی میرے ساتھیون سے ماریگا تو اس مین جواز قسم کا ہے اور پر نفی فعل کے جبکہ اسکی فرمانبرداری کا اسکا اعتماد ہوا اور یہ جو فرمایا کہ مین بیزاری

ظاہر کرتا ہون تو خطابی نے کہا کہ انکار کیا اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرنے سے اور ترک کرنے تحقیق کے سے بیچ کام انکے پہلے اس سے کہ معلوم کرے مراد کو ساتھ قول انکے کے صبانا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے کو بلایا اور فرمایا کہ ان لوگون کیطرف جاؤ اور کفر کا امر اپنی قدمون کے تلے گردانون سو حضرت علی مرتضے چلے یہانتک کہ انکے پاس آئے اور انکے ساتھ مال تھا سو نہ باقی رہا کوی مگر کہ اسکی دیت دی (فتح) **بَابُ** سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْاَنْصَارِ باب ہے بیان مین چہوٹے لشکر عبد اللہ بن حذافہ کے اور علقمہ بن مجزز کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ چہوٹا لشکر انصار کا ہے **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اصل ترجمہ کے طرف اس چیز کی کہ روایت کی ہے احمد اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ وغیرہ نے ابوسعید خدری سے کہا بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علقمہ بن مجزز کو ایک چہوٹے لشکر پر کہ مین بھی اس مین تھا یہانتک کہ جب بعضی راہ مین پہونچے تو حکم کیا ایک گروہ کو لشکر سے اور انپر عبد اللہ بن حذافہ کو سردار کیا اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے یہ قصہ اور ذکر کیا ہے کہ اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بعضے حبشی لوگ جدہ والون سے لڑنے کا قصد رکہتے ہین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن مجزز کو تین سو مرد کے ساتھ ان کی طرف بہیجا ربیع الاول مین نوین سال سو وہ ایک جزیرہ مین پہونچا سو جب وہ دریا سے پار اترا تو وے بہاگ گئے پھر جب پہرا تو بعضے لوگون نے اپنے گہر والون کیطرف جلدی کی تو حکم کیا عبد اللہ بن حذافہ نے ان لوگون پر جنہون نے جلدی کی کہ آگ مین کودین اور یہ جو کہا کہ بعضے کہتے ہین کہ وہ سریہ انصار کا ہے تو اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے طرف احتمال تعدد قصے کی اور یہی ہے جو ظاہر ہوتا ہے واسطے سیر اس واسطے کہ دونون کا سیاق مختلف ہے اور دونو کے سردار کا نام بھی مختلف ہے اور آگ مین داخل ہونیکے حکم کا سبب بھی مختلف ہے وسیاتی فی التفسیر (فتح) **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُطِيعُوْهُ فَغَضِبَ قَالَ اَلَيْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيعُوْنِي قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ علی مرتضے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر کہین جہاد کو بہیجا او

ایک انصاری مرد کو انکا سردار بنایا اور لشکر کو حکم کیا کہ اسکا کہا ماننا سو وہ کسی کام سے لشکر پر غضبناک ہوا
کہا کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم نہین کیا تہا کہ میری فرمانبرداری کرنا انہون نے کہا کیون نہین
کہا میرے واسطے لکڑیان جمع کرو انہون نے لکڑیان جمع کین اس نے کہا آگ جلاؤ انہون نے آگ جلائی
پہر اس نے کہا کہ اسمین گہس پڑو سو بعضون نے اس مین گہسنے کا قصد کیا اور بعضے بعضون کو روکنے
لگے اور کہا کہ ہم آگ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف بہاگے ہین یعنے ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سو وے ہمیشہ ایک دوسرے کو روکتے رہے یہانتک کہ آگ بجہ
گئی اور اسکا غصہ فرو ہوا یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
اس مین گہستے تو قیامت تک اس سے نہ نکلتے فرمانبرداری تو نیک کام مین چاہیے **ف** ایک روایت
مین ہے کبہی اس سے نہ نکلتے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ قیامت تک اس مین پڑے رہتے یعنی
اسمین گہسنا گناہ ہے اور گنہگار آگ کا مستحق ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر حلال جانکر اسمین
داخل ہوتے تو البتہ اس سے کبہی نہ نکلتے بنا بر اسکے عبارت مین ایک قسم ہے بدیع کی قسمون سے اور
وہ استخدام ہے سو اسواسطے کہ ضمیر اسکے قول لو دخلوہا مین واسطے اس آگ کے ہے جسکو انہون نے
جلایا تہا اور ضمیر بیچ قول اسکے کے ما خرجوا منہا ابدا واسطے آگ آخرت کے ہے اسواسطے کہ کیا
انہون نے وہ کام کہ منع کیے گئے تہے اور ظاہر یہ احتمال ہے ضمیر واسطے اس آگ کے ہے جسکو
انہون نے جلایا تہا یعنے انہون نے گمان کیا کہ اگر وے اسمین داخل ہوتے بسبب فرمانبرداری
اپنے سردار کے تو وہ ان کو ضرر نہ کرتی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خبر دی کہ اگر وے اسمین داخل
ہوتے تو جل کر مرجاتے پس نہ نکلتے اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جو آگ سے باز رہے تہے
انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خوب کہا اور ابو سعید کی حدیث مین ہے کہ اگر کوئی سردار تمکو گناہ کا حکم
کرے تو اسکی فرمانبرداری نہ کرو اور اس حدیث مین کئی فائدے ہین یہ کہ جاری ہوتا ہے حکم غصے کیحالت
مین جو اس سے شرع کے مخالف نہ ہو اور یہ کہ غصہ عقل والون کو ڈہانک لیتا ہے اور یہ کہ اللہ کے ساتہ ایمان
لانا چہوڑاتا ہے آگ سے واسطے قول انکے کہ ہم آگ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بہاگے ہین اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بہاگنا خدا کیطرف بہاگنا ہے اور اللہ کی طرف بہاگنا ایمان پر بولا جاتا ہے خدا
تعالے نے فرمایا فَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ یعنے اللہ کی طرف بہاگو اور یہ کہ امر مطلق نہین عام ہوتا ہے سب حالون
کو اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا کہ سردار کی تابعداری کرین سو حمل کیا انہون نے
اسکو عام حالات پر یہانتک کہ غصے کی حالت مین بہی اور گناہ حکم کرنے کی حالت مین بہی سو حضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے انکے واسطے بیان کرو یا کہ حاکم کی تابعداری تو صرف نیک کام مین ہے گناہ مین نہین وسیاتی مزید لہذہ المسئلۃ فی کتاب الاحکام انشاء اللہ تعالیٰ اور استنباط کیا ہے اس سے شیخ ابو محمد بن ابی حمزہ نے کہ تمام امر است سے نہین جمع ہونگے خطا پر واسطے منقسم ہونے لشکر کے دو قسمین ان مین سے بعضون پر آگ مین گہسنا آسان ہوا پس اس نے اسکو طاعت جانا اور بعضون نے ان مین سے حقیقت امر کی سمجھی اور یہ کہ تابعداری صرف نیک کام مین ہے پس ہوا اختلاف اُن کا سبب واسطے رحمت سب کے کہا اور اس حدیث مین ہے کہ جسکی نیت صادق ہو نہین واقع ہوتا ہے مگر خیر مین اور اگر بدی کا قصد کرے تو اللہ اسکو اس سے پہیر دیتا ہے اسیواسطے بعضی معرفت والے کہتے ہین کہ جو اللہ کے ساتھ سچا ہو خدا اسکو نگاہ رکہتا ہے اور جو خدا پر توکل کرے خدا اسکو کفایت کرتا ہے (فتح) **بَابُ** بَعْثِ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بہیجنا ابو موسیٰ اور معاذ کا طرف یمن کے پہلے حجۃ الوداع کے **ف** شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ قید کرنے کے ساتھ ماقبل حجۃ الوداع کے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے باب کی بعضی حدیثون مین کہ وہ یمن سے پہرے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکے مین حجۃ الوداع مین ملے لیکن قبلیت نسبتی امر ہے اور البتہ مین نے پہلے بیان کیا ہے زکوۃ مین معاذ کی حدیث کی شرح مین کہ انکا یمن کی طرف بہیجنا کب تہا اور احمد نے معاذ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو یمن کی طرف بہیجا تو اسکے ساتھ نکلے وصیت کرتے اور معاذ سوار تہے اور ایک روایت مین معاذ سے ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بہیجا تو فرمایا کہ مین تجھکو ایک قوم کی طرف بہیجتا ہون جنکے دل نرم ہین سو اپنے تابعدارون کو ساتھ لیکر اپنے نافرمانون سے لڑ اور نزدیک اہل مغازی کے ہے کہ تہا بہیجنا انکا ربیع الآخر مین نوین سال ہجری مین (فتح) **حَدَّثَنَا مُوْسٰی** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا اِلٰی عَمَلِہٖ قَالَ وَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا اِذَا سَارَ فِیْ اَرْضِہٖ کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِہٖ اَبِیْ مُوْسٰی فَجَآءَ یَسِیْرُ عَلٰی بَغْلَتِہٖ حَتّٰی انْتَہٰی اِلَیْہِ وَاِذَا ہُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَیْہِ النَّاسُ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَہٗ قَدْ جُمِعَتْ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ فَقَالَ لَہٗ مُعَاذٌ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَیْمَ ہٰذَا قَالَ ہٰذَا رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ قَالَ لَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ اِنَّمَا جِیْءَ بِہٖ لِذٰلِکَ فَانْزِلْ قَالَ مَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا قَالَ فَکَیْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ یَا مُعَاذُ قَالَ اَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاَقُوْمُ وَقَدْ قَضَیْتُ جُزْئِیْ مِنَ النَّوْمِ فَاَقْرَاُ مَا کَتَبَ

اللهِ لِي فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِي ترجمہ ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کیطرف بہیجا کہا اور بہیجا ہر ایک کو دونون مین سے یمن کے ایک حصہ پر اور یمن کے دو
حصے ہین (ایک اچان مین ہے اور ایک نوان مین) پہر فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ پکڑو
اور خوشی سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور ہر ایک دونون مین سے اپنی حکومت کی جگہہ کی طرف چلا کہا اور ہر ایک
دونو مین سے جب اپنی زمین مین چلتا تہا اور اپنے ساتہی سے قریب ہوتا تہا تو اسکی ملاقات کو تازہ کرتا تہا اور
اسکو سلام کرتا تہا سو چلے معاذ اپنی زمین مین قریب اپنے ساتھی ابو موسیٰ سے سو آئے اس حال مین کہ اپنی خچر
پر سوار تہے یہانتک کہ ابو موسیٰ کے پاس پہونچے اور ناگہان ابو موسیٰ بیٹہے تہے اور لوگ انکے پاس جمع تہے
اور ناگہان دیکہا کہ انکے پاس ایک مرد ہے اسکے دونو ہاتھ اسکی گردن مین بندہے ہین تو معاذ نے اُن سے
کہا کہ اے عبد اللہ بن قیس یہ کیا ہے یعنی اسکے ہاتھ کیون بندہے ہین ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ شخص اسلام کے
بعد مرتد ہو گیا ہے کہا مین نہین اُترتا یہانتک کہ قتل کیا جاوے ابو موسیٰ نے کہا یہ صرف اسیواسطے لایا
گیا ہے سو تم اُترو کہا مین نہین اُترتا یہانتک کہ قتل کیا جاوے ابو موسیٰ نے اسکے مارنیکا حکم دیا وہ مارا
گیا پہر معاذ سواری سے اترے پہر کہا اے عبد اللہ تو قرآن کو کس طرح پڑہتا ہے کہا مین اسکو ہمیشہ پڑہتا
رہتا ہون رات کو اور دن کو کچہ نہ کچہ گہڑی بہ گہڑی کہا اس نے اور اے معاذ تو اسکو کس طرح پڑہتا ہے کہا
مین پہلی رات کو سوتا ہون پہر پچہلی رات کو عبادت کے واسطے کہڑا ہوتا ہون اور حالانکہ مین اپنا سونے کا حصہ
ادا کر چکا ہون سو مین پڑہتا ہون جو خدا نے میرے واسطے لکہا سو مین ثواب کیواسطے سوتا ہون جیسے ثواب
کے واسطے کہڑا ہوتا ہون **ف** اس حدیث کی صورت مرسل کی ہے اور امام بخاری اسکے پیچہے سعید بن ابی
بردہ کے طریق کو لایا ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے ابی موسیٰ سے اور وہ ظاہر ہے متصل ہونے
مین اور اگرچہ وہ متعلق ہے ساتہ سوال کے اشربہ سے لیکن غرض اس سے ثابت کرنا اس قصے کا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یمن کی طرف بہیجا اور یہی ہے مقصود باب کا پہر قوی کیا اُسکو ساتہ طریق طارق
ابن شہاب کے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابو موسیٰ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ کو اپنی قوم کی طرف
بہیجا الحدیث اور وہ اگرچہ متعلق ہے ساتہ مسئلہ اہلال کے لیکن وہ بہی ثابت کرتا ہے بہیجنے کے اصل قصے کو جو
مقصود ہے اس جگہہ مین پہر قوی کیا معاذ کے قصے کو ساتہ حدیث ابن عباس کے بیچ وصیت حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے واسطے اسکے جبکہ بہیجا اسکو طرف یمن کے اور ساتہ روایت عمرو بن میمون کے معاذ سے
اور اسکے ساتہ مراد بہی ثابت کرنا اصل قصے بعث معاذ کا ہے طرف یمن کے اگرچہ سیاق حدیث کا اور
معنے مین ہے اور شامل ہے یہ باب کئی حدیثون پر پہلے حدیث اصل بہیجنے کی طرف یمن کے اور عنقریب آویگا

بیچ بیان توبہ طلب کرنے مرتدون کے طریق حمید بن ہلال کے سے اس نے روایت کی ابو بردہؓ سے اس نے ابو موسیٰؓ کو سبب
بھیجنے اسکے کا طرف یمن کے اور اسکا لفظ یہ ہے کہا مین آیا اور میری ساتھ دو اشعری مرد تھے اور دونون نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمکو تحصیل زکوۃ وغیرہ پر حاکم کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم
ہرگز حاکم نہین کرتے اپنے عمل پر جو اسکا ارادہ کرے لیکن اے ابو موسیٰؓ تو یمن کے طرف جا پھر معاذ بن جبلؓ کو ان
کے ساتھ کیا اور مخلاف کے معنے اقلیم ہین اور معاذ کی جہت اونچی تھی جانب عدن کے اور اسکی حکومت
سے شہر جند تھا اور واسطے اسکے اس جگہہ ایک مسجد ہے جو آجتک مشہور ہے اور ابو موسی کی جہت نیچی تھی
اور یہ جو کہا یَسِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا تو نکتہ بیچ لانے کے ساتھ لفظ بشارت کی اور وصل ہے اور ساتھ لفظ تنفیر
کے اور وہ لازم ہے اور لایا ساتھ اس چیز کے کہ اسکے بعد ہے ساتھ عکس کے واسطے اشارت کے طرف اسکی
کہ انذار کی مطلق نفی نہین ہو سکتی برخلاف تنفیر کے کہ اسکی مطلق نفی ہو سکتی ہے پس کفایت کی ساتھ اس
چیز کے کہ لازم آتا ہے اس سے مرتد ہونا اور وہ تنفیر ہے پس گویا کہ کہا گیا کہ اگر تم ڈراؤ تو چاہیے کہ ہو بغیر تنفیر
کے اور یہ جو کہا کہ اپنے ساتھی کی ملاقات کو تازہ کرتا تھا تو ایک روایت مین ہے جو آیندہ آتی ہے کہ وہ دونون
آپس مین ملاقات کرنے لگے سو معاذ ابو موسیٰؓ کی ملاقات کو آئے ابو موسیٰؓ نے انکے واسطے تکیہ ڈالا اور کہا
کہ اترو اور یہ جو کہا اور حالانکہ مین اپنے سونے کا حصہ ادا کر چکا ہون تو اسکے معنے یہ ہین کہ اس نے رات کو کئی
حصے کیا تھا ایک حصہ سونے کے واسطے مقرر کیا تھا اور ایک حصہ قرآن پڑہنے اور عبادت کرنے کے واسطے
ٹھیرایا تھا اور یہ جو کہا فَاحْتَسَبْتُ الخ تو یہ ساتھ صیغہ ماضی کے ہے اور بعضون کی روایت مین ساتھ لفظ مضارع
کے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ وہ طلب کرتا ہے ثواب کو راحت مین جیسے کہ طلب کرتا ہے اسکو مشقت مین اسکے
واسطے کہ جب قصد کیا جاوے ساتھ آرام کے مدد کرنا عبادت پر تو حاصل ہوتا ہے ثواب تنبیہ تھا بھیجنا ابو موسیٰ
کا طرف یمن کے بعد پھرنے کے جنگ تبوک سے اس واسطے کہ حاضر ہوا وہ ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جنگ
تبوک مین کما سیاتی بیانہ انشاء اللہ تعالی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ ابو موسیٰ تھے عالم بوجھ والے تیز
دانا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو حاکم نہ کرتے اور اگر حکم کو اسکے غیر کی سپرد کیا ہوتا تو نہ
محتاج ہوتی طرف وصیت کرنے اسکے کی ساتھ اس چیز کے کہ وصیت کی اسکو ساتھ اسکے اسی واسطے اعتماد
کیا اس پر عمرؓ نے پھر عثمانؓ نے پھر علیؓ مرتضے نے اور اسپر خارجی اور رافضی لوگ سو انکے حق مین طعنہ کرتے
ہین اور نسبت کرتے ہین طرف انکی غفلت اور بے سمجھی کو یعنے کہتے ہین کہ انکو کچھ سمجھ بوجھ نہ تھی واسطے اس
چیز کے کہ صادر ہوئی اس سے بیچ مصالحہ صفین کے کہا ابن عربی وغیرہ نے کہ حق یہ ہے کہ نہین صادر ہوا اس
سے جو تقاضا کرے وصف کرنے اسکو ساتھ اسکے اور غایت اس چیز کے جو واقع ہوئی اس سے یہ ہے کہ

کہ انکے اجتہاد نے انکو اس طرف پہونچایا یہ کہ ٹہرایا جاوے امر خلافت کا شوری ان لوگون کے درمیان کہ باقی رہے اکابر اصحاب اہل بدر سے اور مانند انکے سے واسطے اسی چیز کے کہ دیکھا اختلاف سخت درمیان دونون گروہ کے صفین مین پہر اسکا جو انجام ہوا سو ہوا فتح حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ فَسَاَلَهٗ عَنْ اَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِیَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِیْذُ الشَّعِیْرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِیْرٌ وَ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یمن کیطرف بھیجا سو انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرابوں کا حکم پوچھا جو بنائے جاتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شرابیں کیا چیز ہیں یعنے انکا کیا نام ہے کہا تبع اور مزر سعید کہتا ہے میں نے ابو بردہ سے کہا تبع کیا چیز ہے کہا شہد کا نچوڑ اور مزر جو کا نچوڑ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو جریر اور عبد الواحد نے شیبانی سے اس نے روایت کی ہے ابو بردہ سے یعنے ان دونو نے اسکو بدون ذکر سعید کے روایت کیا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الاشربہ میں آویگی انشاء اللہ تعالی حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِیْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِاَبِیْ مُوْسٰی كَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلٰی رَاحِلَتِیْ وَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا یَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَا مُوْسٰی فَاِذَا رَجُلٌ مُّوْثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی یَهُوْدِیٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ تَابَعَهُ الْعَقَدِیُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِیْعٌ وَالنَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ترجمہ سعید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے دادے ابو موسی اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا سو فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ پکڑو اور خوشی سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کا کہا مانو تو ابو موسے نے کہا کہ یا حضرت ہماری زمین میں شراب ہے جو کی اسکو مزر کہتے ہیں اور شراب ہے شہد کی اسکو تبع کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مستی لانے والی چیز حرام ہے سو

دونون چلے سو معاذؓ نے ابو موسیٰؓ سے کہا کہ تو قرآن کو کسطرح پڑھتا ہے کہا کھڑے اور بیٹھے اور اپنی سواری پر اور ہمیشہ پڑھتا رہتا ہون اسکو ساعت بساعت معاذؓ نے کہا مین تو سوتا بھی ہون اور قرآن پڑھنے کے واسطے کھڑا بھی ہوتا ہون سو مین ثواب طلب کرتا ہون اپنے سونے مین جیسا ثواب طلب کرتا ہون اپنے کھڑے ہونے مین اور خیمہ گاڑا سو دونون ایک دوسرے کی ملاقات کرنے لگے سو معاذؓ نے ابو موسیٰؓ کی ملاقات کی تو ناگہان انہون نے دیکھا کہ ایک مرد بندھا ہے سو کہا کہ اسکے بندھنے کا کیا سبب ہے ابو موسیٰؓ نے کہا کہ یہودی تھا مسلمان ہوا تھا پھر مرتد ہو گیا معاذؓ نے کہا البتہ مین اسکی گردن مارون گا متابعت کی ہے مسلم کی عقدی اور وہب نے شعبہ سے اور کہا وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے شعبہ سے اس نے روایت کی سعید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے اس نے حضرتؐ سے روایت کیا ہے اسکو جریر نے شیبانی سے اس نے ابو بردہؓ سے یعنی مسلم اور عقدی اور وہب نے اسکو شعبہ سے مرسل روایت کیا ہے اور وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اسکو شعبہ سے موصول روایت کیا ہے **ف** ذکر کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے مرسل مطول اس مین قصہ ہے دونون کے بھیجنے کا اور ذکر شرابون کا اور قصہ یہودی کا اور پوچھنا معاذ کا قراءت سے کما اشرنا الیہ سابقا **حدثنی** عباس بن الولید قال حدثنا عبد الواحد عن ایوب بن عائذ قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شہاب یقول حدثنی ابو موسی الاشعری قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ارض قومی فجئت و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیخ بالابطح فقال احججت یا عبد اللہ بن قیس قلت نعم یا رسول اللہ قال کیف قلت قال قلت لبیک اھلالا کاھلالک قال فھل سقت معک ھدیا قلت لم اسق قال فطف بالبیت واسع بین الصفا والمروۃ ثم حل ففعلت حتی مشطت لی امراۃ من نساء بنی قیس ومکثنا بذلک حتی استخلف عمر **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنی قوم کی زمین کیطرف بھیجا سو مین آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی ابطح مین بٹھلائی تھی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس کیا تو نے حج کیا ہے مین نے کہا ہان یا حضرتؐ فرمایا تو نے احرام کسطرح باندھا مین نے کہا اسطور سے حاضر ہون خدمت مین بار بار حاضر ہون احرام باندھا مین نے مانند احرام آپکے کی فرمایا تو قربانی اپنے ساتھ لایا ہے مین نے کہا مین قربانی اپنے ساتھ نہین لایا فرمایا بیت اللہ کا طواف کر اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ پھر احرام اتار ڈال سو مین نے کہا جیسا آپنے فرمایا یہانتک کہ کنگھی کی میرے سر کو ایک عورت نے بنی قیس کی عورتون سے سو ہم اسی پر عمل کرتے رہے کہ بدون قربانی کے احرام اتار ڈالتے تھے یہانتک کہ حضرت عمرؓ

خلیفہ ہوئے **ف** اس حدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے **حدثنا** حبان قال اخبرنا عبد الله عن زکریا بن اسحاق عن یحیی بن عبد الله بن صیفی عن ابی معبد مولی ابن عباس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لمعاذ بن جبل حین بعثہ الی الیمن انک ستاتی قوما من اهل الکتاب فاذا جئتهم فادعهم الی ان یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لک بذلک فاخبرهم ان الله قد فرض علیکم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوا لک بذلک فاخبرهم ان الله قد فرض علیکم صدقة تؤخذ من اغنیائهم فترد علی فقرائهم فان هم اطاعوا لک بذلک فایاک وکرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه لیس بینه وبین الله حجاب قال ابو عبد الله طوعت وطاعت واطاعت لغة طعت وطعت واطعت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کی طرف حاکم کرکے بہیجا تو اسکو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اس قوم کے پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنے یہود اور نصاری سو جب تو انکے پاس جاوے تو ان کو بلا تا کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہین اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو انکو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وے اس مین بہی تیرا کہنا مانین تو ان کو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے انپر زکوۃ فرض کی ہے کہ انکی مالدارون سے لی جاوے اور انکے محتاجون کو پہیر دیجاوے سو اگر وے اس مین بہی تیرا کہنا مانین تو بچتے رہنا انکے عمدہ مال سے یعنے زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بد دعا سے سو بات تو یون ہے کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا تعالے مین کچہ آڑ نہین یعنے مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم کرنا کہا ابو عبد اللہ نے طوعت وطاعت واطاعت ایک لغت ہے طعت وطعت واطعت کی **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ طعت الخ تو مراد بخاری کی ساتہ اس کے تفسیر کرنی اس آیت کی ہے فطوعت له نفسه قتل اخیه بنا بر عادت اپنی کے بیچ تفسیر کرنے لفظ غریب کی قرآن سے جبکہ حدیث کے لفظ کو موافق ہو کہا ابن تین نے کہ جب کسی کا حکم بجا لاوے تو کہتے ہین اطاعه اور جب کسی کام مین اسکے موافق ہو تو کہا جاتا ہے طاوعه اور کہا ازہری نے کہ طوع نقیض کرہ کی ہے اور طاع له کی معنے ہین فرمانبردار ہوا اور کہا یعقوب بن سکیت نے کہ طاع اور اطاع کے ایک معنے ہین اور حاصل یہ ہے کہ طاع اور اطاع ہر ایک دونون سے استعمال کیا جاتا ہے لازمی اور متعدی یا تو ساتہ ایک معنے کے مثل بدء الله الخلق اور ابدأه کی اور یا داخل ہوتا ہے ہمزہ

واسطے متعدی کرنے کے اور لازم میں واسطے صیرورت کے یا لفعل کیہہ ہوتا ہے متعدی ساتھ ہمزہ کے اور فعل کے معنے کو تو لازم ہے سو اسطے کہ اکثر لغت کے عالموں نے تفسیر کیا ہے اطاع کو ساتھ معنے لان اور انقاد کی یعنے فرمانبردار ہوا اور یہی لائق ہے معاذ کی حدیث میں اس جگہہ اگرچہ غالب رباعی میں متعدی ہونا ہے اور ثلاثی میں لازم ہوتا ہے اور طعت اول ساتھ پیش طا کے ہے اور دوسرا ساتھ زیر کے اور تیسرا ساتھ فتح کے ساتھ زیادہ ہمزہ کے یعنے یہ لفظ تینوں طرح سے آیا ہے **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ **ترجمہ** عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب معاذ یمن میں آئے تو یمن والوں کو صبح کی نماز پڑہائی سو یہ آیت پڑہی کہ خدا نے ابراہیم کو اپنا جانی دوست ٹہیرایا تو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی ماں کی آنکھ ٹہنڈی ہوئی زیادہ کیا ہے معاذ نے شعبہ سے اس نے روایت کی حبیب سو اسنے روایت کی سعید سے اس نے عمرو سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا سو معاذ نے صبح کی نماز میں سورہ نسا پڑہی سو جب یہ آیت پڑہی کہ خدا نے ابراہیم کو اپنا جانی دوست ٹہیرایا تو ایک مرد نے اسکے پیچہے سے کہا کہ ابراہیم کی ماں کی آنکہہ ٹہنڈی ہوئی **ف** یعنے اسکو خوشی حاصل ہوئی اور یہاں یہ شبہ آتا ہے کہ معاذ نے اس مرد نماز میں کلام کرنے والے پر برقرار کیوں رکہا اور اسکو نماز دوہرانے کا حکم کیوں نہ کیا اور جواب دیا گیا ہے اس سے ساتھ اسکے کہ یا تو اسواسطے کہ جو حکم سے جاہل ہو وہ معذور ہوتا ہے یا معاذ نے اسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا ہوگا پر منقول نہیں ہوا یا قائل انکے پیچہے تہا اور نماز میں انکے ساتھ داخل نہیں ہوا تہا اور یہ جو کہا کہ زیادہ کیا ہے معاذ نے تو مراد ساتھ زیادتی کے قول اسکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو بہیجا اور نہیں ہے مخالفت دونوں روایتوں میں اسواسطے کہ معاذ تو یمن میں اسیوقت آئے تہے جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خاص کر بہیجا پس قصہ ایک ہے اور دلالت کی حدیث نے اسپر کہ وے نماز پر سردار تہے اور ابن عباسؓ کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ مال پر بہی سردار تہے اور پہلے گذر چکی ہے زکوۃ کے بیان میں وہ چیز جو اسکو واضح کرتی ہے (فتح) **باب** بَعْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب ہی بیان مین بھیجنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علی مرتضےٰ کو اور خالد بن ولید کو طرف یمن کی پہلے حجۃ الوداع کے
ف تحقیق ذکر کی ہے بخاری نے باب کے اخیر مین حدیث جابرؓ کی کہ علی مرتضےٰ یمن سے آئے سو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے ملے مکہ مین حجۃ الوداع مین اور اسکی شرح حج مین گذر چکی ہے اور تحقیق روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد
اور ترمذی نے علی مرتضےٰ رضہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کیطرف بھیجا تو مین نے کہا یا حضرتؐ آپ
مجھ کو ایسے لوگون کے طرف بھیجتے ہین جو مجھ سے عمر مین بڑے ہین اور مین کم عمر ہون مین قضا نہین جانتا سو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور کہا الٰہی اسکی زبان کو ثابت رکھ اور اسکے دل کو
ہدایت کر اور فرمایا کہ اے علیؓ جب تیرے پاس دو جھگڑنے والے بیٹھین تو نہ حکم کر درمیان انکے یہانتک کہ دوسرے
کا کلام سنے پس ذکر کی حدیث (فتح) حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ بَعَثَ عَلِیًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهٗ فَقَالَ
مُرْ اَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اَنْ یُّعَقِّبَ مَعَكَ فَلْیُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُقْبِلْ فَكُنْتُ فِیْمَنْ عَقَّبَ
مَعَهٗ قَالَ فَغَنِمْتُ اَوَاقِیَ ذَوَاتِ عَدَدٍ ترجمہ براءؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو
خالد بن ولید کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا براءؓ نے کہا پھر اسکے بعد اسکی جگہ حضرت علی مرتضےٰ رضہ کو بھیجا اور
فرمایا کہ خالدؓ کے ساتھیون سے کہدینا کہ جو اُن مین سے تیرے ساتھ پلٹ جانا چاہے تو چاہیے کہ پلٹ جاوی
اور جو آگے آنا چاہیے سو چاہیے آوے سو مین ان لوگون مین تھا جو حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ پلٹ گئے
سو مجھ کو بہت اوقیے غنیمت مین ہاتھ آئے ف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خالد کے ساتھ یمن کی
طرف بھیجا تھا یہ بھیجنا ان کا بعد پھرنے انکے کے طائف سے ہی اور بانٹنے غنیمتون کے جعرانہ مین اور یہ جو کہا
کہ تیرے ساتھ پلٹ جاوے کچھ حصہ لشکر کا بعد پھرنے کے جنگ سے تاکہ پھر دشمن سے جہاد کرین اور کہا
ابن فارس نے کہ جہاد کرنا ہے بعد جہاد کے اور جو میرے واسطے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اس سے عام تر ہی
اور اسکا اصل یہ ہے کہ خلیفہ لشکر کو ایک طرف بھیجے ایک مدت تک پھر جب مدت گذر جاوی اور انکے سوائے
اورون کو بھیجے سو جو پہلے لشکر سے چاہے کہ دوسرے لشکر کے ساتھ پلٹ جاوے تو اسکے اس پلٹنے کو تعقیب
کہتے ہین تنبیہ بخاری نے اس حدیث کو مختصر وارد کیا ہے اور روایت کیا ہے اسکو اسمٰعیلی نے اور اس مین
اتنا زیادہ کیا ہے کہ کہا براءؓ نے کہ مین بھی ان لوگون مین تھا جو اسکے ساتھ پلٹ گئے سو جب ہم قوم
کفار سے قریب ہوئے تو وے ہماری طرف نکلے سو علی مرتضےٰ نے ہمکو نماز پڑھائی اور ہم نے ایک صف
باندہی پھر ہمارے آگے بڑہے اور بانیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑہا سو قوم ہمدان تمام مسلمان ہوگئے

علی مرتضی رض نے انکے اسلام کا حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خط پڑہا تو سجدے مین گرے پھر اپنا سرا ٹھایا اور فرمایا کہ سلام ہم سمدان پر رفتر **حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ** ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کو خالد کی طرف بھیجا تاکہ غنیمت سے پانچوان حصہ لین یعنے جو پانچوان حصہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیا کرتے تھے اور مین علی رض سے دشمنی رکھتا تہا اور حالانکہ انہون نے غسل کیا سو مین نے خالد سے کہا کہ کیا تو اسکی طرف نہین دیکھتا کہ اسنے کیا کیا سو جب ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو مین نے آپ سے یہ حال ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تو علی رض سے دشمنی رکھتا ہے مین نے کہا ہان فرمایا اس شخص سے دشمنی مت رکھہ اسواسطے کہ اسکا حصہ خمس مین اس سے زیادہ ہے **ف** اسمعیلی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رض کو خالد کی طرف بھیجا تاکہ خمس کو تقسیم کرین اور اسکی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ علی مرتضی رض نے قیدیون مین سے ایک لونڈی چہانٹ لی اور احمد کی روایت مین ہے کہ مین علی رض کا ایسا دشمن ہوا کہ کسی کا نہ ہوا اور مین نے ایک قریشی مرد سے محبت کی اور نہ محبت کی مینے اس سے مگر اسواسطے کہ وہ علی سے دشمنی رکھتا تہا کہ ہمنے کفار کے جو رولڑکے قیدی پائی سو خالد نے حضرت صلعم کی طرف کسی کو بھیجین جو غنیمت کا پانچوان حصہ لے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے کو ہماری طرف بھیجا اور قیدیون مین ایک لونڈی تہی وہ سب قیدیون سے افضل تہی سو علی مرتضے نے پانچوان حصہ لیا اور تقسیم کیا پھر علی مرتضی رض باہر آئے اور انکے بالون سے پانی ٹپکتا تہا مین نے کہا اے ابا الحسن اس نہانے کا کیا سبب ہے علی مرتضی رض نے کہا کیا تو نے لونڈی کی طرف نہین دیکھا کہ وہ پانچوین حصے مین واقع ہوئی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے حصے مین آئی پھر علی رض کے حصے مین آئی سو مین نے اس سے جماع کیا پس تو یہ سر اٹھانا اس سبب سے ہے اور یہ جو کہا کہ اے بریدہ کیا تو علی سے دشمنی رکھتا ہے تو ایک روایت مین ہے کہ اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس سے زیادہ محبت رکھہ اور یہ جو فرمایا کہ اسکا حصہ خمس مین اس سے زیادہ ہے تو ایک روایت مین ہے کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ علی کا حصہ خمس مین فضل ہے لونڈی سے سو نہ تہا کوئی محبوب تر نزدیک میرے علی سے اور احمد کی روایت مین ہے کہ فرمایا کہ علی سے

دشمنی نہ رکھ کہ مقرر وہ میرا ہے اور مین اُس کا اور وہ ولی تمہارا ہے بعد میرے اور ایک روایت میں ہے کہ
ناگہان مینے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون اسکا علیؓ بھی ولی ہے
کہا ابن جوزی نے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ دشمنی رکھی صحابی نے علیؓ مرتضے سے سو واسطے کہ اس نے انکو
دیکھا کہ اُنہون نے غنیمت سے لونڈی لی سو اس نے گمان کیا کہ علیؓ نے غنیمت مین خیانت کی پھر جب حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہمکو معلوم کروایا کہ اُس نے اپنے حق سے کم لیا ہے تو اس نے علی مرتضےؓ سے محبت کی انتہے اور
یہ تاویل خوب ہے ولیکن بعید کرتا ہے اسکو ابتدا حدیث کا جو روایت کی ہے احمد نے سو شاید دشمنی رکھنے کا سبب
کچھ اور تھا اور دور ہوا ساتھ منع کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے انکو دشمنی انکی سے اور یہان ایک
شبہ آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ علی مرتضے نے بدون استبراء کے لونڈی سے جماع کیون کیا اور اسی طرح اپنے
واسطے اپنا حصہ کیون تقسیم کیا اسپر جواب پہلے شبہ کا پس یہ ہے کہ وہ محمول ہے اسپر کہ وہ لونڈی کواری تھی
بالغ نہین تھی اور علی مرتضےؓ نے سمجھا کہ ایسی لونڈی کا استبرا نہین کیا جاتا جیسے کہ اسکے سوائے اور بعضے
اصحاب بھی اسکی طرف پھرے اور جائز ہے کہ حیض آیا ہوا اسکو بعد واقع ہونے اسکے کے علی مرتضیؓ کے حصے
مین پھر ایک دن رات کے بعد حیض سے پاک ہو گئی ہو پھر علی مرتضےؓ نے اس سے جماع کیا ہو اور نہین ہے سیاق
مین وہ چیز کہ ہمکو دفع کرے اور اسپر بانٹنا غنیمت کا پس جائز ہے ایسی صورت مین واسطے اس شخص کے کہ وہ
شریک ہے اس چیز مین کہ تقسیم کرتا ہے اسکو مانند امام کے جبکہ تقسیم کرے درمیان رعیت کے اور وہ ان مین
سے ہو پس اسیطرح ہے وہ شخص جسکو امام اپنا قائم مقام بنا دے اور تحقیق جواب دیا ہے خطابی نے ساتھ ثانی
کے یعنے دوسرے شبہ سے اور جواب دیا ہے اُس نے پہلے اعتراض سے کہ احتمال ہے کہ کواری ہو یا بالغ نہ ہوئے
ہو اور انکے اجتہاد نے انکو اس طرف پہونچایا ہو کہ ایسے استبرا کی حاجت نہین اور پکڑا جاتا ہے حدیث
سے جواز لونڈی پکڑنے کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پر برخلاف نکاح کرنے کے اوپر اسکے یعنے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پر دوسرا نکاح کرنا درست نہین انکی زندگی مین واسطے اس چیز کے کہ
وارد ہوئی ہے بیچ مسور کی حدیث کی کتاب نکاح مین رفتح) **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا**
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ
ابْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سلم فقال الا تامنونی وانا امین من فی السماء یاتینی خبر السماء صباحا ومساء قال فقام رجل غائر العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبهۃ کث اللحیۃ محلوق الراس مشمر الازار فقال یا رسول اللہ اتق اللہ قال ویلک اولست احق اھل الارض ان یتقی اللہ قال ثم ولی الرجل قال خالد بن الولید یا رسول اللہ الا اضرب عنقہ قال لا لعلہ ان یکون یصلی فقال خالد وکم من مصل یقول بلسانہ ما لیس فی قلبہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونھم قال ثم نظر الیہ وھو مقف فقال انہ یخرج من ضئضئی ھذا قوم یتلون کتاب اللہ رطبا لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ واظنہ قال لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل ثمود ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ علی مرتضے نے یمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کا ٹکڑا بھیجا رنگے چمڑے مین کہ نہ خالص کیا گیا تھا کان کی مٹی سے یعنی کچا سونا تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چار شخصون کے درمیان بانٹا درمیان عیینہ اور اقرع اور حابس کے اور چوتھا علقمہ ہے یا عامر تو ایک صحابی نے کہا کہ ہم اسکی زیادہ تر حقدار ہین ان لوگون سے تو یہ گفتگو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی سو فرمایا کہ کیا تم مجھکو امین نہین سمجھتے اور حالانکہ مین امین ہون اسکا جو آسمانون مین ہے یعنے خدا کا آتی ہے میرے پاس خبر آسمان کی صبح و شام تو کھڑا ہوا ایک مرد گہری آنکھون والا ظاہر رخسارون والا اونچی ماتھے والا گھنی داڑھی والا منڈے سر والا تہ بند اٹھائے سو اسنے کہا یا حضرت اللہ سے ڈر یا رب تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر خرابی پڑے کیا مین نہین لائق تر سب زمین والون سے یہ کہ ڈرون اللہ سے خالد بن ولید نے کہا یا حضرت حکم ہو تو اسکو مار ڈالون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ شائد یہ نماز پڑہتا ہو خالد نے کہا کہ بہت نمازی ہین کہ زبان سے کہتے ہین جو ان کے دل مین نہین یعنے بہت لوگ نماز پڑہتے ہین اور زبان سے کچھ کہتے ہین اور انکے دل مین کچھ اور ہے یعنی منافق ہین حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو اسکا حکم نہین ہوا کہ لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ انکے پیٹون کو چیرون راوی نے کہا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ دینے والا تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ اسکی نسل کی ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑہین گے تر زبان سے یعنے ذوق سے پڑہین گے انکے گلون کے نیچے نہ اترے گا یعنے دل مین قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑہین گے اسپر عمل نہ کرین گے وے لوگ نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکلجاتا ہے نشانے سے راوی کہتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مینے انکو پایا تو ان کو قتل کرونگا قوم ثمود کا قتل کرنا **فائدہ**

اور ایک روایت مین ثمود کے بدلے عاد کا ذکر آیا ہے اور اسی کو ترجیح ہے **ف** اقرع اور عیینہ وغیرہ یہ چارون
نجد کے ملک مین رئیس تھے تازہ اسلام لائے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کچا سونا انہین کو دیا دلداری
کے واسطے اور یہ جو کہا کہ ایک صحابی نے کہا تو ایک روایت مین ہے کہ قریش اور انصار ناخوش ہوے اور
کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نجد کے رئیسون کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے فرمایا مین انسے لگاوٹ
کرتا ہون اور یہ جو کہا کہ مین خدا کا امین ہون تو یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس خارجی کے قول کے پیچھے
کہا تھا جو اسکے بعد مذکور ہے **تنبیہ** یہ قصہ اور ہے اور جو قصہ جنگ حنین مین گذر چکا ہے وہ اور ہے
یعنے جس مین ذکر ہے کہ انصار کے نوجوانون نے کہا کہ خدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے الخ اور یہ جو کہا کہ
سر منڈا ہوا ہوگا تو توحید مین آویگا کہ خارجیون کی نشانی سر منڈانا ہے اور سلف کے لوگ اپنے بالون کو بڑہاتے
تھے انکو منڈاتے نہین تھے اور خارجیون کا طریقہ ساری سر کا منڈانا تھا اور یہ شخص بنی تمیم کی قوم مین
سے تھا اسکا نام ذو الخویصرہ تھا کما تقدم صریحا فی علامات النبوۃ وسیاتی فی کتاب المرتدین اور یہ جو کہا
شاید وہ نماز پڑہتا ہو تو بعضے کہتے ہین اس مین دلالت ہے اسپر کہ جو نماز کو چھوڑ دے اسکو قتل کیا جاوے
اور اس مین نظر ہے اور یہ جو کہا کہ مجھکو حکم نہین ہوا کہ لوگون کے دلون مین سوراخ کرون تو اسکے معنی
یہ ہین کہ مجھکو تو صرف اسکا حکم ہوا ہے کہ انکے ظاہر کا سون کو لون کہا قرطبی نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکے مارنے سے منع کیا اگرچہ اسکا قتل کرنا واجب ہو چکا تھا تا کہ لوگ چرچا نہ کرین اسکا کہ محمد اپنے
ساتھیون کو قتل کرتا ہے خاصکر جو نماز پڑہتا ہو کما تقدم نظیرہ فی قصۃ عبد اللہ بن ابی کہا مازری نے
احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے نبوت مین طعن نہ سمجھا ہو اور سواے اسکی کچھ نہین
کہ نسبت کیا ہو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف ترک عدل کی قسمت مین اور یہ کبیرہ گناہ نہین
اور پیغمبر لوگ کبیرے گناہون سے بالاجماع معصوم ہین اور صغیرے گناہون کا پیغمبرون سے واقع ہونا
جائز ہے یا نہین سو اس مین اختلاف ہے اور یہ جو کہا کہ دین سے نکلجاوینگے تو ایک روایت مین ہے
کہ اسلام سے نکلجاوینگے اور اس مین رد ہے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ دین کے معنے اس جگہہ فرمان
برداری کے ہین یعنے امام کی فرمانبرداری سے نکل جاوینگے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ دین کے اس
جگہہ اسلام ہے جیسے کہ دوسری روایت مین اسکی تفسیر آچکی ہے اور صادر ہوا ہے یہ کلام بیچ مقام زجر
کے اور یہ کہ وہ اپنے اس فعل کے سبب سے اسلام سے نکلجاوینگے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے
کہ مسلمانون کو قتل کرینگے اور بت پرستون کو چھوڑ دینگے اور وہ غیب کی خبرون مین سے ہے جنکی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی سو واقع ہوا جیسا آپنے فرمایا اور یہ جو فرمایا کہ البتہ اگر مین نے انکو

پایا تو ان کو قتل کرونگا تو یہ مشکل ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو انکے اصل کے مارنے سے منع کیا تو جواب دیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانا خروج انکے کا ہے اور لڑنا انکا مسلمانوں سے ساتھ تلوار کے اور یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ظاہر نہیں ہوا تھا اور پہلی پہل خارجی حضرت علی مرتضے رضی کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے جیسا کہ وہ مشہور ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر کافر کہنے خارجیوں کے اور یہ مسئلہ مشہور ہے اصول میں اور کچھ بیان احکام مرتدوں کے باب میں آویگا انشاء اللہ تعالی اور وہ ظاہر سونا خمس میں سے تھا اور یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ مصلحت کیواسطے جس قسم کے مصارف میں چاہیں اسکو خرچ کریں (فتح) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِسِعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے رضی کو حکم کیا کہ اپنی احرام پر ثابت رہے یعنے جبکہ یمن سے مکہ میں آئے اور انکے ساتھ قربانی کی جانور تھے زیادہ کیا ہے محمد بن بکر نے ابن جریج سے کہا عطا نے کہ جابر نے کہا سو آئے حضرت علی مرتضے رض ساتھ ولایت اپنی کے کہ خمس غنیمت لینے کے واسطے یمن میں سردار کر کے بھیجے گئے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ اے علی تو نے کس چیز کا احرام باندھا کہا جس کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا فرمایا کہ قربانی کا جانور ہانک لا اور بدستور احرام باندھے رہ کہا راوی نے اور علی مرتضے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہدی لائے حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے دونو کا احرام باندھا یعنے قران کیا کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا

سو جب مکہ میں آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی ساتھ قربانی نہ ہو تو چاہیے کہ اُسکو عمرہ کر دالے یعنے عمرہ کر کے احرام اُتار ڈالے پھر حج کے دنوں میں نیا احرام باندھکر حج ادا کرے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی تھی سو حضرت علی مرتضےٰ یمن سے حج کو آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کس چیز کا احرام باندھا کہا احرام باندھا یعنے جسکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے احرام پر قائم رہ اسواسطے کہ ہمارے ساتھ قربانی ہے (فتح) **باب** غزوۃ ذی الخلصۃ یہ باب ہے بیان میں جنگ ذی الخلصہ کے **ف** ذو الخلصہ نام ہے اس گھر کا جس میں بت تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ گھر کا نام خلصہ تہا اور بت کا نام ذو الخلصہ تہا اور حکایت کی ہے مبرد نے کہ ذو الخلصہ کی جگہہ جامع ہو گئی ہے واسطے ایک شہر کے جسکو عبلات کہا جاتا ہے خثعم کی زمین سے **حدثنا** مسدد قال حدثنا خالد قال حدثنا بیان عن قیس عن جریر قال کان بیت فی الجاھلیۃ یقال لہ ذو الخلصۃ والکعبۃ الیمانیۃ والکعبۃ الشامیۃ فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فنفرت فی مائۃ وخمسین راکبا فکسرناہ وقتلنا من وجدنا عندہ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فدعا لنا ولاحمس **ترجمہ** جریرؓ سے روایت ہے کہ کفر کے زمانے میں ایک گھر تہا اُسکو ذو الخلصہ اور کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کہتے ہیں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈہانے سے سو میں ڈیڑہ سو سوار سے جلدی نکلا سو ہم نے اُسکو ڈہایا اور اسکے پاس جس کافر کو پایا مار ا پہر میں نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری واسطے اور احمس کے واسطے دعا خیر کی **ف** اور اگلی حدیث میں ہے کہ وہ گہر خثعم میں تہا اور خثعم ایک قبیلہ ہے مشہور منسوب ہیں طرف خثعم بن انمار کی اور نسب انکی پہونچتی ہے طرف ربیعہ بن نزار کے بہائی مضر بن نزار کے جو جد ہے قریش کا اور البتہ واقع ہوا ہے ذکر ذی الخلصہ کا بیچ حدیث ابو ہریرۃ کے نزدیک بخاری اور مسلم کے بیچ کتاب الفتن کے مرفوع طور سے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ حرکت کریں گی سرین عورتوں قوم دوس کی گرد ذی الخلصہ کے اور وہ ایک بت تہا جسکو دوس کفر کے زمانے میں پوجتے تہے اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ وہ غیر اس بت کی ہے جو باب کی حدیث میں مراد ہی اسواسطے کہ دوس ابو ہریرہؓ کی قوم کا نام ہے اور وے دوس کیطرف منسوب ہیں اور انکے نسب ازد کی طرف پہونچتی ہے سو انکے اور خثعم کے درمیان مخالفت ہی نسب میں بہی اور شہر میں بہی اور ذکر کیا ابن وہب نے کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں جو ذو الخلصہ مراد ہے اُسکو عمرو بن لحی نے مکے سے تلے کھڑا کیا تہا اور لوگ اسکو ہار پہناتے تہے اور اسکے نزدیک جانور ذبح کرتے تہے اور اسپر جو خثعم کے واسطے تہا سو البتہ انہوں نے

ایک گھر بنایا ہوا تھا اسکو خانے کعبے کی مانند جانتے تھے پس ظاہر ہوا فرق اور اسکو کعبہ یمانیہ اس اعتبار سے کہتے
تھے کہ وہ یمن مین تھا اور شامیہ اسکو اس اعتبار سے کہتے تھے کہ اُنہون نے اسکا دروازہ شام کے مقابل بنایا
ہوا تھا اور یہ جو کہا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہین دیتا تو یہ طلب ہے متضمن ہے امر کو اور خاص کیا جریر کو ساتھ اسکے
اسواسطے کہ وہ اسکی قوم کے شہرون مین تھا اور انکے رئیسون مین سے تھا اور مراد ساتھ راحت کے راحت
دل کی ہے اور نہ تھی کوئی چیز زیادہ تر رنج دینے والی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو باقی رہنے اس چیز
کے سے کہ شرک کیا جاوے ساتھ اسکے سوای اللہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسکو حکم کیا کہ ان کیطرف جاوے اور انکو تین دن دعوت اسلام کرے سو اگر وے اسلام لاوین تو ان سے
اسلام کو قبول کرے اور ذی الخلصہ کو ڈہا دیوے نہین تو ان مین تلوار چلاوے اور یہ جو کہا کہ مین ڈیڑہ سو
سوار کیساتھ نکلا تو طبرانی کی روایت مین ہے کہ وے سات سو تھے سو اگر یہ روایت صحیح ہو تو شائد زائد پیادے
اور تابعدار تھے اور یہ جو کہا کہ مین نے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو دوسری روایت مین ہے
کہ جریر کے ایلچی نے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی سو شائد خبر دینا جریر کی طرف بطور مجاز کے
منسوب ہوا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ
قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي
الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ
اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ
اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا
وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا
خَمْسَ مَرَّاتٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت
نہین دیتا ذی الخلصہ کے ڈہانے سے اور وہ ایک گھر تھا خثعم کی قوم مین اسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے سو مین
قوم احمس کے ڈیڑہ سو سوار کیساتھ چلا اور وے لوگ گھوڑے رکھتے تھے یعنے سواری کی حالت مین اُن پر
خوب جمے رہتے تھے تلے نہین گرتے تھے اور مین گھوڑے پر نہین ٹھیر سکتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنا ہاتھ میرے سینے مین مارا یہانتک کہ مینے اپنے سینے مین آپ کی انگلیون کا اثر پایا اور فرمایا
کہ الٰہی ٹھیرا دے اسکو گھوڑے پر اور کردے اسکو ہدایت کرنیوالا اور راہ یاب سو جریر اسکی طرف چلا
سو وہان جاکر اسکو ڈہایا اور جلایا پھر کسی کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا یعنے خوشخبری دینے

کو سو جریر کے ایلچی نے اکر کہا قسم ہے اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا نہیں آیا مین پاس آپ کے یہانتک کہ چھوڑ ا مین نے اسکو جیسے وہ اونٹ ہی خارشی اسے یعنے جلکر سیاہ ہوگیا ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون کے حق مین برکت کی دعا کی پانچبار **ف** احمس جریر کی قوم کا نام ہے منسوب ہین طرف احمس بن غوث بن انمار کی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچبار دعا کی تو حکمت اس مین مبالغہ ہے بیچ ظاھر ہوا واسطے میرے احتمال یہ کہ اول گھوڑون اور مردون کے واسطے ایک بار انکی دعا کی ہو پہر ارادہ کیا ہوتا کید کا بیچ مقرر کرنے دعا کے تین بار سو دو بار مردون کے واسطے دعا کی اور دو بار گھوڑون کے واسطے دعا کی تاکہ دونون قسمون مین سے ہر ایک کیواسطے تین تین بار دعا پوری ہو سو اسکا مجموع پانچبار ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ کردے اسکو ہدایت کرنیوالا الخ تو بعض کہتے ہین کہ اس مین تقدیم تاخیر ہے اس واسطے کہ نہین ہوتا ہادی تا کہ ہو مہدی اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ کراسکو کامل مکمل اور واقع ہوا ہے براء کی حدیث مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا بیچ حال پہیرنے ہاتھ کے اوپر اسکے دو بار مین اور زیادہ کیا ہے کہ برکت کی دعا کی اسکے حق مین اور اسکی اولاد کے حق مین (فتح)

حدثنا یوسف بن موسیٰ قال اخبرنا ابو اسامۃ عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فقلت بلی فانطلقت فی خمسین ومائۃ فارس من احمس وکانوا اصحاب خیل وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رایت اثر یدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد قال وکان ذو الخلصۃ بیتا فی الیمن لخثعم وبجیلۃ فیہ نصب تعبد یقال لہ الکعبۃ قال فاتاھا فحرقھا بالنار وکسرھا قال ولما قدم جریر الیمن کان بھا رجل یستقسم بالازلام فقیل لہ ان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھاھنا فان قدر علیک ضرب عنقک قال فبینما ھو یضرب بھا اذ وقف علیہ جریر فقال لتکسرنھا ولتشھد ان لا الہ الا اللہ او لاضربن عنقک قال فکسرھا وشھد ثم بعث جریر رجلا من احمس یکنی ابا ارطاۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبشرہ بذلک فلما اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق ما جئت حتی ترکتھا کانھا جمل اجرب قال فبرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خیل احمس ورجالھا خمس مرات **ترجمہ** جریر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت نہین دیتا ذی الخلصہ کے ڈھانے سے مین نے کہا کیون نہیں

سو مین قوم احمس کے ڈیڑہ سو سوار کو ہمراہ لیکر چلا اور وہ لوگ گھوڑون والے تھے اور مین گھوڑے پر نہین ٹھہر
سکتا تھا سو مین نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے
سینے مین مارا یہانتک کہ مینے اپنے سینے مین آپکے ہاتھ کا اثر دیکھا فرمایا الہی ٹھہرا دے اسکو گھوڑے
پر اور کر دے اُس کو ہدایت کرنیوالا اور راہ یاب جریر نے کہا سو مین اسکے بعد گھوڑے سے کبھی نہین گرا
کہا اور تہا ذوالخلصہ ایک گہر یمن مین واسطے قوم خثعم اور بجیلہ کے اس مین بت تہے جو پوجے جاتے تہے
وہ اسکو کعبہ کہتے تہے راوی نے کہا سو جریر اسکے پاس آیا سو اسکو آگ سے جلایا اور ڈہایا کہا راوی
نے اور جب جریر یمن مین آئے تو وہان ایک مرد تھا جو تیرون سے فال لیتا تھا سو کسی نے اس سے کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایلچی یعنے نائب اس جگہہ ہے سو اگر وہ تجھ پر قادر ہوا تو تیری گردن کاٹ ڈالیگا
کہا راوی نے سو جس حالت مین کہ وہ تیرون سے فال لیتا تھا کہ ناگہان جریر اس پر واقف ہوا سو کہا کہ البتہ
تیرون کو توڑ ڈال اور گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے یا البتہ مین تیری
گردن کاٹ ڈالونگا کہا راوی نے سو اس نے انکو توڑ ڈالا اور کلمہ شہادت پڑہا پھر جریر نے احمس کے ایک
مرد کو جسکی کنیت ابوارطاۃ تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اسکی خوشخبری دینے کو کہ ہمنے اسکو
ڈہایا اور جلا ڈالا سو جب ابوارطاۃ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا کہ یا حضرت قسم ہے
اسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کہ نہین آیا مین یہانتک کہ مینے اسکو چھوڑا جیسے اونٹ خارش دار کہا
راوی نے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون کے حق مین پانچبار دعا کی **ف**
جب جریر یمن مین آئے یہ شعر ہے ساتھ ایک ہونے قصے اس کے کے بیچ جنگ ذی الخلصہ کے ساتھ قصے جانے
اسکے کے طرف یمن کی اور شاید جب وہ ذی الخلصہ کے کام سے فارغ ہوا اور اپنا ایلچی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف خوشخبری دینے کو بھیجا تو بدستور یمن کی طرف چلا گیا واسطے اس سبب کے جسکا ذکر باب
کے بعد آویگا اور یہ جو کہا یستقسم یعنے طلب کرتا تھا نکالنا غیب اس چیز کا کہ اسکے کرنے کا ارادہ کرتا تھا
نیکی سے یا بدی سے اور باب کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ بعضے لوگ بدستور اسکے نزدیک تیرون سے
فال لیتے رہے یہانتک کہ منع کیا ان کو اسلام نے اور شاید جو اسکے بعد اسکے نزدیک فال لیتا تھا اسکو
اسکا حرام ہونا نہین پہونچا یا مسلمان نہ ہوا تھا یہانتک کہ اسکو جریر نے جھڑکا اور اس حدیث مین دور کرنا
اس چیز کا ہے کہ مبتلا ہون ساتھ اسکے لوگ عمارت سے اور غیر اسکے سے برابر ہے کہ آدمی ہو یا کوئی جاندار
یا بیجان اور اس مین طلب کرنا میلان قوم کا ساتھ سردار کرنے اس شخص کے کہ وہ ان مین سے ہو اور
طلب کرنا میلان کا ساتھ دعا اور ثنا کے اور خوشخبری دینے ساتھ فتح کے اور فضیلت سوار ہونیکی گھوڑے

پر لڑائی مین اور قبول کرنا خبر واحد کا اور مبالغہ کرنا دشمن کے زخمی کرنے مین اور فضیلت ہے اسکی اور اسکی قوم کی اور برکت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی اور دعا کی اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طاق دعا کرتے تھے اور کبھی تین بار سے زیادہ کرتے تھے اور اس مین تخصیص ہے واسطے عموم قول انس رضی اللہ عنہ کے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے تو تین بار کرتے تھے پس محمول ہوگا یہ قول انس رضی اللہ عنہ کا اکثر اوقات پر اور شاید تین بار سے زیادہ دعا کرنی کسی سبب کے واسطے ہے جو اسکو تقاضا کرتا ہے اور وہ سبب ظاہر ہے احمس کے حق مین واسطے اس چیز کے کہ اعتماد کیا انہون نے اسپر یعنی انکے کفر کے سے اور مدد اسلام کی سے خاص کر ساتھ اس قوم کے کہ وے ان مین سے تھے (فتح) **بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ** باب ہے بیان مین جنگ ذات سلاسل کے **ف** بعضے کہتے ہین کہ نام رکھا گیا ذات سلاسل اسواسطے کہ مشرکین مربوط ہوئے بعضے طرف بعضون کی واسطے اس خوف کے کہ بھاگین اور بعضے کہتے ہین کہ وہان ایک پانی ہے اسکو سلسل کہتے ہین اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ وہ وادی القری کے پیچھے ہے اور اسکے اور مدینے کے درمیان دس دن کے راہ ہے اور جمادی الآخر مین تھا آٹھوین سال ہجری مین اور نقل کیا ہے ابن عساکر نے اتفاق اسپر کہ وہ جنگ موتہ کے بعد تھا مگر ابن اسحاق نے (فتح) **وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامٍ قَالَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ** اور وہ جنگ قبیلہ لخم اور جذام کا ہے یعنی یہ جنگ ان دونو قبیلون سے ہوا تھا کہا ہے اسکو اسمعیل بن ابی خالد نے **ف** اسپر لخم پس عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے مشہور منسوب ہین طرف لخم کی اور اسیطرح جذام بھی ایک بڑا قبیلہ ہے مشہور منسوب ہین طرف عمرو بن عدی کی اور وہ بھائی ہین لخم کے مشہور قول پر **وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ** یعنے اور کہا ابن اسحاق نے یزید سے اسنے روایت کی عروہ بن زبیر سے کہ وہ جنگ شہرون بلی اور عذرہ اور بنی قین کا ہے **ف** یہ تینون قبیلے خزاعہ کی قوم مین سے ہین اور اسکی کئی شاخین ہین اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ ایک جماعت خزاعہ کی جمع ہوئی اور انہون نے ارادہ کیا کہ مدینے کے قریب ہووین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو تین سو آدمی پر سردار کرکے بھیجا اور اسکو سفید نشان دیا پھر ابو عبیدہ کے ساتھ دو سو مرد اسکی مدد کو بھیجے اور اسکو حکم کیا کہ عمرو سے جا ملے اور یہ کہ دونو آپس مین نہ جھگڑین سو ابو عبیدہ نے چاہا کہ انکا امام ہو کر ان کو نماز پڑھاوے عمرو نے اسکو منع کیا اور کہا کہ تو صرف میری مدد کو آیا ہے اور مین سردار ہون سو ابو عبیدہ نے اسکا کہا مانا پھر عمرو نے انکو نماز پڑھائی اور پہلے گذر چکا ہے تیمم کے بیان مین کہ عمرو کو احتلام ہوا جاڑے کی رات مین سو اس نے غسل نہ کیا اور تیمم کرکے لوگون کو نماز پڑھائی اور چلا عمرو یہانتک کہ پامال کیا

بلی کے شہرون کو اور اسیطرح ذکر کیا ہے موسی بن عقبہ نے مثل اس قصے کے اور روایت کی ہے اسحاق بن
راہویہ اور حاکم نے بریدہ کی حدیث سے کہ عمروؓ نے انکو اس جنگ مین حکم کیا کہ آگ نہ جلاوین عمر فاروق نے
اسپر انکار کیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ چہوڑ اسکو اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہمپر سردار نہین
کیا مگر اس سبب سے کہ اسکو لڑائی کا علم ہے عمر اس سے چپ ہوئے پس سبب زیادہ تر صحیح ہے اسناد مین
اس سبب سے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے اور روایت کی ہے ابن حبان نے ساتھ اسناد اپنی کے
عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو جنگ ذات السلاسل مین بہیجا سو اس نے اپنے
ساتھیون سے کہا کہ آگ نہ جلاوین سو انہون نے ابو بکرؓ سے کلام کیا سو اس نے کہا کہ جو آگ جلاویگا پھر
کو اس مین پہینکدونگا پہر دشمن سے ملے سو ان کو شکست دی پہر مسلمانون نے چاہا کہ انکے پیچہے
لگین عمرو نے انکو منع کیا پہر جب اصحاب پہرے تو انہون نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچہا اس نے کہا مین نے مکروہ جانا یہ کہ آگ جلاوین اور دشمن انکی
کمی کو دیکہین اور مینے برا جانا کہ انکے پیچہے پڑین پس ہو واسطے انکے مدد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسکے کام کو پسند کیا پہر اس نے کہا یا حضرتؐ آپ کی نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارا کون ہے
الحدیث (فتح) **حدثنا** اسحاق قال حدثنا خالد بن عبد اللہ عن خالد الحذاء عن ابی
عثمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث عمرو بن العاص علی جیش ذات السلاسل قال
فاتیتہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من
قال عمر فعد رجالا فسکت مخافة ان یجعلنی فی اخرہم ترجمہ ابی عثمان سے روایت ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو کو جنگ ذات السلاسل کے لشکر پر سردار کر کے بہیجا عمرو نے کہا
سو مین وہان سے فتح کر کے آپ کے پاس پہنچ آیا سو مین نے کہا کہ سب لوگون سے زیادہ تر پیارا آپ کے
نزدیک کون ہے فرمایا عائشہؓ مینے کہا مردون سے کون زیادہ تر پیارا ہے فرمایا اسکا باپ پہر مین
نے کہا پہر کون فرمایا عمر سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے مردون کو گنا سو مین چپ ہوا واسطے اس
خوف کے کہ مجہ کو سب کے پیچہے ٹہیراوین **ف** یہ جو کہا کہ مین وہان سے سب کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا تو بیہقی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ نہین سردار کیا مجہکو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قوم پر جس مین ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین مگر اسواسطے کہ حضرت کے نزدیک
میرا اونچا مرتبہ ہے سو مین آپکے پاس آیا اور آپکے آگے بیٹہا یعنے سو مین نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے معلوم کرون کہ آپکے نزدیک میرا کیا رتبہ ہے سو مین نے کہا یا حضرتؐ لوگون مین آپ کے

نزدیک بہت پیارا کون ہے آخر حدیث اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مینے اپنے دل میں کہا کہ یہ ایسی بات کبھی نہیں پوچھوں گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سردار بنانا مفضول کا فاضل پر جبکہ ممتاز ہو مفضول ساتھ ایسی صفت کے کہ متعلق ہو ساتھ سرداری کے اور زیادتی صدیق اکبرؓ کی سب مردوں پر اور انکی بیٹی عائشہ کی سب عورتوں پر اور پہلے گذر چکا ہے اشارہ طرف اسکی مناقب میں اور اس حدیث میں فضیلت ہے واسطے عمرو بن عاص کے واسطے سردار کرنے اسکے کے اس لشکر پر جس میں ابو بکرؓ اور عمرؓ تھے اور یہ کہ سردار بنانا اسکو تقاضا نہیں کرتا کہ وہ ان سے افضل ہے لیکن اسکو تقاضا کرتا ہے کہ اسکو ایک طرح سے فضیلت ہے اور روایت کی ہے احمد اور ابن حبان اور حاکم نے عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہلا بھیجا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتیار لوں سو فرمایا اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو ایک لشکر پر سردار کروں سو اللہ تجھ کو غنیمت دے اور سلامت رکھے میں نے کہا میں مال کی محبت کے واسطے مسلمان نہیں ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب ہے نیک مال واسطے نیک مرد کے اور اس میں اشعار ہے کہ اسکا بھیجنا اسکے مسلمان ہونے کے پیچھے متصل تھا اور اسکا اسلام ساتویں سال میں تھا (فتح) **باب** ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ باب ہے بیان میں جانے جریر کے طرف یمن کی **ف** یعنے جریر بن عبداللہ بجلی کے ذکر کیا ہے طبرانی نے ابراہیم ابن جریر کے طریق سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا کہ ان سے لڑوں اور انکو اسکی طرف بلاؤں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہیں یعنے سارا کلمہ پس جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ بھیجنا غیر اس بھیجنے کے ہے جس میں اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الخلصہ کے ڈہانے کے واسطے بھیجا تھا اور احتمال ہے کہ ہو بھیجنا اسکا طرف دو جہتوں کی باترتیب اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز کہ واقع ہوی ہے نزدیک ابن حبان کے جریر کی حدیث سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ اے جریر نہیں باقی رہا جاہلیت کے بتوں سے کوئی گھر مگر ذی الخلصہ کا گھر پس تحقیق یہ مشعر ہے ساتھ بہت تاخیر ہونے اس قصے کے اور آویگا حجۃ الوداع میں کہ جریر اس میں حاضر تھا پس ہوگا بھیجنا اسکا بعد حجۃ الوداع کے پس ڈہایا ذی الخلصہ کو پھر متوجہ ہوا طرف یمن کے اسی واسطے جب پھرا تو اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہونچی (فتح) **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ
إِنْ شَاءَ اللهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ
قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو يَا جَرِيرُ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ
تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ
غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَى الْمُلُوكِ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے کہا میں یمن میں تھا سو میں یمن کے
دو مردوں یعنے ذاکلاع اور ذاعمرو سے ملا سو میں انکو حضرتؐ سے حدیث بیان کرنے لگا تو ذوعمرو نے اس سے
کہا کہ جو تو اپنے ساتھی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتا ہے اگر سچ ہے تو انکی وفات پر مدت
تین دن گذر چکی ہے اور وہ دونوں میرے ساتھ مدینے کی طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ جب ہم بعض راہ
میں تھے تو ہمکو مدینے کی طرف سے چند سوار نظر آئے سو ہم نے ان سے پوچھا اُنہوں نے کہا کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور لوگ باصلح اور درست حال ہیں سو دونوں نے کہا
کہ اپنے ساتھی یعنے ابوبکرؓ کو خبر کر دینا کہ مقرر ہم آئے اور امید ہے کہ ہم پھر آویں گے اگر خدا نے چاہا اور دونو
یمن کیطرف پھر گئے سو میں نے ابوبکر صدیقؓ کو انکی بات بتلائی صدیق اکبرؓ نے کہا کہ تو ان کو ساتھ کیوں
نہ لایا سو جب صدیقؓ کی خلافت کے بعد عمر کی خلافت کا زمانہ ہوا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا کہ اے جریر تیرے
سبب سے مجھ کو بزرگی ہے یا تجھ کو مجھ پر بزرگی ہے اور میں تجھکو ایک خبر بتلاتا ہوں کہ مقرر تم عرب کا گروہ ہو
ہمیشہ تم خیر سے رہو گے جبتک تم ہو جبکوئی سردار ہلاک ہو تو دوسرا سردار بنالو یعنی مشورہ کر کے اپنی رضامندی سے دوسرا
سردار قائم کرو اور جب سرداری تلوار یعنے قہر اور غلبے سے ہو بدون مشورے اور رضامندی تمہاری کے
تو بادشاہ ہونگے غضبناک ہونگے جیسے بادشاہ غضبناک ہوتے ہیں اور راضی ہونگے جیسے بادشاہ راضی
ہوتے ہیں یعنے انکو خلیفہ نہ کہا جاویگا **ف** ذوکلاع اور ذوعمرو دونوں یمن کے بادشاہوں میں سے
تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ کو ان کی طرف اسلام کی دعوت کرنے کو بھیجا وہ دونو مسلمان ہوکر
اور اسکے ساتھ چلے مدینے کی نیت سے کہ وہاں پہونچکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں پھر جب انکو
راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہونچی یمن کیطرف پھر گئے پھر دونوں نے عمر فاروقؓ کے
زمانے میں ہجرت کی اور یہ جو ذوعمرو نے کہا کہ اگر تیری یہ بات سچ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تین دن
سے فوت ہو چکے ہیں تو یہ قول ذوعمرو کا بنا بر اسکے ہے کہ اسکو پرانی کتابوں پر اطلاع تھی اسواسطے کہ
یمن میں یہود کی ایک جماعت ٹھیری تھی سو یمن کے بہت لوگ انکے دین میں داخل ہوئے اور ان سے
علم سیکھا اور یہ ظاہر ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے جو آپ نے معاذؓ سے فرمایا جبکہ اوسکو یمن

کی طرف بہیجا کہ مقرر تو عنقریب اس قوم کے پاس آویگا جو کتاب والے ہین اور کہا کرمانی نے کہ اُسنے کسی مدینے سے آنیوالی سے پوشیدہ سُنا ہو یا وہ کاہن تہا یا وہ مسلمان ہونے کے بعد ملہم ہو گیا تہا مین کہتا ہون کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے اُسپر جو مین نے تقریر کی اسواسطے کہ معلق کیا اُس نے اس چیز کو کہ ظاہر ہوئی واسطے اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اس چیز پر کہ خبر دی اسکو جریر نے ساتہ اسکے احوال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور اگر مستفاد ہوتا یہ غیر اس چیز سے کہ ذکر کی مین نے تو البتہ نہ محتاج ہوتا طرف بنا کرنے اسکے کی اوپر اسکے اسواسطے کہ پہلے دونو احتمال خبر ہین محض اور تیسرا احتمال یعنے الہام واقع ہونا ایک چیز کا ہے نفس مین بغیر قصد کے اور طبری کی روایت مین ہے کہ مجہکو یمن مین ایک عالم نے کہا اور یہ تائید کرتا ہے میری قول کی اور واسطے اللہ کے حمد اور یہ جو کہا کہ تو ان کو ساتہ کیون نہین لایا تو شاید جمع باعتبار ان لوگون کے ہے جو ان دونون کے ساتہ تہے تابعدارون اور خادمون سے ہے اور یہ جو کہا کہ جب صدیق اکبر رض کی خلافت کے بعد زمانہ ہوا تو شاید تہا یہ اسوقت جبکہ ہجرت کی ذوعمرو نے عمر فاروق کی خلافت مین اور یعقوب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ذو الکلاع کے ساتہ بارہ ہزار غلام تہے تو عمر فاروق نے اس سے کہا کہ ان کو میرے ہاتہ مین بیچ ڈال تاکہ مدد لے ساتہ انکے مشرکون کے لڑائی پر ذو الکلاع نے کہا کہ وہ سب کے سب آزاد ہین سو ایک گہڑی مین سب کو آزاد کر دیا اور ایک روایت مین ہے کہ اسکے بعد ذو الکلاع اپنے تابعدارون کو ساتہ لیکر جہاد کو نکلا اور شہید ہوا اور یہ جو اُس نے کہا کہ پہر بادشاہ ہونگے تو یہ دلیل ہے اسپر جو مین نے تقریر کی کہ ذوعمرو کو پرانی کتابون پر اطلاع تہی اور اشارت اسکی ساتہ اس کلام کی مطابق ہے اس حدیث کو جو اصحاب سنن نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس ہوگی پہر ہونگے بادشاہ ظالم (فتح) اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ پرانی کتابون اور قدیمی اخبارون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال مفصل مذکور تہا اور ساہل کتاب مین مشہور تہا اور علماء یہود اور نصاری کو یقینا معلوم تہا پس یہ بڑی یکی دلیل ہے اوپر صدق نبوت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سخت الزام ہے یہود اور نصاری پر **بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ** باب ہے بیان مین جنگ کنارے دریا کے اور وے قریش کے قافلے کی انتظار کرتے تہے اور ان کے سردار ابو عبیدہ تہے **ف** اور ذکر کیا ہے ابن سعد وغیرہ نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو قوم جہینہ کے ایک گروہ کی طرف بہیجا اس زمین مین جو دریا کے کنارے سے لگتی ہے انکے اور مدینے کے درمیان پانچ دن کی راہ ہے اور یہ کہ وے پہر آئے اور لڑائی نہ لگا اور یہ آٹہوین سال تہا رجب مین اور نہین مخالف ہے یہ ظاہر اس چیز کو

کہ صحیح میں ہے اس واسطے کہ ممکن ہے تطبیق بایں طور کہ دونوں چیزیں مقصود ہونگی قافلے کی انتظار بھی کرتے ہونگے اور جہینہ کا ارادہ بھی ہوگا لیکن قریش کے قافلے کو آگے بڑہکر ملنا نہیں مقصود یہ کہ ہو اسوقت میں جس کو ابن سعد نے ذکر کیا ہے رجب میں آٹھویں سال اسواسطے کہ وہ اسوقت صلح کی مدت میں تھے بلکہ یقتضی اس چیز کا کہ صحیح میں ہے کہ ہو یہ سریہ چھٹے سال میں یا پہلے اس سے پہلے صلح حدیبیہ کے (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ فَخَرَجْنَا فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِاَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا ؀

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے کی طرف بھیجا اور ابوعبیدہ بن جراح کو انپر سردار کیا اور وہ تین سو مرد تھے سو ہم نکلے اور ہم بعض راہ میں تھے کہ خرچ راہ تمام ہوا سو ابوعبیدہ نے لشکر کے خرچ جمع کرنے کا حکم کیا سو جمع کیا گیا سو وہ دو تھیلی کھجوریں ہوئیں سو ابوعبیدہ ہمکو ہر دن تھوڑا تھوڑا کھانے کو دیتے تھے یہانتک کہ وہ بھی نہ رہا سو نہ پہونچتی تھی ہمکو مگر ایک ایک کھجور وہب بن کیسان کہتا ہے میں نے جابر سے کہا ایک کھجور تمہاری بھوک کو کیا دفع کرتی ہوگی اس نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ پایا ہمنے نہ رہنا اسکا سو مرجیکہ نہ رہا یعنے جب وہ بھی نہ رہی تو ہمکو بھوک کے مارے صبر نہ رہا پھر ہم دریا کے کنارے پہونچے سو ناگہاں ہم نے دیکھا کہ ایک مچھلی ہے مثل بڑے ٹیلے کی سو لوگوں نے اٹھارہ دن اسکا گوشت کھایا پھر ابوعبیدہ نے اسکی دو پسلیوں کے کھڑا کرنے کا حکم کیا سو کھڑی کی گئیں پھر اونٹ کے کسنے کا حکم کیا سو کسا گیا پھر اسکے تلے سے گذرا سو انکو نہ پہنچا یعنے اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اسکی پسلی کے تلے سے اونٹ گذر گیا اور اسکو نہ لگا ف یہ جو کہا کہ ایک کھجور تمہاری بھوک کو کیا دفع کرتی ہوگی تو ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ تم ایک کھجور کو کیا کرتے تھے کہا ہم اسکو چوستے تھے جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر ہم اسپر پانی پیتے تھے سو ہمکو کفایت کرتی تھی سارا دن رات تک (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ثلثمائة راكب اميرنا ابو عبيدة بن الجراح نرصد عير قريش فاقمنا بالساحل نصف شهر فاصابنا جوع شديد حتى اكلنا الخبط فسمى ذلك الجيش جيش الخبط فالقى لنا البحر دابة يقال لها العنبر فاكلنا منه نصف شهر وادهنا من ودكه حتى ثابت الينا اجسامنا فاخذ ابو عبيدة ضلعا من اعضائه فنصبه فعمد الى اطول رجل معه قال سفيان مرة ضلعا من اضلاعه فنصبه واخذ رجلا وبعيرا فمر تحته قال جابر وكان رجل من القوم نحر ثلث جزائر ثم نحر ثلث جزائر ثم نحر ثلث جزائر ثم ان ابا عبيدة نهاه وكان عمرو يقول اخبرنا ابو صالح ان قيس بن سعد قال لابيه كنت في الجيش فجاعوا قال انحر قال نحرت قال ثم جاعوا قال انحر قال نحرت قال ثم جاعوا قال انحر قال نهيت

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سوار کو بھیجا اور ہمارے سردار ابو عبیدہ تھے ہم قریش کے قافلے کی انتظار کرتے تھے سو ہم دریا کے کنارے آدھا مہینا ٹھہرے سو ہمکو سخت بھوک پہونچی یہانتک کہ ہمنے درختوں کے پتے کھائے سو اس لشکر کا نام جیش الخبط رکھا گیا یعنے لشکر پتے کھانیوالا سو سمندر نے ہمارے واسطے ایک چوپایہ پھینکا جسکو عنبر کہا جاتا تھا سو ہم نے آدہا مہینا اسکا گوشت کھایا اور اسکی چربی سے روغن لیا یہانتک کہ ہمارے بدن ہماری طرف پھرے یعنے قوت اور شاپے مین جیسے کہ پہلے تھے بعد اسکے کہ بھوک سے دبلے ہوگئے تھے پھر ابو عبیدہ نے اسکی ایک پسلی لی اور اسکو کھڑا کیا پھر قصد کیا طرف دراز تر مرد کی اپنے ساتھیوں سے اور کہا سفیان نے ایک بار ایک پسلی اسکی پسلیون سے سو اسکو کھڑا کیا پھر ایک مرد اور اونٹ کو لیا سو وہ سوار ہوکر اسکے تلے سے گذرا اور لشکر مین ایک مرد تھا اس نے تین اونٹ ذبح کیے یعنے جبکہ لوگوں کو بھوک لگی پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر ابو عبیدہ نے اسکو منع کیا اور عمرو راوی کہتا تھا کہ خبر دی مجھ کو ابو صالح نے کہ قیس بن سعد نے اپنے باپ سے کہا کہ مین لشکر مین تھا سو لوگ بھوکے ہوئے اسنے کہا اونٹ ذبح کر قیس نے کہا مینے ذبح کیا کہا پھر بھوکے ہوئے اسنے کہا اونٹ ذبح کر کہا مینے ذبح کیا پھر بھوکے ہوئے کہا اونٹ ذبح کر کہا مین نے ذبح کیا کہا پھر بھوکے ہوئے کہا اونٹ ذبح کر قیس نے کہا مجھ کو منع ہوا ف یہ جو کہا کہ ہمنے پتے کھائے تو ایک روایت مین ہے کہ ہم لاٹھیون سے پتے جھاڑتے تھے پھر انکو پانی مین بھگو کر کھاتے تھے اور یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ پتے خشک تھے اور یہ جو کہا کہ ناگہان ہمنے ایک مچھلی دیکھی مثل بڑے ٹیلے کی تو اس روایت مین ہے کہ اسکو عنبر کہا جاتا تھا کہا لغت والون نے کہ عنبر ایک مچھلی ہے بڑی دریا مین اسکی کھال سے ڈھال

قال نحرت قال ثم جاعوا قال انحر

بنائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ عنبر مشموم اس مچھلی کا گوبر ہے اور کہا ابن سینا نے کہ بلکہ مشموم دریا سے نکلتا ہے اور شافعی سے منقول ہے کہ سنا مینے اس شخص سے جو کہتا تھا کہ مینے دیکھا عنبر کو اگا ہوا دریا میں آپس میں لپٹا ہوا مثل گردن بکری کی اور دریا میں ایک چوپایہ ہے اسکو کہاتا ہے اور وہ اسکے واسطے زہر ہے سو وہ اسکو مار ڈالتا ہے اور اسکو پھینکتا ہے سو عنبر اسکے پیٹ سے نکلتا ہے اور کہا ازہری نے کہ عنبر ایک مچھلی ہے جو سمندر میں ہوتی ہے پچاس ہاتھ لمبی ہوتی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کی کہ جائز ہے کہانا مری ہوئی مچھلی کا و سیاتی البحث فیہ فی کتاب الاطعمۃ انشاء اللہ تعالی اور یہ جو کہا کہ لوگوں نے اٹھارہ دن اسکا گوشت کھایا تو ایک روایت میں ہے کہ ہم نے آدھا مہینا اسکا گوشت کھایا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک مہینا اس پر بیٹھے رہے اور تطبیق دی گئی ہے درمیان اس اختلاف کے ساتھ اس طور کے کہ جس نے اٹھارہ دن کہا اس نے یاد رکھا جو اسکے غیر نے یاد نہیں رکھا اور جس نے آدھا مہینا کہا اس نے کسر زائد کو لغو کیا اور جس نے مہینا کہا اس نے کسر کو پورا کیا یا جوڑا ساتھ اسکی باقی مدت کو جو مچھلی کے پانے سے پہلے تھی اور یہ جو کہا کہ ہم اسکی چربی لیتے تھے تو ایک روایت میں ہے کہ ہم اسکی آنکھ کی سوراخ سے مشکوں کے ساتھ روغن بھرتے تھے سو اٹھایا ہمنے جتنا چاہا سوکھی گوشت سے اور چربی سے مشکوں اور پکھالوں میں اور یہ جو کہا کہ پھر وہ سوار اسکے تلے سے گذرا اور اسکو نہ پہونچا تو ایک روایت میں ابن اسحاق کے نزدیک ہے پھر حکم کیا ساتھ بہت بڑے اونٹ کی جو ہمارے ساتھ تھا اور دراز تر مرد کی جو ہمارے ساتھ تھا سو وہ سوار ہو کر اسکے تلے سے گذرا اور اسکا سر اسکی پسلی کو نہ لگا اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ مرد قیس بن سعد ہی اسواسطے کہ اسکا ذکر اس جنگ میں ہے اور وہ درازی کے ساتھ مشہور تھا اور قصہ اسکا ساتھ معاویہ کے مشہور ہے جبکہ روم کے بادشاہ نے اسکی طرف پاجامہ بھیجا پس ذکر کیا ہے حریری نے جلیس میں اور حاصل اسکا یہ ہے کہ قیس نے ایک رومی مرد کے واسطے اپنا پاجامہ اتارا اور وہ رومی سب رومیوں سے دراز تر تھا سو رومی کا قد اتنا تھا کہ قیس کے پاجامے کی ایک طرف رومی کے ناک پر تھی اور ایک طرف زمین پر تھی (فتح) **حَدَّثَنَا**

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ عَلَيْنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ

مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَاَكَلَهُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمنے جیش الخبط کا جنگ کیا اور سردار کیے
گئے ہمپر ابو عبیدہ سو ہم سخت بہوکے ہوئے سو دریا نے ایک مچھلی پہینکی کہ ہمنے اسکی برابر کوئی مچھلی نہین
دیکھی اُسکو عنبر کہا جاتا تہا سو ہمنے آدہا مہینا اسکا گوشت کہایا پہر ابو عبیدہؓ نے اسکی ایک ہڈی لی سو
سوار اسکے تلے سے گذرا ابن جریج کہتا ہے سو خبر دی مجہ کو ابو زبیر نے اس نے سنا جابرؓ سے کہتا تہا
کہ کہا ابو عبیدہؓ نے کہاؤ پہر جب ہم مدینے مین آئے تو ہم نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاؤ رزق کو جو اللہ نے نکالا اگر تمہاری ساتہہ کچہ ہو تو ہمکو کہلاؤ سو بعضون
نے آپکو اسکا گوشت دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کہایا **ف** اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین
مشروع ہونا سلوک کا درمیان لشکر کے وقت واقع ہونے بہوک کے اور یہ کہ کہانے پر جمع ہونا اسکی برکت
کا باعث ہے اور اختلاف ہے بیچ سبب نہی ابو عبیدہؓ کے کہ اس نے قیس کو کیون منع کیا اس سے کہ بدستور
اونٹ ذبح کر کر لشکر کو کہلاوے سو بعض کہتے ہین اس خوف سے کہ بار برداری نہ رہے اور اس مین نظر
ہے اسواسطے کہ قصہ یہ ہے کہ اس نے لشکر کے سوا اور جگہہ سے اونٹ خرید کر ذبح کیے تہے اور بعض کہتے
ہین اسواسطے کہ وہ لوگون سے ادہار لے کر ذبح کرتا تہا اور اسکے پاس کچہ مال نہ تہا پس ارادہ کیا
کیا سہولت کا ساتہہ اسکے اور یہ ظاہر تر ہے (فتح) **بَابُ حَجِّ اَبِیْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِیْ سَنَةِ تِسْعٍ** حج
کرانا ابو بکر صدیقؓ کا لوگون کو نوین سال ہجری مین **ف** حق یہ ہے کہ اس مین کچہ اختلاف نہین اور
سوا اسکے کچہ نہین کہ اختلاف تو صرف اس مین واقع ہوا ہے کہ صدیق اکبرؓ نے کس مہینے مین حج
کیا پس ذکر کیا ہے ابن سعد وغیرہ نے مجاہد سے کہ ابو بکر صدیقؓ کا حج ذی قعدہ مین واقع ہوا اور موافق
ہوا ہے اسکو عکرمہ بن خالد اور جو ان دونون کے سوا ہین ان مین سے بعض تو تصریح کرتے ہین کہ ابو بکر
کا حج ذیحجہ مین تہا اور بعضے چپ ہین اور اعتماد اس چیز پر ہے جو مجاہد نے کہی اور ساتہ اسکے جزم کیا
ہے ازرقی نے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہہ اس حدیث کے اسپر کہ حج کا فرض ہونا حجۃ الوداع سے پہلے تہا
اور حدیثین اس باب مین بہت ہین اور مشہور ہین اور ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ ابو بکرؓ کو اس حج کے ساتہ
حج فرض اس سے ساقط نہین ہوا بلکہ یہ حج نفل تہا اور نہین پوشیدہ ہے ضعیف ہونا اسکا اور اس کی
بحث اور جگہہ آویگی کہا ابن قیم نے ہدی مین اور نیز مستفاد ہوتا ہے قول ابو ہریرہؓ کے سے باب کی حدیث
مین قبل حجۃ الوداع کہ وہ نوین سال تہا اسواسطے کہ حجۃ الوداع دسوین سال مین ہے بالاتفاق اور
ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ نکلنا ابو بکر کا تہا ذیقعدہ مین اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ اس حج مین ابو بکر
کے ساتہ تین سو اصحاب نکلے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتہہ بیس اونٹنیان بہیجین (فتح)

حدثنی سلیمان بن داؤد ابو الربیع قال حدثنا فلیح عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان ابا بکر الصدیق بعثہ فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط یؤذن فی الناس لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اس حج مین جس مین حضرت نے انکو اسپر سردار کیا پہلے حجۃ الوداع سے قربانی کے دن ساتھ ایک جماعت کے کہ لوگون مین پکار دی کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے گرد کعبے کے کوئی ننگا ف اس حدیث کی شرح تفسیر مین آوے گی (فتح) حدثنی عبد اللہ بن رجاء قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اٰخر سورۃ نزلت کاملۃ سورۃ براءۃ واٰخر سورۃ نزلت خاتمۃ سورۃ النساء یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ترجمہ براء سے روایت ہی کہ اخیر سورہ جو نازل ہوئی کامل طور سی سورہ برارت ہی اور اخیر سورہ کہ نازل ہوئی خاتمہ سورہ نساء کا ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم ف اس حدیث کی شرح بھی تفسیر مین آویگی اور جو کاملہ مین اشکال واقع ہوا ہے اسکا بیان بھی اسیجگہ آویگا اور صاحب تیسیر القاری نے اسکا یہ معنے بیان کیا ہے کہ اخیر سورہ کہ نازل ہوئی ساتھ تمام اور کمال کے یکبارگی بعد اسکے کہ اسکی تمام آیتین متفرق طور پر اس سی پہلے نازل ہو چکی تھین اور یہ نوین سال مین تھا بعد جانے ابوبکر صدیق رضہ کے مکے مین واسطے حج کے اسیواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے جانیکے بعد علی مرتضی رضہ کو بھیجا کہ جاکے لوگون پر یہ سورہ پڑہین آور غرض اس حدیث سی اشارہ ہی طرف اسکے کہ آیت انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ھذا کا اترنا اسی قصے مین تھا اشارہ کیا ہے طرف اسکی اسمعیل نے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ساتھ اسناد مرسل کے کہ جب اتری برارت اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے کو حج پر سردار کر کے بھیجا سو کسینے کہا کہ اگر آپ اسکو ساتھ ابوبکر کو بھیجتے تو خوب ہوتا فرمایا نہ ادا کرے میری طرف سی مگر کوئی مرد میرے اہل بیت سی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے کو طلب کیا اور فرمایا کہ سورہ برات کی ابتدا نکال اور سنا مین قربانی کے دن لوگون مین پکار دے جبکہ جمع ہون اور روایت کی ہے احمد نے ابوہریرہ رضہ سے کہا تھا مین ساتھ علی کے سو مین پکارتا تھا یہانتک کہ میری آواز بیٹھ گئی اور زید کے طریق سی روایت کی ہے کہ مین نے علی مرتضے سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجہ کو کس چیز کی ساتہ حج مین بھیجا علی مرتضے نے کہا چار چیز کیساتھ نہ جاویگا بہشت مین کوئی مگر ایماندار اور نہ گھومے گرد کعبے کے کوئی ننگا اور نہ حج کرے بعد اس برس کے کوئی مشرک اور جو شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان تو اُس کا

عہد اسکی مدت تک قائم ہے اور روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے اس وجہ سے تنبیہ واقع ہوا ہے اس جگہ ذکر
حج ابو بکر کا پہلے وفود کے اور واقع یہ ہے کہ ابتدا وفود کے نہین بعد پھرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ
سے آٹھوین سال کے اخیر مین اور اسکے پیچھے بلکہ ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ آنا ایلچیون کا بعد جنگ
تبوک کے تھا اور اتفاق ہے اسپر کہ یہ سب نوین سال مین تھا ابو عبیدہ نے کہا کہ نوین سال کا نام ایلچیون
کا سال ہے اور بیان کیے ہین ابن سعد نے نام ایلچیون کے اور وہ ساٹھ سے زیادہ ہین (فتح) **بَابُ** وَفْدِ
بَنِي تَمِيمٍ قوم بنی تمیم کے ایلچیون کا بیان **ف** یعنے تمیم بن مر بن اُد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار اور
ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ بنی تمیم کے رئیس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے ان مین سے ہے عطارد
ابن حاجب اور اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر سعدی اور عمرو بن اہتم اور خباب بن یزید اور نعیم بن
یزید اور قیس بن عاصم کہا ابن اسحاق نے کہ انکے ساتھ عیینہ بن حصن تھا اور اقرع اور عیینہ دونو فتح
مکہ مین موجود تھے پھر بنی تمیم کے ساتھ تھے سو جب مسجد مین داخل ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حجرے
کے پیچھے سے پکارا الخ ذکر کیا قصہ سارا اور اسکا بیان تفسیر مین آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَتَى نَفَرٌ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ
بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا
بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم کی سے چند مرد
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو احکام دین سکھلائے اور انکی
ساتھ عمل کرنے والون کو بہشت کی بشارت دی سو فرمایا کہ اے بنی تمیم بہشت کی بشارت کو قبول کرو
یعنے تمکو بہشت کی بشارت ہو انہون نے کہا یا حضرت مقرر آپ نے ہمکو بشارت دی سو ہمکو کچھ مال بھی دو سو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر تغیر معلوم ہوا یعنے واسطے نہ کفایت کرنے انکے کے ساتھ بشارت بہشت
کے سو چند مرد یمن سے آئے سو فرمایا کہ قبول کرو خوشخبری کو جبکہ نہین قبول کیا اسکو بنو تمیم نے انہون نے کہا
یا حضرت ہم نے بشارت قبول کی **ف** اس حدیث کی شرح بدء الخلق مین گذر چکی ہے **بَابُ** قَالَ ابْنُ
إِسْحَاقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً **ترجمہ** کہا ابن اسحاق نے
جنگ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کا ساتھ بنی عنبر کے کہ قوم بنی تمیم سے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکو انکی طرف بھیجا سو اس نے انکو لوٹا سو ان مین سے چند آدمی پائے اور انکے چند عورتین قید کین

نسخہ: سبایا

ف اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ عیینہ کے بھیجنے کا سبب یہ ہو کہ بنی تمیم کی قوم نے خزاعہ کے چند آدمیون کو لوٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیینہ کو پچاس مرد دیکر ان کیطرف بھیجا نہ ان مین کوئی انصاری تہا اور نہ مہاجر سو اس نے ان مین سے گیارہ مرد قید کیے اور گیارہ عورتین اور تیس لڑکے سو اس سبب سے لئکے رئیس آئے (فتح) **حدثنا** زهير بن حرب قال حدثنا جرير عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال لا أزال أحب بني تميم بعد ثلاث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها فيه هم أشد أمتي على الدجال وكانت فيهم سبية عند عائشة فقال أعتقيها فإنها من ولد إسمعيل وجاءت صدقاتهم فقال هذه صدقات قوم أو قومي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہون بعد تین چیز کے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آنکو فرماتے تہے کہ میری امت مین وہ نہایت سخت ہین دجال پر اور ان مین سے ایک عورت عائشہ رضہ کے پاس لونڈی تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضہ اس لونڈی کو آزاد کر دے سو اسطے کہ وہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور انکے زکوۃ کے مال آئے سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین **ف** اس حدیث کی شرح کتاب العتق مین گذر چکی ہے **حدثني** إبراهيم بن موسى قال حدثني هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم عن ابن أبي مليكة أن عبد الله بن الزبير أخبرهم أنه قدم ركب من بني تميم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر أمر القعقاع بن معبد بن زرارة قال عمر بل أمر الأقرع بن حابس قال أبو بكر ما أردت إلا خلافي قال عمر ما أردت خلافك فتماريا حتى ارتفعت أصواتهما فنزل في ذلك يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله حتى انقضت **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ قوم بنی تمیم سے چند سوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ابو بکر صدیق رضہ نے کہا کہ قعقاع کو سردار کیجیے کہا عمر رضہ نے بلکہ اقرع کو سردار کیجیے کہا صدیق اکبر رضہ نے کہ نہین ارادہ کیا تو نے مگر میری مخالفت کا یعنے مقصود تیرا صرف یہی ہے عمر فاروق رضہ نے کہا کہ میری مراد تیری مخالفت کرنی نہین سو دونو آپس مین جھگڑے یہانتک کہ دونو کی آوازین بلند ہوئین سو اس باب مین یہ آیت اتری کہ آگے نہ بڑہو اللہ سے اور اسکے رسول سے یہانتک کہ آیت تمام ہوئی وانتم لا تشعرون تک **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی (فتح) **باب** وفد عبد القيس عبد القیس کے ایلچیون کے بیان مین **ف** عبد القیس ایک قبیلہ ہے بڑا بحرین کے ملک مین رہتے ہین منسوب ہین طرف عبد القیس بن افصے کے اور جو ہمارے واسطے ظاہر ہوا یہ ہے کہ عبد القیس

فیهم

کے ایلچی دو بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ایک بار تو فتح مکہ سے پہلے آئے تھے اسیواسطے انہون
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہماری اور آپکے درمیان کفار مضر ہین اور یہ ابتدا مین تھا پانچوین سال
یا اس سے پہلے اور تھا گاؤن انکا بحرین مین اول گاؤن کہ قائم ہوا اس مین جمعہ بعد مدینے کے جیسا کہ باب
کے اخیر حدیث مین ثابت ہے اور پہلی بار تیرہ ایلچی تھے اور اس مین ہے کہ انہون نے ایمان کی کیفیت پوچھی اور
شرابون کے برتنون کا حکم پوچھا اور ان مین اشج تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ مقرر
تجھ مین دو عادتین ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہے ایک تو حلیمی دوسری آہستگی اور مزیدہ عصری سے روایت
ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے بات کرتے تھے کہ ناگہان حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے ان سے فرمایا کہ عنقریب ظاہر ہونگے تم پر اس طرف سے چند سوار کہ وہ سب پورب والون سے بہتر ہین عمر
فاروق رضہ اٹھ کر اس طرف متوجہ ہوئے سو تیرہ سوار سے ملے اور ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول
کے ساتھ خوشخبری دی پھر انکے ساتھ چلے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے سو انہون نے
اپنے تئین سواریون سے تلے ڈالا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور پیچھے رہا اشج سواریون
مین یہانتک کہ انکو بٹھلایا اور انکا اسباب جمع کیا پھر آرام کے ساتھ آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تجھ مین دو عادتین ہین آخر حدیث تک روایت کیا ہے اسکو بیہقی وغیرہ نے اور دوسری بار ایلچیون
کے سال مین آئے تھے اور وہ اسوقت چالیس مرد تھے جیسا کہ ابو حیوۃ کی حدیث مین ہے جسکو ابن مندہ
نے روایت کیا ہے (فتح)، **حَدَّثَنِیْ** اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ
عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ لِیْ جَرَّۃً تُنْتَبَذُ لِیْ نَبِیْذًا فَاَشْرَبُہٗ حُلْوًا فِیْ جَرٍّ اِنْ اَکْثَرْتُ
مِنْہُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوْسَ خَشِیْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا النَّدَامٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ بَیْنَنَا
وَبَیْنَکَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِیْ اَشْہُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ
اِنْ عَمِلْنَا بِہٖ دَخَلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَدْعُوْ بِہٖ مَنْ وَّرَآئَنَا قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْہَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ
بِاللّٰہِ وَہَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ
وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْہَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ
وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابی جمرہ سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباسؓ سے کہا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے
گھڑون مین کہ اس مین میرے واسطے نبیذ بھگویا جاتا ہے سو پیتا ہون اسکو اس حالت مین کہ میٹھا ہے
اگر مین اس سے زیادہ پیون اور لوگون کے ساتھ بیٹھون اور دیر تک بیٹھا رہون تو رسوا ہونے سے ڈرتا

ہون یعنے اسوسطے کہ سست ہوجاؤن تو ابن عباسؓ نے کہا کہ عبد القیس کے ایلچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم نہ ذلیل ہووین نہ شرمندہ تو انہون نے کہا کہ یا حضرت
آپکے اور ہمارے درمیان قوم مضر کے کافر ہین جو ہمکو آپکے پاس آنے سے روکتے ہین اور ہم آپ کے
پاس نہین پہونچ سکتے مگر حرام کے مہینون مین آپ ہمکو تمام امر دین تبلادین کہ اگر ہم اسکو عمل مین لاوین
تو بہشت مین جاوین اور اپنے پچھلون کو اسکی طرف بلاوین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم کو حکم
کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور تم جانتے ہو کہ اللہ کے
ساتھ ایمان لانا کیا ہے گواہی دینا اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین اور نماز کا قائم کرنا
اور زکوۃ کا دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور یہ کہ جو لوٹ کا مال پاؤ اس مین سے پانچوان حصہ ادا کرو
اور منع کرتا ہون تمکو چار چیزون سے جو بھگویا جاوے کدو مین اور کھجور کی لکڑی کے کریدی برتن مین
اور سبز گھڑی مین یعنے مرتبان وغیرہ مین اور روغن دار برتن مین **ف** ایمان کا ذکر اسواسطے کیا
کہ وہ اصل ہے سب عبادتون کا یا خمس کا ذکر چار پر زیادہ ہے اسواسطے کہ یہ اہل جہاد تھے اور غرض اس
سے عبد القیس کے ایلچیون کا ذکر ہے **حدثنا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ
عَنْ أَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ
فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَیْكَ إِلَّا فِیْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْیَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا إِلَیْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ
آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً
وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ
وَالنَّقِیْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبد القیس کے ایلچی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے سو انہون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم ربیعہ کی قوم سے ہین اور کفار مضر ہم کو آپ کے
پاس آنے سے روکتے ہین سو ہم آپکے پاس نہین پہونچ سکتے مگر حرام کے مہینے مین سو ہمکو کئی چیزین
فرمایئے کہ ہم انپر عمل کرین اور اپنے پچھلون کو ان کی طرف بلاوین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
تم کو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے ایمان لانا ساتھ اللہ کے گواہی دینی اسکی کہ
خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور ایک گرہ دی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ کا ادا کرنا اور
یہ کہ جو تم لوٹ کا مال پاؤ اسکا پانچوان حصہ اللہ کے واسطے ادا کرو اور منع کرتا ہون تم کو کدو سے اور
لکڑی کے برتن سے اور سبز گھڑے سے اور روغنی برتن سے **حدثنا** یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ابن وهب قال اخبرنی عمرو ح قال ابو عبد الله وقال بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير
ان كريبا مولى ابن عباس حدثه ان ابن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة
ارسلوا الى عائشة فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر
وانا اخبرنا انك تصليهما وقد بلغنا ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عنهما قال ابن
عباس وكنت اضرب مع عمر الناس عنهما قال كريب فدخلت عليها وبلغتها ما ارسلونى
فقال سل ام سلمة فاخبرتهم فردونى الى ام سلمة بمثل ما ارسلونى الى عائشة فقالت
ام سلمة سمعت النبى صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما وانه صلى العصر ثم دخل على
وعندى نسوة من بنى حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الخادم فقلت قومى
الى جنبه فقولى تقول ام سلمة يا رسول الله الم اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين فاراك
تصليهما فان اشار بيده فاستاخرى ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه فلما
انصرف قال يا بنت ابى امية سالت عن الركعتين بعد العصر انه اتانى اناس من عبد
القيس بالاسلام من قومهم فشغلونى عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان ترجمہ
کریب سے روایت ہے کہ مجھ کو ابن عباس اور عبد الرحمن رض اور مسور رض نے عائشہ رض کی طرف بھیجا سو کہا کہ ہم
سب کی طرف سے ان کو سلام کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کا حال پوچھنا کہ سنت ہیں یا نہیں اور
ہمکو خبر ہوئی کہ تم ان کو پڑھتی ہو اور مقرر ہمکو خبر پہنچی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا
ہے کہا ابن عباس رض نے اور میں عمر رض کے ساتھ لوگوں کو مارتا تھا ان کے پڑھنے سے کریب نے کہا سو میں عائشہ رض
کے پاس اندر گیا اور انکو انکا پیغام پہونچایا عائشہ رض نے کہا کہ ام سلمہ رض سے پوچھ میں نے ان کو خبر دی
سو انہوں نے مجھ کو ام سلمہ رض کے پاس پھر بھیجا جیسے عائشہ رض کے پاس پیغام دیکر بھیجا تھا تو ام سلمہ رض نے
کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے اور یہ کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے پاس اندر آئے اور میرے پاس انصار کی عورتیں تھیں
سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں تو میں نے آپ کے پاس لونڈی کو بھیجا میں نے کہا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو اور کہیو کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ یا حضرت ﷺ میں نے آپ سے نہیں
سنا آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے تھے سو میں دیکھتی ہوں کہ آپ انکو پڑھتے ہیں سو اگر حضرت ﷺ اپنے
ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جاؤ سو لونڈی نے اسیطرح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ہاتھ سے اشارہ کیا سو وہ لونڈی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹ گئی سو جب حضرت ﷺ نماز سے پھرے

تو فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کا حال پوچھا اسکا حال یہ ہے کہ عبد القیس کی قوم سے چند لوگ اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انہوں نے مجھکو باز رکھا ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے سو وہ دونو رکعتیں یہی ہیں **ف** اس حدیث کی شرح سجود السہو میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ ذکر عبد القیس کا ہے **حدثنا** عبد اللہ بن محمد الجعفی قال حدثنا ابو عامر عبد الملک قال حدثنا ابراھیم ھو ابن طھمان عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال اول جمعۃ جمعت بعد جمعۃ جمعت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا اول جمعہ کہ پڑھا گیا بعد اس جمعہ کے کہ پڑھا گیا حضرتؐ کی مسجد میں بیچ مسجد عبد القیس کے تھا جواثی میں کہ ایک گاؤں ہے بحرین کے ملک سے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے

باب وفد بنی حنیفۃ وحدیث ثمامۃ بن اثال **باب** ہے بیان میں ایلچیوں بنی حنیفہ کے اور حدیث ثمامہ بن اثال کی **ف** بنی حنیفہ ایک قبیلہ ہے بڑا مشہور انکی جگہ ہے یمامہ میں درمیان مکے اور یمن کے اور بنی حنیفہ کے ایلچی نویں سال آئے تھے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ وے سترہ مرد تھے اس میں مسیلمہ کذاب بھی تھا اور ابہر ثمامہ پس وہ فضلا صحابہ سے ہے اور اسکا قصہ بنی حنیفہ کے ایلچی سے کچھ زمانہ پہلے ہے سو اسطے کہ قصہ اسکا صریح ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے تھا اور شاید امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اس قصہ کو اسجگہ ذکر کر دیا ہے ... (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنی اللیث قال حدثنی سعید بن ابی سعید سمع ابا ھریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ ابن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی خیر یا محمد ان تقتلنی تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید المال فسل منہ ما شئت فترکہ حتی کان الغد ثم قال لہ ما عندک یا ثمامۃ قال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر فترکہ حتی کان بعد الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک فقال اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یا محمد واللہ ما کان علی الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد الی

وَاِنْ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ وَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی ملک کیطرف لشکر بھیجا سو وے بنی حنیفہ کی ایک مرد کو جسکا نام ثمامہ تہا پکڑ لائے اور اسکو مسجد کے ایک ستون مین باندھ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے سو فرمایا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے اس نے کہا میرے نزدیک خیر ہے ای محمد اگر تونے مجھ کو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مار لیعنے میری قوم آپ سے میرے خون کا بدلا لیگی اور اگر احسان کر کر چھوڑ دوگے تو شکرگذار مرد کو چھوڑو گے یعنی مین اس احسان کا بدلا ادا کرونگا اور اگر تو مال چاہتا ہے تو جو تیرا جی چاہتا ہے مانگ سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھوڑ دیا یہانتک کہ اگلا دن یعنے دوسرا دن ہوا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے اُس نے کہا میرے پاس وہ ہے جو مینے تجہسے کہا اگر تم احسان کروگے تو شکرگذار پر احسان کروگے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو چھوڑ دیا یہانتک کہ نکلے سے اگلا یعنے تیسرا دن ہوا سو فرمایا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے اسنے کہا میرے پاس وہی ہے جو مینے آپ سے کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو یعنے قید سے خلاص کر دو سو ثمامہ کھجور کے درختون مین گیا جو مسجد کے نزدیک تہے اور نہا کر مسجد مین آیا سو کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ خدا کی سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہین اے محمد قسم ہے اللہ کی روی زمین پر میرے نزدیک تجہ سے زیادہ تر کوئی دشمن نہ تہا سو البتہ تو میری نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارا ہوگیا اور قسم ہے اللہ کی میرے نزدیک تیرے دین سے کوئی دین زیادہ تر برا نہ تہا سو اب تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے پیارا ہوگیا قسم ہے اللہ کی تیرا شہر میرے نزدیک سب شہرون سے برا تہا سو اب تیرا شہر میرے نزدیک سب شہرون سے پیارا ہوگیا اور مقرر آپ کے لشکر نے مجھ کو پکڑا اور مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا تہا اب مجھ کو کیا حکم ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بشارت دی اور عمرہ کرنے کو فرمایا پہر جب مکے مین عمرہ کرنے کے واسطے گیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا کہ تو بیدین ہوا کہا نہین بلکہ مین محمد رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا اور قسم ہے اللہ کی کہ یمن سے تمہاری پاس گیہون کا ایک دانہ نہ آویگا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکی اجازت دین **ف** یہ جو کہا کہ تیرے پاس کیا ہے تو احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ کیا گمان ہے تیرا مجھ پر کہ مین تیرے ساتھ کیا معاملہ کرونگا تو اُس نے جواب دیا کہ میرا گمان آپکے حق مین نیک ہے کہ آپ میرے ساتھ بھلا کرینگے اسواسطے کہ آپ ظالمون سے نہین

بلکہ معاف اور احسان کرنے والون سے ہین اور یہ جو کہا کہ اگر تو مجھ کو مار ڈالے گا تو اپنے خونی دشمن کو مار یگا
الخ تو احتمال ہے کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اسکے ذمہ خون ہے اس نے کسی مسلمان کو لڑائی مین ملا ہے پس نہین
ملامت تجھ پر میرے مار ڈالنے مین اور یہ سب تفصیل ہے واسطے قول اسکے کے کہ میرے نزدیک خیر ہے اور
یہ جو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو تو ابن اسحاق کی روایت مین ہے کہ فرمایا اے ثمامہ مین نے تجھ کو معاف کیا اور
تجھکو آزاد کیا اور زیادہ کیا ہے ابن اسحاق نے اپنی روایت مین کہ جب ثمامہ قید مین تھا تو جمع کیا واسطے
اسکے اصحاب نے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تھا کھانے سے اور دودہ سے تو اس سے ثمامہ کی کچھ
بھوک دور نہ ہوئی پھر جب مسلمان ہوا تو اسکے پاس کھانا لائے سو اس نے اس مین سے بہت تھوڑا سا کھایا
اصحاب نے تعجب کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہے اور ایماندار
ایک انتڑی مین کھاتا ہے اور یہ جو کہا کہ اسکو بشارت دی یعنے ساتھ بہتری دنیا اور آخرت کے یا اسکو
بہشت کی بشارت دی یا اسکو اسکے گناہ کے مٹ جانیکی بشارت دی اور یہ جو کہا کہ جب مکے مین گیا
تو زیادہ کیا ہے ہشام نے کہا مجھ کو خبر پہونچی کہ وہ عمرے کے واسطے نکلا یہانتک کہ جب مکہ مین پہونچا تو اس
نے لبیک کہی سو پہلے پہل وہی لبیک کہتا مکے مین داخل ہوا سو قریش نے اسکو پکڑا اور کہا کہ تو نے ہم پر
بڑی جرءت کی اور انہون نے چاہا کہ اسکو مار ڈالیں تو ان مین سے کسی کہنے والے نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو
اسواسطے کہ تم محتاج ہو طرف اناج کی یمامہ سے سو انہون نے اُس کو چھوڑ دیا اور یہ جو کہا کہ نہین بلکہ
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہوا تو گویا کہ اُس نے کہا کہ مین دین سے نہین نکلا اس
واسطے کہ بت پرستی کوئی دین نہین سو جب مین نے اسکو چھوڑا تو مین دین سے نہ نکلا ہونگا بلکہ نیا پیدا کیا
ہے یعنے دین اسلام کو اور یہ جو کہا کہ مسلمان ہوا مین ساتھ محمدؐ کے یعنے موافقت کی مینے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپکے دین پر سو ہم دونو دین مین ساتھی ہوئے مین ابتدا سے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیشہ سے اور یہ جو کہا ولا واللہ تو اس مین حذف ہے تقدیر اسکی یہ ہے قسم ہے اللہ کی نہ مین تمہاری
دین کیطرف پھرونگا اور نہ مین تمہارے ساتھ نرمی کرونگا کہ تمہارے پاس سے اناج آوے اور ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر یمامہ کی طرف نکلا اور ان کو منع کیا کہ مکے کی طرف کوئی چیز اٹھا کر نہ لے جاوے
قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ آپ برادری سے سلوک کرنے کا حکم کرتے ہین تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ کی طرف لکھا کہ ان کی طرف اناج کو جانے دے اور ثمامہ کے قصے مین کئی فائدے
ہین جائز ہے باندھنا کافر کا مسجد مین اور احسان کرنا قیدی کافر پر اور تعظیم امر عفو کی برا کرنے والے
سے اسواسطے کہ ثمامہ نے قسم کھائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ایک گھڑی مین بدلکر محبت

ہو گئی جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نیکی کی معاف کر دی اور احسان کرنے سے بغیر عوض کے اور اس میں نہانا ہے تزویک مسلمان ہونے کے اور یہ کہ احسان دشمنی کو دور کر ڈالتا ہے اور محبت کو جما تا ہے اور یہ کہ کافر جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے بہر مسلمان ہووے تو اسکے واسطے مشروع ہے کہ اس نیک عمل میں بدستور گذری اور اس میں مہربانی کرنی ہے ساتھ اس شخص کے کہ اسکے اسلام کی امید ہو قید یوں سے جبکہ اس میں اسلام کی واسطے کوئی مصلحت ہو خاصکر وہ شخص کہ اسکے اسلام پر اسکی قوم سے بہت لوگ اسکی پیروی کریں اور اس میں بھیجنا چھوٹے لشکر کا طرف شہروں کفار کی اور قید کرنا اس شخص کا جو ان میں سے ہاتھ آوے اور اختیار بعد اسکے اسکو قتل کرنے میں یا اسکے زندہ رکھنے میں حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَیْلِمَۃُ الْکَذَّابُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِہٖ تَبِعْتُہٗ وَقَدِمَھَا فِیْ بَشَرٍ کَثِیْرٍ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَقْبَلَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِطْعَۃُ جَرِیْدٍ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مُسَیْلِمَۃَ فِیْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِیْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃَ مَا اَعْطَیْتُکَھَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰہِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْہِ مَا رَاَیْتُ وَھٰذَا ثَابِتٌ یُّجِیْبُکَ عَنِّیْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْہُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ اَرَی الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْہِ مَا رَاَیْتُ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَھَبٍ فَاَھَمَّنِیْ شَاْنُھُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُھُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا الْعَنْسِیُّ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَۃُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اپنی قوم کے بہت آدمی ساتھ لیکر مدینے میں آیا سو کہنے لگا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد مجھکو اپنی خلافت کا عہدہ دیں کہ میں ملک کا مالک بنوں تو میں انکا تابعدار بنوں اور مسلمان ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکی طرف متوجہ ہوئے یعنی جس جگہ وہ اترا تھا اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا تھا یہاں تک کہ مسیلمہ کے سر پر کھڑے ہوئے اسکے ساتھیوں میں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے گا تو اتنا بھی تجھ کو نہ دوں گا اور خدا کے حکم کو جو تیرے حق میں ٹھیر چکا ہے تو اسکو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنے تجھ کو ہلاک کرے گا اور دو نو جہان میں رسوا کرے گا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو

خدا تیری کونچیں کاٹے گا اور مقرر مین تجہ کو وہی جانتا ہون جو مجہ کو خواب مین دکھلایا گیا اور یہ ثابت مجھکو تیری طرف سے جواب دیگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے پھرے کہا ابن عباسؓ نے سو مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے پوچہا کہ مقرر مین تجہ کو وہی جانتا ہون جو مجھکو خواب مین دکھلایا گیا یعنی یہ کس حدیث کی طرف اشارہ ہے سو خبر دی مجھکو ابو ہریرہ رضنے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا کہ مین نے اپنے دونو ہاتہ مین سونے کے کنگن دیکھے سو انکے حال نے مجہ کو غم اور تشویش مین ڈالا یعنے اسواسطے کہ وہ عورتون کا زیور ہے سو مجھکو خواب مین حکم ہوا کہ ان کو پھونک مار سو مین نے ان کو پھونک ماری سو وے اُڑ گئے سو تعبیر کی مینے ان دونو کنگنون کی آن دو جہوٹون کی کہ میرے بعد نکلینگے ایک اسود اور دوسرا مسیلمہ **ف** اور مستفاد ہوتا ہے اس قصے سے کہ امام المسلمین خود جاوے طرف اس شخص کی جو ارادہ کرتا ہو اسکی ملاقات کا کفار سے جبکہ متعین ہو یہ طریق واسطے مصلحت مسلمین کے اور اس سے لی جاتا ہے استعانت امام کی ساتہ اہل بلاغت کی بیچ جواب اہل عناد کے اور مانند اسکی کے اور اس قصے مین صدیق اکبر رضہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دونو کنگنون کو پھونک ماری یہانتک کہ دونو اُڑ گئے سو اسود سو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مارا گیا اور مسیلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین قائم رہا یہانتک کہ صدیق اکبر نے اسکو اپنی خلافت مین قتل کیا سو وہ اسکے مارنے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہوئے اور لیا جاتا ہے اس سے کہ کنگن اور تمام آلات انواع زیورون کے جو لائق ہین ساتہ عورتون کے تعبیر کیئے جاتے ہین مردون کے حق مین ساتہ اس چیز کے کہ ان کو رنج مین ڈالے اور باقی بحث اسکی کتاب التعبیر مین آویگی انشاء اللہ تعالی (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے سو سونے کے دو کنگن میری ہتیلی مین رکہے گئے سو وے مجہپر بہت بہاری پڑے اور مجھکو غم مین ڈالا تو مجہ کو حکم ہوا کہ انکو پھونک مار مین نے ان کو پھونک ماری سو وے جاتے رہے سو مین نے ان دونون کنگنون کی تعبیر کی ان دو بڑے جہوٹون سے جنکے مین درمیان ہون ایک صنعا والا اور یمامہ والا **حَدَّثَنَا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ يَقُوْلُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَى الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهٖ فَرَرْنَا اِلَى النَّارِ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ **ترجمہ** ابو رجا سے روایت ہے کہ ہم پتھروں کو پوجتے تھے سو جب ہم کوئی پتھر پاتے جو اس سے بہتر ہوتا تو پہلے کو پھینکدیتے اور دوسرے کو لے لیتے اور جب ہم کوئی پتھر نہ پاتے یعنے زیادہ سفید یا صاف تو مٹی کا ڈھیر جمع کرتے پھر ہم بکری لاکے اس پر دوہتے یعنے تاکہ پتھر کی نظیر ہو جاوے پھر ہم اسکے گرد گھومتے پھر جب رجب کا مہینا داخل ہوتا تو ہم کہتے کہ کھینچنے والا ہے پھلوں کا یعنے سو نہ ہم کسی نیزے میں لوہا چھوڑتے اور نہ کسی تیر میں لوہا چھوڑتے مگر کہ اس کو اس سے کھینچ ڈالتے سو اسکو پھینکدیتے رجب کا مہینا مہدی کہتا ہے میں نے ابو رجا سے سنا کہتا تھا کہ جب حضرت مبعوث ہوئے میں اسوقت لڑکا تھا اپنے گھر والوں کے اونٹ چراتا تھا سو جب ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلنا سنا تو ہم آگ کی طرف بھاگے یعنے مسیلمہ کذاب کی طرف **ف** یہ جو کہا کہ کھینچنے والا پھلوں کا تو تفسیر کیا ہے اسکو ساتھ کھینچنے لوہے کے ہتیاروں سے واسطے سبب حرمت مہینے رجب کے یہ اشارہ ہے طرف چھوڑنے انکے کی لڑائی کو اس واسطے کہ وے کھینچتے تھے لوہے کو ہتیاروں سے حرام کے مہینے میں اور ابو رجا سے روایت ہے کہ کفر کے وقت میں دستور تھا کہ جب حرام کے مہینے آتے تھے تو نیزوں کے پھل اتار ڈالتے تھے لڑائی موقوف ہوتی تھی کوئی کسیکو کچھ نہ کہتا تھا اور یہ جو کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اس قول کے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حال انکے نزدیک مشہور ہوا اور مراد اسکی ساتھ نکلنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ غالب ہوئے اپنی قوم قریش پر ساتھ فتح مکہ کے اور نہیں مراد ہے ابتدا ظاہر ہونے آپ کے کا ساتھ نبوت کے اور نہ نکلنا آپ کا مکہ سے طرف مدینہ کی واسطے دراز ہونے مدت کے درمیان اسکے اور درمیان خروج مسیلمہ کے اور دلالت کرتا ہے قصہ کہ ابو رجا نے جو مسیلمہ کی بیعت کی تھی ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے اسکی قوم سے مسیلمہ کی بیعت کی اور اسکا سبب یہ تھا کہ بنی تمیم کی قوم میں ایک عورت تھی اسکا نام سجاح تھا اس نے بھی پیغمبری کا دعوے کیا اور اسکی قوم سے ایک جماعت اسکے تابع ہوئے پھر اس عورت کو مسیلمہ کا حال پہونچا کہ وہ بھی پیغمبری کا دعوے کرتا ہے سو مسیلمہ نے اسکو مکر

اور جیل سے پہلا یا یہانتک کہ اس سے نکاح کیا اور اس عورت کی قوم اور مسیلمہ کی قوم سب مسیلمہ کی فرمان
برداری پر جمع ہوئے اور سب نے اسکا حکم مانا (فتح) **باب** قِصَّةِ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ (یہ بیان ہے قصے
اسود عنسی کے **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ
الْحَارِثِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ فَاَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ
لَهُ مُسَيْلِمَةُ اِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْاَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَاَلْتَنِي هٰذَا الْقَضِيبَ مَا اَعْطَيْتُكَهُ وَاِنِّي لَاَرَاكَ الَّذِي اُرِيتُ فِيهِ مَا اُرِيتُ
وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيتُ اَنَّهُ وُضِعَ
فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا
كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْاٰخَرُ
مُسَيْلِمَةُ **ترجمہ** عبید اللہ سے روایت ہے کہ ہمکو خبر پہونچی کہ مسیلمہ کذاب مدینے مین آیا ہے سو وہ
حارث کی بیٹی کے گھر مین اترا اور اسکے نکاح مین حارث کی بیٹی تھی یعنے اپنی عورت کے گھر مین اترا اور
وہ ماں ہے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عامر کی یعنے اور وہ عبد اللہ بن عامر کے نکاح کرنے سے پہلے مسیلمہ
کے نکاح مین تھی اسیوجہ سے مسیلما سکے پاس اترا کہ وہ اسکی عورت تھی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو
پاس آئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس تھے اور وہ وہی ہے جسکو لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
خطیب کہتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی سو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اسکے سر پر کھڑے ہوئے اور اس سے کلام کیا تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین تمہاری
پیغمبری کو مان لیتا ہون کہ اپنی زندگی مین تم ملک کے مالک ہو پھر اپنے مرنے کے بعد خلافت کا عہد
ہمارے واسطے ٹھیراؤ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چھڑی
مانگے گا تو یہ بھی تجھ کو نہ دون گا اور مقرر مین تجھ کو وہی جانتا ہون جو مجھ کو خواب مین دکھلایا گیا

اور یہ ثابت تجہ کو میری طرف سے جواب دیگا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہرے کہا عبید اللہ نے مینے ابن عباسؓ
سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب پوچھی کہ وہ کونسی خواب ہے جسکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہا
ابن عباسؓ نے کہ کسینے یعنے ابو ہریرہ نے میرے واسطے ذکر کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت
مین کہ مین سوتا تہا کہ مجھکو دکھلایا گیا کہ سونے کے دو کنگن میرے دونو ہاتہ مین ڈالے گئے سو وے مجہہ پر
بہت بہاری پڑے اور مین نے انکو برا جانا سو مجھکو حکم ہوا تو مین نے انکو پہونک ماری سو وے دونو اڑ گئے
سو تعبیر کی مینے ان کنگنون کی دو بڑے جہوٹون سے کہ نکلیں گے عبید اللہ نے کہا کہ دونو مین سے ایک
اسود عنسی جسکو فیروز نے یمن مین قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ **ف** یہ جو کہا کہ پہر اپنے پیچہے خلافت کا عہد
ہمکو دو تو یہ مخالف ہو واسطے اسچیز کے جسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ مسیلمہ نے شرکت کا دعوے
کیا یعنے کہا کہ ہم اور تم دونو نبوت مین شریک ہوئے لیکن یہ محمول ہوگا اسپر کہ دعوی کیا اس نے اسکا
بعد اسکے کہ اپنے ملک کو پلٹ گیا اور مسیلمہ کا قصہ تو پہلے گذر چکا ہے اور رہا اسود عنسی اور فیروز پس قصہ
اسکا یہ ہے کہ اسود عنسی اور اسکا نام عبہلہ بن کعب ہے اور اسکو ذوالخمار بہی کہا جاتا تہا اسواسطے
کہ وہ اپنے منہ کو ڈہانکتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے شیطان کا نام ہے اور اسود عنسی صنعا مین
نکلا تہا اور اس نے نبوت کا دعوی کیا اور کہا کہ مین پیغمبر ہون اور غالب ہوا اوپر حاکم صنعا کے یعنے
مہاجر بن ابی امیہ کے اور کہتے ہین کہ وہ اسکے ساتہ گذرا سو جب اسکے برابر آیا تو اسکے گدہے کا پاؤن
الجہا گدہا گر پڑا تو اسود نے دعوی کیا کہ گدہے نے اسکو سجدہ کیا اور نہ کہڑا ہوا گدہا یہانتک کہ اسنے
اسکو کچہ چیز کان مین کہی سو وہ کہڑا ہوا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین نعمان بن بزرج سے روایت
کی ہے کہ اسود کذاب نکلا اور وہ قبیلہ بنی عنس سے ہے اور اسکے ساتہ دو شیطان تہے ایک کا
نام سحیق تہا اور دوسرے کا نام شقیق تہا اور تہے وہ دونو خبر دیتے اسکو ساتہ ہر چیز کے کہ بیان
کرتا لوگون کی حالات سے اور باذان حضرتؐ کی طرف سے صنعا مین حاکم تہا سو وہ مر گیا اور اسود کی شیطان
نے آکر اسکو خبر دی کہ صنعا کا حاکم مر گیا تو اسود اپنی قوم کے ساتہ صنعا کی طرف نکلا اور اس نے باذان
کی عورت سے نکاح کیا پس ذکر کیا قصہ بیچ وعدہ کرنے اس عورت کے دادویہ اور فیروز وغیرہ کو یعنے پوشیدہ
طور پر ان سے وعدہ کیا کہ تم رات کو آجانا یہانتک کہ وے اسود پر رات کو داخل ہوئے اور باذان کی
عورت نے اسکو خالص شراب پلائی یہانتک کہ مست ہوگیا اور اسکے دروازے پر ہزار چوکیدار تہا تو
فیروز اور اسکے ساتہیون نے دیوار مین نقب زنی کی یہانتک کہ اندر گہسے سو فیروز نے اسکو قتل کیا
اور اسکا سر کاٹ ڈالا اور نکالا عورت کو اور جو چاہا اسباب گہر کے سے اور مدینے مین خبر بہیجی سو

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ خبر مدینے میں پہونچی اور کہا عروہؓ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے ایک دن رات پہلے اسود مارا گیا تھا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا آپ نے اسی دن اصحاب کو خبر دی پھر ابوبکر صدیقؓ کے پاس خبر آئی (فتح) **باب قِصَّةِ اَهْلِ نَجْرَانَ** باب ہے بیان میں قصے اہل نجران کے **ف** نجران ایک شہر ہے بڑا سات منزل مکے سے یمن کی طرف شمال ہو تہتر گاؤن ہے ایک دن کی راہ ہے واسطے سوار جلد چلنے والے کے سطح ہے بیچ زیادات یونس بن بکیر کے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ وے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایلچی بنکے آئے مکے میں اور وہ اس وقت بیس مرد تھے لیکن دوہرایا ہے اس نے ذکر انکا مدینے کے ایلچیوں میں سو شاید وے دو بار آئے ہونگے اور کہا ابن سعد نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لکھا سو انکے ایلچی نکلے چودہ مردوں میں انکے رئیسوں سے (فتح) **حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ اَنْ يُّلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّاهُ لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا اِنَّا نُعْطِيْكَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ** **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہے کہ عاقب اور سید نجران والے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ارادہ پر کہ آپ سے مباہلہ کریں سو ایک نے یعنے سید نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مباہلہ نہ کر سو قسم ہے اللہ کی کہ اگر وہ پیغمبر ہوا اور ہم نے اس سے مباہلہ کیا تو نہ بھلا ہوگا ہمارا اور نہ ہماری اولاد کا ہمارے پیچھے ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کو دیتے ہیں جو آپ نے ہم سے مانگا اور آپ کسی امانت دار مرد کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور نہ بھیجیں ساتھ ہمارے مگر کسی امانت دار کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بھیجونگا ساتھ تمہارے امانت دار مرد کو کہ سچ مچ امانت دار ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ نے اسکے واسطے جھانکا یعنے ہر ایک نے تمنا کی کہ یہ دولت اسکو نصیب ہو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہو اے ابوعبیدہ سو جب وہ کھڑا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے معتمد امانت دار اس امت کا *

ف ایہم سید پس نام اسکا ایہم تھا اور اسکو شرحبیل بھی کہا جاتا ہے اور وہ انکا رئیس تھا اور انکی مجلسوں کا صاحب اور عاقب کا نام عبد المسیح تھا اور وہ انکا مشورہ کرنیوالا تھا اور انکے ساتھ ابو الحارث بھی تھا اور وہ انکا عالم اور مدرس تھا کہا ابن سعد نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو

اسلام کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا وہ مسلمان نہ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم
نہین مانتے جو مین کہتا ہون تو آؤ مباہلہ کرین سو وی پلٹ گئے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ سورہ آل
عمران کی اسّی آیتین بیچ ان کے اتری اشارہ کیا طرف اس آیت کے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ الآیۃ اور یہ جو کہا کہ ہمارا ابتلا ہوگا الخ تو ابن ابی شیبہ کے نزدیک ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ میری پاس اہل نجران کے ہلاک ہونے کی خوشخبری لایا اگر مباہلہ کرین اور جب صبح
کو تشریف لے گئے تو حسن اور حسین اور فاطمہ کو مباہلہ کے واسطے اپنے ساتھ لیا اور یہ جو کہا کہ ہم آپ
کو دیتے ہین جو آپ نے ہم سے مانگا تو ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ان
سے دو ہزار جوڑے پر ایک ہزار رجب کے مہینے مین اور ایک ہزار صفر کے مہینے مین اور ہر جوڑے کے ساتھ
ایک اوقیہ اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ جب وی پھر کر نجران مین پہنچے تو دونو مسلمان ہوگئے اور نجران
والون کے قصے مین کئی فائدے ہین یہ کہ اقرار کافر کا ساتھ پیغمبری کے نہین داخل کرتا اوسکو اسلام
مین یہانتک کہ احکام اسلام کو لازم پکڑے اور یہ کہ جائز ہے جھگڑنا اہل کتاب سے یعنے یہود و نصاری
سے اور کبھی واجب ہوتا ہے جبکہ متعین ہو مصلحت اسکی اور یہ کہ مشروع اور جائز ہے مباہلہ کرنا مخالف
سے جبکہ اڑ رہے بعد ظاہر ہونے حجت کے اور تحقیق بلایا ابن عباسؓ نے طرف اسکی یعنے کسی سے مباہلہ
کرنے لگا پھر اسیطرح اوزاعی نے بھی کسی کو مباہلہ کی طرف بلایا اور واقع ہوا ہے یہ واسطے ایک جماعت
علما کے اور جو تجربہ کرنے سے معلوم ہوا ہے یہ ہے کہ جو مباہلہ کرے اور حالانکہ جھوٹا ہو تو مباہلہ کے دن
سے ایک سال پورا اوسپر نہین گذرتا کہ وہ ہلاک ہوجاتا ہے اور واقع ہوا یہ واسطے میرے ساتھ ایک
شخص کے کہ تھا تعصب کرتا واسطے بعض ملحدون کے سو وہ اسکے بعد دو مہینون سے زیادہ نہ ٹھیرا اور
اس مین صلح کرنی ہے ذمی کافرون سے اس چیز پر کہ ارادہ کرے امام قسمون مال کے سے اور جاری
ہوتا ہے بیچ اوسکے بجای مقرر کرنے جزیہ کے اسواسطے کہ ہر ایک دونو مین سے مال ہے جو لیا جاتا ہے
کفار سے بطور ذلت کے ہر برس مین اور اس حدیث مین بھیجنا امام کا ہے مرد عالم امانت دار کو طرف اہل صلح
کی بیچ مصلحت اسلام کے اور اس مین فضیلت ظاہر ہے واسطے ابو عبیدہؓ کے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ
ابْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا
اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ
ابْنَ الْجَرَّاحِ ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نجران والے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو

اونہون نے کہا یعنے بعد انکار کرنے کے مباہلہ سے کہ ہماری ساتھہ کسی مرد امانت دار کو بھیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین بھیجون گا طرف تمہاری مرد امانت دار کو کہ سچ مچ امانت دار ہے تو لوگون نے اسکے واسطے جہانکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا **حَدَّثَنَا** ابو الولید قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور اس امت مین معتمد امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا **ف** وارد کیا ہے بخاری نے اس حدیث کو بعد اسکے واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکی کہ اسکا سبب وہ حدیث ہی جو اس سے پہلے ہے **بَابُ** قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ باب ہی بیان مین قصے عمان اور بحرین کے **ف** عمان ایک شہر کا نام ہے یمن مین اور بحرین عبد القیس کا شہر ہے اور کہا رشاطی نے کہ عمان یمن مین ہے نام رکہا گیا ہے ساتھہ عمان بن سبا کے منسوب ہی طرف اسکی جلندی رئیس اہل عمان کا ذکر کیا ہے وثیمہ نے کہ عمرو بن عاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اسکے پاس گیا جلندی نے اسکی تصدیق کی اور اسکے ہاتھہ پر ایمان لایا اور بعضے کہتے ہین کہ جو عمرو بن عاص کے ہاتھہ پر ایمان لائے تھے وہ جلندی کے دو بیٹے تھے عباد اور جیفر اور تہا یہ بعد خیبر کے ذکر کیا ہے اسکو ابو عمرو نے اور روایت کی ہے طبرانی نے مسور کی حدیث سی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایلچی بادشاہون کی طرف بھیجے پس ذکر کی حدیث اور اس مین ہے کہ بھیجا عمرو بن عاص کو طرف عبا فر اور جیفر کے جو دونو جلندی کے بیٹے ہین جو عمان کا بادشاہ تہا اور اس مین ہے کہ وی سب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سی پہلے پلٹ آئے مگر عمرو اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور عمرو بحرین مین تہا اور اس مین اشعار ہین ساتھہ قریب ہونے عمان کے بحرین سے اور ساتھہ قریب ہونے بھیجنے ایلچیون کے طرف بادشاہون کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے سو شاید تہا وہ بعد جنگ حنین پس تصحیف کیا گیا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے ساتھہ ترجمہ کے طرف اس حدیث کی یعنے حدیث طبرانی کی واسطے قول اسکے کے باب کی حدیث مین پس نہ آیا مال بحرین کا یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور روایت کی ہے احمد نے ابو الولید کے طریق سے کہ ہم مین سے ایک مرد نکلا جسکو بیہرح بن اسد کہا جاتا تہا سو عمرو نے اسکو دیکہا سو کہا کہ تو کن لوگون سے ہے اس نے کہا عمان والون سے وہ اسکو ابو بکر صدیق پاس لے گیا صدیق نے کہا یہ اس زمین سے ہے کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ البتہ مین ایک زمین جانتا ہون کہ اسکو عمان کہا جاتا ہے اسکی ایک طرف دریا بہتا ہے اگر انکے پاس

میرا ایلچی آتا تو نہ اوسکو تیر مارتے اور نہ پتھر (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ قَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجہ کو دونگا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی انجلا بہر بہر کے تین بار دونگا سو بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے سو جب صدیق اکبر کے پاس مال آیا تو اُنہون نے پکارنے والے کو حکم کیا سو اُس نے پکارا کہ جس کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ میرے پاس آکر ظاہر کرے جابرؓ کہتا ہے سو مین صدیقؓ کے پاس آیا اور مینے اسکو خبر دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا تہا کہ اگر بحرین کے ملک سے مال آویگا تو مین تجہ کو دونگا اسطرح اور اسطرح تین بار جابرؓ نے کہا سو صدیقؓ نے مجہ کو دیا یعنے موافق وعدے کے تین بار انجل بہر بہر کر دیا جابرؓ نے کہا سو اسکے بعد مین ابو بکرؓ سے ملا اور مین نے ان سے مال مانگا سو انہون نے مجھکو کچھ نہ دیا پہر مین دوسری بار اسکے پاس آیا سو انہون نے پہر بہی مجھکو کچھ نہ دیا پہر مین تیسری بار انکے پاس آیا سو انہون نے مجہ کو پہر بہی کچھ نہ دیا تو مین نے کہا کہ مینے تمہارے پاس تین بار آکر مال مانگا سو تو مجہ کو کچھ نہین دیا سو یا تو مجہ کو کچھ دو اور یا تو مجہ سے بخل کرتا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کیا تو نے کہا کہ تو مجہ سے بخل کرتا ہے اور کون بیماری زیادہ تر ہلاک کرنے والی ہے بخل سے یہ صدیق نے تین بار فرمایا نہین منع کیا مینے عطا کو تجہ سے کسی بار مگر کہ مین چاہتا تہا کہ تجہ کو دون یعنے میرا

نہ دینا بخل کے سبب سے نہ تھا ولیکن میں تجھ کو خمس سے دیتا ہون کہ وہ میرا حق ہے اور عمرو سے روایت ہے
اس نے روایت کی محمد بن علیؓ سے کہا سنا مینے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ مین ابو بکر صدیقؓ
کے پاس آیا تو صدیقؓ نے مجھ سے کہا کہ دونو ہاتھ بھر کر درہمون کو گن مینے اُنکو گنا سو مین نے اُنکو پانچسو
پایا صدیقؓ نے کہا کہ اتنی دو بار اور گن لے یعنی ہزار درہم **ف** اس حدیث کی شرح کفالہ اور خمس
وغیرہ مین گذر چکی ہے (فتح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچوان حصہ خدا رسول کا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ کا حق ہے **بَابُ** قُدُومِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وَاَهْلِ الْيَمَنِ باب ہے بیان مین
آنے اشعریون کے اور یمن والون کے **ف** یہ عطف عام کا ہے خاص پر یہ اسواسطے کہ اشعری لوگ بھی
یمن والون مین سے ہین اور باوجود اسکے ظاہر ہوا واسطے میرے یہ کہ بیچ مراد کے ساتھ اہل یمن کے
اور خصوصیت ہے اور وہ چیز وہ ہے کہ ذکر کرون گا مین اسکو قصے زید بن نافع بن حمیری کے سے کہ وہ حمیر
کے چند آدمیون مین ایلچی بنکے آیا اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق (فتح) وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ ترجمہ اور کہا ابو موسیٰ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ
میرے ہین اور مین انکا ہون **ف** یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اسکا اول یہ ہے کہ اشعری لوگ جب
لڑائی مین محتاج ہوتے ہین تو جو ان کے پاس ہوتا ہے اسکو جمع کرتے ہین پھر آپس مین برابر بانٹتے ہیو
سو وہ میرے ہین اور مین انکا ہون اور یہ حدیث شرکت مین گذر چکی ہے اور اسکی شرح بھی اسیجگہ گذر چکی
ہے اور مراد ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وے لوگ میرے ہین مبالغہ ہے بیچ متصل ہونے
طریق انکے کے اور اتفاق کرنے ان کے اوپر طاعت کے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ
اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ
عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى
ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ ترجمہ ابو موسیٰ سے
روایت ہے کہ مین اور میرا بھائی یمن سے آئے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ دیکھتے تھے ہم
ابن مسعود کو اور اس کی مان کو مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والون سے بہت داخل ہونے انکے
سے اور لازم پکڑنے انکے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے **تنبیہ**
تھا آنا ابو موسیٰ کا پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فتح خیبر کے جبکہ جعفر بن ابی طالب آئے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس مکے مین آیا ہجرت سے پہلے پھر اس نے حبش کے
ملک کیطرف ہجرت کی پہلی بار پھر دوسری بار جعفر کے ساتھ آیا اور صحیح یہ ہے کہ وہ مدینے کے ارادے

سے کشتی مین سوار ہوا سو آندہی نے اُنکو حبش کے ملک مین ڈالا سو وہ اس جگہہ جعفر کے ساتھہ اکٹھے ہوئے پہر اسکے
ساتھہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بنا بر اسکے یہین ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے اس جگہہ تا کہ جمع
کرے اس چیز کو کہ واقع ہوئی ہے اوپر شرط اسکی کے بعوث اور سرایا اور وفود سے اگرچہ اُنکی تاریخ مختلف
ہو اسیواسطے ذکر کیا ہے اس نے جنگ سیف بحر کا ساتہ ابو عبیدہؓ کے اور وہ مدت فتح مکہ سے پہلے تہا اور
میرا گمان تہا کہ قول اسکا واہل الیمن عطف عام کا خاص پر ہے پہر ظاہر ہوا واسطے میرے کہ اس عام کے واسطے
بہی خصوصیت ہے اور یہ کہ مراد ساتھہ اسکے بعضے یمن والے ہین نہ ساری اور وے ایلچی حمیر کے ہین کہ ایا
ابن عمیر حمیری چند آدمیون کے ساتھہ ایلچی بنکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو انہون نے کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم آپ پاس دین سیکہنے کو آئے ہین اور حاصل اسکا یہ ہے کہ ترجمہ شامل ہے دو
گروہ یہ اور نہین مراد ہے جمع ہونا انکا ایلچی بنکے آنے مین اسواسطے کہ اشعریون کا آنا ابو موسےٰ کے ساتھہ
تہا ساتوین سال مین وقت فتح ہونے خیبر کے اور حمیر کے ایلچیون کا آنا نوین سال مین تہا اور وہ سال
ایلچیون کا ہے اور اسی واسطے جمع ہوئے ساتھہ بنو تمیم کے (فتح) **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا
عبد السلام عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم قال لما قدم ابو موسى اكرم هذا الحى
من جرم وانا لجلوس عنده وهو يتغدى دجاجا وفي القوم رجل جالس فدعاه الى
الغداء فقال انى رايته ياكل شيئا فقذرته فقال هلم فانى رايت النبي صلى الله عليه
وسلم ياكله قال انى حلفت ان لا اكله قال هلم اخبرك عن يمينك انا اتينا النبي صلى
الله عليه وسلم نفر من الاشعريين فاستحملناه فابى ان يحملنا فاستحملناه فحلف ان لا
يحملنا ثم لم يلبث النبي صلى الله عليه وسلم ان اتى بنهب ابل فامر لنا بخمس ذود فلما
قبضناها قلنا تغفلنا النبي صلى الله عليه وسلم يمينه لا نفلح بعدها ابدا فاتيته فقلت
يا رسول الله انك حلفت ان لا تحملنا وقد حملتنا قال اجل ولكن لا احلف على يمين
فارى غيرها خيرا منها الا اتيت الذى هو خير منها **ترجمہ** زہدم سے روایت ہے کہ جب ابو موسےٰ
سردار بنکے کوفہ مین آئے یعنے حضرت عثمانؓ کے زمانے مین تو انہون نے اس جرم کے قبیلے کی تعظیم
کی (اور زہدم بہی جرم سے تہا) اور مین اسکے پاس بیٹہا تہا اور ابو موسےٰ مرغ کا گوشت کہاتے تہے اور
مجلس مین ایک شخص بیٹہا تہا ابو موسےٰ نے اسکو کہانے کی طرف بلایا اس نے کہا کہ مین نے اسکو گندگی
کہاتے دیکہا سو مین نے اسکو مکروہ جانا ابو موسےٰ نے کہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اس
کو کہاتے تہے اس نے کہا مقرر مینے قسم کہائی کہ اسکو نہ کہاؤن گا ابو موسےٰ نے کہا اُٹہہ تجہہ کو خبر

دو ون تیری قسم سے کہ کیا کرنا چاہیے اُس کا بیان یون ہے کہ ہم چند اشعری لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آئے سو ہم نے آپ سے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی
کہ ہمکو سواری نہ دینگے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیر نہ ہوئی کہ آپکے پاس لوٹ کے اونٹ آئے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پانچ اونٹ دینے کا حکم کیا جب ہم نے انکو لے لیا تو ہم نے کہا کہ ہم نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی قسم نہین دلائی اسکے بعد ہمارا کبھی بھلا نہین ہوگا سو مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا مینے کہا یا حضرت آپ نے ہمکو سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی
اور پھر آپ نے ہمکو سواری دی ہے یعنے کیا آپ قسم کو بھول گئے فرمایا ہان مین نے قسم کھائی تھی اور
مین بھولا نہین لیکن مین نہین قسم کھاتا کسی چیز پر پھر اسکے غیر کو اس سے بہتر جانون مگر کرتا ہون
اس چیز کو جو اس سے بہتر ہے یعنے اور کفارہ دیکر قسم کو توڑ ڈالتا ہون **ف** اس حدیث سے اس شخص
کا جواب حاصل ہوا جسنے قسم کھائی تھی کہ مین مرغ کا گوشت نہین کھاؤن گا اور اس حدیث کی شرح کتاب
الاطعمہ مین آویگی انشاء اللہ تعالے **حدثنا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا
بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم بنی
تمیم کے لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کی بشارت
لو اے بنو تمیم تو انہون نے کہا کہ جب آپنے ہمکو بشارت دی تو ہم کو کچھ مال بھی دو حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوا پھر چند لوگ یمن والون سے آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بشارت کو قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہین کیا انہون نے کہا یا حضرت ہم نے بشارت
قبول کی **ف** یہ حدیث پوری کتاب بدء الخلق مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے
کہ یمن کے چند لوگ آئے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو الخ **حدثنی**
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْإِيمَانُ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ

ضرور قسم اور دو جانب ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... سواری ... آپ سے سواری مانگی۔

اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ترجمہ ابن مسعود رضنے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اودہر ہے اور اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور بے رحمی اور سخت دلی اُن لوگون مین ہے جو شور کرنے والے ہین اونٹون کی دم کے پاس جس جگہہ سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین ربیعہ اور مضر کی قوم مین ف مدینہ سے مشرق کی طرف یہ دونو قومین رہتی تہین نہایت سخت لوگ تہے اور مراد شیطان کی دونو سینگ سے اسکے سر کے دونو طرف ہین سو مطلب کہ وہ سورج کے چھپنے کی جگہہ کے مقابل کھڑا ہوتا ہے سوجب سورج چڑہتا ہے تو اسکے دو سینگون مین ہوتا ہے ✣

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن والے آئے ہین ان کے دل کے پردے پتلے ہین اور ان کے دل نرم ہین عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بہی یمنی ہے اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے اور غریبی اور چین بکری والون مین ہے اور کہا سلیمان نے مین نے ذکوان سے سنا یعنے سلیمان کا سماع ذکوان سے ثابت ہو

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور فتنہ فساد ادہر سے ہے یعنے مشرق کی طرف سے اور ادہر سے شیطان کا سینگ یعنے سر کا کنارہ نکلتا ہے

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے تمہارے پاس یمن والے انکے دل نرم ہین اور اُنکے دل کے پردے پتلے ہین فقہ یمن کی ہے اور حکمت بہی یمنی ہے ف یہ جو کہا کہ آئے تمہارے پاس یمن والے تو یہ خطاب اصحاب کے واسطے ہے جو مدینے مین تہے اور یہ جو کہا کہ فتنہ و فساد ادہر سے ہے جہان سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے تو اس کی شرح فتن مین آوے گی انشاءاللہ

تعالی اور باقی مطالب کی شرح بدء الخلق مین گذر چکی ہے اور مین نے وہان اشارہ کر دیا ہے کہ قول حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تمہارے پاس یمن والے آئے رد کرتا ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ مراد
ساتھ قول اسکے اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ انصار لوگ ہین اور سوائے اسکے اور تحقیق ذکر کیا ہے ابن صلاح
نے قول ابی عبید وغیرہ کا کہ معنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ ایمان یمن کا ہے یہ ہین
کہ ایمان کے پیدا ہونے کی جگہہ مکے سے ہے اس واسطے کہ مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے
اور بعضے کہتے ہین کہ مراد مکہ اور مدینہ ہے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام تبوک مین فرمایا
تھا سو یہ نسبت تبوک کے مدینہ یمن کی طرف ہے اور تیسرے معنے یہ ہین کہ مراد ساتھ انکے انصار مین
اسواسطے کہ وے یمنی ہین اصل مین پس نسبت کیا گیا ایمان طرف ان کی واسطے ہونے انکے کے انصار
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ابن صلاح نے اگر حدیث کے لفظون مین غور کرتے تو اس تاویل
کی طرف محتاج نہ ہوتے اسواسطے کہ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اتاکم اہل الیمن خطاب ہے واسطے
لوگون کے اور ان مین سے انصار لوگ ہین پس متعین ہوا کہ جو لوگ آئے تھے وہ انکے غیر ہین کہا
اور معنے حدیث کے وصف کرنی ہے ان لوگون کی جو آئے ساتھ قوت ایمان کے اور کمال اسکی کی
اور نہین ہے کوئی مفہوم واسطے اسکے پھر کہا کہ مراد وے لوگ ہین جو اسوقت موجود ہین ان مین سے
نہ کل یمن والے ہر زمانے مین انتہے اور نہین ہے کوئی مانع یہ کہ ہو مراد ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے الایمان یمان وہ چیز کہ عام تر ہے اس معنے سے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن صلاح اور ابو عبید نے
اور حاصل اسکا یہ ہے کہ قول اسکا یمان شامل ہے ہر شخص کو کہ منسوب ہے طرف یمن کی ساتھ بسنے
اسکے اور ساتھ قبیلے کے لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے وہ شخص ہے جو منسوب ہو ساتھ بسنے
کے بلکہ وہی ہے مشاہد ہر زمانے مین احوال رہنے والون جہت یمن کے سے اور جہت شمال کے سے سو
یمن کیطرف کے لوگ اکثر نرم دل اور نرم بدن ہوتے ہین اور شمال کی طرف کے لوگ اکثر سخت دل اور
سخت بدن ہوتے ہین اور وارد کیا ہے بخاری نے ان حدیثون کو اشعریون کے حق مین اس
واسطے کہ وے یمن والون سے ہین قطعا اور شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف حدیث ابن
عباس کی کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تھے کہ ناگہان کہا اللہ اکبر اذا
جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اور آئے یمن والے انکے دل پاک ہین ان کی بندگی خوب ہے عمدہ ایمان
یمن کا ہے اور فقہ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے روایت کیا ہے اسکو بزار نے اور ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا ظاہر ہوتی ہین تیرے یمن والے جیسے کہ بادل ہین وے سب زمین والون سے بہتر ہین

کہا خطابی نے وے نرم دل اسواسطے ہین کہ فواد دل کا پردہ ہے سو جب پتلا ہوتا ہے تو پہونچ جاتا ہے قول طرف اس چیز کی جو اسکے پیچھے ہے یعنے دل مین اور جب پردہ موٹا ہوتا ہے تو وہ اندر نہین پہنچ سکتا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَیَسْتَطِیْعُ ھٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ اَنْ یَّقْرَءُوْا کَمَا تَقْرَءُ قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بَعْضَھُمْ یَقْرَاُ عَلَیْکَ قَالَ اَجَلْ قَالَ اِقْرَاْ یَا عَلْقَمَۃُ فَقَالَ زَیْدُ ابْنُ حُدَیْرٍ اَخُوْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ اَتَاْمُرُ عَلْقَمَۃَ اَنْ یَّقْرَاَ وَلَیْسَ بِاَقْرَئِنَا قَالَ اَمَا اِنَّکَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُکَ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْمِکَ وَقَوْمِہٖ فَقَرَاْتُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً مِّنْ سُوْرَۃِ مَرْیَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی قَالَ قَدْ اَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَا اَقْرَاُ شَیْئًا اِلَّا وَھُوَ یَقْرَؤُہٗ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی خَبَّابٍ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ اَلَمْ یَاْنِ لِھٰذَا الْخَاتَمِ اَنْ یُّلْقٰی قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَنْ تَرَاہُ عَلَیَّ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَلْقَاہُ رَوَاہُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے کہ ہم ابن مسعود رضی کے ساتھ بیٹھے تھے سو خباب آیا سو اس نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن یہ جوان بھی قرآن پڑھ سکتے ہین جیسے تو پڑھتا ہے ابن مسعود رضی نے کہا کہ خبردار ہو اگر تو چاہے تو میں کسی کو کہتا ہون کہ تیرے آگے قرآن پڑھے اس نے کہا ہان کہا پڑھ اے علقمہ تو زید نے کہا کہ کیا تو علقمہ کو پڑھنے کا حکم کرتا ہے اور حالانکہ وہ ہم سے زیادہ تر قاری نہین ابن مسعود رضی نے کہا خبردار ہو اگر تو چاہے تو مین تجھ کو خبر دون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم اور اسکی قوم کے حق مین فرمایا علقمہ کہتا ہے سو مین نے سورہ مریم کی پچاس آیتین پڑھین کہا عبداللہ بن مسعود رضی نے تو کس طرح دیکھتا ہے یعنے اس نے قرآن کیسا پڑھا اس نے کہا خوب پڑھا ہے کہا عبداللہ نے نہین پڑھتا مین کوئی چیز مگر کہ وہ اسکو پڑھتا ہے پھر اس نے خباب رضی کی طرف پھر کر دیکھا اور اسکے ہاتھ مین سونے کی انگشتری تھی سو کہا کہ کیا اس انگوٹھی کے پھینکنے کا وقت نہین پہونچا خباب رضی نے کہا خبردار ہو مقرر تو آج کے بعد اسکو میرے ہاتھ مین کبھی نہ دیکھے گا سو اس نے اسکو پھینکدیا **ف** یہ جو کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجھکو خبر دون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم اور اسکی قوم کے حق مین فرمایا تو گویا یہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخع پر ثنا کی اسواسطے کہ علقمہ نخعی ہے اور بنی اسد کی مذمت کی اور زیاد اسدی ہے پس اپر ثنا کرنی نخعی پر پس روایت کیا ہے اسکو احمد وغیرہ نے ابن مسعود رضی سے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ نخع کے واسطے دعا کی یا کہا ان کی ثنا کی یہانتک کہ مین نے آرزو کی کہ مین بھی ایک مردان مین سے ہوتا

اور اسپر مذمت کرنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطے بنی اسد کے پس پہلے گذر چکی ہے ابوہریرہ رض کی حدیث ہی کہ قوم جہینہ وغیرہ بہتر ہین قوم بنی اسد سے اور نخعی منسوب ہی طرف نخع کی کہ ایک قبیلہ ہے مشہور یمن مین اور خطاب کیا ابن مسعود نے جناب کو کہ تو کس طرح دیکھتا ہے اسواسطے کہ اول اس نے اس سے سوال کیا تھا اور اوسی نے کہ خوب پڑہا اور یہ جو کہا کہ جو مین پڑہتا ہون سو علقمہ پڑہتا ہے تو اس مین بڑی فضیلت ہی واسطے علقمہ کے اسواسطے کہ ابن مسعود رض نے اسکی گواہی دی کہ وہ قراءت مین اسکے برابر ہے اور اسحدیث مین فضیلت ہی واسطے ابن مسعودؓ کے اور خوبی نرمی اس کے وعظ اور تعلیم مین اور یہ کہ بعضے اصحاب پر بعضے احکام پوشیدہ رہتے تہے پہر جب اسپر تنبیہ کی جاتی تو اسکی طرف رجوع کرتے اور شاید خباب کا اعتقاد یہ تہا کہ مردون کے واسطے سونے کی انگوٹھی پہننی کی نہی واسطے تنزیہ کے ہے سو تنبیہ کی اسکو ابن مسعود رضؓ اسکے حرام ہونے پر تو وہ جلدی اسکی طرف پہرا (فتح) **بَابُ** قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ باب ہی بیان مین قصہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کے **ف** دوس ایک قوم ہے یمن مین طفیل اس قوم مین سے تہا اور طفیل بن عمرو کو لوگ ذوالنور بہی کہتے تہے اسواسطے کہ جب وہ حضرتؐ کے پاس آکر مسلمان ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسکی قوم کی طرف بہیجا تو اس نے عرض کیا کہ میرے واسطے کوئی نشانی مقرر کرین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اسکے واسطے روشنی کر تو اسکی دونو آنکہون کے درمیان نور بلند ہوا تو اس نے کہا کہ اے رب مین ڈرتا ہون کہ کہین یہ مثلہ کے برابر ہے تو وہ پہر کر اسکی کوڑی کی ایک طرف مین جا ٹہیرا اور تہا روشنی کرتا اندہیری رات مین ذکر کیا ہے اسکو ہشام نے درا ن قصے مین اور اس مین ہے کہ اس نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کی سو اسکا باپ مسلمان ہوا اور اسکی ماں مسلمان نہ ہوئی اور تہا ابوہریرہ رض نے اسکا حکم قبول کیا مین کہتا ہون کہ یہ دلالت کرتا ہے اوپر قدیم ہونے اسلام اسکے کے (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ طفیل ابن عمرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ یا حضرتؐ دوس کی قوم ہلاک ہوئی نا فرمان ہوئے اسلام سے انکار کیا سو آپ دعا کیجیے خدا تعالےٰ انکو ہلاک کرے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس لا **ف** حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے جیسے دعا کی تھی اسی کے مطابق واقع ہوا پس ذکر کیا ہے ابن کلبی نے کہ حبیب بن عمرو
ابن حثمہ دوسی دوس کی قوم کا حاکم تھا اور اسیطرح اسکا باپ بھی اسکے پہلے سے اور اسکی عمر تین سو برس
کی تھی اور حبیب کہا کرتا تھا کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ خلق کے واسطے کوئی خالق ہے لیکن میں نہیں
جانتا کہ وہ کون ہے سو جب اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سُنا تو آپ کی طرف نکلا اور اس کے
ساتھ پچہتر مرد تھے اسکی قوم سے سو وہ مسلمان ہوا اور اسکے ساتھی بھی سب مسلمان ہوئے اور ذکر کیا
ہے موسی بن عقبہ نے کہ طفیل صدیق رض کی خلافت میں شہید ہوا اجنادین میں (فتح) حَدَّثَنِیْ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِیْقِ یَا لَیْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَ
عَنَائِهَا عَلٰی اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْکُفْرِ نَجَّتِ وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّیْ فِی الطَّرِیْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُهٗ فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقَالَ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے راہ میں کہا کہ ای
رات فریاد ہے تیری درازی اور رنج سے باوجودیکہ تو نے مجھکو دار الحرب سے نجات دی اور میرا غلام راہ
میں بھاگا سو جب میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی سو
جس حالت میں کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک غلام ظاہر ہوا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رض یہ تیرا غلام ہے تو ابو ہریرہ رض نے کہا کہ وہ خدا
کے واسطے آزاد ہے سو اسکو آزاد کر دیا **ف** اسکی شرح کتاب العتق میں گذر چکی ہے اور مقصود
ابو ہریرہ رض کا سکوت ہے درازی اور رنج شب فراق کی سے اور اس روایت میں ہے کہ میرا غلام بھاگا
اور یہ اُس روایت کی مخالف نہیں جو عتق میں گذر چکی ہے کہ ایک نے اپنے ساتھی کو گم کیا اسواسطے
کہ ابق کی روایت نے گم کرنے کی وجہ کی تفسیر کی اور یہ کہ گم کرنے والے ابو ہریرہ رض تھے برخلاف غلام اسکو
کے اور سا پیر پھر آنا اسکا اور یہ جو کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آیا تو یہ بھی اسکی مخالف
نہیں اسواسطے کہ وہ محمول ہے اس پر کہ اُس نے بھاگنے سے رجوع کیا اور اسلام کی برکت سے اپنے
سردار کی طرف پھر آیا اور احتمال ہے کہ ابق کے معنے یہ ہوں کہ اس نے راہ گم کی پس نہ مخالفت ہوگی
دونوں روایتوں میں (فتح) **بَابُ** قِصَّةِ وَفْدِ طَیٍّ وَحَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ باب
ہے بیان میں قصے ایلچیوں طے کے اور حدیث عدی بن حاتم کی **ف** یعنے ابن عبد اللہ بن

سعد بن حشرج بن امرئ القیس بن عدی طائی منسوب طرف طی بن ادد بن یشجب بن عریب بن زید
بن کہلان بن سبا کے کہتے ہین اسکا نام جلہمہ تہا پس نام رکہا گیا طے اس واسطے کہ اول اسی نے کوئین
کو گول کیا تہا اور احمد نے اسکے اول مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ مین عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس اپنی
قوم کے چند لوگون کے ساتھ آیا تو وہ مجہ سے منہ پہیرنے لگے تو مین نے سامنے ہوکر اس سے کہا کہ کیا
تو مجہکو پہچانتا ہے پس ذکر کی حدیث مثل بخاری اور مسلم کے (فتح) **حدثنا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ اَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُ يَا اَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلٰى اَسْلَمْتَ اِذْ كَفَرُوا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ
اِذْ اَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا اُبَالِي اِذًا **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ہم ایلچیون مین
عمر فاروق کے پاس آئے یعنے انکی خلافت مین سو عمر نے ایک ایک مرد کو بلانا شروع کیا اور ان کا
نام لیا یعنے پہلے اس سے کہ ان کو بلاوین تو مین نے کہا اے امیر المؤمنین کیا تم مجہ کو نہین پہچانتے
عمر نے کہا کیون نہین تو مسلمان ہوا جب وے کافر ہوئے اور تو حاضر ہوا جب انہون نے اسلام
کو پیٹہ دی اور تو نے عہد پورا کیا جبکہ انہون نے دغا کیا اور تو نے اسلام کی حقانیت پہچانی جب
کہ انہون نے انکار کیا تو عدی نے کہا سو اسوقت مجہ کو کچہ پرواہ نہین یعنے جبکہ تو میرا قدر پہچانتا
ہے تو مین نہین پرواہ کرتا جبکہ تو نے میرے غیر کو مجہ پر مقدم کیا **ف** یہ جو کہا کہ تم تو مسلمان
ہوا جبکہ وے کافر ہوئے الخ تو اشارہ کیا عمر نے ساتھ اسکے اوپر وفا کرنے عدی کے ساتھ اسلام
کے اور صدقہ کے بعد فوت ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کہ اس نے اپنے تابعدارون کو
مرتد ہونے سے منع کیا اور یہ مشہور ہے نزدیک اہل علم بالفتوح کے اور روایت کی ہے احمد نے بیچ
سبب اسلام عدی کے کہ اس نے کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مین نے اس
کو برا جانا تو مین چلا نہایت پہلی طرف زمین کے جو روم سے لگتی ہے پہر مین نے وہان ٹہیرنے کو
برا جانا میننے کہا اگر مین اسکے پاس جاؤن سو اگر وہ جہوٹا ہوگا تو مجہپر پوشیدہ نہ رہیگا سو مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہوجا دونوجہان مین سلامت
رہیگا میننے کہا میرا ایک دین ہے اور وہ تہا نصرانی پس ذکر کیا مسلمان ہونا اس کا اور روایت
کی ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مسجد مین تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عدی بن حاتم ہے اور حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم اس سے پہلے کہتے تہے کہ مین امید رکہتا ہون یہ کہ اللہ اسکے ہاتہ [illegible] میرے ہاتہ مین فی الی (فتح) الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ پارہ ہفدہم صحیح بخاری کا تمام ہوا وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

تمت

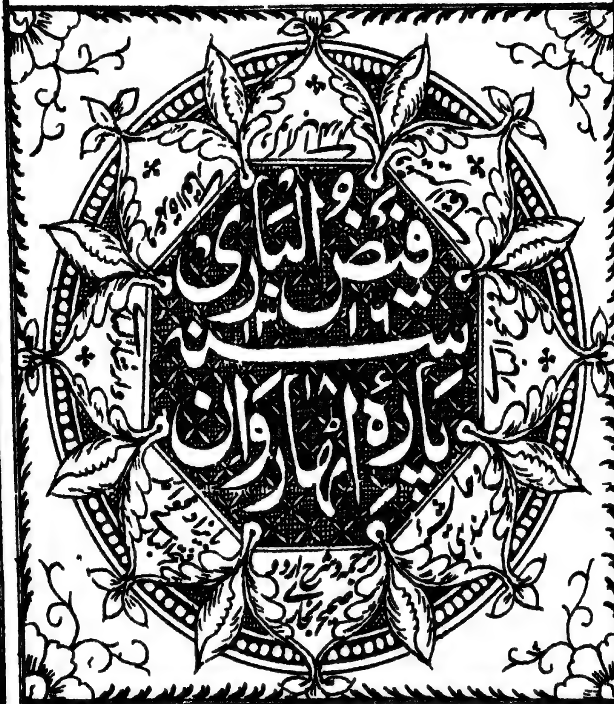
فہرست ابواب پارہ سترہوان فیض الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح البخاری علیہ رحمۃ الباری

تمت

بحمد اللہ کہ تمام ہوا پارہ سترہوان بسعی خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ورزقہ اللہ ایمانا کاملا ورزقا واسعا باہتمام اوستاد محمد دتو سلمہ ربہ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

تصنیف فاضل زمن مولانا محمد ابو الحسن مد ظلہ نسخہ اصح کتاب با اسناد و اعراب ملقب بفخر الجاری مسمی بہ



بہ حسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ و رزقہ اللہ تعالیٰ ایمانا کاملا

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ طبع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ باب ہے بیان مین حجۃ الوداع کے **ف** ذکر کیا ہے جابرؓ نے اپنی حدیث دراز مین حجۃ الوداع کی صفت مین جیسی کہ روایت کیا ہے اسکو مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو سال ٹہیرے یعنے جب ہجرت کر کے مدینے مین آئے حج نہ کیا پہر پکارا گیا لوگون مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کا ارادہ رکہتے ہین سو یہہ خبر سنکے بہت لوگ مدینے مین آئے سب یہی چاہتے تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرین (آخر تک) اور ترمذی مین جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کرنے سے پہلے تین حج کیے اور ابن عباسؓ سے بہی اسی طرح روایت آئی ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ اور حاکم نے مین کہتا ہون یہہ مبنی ہے اوپر عدد وفود انصار کے طرف گہاٹی کے جو منا مین ہے بعد حج کے اسواسطے کہ وے تین بار مکے مین آئے پہلی بار آپس مین وعدہ کیا پہر دوسری بار آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت اولی کی پہر تیسری بار آئے تو بیعت ثانی کی جیسے کہ پہلے گذر چکا ہے بیان اسکا اول ہجرت مین اور اس سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اس سے کوئی حج نہین کیا تہا اور تحقیق روایت کی ہے حاکم نے ثوری سے کہ حضرت صلعم نے ہجرت سے پہلے کئی حج کیے اور ابن جوزی نے کہا کہ انکی گنتی معلوم نہین اور کہا ابن اثیر نے نہایہ مین کہ حضرت صلعم ہجرت سے پہلے ہر سال حج کیا کرتے تہے اور ابن عباس کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلعم پچیسوین ذیقعد کو مدینے سے نکلے اور روایت کیا ہے اسکو بخاری نے حج مین اور مسلم نے عائشہؓ کی حدیث سے مانند اسکے اور جزم کیا ہے ابن حزم نے کہ حضرت صلعم جمعرات کے دن مدینے سے نکلے اور اسمین نظر ہے کہ ذی حجہ کا پہلا دن قطعًا جمعرات کا دن تہا واسطے کہ ثابت ہو چکا ہے تواتر سے کہ حضرت کا وقوف عرفہ مین جمعہ کے دن تہا پس متعین ہوا کہ مہینے کا پہلا دن خمیس تہا پس نہین صحیح ہے کہ نکلنا حضرت صلعم کا

دن معرات کے بلکہ ظاہر حدیث کا یہہ ہے کہ ہو دن جمعہ کا لیکن ثابت ہو چکا ہے بخاری اور مسلم مین انس رض سے کہ ہمنے ظہر کی نماز حضرت صلعم کے ساتھہ مدینے مین چار رکعتین پڑہین اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ مین دو رکعتین پڑہین پس دلالت کی اس نے کہ حضرت صلعم کا نکلنا جمعہ کے دن نہ تہا پس نہ باقی رہا مگر یہہ کہ نکلنا آپکا دن ہفتہ کے اور جو کہتا ہے کہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تہے سو اسکا قول محمول ہے اسپر کہ اگر مہینہ تیس دن کا ہو سو اتفاقًا وہ مہینہ انتیس دن کا ہوا سو پچھہ کا پہلا دن خمیس کا دن ہوگا بعد گذرنے چار راتکے نہ پانچ کے اور ساتھہ اسکے حاصل ہوگی تطبیق حدیثون مین (فتح) پہر بخاری نے اس باب مین سترہ حدیثین ذکر کی ہین اُن مین سے اکثر کی شرح حج مین گذر چکی ہے اور عنقریب بیان کرونگا مین اسکو ساتھہ زیادہ فائدون کے (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا جَمِیْعًا فَقَدِمْتُ مَعَہٗ مَکَّۃَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَشَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَۃَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَیْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَھَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حجۃ الوداع مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ نکلے سو ہمنے عمرے کا احرام باندہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے ساتہہ قربانی ہو تو چاہیے کہ حج اور عمرے دونو کا احرام باندہے پہر نہ حلال ہووے یہانتک کہ دونون سے یکبارگی حلال ہو سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ مکے مین آئی اور مجکو حیض آتا تہا اور نہ مین نے خانے کعبے کا طواف کیا اور نہ صفا اور مروہ کی سعی کی سو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی یعنے اپنے حال کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈال اور کنگہی کر اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چہوڑ دے سو جب ہمنے حج ادا کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو عبدالرحمن یعنے میرے بہائی کے ساتہہ تنعیم کیطرف بہیجا تو مین نے وہان سے عمرے کا احرام باندہکر عمرہ ادا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بدلے عمرے تیرے کے ہی کہ تو نے چہوڑا تہا عائشہ رض نے کہا سو جنہون نے عمرے کا احرام باندہا تہا انہون نے خانے کعبے کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پہر حلال ہوئے احرام سے پہر منا سے پہرنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور لیکن جنہون نے حج اور عمرے دونون کا احرام باندہا تہا سو انہون نے ایک ہی طواف کیا **ف** اس حدیث کی

شرح کتاب الحج مین گذر چکی حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا ابن جریج
قال حدثنی عطاء عن ابن عباس اذا طاف بالبیت فقد حل قلت من این قال هذا ابن عباس
قال من قول الله تعالى ثم محلها الى البيت العتيق ومن امر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه ان
يحلوا في حجة الوداع قلت انما كان ذلك بعد المعرف قال كان ابن عباس يراه قبل وبعد
ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حاجی نے کعبے کا طواف کرے یعنے جسنے مطلق عمرے کا احرام باندھا برابر ہے
کہ قارن ہو یا متمتع تو البتہ احرام سے حلال ہو جاتا ہے ابن جریج راوی کہتا ہے مین نے عطاء سے کہا کہ ابن عباسؓ
نے یہ کس جگہہ سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے عطاء نے کہا اس آیت کی دلیل سے کہ پھر جگہہ حلال ہونے اسکے کی خانے
کعبے کیطرف ہے اور حکم کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے اپنے اصحاب کو یہہ کہ حلال ہون حجۃ الوداع مین مینے کہا
کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ یہ وقوف عرفہ کے بعد تہا کہا آخر ابن عباس اعتقاد کرتے تہے کہ وقوف عرفات سے پہلے احرام
اتارنا بہی درست ہو اور پیچھے بہی درست ہے **ف** اور یہہ مذہب مشہور ہے ابن عباسؓ کا اور اسکی بحث حج مین گذر
چکی ہے حدثنی بیان قال حدثنا النضر قال اخبرنا شعبة عن قيس قال سمعت طارقا عن
ابي موسى الاشعري قال قدمت على النبي صلى الله عليه وسلم بالبطحاء فقال أحججت قلت نعم قال
كيف اهللت قلت لبيك باهلال كاهلال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طف بالبيت
وبالصفا والمروة ثم حل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة وأتيت امرأة من قيس ففلت
رأسي ترجمہ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بطحا مین آیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے حج کا احرام باندہا مین نے کہا ہان فرمایا کہ تو نے کسطرح احرام باندہا اسنے کہا یہہ کہکے
مین حاضر ہون خدمت مین ساتھہ احرام کے مانند احرام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کے گرد گہوم اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ پہر احرام اوتار ڈال سو مین نے خانے
کعبے کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی پہر مین قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا سو اسنے میرے سر کو کنگہی کی
اور میری جوئین نکالین **ف** اسحدیث کی شرح بہی حج مین گذر چکی ہے حدثني ابراهيم بن المنذر
قال اخبرنا انس بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر اخبره ان حفصة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم امر ازواجه ان يحللن
عام حجة الوداع فقالت حفصة فما يمنعك فقال لبدت رأسي وقلدت هديي فلست احل
حتى انحر هديي ترجمہ حضرت حفصہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اپنی بی بیون کو حکم کیا کہ احرام اتار ڈالین حفصہؓ نے کہا سو آپکو احرام اتارنے سے کیا

مانع ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین نے گوندو غیرہ سے اپنے سر کے بال جمائے اور اپنی قربانی کے گلے
مین جوتیون کا ہار ڈالا سو مین حلال نہین ہونگا یہانتک کہ اپنی قربانی ذبح کرون **ف** اسکی شرح بہی حج مین گذر چکی
ہے حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِىْ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ
يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک
عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجۃ الوداع مین فتوے پوچھا اور حالانکہ فضل عباسؓ کے بیٹے حضرت صلعم
کے پیچھے سوار تھے سو اسنے کہا کہ یا حضرتؐ مقرر خداؐ کے فرض نے کہ اسکی بندونپر ہے حج کے امر مین پایا ہے میرا باپ بہاری عمر
کا بڑا بوڑہا ہے یعنے وہ بڑہاپے مین مسلمان ہوا سواری پر ٹھہر نہین سکتا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اسکی طرف سے حج کرون
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان کفایت کرتا ہے **ف** اسکی شرح بہی حج مین گذر چکی ہے اور
وارد کیا ہے اسکو اسجگہہ واسطے تصریح کرنے راوی کے کہ یہ واقع حجۃ الوداع مین ہی تہا حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى اَنَاخَ
عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ
فَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ اَيْنَ صَلّٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ
اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَ
اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ
صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فتح مکہ کے سال سامنے آئے اور حالانکہ اسامہ کو اپنی اونٹنی قصوی پر اپنے پیچہے چڑہائے ہوئے تہے اور آپکے ساتہہ
بلال اور عثمان تہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے نزدیک اونٹنی بٹھلائی پہر عثمانؓ سے فرمایا
کہ کعبے کی کنجی ہمارے پاس لا یعنے سو وہ کنجی لایا اور آپکے واسطے کعبے کا دروازہ کہولا گیا سو حضرتؐ اور اسامہ اور بلال
اور عثمانؓ کعبے کے اندر داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کیا سو بہت دیر اسکے اندر ٹہیرے پہر باہر تشریف لائے

سو لوگ اندر داخل ہونیکے واسطے جھپٹے سو مین انسے پہلے داخل ہوا تو مین نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑے پایا سو مین نے اس سے کہا کہ حضرت صلعم نے کہان نماز پڑہی اُسنے کہا کہ ان دو اگلے ستونون کے درمیان اور خانہ کعبہ چھ ستونون پر تہا دو صف اگلی سطر سے دو ستونون کے درمیان نماز پڑہی اور کعبے کے دروازے کو اپنی پیٹھ پیچھے کیا اور سامنے ہوے اپنے منہ سے اس جگہہ کو کہ تیری سامنے ہوتی ہے جبکہ تو کعبے کے اندر داخل ہو یعنی نماز پڑہی درمیان اس جگہہ کے کہ تیرے سامنے ہوتی ہے اور درمیان دیوار کے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور بلال سے یہ بات پوچہنی بہول گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی رکعتین پڑہین اور جس جگہہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی اُسکے پاس سرخ پتہر ہے **ف** اس حدیث کی شرح بھی حج مین گذر چکی ہے اور مرمر ایک قسم کا پتہر ہوتا ہے نفیس اور یہ حضرت صلعم کے زمانے مین تہا پہر حضرت صلعم کے بعد ابن زبیر کے زمانے مین کعبے کی بنا بدلی گئی اور مناسبت اس حدیث کی ساتھہ باب حجۃ الوداع کے ظاہر نہین اسواسطے کہ یہ حدیث تصریح ہے کہ یہ قصہ فتح مکہ کے سال تہا اور مکہ کا فتح ہونا آٹھوین سال تہا اور حجۃ الوداع دسوین سال تہا اور اسباب کی سب حدیثون مین تصریح ہے ساتہہ حجۃ الوداع کے اور ساتہہ حجۃ النبی کے اور وہ حجۃ الوداع ہے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صفیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کو حجۃ الوداع مین حیض ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ ہمکو روکنے والی ہے یعنی کوچ سے سو مین نے کہا یا حضرت صلعم مقرر اُسنے طواف زیارت کر لیا ہے اور خانے کعبے کے گرد گہوم لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس چاہیے کہ چلے یعنے مدینے کو **ف** اس حدیث کی شرح بھی حج مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

الْعَيْنِ الْيُمْنٰى

رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم آپس مین حجۃ الوداع کی گفتگو کرتے تھے اور حالانکہ حضرتؐ ہمارے درمیان تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ حجۃ الوداع کے کیا معنے ہین اور اسکو حجۃ الوداع کن معنون سے کہا گیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی حمد کی اور تعریف کی پہر مسیح دجال کا ذکر کیا سو اسکا حال بہت لمبا بیان کیا اور فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بہیجا مگر کہ اُس نے امت کو ڈرایا یعنے دجال سے ڈرایا اُس سے نوح ؑ نے اپنی قوم کو اور پیغمبرون نے کہ انکے بعد تہے اور یہ کہ وہ تم مین نکلے گا سو اگر اُسکا حال تمپر پوشیدہ ہے تو نہین پوشیدہ تمپر یہ کہ مقرر تمہارا رب کانا نہین اور مقرر دجال داہنی آنکہہ کا کانا ہے اُسکی کانی آنکہہ جیسے پہولا انگور خبردار ہو مقرر خدا نے حرام کیے تمپر تمہارے خون اور مال جیسی اس تمہارے دنکو حرمت ہے اس تمہارے شہر مین اس تمہاری مہینے مین یعنی مکے مین اور ذی حجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہے اس مین لڑائی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان سے مارنا اور مال چھیننا درست نہین فرمایا خبردار ہو کیا مین نے تمکو خدا کا پیغام پہونچایا لوگون نے کہا ہان فرمایا الٰہی گواہ رہیو یہ آپ نے تین بار فرمایا تم کو خرابی نظر کرو میرے پیچہے پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین ... مارین

ف یہ جو کہا کہ ہم نہین جانتے تہے کہ حجۃ الوداع کے کیا معنے ہین تو گویا کہ وہ ایک چیز ہے کہ ذکر کیا اسکو حضرتؐ نے سو صحابہ نے اُسکے ساتہہ گفتگو کی اور نہ سمجہا انہون نے کہ مراد ساتہہ وداع کے وداع ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے بعد تہوڑے دنون مین انتقال فرمایا تو اسوقت انہون نے حجۃ الوداع کا مطلب سمجہا اور البتہ واقع ہوا ہے حج مین منا کے خطبے کے بیان مین ابن عمرؓ سے اس حدیث مین کہ حضرتؐ نے لوگون کو وداع کیا اور مین نے وہان بیان کیا ہے جو واقع ہوا ہے نزدیک بیہقی کے کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی بیچ درمیان دنون تشریق کے سو حضرتؐ نے پہچانا کہ وہ وداع ہے یعنی دنیا سے پس سوار ہوئے اور لوگون کو جمع کیا پس ذکر کیا خطبے کو اور یہ جو کہا کہ حمد اور تعریف کی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ سب خطبہ حجۃ الوداع مین تہا اور البتہ ذکر کیا ہے خطبے کو حجۃ الوداع مین ایک جماعت اصحاب نے اُن مین سے کسی نے دجال کا ذکر نہین کیا مگر ابن عمرؓ نے بلکہ انتصار کیا ہے تمام نے اوپر حدیث ان اموالکم علیکم حرام الحدیث (رفع) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى ترجمہ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس جنگ کیے اور یہ کہ آپ نے ہجرت کے بعد فقط ایک حج کیا یعنے حجۃ الوداع اسکے بعد کوئی حج نہین کیا کہا ابو اسحٰق نے اور دوسرا مکے مین ہے ف اس حدیث کی شرح

ہجرت کے بیان مین گذر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا یعنے حجۃ الوداع اسکے بعد کوئی حج نہین کیا یعنے اور اس سے پہلے کوئی حج کیا مگر یہ کہ ارادہ کیا جاوے نفی حج اصغر کا اور وہ عمرہ ہے پس نہین صحیح ہے یہ نفی اس واسطے کہ عمرہ کیا ہے آپ نے پہلے اس سے قطعًا اور یہ جو کہا کہ کہا ابو اسحق نے اور مکے مین دوسرا تو یہہ موصول ہے ساتھ اسناد مذکور کے اور غرض ابو اسحق کی یہہ ہے کہ جو کہا کہ آپ نے ہجرت سے پہلے حج کیا تھا لیکن اقتصار کرنا اپنے قول اخرے پر وہم پیدا کرتا ہے کہ حضرت صلعم نے ہجرت سے پہلے صرف ایک ہی حج کیا اور کوئی نہین کیا اور حالانکہ اسطرح نہین بلکہ حضرت ؐ نے ہجرت سے پہلے کئی بار حج کیا بلکہ جسمین کچھ شک نہین یہ ہے کہ حضرت صلعم ہجرت سے پہلے جتنی مدت مکے مین رہے آپ نے کبھی کوئی حج نہین چھوڑا اسواسطے کہ کفار قریش کفر کیحالت مین کوئی حج نہین چھوڑتے تھے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ فقط وہ شخص ان مین سے اس سے باز رہتا تھا جو مکے مین نہ ہوتا یا اسکو ضعف مانع ہوتا اور جبکہ وے بیدین ہونے کی حالت مین حج کے قائم رکھنے پر حرص کرتے تھے اور اسکو اپنا فخر جانتے تھے جسکے ساتھ وہ سب عرب کے مختار تھے تو کسطرح گمان کیا جاویگا ساتھ حضرت صلعم کے کہ آپ حج نہین کرتے تھے اور البتہ ثابت ہو چکا ہے جبیر بن مطعم کی حدیث سے کہ اسنے حضرت صلعم کو کفر کے زمانے مین دیکھا کہ آپ عرفات مین کھڑے تھے یعنے موسم مین اور یہ خدا کی توفیق سے ہے واسطے آپکے اور ثابت ہو چکی ہے دعوت کرنی آپکی عرب کی قومون کو طرف اسلام کے منا مین تین سال پے درپے جیسا کہ بیان کیا ہے مین نے اسکو بیچ باب ہجرت کے (فتح) **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن علی بن مدرک عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع لجریر استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **ترجمہ** جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جریر سے فرمایا کہ لوگون سے کہہ چپ رہین سو فرمایا میرے پیچھے پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم لوگ بعضے بعضون کی گردن مارین **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اوپر وہم کرنے اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ اسلام جریر کا حضرت صلعم کی وفات سے چالیس دن پہلے تھا اسواسطے کہ حجۃ الوداع حضرت صلعم کی وفات سے پہلے اسّی دن سے زیادہ تھا اور البتہ ذکر کیا ہے جریر نے کہ اسنے حجۃ الوداع مین حضرت صلعم کے ساتھ حج کیا (فتح) **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوہاب قال حدثنا ایوب عن محمد عن ابن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلث متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان ای شہر ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذو الحجۃ قلنا بلی قال فای بلد ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا

أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ
مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اسدن تھا جبکہ خدا نے
زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اُن میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی اُن میں لڑنا بھڑنا درست نہیں
تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور
شعبان کے بیچ میں ہے فرمایا یہ کون مہینا ہے ہمنے کہا خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے سو آپ چپ رہے یہانتک
کہ ہمنے گمان کیا کہ اسکے پہلے نام کے سوائے کوئی اور نام اسکا رکھینگے فرمایا کیا ذی حجہ نہیں ہمنے کہا
کیوں نہیں فرمایا یہ کون شہر ہے ہمنے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے سو آپ چپ رہے یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ اسکے پہلے نام کے سوائے کوئی اور نام اسکا رکھینگے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہمنے کہا کیوں نہیں فرمایا یہ
کون دن ہے ہمنے کہا خدا اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں سو چپ رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ اسکے پہلے نام
کے سوا کوئی اور نام اسکا رکھینگے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہمنے کہا کیوں نہیں فرمایا سو البتہ تمہارے
خون و مال اور آبروئیں تمپر حرام ہیں جیسی اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہاری بستی میں اس تمہارے مہینے
میں اور عنقریب تم اپنے رب کو لوگے یعنے قیامت میں سو تمہارے عمل تمسے پوچھے گا سو میرے بعد پلٹ کر
گمراہ نہ ہو جاؤ کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں مارنے لگیں خبردار ہو جائیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہیں وے
غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں سو شاید کہ بعضا شخص جسکو حکم پہنچایا گیا زیادہ تر یاد رکھنے والا ہو بعض سننے
والے سے سو محمد بن سیرین جب اسکو ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر
فرمایا خبردار ہو کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا دو بار فرمایا **ف** یہ جو فرمایا کہ ان میں سے چار مہینے حرام ہیں سو ان چار
مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا
تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم رکھتے اسی طرح ان بدبختوں نے مہینوں کو
الٹ پلٹ کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت صلعم نے حجۃ الوداع کیا تو ذیحجہ کا
مہینا دونوں حساب سے ٹھیک پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت صلعم نے حج کے موسم

مین ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کہا کر پہر اصل حساب پر ٹہیک ہو گیا ہے اب کوئی
اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تہا وے رجب کے مہینے کو بہت مانتے تہے اسواسطے رجب کو انکی
طرف نسبت کیا اور یہ جو آیت مین ہے منہا اربعۃ حرم تو بعض کہتے ہین کہ حکمت بیچ ٹہیرانے محرم کے اول سال
کا یہہ ہے کہ حاصل ہو ابتدا ساتہہ مہینے حرام کے اور ختم ہو ساتہہ مہینے حرام کے اور سال کے بیچمین بہی حرام کا
مہینا ہو اور وہ رجب ہے اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ سال کے اخیر مین حرام کے دو مہینے پے درپے آتے ہین
واسطے ارادے فضیلت دینے خاتمہ کے اور عملون کا اعتبار خاتمہ پر ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْيَهُودِ
قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ فَقَالُوا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ چند یہودیون نے کہا کہ اگر یہ آیت
ہمارے درمیان اترتی تو ہم اسدن کو عید ٹہیراتے تو عمر فاروق رضنے کہا کہ وہ کونسی آیت ہے اونہون نے کہا یہ
آیت کہ آج کامل کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کین تمپر اپنی نعمتین سو عمر فاروق رضنے کہا کہ البتہ
مین جانتا ہون جس جگہہ یہ آیت اتری یہہ آیت اتری اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات مین کہڑے
تہے یعنے عرفے کے دن کہ وہ ہماری عید کا دن ہے **ف** باب الایمان مین یہہ حدیث اس لفظ سے گذر
چکی ہے کہ ایک مرد یہودی نے کہا اور مین نے وہان بیان کیا کہ مراد ساتہہ اسکے کعب احبار ہے اور اسمین اشکال
ہے اس جہت سے کہ وہ مسلمان ہو چکا تہا اور جائز ہے کہ اوسنے مسلمان ہونے سے پہلے پوچہا ہو اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ مسلمان ہوا ابین مین علی مرتضی رضکے ہاتہہ پر حضرت ص کی زندگی مین پس اگر یہہ ثابت ہو تو احتمال ہے
کہ جن یہودیون نے سوال کیا تہا وے کعب کے ساتہہ سوال پر جمع ہوئے ہون اور سوال اسکا خود کعب نے کیا ہو پس جمع ہوگئے
سب روایتین اور باقی شرح اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے **ف** کامل کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا
ساتہہ اس طور کے کہ مین نے کفایت کی تمکو تمہارے دشمن سے اور غالب کیا تمکو اوپر اوسکے جیسے کہ بادشاہ کہتے
ہین کہ آج ہمارا ملک ہمارے واسطے کامل ہوا یعنے کفایت کیے گئے ہم اس شخص سے جس سے ہم ڈرتے تہے یا کامل کی مین نے
واسطے تمہارے وہ چیز جسکی تمکو حاجت ہے اپنی تکلیف مین تعلیم حلال اور حرام سے اور واقف کرنے سے اوپر احکام
اسلام کے اور قوانین قیاس کے (ق) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا
مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ مِثْلَهٗ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کو نکلے سو ہم میں سے بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا احرام باندھا سو جن لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا سو حلال ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن ہوا یعنے دسویں ذی حجہ کو انہوں نے احرام اتارا اور دوسری روایت میں مالک سے اتنا زیادہ ہے کہ ہم حضرت صلعم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے اور تیسری روایت میں بھی مالک سے اسی طرح ہے **ف** یعنی غرض یہ ہے کہ بخاری نے اس حدیث کو مالک سے تین طریقوں کے دو طریقوں میں۔ ان سے حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔ اور یہی مقصود ہے ترجمہ باب سے۔ فتح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِي امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں میری خبر پوچھنے کو تشریف لائے ایک بیماری سے جس سے میں قریب الموت ہوا سو میں نے کہا یا حضرت صلعم بیماری سے جو نوبت پہنچی آپ دیکھتے ہیں اور میرا مال ہے اور میری ایک بیٹی ہے اس کے سوائے کوئی میرا وارث نہیں سو کیا میں دو تہائی مال خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پھر میں نے کہا کہ آدھا مال خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ

خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے واسطے اسکا مزدور ثواب پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی جورو کی منہ مین دیوے گا یعنے اسکا بھی ثواب تجھکو ملیگا مین کہا یارسول اللہ کیا مین اپنے یارون سے پیچھے چھوڑا جاؤنگا فرمایا تو ہرگز پیچھے نہ چھوڑا جاویگا پس تو کوئی ایسا عمل نہ کریگا جس سے اللہ کی رضا چاہتا ہو مگر اسکے سبب تیرا درجہ بلندی زیادہ ہوگا اور شاید کہ تو پیچھے چھوڑا جاوے گا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھہ سے اور لوگ الٰہی جاری اور قائم رکھہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے واسطے غمناک ہوئے پر کہ پھر سکے مین کہ مرا یعنے واسطے مرنے اسکے کے اس زمین مین جس سے ہجرت کی **ف** پہلے گذر چکی ہے شرح اسکی وصایا مین اور تقریر واقع ہونے اسکی حجۃ الوداع مین اور بیان توجیہ اس شخص کا جو کہتا ہے یہ واقع حجۃ الوداع مین تہا اور وجہ تطبیق کی درمیان دونون روایتون کے جسکے دوہرانے کی حاجت نہین (فتح)

حدثنی ابراھیم بن المنذر قال حدثنا ابو ضمرۃ قال حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اپنا سر منڈایا **حدثنا** عبید اللہ بن سعید قال حدثنا محمد بن بکر قال حدثنا ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع اخبرہ ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ حلق فی حجۃ الوداع واناس من اصحابہ وقصر بعضھم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ سر منڈایا حضرت صلعم نے حجۃ الوداع مین اور آپکے چند اصحاب نے اور بعضون نے بال کتروائے **ف** اسکی شرح حج مین گذر چکی ہے **حدثنا** یحیی بن قزعۃ قال حدثنا مالک عن ابن شھاب ح وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شھاب قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ انہ اقبل یسیر علی حمار ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم بمنی فی حجۃ الوداع یصلی بالناس فسار الحمار بین یدی بعض الصف ثم نزل عنہ فصف مع الناس **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ وے سامنے آئے گدھے پر سوار اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منا مین کہڑے لوگون کو نماز پڑھاتے تھے حجۃ الوداع کے دن سو گدھا کچھ صف کے آگے چلا پھر ابن عباس رضہ اس سے اترے اور لوگون کے ساتھ صف مین کہڑے ہوئے **ف** اسکی شرح نماز کے بیان مین گذر چکی ہے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن ھشام قال حدثنی ابی قال سئل اسامۃ وانا شاھد عن سیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ فقال العنق فاذا وجد فجوۃ نص **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے اسنے روایت کی اپنے باپ عروہ سے کہا پوچھے گئے اسامہ اور مین موجود تھا

یعنی بہت گروہ اور ضرر پاوینگے تجھ سے دوسرے لوگ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسطرح چلتے تھے حجۃ الوداع مین یعنے کسطرح چلتے تھے اُسنے کہا کہ میانہ چال چلتے تھے اور جب خالی جگہہ پاتے تھے تو بہت جلد چلتے تھے **ف** اسحدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

ترجمہ ابو ایوب رض سے روایت ہے کہ اُسنے حجۃ الوداع مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ مغرب اور عشا جمع کرکے پڑہی **ف** اسکی شرح بھی حج مین گذر چکی ہے

باب غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

یہ باب ہے بیان مین جنگ تبوک کے اور وہ جنگ عسرت کا ہے **ف** وارد کیا ہے بخاری نے اس باب کو بعد ترجمہ حجۃ الوداع کے اور یہ خطا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہہ ناقلون کی غلطی سے ہے اسواسطے کہ جنگ تبوک رجب کے مہینے مین تہا نوین سال پہلے حجۃ الوداع سے بالاتفاق اور تبوک ایک جگہہ ہے مشہور اور وہ اس راہ کی نصف پر واقع ہے جو مدینے سے دمشق کو جاتی ہے اور کہتے ہین کہ مدینے سے چودہ منزل ہے اور یہ جو کہا کہ وہ جنگ عسرت کا ہے اور باب کی پہلی حدیث مین قول ابو موسے کا ہے فی جیش العسرۃ اور یہہ ماخوذ ہے اس آیت سے الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ یعنے جو لوگ تابع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تنگی کی ساعت مین اور مراد اُس سے جنگ تبوک ہے اور ابن عباس کی حدیث مین ہے کہ کسی نے عمر رض سے کہا کہ ہمکو تنگی کی ساعت کا حال بتلاؤ کہا ہم تبوک کیطرف نکلے سخت قحط مین سو ہمکو پیاس پہنچی روایت کیا ہے اسکو ابن خزیمہ نے اور عبد الرزاق کی تفسیر مین ابن عقیل سے روایت ہے کہ نکلے سخت گرمی مین اور سواریان کم تہین سو لوگ پیاس کے مارے اونٹ ذبح کرتے تھے اور اسکی اوجہری مین جو پانی ہوتا اسکو پیتے تھے پس تہی یہ تنگی پانی کی اور سواریون مین اور خرچ مین پس نام کہا گیا جنگ تنگی کا اور واقع ہوا ہے نام رکہنا اسکا ساتھہ تبوک کے صحیح حدیثون مین اُن مین سے ایک حدیث مسلم کی ہے کہ عنقریب تم تبوک کے چشمے پر پہونچوگے روایت کیا ہے اسکو احمد اور بزار نے حذیفہ رض سے اور بعضے کہتے ہین کہ نام رکہا گیا اسکا تبوک واسطے فرمانے حضرت صلعم کے دو مردون کو جو چشمے کیطرف آگے بڑہ گئے تھے مازلتما تبوکانہا منذ الیوم - یعنے ہمیشہ تم اسکو کہودتے رہوگے آج سے کہا ابن قتیبہ نے پس اسی سبب سے نام رکہا گیا چشمے کا تبوک اور بوک مانند کہودنے کے ہے اور حدیث مذکور نزدیک مالک اور مسلم کے ساتھہ غیر اس لفظ کے ہے روایت کیا ہے اسکو دونون نے معاذ بن جبل کی حدیث سے کہ وے جنگ تبوک کے سال حضرت کے ساتھہ نکلے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو کل تم تبوک کے چشمے پر پہونچوگے سو جو اسکی طرف جاوے تو چاہیے کہ اُسکے پانی کو ہاتھہ نہ لگاوے سو ہم اُسکے پاس آئے اور حالانکہ دو مرد اسکی طرف آگے بڑہ گئے تھے اور چشمہ تسمے کیطرح کچھہ پانی سے چمکتا تھا سو ذکر کی حدیث اس بیان مین کہ حضرت صلعم نے اُس کا

کچھ پانی لیکر اپنا منہ اور دونو ہاتھہ دھوئے پہر اسکو اسی مین پہر ڈالا پہر جوش مارا چشمے نے ساتھہ بہت پانی کے
اور اسکے اور مدینے کے درمیان شام کیطرف سے چودہ منزل کا فاصلہ ہے اور اسکے اور دمشق کے درمیان
گیارہ منزل کا فاصلہ ہے اور اسکا سبب یہہ ہے جو ذکر کیا ابن سعد وغیرہ نے کہ مدینے مین شام سے سوداگر آئے
سو انہون نے خبر دی کہ رومیون نے بہت لشکر جمع کیے ہین اور قوم لخم اور جذام وغیرہ عرب کے نصرانی انکے
ساتھہ جا شریک ہوئے اور انکا اگلا لشکر بلقا کی طرف پہنچا سو حضرت صلعم نے لوگون کو نکلنے کیطرف بلایا اور انکو جنگ
کی جہت تبلائی کما سیاتی فی الکلام علی حدیث کعب بن مالک اور روایت کی ہے طبرانی نے عمران بن حصین کی
حدیث سے کہ عرب کے نصارے نے ہرقل (روم کے پادشاہ) کو لکھا کہ یہہ مرد جو پیغمبری کا دعوے کرتا تہا مر گیا۔
اور پہونچے اونکو بہت قحط سو اونکے مال ہلاک ہوئے سو اُسنے ایک بڑے رئیس کو چالیس ہزار آدمی ساتھہ دیکر
بہیجا سو حضرت صلعم کو یہہ خبر پہونچی اور لوگون کے واسطے قوت نہ تہی اور حضرت عثمان رض نے شام کیطرف قافلہ
تیار کیا تہا سو کہا کہ یا حضرت صلعم یہہ دوسو اونٹ اللہ کے راہ مین ہین ساتھہ پالانون اور جہولون اپنی کے اور دوسو
اوقیے ہین سو مین نے حضرت صلعم سے سنا فرماتے تہے کہ ضرر نہ کریگا عثمان کو کوئی عمل بعد اسکے اور اسی طرح روایت
کیا ہے اسکو ترمذی اور حاکم نے اور ذکر کیا ہے ابو سعید نے شرف المصطفے مین اور بیہقی نے دلائل مین عبدالرحمن
ابن غنم سے کہ یہودیون نے کہا اے ابو القاسم تو سچا ہے تو شام مین جا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہے اور اسی
زمین مین خلقت کا حشر ہوگا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک پر چڑہائی کی آپکا ارادہ فقط شام کا تہا
سو جب تبوک مین پہنچے تو خدا تعالے نے سورہ بنی اسرائیل کی کئی آیتین اتارین وان کادوا لیستفزونک من
الارض لیخرجوک منہا الآیۃ یعنے البتہ وے قریب تہے کہ پہسلا دیتے تجہکو اس زمین سے کہ نکالدین تجہکو یہان سے
اور اسکی سند حسن ہے باوجود ہونے اسکے مرسل (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَصْحَابِي
أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ
حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ
فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ
سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ
حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى

ترجمہ ابو موسے سے روایت ہی کہ میرے ساتھیون نے مجھکو حضرتؐ کے پاس بہیجا کہ مین انکے واسطے آپ سے سواری مانگون جب کہ آپکے ساتھ تنگی کے لشکر مین تہے اور وہ جنگ تبوک کا ہے سو مین نے کہا یا حضرتؐ میری ساتہیون نے مجھکو آپکے پاس بہیجا ہے تاکہ آپ انکو سواری دین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی مین تمکو کچھہ سواری نہ دونگا اور مین نے اُنکو پایا اس حالت مین کہ آپ غضبناک تہے اور مین نے معلوم نہ کیا اور مین پہرا غمناک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواری نہ دینے سے اور اس خوف سے کہ حضرتؐ اپنی جی مین مجھپر ناراض ہوئے ہون سو مین اپنے ساتہیون کیطرف پہرا سو مین نے اونکو خبر دی جو حضرتؐ نے فرمایا سو نہ دیر ہوئی مجھکو مگر ایک گہڑی چہوٹی کہ ناگہان مین نے بلال کو سنا کہ پکارتا ہے کہ کہان ہے عبد اللہ بن قیس مین نے اسکو جواب دیا اوسنے کہا کہ حضرتؐ کے پاس چل تمکو بلاتے ہین سو جب مین حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ لے یہہ دو اونٹ کہ ایک رسی مین بندہے ہین اور یہ دو اونٹ کہ ایک رسی مین بندہے ہین چھہ اونٹ کیطرف اشارت کی جنکو اوسوقت سعد سے خریدا سو انکو اپنے ساتہیون کے پاس لے جا سو کہہ کہ مقرر خدا نے یا فرمایا کہ مقرر رسول اللہؐ تمکو اونٹ سواری کے واسطے دیتے ہین سو تم اونپر سوار ہو جاؤ سو مین اونکو لیکر اپنے ساتہیون کی طرف چلا سو مین نے کہا کہ مقرر حضرتؐ تمکو ان اونٹون پر سوار کرتے ہین لیکن مین تمکو نہین چھوڑونگا یہانتک کہ کوئی تم مین سے میرے ساتھ چلے اُس شخص کے پاس جسنے حضرتؐ کا کلام سنا تاکہ نہ گمان کرو تم کہ مین نے بیان کی تمسے ایک چیز جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمائی یعنے تاکہ تم یہ گمان نہ کرو کہ یہ جہوٹی حدیث بیان کرتا ہے تو اونہون نے مجھہ سے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کرینگے جو تو چاہتا ہے سو ابو موسے رضہ اُن مین سے چند آدمیون کے ساتھہ چلے یہانتک کہ آئے اُن لوگون کے پاس جنہون نے حضرتؐ کا کلام سنا تہا یعنے اول حضرتؐ کا اونکو سواری نہ دینا پہر اسکے بعد اونکو سواری دینا سو حدیث بیان کی اونہون نے انسے جسطرح ابو موسے رضہ نے انسے حدیث بیان کی تہی **ف** اور پہلے گذر چکا ہے شعری لوگون کے آنے کی بیان کہ حضرتؐ نے اونکو پانچ اونٹ دئے اور اس حدیث مین ہی کہ چھہ اونٹ دیے سو یا تو قصہ متعدد ہے یا زیادہ کیا انکو پانچ پر اور یہ جو فرمایا کہ لے یہ دو اونٹ تو احتمال ہے کہ حضرتؐ نے ابو موسے کو یہ تین بار فرمایا ہو تاکہ چھہ اونٹوں کی گنتی پوری ہو اور راوی نے

اس مین اختصار کر دیا ہو یا پہلی بار دو کی طرف اشارہ کیا اور دوسری بار چار کیطرف اشارہ کیا ہو رسوا سطح کتور مین ایک پر ہی صادق آتا ہے اور زیادہ پر بھی اور احادیث مین سے توڑنا قسم کہانے والی کا اپنی قسم کو جبکہ اوسکے غیر کو بہتر جانے کما سیاتی البحث فیہ اور منعقد ہونا قسم کا ہے غصہ کیحالت مین اور مین اسحدیث کے باقی فائدے کتاب الایمان مین بیان کرونگا حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی تبوک فاستخلف علیا فقال اتخلفنی فی الصبیان والنساء قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھرون من موسی الا انہ لیس نبی بعدی وقال ابو داود حدثنا شعبۃ عن الحکم قال سمعت مصعبا ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کیطرف نکلے اور علی مرتضی رض کو مدینے مین خلیفہ کیا۔ علی مرتضی نے کہا کیا آپ مجھکو لڑکون اور عورتون مین چھوڑتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسی ع کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اور کہا ابو داود نے حدیث بیان کی مجھ سے شعبہ نے حکم سے اونے کہا سنا مین نے مصعب سے **ف** مقصود اس تعلیق سے ثابت کرنا سماع حکم کا ہے مصعب سے تاکہ تدلیس کا وہم باقی نہ رہے اور حاکم نے اکلیل مین مرسل روایت کی ہے کہ حضرت ص نے علی مرتضی رض سے فرمایا کہ تو میرے گھر والون مین خلیفہ ہو اور مار اور کما اور وعظ کر یہ حضرت ص نے اپنی عورتون کو بلاکر کہا کہ علی مرتضے رض کا کہا مانو اور سنو (فتح) حدثنا عبید اللہ بن سعید قال حدثنا محمد بن بکر قال اخبرنا ابن جریج قال سمعت عطاء یخبر قال اخبرنی صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العسرۃ قال کان یعلی یقول تلک الغزوۃ اوثق اعمالی عندی قال عطاء فقال صفوان قال یعلی فکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الاخر قال عطاء فلقد اخبرنی صفوان ایھما عض الاخر فنسیتہ قال فانتزع احدی ثنیتیہ فاتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ قال عطاء وحسبت انہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افیدع یدہ فی فیک تقضمھا کانھا فی فی فحل یقضمھا ترجمہ یعلے سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک کیا کہا صفوان نے یعلے کہتا تھا کہ یہ جنگ میرے نزدیک میرے سب عملون سے زیادہ معتبر ہے اور مضبوط ہے یعنی اس مین مجھکو ثواب کی زیادہ امید ہے کہا عطاء نے کہ صفوان نے کہا کہ یعلے نے کہ میرا ایک نوکر تھا سو وہ ایک آدمی سے لڑا تو دونون مین سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانتون سے کاٹا کہا عطا نے کہ البتہ صفوان نے مجھکو خبر دی کہ دونون مین سے کسنے دوسرے کا ہاتھ کاٹا سو مین اسکو بھول گیا ہون کہا جسکا ہاتھ کاٹا گیا تھا اسنے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے مونھہ سے کھینچا سو اوسکا اگلا ایک دانت اکھاڑ ڈالا سو دونو

مقصود یہ ہے کہ ان کو اپنی عمر کے دونون وقتون مین اٹھا لائے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھڑانے آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے دانت کا بدلا اکارت کیا یعنی
اسکو بدلا نہ دلوایا نہ دیت نہ قصاص عطا کہتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ اپنا
ہاتھ تیرے منہ مین چھوڑ دیتا کہ تو اسکو چباتا جیسے وہ اونٹ کے منہ مین ہے کہ اسکو چباوے **ف** اسکی شرح
آیندہ آویگی **باب** حدیث كعب بن مالك وقول الله عز وجل وعلى الثلاثة الذين خلفوا باب
ہے بیچ بیان حدیث کعب بن مالک کے اور بیچ قول اللہ تعالے کے اور تین شخص پر جو موقوف رکھے گئے

حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن
كعب بن مالك ان عبد الله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال سمعت
كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن قصة تبوك قال كعب لم اتخلف عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم في غزوة غزاها الا في غزوة تبوك غير اني كنت تخلفت في غزوة بدر ولم يعاتب
احد تخلف عنها انما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد عير قريش حتى جمع الله بينهم و
بين عدوهم على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة حين
تواثقنا على الاسلام وما احب ان لي بها مشهد بدر وان كانت بدر اذكر في الناس منها كان
من خبري اني لم اكن قط اقوى ولا ايسر حين تخلفت عنه في تلك الغزاة والله ما اجتمعت عندي
قبله راحلتان قط حتى جمعتهما في تلك الغزاة ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة
الا ورى بغيرها حتى كانت تلك الغزوة غزاها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في حر شديد
واستقبل سفرا بعيدا ومفازا وعدوا كثيرا فجلى للمسلمين امرهم ليتاهبوا اهبة غزوهم
فاخبرهم بوجهه الذي يريد والمسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير ولا يجمعهم
كتاب حافظ يريد الديوان قال كعب فما رجل يريد ان يتغيب الا ظن ان سيخفى له ما لم
ينزل فيه وحي الله وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الغزوة حين طابت الثمار والظلال
وتجهز رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون فطفقت اغدو لكي اتجهز معهم فارجع ولم
اقض شيئا فاقول في نفسي انا قادر عليه فلم يزل يتمادى بي حتى اشتد بالناس الجد فاصبح
رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه ولم اقض من جهازي شيئا فقلت اتجهز بعده
بيوم او يومين ثم الحقهم فغدوت بعد ان فصلوا لاتجهز فرجعت ولم اقض شيئا ثم غدوت
فرجعت ولم اقض شيئا فلم يزل بي حتى اسرعوا وتفارط الغزو وهممت ان ارتحل فادركهم
وليتني فعلت فلم يقدر لي ذلك فكنت اذا خرجت في الناس بعد خروج رسول الله صلى الله

عليه وسلم فطفقت فيهم أحزنني أني لا أرى إلا رجلا مغموصا عليه النفاق أو رجلا ممن عذر
الله من الضعفاء ولم يذكرني رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ تبوكا فقال وهو جالس
في القوم بتبوك ما فعل كعب فقال رجل من بني سلمة يا رسول الله حبسه برداه ونظره في
عطفيه فقال معاذ بن جبل بئس ما قلت والله يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كعب بن مالك فلما بلغني أنه توجه قافلا حضرني همي
وطفقت أتذكر الكذب وأقول بماذا أخرج من سخطه غدا واستعنت على ذلك بكل ذي رأي من
أهلي فلما قيل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل وعرفت
أني لن أخرج منه أبدا بشيء فيه كذب فأجمعت صدقه وأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم
قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فيركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك
جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل
منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى
الله فجئته فلما سلمت عليه تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست
بين يديه فقال لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك فقلت بلى إني والله لو جلست عند غيرك
من أهل الدنيا لرأيت أن سأخرج من سخطه بعذر ولقد أعطيت جدلا ولكني والله لقد علمت
لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله أن يسخطك علي ولئن حدثتك
حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عفو الله لا والله ما كان لي من عذر والله ما كنت
قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد
صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت وثار رجال من بني سلمة فاتبعوني فقالوا لي و
الله ما علمناك كنت أذنبت ذنبا قبل هذا ولقد عجزت أن لا تكون اعتذرت إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بما اعتذر إليه المخلفون قد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوالله ما زالوا يؤنبونني حتى أردت أن أرجع فأكذب نفسي ثم قلت لهم هل لقي
هذا معي أحد قالوا نعم رجلان قالا مثل ما قلت فقيل لهما مثل ما قيل لك فقلت من هما
قالوا مرارة بن الربيع العمري وهلال بن أمية الواقفي فذكروا لي رجلين صالحين قد
شهدا بدرا فيهما أسوة فمضيت حين ذكروهما لي ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين
عن كلامنا أيها الثلاثة من بين من تخلف عنه فاجتنبنا الناس وتغيروا لنا حتى تنكرت

تبوك
ثار

فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَ
قَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُولُ
فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا
أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ
النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ
فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ
وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ
الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ
يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ
بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ
فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ
أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ
أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي
مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ
مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ

ـه تسورت أي علوت سوره

بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ
فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ
صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا
وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ
صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ
ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا
يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي
وَاللهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ قَالَ لَا
بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ
قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ
أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ
عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ
اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللهِ
مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
لِرَسُولِ اللهِ أَلَّا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا
حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ
إِلَيْهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ
أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

رسول

وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰہُ فِیْہِ فَبِذٰلِکَ قَالَ اللّٰہُ وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ
خُلِّفُوْا وَلَیْسَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا ھُوَ تَخْلِیْفُہٗ اِیَّانَا وَاِرْجَاؤُہٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ الذی
حَلَفَ لَہٗ وَاعْتَذَرَ اِلَیْہِ فَقَبِلَ مِنْہُ ترجمہ عبد اللہ بن کعب سے روایت ہے اور تہا وہ کہینچنے والا کعب کا اسکی اولاد سے
جبکہ کعب اندہے ہوئے کہا مین نے کعب بن مالک سے سنا حدیث بیان کرتا تہا جنگ تبوک کے قصے سے جب وہ پیچہے رہا یعنے
اپنے پیچہے رہنے کے زمانہ سے کہا کعب نے کہ نہین پیچہے رہا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ کسی جنگ
مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا مگر جنگ تبوک مین لیکن مین جنگ بدر مین پیچہے رہا اور نہ عتاب کیا گیا
کوئی جو اس سے پیچہے رہا سوا اسکے کچہہ نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ قریش کے ارادے سے نکلے
کہ اسکو لوٹین یہانتک کہ خدا تعالی نے اونکو اور انکے دشمن کو باہم جمع کیا بغیر وعدے کے یعنے مسلمانون اور کافرون
کا بدر مین اتفاقاً مقابلہ ہوا کسی کا لڑنے ارادہ نہ تہا بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ لوٹنے کے ارادے سے نکلے
تہے اور کفار قریش اپنا قافلہ بچانے کے واسطے نکلے تہے) اور البتہ مین گہاٹی کی رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ
حاضر ہوا جبکہ ہمنے ایک دوسرے سے عہد و پیمان لیا جبکہ بیعت کی ہمنے اسلام پر اور مین نہین چاہتا کہ مجہکو اسکے
بدلے جنگ بدر ہو اگرچہ جنگ بدر لوگون مین اس سے مشہور تر ہے میرے حال کی خبر یہہ ہے کہ مین ایسا قوی تر اور با
سامان تہا کہ کبہی ایسا قوی تر اور باسامان نہ ہوا تہا جبکہ مین اس جنگ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ سے
پیچہے رہا قسم ہے اللہ کی کہ اس سے پہلے کبہی میرے پاس دو سواریان جمع نہین ہوئی تہین یہانتک کہ مین نے
انکو اس جنگ مین جمع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ کسی جنگ کا ارادہ نہین کرتے تہے مگر کہ اسکو
اسکے غیر کے ساتہہ چہپاتے تہے یعنے ایسا لفظ ذکر کرتے تہے جو دو معنون کا احتمال رکہتا کہ ایک دوسرے سے قریب
ہوتا سو وہم دلاتے کہ وہ قریب کا ارادہ رکہتے ہین اور حالانکہ اپکا ارادہ بعید کا ہوتا یہانتک کہ یہ جنگ تبوک ہوا جہاد
کیا اسکو حضرت م نے سخت گرمی مین اور متوجہ ہوئے طرف سفر دور کے اور جنگلون بے آب وگیاہ کے اور بہت
دشمنون کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جنگ کا حال مسلمانون کو کہول کر بیان کر دیا تاکہ اپنے جنگ
کے سامان کو درست کرین سو خبر دی انکو اسطرف کی جسکا ارادہ رکہتے تہے یعنے تبوک کا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ساتہہ مسلمان بہت تہے اور نہ جمع کرتی تہی انکو کوئی کتاب یاد رکہنے والی یعنے کوئی دفتر نہ تہا جسمین
سب کا نام لکہا ہوتا کہ اتنے ہتے یعنے بے شمار تہے سو کوئی مرد نہ تہا کہ غائب ہونا چاہے یعنے حضرت صلعم کے ساتہ
نہ جاوے مگر یہہ کہ گمان کرتا تہا کہ وہ چہپا رہیگا یعنے بسبب بہت ہونے لشکر کے جبتک کہ اسکے حق مین خدا تعالے
کی وحی نہ اوترے اور حضرت م نے یہہ جنگ اسوقت کیا جبکہ میوے اور سائے خوب تازہ ہوئے تہے اور حضرت صلعم نے
اور مسلمانون نے آپکے ساتہہ سامان درست کیا سو مین صبح کو جانے لگتا تاکہ مین انکے ساتہہ سامان درست کرون

سو مین پہر آتا اور حالانکہ مین نے کوئی کام درست نہین کیا سو مین اپنے جی مین کہتا تہا کہ مین اسپر قادر ہون سو ہمیشہ رہا
دراز ہوتا ساتہہ میرے یہہ حال کہ اب کر لیتا ہون گہڑے کو کر لیتا ہون یہانتک کہ لوگون پر کوشش سخت ہوئی سو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو روانہ ہوئے اور مسلمان آپکے ساتہہ تہے اور حالانکہ مین نے اپنے سامان سے کوئی چیز درست
نہ کی سو مین نے کہا مین آپ کے بعد ایک دو دن سامان درست کرکے انکو جا ملونگا سو مین صبح کو گیا بعد چلے جانے
انکے تاکہ سامان درست کرون سو مین پہر اس حال مین کہ کوئی چیز درست نہین کی پہر اسی طرح اگلی صبح کو گیا پہر
پہر آیا اور حالانکہ مین نے کوئی چیز درست نہین کی سو ہمیشہ رہا یہہ حال میرا کہ آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہانتک کہ انہون
نے جلدی کی اور دور چلے گئے اور جنگ فوت ہوا اور مین نے قصد کیا کہ کوچ کرون اور انکو پاؤن کاش کہ مین
کام کرتا ہو نہ مقدر ہوا واسطے میرے یہ کام یعنے تقدیر نے جیتے جینے نہ کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے
کے بعد جب مین لوگون مین نکلتا تہا اور ان مین پہرتا تہا تو مجہکو غمگین کرتا تہا یہ کہ مین نہین دیکہتا کسی کو مگر اس مرد کو جسپر
نفاق کا طعن کیا گیا یعنے منافقون کے سوا کوئی نظر نہ آتا تہا یا اس مرد کو جسکا خدا نے عذر قبول کیا ضعیفون
سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو یاد نہ کیا یہانتک کہ تبوک مین پہنچے فرمایا اور حالانکہ آپ لوگون مین
بیٹہے تہے کہ کیا کیا کعب نے کہ حاضر نہین تو ایک مرد نے بنی سلمہ مین سے کہا یا حضرت روکا اسکو اسکی دونو چادرون نے
اور نظر کرنے اسکے نے اپنی خوبی اور عمدگی مین سو معاذ نے کہا برا ہے جو تو نے کہا قسم ہے اللہ کی یا حضرت ہم نہین جانتے
ہم اسکو مگر نیک سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ رہے کہا کعب نے سو جب مجہکو خبر پہنچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پلٹ کر مدینے کو متوجہ ہوئے ہین تو میرا قصد حاضر ہوا یعنے مین دل مین سوچنے لگا کہ کیا چاہیے اور مین
جہوٹ کو یاد کرنے لگا اور مین کہنے لگا کہ مین کل کس چیز کے ساتہہ آپکے غضب سے نکلون اور مدد مانگی مین نے
اسپر اپنے گہر والون کے ہر عاقل سے سو جب مجہسے کہا گیا کہ حضرت صلعم تشریف لانے والے ہوئے یعنے قریب آ پہنچے
تو جہوٹ مجہسے دور ہوا اور مین نے پہچانا کہ مفر نہین آپکے غضب سے جہوٹ کے ساتہہ کبہی نہین چہوٹونگا سو
ٹہانی مینے پکی نیت کی سچ بولنے کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور حضرت صلعم کا دستور تہا
کہ جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور اسمین دو رکعت نماز پڑہتے یعنے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مسجد مین دو رکعت نماز پڑہی پہر لوگون کے واسطے بیٹہے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ کام کیا تو جو
لوگ پیچہے رہے تہے یعنے منافق لوگ وہ آپکے پاس آکر عذر کرنے لگے اور قسم کہانے اور وے چند اور اسی آدمی تہے
سو حضرت صلعم نے انسے انکی ظاہر کلام کو قبول کیا اور انسے بیعت کی اور انکے واسطے بخشش مانگی اور انکے دل
کی بات کو خدا کے سپرد کیا پہر مین بہی حضرت صلعم کے پاس حاضر ہوا سو جب مین نے انکو سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا
جیسے غضبناک ہنستا ہے پہر فرمایا آگے آ سو مین آیا یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے بیٹہا سو

آپ نے مجھکو فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو نے سواری مول نلی تھی سو مین نے کہا کیون
نہین قسم ہے اللہ کی اگر مین آپ کے سوا کسی دنیا دار کے پاس بیٹھتا تو البتہ مین جانتا کہ اسکے غضب سے عذر کے ساتھ
نکلونگا اور البتہ مجھکو خوش تقریری ملی ہے یعنی جسکے ساتھہ مین اس جرم سے پاک ہو سکتا ہون ولیکن قسم اللہ کی
البتہ مین نے جانا کہ اگر مین آج آپ سے جھوٹ بات بیان کرون جسکے ساتھہ آپ مجھسے راضی ہون تو البتہ عنقریب ہے
کہ خدا آپکو مجھپر غضبناک کرے اور اگر مین آپ سے سچ بات بیان کرون جسمین آپ مجھپر ناراض ہون تو البتہ مین خدا کی
معافی کی امید رکھتا ہون قسم ہے اللہ کی مجھکو کوئی عذر نہ تھا قسم ہے اسکی نہ تھا مین کبھی ایسا زیادہ تر قوی اور
باسامان اب سے جیسا کہ مین قوی تر اور باسامان تھا جبکہ مین آپکے ساتھہ سے پیچھے رہا سو حضرت صنے فرمایا کہ البتہ اسنے
تو سچ کہا سو اٹھہ کھڑا ہو یہانتک کہ خدا تیرے حق مین کچھہ حکم کرے سو مین اٹھہ کھڑا ہوا سو قوم بنی سلمہ کے چند مرد اٹھہ
کر میرے ساتھہ ہوئے سو انہون نے مجھسے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہین جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ
کیا ہو اور البتہ تو عاجز ہوا اس سے کہ حضرت صلعم کے پاس عذر کرتا جو پیچھے رہنے والون نے آپکے پاس عذر کیا
اور البتہ حضرت صکا تیرے واسطے استغفار کرنا تیرے گناہ کو کافی تھا پس قسم اللہ کی ہمیشہ رہے مجھکو ملامت کرتے یہانتک
کہ مینے ارادہ کیا کہ اپنی پہلی بات سے پھرون اور اپنے نفس کو جھٹلاؤن پھر مینے انسے کہا کہ کیا کوئی اور بھی میرے ساتھ
اس حال کو ملا ہے یعنی کسی اور کا بھی یہہ حال ہے اونہون نے کہا ہان دو مرد کہ کہا دونون نے جیسے تو نے کہا سو کہا
گیا واسطے انکے جیسے تجھکو کہا گیا مینے کہا وہ دو کون کون ہین کہا مرارہ اور ہلال سو اونہون نے میرے واسطے دو
نیک مردون کو ذکر کیا جو جنگ بدر مین موجود تھے کہ اونکی پیروی ہو سکتی ہے سو مین گذرا جبکہ اونہون نے
اونکو میرے واسطے ذکر کیا اور حضرت صنے مسلمانون کو ہم تینون کی کلام سے خاصکر منع کر دیا سوائے باقی
لوگون کے ان لوگون کے درمیان سے جو آپکے ساتھہ سے پیچھے رہے اور لوگون نے ہمسے پرہیز کیا اور ہمارے
واسطے دوسرے رنگ ہوگئے گویا اشنا ہی نہ تھے یہانتک کہ میرے جی مین زمین اوپری ہوئی سو نہ تھی وہ زمین کہ مین
پہچانتا ہون اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اور اوپری ہوئے ہمارے واسطے باغ پس تھے وہ باغ جنکو مین
پہچانتا ہون اور اوپری ہوئی واسطے ہمارے لوگ یہانتک کہ نہین وے جنکو مین پہچانتا ہون اور جو غمناک ہو وہ
اسکو ہر چیز مین پاتا ہے یہانتک کہ کبھی اسکو اپنے نفس مین بھی پاتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مجھکو اس سے
زیادہ کسی چیز کا فکر نہ تھا کہ مین مرجاؤن اور حضرت صلعم مجھپر جنازہ نہ پڑہین یا حضرت صفوت ہو جاوین اور
لوگون سے اسی حال مین رہون پس نہ کلام کرے مجھسے کوئی ان مین سے اور نہ مجھپر نماز پڑھے) سو ہم اسی حال
پر پچاس راتین ٹھیرے ایپر میرے دو نو ساتھی سو عاجز ہوئے اپنے گھرون مین روتے بیٹھے اور مین تو
لوگون مین زیادہ تر جوان اور مضبوط تھا سو مین نکلتا تھا اور لوگون کے ساتھہ نماز مین حاضر ہوتا تھا اور

بازارون مین گہومتا تہا اور کوئی مجہسے بات نہ کرتا تہا اور مین حضرت صلعم کے پاس آتا تہا اور اپکو سلام کرتا تہا اور حضرت صلعم اپنی مجلس مین ہوتے بعد نماز کے سو مین اپنے جی مین کہتا کہ کیا حضرت صلعم نے میرے سلام کے جواب مین اپنی لبین ہلائی ہین یا نہین پہر مین آپکے قریب نماز پڑہتا سو مین آپکو نظر چورا کر دیکہتا سو جب مین اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو میری طرف منہ کرتے اور جب مین ایکطرف دیکہتا تو مجہسے منہ پہیرتے یہانتک کہ جب دراز ہوا مجہپر یہ حال لوگون کے منہ پہیرنے سے تو مین چلا یہانتک کہ مین ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا اور وہ میرا چچیرا بہائی تہا اور میرے نزدیک سب لوگون سے بہت پیارا تہا سو مین نے اسکو سلام کیا سو قسم ہے اللہ کی اسنے مجہکو سلام کا جواب دیا سو مین نے کہا اے ابو قتادہ مین تجہکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تو مجہکو جانتا ہے کہ مین اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکہتا ہون سو وہ چپ رہا پہر مین نے اسکو قسم دی سو اُسنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہین سو میری دونو آنکہ سے آنسو جاری ہوئے اور مین پیٹہہ دیکر چلا یہانتک کہ دیوار پر چڑہا کعب نے کہا سو جس حالت مین کہ مین بازار مین چلتا تہا کہ ناگہان شامیون مین سے ایک کہیتی کرنے والا مدینے مین اناج بیچنے کو لایا کہتا تہا کہ کون ہے کہ کعب بن مالک کا پتہ بتلاوے تو لوگ اسکے واسطے اشارہ کرنے لگے یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا تو اُسنے مجہکو غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا سو ناگہان اسمین لکہا تہا کہ ایبعد اسکے پس تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ مجہکو خبر پہونچی کہ تیرے ساتہی نے تجہپر سختی کی اور نہین گردانا تجہکو اللہ نے ذلت کے گہر مین اور نہ ضائع کرنے والے مین یعنے جو تیرے حق کو ضائع کرے سو تو ہم کو آ مل ہم تیرے ساتہ سلوک کرینگے سو مین نے کہا جب کہ مینے اسکو پڑہا اور یہہ بہی خدا کا امتحان ہے سو مین نے اس خط کے ساتہ تنور کا قصد کیا سو مین نے اسکو اسمین جلایا یہانتک کہ گذرین چالیس راتین پچاس سے تو ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایلچی میرے پاس آیا سو اسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجہکو فرماتے ہین کہ اپنی عورت سے جدا ہو جا　　مین نے کہا کیا مین اسکو طلاق دون یا کیا کرون کہا بلکہ اس سے جدا رہ اور اسکے نزدیک جا اور میرے دونو ساتہیون کو بہی اسی طرح کہلا بہیجا سو مین نے اپنی عورت سے کہا کہ اپنے گہر والون سے جا مل اور انکے پاس رہ یہانتک کہ خدا تعالے اس امر مین حکم کرے سو وہ ان مین جا ملی کہا کعب نے سو ہلال کی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئی سو اسنے کہا یا حضرت ہلال یعنی میرا خاوند بڑا بوڑہا ہے اسکا کوئی خدمتگار نہین سو کیا آپ برا جانتے ہین کہ مین اسکی خدمت کرون فرمایا نہین مین اسکی خدمت کو برا نہین جانتا ولیکن وہ تیرے نزدیک نہ آوے یعنے تجہسے صحبت نہ کرے اسنے کہا قسم ہے اللہ کی مقرر اسکو کسی چیز کیطرف حرکت نہین قسم ہے اللہ کی ہمیشہ وہ روتا ہے جب سے ہوا حال اسکا جو ہوا آجتک سو کہا میرے بعضے گہر والون نے مجہسے کہا کہ اگر تو بہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی عورت کے حق مین اجازت مانگے تو شاید تجہکو اجازت دین جیسے ہلال کی

عورت کو اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دی تو مین نے کہا قسم ہے اسکی مین حضرت صلعم سے اسکی اجازت نہین
مانگونگا اور مین نہین جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہین جب مین آپ سے اسکی اجازت مانگون اور مین جوان
آدمی ہون سو مین اسکے بعد دس راتین ٹھیرا یہانتک کہ ہمارے واسطے پچاس راتین پوری ہوئین جب سے حضرت صلعم
نے ہماری کلام سے منع کیا سو جب مین نے فجر کی نماز پڑھی پچاسوین رات کی صبح کو اور مین اپنے ایک گھر کی
چہت پر تہا سو جس حالت مین کہ مین بیٹھا تہا اس حال پر جو اللہ تعالے نے ذکر کیا البتہ تنگ ہوئی مجہپر میری جان
اور تنگ ہوئی مجہپر زمین باوجود فراخی اپنی کے کہ اچانک مین نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی جو پہاڑ
سلع پر چڑھکر اپنی بلند آواز سے پکارتا ہے کہ اے کعب بشارت لے سو مین سجدے مین گرا اور مینے پہچانا کہ
فراخی ائی اور غم دور ہوا اور خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ توبہ قبول کرنے خدا تعالے کے اوپر
ہماری جبکہ فجر کی نماز پڑہی سو لوگ ہمکو بشارت دینے چلے اور بشارت دینے والے میرے دونو ساتہیون کیطرف گئے اور
ایک مرد نے گہوڑے کو ایڑ لگا کر میریطرف دوڑایا اور قبیلہ اسلم سے ایک دوڑنے والا دوڑا اور پہاڑ پر
چڑہکے پکارا اور آواز گہوڑے سے بہت شتابی پہونچنے والی تہی سو جب میرے پاس آیا جسکی مین نے آواز سُنی مجہکو
خوشخبری دیتا تو مینے اپنے دونو کپڑے اوتار کر اسکو پہنائے بدلے بشارت دینے اسکے کے قسم ہے اللہ کی مین اس
دن ان دونون کپڑون کے سوا کسی چیز کا مالک نہ تہا اور مینے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور مین حضرت صلعم کیطرف
چلا اور لوگ مجہکو جماعت جماعت ملتے تہے اس حال مین کہ مجہکو توبہ کی مبارکبادی دیتے تہے کہتے تہے کہ خدا کی
توبہ تجہکو مبارک ہو کہا کعب نے یہانتک کہ مین مسجد مین داخل ہوا سو ناگہان مین نے دیکھا کہ حضرت صلعم بیٹھے
ہین آپکے گرد لوگ ہین سو طلحہ کہڑا ہوا طرف میری طلحہ دوڑتا یہانتک کہ اسنے مجہسے مصافحہ کیا اور مجکو مبارکباد
دی قسم ہے اللہ کی مہاجرین مین سے اسکے سوای کوئی مرد میریطرف نہ اوٹہا اور نہین بہولتا مین اس خصلت کو
واسطے طلحہ کے کہ اسنے مجہکو مبارکبادی دی اور مجہہ سے مصافحہ کیا کہا کعب نے سو جب مین نے حضرت صلعم کو
سلام کیا تو حضرت صلعم نے فرمایا اور حالانکہ آپکا چہرہ خوشی سے چمکتا تہا بشارت لے بہت بہتر دن کی جو تجہپر
گذرا جب سے تیری مان نے تجہکو جنا مینے کہا یا حضرت صلعم کیا یہہ بشارت آپکے نزدیک سے ہے یا خدا تعالے کی
نزدیک سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین بلکہ خدا تعالے کے نزدیک سے اور حضرت صلعم کا دستور
تہا کہ جب خوش ہوتے تہے تو آپکا چہرہ روشن ہوتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم حضرت صلعم سے یہ پہچانتے
تہے یعنے خوشی کے وقت چہرے کا روشن ہونا سو جب مین حضرت صلعم کے آگے بیٹہا تو مین نے کہا یا حضرت صلعم
میری توبہ کے شکریہ سے ہے یہ کہ مین اپنے سب مال سے باہر نکلون اس حال مین کہ اللہ اور اسکے رسول کیطرف
خیرات ہو یعنے مین چاہتا ہون کہ اپنی توبہ کے شکریہ مین اپنا سب مال خدا تعالی کی راہ مین خیرات کردوں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھہ مال اپنے پاس رکہہ لے سو وہ تیرے حق مین بہتر ہے مین نے کہا مین
رکہتا ہون اپنا حصہ جو خیبر مین ہے مین نے کہا یا حضرت صلعم سوائے اسکے نہین کہ خدا تعالے نے مجہکو سچ بولنے
کے ساتہہ نجات دی اور میری توبہ کی شکر یہ سے ہے یہ کہ نہ بات کہونگا مگر سچ جب تک زندہ رہونگا پس قسم اللہ تعالے
کی نہین جانتا مین کسی مسلمان کو انعام کیا ہو اللہ نے اوپر اسکے سچ بولنے مین جب سے ملنے حضرت صلعم سے
آگے سچ کہا آجتک بہتر اس سے کہ مجہپر انعام کیا اور نہین قصد کیا مین نے جہوٹ بولنے کا جب سے مینے حضرت
کے آگے سچ کہا آجتک اور البتہ مین امیدوار ہون کہ خدا مجہکو باقی زندگی مین بہی جہوٹ بولنے سے بچا وے اور خدا
تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہہ آیت اتاری البتہ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین پر اور انصار پر جو
ساتہہ رہے نبی کے مشکل کی گہڑی مین بعد اسکے کہ قریب ہوگئے کہ دل پہر جاوین بعض کے ان مین سے پہر فرمایا اور
مہربان ہوا ان تین شخص پر جو موقوف رکہے گئے یہانتک کہ جب تنگ ہوی اونپر زمین باوجود فراخی اپنی کے اور
تنگ ہوئی اونپر انکی جان خدا تعالے کے اس قول تک کہ رہو ساتہہ سچون کے سو قسم ہے اللہ کی خدا نے کبہی کوئی
نعمت مجہپر عطا نہین کی بعد اسکے کہ مجہکو اسلام کے واسطے ہدایت کی بہت بڑی میرے دل مین سچ کہنے میری
سے واسطے حضرت صلعم کے یہہ کہ مین نے جہوٹ بولا ہوتا پس ہلاک ہوتا جیسے جہوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے سو
مقرر خدا تعالے نے جہوٹ بولنے والونکے واسطے کہا جبکہ وحی اوتاری بدتر اس چیز سے کہ کسی کے واسطے کہا یعنے خدا نے
انکو نہایت بد کہا سو خدا تعالے بابرکت نے کہا کہ عنقریب قسمین کہاوینگے اللہ کی تمہارے پاس جب پہر کر آؤگے
انکی طرف خدا تعالے کے اس قول تک کہ البتہ خدا راضی نہین بے حکم لوگون سے کہا کعب رضہ نے اور تہے ہم تینون پیچہے
رکہے گئے کام اون لوگون کے سے جنکا عذر حضرت صلعم نے قبول کیا جبکہ اونہون نے آپکے پاس قسمین کہائین سو حضرت صلعم
نے انسے بیعت کی اور انکے واسطے بخشش مانگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے کام کو موقوف رکہا یہانتک
کہ خدا اسمین حکم کرے پس اسی سبب سے کہا اللہ نے اور ان تین شخص پر جو پیچہے رکہے گئے اور نہین مراد ہے اس چیز سے
کہ ذکر کیا خدا نے پیچہے رہنا ہمارا جنگ سے اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ مراد پیچہے رکہنا حضرت صلعم کا ہے ہمکو اور
ڈہیل مین ڈالنا آپکا ہے ہمارے کام کو اور لوگون سے جنہون کہ آپکے واسطے قسم کہائی اور آپکے آگے عذر کیا اور حضرت صلعم
نے انکا عذر قبول کیا **ف** اور واقع ہوا ہے نزدیک ابن جریر کے طریق یونس کے سے اسنے روایت کی زہری
سے حدیث کے اول مین بغیر اسناد کے کہا زہری نے اور جنگ کیا حضرت صلعم نے تبوک کا اور ارادہ کرتے تہے
حضرت صلعم نصارے عرب اور روم کا شام مین یہانتک کہ تبوک مین پہنچے تو وہان چند اور دس راتین
ٹہیرے اور وہان آپکو اذرح اور ایلہ کے ایلچی ملے حضرت صلعم نے اونسے جزیہ پر صلح کی پہر تبوک سے پہلے اور اس سے
آگے نہ بڑہے اور خدا تعالے نے یہ آیت اتاری لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین الآیۃ اور وہ تین شخص کہ پیچہے

ڈالے گئے ایک جماعت مین انصار سے چند اور تہی فرمین پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہرے تو ان تینون نے آپکے آگے سچ کہا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور باقی لوگون نے جہوٹ بولا پس قسم کہائی کہ نہین تہا اونکو مگر عذر نے حضرت نے اونکا عذر قبول کیا اور منع کیا اُن تین کی کلام سے اور یہ جو کہا کہ نہ جمع کرتا تہا انکو کوئی دفتر یاد رکہنے والا تو ایک روایت مین ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تہے اور حاکم نے اکلیل مین روایت کی ہے کہ تیس ہزار سے زیادہ تہے اور ساتہ اس گنتی کے جزم کیا ہے ابن اسحق نے اور واقدی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکے ساتہہ دس ہزار گہوڑا تہا پس محمول ہوگی روایت دس ہزار کی اوپر عدد سواروں کے اور ابوزرعہ رازی سے منقول ہے کہ وے چالیس ہزار آدمی تہے اور یہ حاکم کی روایت کو مخالف نہین کہ تیس ہزار سے زیادہ تہے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ جسنے چالیس ہزار کہا اسنے کسر کو پورا کیا اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ پہلے پہل عمر فاروق رضنے دفتر بنایا اور یہ جو کہا کہ ذکر کیا انہون نے واسطے میرے دو مرد نیک کو جو جنگ بدر مین موجود تہے تو استدلال کیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ وے دونو جنگ بدر مین موجود نہ تہے ساتہ قصے حاطب کے اور یہ کہ حضرت صلعم نے اسکے سلام و کلام ترک کیا اور نہ اسکو عقاب کیا باوجودیکہ اُسنے حضرت صلعم کا حال مکے والون کو پوشیدہ لکہہ بہیجا تہا بلکہ حضرت صلعم نے عمر فاروق رضسے فرمایا جبکہ اونہون نے اسکے مارنیکا قصد کیا کہ شاید خدا بدر والون کے حال پر واقف ہو چکا سو اسنے اُنسے کہدیا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے کہ مقرر مین تمکو بخش چکا کہا اور کہان ہے گناہ پیچہے رہنے کا گناہ جاسوسی کے سے مین کہتا ہون کہ یہ استدلال واضح نہین اسواسطے کہ وہ تقاضا کرتا ہے کہ بدری نزدیک اسکے جب کوئی قصور کرے اگرچہ بڑا ہو تو اسپر اسکو عقاب نہ کیا جاوے اور حالانکہ اسطرح نہین پس یہہ عمر ہین باوجود ہونے اسکے کے مخاطب ساتہہ قصے حاطب کے پس البتہ انہون نے قدامہ بن مظعون کو حد مین کوڑے مارے جب کہ اونہون نے شراب پی کما تقدم اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ نہ عقاب کیا حضرت صلعم نے حاطب کو اور نہ اسکی ملاقات ترک کی اسواسطے کہ اُسنے آپکے آگے عذر کیا اسمین کہ اُسنے سوائے اسکے نہین کہ لکہا قریش کو واسطے خوف کے اپنے جورو لڑکون پر اور اُسنے چاہا کہ انکے نزدیک احسان پکڑے تو حضرت صلعم نے اس سبب سے اسکا یہ عذر قبول کیا برخلاف پیچہے رہنے کعب کے اور اسکے دونو ساتہیون کے کہ انکے واسطے بالکل کوئی عذر نہ تہا اور یہ جو کہا کہ کیا حضرت نے میرے سلام کے جواب مین اپنی لبین ہلائین یا نہین تو نہین جزم کیا کعب نے ساتہہ ہلانے لبون کے اور شاید یہ سبب اسکے ہو کہ وہ شرمندگی سے لگاتار آپکی طرف نہ دیکہہ سکتا تہا اور جو کعب نے کہا کہ مینے اسکو تنور مین جلایا تو کعب کا یہ فعل دلالت کرتا ہے اوپر قوی ہونے ایمان اسکے کے اور محبت اسکی واسطے اللہ اور رسول صلعم کے نہین تو جو ہو پہنچ مثل حال اسکے کے ہجر اور اعراض سے کبہی ضعیف ہو جاتا ہے اس بوجہ کے اوٹہانے سے اور باعث ہوتی ہے اسکو رغبت مرتبے اور مال مین اور پر چہوڑنے اس شخص کے جو اسکو چہوڑے اور خاص کر ساتہ

بےخوف ہو نہ اسکے کے جو اسکو اپنے پاس بلاوے نہ جبر کرتا ہو ہمکو اسکے دین کے چہوڑنے پر لیکن جب کہ اسکے
نزدیک احتمال تہا کہ نہیں بےخوف ہے وہ مفتون ہونے سے تو نادے کو چڑہ سے او کہاڑا اور خط کو جلایا اور اسکو
جواب دیا باوجود ہونے اسکے کے شاعروں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں نفس انکے رغبت پر خاصکر بعد بلانے
کے اور رغبت لانے کے اوپر پہونچنے کے طرف مقصود کے مرتبے اور مال سے خاصکر اس حالت میں کہ ہمکو بلانے
والا اسکا قرابتی ہو اور باوجود اسکے پس غالب ہوا اسپر دین اسکا اور قوی ہوا نزدیک اوسکے یقین اسکا اور ترجیح
دی اُسنے اس چیز کو کہ وہ اسمین ہے رنج اور عذاب پانے سے اس چیز پر کہ بلایا گیا طرف اسکے آرام اور نعمتوں سے
واسطے محبت اللہ اور اسکے رسول کے جیسا کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ کہ ہو خدا اور رسول محبوب تر نزدیک اوسکے انکے
ماسوائے سے اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے اپنے حال کی شکایت کی اور کہا کہ
ہمیشہ رہا اعراض آپکا مجہسے یہانتک کہ رغبت کی مجہہ میں مشرکوں نے اور یہ جو کعب نے کہا کہ میرے بعض گہر والوں نے
مجہہ سے کہا تو یہ مشکل ہے ہمواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ان تینوں کی کلام سے منع کر دیا تہا تو
اُسنے کعب سے کیوں کلام کیا سو جواب یہ ہے کہ شاید وہ کوئی اسکا بیٹا ہوگا یا کوئی عورت ہوگی اور نہیں واقع ہوئی
نہی کلام تینوں کی سے واسطے عورتوں کے جو اُن کے گہروں میں تہیں یا جسنے کعب سے یہ کلام کیا تہا وہ منافق
تہا یا اوسکا کوئی خادم تہا اور نہ داخل ہوا تہا نہی میں اور یہہ جو کہا کہ میں اسدن اُن دو کپڑوں کے سوا کسی
چیز کا مالک نہ تہا یعنے جنس کپڑوں کے سے نہیں تو پہلے گذر چکا ہے کہ اوسکے پاس دو سواریاں تہیں اور
عنقریب آوے گا کہ کعب نے اجازت مانگی کہ اپنے سب مال کو خدا کے راہ میں صدقہ کرے اور یہ جو کہا کہ تجہہ کو
بشارت ہو بہتر دن کی جو تجہپر گذرا جب سے تیری ماں نے تجہہ کو جنا تو مشکل ہے یہہ اطلاق ساتہہ مسلمان ہونے
اُسکے کے ہمواسطے کہ وہ گذرا اسپر بعد اسکے کہ ہمکی ماں نے ہمکو جنا اور وہ بہتر ہے اوسکے سب دنوں سے سو بعضے
کہتے ہیں کہ وہ مستثنے ہی اصل میں اگرچہ اسکے ساتہہ کلام نہیں کیا واسطے نہ پوشیدہ ہونے اسکے کے اور بہت
خوب جواب اس میں یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ ہمکی توبہ کا دن کامل کرنے والا ہے اسکے مسلمان ہونے کے دن کو سو
اسکے مسلمان ہونے کا دن ہمکی سعادت کا ابتدا ہے اور ہمکی توبہ کا دن اسکا کامل کرنے والا ہے سو وہ بہتر
ہے اسکے سب دنوں سے اگرچہ اسکے مسلمان ہونے کا دن بہتر ہے پس دن توبہ اسکی کا جو منسوب ہے طرف
مسلمان ہونے اوسکے کے بہتر ہے اسکے مسلمان ہونے کے دن سے جو اس سے مجرد ہے اور یہ جو کہا کہ جیسے
وہ چاند کا ٹکڑا ہے تو اگر کوئی کہے کہ چاند کے ٹکڑے کے ساتہہ کیوں تشبیہ دی چاند کے ساتہہ کیوں نہ دی تو
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ واسطے اشارت کے ہے طرف جگہہ روشنی کے اور وہ ماتہا ہے اور اسی میں ظاہر ہوتی ہے
خوشی پس گویا کہ تشبیہ واقع ہوئی ہے بعض چہرہ پر پس مناسب ہوا یہ کہ تشبیہ دیا جاوے ساتہہ بعض چاند کے

اور یہ جو کہا کہ ہم خوشی کو حضرت کے چہرے مین پہچانتے تھے تو اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ تھے حضرت ص اوپر اسکے کمال شفقت سے اپنی امت پر اور مہربانی سے ساتھ انکے اور فرح سے جو انکو خوش کرے اور ایک روایت مین ہے کہ جب میری توبہ اتری تو مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو مین نے آپکے دونون ہاتھ اور گھٹنے چومے اور یہ جو کہا کہ مین نہین جانتا کہ خدا نے کسی مسلمان پر مجھسے زیادہ انعام کیا ہو تو مراد ساتھ اسکے نفی فضلیت کی ہے نہ مساوات کی اسواسطے کہ دو ساتھی کعب کو اسمین شریک تھے اور یہ جو کعب نے کہا کہ تھے ہم تینون شخص پیچھے رکھے گئے الخ تو حاصل اسکا یہ ہے کہ کعب نے تفسیر کیا اس آیت کو وعلے الثلثۃ الذین خلفوا یعنے مراد یہ ہے کہ موقوف رکھے گئے اور انکے کام کو ڈھیل مین ڈالا گیا یہ مراد نہین کہ وہ جنگ سے پیچھے رکھے گئے اور کہا ابن جریر نے کہ معنے کلام کے یہ ہین کہ البتہ توبہ کی خدا تعالے نے انپر جنکی توبہ قبول کرنے مین دیر ہوئی اور کعب کے قصے مین اور بھی کئی فائدے ہین سوائے اسکے جو پہلے گذرے جائز ہے طلب کرنا مال حربی کافرون کا اور جائز ہے جہاد کرنا حرام کے مہینے مین اور تصریح کرنی ساتھ جہت جہاد کے جب تقاضا کرے مصلحت اوسکے چھپانے کو اور یہ کہ امام جب عموماً سب لشکر کو نکلنے کے واسطے بلاوے تو لازم آتا ہے نکلنا سب کو اور ہر ایک ایک فرد کو ملامت شامل ہوتی ہے اگر پیچھے رہے اور کہا سہیلی نے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ سخت ہوا غضب اس شخص پر جو پیچھے رہا اگرچہ جہاد فرض کفایہ ہے لیکن خاصکر انصار کے حق مین فرض عین ہے اسواسطے کہ انہون نے اسپر بیعت کی اور مصداق اسکا قول انکا ہے جب کہ خندق کھودتے تھے نحن الذین بایعوا محمداً علے الجہاد ما بقینا ابدا پس ہوگا پیچھے رہنا اونکا اس جنگ سے گناہ کبیرہ اسواسطے کہ وہ مانند توڑنے بیعت کے ہے اور نزدیک شافعیہ کے ایک وجہ ہے کہ جہاد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین فرض عین تھا بنا بر اسکے پس متوجہ ہوگا عتاب اس شخص پر جو پیچھے رہے مطلق اور ان مین ایک فائدہ یہ ہے کہ جو عاجز ہو نکلنے سے ساتھ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے نہین ملامت ہے اوپر اسکے اور خلیفہ کرنا اس شخص کا جو قائم مقام ہو امام کے اسکے گھروالون پر اور ضعیفون پر اور اسمین ترک کرنا قتل منافقون کا ہے اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے ترک کرنا زندیق کا جبکہ ظاہر کرے توبہ کو اور جواب دیا ہے اسکو جو جائز رکھتا ہے اسکو کہ ترک قتل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین واسطے مصلحت تالیف کے تھا اور ان مین بڑائی امر گناہ کی ہے اور تحقیق تنبیہ کی ہے حسن بصری رح نے اوپر اسکے جیسے کہ روایت کی ہے اس سے ابن ابی حاتم نے کہ کہا حسن بصری رح نے سبحان اللہ نہین کہایا ان تین شخص نے مال حرام اور نہین بہایا خون حرام کو اور نہین فساد کیا زمین مین پہنچی انکو وہ مصیبت جو تمنے سنی اور تنگ ہوئی انپر زمین باوجود فراخی اپنی کے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو بیحیایون اور کبیرے گناہون مین واقع ہو اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جو دین مین قوی ہو اسکو مواخذہ ہوتا ہے اس سے کہ ضعیف

فی الدین کو ہو اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی آدمی کی اپنے گناہ اور قصور سے اور اسکے سبب سے اور جو اسکا انجام ہو اور واسطے ڈرانے اور نصیحت غیر کے اور یہ کہ جائز ہے مدح کرنی آدمی کی ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ہے بھلائی سے جبکہ فتنے سے امن ہو اور تسلی دینی اپنے نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں حاصل ہوئی واسطے اسکے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے واسطے نظیر اسکی کے اور فضیلت اہل بدر اور عقبی کی اور قسم کہانی واسطے تاکید کے بغیر طلب کرنے قسم کے اور تورنا مقصد سے اور رد کرنا غیبت کا اور جواز ترک وطی عورت کی ایک مدت اور اسمین ہے کہ جب آدمی کے واسطے بندگی میں فرصت ظاہر ہو تو اسکا حق یہ ہے کہ اسکی طرف جلدی کرے اور اسمین دیر نہ کرے تاکہ اس سے محروم نہ رہے جیسے کہ خدا تعالے نے فرمایا کہ قبول کرو حکم اللہ اور رسول کا جبکہ تم کو بلاوے اور جانو کہ اللہ حائل ہوتا ہے درمیان بندے اور دل اسکے کے اور ہم سوال کرتے ہیں اللہ سے یہ کہ الہام کرے ہمکو جلدی کرنی طرف بندگی کے اور نہ چھینے ہمسے جو ہمکو نعمت عطا کی اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جائز ہے تمنا کرنی اس چیز کی کہ فوت ہو خیر سے اور یہ کہ امام غافل رہے اس شخص سے جو اس سے پیچھے رہے بعض امروں میں بلکہ اسکو یاد دلاوے تاکہ توبہ کیطرف رجوع کرے اور یہ کہ جائز ہے طعن کرنا مرد میں ساتھ اس چیز کے کہ غالب ہو اور بہ اجتہاد طاعن کے اللہ اور اسکے رسول کی حمیت سے اور یہ کہ جائز ہے رد کرنا طاعن پر جبکہ غالب ہو اوپر گمان رد کرنے والے کے وہم طاعن کا یا غلطی اسکی اور یہ کہ مستحب ہے واسطے آنے والے کے سفر سے یہ کہ باوضو ہو اور یہ کہ گھر سے پہلے مسجد میں جاوے اور نماز پڑہے پہر بیٹھے واسطے ان لوگوں کے کہ اسکو سلام کریں اور مشروع ہونا سلام کا آنیوالے پر اور ملنا اسکا اور حکم کرنا ساتھ ظاہر کے اور قبول کرنا عذروں کا اور یہ کہ مستحب ہے رونا گنہگار کا واسطے افسوس کے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اس سے نیکی سے اور ایک فائدہ جاری کرنا احکام کا ہے ظاہر پر اور سپرد کرنا چھپی باتوں کا طرف اللہ کے اور نہ سلام کرنا اسکو جو گناہ کرے اور یہ کہ جائز ہے چھوڑنا ملاقات اسکی کا زیادہ تین دن سے اور اسپر تین دن سے زیادہ ملاقات چھوڑنے میں جو نہی وارد ہوئی ہے تو وہ محمول ہے اس شخص پر جسکی ملاقات کا چھوڑنا شرعی نہ ہو اور یہ ہنسنا کبھی غصے سے ہوتا ہے جیسا کہ تعجب سے ہوتا ہے اور نہیں خاص ہے ہنسنا ساتھ خوشی کے اور عتاب کرنا بزرگ کا اپنے ساتھیوں کو اور جو اسکے نزدیک ہو سوائے غیر اسکے کے اور ان فائدوں میں ایک فائدہ سچ بولنے کا ہے اور نحوست عاقبت جہوٹ بولنے کی اور ان میں ایک فائدہ عمل کرنا ہے ساتھ مفہوم لقب کے جبکہ پہیرے اسکو قرینہ واسطے فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبکہ حدیث بیان کی آپ سے کعب نے کہ اسنے تو سچ کہا ہو واسطے کہ یہ مشعر ہے کہ اسکے سوائے سب لوگوں نے جہوٹ بولا ولیکن نہیں ہے وہ عام ہر ایک کے حق میں ہو لئے اسکے ہو واسطے کہ مرارہ اور ہلال نے بہی سچ کہا تہا پس خاص ہوگا جہوٹ ساتھ اس شخص کے کہ اقرار کیا ساتھ قصور اپنے کے اسی واسطے عتاب کیا سچ کہنے والے کو ساتھ تادیب کے جسکا فائدہ عنقریب ظاہر ہوا

اور مؤخر کیا جہوٹ بولنے والون کو واسطے عقاب دراز کے اور حدیث صحیح مین ہے کہ جب الله تعالیٰ اپنے بندے کے ساتہہ نیکی
کا ارادہ کرتا ہے تو جلد سزا دیتا ہے اسکو دنیا مین اور جب اسکے ساتہہ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی سزا کو اس سے روک
رکہتا ہے اور اسکو دنیا مین سزا نہین دیتا پس وارد ہوگا قیامت کو ساتہہ گناہون اپنے کے بعضے کہتے ہین سوائے
اسکے کچہہ نہین کہ سختی کی گئی ان تین شخصون کے حق مین اسواسطے کہ چہوڑا انہون نے اسچیز کو کہ اُنپر واجب تہی بغیر عذر
کے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول الله تعالیٰ کا نہین لائق تہا مدینے والون اور انکے گرد والون کو گنوارون سے کہ
پیچہے رہین حضرت صلعم کے ساتہہ سے ۔ اور قول انصار کا کہ ہمنے حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جہاد کی
جب تک ہم زندہ رہین گے ہمیشہ اور ان مین ایک فائدہ ہے نہ اختیار کرنا گرمی مصیبت کا ہے ساتہہ پیروی انبیا جیسے کی
اور ان مین بڑائی مقدار صدق کی ہے قول مین اور فعل مین اور معلق کرنا سعادت دنیا اور آخرت کا اور نجات کا بدی
انکی سے ساتہہ صدق کے اور یہ کہ جو عقاب کیا جاوے ساتہہ ترک کرنے سلام و کلام کے معذور رکہا جاتا ہے پیچہے
رہنے مین جماعت سے اسواسطے کہ مرارہ اور ہلال اس مدت مین اپنے گہرون سے نہ نکلے اور ایک فائدہ ساقط ہونا سلام
کے جواب کا ہے مہجور پر اس شخص سے کہ اسپر سلام کرے اسواسطے کہ اگر اوسکے سلام کا جواب واجب ہوتا تو نہ کہتے کعب کہ
کیا حضرت صلعم نے سلام کے جواب مین اپنے لبین ہلائین یا نہین اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جائز ہے داخل ہونا
مرد کا اپنے ہمسائے اور دوست کے گہر مین بغیر اجازت اسکی کے اور بغیر دروازے کے جب اسکی رضامندی کو جانے
اور ایک فائدہ یہہ ہے کہ کہنا مرد کا کہ خدا اور اسکا رسول خوب دانا ہے نہ خطاب ہے نہ کلام اور نہین حانث ہوتا
ساتہہ اسکے جو قسم کہاوے کہ دوسرے سے کلام نہ کریگا جبکہ نہ نیت کرے ساتہہ اوسکے کلام اوسکی کی اور سوائے اسکے
کچہہ نہین کہ کہا ابو قتادہ نے یہ جبکہ پوچہا کیا اسکا کعب نے نہین تو البتہ پہلے گذر چکا ہے کہ جب غسان کے بادشاہ کے
ایلچی نے کعب کا پتہ پوچہا تو لوگون نے کعب کیطرف اشارہ کیا اور نہ کلام کیا ساتہہ قول اپنے کے مثلا کہ یہ کعب ہے واسطے
مبالغے کے اسکی ملاقات کے ترک کرنے مین اور اس سے منہ پہیرنے مین اور ان مین ایک فائدہ یہ ہے کہ نماز مین نظر
چورا کر دیکہنے سے نماز مین قصور نہین ہوتا اور مقدم کرنا فرمانبرداری رسول کا اپنے قرابتی کی دوستی پر اور خدمت
کرنا عورت کا اپنے خاوند کی اور احتیاط کرنی واسطے دور ہونے کے اسچیز سے کہ اسمین واقع ہونے کا خوف ہو
اور یہ کہ جائز ہے جلانا اسچیز کا کہ اسمین الله کا نام ہو واسطے مصلحت کے اور یہ کہ مشروع ہے سجدہ شکر کا اور آگے
بڑہنا واسطے بشارت دینے نیکی کے اور دینا بشارت دینے والے کو عمدہ چیز جو حاضر ہو نزدیک اسکے جسکے
پاس بشارت لاوے اور مبارک بادی دینی اس شخص کو جسکو نئی نعمت ہاتہہ آوے اور کہڑا ہونا طرف اسکے جب
کہ سامنے آوے اور جمع ہونا لوگون کا نزدیک امام کے بہارے کامون مین اور خوش ہونا اسکا ساتہہ اسچیز کے
کہ تابعداروں کو خوش کرے اور مشروع ہونا عاریت کا یعنے کسی سے کوئی چیز مانگ کر لینی جائز ہے اور

مصافحہ کرنا آپ کے اور کھڑا ہونا واسطے اسکے اور لازم پکڑنا ہمیشگی کرنے کا نیکی پر جسکی ساتھ نفع پاوے اور یہ کہ مستحب ہے صدقہ کرنا وقت توبہ کے اور یہ کہ جو نذر مانے خیرات کرنے کی ساتھ سارے مال اپنے کے نہیں لازم آتا اسکو نکالنا سب مال کا (فتح) **باب** نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ باب ہے بیان اترنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قوم ثمود کی جگہوں میں **ف** اور گمان کیا ہے بعضوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اترے نہیں صرف وہاں گذرے تھے اور رد کرتا ہے اسکو تصریح کرنا ابن عمر کی حدیث میں ساتھ اسکے کہ جب حضرت صلعم قوم ثمود کے مکانوں میں اترے تو وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور پہلے گذر چکی ہے حدیث ابن عمر کی احادیث الانبیاء میں (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم قوم ثمود کے ملک میں گذرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ انکے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا انپر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں پھر اپنے سر کو ڈھانکا اور جلد چلے یہانتک کہ نالی سے نکل گئے۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو قوم ثمود کی بابت فرمایا کہ نہ جاؤ ان لوگوں پر جنکو عذاب ہوا مگر یہ کہ تم وہاں سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں کہیں تم پر عذاب پڑے جیسا انپر پڑا **ف** مراد لام بیچ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معنے عن کے ہے اور حذف کیا گیا مقول لہم تاکہ عام ہو ہر سامع کو اور تقدیر یہ ہے قال لامتہ عن اصحاب الحجر یعنے فرمایا واسطے امت اپنی کے حجر والوں سے اور وہ قوم ثمود کی ہے نہ داخل ہو ان لوگوں پر جنکو عذاب ہوا یعنے قوم ثمود پر اور یہ ظاہر ہے اسمیں کوئی خفا نہیں (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمے کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور سو کہ حدیث اسکی متعلق ہیں ساتھ بقیہ قصہ تبوک کے **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ إِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم قضا حاجت کیواسطے

گئے یعنے اور حاجت سے فراغت کر کے آئے سو مین آپ پر پانی ڈالنے لگا کہا عروہ نے پہ نہین جانتا مین مغیرہ کو کہا مگر جنگ
تبوک مین یعنے یہ واقعہ جنگ تبوک کا ہے سو حضرت صلعم نے اپنا منہ دہویا اور اپنے دونو بازو دہونے لگے سو جبے
کی آستین آپ پر تنگ ہوئی یعنے اوپر نہ چڑہا سکے سو دونو بازو اسکے تلے سے نکالکر دہوئے پہر اپنے دونون
موزون پر مسح کیا **ف** اس حدیث کی شرح مسح موزے کے بیان مین گذر چکی ہے اور مین نے وہان بیان
کیا ہے جسنے اسکو بغیر تردد کے روایت کیا ہے اور واقع ہوا ہے نزدیک مسلم کے عروہ بن مغیرہ سے کہ مغیرہ
نے اسکو خبر دی کہ اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جنگ تبوک کیا پس ذکر کی حدیث مسح کی جیسے کہ
پہلے گذرا اور زیادہ کیا ہے مغیرہ نے سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آیا یہانتک کہ ہمنے لوگون کو پایا
کہ عبد الرحمن بن عوف کو امام بنایا ہے وہ اونکو نماز پڑہاتا ہے سو حضرت صلعم نے پچہلی رکعت پائی سو جب عبد الرحمن
نے سلام پہیری تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی باقی نماز پوری کرنے کو کہڑے ہو گئے سو لوگ اس سے گہبرائے
اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ کہا مغیرہ نے کہ مین نے چاہا کہ عبد الرحمان کو پیچہے ہٹاؤن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو چہوڑ دو **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ
حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ **ترجمہ** ابو حمید رض سے روایت
ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے آئے یہانتک کہ جب ہم نے مدینے پر جہانکا یعنے مدینہ
تلے سے نظر آیا تو فرمایا کہ یہہ مدینہ طابہ ہے پاک جگہہ ہے ناپاک کو رہنے نہین دیتا اور یہہ احد پہاڑ ہے جو ہمسے
محبت رکہتا ہے اور ہم اس سے محبت رکہتے ہین **ف** اس حدیث کی شرح زکوۃ اور جہاد مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا**
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ
مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ
حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے پہرے اور مدینے سے قریب
ہوئے سو فرمایا کہ مقرر مدینے مین کچہہ لوگ ہین کہ نہین چلے تم کوئی راہ اور نہین کاٹا تمنے کوئی نالا مگر کہ ثواب مین
وہ بہی تمہارے شریک ہوئے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت صلعم اور وے مدینے مین ہین فرمایا اور وے مدینے مین ہین
ناچاری نے انکو روکا **ف** اسکی شرح بہی جہاد مین گذر چکی ہے **کِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى**
كِسْرٰى وَقَيْصَرَ لکہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرف بادشاہ فارس اور روم کے **ف** اپر کسرے سے یہ وہ
بیٹا پرویز کا ہے اور پرویز بیٹا ہرمز کا ہے اور وہ بیٹا نوشیروان کا ہے اور وہ کسرے کبیر مشہور ہے اور بعض

کہتے ہیں کہ جسکی طرف حضرتؐ نے لکھا تھا وہ نوشیروان ہے اور اسمین نظر ہے واسطے دلیل اس چیز کے کہ آیندہ آتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ اسکا بیٹا زبانی اسکو قتل کریگا اور جسکو اسکی بیٹے نے قتل کیا تھا وہ کسرے بن پرویز بن ہرمز ہے اور کسرے فارس کے بادشاہ کا لقب ہے اور قیصر سے مراد ہرقل ہے اسکا حال کتاب کے ابتدا مین گذر چکا ہے حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط عبداللہ بن حذافہ کے ہاتھ کسرے یعنے فارس کے بادشاہ کیطرف بھیجا اور حکم کیا کہ اسکو بحرین کے حاکم (نائب کسرے) کے پاس پہنچا دے (سو انہی اسکو بحرین کے حاکم پاس پہنچایا) اور بحرین کے حاکم نے اسکو کسرے کے پاس پہنچایا سو جب کسرے نے حضرتؐ کا نامہ پڑہا تو اسکو پہاڑ ڈالا سو حضرتؐ نے اونپر یعنے کسرے اور اسکی فوج پر بددعا کی یہ کہ پارہ کیے جاوین تمام پارہ پارہ ہونا یعنے جدا جدا اور ٹکڑے کیے جاوین **ف** اور عبداللہ بن حذافہ کی حدیث مین ہے سو جب یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو حضرتؐ نے فرمایا الٰہی پارہ کر دے اسکی ملک کو اور باذان کسرے کی طرف سے یمن پر حاکم تہا اسنے اسکو لکہا کہ تو اپنے پاس سے دو مرد اس مرد کے پاس بہیج جو ملک عرب مین پیغمبری کا دعوے کرتا ہے سو باذان نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکہا اور اپنے پاس سے دو مرد حضرتؐ کے پاس بہیجے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی ساتھی یعنے اپنے سردار کو جاکر خبر پہنچاؤ کہ اس رات مین میرے رب نے اسکے بادشاہ کو مار ڈالا اور وہ منگل کی رات تہی جمادی الاولی کی دسوین کو ساتوین سال ہجری مین اور یہ کہ خدا نے اسکے بیٹے شیرویہ کو اسپر غالب کیا اسنے اسکو مار ڈالا اور زہری سے روایت ہی کہ مجھکو خبر پہونچی کہ کسرے نے باذان کو لکہا کہ مجھکو خبر پہنچی کہ قریش مین سے ایک مرد گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے سو تو اسکے پاس جا کر اس سے توبہ لے اگر توبہ کرلے تو فبہا ورنہ اسکا سر کاٹ کر میرے پاس بہیجدی سو جب باذان آپکے پاس پہنچا تو مسلمان ہوگیا اور جو فارس کے لوگ اسکے ساتھ تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے **تنبیہ** جزم کیا ہے ابن سعد نے ساتھ اسکے کہ بہیجنا ۔۔۔ عبداللہ بن حذافہ کا کسرے کی طرف ساتوین سال ہجرت مین تہا صلح کے زمانے مین یعنے جو صلح کہ حدیبیہ مین قرار پائی تہی اور بخاری کی کاریگری چاہتی ہے کہ وہ نوین سال ہجری مین تہا اسواسطے کہ ذکر کیا ہے اسکو بعد جنگ تبوک کے اور ذکر کی باب کے اخیر مین حدیث سائب کی کہ وہ حضرت صلعم کو ملا جبکہ آپ جنگ تبوک سے پہرے واسطے اشارت کے طرف اس چیز کے

کر مین سے ذکر کی اور البتہ ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ جب حضرت صلعم تبوک مین تھے تو آپ نے قیصر وغیرہ کو لکھا اور یہ غیر اس بار کے ہے کہ آپ نے دحیہ کے ساتھ اسکی طرف لکھا تھا سو اسطے کہ وہ صلح کے زمانے مین تھا جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے حدیث مین اور یہ ساتوین سال مین تھا اور واقع ہوا ہے نزدیک مسلم کے انس سے کہ لکھا حضرت نے طرف کسرے اور قیصر کے اور طرف ہر ظالم عنید کے اور روایت کی طبرانی نے حدیث مسور کی سے کہ حضرت صلعم اپنے اصحاب کیطرف نکلے سو فرمایا کہ خدا تعالے نے مجھکو ساری خلقت کیواسطے پیغمبر کرکے بھیجا سو میری طرف سے احکام الٰہی ادا کرو اور مجھپر اختلاف نہ کرو سو بھیجا عبداللہ بن حذافہ کو طرف کسرے کے اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی کے یمامہ مین اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی کے ہجر مین اور عمرو بن عاص کو طرف جیفر اور عباد کے جو دونو بیٹے جلندی کے ہین عمان مین اور دحیہ کو طرف قیصر کے اور شجاع بن وہب کو طرف ابن ابی شمر غسانی کی اور عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے سو پہرے کو سب حضرت صلعم کی وفات سی پہلے سوائے عمرو بن عاص کے اور یہ نجاشی اور ہے سوائے اس نجاشی کے جو مسلمان ہو گیا تہا (فتح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِيَ اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِ الْجَمَلِ فَاُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً **ترجمہ** ابی بکرہ رضی سے روایت ہے کہ البتہ نفع دیا مجکو خدا نے دن جنگ جمل کے ساتھ ایک بات کے جو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تہی بعد اسکے کہ قریب تہا کہ جنگ جمل والون مین ملون یعنے ساتھ حضرت عائشہ رضی کے اور انکے ساتھیون کے اور اونکے ساتھ ہو کر لڑون کہا ابو بکرہ رضی نے کہ جب حضرت صلعم کو خبر پہونچی کہ فارس والون نے کسرے کی بیٹی کو اپنے اوپر حاکم کیا ہے تو فرمایا کہ کبہی بہلا نہ ہوگا اس قوم کا جنہون نے اپنے کام پر عورت کو حاکم اور مالک کیا **ف** اس حدیث مین تقدیم اور تاخیر ہے اور تقدیر یہ ہے کہ نفع دیا مجھکو اللہ نے دن جنگ جمل کے ساتھ ایک بات کے جو مینے حضرت صلعم سے سنی تہی یعنے پہلے اس سے پس ایام متعلق ہے ساتھ نفعنے کے نہ ساتھ سمعت کے اسواسطے کہ ابو بکرہ نے اسکو قطعًا اس سے پہلے سنا تہا اور مراد ساتھ اونٹ والون کے وہ لشکر ہے جو عائشہ رضی کے ساتھ تہے اور اس قصے کا بیان کتاب الفتن مین آویگا اگر چاہا اللہ تعالے نے اور اسکا حاصل یہ ہے کہ جب حضرت عثمان بلوئیون کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور خلافت بیعت علی مرتضیٰ رضی کے ہاتھ پر ہوئی تو طلحہ اور زبیر مکے کیطرف نکلے سو دونون نے عائشہ رضی کو پایا اور حضرت عائشہ رضی نے حج کیا تہا سو جمع ہوئی رائے انکی اوپر متوجہ ہونے کے بصرے کیطرف اور بصرہ کی اس حال مین کہ بلاتے تہے لوگون کو طرف طلب کرنے قصاص عثمان رضی کے سو یہ خبر پہونچی علی مرتضیٰ رضی کو تو علی رضی انکی طرف نکلے پس واقع ہوئی لڑائی جمل کی اور اس جنگ کا نام جنگ جمل کہا گیا اور منسوب کیا گیا

طرف اونٹ کے جسپر حضرت عائشہ رضہ اس جنگ مین سوار ہوئی تہین اور وہ اسکے ہودج مین تہین لوگون کو اصلاح کیطرف بلاتی تہین اور قائل لما بلغ کا وہ ابوبکر رض ہے اور وہ تفسیر ہے واسطے قول اسکے کے بکلمۃ اور سمین اطلاق کلمہ کا ہے اوپر کلام کثیر کے اور یہ جو کہا کہ اونہون نے کسری کی بیٹی کو اپنے اوپر حاکم کیا تو کسری کی بیٹی کا نام بوران بنت شیرویہ بن کسرے بن پرویز ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ جب شیرویہ نے اپنے باپ کو مار ڈالا کما تقدم تو تہا باپ اسکا جبکہ اسنے پہچانا کہ اسکے بیٹے نے اسکے قتل کے واسطے حیلہ کیا ہے تو حیلہ کیا اسنے اپنے بیٹے کے قتل پر بعد مرنے اپنے کے تو اس نے اپنے بعض خزانون مین زہر تیار کر کے ایک شیشی مین ڈالدیا اور اسپر لکھدیا کہ یہ دوائی جماع کے واسطے اکسیر ہے جو اس قدر کہاوے اسکو اتنی مدت جماع کرنے طاقت حاصل ہو سو شیرویہ نے وہ لکہا ہوا پڑہا اسکو جماع کا بہت شوق تہا سو اوسنے وہ دوائی کہائی اور کہاتے ہی ہلاک ہو کر روانہ ہوا اور اپنے باپ کے بعد چہہ مہینے سے زیادہ زندہ نہ رہا سو جب وہ مرگیا تو اسنے اپنے پیچہے کوئی بہائی نہ چہوڑا اسواسطے کہ اسنے اپنے بہائیون کو پہلے ہی مار ڈالا تہا واسطے حرص کے ملک پر اور اسنے کوئی بیٹا بہی اپنے پیچہے نہ چہوڑا اور فارس والون نے مکروہ جانا کہ پادشاہی انکے گہر سے نکلے تو انہون نے شیرویہ کی بیٹی کو پادشاہ بنایا اور اسکا نام بوران تہا خطابی نے کہا اس حدیث مین ہے کہ عورت نہ پادشاہی کی والی ہوتی ہے اور نہ قضاء کی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت نہ خود اپنا نکاح کرے اور نہ کسی اور عورت کا نکاح کرے اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا اور یہ جو کہا کہ عورت پادشاہی اور قضا کی والی نہین ہوتی تو یہہ قول جمہور کا ہے اور جائز کہا ہے اسکو طبری نے اور یہ ایک روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ والی ہوتی ہے حکم کی اس چیز مین کہ جائز ہے اسمین گواہی عورتون کی اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجمے کے اس جہت سے ہے کہ وہ تتمہ ہے قصے کسرے کا جسنے حضرت صلعم کا خط پہاڑ ڈالا تہا سو تعین کیا اسپر خدا تعالے نے اسکے بیٹے کو سو اسنے اسکو قتل کیا پہر اسکے بہائی بہی مارے گئے یہانتک کہ پہونچی نوبت ساتہہ انکے طرف سردار بنانے عورت کے پہر رفتہ رفتہ انکا ملک برباد ہوا اور پادشاہی انکے ہاتہہ سے جاتی رہی اور پارہ پارہ کیے گئے جیسے حضرت صلعم نے بددعا دی تہی (فتح) اور خلاصہ مطلب ابو بکرہ کا یہہ ہے کہ جنگ جمل والے اصحاب حضرت عائشہ رضہ کو حاکم بنا کر انکے ساتہہ لڑتے تہے سو مین نے بہی چاہا کہ عائشہ رضہ کی ساتہہ ہو کر علی مرتضی رضہ سے لڑون جب مجہکو یہ حدیث یاد پڑی تو مینے عائشہ رضہ کا ساتہہ نہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن لوگون پر عورت حاکم ہو انکا کبہی بہلا نہین ہوتا یعنے جب عورت کا حاکم بنانا درست نہین تو مین عائشہ رضہ کو حاکم کیون مانون اور انکا ساتہہ کسواسطے دون

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اَذْكُرُ اني خرجت مع الْغِلْمَانِ اِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ **ترجمہ** سائب سے روایت ہے کہ مین یاد کرتا ہون کہ مین لڑکون کے ساتھ ثنیۃ الوداع کے ٹیلے کیطرف نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملنے کو **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ اَذْكُرُ اَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ **ترجمہ** سائب سے روایت ہے کہ مین یاد کرتا ہون کہ مین لڑکون کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملنے کو نکلا ثنیۃ الوداع تک آپکو جنگ تبوک سے آتے وقت **ف** یہ دونو روایتین ایک حدیث ہے اور داؤدی نے اسکا انکار کیا ہے اور پیروی کی اسکی ابن قیم نے پس کہا کہ ثنیۃ الوداع مکے کیطرف مین ہے تبوک کیطرف مین نہین بلکہ اسکے مقابلے ہے مانند مشرق اور مغرب کے مگر یہ کہ اسطرف کوئی اور ثنیہ ہوگی اور ثنیہ اسچیز کو کہتے ہین جو زمین سے اونچی ہو مانند ٹیلے اور پہاڑی کے اور بعضے کہتے ہین کہ ثنیہ پہاڑ کی راہ ہے مین کہتا ہون کہ ثنیۃ الوداع کا مکے کیطرف ہونا اسکو مانع نہین کہ ہو نکلنا مسافر کا طرف شام کے اسکی طرف سے اور یہ بات ظاہر ہے جیسا کہ مکے مین داخل ہونا ایک ثنیہ سے ہے اور نکلنا اور ثنیہ سے ہے اور دونون پہنچتے ہین طرف ایک راہ کی **تنبیہ** بیچ وارد کرنے اس حدیث کے اخیر مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ بھیجنا نامو نکا طرف بادشاہون کے جنگ تبوک کے سال مین تھا ولیکن یہ نہین دفع کرتا شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ حضرت صلعم نے صلح کے دنون مین بادشاہون کو نامے لکھے مانند قیصر کے اور تطبیق دونو قول کے درمیان یہ ہے کہ حضرت صلعم نے قیصر یعنے روم کے بادشاہ کو دو بار لکھا اور واقع ہوئی ہے تصریح ساتھ اس دوسری بار کے بیچ مسند احمد کے اور لکھا حضرت صلعم نے اس نجاشی کو جو مسلمان ہوا تھا اور جب وہ مرگیا تو حضرت صلعم نے اسکا جنازہ پڑھا پھر لکھا اس نجاشی کو جو اسکے بعد اسکا وارث اور قائم مقام ہوا اور وہ کافر تھا اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ظالم کی طرف لکھا اسکو اللہ کیطرف بلاتے تھے اور ان مین سے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کا نام لیا اور یہ وہ نجاشی نہین جو مسلمان ہوگیا تھا (فتح) **بَابُ** مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ باب ہے بیان مین حضرت صلعم کی بیماری اور وفات کے اور خدا تعالے نے فرمایا کہ مقرر تو مرجاوے گا اور وہ بھی مرجاوینگے پھر تم قیامت کے دن خدا تعالے کے پاس جھگڑو گے **ف** مناسب اس آیت کی ساتھ اس باب کے آیندہ آویگی احادیث مین وہ چیز جو مذکور ہوئی جو دلالت کرتی ہے اور جنس بیماری حضرت صلعم کی کے کما سیاتی اور ابتدا شروع ہونا بیماری کا پس تھا میمونہ کے گھر اور ذکر کیا ہے خطابی نے کہ سوموار کے دن آپکو بیماری شروع ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ ہفتے کے دن اور حاکم نے کہا کہ بدھ کے دن اور حضرت صلعم کی بیماری کی مدت مین اختلاف ہے اکثر علماء اسپر ہین کہ حضرت صلعم تیرہ دن بیمار رہے اور بعضے ایک دن زیادہ کہتے

ہین اور بعضے کم کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ دس دن بیمار رہے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے سلیمان تیمی نے اپنے مغازی ہین اور سب کا اتفاق ہے اسپر کہ حضرت صلعم کی وفات پیر کے دن ہوئی ربیع الاول ہین اور قریب ہے کہ اسپر اجماع ہو لیکن بزار نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم رمضان کی گیارہوین کو فوت ہوئی پھر ابن اسحق اور جمہور کے نزدیک ہے کہ حضرت ص ربیع الاول کی بارہوین کو فوت ہوئے اور موسی بن عقبہ وغیرہ کے نزدیک کہ حضرت صلعم ربیع الاول کے چاند چڑہے فوت ہوئے اور ابی مخیف وغیرہ کے نزدیک ہے کہ ربیع الاول کی دوسری کو فوت ہوئے اور اسی پر اعتماد ہے اور ترجیح دی اسکو سہیلی نے پھر بخاری نے اس باب مین تیس حدیثین ذکر کین ہین (فتح) وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے اپنی اس بیماری مین فرمایا جس مین آپکا انتقال ہوا کہ اے عائشہ مین ہمیشہ اس کہانے کی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کہایا تہا سو یہ وقت اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ کا ٹوٹنا اسی زہر سے **ف** ہمیشہ اس کہانے کی تکلیف پاتا ہون یعنی اپنے پیٹ مین بسبب اس کہانے کے اور حاکم نے ام مبشر سے روایت کی ہے کہ مین نے کہا یا حضرت ص آپ اپنے نفس کو کس چیز کی تہمت لگاتے ہین یعنے یہ بیماری کی شدت آپکو کس سبب سے ہے سو مین نہین تہمت لگاتی اپنے بیٹے کو مگر اس کہانے کی جو اسنے خیبر مین کہایا تہا اور اسکا بیٹا بشر مر گیا تہا حضرت صلعم نے فرمایا اور مین بہی اپنی جان کو اسی کہانے کی تہمت لگاتا ہون اور یہ میری رگ جان کے ٹوٹنے کا وقت ہے اور روایت کی ابن سعد نے ساتھ اسانید متعددہ کے اس بکری کے قصے مین جسمین آپ کے واسطے زہر ملایا گیا تہا پس اسکے آخر مین کہا اور حضرت صلعم اسکے بعد تین برس زندہ رہے یہانتک کہ آپکو وہ بیماری ہوئی جسمین آپ کا انتقال ہوا ابہر وہ رگ ہے جو دل سے جڑی ہوئی ہے جب ٹوٹ جاتی ہے تو آدمی مر جاتا ہے (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ ترجمہ ام الفضل ابن عباس رض کی ماں سے روایت ہے کہ مین نے حضرت ص سے سنا کہ مغرب کی نماز مین سورہ مرسلات پڑہتے تہے پہر اسکے بعد حضرت ص نے ہمکو نماز نہین پڑہائی یہانتک کہ خدا نے آپکی روح قبض کی **ف** اس حدیث کی شرح نماز مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ

ف حضرت صلعم [illegible] ربیع الاول کی دوسری [illegible]

مِنْ حَیْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِیَّاهُ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض اسکو اپنے نزدیک بٹہلایا کرتے تھے تو عبدالرحمن رض بن عوف نے اس سے کہا مثل اسکی ہمارے بھی بیٹے ہین یعنے پس تم انکو اپنے پاس کیون نہین بٹہلاتے تو عمر فاروق رض نے کہا کہ وہ اس جہت سے ہے کہ تو جانتا ہے یعنے وہ اہل علم ہے تو عمر فاروق رض نے ابن عباس رض سے اس آیت کی تفسیر پوچھی جبکہ آوے مدد اللہ کی اور فتح یعنے اس سے کیا مراد ہے ابن عباس رض نے کہا کہ حضرت صلعم کی وفات مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو معلوم کروائی یعنے خدا تعالیٰ نے حضرت صلعم کو اس آیت کے ساتھ معلوم کروا دیا کہ تمہاری موت قریب ہے تو عمر فاروق رض نے کہا جو تو جانتا ہے سو ہی مین جانتا ہون **ف** اس حدیث کی شرح غزوۂ فتح مین گذر چکی ہے اور زیادہ شرح کتاب التفسیر مین آویگی اور پہلے گذر چکا ہے حجۃ الوداع مین ابن عمر کی حدیث سے کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ تشریق کے دنون مین اتری حجۃ الوداع مین اور طبرانی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جب یہ سورہ اتری تو حضرت صلعم نے آخرت کے کام مین نہایت کوشش شروع کی اور نیز طبرانی نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ جب یہ سورہ اتری تو حضرت صلعم نے جبرائیل ع سے کہا کہ تو نے مجھکو میرے مرنے کی خبر دی تو جبرائیل ع نے آپ سے کہا کہ آخرت بہتر ہے تجھکو دنیا سے (فتح)

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا یَرُدُّوْنَ عَنْهُ فَقَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِیْ اِلَیْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِیْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَنَسِیْتُهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہا یہ دن جمعرات کا ہے اور کیا عجب تہا دن جمعرات کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہو فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھدون کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بہکو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین آپسمین جھگڑا کیا یعنے بعضون نے کہا لاؤ اور بعضون نے کہا کچھ ضرورت نہین اور لائق نہین پیغمبر کے پاس جھگڑا سو اصحاب نے کہا کیا حال ہے حضرت صلعم کا کیا درد سے زبان قابو مین نہین رہی اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہر تحقیق کرو یعنی حضرت صلعم سے یہ بات تحقیق کرنے لگے یا رد کرنے لگے قول مذکور کو (یعنے حضرت صلعم کی زبان مبارک قابو مین نہین رہی) اسکے قائل پر سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجھکو نہ چھیڑو جسمین کہ مین اب مشغول ہون بہتر ہے اس سے جسکو تم چاہتے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو تین چیز کی وصیت کی فرمایا نکال دیجیو مشرکین کو عرب

ما پوسے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جسطرح کہ مین انکو انعام دیتا اور تیسری چیز سے حضرت صلعم چپ رہے یا کہ اسکو فرمایا مگر مین بہول گیا **ف** یہ جو کہا کہ کیا تہا دن جمعرات کا تو استعمال کیا جاتا ہے یہ کلمہ وقت ارادے بڑا جاننے امر کے شدت مین اور تعجب کرنے کے اس سے اور جہاد مین اتنا زیادہ کیا ہے پہر ابن عباس رض رونے لگے یہانتک کہ انکے آنسو سے کنکر تر ہو گئے اور رونا ابن عباس کا احتمال ہے کہ اسوجہ سے ہو کہ انکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت یاد آئی سو انکو غم تازہ ہوا ہو اور احتمال ہے کہ جڑی ہو ساتہہ اوسکے وہ چیز کہ فوت ہوئی انکے اعتقاد مین خیر سے جو حاصل ہوتی اگر یہہ نوشتہ لکہتے اسیواسطے بولا دوسری روایت مین کہ یہ مصیبت ہی پہر اس مین مبالغہ کیا سکو کہا تمام مصیبت اور پہلے گذر چکا ہے جواب اس شخص سے کہ باز رہا اس سے مانند عمرؓ کی اور یہہ جو کہا کہ جب حضرت صلعم کو بیماری کی شدت ہوئی تو جہاد مین اتنا زیادہ ہے پنجشنبہ کے دن اور یہہ تائید کرتا ہے اسکی کہ حضرت صلعم کی بیماری کا ابتدا اس سے پہلے ہوا تہا اور واقع ہوا ہے دوسری روایت مین کہ حضرت صلعم کو موت حاضر ہوئی اور یہہ لفظ بطور مجاز کے بولا گیا اسواسطے کہ حضرت صلعم اسکے بعد پیر کے دن تک زندہ رہے اور مراد نوشتہ لکہنے سے بعضے کہتے ہین کہ خلیفے کا معین کرنا تہا کہ آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا اور لفظ اہجر مین بہت گفتگو ہے اور راجح یہ ہے کہ اہجر فعل ماضی ہے ساتہہ اثبات ہمزہ استفہام کے اوسکے اول مین اور مراد ساتہہ اسکے ہجگہہ وہ چیز ہے جو واقع ہوتی ہے کلام بیمار کی سے بغیر جوڑ اور ربط کے اور نہین اعتبار کیا جاتا ساتہہ اوسکے واسطے نہ ہونے فائدہ اوسکے کے اور واقع ہونا اسکا حضرت صلعم سے محال ہے اسواسطے کہ حضرت صلعم معصوم ہین حالت صحت مین اور بیماری مین واسطے دلیل اس آیت کے وما ینطق عن الہوے اور واسطے قول حضرت صلعم کے کہ مین نہین کہتا حالت غضب اور رضا مین مگر حق اور جب یہہ معلوم ہوا تو سوائے اسکے کچہہ نہین کہ کہا اسکو اس شخص نے کہ کہا واسطے انکار کے اس شخص پر جسنے توقف کیا بیچ بجا لانے حکم حضرت صلعم کے ساتہہ حاضر کرنے کاغذ اور دوات کی پس گویا کہ اسنے کہا کہ تو کسطرح توقف کرتا ہے کیا تو گمان کرتا ہے کہ وہ اور لوگون کی طرح اپنی بیماری مین بے فائدہ کلام کرتے ہین آپکا حکم بجالا اور جو طلب کرتے ہین حاضر کر اسواسطے کہ وہ نہین کہتے ہین مگر حق کہا قرطبی نے یہہ خوب جواب ہے کہا اور احتمال ہے کہ کہا ہو یہہ بعض نے واسطے شک کے کہ عارض ہوا واسطے اوسکے لیکن یہ بعید ہے اسواسطے کہ باقی اصحاب نے اسپر انکار نہ کیا باوجودیکہ وے اصحاب کبار مین سے تہے اور اگر اسپر انکار کرتے تو منقول ہوتا اور احتمال ہے کہ جسنے یہ کہا دہشت اور حیرت سے صادر ہوا ہو جیسے کہ پہونچا بہت اصحاب کو ان مین سے وقت فوت ہونے حضرت صلعم کے اور اسکے غیر نے کہا احتمال ہے کہ مراد قائل کی یہہ ہو کہ آپکو درد سخت ہے پس بولا لازم کو اور ارادہ کیا ملزوم کو اسواسطے کہ جو ہذیان کہ بیماری کے واسطے واقع ہوتا ہے شدت دردسے پیدا ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ اہجر فعل ماضی ہو اور مفعول محذوف ہو یعنے آپنے زندگی کو چہوڑا اور ذکر کیا اسکو ساتہہ لفظ ماضی کے واسطے مبالغہ کے بسبب دیکہنے نشانیون موت کے مین کہتا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے رضی ہوئی اور یہ حدیث نہین مخالف ہے اس حدیث کو جو اس سے پہلے گذری کہ
انکا سر مبارک عائشہ رضہ کی ران پر تھا سو اسطرح کہ وہ محمول ہے کہ عائشہ رضہ نے اسکو اپنی ران سے اپنی سینے کیطرف
اوٹھایا اور یہ حدیث معارض ہے اس حدیث کو جو روایت کی ہے حاکم اور ابن سعد نے کئی طریق سے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور انکا سر مبارک علی مرتضی رضہ کی گود مین تھا اور اس حدیث کا کوئی طریق شیعہ راوی سے خالی
نہین اسکے ہر طریق مین کوئی نہ کوئی راوی شیعہ موجود ہے پس نہین التفات کیا جاتا طرف انکے (فتح) مترجم کہتا ہے
اس حدیث کے کل طریقون اور راویون کا حال مفصل طور سے فتح الباری مین موجود ہے جو چاہے اسکا مطالعہ کرے
حدثنی حبان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ
اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ
بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ طفقت انفث علی نفسہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح
بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب
بیمار ہوتے تو اپنی جان پر معوذات کے ساتھ دم کرتے اور مسح کرتے دم سے ساتھ ہاتھ اپنے کے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مرض الموت سے بیمار ہوئے تو مین آپکے بدن مبارک پر معوذات سے دم کرنی لگی جنکے ساتھ آپ دم کرتے تھے اور مسح کرتی
تھی مین ساتھ ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دم سے ف یعنے مین آپکے ہاتھ مین دم کرکے اسکو آپکے
بدن پر پھیرتی تھی۔ نفث کے معنے ہین دم کیا بغیر تھوک کے یا ساتھ ہلکی تھوک کے اور جو کہا ساتھ معوذات کے یعنے پڑھکر
اسکو اس حال مین کہ مسح کرتے تھے اپنے بدن کو وقت پڑھنے اوسکے اور طب مین آویگا قول معمر کا بعد اس حدیث کے کہ پوچھا مین
نے زہری سے کہ کہ کسطرح دم کرے کہا آپ نے دونون ہاتھ پر دم کرے پھر دونو ہاتھ سے اپنا منہ ملے اور فضائل
قرآن مین ہے کہ جب آپ اپنے بستر پر ٹھکانا پکڑتے تو اپنے دونو ہاتھ جمع کرتے انپر دم کرتے پھر پڑھتے قل ہو اللہ احد
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور مراد ساتھ معوذات کے یہ تینون سورتین ہین اور سب کو معوذات
بطور تغلیب کے کہا گیا اور اسی قول پر اعتماد ہے اور یہ جو کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے مسح
کرتی تھی تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مین آپ کے ہاتھ سے آپ پر دم کرتی تھی اسواسطے کہ انکا ہاتھ بہت با
برکت تھا (فتح) حدثنا معلی بن اسد قال حدثنا عبد العزیز بن مختار قال حدثنا ہشام
ابن عروۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر ان عائشۃ اخبرتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصغت
الیہ قبل ان یموت وہو مسند الی ظہرہ یقول اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق ترجمہ عائشہ رضہ
سے روایت ہے کہ اسنے حضرت سے سنا اور آپکی طرف کان لگائے آپکے فوت ہونے سے پہلے اور حالانکہ آپ اپنی پیٹھ
کو مجھ سے تکیہ دیے تھے کہتے تھے الہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو بلند مرتبے کے رفیق مین یعنے مجھکو رفیق

القبض ورأسه على فخذ عائشة غشي عليه فلما أفاق شخص بصره نحو سقف البيت ثم قال
اللهم في الرفيق الأعلى فقلت إذا لا يجاورنا فعرفت أنه حديثه الذي كان يحدثنا وهو
صحيح ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحت کی حالت مین فرماتے تہے تحقیق شان
یہ ہے کہ کبھی کوئی پیغمبر نہین مرتا یہانتک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھہ لیتا پہر مرنے جینے مین اختیار
دیا جاتا ہے پہر جب حضرت صلعم بیمار ہوئی اور آپکی موت قریب ہوئی اور آپکا سر عائشہ رضہ کی ران پر تہا تو آپ کو
غش آیا پہر جب ہوش مین آئے تو آپکی آنکھہ گہر کے چہت کیطرف لگ گئی پہر فرمایا الہی عالی رتبے کے رفیقون
کی رفاقت چاہتا ہون سو مینے کہا کہ اب ہمارے پاس نہین رہین گے سو مین نے پہچانا کہ یہ ہی حدیث ہے جو آپ ہمسے حالت
صحت مین بیان کرتے تہے یعنے نہین مرتا کوئی پیغمبر مگر کہ اوسکو مرنے جینے مین اختیار دیا جاتا ہے ف یہ اختیار
دنیا واسطے عزت پیغمبرون کے ہے ورنہ جو کچہہ حکم ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور پیغمبر وہی اختیار کرتے ہین حدثنا
محمد قال حدثنا عفان عن صخر بن جويرية عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة
دخل عبد الرحمن بن أبي بكر على النبي صلى الله عليه وسلم وأنا مسندته إلى صدري ومع عبد
الرحمن سواك رطب يستن به فأبده رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره استن استنانا قط
أحسن منه فما عدا أن فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يده أو إصبعه ثم قال في
الرفيق الأعلى ثلاثا ثم قضى وكانت تقول مات بين حاقنتي وذاقنتي ترجمہ عائشہ رضہ
روایت ہے کہ عبدالرحمن ابوبکر کے بیٹے میرے بہائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اندر آئے اور مینے آپکو اپنے
سینے سے تکیہ دیا اور عبدالرحمن کے پاس ایک مسواک تر تہی کہ اُسکے ساتھہ مسواک کرتا تہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اوسکو دیر تک دیکھا اور مینے معلوم کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کو چاہتے ہین سو مینے
مسواک لی اور اوسکو منہ مین چبا کر جہاڑا اور پانی سے پاک صاف کیا پہر مینے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے ساتھہ مسواک کی سو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھا کہ اس
سے بہتر کبھی مسواک کی ہو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک سے فارغ ہوتے ہی مگر اپنے ہاتھہ یا انگلی کو اٹھایا پہر تین
بار فرمایا عالی رتبے کے رفیق کا ساتھہ چاہتا ہون پہر فوت ہوئی اور عائشہ رضہ کہتی تہین کہ فوت ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ہنسلی اور ٹہوڑی کے درمیان ف اور ایک روایت مین عائشہ رضہ سے کہ فوت ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گہر مین اور میری باری مین اور درمیان سحر اور نحر میرے کے یعنے میرے سینے اور ہنسلی کے
درمیان اور یہ کہ جمع کیا خدا تعالی نے میرے تہوک اور آپکی تہوک کو وقت فوت ہونے آپکی دنیا کے پچہلے دن مین اور مراد
یہ ہے کہ فوت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا سر مبارک عائشہ رضہ کی ہنسلی اور سینے کے درمیان تہا اور

م فأخذت السواك فقضمته ونفضته وطيبته ثم دفعته إلى النبي صلعم فاستن به فما رأيت رسول الله صلعم

کرتی تھی تو ہمین تصریح کی عائشہ رضہ نے اس روایت مین کہ کس شخص سے سنا کرتی تھی اور اگلی روایت مین اسکو ساتھہ
تصریح کی زہری کے طریق سے اسنے روایت کی عروہ سے اسنے عائشہ رضہ سے کہتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
حالت صحت مین کہ نہین مرتا کوئی پیغمبر کبھی یہانتک کہ دیکھے ٹھکانا اپنا بہشت مین پھر اسکو اختیار دیا جاوے اور
احمد نے ابی مویہبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے مجھہ سے فرمایا کہ مجھکو زمین اور خلد کے خزانون کی کنجیان دیگئین
پھر بہشت کی سو مجکو اختیار دیا گیا درمیان اسکے اور درمیان ملاقات اپنے رب کے اور بہشت کے سو مین نے اختیار کیا خدا
تعالے کے ملنے اور بہشت کو اور عبدالرزاق کے نزدیک مرسل روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
مجھکو اختیار دیا درمیان اسکے کہ زندہ رہون یہانتک کہ دیکھون جو میری امت پر فتح ہوگا اور درمیان جلدی کرنے
کے سو مین نے جلدی اختیار کی اور یہ جو فرمایا ساتھہ ان لوگون کے جنپر خدا تعالے نے انعام کیا تو احمد کی روایت
مین اتنا زیادہ ہے پیغمبرون سے اور صدیقون اور شہیدون سے خدا تعالے کے قول رفیقا تک اور ظاہر یہ ہے
کہ رفیق مکان کا نام ہے کہ حاصل ہوتی ہے اس مین رفاقت ساتھہ پیغمبرون وغیرہ مذکورین کے اور کہا جوہری نے
کہ مراد رفیق اعلے سے بہشت ہے اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ رفیق اعلے
بہشت ہے اور نکتہ اس کلمے کے مفرد لانے مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ بہشتی بہشت مین داخل ہونگے ایک مرد کے
دل پر اور معنے ہونے اسکے رفیق مدد کرنی ایک دوسرے کی ہے خدا کی بندگی پر اور نرمی کرنی بعض کی ساتھہ بعض کے
اور ان حدیثون مین رد ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ رفیق کا لفظ راوی کی تغیر ہے ٹھیک رفیع ہے جو آسمان کا ایک
نام ہے یعنے اگر رفیع ہوتا تو ان حدیثون مین رفیق کا لفظ نہ بولا جاتا کہا سہیلی نے حکمت بیچ ختم ہونے کلام حضرت
کے ساتھہ اس کلمے کے یہہ ہے کہ وہ شامل ہے توحید کو اور ذکر بالقلب کو تاکہ مستفاد ہو اس سے رخصت واسطے غیر اسکے اور
یہ کہ نہین شرط ہے کہ ہو ذکر ساتھہ زبان کے اس واسطے کہ بعض لوگون کو کبھی کوئی چیز بولنے سے مانع ہوتی ہے
پس نہین ضرر کرتی اسکو جبکہ اسکا دل ذکر سے تازہ ہو تنبیہ کہا سہیلی کہ مین نے واقدی کی بعض کتابون مین پایا
کہ پہلے پہل حضرت صلعم نے جس کلمے کے ساتھہ کلام کیا شیرخوارگی کی حالت مین اللہ اکبر ہے اور سب سے پچھلا کلمہ
جسکے ساتھہ کلام کیا الرفیق الاعلے ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي
الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہوئے
تو فرمانے لگے مین رفیق اعلے مین داخل ہونا چاہتا ہون حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ
يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ

کرتے تہے اور اسنے مجہسے اس سال مین دو بار دور کیا ہے اور مین نہین گمان کرتا اسکو مگر یہ کہ میری موت حاضر ہوگی
اور مقرر تو میرے سارے اہل بیت مین سے مجہکو پہلے ملے گی اور یہ جو کہا ما رایت کالیوم فرحا تو اسکے معنے یہ ہین ما رایت
کفرح الیوم فرحا یعنے نہین دیکہی مین نے آج کی خوشی جیسی کوئی خوشی یا نہین دیکہی مین نے کوئی خوشی مانند
اس خوشی کے جو مین نے آج دیکہی اور قول اوس کا حتے توفی متعلق ہے ساتہ محذوف کے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ
پس نہ کہی فاطمہ نے واسطے میرے کچہہ چیز یہانتک کہ حضرت صلعم فوت ہوئے اور عروہ نے اس سبب یادتی کو چہوڑ دیا ہے
پس کہا اسنے اپنی روایت مین بعد قول اپنے کے کہ پس ہم نہین سمجہے ہمنے اس سے یہہ حال پوچہا سو فاطمہ نے کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے کان مین کہا کہ اپکا اس بیماری مین انتقال ہوگا اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد
ہو اور تائید کرتا ہے اسکی جزم کرنا عروہ کی روایت مین ساتہہ اسکے کہ اپکا اس بیماری مین انتقال ہوگا برخلاف روایت
مسروق کے کہ اس مین ہے کہ گمان کیا اسکو حضرت صلعم نے ساتہہ طریق استنباط کے اسچیز سے کہ ذکر کیا اوسکو واسطے
کے دور کرنیسے اور کبہی کہا جاتا ہے کہ نہین ہے مخالفت درمیان دونون حدیثون کے مگر ساتہہ زیادتی کے اور
نہین منع ہے یہ کہ ہو خبر دینی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتہہ اسکے کہ وہ سب سے پہلے آپکو ملین گی سبب
واسطے رونے اُنکے کے یا ہنسنے اُنکے کے یکبارگی ساتہہ دونو اعتبار کے پس ذکر کی ہر راوی نے وہ چیز کہ نہین ذکر کی
دوسرے نے اور تحقیق روایت کی ہو نسائی نے عائشہ رض سے یہہ سبب ہونیکے ....
کہ آپکا انتقال ہوگا اور دوسرے دونو امر مین اور اسحدیث مین خبر دینا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ساتہہ
اسچیز کے کہ آیندہ واقع ہوگی پس واقع ہوئی جیسے کہ آپنے فرمایا تہا اسواسطے کہ اتفاق ہے سب کا اسپر کہ حضرت
کے بعد آپکے اہل بیت مین سب سے پہلے فاطمہ فوت ہوئین (فتح) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا
غندر قال حدثنا شعبة عن سعد عن عروة عن عائشة قالت كنت اسمع انه لا يموت نبي حتى يخير
بين الدنيا والاخرة فسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه واخذته
بحة يقول مع الذين انعم الله عليهم الاية فظننت انه خير ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین
سنا کرتی تہی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مرتا کوئی پیغمبر یہانتک کہ اسکو دنیا اور آخرت کی درمیان اختیار دیا جاوے
سو مین نے حضرت صلعم سے سنا اپنی مرض الموت مین فرماتے تہے اور حالانکہ آپکو کوئی چیز حلق مین اٹکی ....
جسکے سبب سے آپکی آواز بہاری ہوئی فرماتے تہے ساتہہ اونکے جنپر خدا تعالے نے انعام کیا سو مین نے گمان
کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار ملا ہے ف وارد کیا ہے اسکو بخاری نے ساتہہ طریق عام کے
کے مختصر اور پوری ساتہہ طریق نازل کے پہر وارد کیا اسکو بہت پوری زہری کے طریق سے اونہون روایت کیا
عروہ سے پس پہلی روایت نازل ہے اور دوسری روایت مسلم کی طریق سے عالی ہے اور یہہ جو کہا کہ مین سنا

اصحاب اختلاف اور شور نہ کرتے تا کہ حضرت صلعم کچھ لکھتے پس تھے ابن عباس طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر رض وغیرہ نے

حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو بلایا اپنی پاس بیماری مین جسمین آپکا انتقال ہوا اوس نے کان مین کچھ بات کی سو فاطمہ رض رو دی لگین پھر انکو بلا کر کان مین کچھ بات کی سو ہنسنے لگین سو ہمنے فاطمہ رض سے اسکا حال پوچھا تو انہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے کان مین بات کہی کہ آپکا انتقال ہوگا اس بیماری مین جسمین آپکا انتقال ہوا سو مین روئی پھر حضرت صلعم نے مجھسے کان مین بات کی سو مجھکو خبر دی کہ آپکے گھر والون مین سے مین پہلے آپکے پیچھے جاؤنگی یعنے اُن مین سب سے پہلے مین ہی مرونگی سو مین ہنسی **ف** مسروق کی روایت مین عائشہ رض سے اس حدیث کی اول اتنا زیادہ ہے کہ سامنے آئین حضرت کے فاطمہ رض چلتین انکی چال حضرت صلعم کی چال کی مانند تھی سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ خوش ہو میری بیٹی کو پھر اونکو اپنے داہنے یا بائین بٹھلایا پھر اسنے چپکی بات کی اور ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ مین عائشہ سے روایت ہے کہ جب فاطمہ حضرت صلعم کے پاس آتی تہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے واسطے اٹھتے تھے اور انکو چومتے تھے اور انکو اپنے پاس بٹھلاتے تھے اور حضرت صلعم اونکے پاس جاتے تھے تو وہ بھی اسیطرح کرتی تہین سو جب حضرت صلعم بیمار ہوئے تو فاطمہ رض آپکے پاس آئین اور جھک کر آپکو چومنے لگین اور اتفاق ہے دونون روایتون کا اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو انسے پہلی بار کان مین بات کی تھی وہ یہہ تھی کہ آپکا اس بیماری مین انتقال ہوگا اور اختلاف ہے کہ دوسری بار چپکی کیا کہا جس سے وہ ہنسین سو عروہ کی روایت مین ہے کہ آپنے انکو خبر دی تھی کہ آپکے اہل بیت مین سے وہ آپکو پہلے ملین گی اور مسروق کی روایت مین ہے کہ آپنے انکو خبر دی تھی کہ وہ بہشتی عورتون کی سردار ہین اور راجح یہہ ہے کہ آپنے دوسری بار دونو باتین کہین اسواسطے کہ مسروق کی حدیث شامل ہے زیادتیون پر جو عروہ کی حدیث مین نہین اور وہ ثقات ضابطین سے ہے پس اس قسم سے کہ زیادہ کیا ہے مسروق نے عائشہ کا یہہ قول ہے فقلت ما رأيت كاليوم فرحا أقرب من حزن فسألتها عن ذلك فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى توفي یعنے سو مین نے کہا کہ نہین دیکھی مین نے آج جیسی خوشی قریب تر غم سے سو مین نے فاطمہ رض سے یہہ حال پوچھا سو اسنے کہا کہ مین حضرت صلعم کا بھید ظاہر نہین کرونگی یہانتک کہ حضرت صلعم فوت ہوئے پھر مین نے اس سے پوچھا اونسے کہا حضرت صلعم نے مجھسے کان مین کہا کہ جبرائیل مجھسے ہر سال قرآن کا دور ایک بار

دلالت کرتا ہے اسپر کہ جس چیز کے لکہنے کا حضرت ؐ نے ارادہ کیا تہا وہ امر واجب نہ تہا اسواسطے کہ اگر وہ اس قسم سے
ہوتا جسکے پہنچانے کا اُنکو حکم ہوا تو اسکو نہ چہوڑتے واسطے واقع ہونے اختلاف اونکے کے اور البتہ عقاب کرتا اللہ اس شخص
کو جو اُسکے حکم پہنچانے کے درمیان مانع ہوا اور البتہ پہنچاتے اسکو واسطے اونکے ساتہہ لفظ کے جیسے کہ وصیت کی انکو
ساتہہ نکالنے مشرکین کے عرب کے ٹاپو سے اور سوائے اسکے اور البتہ اسکے بعد کئی دن زندہ رہے اور صحابہ نے کئی
چیزین آپ سے زبانی یاد کین پس احتمال ہے کہ ہو مجموع انکا وہ چیز جسکے لکہنے کا ارادہ کیا اور یہ جو فرمایا جیسے کہ مین
انکو انعام دیا کرتا تہا یعنے قریب اسکے اور تہا انعام ایک کا حضرت صلعم کے زمانے مین ایک اوقیہ چاندی کا اور
اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور یہ جو کہا کہ تیسرے سے چپ رہے تو اسکا قائل ابن عیینہ راوی ہے کہا داودی
نے کہ مراد ساتہہ تیسری چیز کے قرآن کے ساتہہ وصیت ہے اور کہا مہلب نے کہ مراد ساتہہ اسکے اسامہ کے لشکر کا سامان
درست کرنا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ میری قبر کو بت نہ ٹہراؤ اور احتمال ہے کہ ہو وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے انس رض
کی حدیث مین قول حضرت ؐ کے سے نماز او جنکی تم مالک ہو (فتح) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا
اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ
وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَیْتِ فَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ قَرِّبُوْا یَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَكَانَ یَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الرَّزِیَّةَ كُلَّ
الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ اَنْ یَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ
وَلَغَطِهِمْ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت حاضر ہوئی اور گہر مین
بہت مرد تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمکو نوشتہ لکہدون کہ تم اس تحریر کے بعد کبہی نہ
بہٹکو بعضون نے کہا کہ حضرت ؐ پر درد غالب ہے یعنے لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے
ہمکو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہے سو گہر والون نے اختلاف کیا اور آپسمین جہگڑنے لگے سو ان مین سے بعضے
کہتے تہے کہ لاؤ تمہارے واسطے نوشتہ لکہہ دین تاکہ تم اس تحریر کے بعد کبہی نہ بہٹکو اور بعضے اسکے سوائے کچہہ اور
کہتے تہے کہ لکہنا کچہہ ضرور نہین سو جب انہون نے بیفائدہ کلام اور اختلاف بہت کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اُٹہو میرے پاس سے کہا عبید اللہ نے سو تہے ابن عباس رض کہتے کہ البتہ مصیبت تمام مصیبت
جب ہے جسنے حضرت صلعم کو اس نوشتہ کے لکہنے سے روکا بسبب اختلاف اور شور کرنے اونکے کے یعنے کاتب کے

اگر اس قسم سے ہوتے تو حضرت اسکو انکے اختلاف کی سبب سے نہ چہوڑتے اور نہیں معارض ہے اسکو قول ابن عباس رض
کا کہ مصیبت تمام مصیبت وہ چیز ہے کہ حضرت صلعم کو لکہنے سے روکا اسواسطے کہ عمر فاروق قطعًا اس سے زیادہ تر فقیہ تہے
اور کہا خطابی نے کہ نہیں وہم کیا عمر رض نے غلطی کا اس چیز مین کہ حضرت صلعم اوسکو لکہنا چاہتے تہے بلکہ باز رہنا انکا
محمول ہے اسپر کہ جب دیکہی عمر رض نے وہ چیز کہ حضرت صلعم اسمین تہے شدت درد سے اور حاضر ہونے موت کے سے تو ڈرے
یہ کہ پاوین منافقین راہ طرف طعن کے اس چیز مین کہ حضرت صلعم اسکو لکہین اور طرف حمل کرنے اسکے کی اس حالت پر کہ جاری
ہوئی ہے عادت اسمین ساتہہ واقع ہونے بعضی ایسی چیز کے کہ اتفاق کے مخالف ہو پس تہا یہ سبب عمر رض کے توقف کرنے
کا نہ یہ کہ انہون نے جان بوجہہ کر حضرت صلی اللہ کے قول کی مخالفت کی اور نہ یہ کہ جائز رکہا انہون نے واقع ہونا غلطی
کا اوپر آپکے خدا کی پناہ اور یہ جو فرمایا کہ مجہکو نہ چہیڑو الخ تو کہا ابن جوزی وغیرہ نے احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ مجہکو چہوڑدو
پس وہ چیز کہ مین اسکو دیکہتا ہون کرامت اللہ کی سے جو تیار کی ہے اللہ نے واسطے میرے بعد چہوڑ جانے دنیا کے بہتر ہے
اس چیز سے کہ مین اسمین ہون زندگی سے یعنی دنیا کی زندگی سے آخرت کی کرامت بہتر ہے یا یہہ معنے ہین کہ جس چیز مین
کہ مین ہون مراقبہ سے اور سامان درست کرنے سے واسطے ملنے اللہ کے اور فکر کرنے سے بیچ اسکے افضل ہے اس چیز سے کہ سوال
کرتے ہو تم مجہسے بیچ اوسکے مباحثہ سے مصلحت سے بیچ لکہنے نوشتہ کے یا نہ لکہنے اوسکے اور احتمال ہے کہ یہ معنے ہون
کہ باز رہنا میرا لکہنے سے بہتر ہے اس چیز سے کہ تم مجہکو اسکی طرف بلاتے ہو لکہنے سے مین کہتا ہون اور احتمال ہے اوسکے
عکس کا یعنے لکہنا میرا بہتر ہے اوسکے نہ لکہنے سے بلکہ یہی ظاہر ہے اور بنا بر پہلے احتمالون کے ہوگا امر واسطے آزمائش
اور امتحان کے پس راہ دکہائی اللہ نے عمر کو طرف مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کے اور انکے غیر پر پوشیدہ رہی
اور کہا ابن بطال نے کہ عمر افقہ ہے ابن عباس رض سے اسواسطے کہ کفایت کی انہون نے ساتہہ قرآن کے اور نہ کفایت کی
ابن عباس رض نے ساتہہ قرآن کے اور تعاقب کیا گیا ہے ابن بطال کا ساتہہ اسکے کہ اطلاق اسکا باوجود اس چیز کے پہلے
گذری ہے ٹہیک نہیں اسواسطے کہ قول عمر رض کا کہ ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے اس سے انکی یہ مراد نہیں کہ وہ کفایت
کرتی ہے ساتہہ اسکے سنت کے بیان سے یعنے انکو حدیث رسول صلعم کی حاجت نہیں رہی گی واسطے اس چیز کے کہ قائم ہوا
نزدیک انکے قرینہ سے اور ڈرے اس چیز سے کہ مرتب ہو نوشتہ کے لکہنے پر اس قسم سے کہ پہلے گذر چکا ہے اشارہ طرف
اسکی پس معلوم کیا عمر رض نے کہ قرآن پر اعتماد کرنا ایسا امر ہے کہ اسپر کوئی چیز مرتب نہیں ہوتی لہذا اسپر ابن عباس رض
مین نہین کہا جاتا ہے اسکے حق مین کہ انہون نے قرآن پر کفایت نہیں کی باوجودیکہ وہ قرآن کے عالم ہین اور زیادہ
تر عالم ہین لوگون مین ساتہہ تفسیر اوسکی کے اور تاویل اسکی کے ولیکن افسوس کیا ابن عباس رض نے اس چیز پر کہ فوت ہوئی
اس سے بیان کرنے سے ساتہہ تنصیص کے اوپر اسکے یعنے کہول کر بیان کرنے سے اسواسطے کہ وہ اولے ہے استنباط
کرنے سے یعنے مسئلہ نکال لینے سے اور یہہ جو کہا کہ حضرت صلعم نے انکو تین چیز کا حکم کیا یعنے اس حالت مین انتہی

ہون اور ظاہر ہوتی ہے واسطے تیسر ہے یہ تیسری احتمال کی جسکو قرطبی نے ذکر کیا ہے یعنی مراد شدت درد کی ہے اور ہوگا
قائل اوسکا بعض اوہ شخص جو قریب ہے داخل ہونیکا اسلام مین اور اسکو معلوم تہا کہ جسکو درد سخت ہو کبہی مشغول ہوتا
ہے ساتہہ اسکے لکہنے اس چیز کے سے کہ اسکو کہنا چاہیے واسطے جواز واقع ہونے اس کے اور اسی واسطے واقع ہوا ہے دوسری
روایت مین کہ بعضون نے کہا کہ حضرت صلعم پر درد غالب ہے اور واقع ہوا ہے نزدیک اسمعیلی کے اس حدیث مین فقالوا ما
شانہ ہجر استفہموہ اور تایید کرتا ہے اسکی کہ بعد اوسکے استفہموہ ساتہہ صیغۂ امر کے ساتہہ استفہام کے یعنے امتحان کرو آپکے
حکم کو ساتہہ اس طور کے کہ تحقیق کرو آپ سے اس چیز کی جسکا آپ نے ارادہ کیا ہے اور بحث کرو ساتہہ آپکے اس بات مین کہ لکہنا اولے
ہے یا نہین یعنی استفہام کا حکم کرنے سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ہجر سے درد کا سخت ہونا ہے والا صریح حکم
استفہام کے کوئی معنے نہ تہے اور دوسری روایت مین ہے کہ اصحاب آپسمین جہگڑے سو بعضون نے کہا کہ غذ لاؤ کہ
تمہارے واسطے نوشتہ لکہین پس یہ مشعر ہے...... ساتہہ اسکے کہ بعض اصحاب کا ارادہ پکا تہا حکم بجالانے کا اور رد
کرنے کا اس شخص پر جو اس سے باز رہا اور جب واقع ہوا ان مین اختلاف تو دور ہوئی برکت جیسے کہ جاری ہوئی ہے ساتہہ
اسکے عادت وقت واقع ہونے جہگڑے کے اور کہا مازری نے کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ جائز ہو واسطے اصحاب کے
اختلاف کرنا اس نوشتہ کے لکہنے مین باوجود صریح حکم کرنے حضرت صلعم کے واسطے انکے ساتہہ اسکے سو واسطے کہ کبہی ہوتی
ہے امرون کو وہ چیز کہ نقل کرتی ہے اونکو وجوب سے پس گویا کہ ظاہر ہوا اس سے قرینہ جسنے دلالت کی اسپر کہ یہ امر وجوب
کے واسطے نہین بلکہ اختیار پر محمول ہے پس مختلف ہوا اجتہاد انکا اور پکا ارادہ کیا عمر فاروق رضہ نے کاغذ کے نہ لانے پر واسطے اس
چیز کے کہ قائم ہوا نزدیک انکے قرینون سے ساتہہ اسکے کہ حضرت صلعم نے یہ بغیر قصد جازم کے کہا ہے اور حضرت صلعم کے
لکہنے کا ارادہ یا تو وحی سے تہا اور یا اجتہاد سے اور اسی طرح ترک کرنا بہی آپکا اس ارادے کو اگر وحی سے تہا تو
وحی سے ہوا اور اگر اجتہاد سے تہا تو اجتہاد سے ہوا اور نیز اسمین حجت ہے واسطے اس شخص کے جو قائل ہے ساتہہ رجوع
کرنے کے طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور کہا نووی نے کہ اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ قول عمر رضہ کا حسبنا کتاب اللہ
یعنے ہمکو خدا تعالی کی کتاب کفایت کرتی ہے اونکی قوت فقہ اور باریک بینی سے ہے اور واسطے کہ وہ ڈرے اس سے
کہ حضرت صلعم ایسے احکام لکہین کہ اکثر اوقات لوگ اس سے عاجز ہون پس مستحق ہون عقوبت کے واسطے ہونے ان احکام
کے منصوص کہ اور ارادہ کیا عمر رضہ نے کہ نہ بند ہو دروازہ اجتہاد کا علماء پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس بات مین عمر رضہ پر انکار نہ کیا تو اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمر رضہ کی رائے ٹہیک تہی اور اشارہ کیا عمر رضہ
نے ساتہہ قول اپنے کے حسبنا کتاب اللہ طرف اس آیت کے ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ اور احتمال ہے کہ ہو قصد تخفیف کا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واسطے اس چیز کے کہ حضرت صلعم پر درد کی سختی دیکہی اور قائم ہوا نزدیک انکے قرینہ
ساتہہ اسکے کہ حضرت صلعم جس چیز کے لکہنے کا ارادہ کرتے ہین اس قسم سے نہین کہ اسکی حاجت ہو اس واسطے

اعلیٰ کے ساتھ ملکر حدثنا الصلت بن محمد قال حدثنا ابو عوانة عن هلال الوزان عن عروة بن
الزبير عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت عائشة لولا ذلك لابرز قبره خشي ان يتخذ مسجدا
ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بیماری میں جس سے نہ اٹھے کہ خدا لعنت کرے
یہود کو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنایا کہا عائشہ رضہ نے اگر یہ لحاظ نہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قبر ظاہر کی جاتی اس حدیث کے فرمانے کا باعث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈر کہ آپکی قبر کو مسجد بنایا
جاوے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الصلوة میں گذر چکی ہے حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا
الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد به
وجعه استاذن ازواجه ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج وهو بين الرجلين تخط في الارض
بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذي قالت عائشة
فقال لي عبد الله بن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا قال
ابن عباس هو علي فكانت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تحدث ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما دخل بيتي واشتد به وجعه قال هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن
لعلي اعهد الى الناس فاجلسناه في مخضب لحفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا
نصب عليه من تلك القرب حتى طفق يشير الينا بيده ان قد فعلتن قالت ثم خرج الى الناس فصلى
لهم وخطبهم واخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة وعبد الله بن عباس قالا لما
نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن
وجهه فقال وهو كذلك يقول لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد
يحذر ما صنعوا اخبرني عبيد الله ان عائشة قالت لقد راجعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته الا انه لم يقع في قلبي ان يحب الناس بعده رجلا قام
مقامه ابدا والا كنت ارى انه لن يقوم احد مقامه الا تشاءم الناس به فاردت ان يعدل
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ابي بكر قال ابو عبد الله رواه ابن عمر وابو موسى وابن
عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے
اور آپکو درد کی شدت ہوئی یعنے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت میمونہ کے گھر میں تھے تو اپنی بی بیوں سے

اجازت مانگی میرے گہرمین بیماری کاٹنے کی یعنے فرمایا کہ مین تمہارے گہرون مین نہین گہوم سکتا پس اگر تم چاہو
تو مجکو اجازت دو تو بی بیون نے آپکو اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گہرمین بیماری کاٹین سو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم باہر نکلے یعنے میمونہ کے گہر سے اور حالانکہ آپ دو مردون کے درمیان یعنی عباس اور ایک اور مرد پر تکیہ
کیے تہے آپکے پاؤن زمین پر لکیر کہینچتے تہے یعنے بیطاقتی سے زمین پر گہستے جاتے تہے اوٹہا نہین سکتے تہے کہا
عبید اللہ نے کہ مین نے عبد اللہ بن عباس رض کو خبر دی اُسکی جو عائشہ رض نے کہا تو عبد اللہ بن عباس رض نے مجہسے کہا کہ
کیا تو جانتا ہے کہ دوسرا مرد کون ہے جسکا عائشہ رض نے نام نہین لیا عبید اللہ کہتا ہے مین نے کہا نہین ابن
عباس رض نے کہا وہ علی مرتضی رض ہین سو عائشہ رض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بیان کرتی تہین کہ جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گہرمین تشریف لائے اور آپکو درد کی شدت ہوئی تو فرمایا بہاؤ میرے اوپر سات
مشکین جنکے دہانے کہلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون سو ہم نے آپکو حفصہ رض کے تغار مین ٹہلایا اور ان
مشکون سے آپ پر پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ آپ اپنے ہاتہہ سے ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ بس عائشہ رض نے
کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کی طرف نکلے سو انکو نماز پڑہائی اور خطبہ فرمایا کہا زہری نے کہ عبید اللہ نے
کہا کہ عائشہ رض اور عبد اللہ بن عباس رض نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری اوتری تو اپنی کملی کو اپنے
منہ پر ڈالنے لگے سو جب گہبراتے تو اسکو اپنے موہنہ سے اٹہاتے سو آپ نے اسی حالت مین فرمایا کہ لعنت خدا کی
یہود اور نصارے پر کہ انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین ٹہیرایا ڈراتے تہے اپنی امت کو اس چیز سے
کہ انہون نے کی یعنے بنانے مسجدون کے سے پیغمبرون کی قبرون پر خبر دی مجکو عبید اللہ نے کہ عائشہ رض نے
کہا کہ البتہ دوہرا کیا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر مین یعنے ابو بکر رض کی امامت مین کہ وہ نرم دل
ہین لوگون کی امامت نہین کر سکتے اور نہین باعث ہوا مجہکو اوپر بہت دوہرا کرنے کے آپ سے مگر یہ کہ نہین واقع ہوا
میرے دل مین یہ کہ دوست رکہین لوگ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی مرد کو کہ آپکی جگہہ کہڑا ہو کبہی
یعنے خواہ ابو بکر ہون یا کوئی اور یعنے بلکہ مجہکو یقین تہا کہ حضرت صلعم کے بعد جو آپکے قائم مقام ہوگا لوگ اسکے دشمن
ہو جاوینگے اور مگر یہ کہ مجکو گمان تہا کہ ہرگز نہین کہڑا ہوگا آپ کی جگہہ مین کوئی مگر کہ لوگ اس کے ساتہہ دشمنی
کرینگے سو مین نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کو ابو بکر سے پہیرین یعنے اور کسی کو لوگون کی امامت کرنے
کا حکم کرین ابو عبد اللہ نے کہا کہ روایت کیا ہے اسکو ابن عمر اور ابو موسی اور ابن عباس رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے **ف** شاید یہہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے متعلق ہے ساتہہ امامت ابو بکر رض کے نہ طرف ساری حدیث کے
اور حدیث ابن عمر اور ابن عباس رض کی امامت کے بیان مین گذر چکی ہے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ فضل بن
عباس رض اور اسامہ کے درمیان نکلے اور ایک روایت مین ہے کہ بریرہ اور نوبہ کے درمیان نکلے اور ایک روایت مین ہے کہ

فضل اور ثوبان کے درمیان نکلو اور تطبیق دی ہے علماء نے درمیان ان دونون کے بر تقدیر ثابت ہونے انکے کے ساتھ اس طور کے کہ آپ کئی بار نکلے تہے اور کئی مرد و نپر تحیہ کیا اور جو کہا سات مشکون سے تو کہا گیا ہے کہ حکمت اس عدد مین یہ ہے کہ اسکے واسطے خاصیت ہے بیچ دور کرنے ضرر زہر اور جادو کے اور باب کے اول مین گذر چکا ہے کہ فرمایا یہ وقت ٹوٹنے رگ میری کا ہے اس زہر سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے بعض اس شخص نے جو کہتا ہے کہ کتے کا بوٹھا پلید نہین اور گمان کیا ہے اُنہو نکہ حکم ساتھ دھونے جوٹھی اسکے کے سات بار صرف اسطے دور کرنے زہر کے ہے جو اسکے لعاب مین ہے اور ثابت ہو چکا ہے حدیث مین کہ جو صبح کو سات کہجورین کہاوے قسم عجوہ سے اسکو اُسدن نہ زہر ضرر کرتا ہے نہ جادو اور نسائی مین بیمار پر سات بار سورہ فاتحہ پڑہنا آیا ہے[۶] اور ابن ابی ملیکہ مین ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا یہ کلمہ کئی بار فرمایا سو آپکی بی بیون نے سمجہا ناکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ رضہ کا ارادہ رکہتے ہین سو اونہون نے کہا کہ ہمنے اپنی اپنی باری اپنی بہن عائشہ رضہ کو بخشی اور یہ جو کہا کہ پہر لوگون کی طرف نکلے تو پہلے گذر چکا ہے فضائل ابو بکر رضہ مین ابن عباس رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری مین خطبہ فرمایا پس ذکر کی حدیث اور اسمین ہے کہ اگر مین خدا کے سوائے کسی کو اپنا جانی دوست ٹہیراتا تو ابو بکر رضہ ہی کو ٹہیراتا اور اسمین ہے کہ وہ اخیر مجلس تہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمین بیٹہے اور مسلم مین جندب سے روایت ہے کہ یہ واقعہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرنے سے پانچ دن پہلے تہا بنا بر اسکے پیر ہوگا دن جمعرات کا اور شاید تہا یہ بعد اسکے کہ واقعہ ہوا نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختلاف اور جہگڑا کما تقدم قریبا اور فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹہو اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد اسکے کچہہ خفت پائی پس نکلے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حالانکہ آپ میری ٹہوڑی اور سینے کے درمیان تہے پس نہین مکروہ جانتی مین شدت موت کی واسطے کسی کے کبہی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **ف** اس شدت کا بیان باب کی پہلی حدیث مین آویگا ذکوان کی روایت سے اسنے روایت کی عائشہ رضہ سے اور اسکا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پانی کا کوزہ تہا سو آپ اپنے دونون ہاتہہ پانی مین ڈالکر اپنے منہ پر پہیرنے لگے فرماتے تہے لا الٰہ الا اللہ موت کے واسطے سختیان ہین اور ترمذی وغیرہ کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ الٰہی مدد کر مجہکو موت کی سختیون پر اور عائشہ رضہ سے ایک روایت مین ہے کہ مین نے حضرت صلعم سے زیادہ تر سختی کسی پر نہین دیکہا اور ایک روایت مین ہے کہ ہم پیغمبرون کا گروہ ہین ہمارے واسطے بلا دونی ہوتی ہے جیسے کہ ہمارے واسطے ثواب دونا ہوتا ہے (فتح).

[۶] اور اسی طرح جادو کی دعاؤں کا بھی بیمار پر سات بار پڑھنا آیا ہے

حدثني إسحاق قال أخبرنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة قال حدثني أبي عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري وكان كعب بن مالك أحد الثلاثة الذين تيب عليهم أن عبد الله بن عباس أخبره أن علي بن أبي طالب خرج من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا أبا حسن كيف أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أصبح بحمد الله بارئا فأخذ بيده عباس بن عبد المطلب فقال له أنت والله بعد ثلاث عبد العصا وإني والله لأرى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوف يتوفى من وجعه هذا إني لأعرف وجوه بني عبد المطلب عند الموت اذهب بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلنسأله فيمن هذا الأمر إن كان فينا علمنا ذلك وإن كان في غيرنا علمناه فأوصى بنا فقال علي إنا والله لئن سألناها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنعناها لا يعطيناها الناس بعده وإني والله لا أسألها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ عبداللہ بن کعب رض سے روایت ہے اور تھے کعب ایک مرد تین میں سے جنکی توبہ قبول ہوئی تھی کہ عبداللہ بن عباس رض نے اسکو خبر دی کہ حضرت علی مرتضے رض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکلے اس بیماری میں جسمیں آپکا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا اے ابو الحسن (یہہ علی مرتضی رض کی کنیت ہے) کیا حال ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا شکر ہے اللہ تعالی کا آپکو بیماری سے آرام ہے تو حضرت عباس رض نے انکا ہاتھ پکڑا اور ان سے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی تو تین دن کے بعد لاٹھی کا غلام ہوگا اور قسم ہے اللہ تعالی کی البتہ میرا اعتقاد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنقریب فوت ہونگے اپنی اس بیماری سے البتہ میں عبدالمطلب کی اولاد کے منہ پہچانتا ہوں نزدیک موت کے یعنی انکو منہ پر مرنے کے وقت یہہ نشانی ظاہر ہوا کرتی ہے اور اب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر ظاہر ہوئی ہے ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چل سو چاہیئے ہم آپ سے پوچھیں کہ آپکے بعد خلافت کن لوگوں میں ہوگی اگر ہم میں ہوگی تو ہم اسکو جان لینگے اور اگر ہمارے سوا اور لوگوں میں ہوگی تو بھی ہم کو معلوم ہو جاویگی پس ہمکو وصیت کرینگے کہ کیا کیا چاہیے تو علی مرتضی رض نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت مانگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نہ دی تو لوگ ہمکو آپکے بعد خلافت نہ دینگے یعنے حجت پکڑینگے ہمپر ساتھ منع کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکو اور قسم ہے اللہ تعالے کی کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت نہیں مانگونگا **ف** یہہ جو کہا کہ تو تین دن کے بعد لاٹھی کا غلام ہوگا تو یہ مراد ہے اس شخص سے جو دوسرے کے تابع ہوتا ہے اور معنے یہہ ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن کے بعد مر جاوینگے اور تو کسی دوسرے کے حکم میں ہو جاویگا۔ اور عباس رض کی فراست کی قوت سے ہے اور جو یہہ کہا کہ البتہ میرا اعتقاد ہے تو کہا ہے اسکو عباس رض نے تجربہ سے واسطے قول اسکے کے بھلا سکے کہ

البتہ مین عبدالمطلب کی اولاد کے موت کے وقت پہچانتا ہون اور شعبی کے مرسل مین ہے فا ومی لنا کی بدلے کہ
نہین تو ہمکو وصیت کرینگے کہ ہم اسکو آپکے بعد یاد رکہین گے اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ علی مرتضی رض نے
کہا کہ کیا ہمارے سوا کوئی اور بہی اسکی امید رکہتا ہے اور یہہ جو علی رض نے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے خلافت نہین مانگون گا تو شعبی کے مرسل مین اسکے آخر مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح
مبارک قبض ہوئی تو حضرت عباس رض نے علی رض سے کہا کہ ہاتہہ دراز کرین تجہہ سے بیعت کرون کہ لوگ تجہسے بیعت کرین
علی مرتضی رض نے ہاتہہ دراز نہ کیا کہا شعبی نے اگر علی مرتضی رض اسکو مانگتے تو ہوتا بہتر واسطے اونکے اونکے
مال اور اولاد سے اور ہیلی کے فوائد مین ابن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مین نے علی مرتضی رض سے اسکے بعد سنا
کہتے تہے کہ کاش کہ مین عباس رض کا کہا مانتا کاش کہ مین عباس رض کا کہا مانتا اور کہا عبدالرزاق نے کہ معمر ہمکو کہا کرتا تہا کہ دونو
مین ٹہیک رائے کسکی تہی ہم کہتے تہے عباس رض کی تو وہ اس سے انکار کرتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر خلافت علی رض کو دیتے
اور لوگ اسکو نہ دیتے تو البتہ کافر ہو جاتے رفتہ حدثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي
عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ
الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا
فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مسلمان
فجر کی نماز مین تہے پیر کے دن اور ابوبکر صدیق انکو نماز پڑہاتے تہے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو واسطے
ظاہر ہوئے البتہ آپ نے عائشہ رض کے حجرے کا پردہ اوٹہایا سو صحابہ رض کیطرف نظر کی اور حالانکہ وے نماز کی
صفون مین تہے پہر تبسم فرمایا ہنستے سو ابوبکر صدیق رض اپنی ایڑیون پر پیچہے ہٹے بغیر اسکے کہ قبلے سے منہ
پہیرین تاکہ صف مین پہونچین اور گمان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی طرف نکلنا چاہتے ہین سو کہا
انس رض نے اور قصد کیا مسلمانون نے یہ کہ اپنی نماز مین مفتون ہون یعنے نماز کو توڑ ڈالین واسطے خوشی کے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتہہ سے انکو اشارہ کیا کہ اپنی نماز
پوری کرو پہر حجرے مین اندر گئے اور دروازے پر پردہ لٹکایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انکو اسدن نماز نہین پڑہائی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ سب سے پچہلی نماز کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انکو پڑہائی فجر کی نماز تہی تو یہہ حدیث صحیح نہین واسطے حدیث باب کے اور شاید بیہقی کی روایت مین ٹہیک

ظہر کی نماز ہو اور جو کہا کہ پردہ لٹکایا تو ایک روایت مین ہے کہ پہر حضرت صلعم اسیدن فوت ہوئے اور اسماعیلی کی
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو لوگ رونے لگے تو عمر فاروق رضنے مسجد
مین کہڑے ہو کر کہا خبردار البتہ مین کسی سے سنون جو کہے کہ حضرت صلعم فوت ہو گئے اور ایک روایت مین ہے کہ اسدن
کے آخیر مین فوت ہوئے اور خدشہ کرتا ہے ابن اسحاق کے جزم مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے جبکہ چاشت
کی گرمی سخت ہوئی اور تطبیق دونون کے درمیان یہ ہے کہ اطلاق آخر کا ساتہہ معنے ابتدا دخول کے ہے بیچ اول
نصف ثانی کے دن سے اور یہ نزدیک وقت زوال کے ہے اور سخت ہوتی ہے گرمی چاشت کے اور بدستور رہتی ہے یہان
تک کہ تحقیق ہو زوال سورج کا (فتح) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ
نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي
وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ
بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَ
بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ
يَدُهُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہتی تہین کہ خدا تعالی کی نعمتون سے مجہپر یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلعم
میرے گہر مین اور میرے دن مین اور میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان اور یہ کہ خدا تعالے نے جمع کیا میری
تہوک اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہوک کو وقت فوت ہونے آپکے اور اسکا بیان یون ہے کہ عبدالرحمن
میرے پاس اندر آئے اور اسکے ہاتہہ مین سواک تہی اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکیہ دیا تہا سو
مین نے حضرت صلعم کو دیکہا کہ اسکی طرف دیکہتے ہین اور مین نے پہچانا کہ آپ سواک چاہتے ہین سو مین نے کہا
کہ مین اسکو آپکے واسطے لون حضرت صلعم نے اپنے سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہان سو مین نے اوسکو لیا سو وہ آپ
پر سخت ہوئی اور مین نے کہا مین اسکو آپ کے واسطے نرم کر دون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک
سے اشارہ کیا کہ ہان سو مینے اسکو نرم کیا پہر حضرت صلعم نے اسکو دانتون پر پہیرا اور آپکے ساتہہ مسواک کی اور آپکے
آگے چہاگل تہی اسمین پانی تہا سو آپ اپنے دونون ہاتہہ پانی مین داخل کرکے اون کو اپنے منہ پر پہیرنے لگے
فرماتے تہے لا الہ الا اللہ مقرر موت کے واسطے سختیان ہین یعنے قسم حرارتون اور تلخیون طبیعت کی سے پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹہایا ہاتہہ اپنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ شامل کر مجہکو رفیق اعلے مین یہانتک کہ آپکی روح

قبض ہوئی اور بکا اہتہ نیچے گر پڑا **ف** اسحدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی سلیمان بن بلال قال حدثنا ہشام بن عروۃ قال اخبرنی ابی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ یقول این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ فاذن لہ ازواجہ یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندہا قالت عائشۃ فمات فی الیوم الذی کان یدور علی فیہ فی بیتی فقبضہ اللہ لبین نحری وسحری وخالط ریقہ ریقی ثم قالت دخل عبد الرحمن بن ابی بکر ومعہ سواک یستن بہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ اعطنی ہذا السواک یا عبد الرحمن فاعطانیہ فقضمتہ ثم مضغتہ فاعطیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستن بہ وہو مستند الی صدری **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت مین پوچہتے تہے فرماتے تہے مین کل کہان ہونگا کل کہان ہونگا مراد یہ تہی کہ عائشہ رض کی باری کب ہوگی تو آپکی بی بیون نے اجازت دی کہ جسجگہہ چاہین رہین سو حضرت عائشہ رض کے گہر مین رہے یہانتک کہ اونکے پاس فوت ہوئی کہا عائشہ رض نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسدن فوت ہوئے جس مین مجہپر گہومتے تہے میرے گہر مین سو خدا تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک قبض کی اور البتہ آپکا سر میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تہا اور میرا تہوک آپکی تہوک سے ملی پہر کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر اندر آیا اور اسکے پاس مسواک تہی کہ اُسکے ساتہہ مسواک کرتا تہا سو حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف نظر کی تو مین نے اس سے کہا کہ اے عبدالرحمن مجہے مسواک دے اُسنے مجہکو دی سو مین نے اوسکو دانتون سے پکڑ کر چبایا پہر مینے حضرت کو دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی ساتہہ مسواک کی اور آپ میرے سینے سے تکیہ کیے تہے یعنے میرے سینے سے تکیہ لگائے بیٹہے تہے **ف** احمد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب آپکی روح نکلی تو مین نے کبہی اس سے زیادہ تر خوشبو نہین پائی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وفی یومی وبین سحری ونحری وکانت احدنا تعوذہ بدعاء اذا مرض فذہبت اعوذہ فرفع راسہ الی السماء وقال فی الرفیق الاعلی فی الرفیق الاعلی ومر عبد الرحمن بن ابی بکر وفی یدہ جریدۃ رطبۃ فنظر الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فظننت ان لہ بہا حاجۃ فاخذتہا فنفضت راسہا ونفضتہا فدفعتہا الیہ فاستن بہا کاحسن ما کان مستنا ثم ناولنیہا فسقطت یدہ او سقطت من یدہ فجمع اللہ بین ریقی وریقہ فی اخر یوم من الدنیا واول یوم من الاخرۃ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گہر مین اور میری باری کے دن مین اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان اور

جب آپ بیمار ہوتے تھے تو ہم مین سے کوئی آپکے واسطے دعا کے ساتھ پناہ مانگتا تہا تو مین نے آپکے واسطے
پناہ مانگنا شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کیطرف اٹھایا اور فرمایا شامل کر مجکو
رفیق اعلے مین شامل کر مجکو رفیق اعلی مین اور عبدالرحمن گذرا اور اسکے ہاتہہ مین چہڑی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے اسکی طرف نظر کی سو مین نے گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی حاجت ہے سو مین نے اسکو لیکر اسکا
سر چبایا پہر مینے جہاڑکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے ساتھ مسواک
کی جیسے کہ بہت اچہی مسواک کرتے تہے پہر مجہکو دی سو اپکا ہاتہہ نیچے گرا یا وہ مسواک آپکے ہاتہہ سے گر پڑی سو خدا
تعالی نے میری اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہوک کو ملایا دنیا کے پچہلے دن مین اور آخرت کے پہلے دن مین

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمۃ ان
عائشۃ اخبرتہ ان ابا بکر اقبل علی فرس من مسکنہ بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم
الناس حتی دخل علی عائشۃ فتیمم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو مغشی بثوب حبرۃ فکشف
عن وجہہ ثم اکب علیہ فقبلہ وبکی ثم قال بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین
اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متہا قال الزھری وحدثنی ابو سلمۃ عن عبد اللہ بن عباس
ان ابا بکر خرج وعمر یکلم الناس فقال اجلس یا عمر فابی عمر ان یجلس فاقبل الناس الیہ وترکوا
عمر فقال ابو بکر اما بعد من کان منکم یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ
فان اللہ حی لا یموت قال اللہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الی الشاکرین وقال
واللہ لکان الناس لم یعلموا ان اللہ قد انزل ھذہ الآیۃ حتی تلاھا ابو بکر فتلقاھا منہ الناس
کلھم فما اسمع بشرا من الناس الا یتلوھا فاخبرنی سعید بن المسیب ان عمر قال واللہ ما ھو
الا ان سمعت ابا بکر تلاھا فعقرت حتی ما تقلنی رجلای وحتی اھویت الی الارض حین
سمعتہ تلاھا ان النبی صلی اللہ قد مات ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رض سوار ہو
آئے اپنے رہنے کی جگہہ سے سنح (ابو بکر رض کی بی بی کی جگہہ کا نام ہے) مین تہے یہانتک کہ اوترے اور مسجد
مین داخل ہوئے سو نہ کلام کیا لوگون سے یہانتک کہ عائشہ رض کے پاس اندر گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دیکہنے کا قصد کیا اور حالانکہ آپ ڈہانکے گئے تہے چادر یمنی سے کہ دہاریدار تہی سو ابو بکر رض نے آپکے منہ
مبارک سے چادر کہولی پہر آپ پر اوندہے گرے سو آپ کو چوما اور روئے پہر کہا میرے مان باپ آپ پر قربان
قسم ہے اللہ کی خدا تعالے دو موت کو آپ پر دوبار جمع نہ کرے گا ایک جو موت کہ آپ پر لکہی گئی تہی سو آپ نے
اس سے انتقال فرمایا کہا زہری نے اور حدیث بیان کی مجہسے ابو سلمہ رض نے اس نے روایت کی ابن عباس رض سے

ابوبکر صدیق رض باہر آئے اور عمر فاروق رض لوگوں سے کلام کرتے تھے یعنے لوگوں سے کہتے تھے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت نہیں ہوئے سو صدیق رض نے کہا کہ بیٹھ جا اے عمر سو عمر رض نے بیٹھنے سے انکار کیا سو لوگ ابوبکر
صدیق رض کیطرف متوجہ ہوئے اور عمر رض کو چھوڑا سو ابوبکر صدیق رض نے کہا بعد حمد اور صلوۃ کے جو تم مین
سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تہا سو مقرر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فوت ہوگئے اور جو تم مین
سے خدا تعالی کی عبادت کرتا تہا سو بیشک اللہ تعالے زندہ ہے نہیں مرتا خدا تعالے نے فرمایا اور محمد تو ایک
رسول ہے کہ ہو چکے ہین اس سے پہلے بہت رسول شاکرین تک اور کہا قسم ہے اللہ تعالی کی البتہ گویا کہ لوگون کو معلوم
نہ تہا کہ خدا تعالی نے یہ آیت اوتاری یہانتک کہ اسکو ابوبکر رض نے پڑہا سو سب لوگون نے اُن سے یہ آیت
لی پس نہ سنتا تہا مین کسی مرد کو لوگون سے مگر کہ اسکو پڑہتا تہا پس خبر دی مجھکو سعید بن مسیب نے کہ عمر رض نے
کہا قسم ہے اللہ تعالی کی نہ تہی وہ آیت معلوم مجھکو مگر یہ کہ مینے ابوبکر رض کو سنا کہ اسکو پڑہا سو مجھکو دہشت آئی
اور میری ہوش جاتی رہی یہانتک کہ میرے پاؤن مجھکو نہ اوٹہاتے تہے اور یہانتک کہ مین زمین پر گر پڑا جبکہ
مین نے ابوبکر رض سے سنا کہ اونہون نے وہ آیت پڑہی جسکے معنے یہ ہین کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فوت ہوئے **ف** اور یہی مراد ہے اس آیت سے کہ انک میت وانہم میتون۔ یعنے بیشک تو مرجاویگا
اور وے بہی مرجاوینگے اور ایک روایت مین ہے سو مین نے جانا کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرگئے
اور یہ ظاہر ہے اور کہا کرمانی نے کہ اگر تو کہے کہ قرآن مین یہ نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرگئے پہر جواب دیا
اُسنے ساتھ اس طور کے کہ ابوبکر رض نے پڑہا اسکو اس سبب سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرگئے مین کہتا ہون
اور ابن سکن کی روایت نے البتہ ظاہر کی مراد اسواسطے کہ اُسکی روایت مین علمت کا لفظ زیادہ ہے کہا عمر رض نے
کہ مین نے پہچانا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرگئے اور احمد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے بعد قول عائشہ رض
کے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوت ہونے بعد کپڑے سے ڈہانکا سو عمر اور مغیرہ بن شعبہ آئے
سو دونون نے اجازت مانگی مین نے اونکو اجازت دی اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر
سے کپڑا کہینچا اور عمر نے آپکو دیکھا اور کہا ہائے بیہوشی پہر دونون اٹھہ کہڑے ہوئے سو جب دروازی
کے قریب ہوئے تو کہا مغیرہ نے اے عمر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے کہا عمر رض نے تو جہوٹا ہے بلکہ
تو مرد فتنہ انگیز ہے مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت نہین ہونگے یہانتک کہ خدا تعالے منافقون
کو فنا کرے پہر ابوبکر صدیق رض آئے اور مین نے پردہ اوٹہایا ابوبکر رض نے آپکو دیکھا پس کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرگئے اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ ابوبکر صدیق رض عمر رض پر گذری
اور عمر رض کہتے تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت نہین ہوئے اور فوت نہین ہونگے یہانتک کہ منافقون

کو قتل کریں اور منافقوں نے خوشی ظاہر کی ہے اور اپنے سر اوٹھائے تھے یعنے منافق لوگ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا مرنا سنکر خوش ہوئے تھے سو ابوبکر رضہ نے کہا کہ اے مرد کیا تو نہیں سنتا خدا تعالے فرماتا ہے انک میت و
انہم میتون پہر ابوبکر صدیق رضہ منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا اور خدا تعالی کی حمد و ثنا کی اور ایک روایت میں اتنا
زیادہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مقرر تو مرجاویگا اور وے بہی مرجاوینگے یہانتک
کہ ساری آیت پڑہی پہر یہ آیت پڑہی اور نہیں محمد صلعم مگر ایک رسول تحقیق گذر چکے ہیں پہلے اونسے بہت رسول
اور اسمیں ہے کہ عمر رضہ نے کہا کہ کیا یہ آیت قرآن میں ہے مجہکو معلوم نہ تہا کہ وہ قرآن میں ہے اور ابن عمر رضہ کی حدیث
میں اتنا زیادہ ہے کہ پس خوش ہوئے مسلمان اور غمناک ہوئے منافق لوگ کہا ابن عمر نے جیسے کہ ہمارے منہ پر پردے
پڑے تہے سو دور ہوئے اور اس حدیث میں قوت شجاعت ابوبکر رضہ صدیق کی ہے اور کثرت علم اونکے کی اور تحقیق موافق
ہوئے اونکو اسپر عباس رض اور مغیرہ بن شعبہ اور ابن ام مکتوم جیسے کہ ابوالاسود کے مغازی میں عروہ سے ہے کہ ابن
ام مکتوم یہ آیت پڑہتے تہے انک میت وانہم میتون اور لوگ ابن ام مکتوم کیطرف التفات نہیں کرتے تہے اور اکثر
اصحاب انکے برخلاف تہے سو اس سے لیا جاتا ہے کہ کبہی تہوڑے لوگوں کی رائے اجتہاد میں ٹہیک پڑتی ہے اور بہت
لوگوں کی رائے اجتہاد میں چوک جاتی ہے پس نہیں متعین ہو ترجیح ساتہہ اکثر کے خاصکر جبکہ ظاہر ہو کہ بعضوں نے
بعضوں کی تقلید کی (فتح) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضہ نے چوما حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعد فوت ہونے آپکے کے حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض
لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهٖ فَجَعَلَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ
اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ
اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور کہا عائشہ رضہ نے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں ایک طرف دوا ڈالی بغیر اختیار آپکے کے
آپکی بیماری میں سو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ میرے منہ میں دوا مت ڈالو سو ہمنے کہا کہ یہ منع
کرنا آپکا اس واسطے ہے کہ بیمار دوا کو مکروہ جانتا ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوش میں آئے تو فرمایا کہ کیا میں نے
تمکو منع نہ کیا تہا کہ میرے منہ میں دوا مت ڈالو ہمنے کہا ہمنے سمجہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمکو اس واسطے
منع کیا ہے کہ بیمار دوا کو مکروہ جانتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ باقی رہے کوئی گہر میں مگر کہ
اوسکے منہ میں دوا ڈالی جاوے اور میں دیکہتا جاؤں سوائے عباس رض کے کہ وے تمہارے ساتہہ موجود نہ تہے

روایت کیا ہے اسکو ابن ابی زناد نے ہشام سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** ایک روایت مین ہی کہ انہون نے زیتون کا تیل پگہلا کر آپکے مُنہ مین ڈالا اور اس حدیث مین شروع ہونا قصاص کا ہے ساتہہ تمام اس چیز کے کہ مصیبت پہونچایا جاوے ساتہہ اُسکے آدمی عمدًا اور اس مین نظر ہے اسواسطے کہ سب نے یہہ کام نہین کیا تہا اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ انکے واسطے عذاب کرنے انکے کے اسواسطے کہ وے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم بجا نہ لائے سو جنہون نے اپنے ہاتہہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی تہی انکے حق مین تو سزا کا ہونا ظاہر ہے اور اپر جنہون نے ہاتہہ سے نہین ڈالی تہی سو انکے منہ مین اسواسطے ڈلوائی کہ اونہون نے دوا ڈالنے والون کو منع کیون نہ کیا۔ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو منع کیا تہا ویسے چاہیے تہا کہ وے بہی اونکو اس سے منع کرتے اور کہا ابن عربی نے کہ ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نہ آوین دن قیامت کے اور حالانکہ اونکے اوپر انکا حق ہو پس واقع ہون بڑی مصیبت مین اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہہ اسکے کہ ممکن تہا معاف کرنا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جان کے واسطے کسی سے بدلا نہین لیتے تہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہہ ہے کہ ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ اسکے یہ کہ انکو ادب سکہلاوین تاکہ پہر ایسا کام نہ کرین پس یہہ تادیب تہی نہ قصاص تہا نہ بدلا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منہ مین دوا ڈالنے کو برا جانا باوجودیکہ آپ اسکے ساتہہ دوا کیا کرتے تہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق جان چکے تہے کہ آپ اس بیماری مین فوت ہونگے اور جسکو یہ تحقیق معلوم ہو جاوے اسکو دوا کرنی مکروہ ہے مین کہتا ہون اور اسمین بہی نظر ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اختیار ملنے اور تحقیق ہونے سے پہلے تہا اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ مکروہ جانا آپ نے دوا کرنے کو اسواسطے کہ وہ آپکی بیماری کے موافق نہ تہی اسواسطے کہ اصحاب نے گمان کیا تہا کہ آپکو ذات الجنب کی بیماری ہے پس دوا کی انہون نے جو اسکے موافق تہی اور حالانکہ آپکو ذات الجنب کی بیماری نہ تہی جیسے کہ وہ ظاہر ہے حدیث کو سیاق سے جیسے کہ تو دیکہتا ہے واللہ اعلم اور یہ جو کہا کہ روایت کیا ہے ابی زناد کے بیٹے نے ہشام سے الخ تو موصول کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے اور اسکا لفظ یہہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری مین غش آیا سو ہمنے آپکے منہ مین دوا ڈالی سو جب ہوش مین آئے تو فرمایا یہہ ان عورتون کا کام ہے جو حبشہ کے ملک سے آئین اور مقرر تم گمان کرتے ہو کہ مجہکو ذات الجنب کی بیماری ہے خدا اسکو مجہہ پر غالب نہین کریگا قسم ہے خدا کی نہ باقی رہے کوئی گہر مین مگر کہ اسکے منہ مین دوا ڈالی جاوے سو نہ باقی رہا گہر مین کوئی مگر کہ اسکے منہ مین دوا ڈالی گئی اور ہمنے میمونہ کے منہ مین دوا ڈالی اور وہ روزے دار تہین اور ام سلمہ اور اسماء نے آپکے مُنہ مین دوا ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور روایت کی ہے عبد الرزاق نے ساتہہ سند صحیح کے اسماء بنت عمیس

کی بیٹی سے کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر مین بیمار ہوئے سو آپکو بیماری کی شدت ہوئی یہانتک کہ آپکو غش آیا سو بی بیون نے مشورہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالین سو انہون نے حضرت کے منہ مین دوا ڈالی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوش مین آئے تو فرمایا یہہ کام ان عورتون کا ہے جو حبشے کے ملک سے آئی ہین اور اسما اون مین سے تہین اصحاب نے کہا کہ ہم گمان کرتے تہے کہ آپ کو ذات الجنب کی بیماری ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ مجھکو اسکے ساتھ عذاب نہین کرنے کا نہ باقی رہے کوئی گھر مین مگر کہ اسکے منہ مین دوا ڈالی جاوے سو البتہ میمونہ کے منہ مین دوا ڈالی گئی اور حالانکہ وہ روزہ دار تہین اور عائشہ رضہ سے ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات الجنب کی بیماری سے فوت ہوئے پہر ظاہر ہوا واسطے میرے کہ ممکن ہے تطبیق درمیان دونون کے کہ ذات الجنب دو بیماریون کو کہا جاتا ہے ایک ورم حار ہے جو عارض ہوتی ہے اندر کے پردے مین اور دوسری ریح ہے جو پسلیون کے درمیان بند ہوتی ہے اور نفی اسجگہہ پہلی قسم سے ہے یعنے پہلی قسم کی ذات الجنب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تہی (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَمُسْنِدَتُهُ اِلٰى صَدْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ وَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ **ترجمہ** اسود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضہ کے پاس ذکر ہوا یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضے رضہ کو وصیت کی تہی عائشہ رضہ نے کہا کہ یہ کسنے کہا البتہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور مقرر مین آپکو اپنے سینے سے تکیہ دیے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طشت منگوایا سو آپ ڈہیلے ہو کر ایک طرف جہکے سو فوت ہوئے اور مجھکو معلوم نہ ہوا سو آپ نے کس طرح علی رضہ کو وصیت کی **ف** اور اسمعیلی کی روایت مین ہے کہ کسی نے عائشہ رضہ سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضہ کو وصیت کی عائشہ رضہ نے کہا اور کب انکو وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طشت منگوایا تاکہ اسمین تہوکین سو ایک طرف جہکے اور فوت ہوئے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْ اُمِرُوْا بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت کی تہی انہون نے کہا نہین مین نے کہا سو کسطرح لکہی گئی لوگون پر وصیت یا کسطرح انکو حکم ہوا اسنے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے ساتھ وصیت کی کہ جو اسمین ہے اسکو بجا لاؤ یعنے اور قرآن سے وصیت کا حکم بہی معلوم ہوتا ہے حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً ترجمہ عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر اپنی خچر سفید جسپر سوار ہوتے تھے اور اپنے ہتھیار اور زمین کہ اوسکو مسافروں کے واسطے راہ خدا میں وقف کیا تھا ف اس حدیث کی شرح بہی وصایا میں گذر چکی ہے اور یہ جو کہا نہ غلام اور نہ لونڈی یعنے رق میں اس سے معلوم ہوا کہ جو اور حدیثوں میں غلاموں کا ذکر آیا ہے سو وہ مرگئے ہونگے یا انکو آزاد کر دیا ہوگا اور خچر سفید وہ تہی جسکو دلدل کہتے تہے جو مقوقس اسکندریہ کے بادشاہ نے آپکو تحفہ بہیجی تہی اور یہ جو کہا کہ ہتھیار اپنے یعنے جو ہتھیار کہ خاص تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ کے اور عصا بہلدار کے اور شاید حصر اضافی ہے مبنی ہے اوپر نہ اعتبار کرنے ایسی ویسی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گہر کے والا ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے وغیرہ بہی چھوڑے جیسے کہ اپنی جگہہ میں مذکور ہیں اور یہ جو کہا کہ زمین کو خدا کے راہ میں صدقہ گردانا یعنے اسکے منفعت کو خیرات کیا پس حکم ہوا اسکے وقف کا اور اسکے معنی یہ ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمین کو اپنی زندگی میں صدقہ جاریہ کیا اسکے قائم رہنے تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب اس صدقہ کا ساتھ ہمیشہ رہنے اس زمین کے اور کہا کرمانی نے کہ وہ آدھی زمین وادی القری کی تہی اور حصہ حضرت صلعم کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو بیماری کی شدت آپ کو بیہوش کرنے لگی سو کہا فاطمہ رض نے ہائے میرے باپ کی تکلیف کو یعنے آپکو بیماری کی کیا شدت ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آجکے بعد تیرے باپ پر محنت اور تکلیف نہیں یعنے اسواسطے کہ یہ تکلیف بسبب علائق جسمانی کے ہے اور آجکے بعد میں مرجاؤں گا تو یہ علائق جسمانی قطع ہو جاوینگے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کہا فاطمہ رض نے ای میرے باپ خدا کا حکم قبول کیا اور خدا تعالی کیطرف گئے کہ اونکو اپنے حضور میں بلایا ای باپ میرے ای وہ شخص کہ جنت الفردوس ہی جگہہ اسکی اے باپ میرے ہم اوسکی موت کی خبر جبرئیل کیطرف پہنچاتے ہیں سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفنائے گئے تو کہا فاطمہ رض نے ای انس کیا تمہارے دلکو اچھا لگا یہ کہ تم حضرت

ف یہ جو کہا الم ئے تکلیف میرے باپ کو تو یہ دلالت کرتا ہے کہ فاطمہ رض نے اپنے آواز کو بلند نہیں کیا پرمشی ڈالو
والا اوسکو منع کرنے اور کہا خطابی نے گمان کیا ہے بعضون نے جو اہل علم مین نہین گنے جاتے کہ مراد ساتہہ قول
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آجکے بعد تیرے باپ پر تکلیف نہین یہ ہے کہ تکلیف آپکی تہی واسطے شفقت کے
اپنی امت پر واسطے اس چیز کہ معلوم کیا آپ نے واقع ہونے فتنون اور فساد کے سے اور یہ معنے کچھہ چیز نہین اس
واسطے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آپکی شفقت اپنی امت پر آپکی وفات سے قطع ہو جاوے اور واقع یہ ہے کہ وہ باقی
ہے قیامت تک اسواسطے کہ آپ پیغمبر کر کے بہیجے گئے ہین طرف ان لوگون کے جو آپکے بعد آوینگے اور انکی عمل آپکے
سامنے پیش کیے جاتے ہین اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ کلام کے ظاہر معنے مراد ہین اور مراد کرب سے فقط وہ چیز ہے
کہ پاتی تہے آپکو شدت موت سے اور تہے اسچیز مین کہ پہنچتی تہی آپکے بدن کو دکہہ سے مانند اور آدمیون کے تا کہ آپ
کو ثواب دونا ہو کما تقدم اور یہہ جو کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفنائے گئے الخ تو اشارہ کیا فاطمہ رض نے
ساتہہ اسکے طرف عتاب انکی کے اوپر جرأت کرنے اونکے کے اسپر اسواسطے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر خلاف اسچیز کے
کہ انسے پہنچائی تہی نرم ہونے دلون اونکے سی اوپر آپکے واسطے شدت محبت انکی کے ساتہہ حضرت صلعم کے اور سکوت
کیا انس رض نے اسکے جواب سے واسطے رعایت اسکی کے اور اسکی زبان حال کی کہتی تہی کہ ہمارے دل اسکو نہین چاہتے تہے
مگر ہم مجبور رہین اسکے کرنے پر واسطے بجا لانے حکم آپکے کے اور البتہ کہا ابو سعید نے اسچیز مین کہ روایت کی بزار نے کہ نہ جہاڑے
ہمنے اپنے ہاتہہ آپکے دفن سے یہانتک کہ ہمنے اپنے دلون کو اوپرا پایا یعنے پایا اونہون نے اپنے دلون کو بدلے
اسچیز سے کہ معلوم کرتے تہے اوسکو آپکی زندگی مین الفت اور صفائی اور نرمی سے واسطے گم ہونے اسچیز کے کہ پہنچتی تہے
اونکو ساتہہ اسکے تعلیم اور تادیب سے اور مستفاد ہوتا ہے حدیث سے کہ جائز ہے آہ کہینچنی مردے پر وقت حاضر ہونے
موت اسکی کے ساتہہ مانند قول فاطمہ رض کے واکرب اباہ اور یہ کہ وہ نوحہ کے قسم سے نہین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکو اوپر برقرار رکہا اور یہ جو کہا وا ابتاہ الخ تو اس سے لیا جاتا ہے کہ جب میت ان الفاظ کے ساتہہ
موصوف ہو تو نہین منع ہے ذکر کرنا اونکا واسطے اسکے بعد مرنے اسکے برخلاف اسکے جبکہ اس مین ظاہر خوبی
اور باطن مین نہ ہون یا نہ ثابت ہو موصوف ہونا اسکا ساتہہ انکے پس یہہ منع مین داخل ہے (فتح) **باب**
اٰخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین اخیر بات کے جسکے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کلام کیا **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ
لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ
ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ

انہ والحدیث الذی کان یحدثنا وھو صحیح قالت وکانت اٰخر کلمۃ تکلم بھا اللھم الرفیق الاعلیٰ

ترجمہ زہری سے روایت ہی کہ خبر دی مجھکو سعید بن مسیب نے بہت علم والی مردون مین کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت صحت مین فرماتے تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مرتا کوئی پیغمبر یہانتک کہ دکہایا جاتا ہے مکان اپنا بہشت مین پہر اسکو مرنے جینے مین اختیار دیا جاتا ہے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری اتری اور آپکا سر میری ران پر تہا تو آپکو غش آیا پہر ہوش مین آئے تو آپ نے آنکھ گہر کے چہت کیطرف لگائی یعنے اوپر کو پہر فرمایا الٰہی شامل کر مجھکو رفیق اعلےٰ مین سو مین نے کہا کہ اب ہمکو اختیار نہ کرینگے اور مین نے پہچانا کہ یہہ وہی حدیث ہی جو حالت صحت مین ہمسے بیان کرتے تہے کہا عائشہ رضہ نے اور اخیر بات جسکے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام کیا یہہ ہے الٰہی شامل کر مجھکو رفیق اعلےٰ مین **ف** اسحدیث کی شرح سابق حدیث مین گذر چکی ہے اور گویا کہ اشارہ کیا عائشہ رضہ نے ساتہہ اسکے طرف اسچیز کے پہیلا یا ہے اسکو رافضیون نے لوگون مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضہ کو خلافت کی وصیت کی اور یہ کہ آپکا قرض ہوا ادا کیا جاوے اور جسکو رفضیون نے لوگون مین پہیلایا ہے یہہ ہے جو عقیلی وغیرہ نے ضعفا مین سلمان سے روایت کی ہے کہ مین نے کہا یا حضرت خدا نے کوئی پیغمبر نہین بہیجا مگر کہ اوسکے واسطے بیان کیا جسکے بعد اسکا خلیفہ ہو سو کیا خدا تعالیٰ نے آپکے واسطے بہی بیان کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہان علی بن ابیطالب رض اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضرت علی رضہ ہے وصی میرا اور ایک روایت مین ہی کہ مین خاتم النبیین ہون اور علی رضہ خاتم الاوصیا ہے لایا ہے ان سب کو ابن جوزی موضوعات مین یعنی یہہ حدیثین سب موضوع مین **باب** وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ باب ہے بیان مین وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنے کس سال مین واقع ہوی **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیٰی عن ابی سلمۃ عن عائشۃ وابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبث بمکۃ عشر سنین ینزل علیہ القراٰن وبالمدینۃ عشرا ترجمہ عائشہ رضہ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس سال مکے مین رہے آپپر قرآن اترتا تہا اور دس سال مدینے مین رہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی وھو ابن ثلث وستین قال ابن شہاب واخبرنی سعید بن المسیب مثلہ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حالانکہ آپ تریسٹہہ برس کے تہے **ف** یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کو پس محمول ہوگی اوپر لغو کرنے کسر کے اور اکثر وہ چیز کہ کہی گئی آپکی عمر مین پینسٹہہ برس مین روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور یہ مخالف ہے واسطے حدیث

باب کے پہلے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساٹھہ برس زندہ رہے مگر یہ کہ محمول کیجاوے اوپر لغو کرنے کسر کے یعنے جسنے ساٹھہ کہا ہے اسنے کسر کا اعتبار نہین کیا یا اوپر قول اس شخص کے جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنتالیس برس کی عمر مین پیغمبر ہوئے یعنے تو اس صورت مین تریسٹھہ برس کی عمر ہوگی اور یہی معلوم ہوتا ہے ابن عباس رض کی ایک روایت سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین تیرہ سال رہے یعنی بعد پیغمبر ہونے کے اور فوت ہوئے تریسٹھہ برس کی عمر مین اور یہی ہے قول جمہور کا اور حاصل یہ ہے کہ جن اصحاب سے مشہور قول یعنے تریسٹھ سال کے مخالف روایت آئی ہے اُن مین سے مشہور قول کی روایت بھی آئی ہے اور وے ابن عباس رض اور عائشہ رض اور انس رض ہین اور نہین اختلاف ہے معاویہ پر اسمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تریسٹھہ برس زندہ رہے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے سعید بن مسیب اور شعبی اور مجاہد نے اور کہا احمد نے کہ یہی ثابت ہے نزدیک ہمارے اور یہ جو کہا زہری نے خبر دی مجھکو سعید نے مثل اسکی تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسنے حدیث بیان کی اسکو ساتھ اس سند کے یا مرسل کیا اوسکو اور مراد ساتھہ مثل کے فقط متن ہے (فتح) **باب** یہہ باب بغیر ترجمہ کے ہے حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور حالانکہ آپکی زرہ ایک یہودی کے نزدیک گرو تھی بدلے تیس صاع کے **ف** اور وجہ وارد کرنے اس حدیث کی اس جگہہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ آپکے آخر احوال سے ہے اور یہ مناسب ہے عمرو بن حارث کی حدیث کو جو باب کے ابتدا مین مذکور ہے کہ نہین چھوڑی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور نہ درہم (فتح)

باب بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ یہہ باب ہے بیان مین بھیجنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسامہ بن زید کو واسطے جہاد کے اپنی اس بیماری مین جسمین آپ کا انتقال ہوا **ف** سوائے اسکے کچھہ نہین کہ موخر کیا ہے امام بخاری نے اس باب کو واسطے اس چیز کے کہ آئی ہے کہ اُسامہ کی تیاری کرنی ہفتے کے دن تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرنے سے دو دن پہلے اور تھا ابتدا اسکا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیمار ہونے سے پہلے سو بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو روم کے جہاد کے واسطے اخیر صفر مین اور اسامہ کو بلایا کہ جا اپنے باپ کے قتل ہونے کی جگہہ مین اور انکو گھوڑون سے روند ڈال سو البتہ مینے تجھکو اس لشکر پر سردار کیا اور لوٹ کر صبح کو قوم اُبنے پر اور جلدی جا سبقت کریگا تو خبر کو پھر اگر خدا تجھکو انپر فتح دے تو ان مین کم ٹھیریو سو تیسرے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درد شروع ہوا اور اپنے ہاتھہ سے اسامہ کے واسطے نشان بنایا اوسکو اسامہ نے لیا اور بریدہ کو دیا اور جو اسامہ کے ساتھہ نکلے اُن مین کبار مہاجرون اور انصار تھے مانند ابو بکر اور عمر اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ وغیرہم کے اور کلام کیا ایک

ایک قوم نے اُن مین سے عیاش بن ربیعہ ہے یعنے اسامہ سرداری کے لائق نہین اور رد کیا اُسپر فاروق رضہ نے اور خبردی حضرت صلعم کو ساتھ اوسکے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ فرمایا ساتھ اسچیز کے کہ مذکور ہے باب کی حدیث مین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی سو فرمایا اسی حالت مین کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو سو ابو بکر صدیق رضہ نے خلیفہ ہونے سے پیچھے اسکا سامان درست کر دیا سو اسامہ لشکر کو لیکر بیس دن چلا اُس طرف جسکا اسکو حکم ہوا تہا اور قتل کیا اپنے باپ کے قاتل کو اور لشکر کے ساتھ سلامت پھرا اور بہت مال غنیمت لایا اور مغازی والون نے یہ قصہ بہت طویل بیان کیا ہے اور مینے اسکو چھانٹا ہے اور واقدی مین ہے اس لشکر مین تین ہزار آدمی تہا (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسامہ کو لشکر کا سردار کیا سو لوگون نے اسکے حق مین گفتگو کی یعنے کم عمر لڑکے کو بڑے صحابہ پر سردار کیون کیا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ تر پیارا ہے حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ کو انپر سردار کیا سو لوگون نے اسکی سرداری مین طعن کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ کی سرداری مین سو البتہ تم تو اسکے باپ یعنے زید کی سرداری مین بہی طعن کرتے تہے اور قسم ہے اللہ کی البتہ زید سرداری کے لائق تہا اور مقرر وہ مجھکو سب لوگون سے زیادہ تر پیارا تہا اور البتہ یہ اسامہ اسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے **باب** یہ باب بہی بغیر ترجمے کے ہے حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ترجمہ ابو الخیر سے روایت ہے اُسنے روایت کی صنابحی سے کہ اُسنے اس سے کہا کہ تونے کب ہجرت کی کہا مین سے

ہجرت کر کے نکلے سو ہم جحفہ (ایک جگہہ کا نام ہے احرام کے میقاتوں میں سے) میں آئے سو ایک سوار سامنے آیا سو میں نے اس سے کہا کہ خبر بتلا خبر بتلا یعنے کیا خبر لایا ہے سو اُسنے کہا کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفنایا مدت پانچ دن سے میں نے کہا کیا تو نے شب قدر کی تعیین میں کچھ چیز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اسنے کہا ہاں خبر دی مجکو بلال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن نے کہ وہ ساتویں رات میں ہے پہلی دس راتوں میں یعنے ستائیسویں رات میں **ف** شب قدر کی بحث روزے کے بیان میں گذر چکی ہے **بَابٌ** كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے اس بیان میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے جنگ کیے **ف** ختم کیا ہے بخاری رح نے کتاب المغازی کو ساتھ اس کے کہ شروع کیا اسکو ساتھ اسکے اور زید کی حدیث کی شرح مغازی کے اول میں گذر چکی ہے اور اسجگہہ براء کی حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پندرہ جنگ کیے اور ابو اسحاق کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنگوں کی تعداد پہچاننے کی بہت حرص تھی اس سوال کیا اُسنے زید اور براء وغیرہ سے رفتح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** ابو اسحاق رضہ سے روایت ہے کہ میں نے زید سے پوچھا کہ تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنے جنگ کیے ہیں اسنے کہا سترہ جنگ میں نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے جنگ کیے ہیں کہا انیس جنگ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ **ترجمہ** براء رضہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پندرہ جنگ کیے حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً **ترجمہ** بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سولہ جنگ کیے۔

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

کتاب ہے بیان میں تفسیر آیتوں قرآن کے **ف** تفسیر تفعیل ہے مشتق ہے فسر سے اور فسر کے معنے بیان میں اور اصل فسر کی نظر کرنی طبیب کی پیشاب میں تاکہ بیماری کو پہچانے اور اختلاف ہے تفسیر اور تاویل میں کہا ابو عبید اور ایک گروہ نے کہ دونوں کے ایک معنے ہیں اور بعضے کہتے ہیں تفسیر بیان کرنا ہے مراد لفظ کی اور تاویل بیان کرنا ہے مراد معنے کی رفتح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ یعنے رحمن اور رحیم دونوں اسم مشتق ہیں رحمت سے

ف اور رحمت کے معنی لغت مین رافت اور انعطاف ہین بنا بر اسکے پس وصف کرنی خدا یتعالی کی ساتھ
اُسکے مجاز ہے انعام اسکے سے اپنے بندونپر اور وہ صفت فعل کی ہے نہ صفت ذات کی (فتح) اور رحیم اور راحم
دونوکے ایک معنی ہین مانند علیم اور عالم کے ف یا باعتبار اصل معنے کے ہے نہین تو فعیل کا صیغہ مبالغہ
کے صیغون مین سے ہی سو اوسکے معنے زائد ہین فاعل کے معنے پر اور کبھی وارد ہوتا ہے صیغہ فعیل کا ساتھ
معنے صفت مشبہ کے اور اس مین بھی زیادتی ہے واسطے دلالت کرنے اسکے اوپر ثبوت کے برخلاف مجرد اسم فاعل
کے کہ وہ حدوث پر دلالت کرتا ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ فعیل ساتھ معنے فاعل کے ہی نہ ساتھ معنے
مفعول کے سو واسطے کہ کبھی وہ مفعول کے معنے سے آتا ہے پس احتراز کیا اس سے اور اختلاف ہے اسمین کہ کیا رحمن اور رحیم
دونون کے ایک معنے ہین اور جمع کرنا دونون کا واسطے تاکید کے ہی یا دونون ایک دوسرے کے غیر ہین باعتبار
متعلق کے پس وہ رحمن ہے دنیا کا اور رحیم ہے آخرت کا اسواسطے کہ رحمت اسکی دنیا مین ایماندار اور کافر سب کو
شامل ہے اور آخرت مین ایماندار کے ساتھ خاص ہے اور بعضی کہتے ہین کہ رحیم ابلغ ہے واسطے اسچیز کے چاہتا ہے
اسکو صیغہ فعیل کا اور تحقیق یہہ ہے کہ جہت مبالغہ کے دونون کے درمیان مختلف ہے یعنی رحمن مین کسی
جہت سے مبالغہ ہے اور رحیم مین کسی اور جہت سے اور روایت کی ہے ابن جریر نے عطا خراسانی سے کہ جب
خدا کے سوا اور کا نام بھی رحمان کہا گیا مانند مسیلمہ کے تو رحیم کا لفظ لایا گیا واسطے قطع کرنے وہم کے اسواسطے کہ
نہین صفت کیا جاتا ساتھ دونون کے کوئی سوائے اللہ کے اور مبارک سے روایت ہے کہ رحمن وہ ہے کہ جب اس
سے مانگا جاوے تو دیوے اور رحیم وہ ہے کہ جب اس سے نہ مانگے تو غضبناک ہووے (فتح) باب
ما جاء فِي فاتحة الكتاب باب ہے بیان مین اسچیز کے کہ آئی ہے بیچ حق سورہ الحمد کے ف یعنی فضیلت سے
یا تفسیر سے یا عام تر اس سے مع تقیید کے ساتھ شرط اسکی کے ہر وجہ مین وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ لِأَنَّهُ يُبْدَأُ
بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ یعنے اور نام کہا گیا فاتحہ کا ام الکتاب اسواسطے کہ
وہ قرآنون کے ابتدا مین لکھی جاتی ہے اور نماز مین پہلے پڑہی جاتی ہے ف یہہ کلام ابو عبیدہ کا بیچ
اول مجاز قرآن کے لیکن اسکا لفظ یہہ ہے اور واسطے قرآن کی سورتون کے کئی نام ہین ان مین سے یہہ ہے کہ
سورۃ الحمد للہ کا نام ام الکتاب کہا جاتا ہے اسواسطے کہ ابتدا کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے قرآن کے اول مین اور
اسکے قرات دوہرائی جاتی ہے بیچ ہر رکعت مین اور اسکو فاتحۃ الکتاب بھی کہا جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن
کو اسکے ساتھ شروع کیا جاتا ہے سو سارے قرآن سے پہلے لکھی جاتی ہے اور ساتھ اسکے ظاہر ہوئی
مراد اسچیز سے کہ اختصار کیا ہے اسکو بخاری نے اور بعضے کہتے ہین کہ نام رکھا گیا اسکا ام الکتاب اسواسطے کہ
ماں چیز کی اسکے ابتدا ہے اور اسکا اصل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام رکھا گیا اسکا ام الکتاب واسطے شامل ہونے

رکوع مجاز قرآن ام

اُسکے اوپر ان معانی کے جو قرآن مین ہین شنا رسے اللہ پر اور تعبد سے ساتہہ امر اور نہی کے اور وعدے اور وعید اور
اوسپچیز پر کہ اسمین ہی ذکر ذات سے اور صفات سے اور فعل سے اور واسطے شامل ہونے اسکے کا اوپر ذکر مبدا اور معاد اور معاش
کے اور سورۃ فاتحہ کے اور بہی بہت نام ہین جنکو مین نے اور آثار سے جمع کیا ہے کنز اور وافیہ اور شافیہ اور کافیہ اور
سورۃ الحمد والحمد اور سورۃ الصلوٰۃ اور سورۃ الشفا والاساس اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا (فتح) وَالدِّیْنُ
اَلْجَزَاءُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنے آیت مالک یوم الدین مین دین کے معنے بدلا ہین نیکی اور بدی
مین جیسا عمل کریگا ویسا بدلا دیا جاویگا اور حاکم نے ابن مسعودؓ اور اصحاب سے روایت کی ہر کہ مالک یوم الدین دن
حساب کا اور دن جزا کا ہے اور دین کے اور بہی بہت معنی ہین اُن مین سے ہی عادت اور عمل اور حکم اور حال اور خلق
اور طاعت اور قہر اور ملت اور شریعت اور ورع وغیرہ وَقَالَ مُجَاھِدٌ بِالدِّیْنِ بِالْحِسَابِ مَدِیْنِیْنَ مُحَاسَبِیْنَ
یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ آیت کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ کے دین کے معنے حساب ہین یعنی ہرگز نہین بلکہ تم حساب کو
جہلاتے ہو۔ اور کہا آیت فَلَوْلَا اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ مین کہ مدینین کے معنے ہین حساب کیے گئے یعنے اگر تم کسی کے
حکم مین نہین اور کوئی تمہارا حساب لینے والا نہین تو کیون نہین پہیر لاتے روح کو اگر ہو تم سچے حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
ابْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْہُ فَقُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ ثُمَّ قَالَ لِیْ
لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَادَ
اَنْ یَّخْرُجَ قُلْتُ لَہٗ اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ مِّنَ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ ترجمہ ابو سعید بن معلی سے روایت ہے
کہ مین مسجد مین نماز پڑہتا تہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو بلایا سو مین نے آپکا حکم نہ مانا یعنے مین آپ
کے پاس نہ آیا یہانتک کہ مین نے نماز پڑہی پہر مین نے آکر کہا یا حضرتؐ مین نماز پڑہتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کیا خدا تعالے نے نہین فرمایا کہ حکم مانو اللہ کا اور رسولؐ کا جب تمکو بلاوے تو مین نے کہا یا حضرتؐ
کیون نہین اگر خدا نے چاہا پہر ایسا نہ کرونگا پہر حضرت صلعم نے مجہسے فرمایا کہ البتہ مین تجہکو ایک سورت سکہلاؤنگا
جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ ہے اور افضل ہے پہلے اس سے کہ تو مسجد سے نکلے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میرا ہاتہہ پکڑا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو مین نے آپ سے کہا کہ کیا آپ نے
نہین کہا تہا کہ البتہ مین تجہکو ایک سورت سکہلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے یعنی
وہ کون سورت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ الحمد للہ رب العالمین ہے یہہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے

جو مجھکو ملی **ف** نقل کیا ہے ابن تین نے داؤدی سے کہا کہ گویا کہ اوسنے تاویل کی کہ جو نماز مین ہو وہ اس خطاب سے خارج ہے اور جو تاویل کی ہے قاضی عبدالوہاب اور قاضی ابو الولید نے وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا نماز مین فرض ہے گنہگار ہوتا ہے آدمی اسکے ترک کرنے سے اور یہ کہ وہ ایک حکم ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے مین کہتا ہون اور جو داؤدی نے دعوے کیا ہے اسپر کوئی دلیل نہین اور جسکی طرف مین گیا ہے دونون قاضیون نے مالکیہ سے وہ قول شافعیہ کا ہے اور خلاف کے نزدیک اونکے بعد قول اونکے کے ساتھ واجب ہونے اجابت کی کہ کیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہین اور یہ جو کہا کہ البتہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے افضل ہے تو ابوہریرہ کی حدیث مین ہے کہ کیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤن جو نہین اُتری توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین اُسکے برابر کوئی سورت ہے کہا ابن تین نے معنے اوسکے یہ ہین کہ اسکا ثواب بڑا ہے اور سورتون سے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جواز فضیلت دینے بعض قرآن کے بعض پر اور البتہ منع کیا اسکو اشعری اور ایک جماعت نے اسواسطے کہ مفضول ناقص ہے افضل کے درجہ سے اور خدا کے نام اور صفتون اور کلام مین نقص نہین اور جواب دیا ہے علماء نے اس سے ساتھ اسطور کے کہ معنے کم وبیش ہونے کے یہہ ہین کہ بعض قرآن کا ثواب بڑا ہے بعض سے پس تفضیل تو صرف باعتبار معنون کے ہے نہ صفت کی وجہ سے اور تائید کرتی ہے تفضیل کی آیت نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین کہ لاتے ہین ہم بہتر اس سے یعنے منفعت مین اور نرمی مین اور رفعت مین اور یہ جو کہا کہ الحمد للہ رب العالمین وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھکو ملی تو ایک روایت مین ہے اِنَّہَا السَّبْعُ الْمَثَانِیْ الخ یعنے سورۂ الحمد سبع مثانی ہے اور ایک روایت مین ہے الحمد للہ رب العلمین السبع المثانی الخ اور اسمین تصریح ہے ساتھ اسکے کہ مراد ساتھ سبع مثانی کے اس آیت مین وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ سورۂ فاتحہ ہے اور نسائی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مراد ساتھ سبع مثانی کے بڑی سات سورتین ہین یعنے اول سورۂ بقرہ سے آخر اعراف تک پھر برات اور بنا بر پہلی وجہ کے کہ مراد اس سے سورۂ فاتحہ ہو مراد ساتھ سبع کے آیتین ہین اسواسطے کہ فاتحہ کی سات آیتین ہین اور یہہ قول سعید بن جبیر کا ہے اور اس مین اختلاف ہے کہ انکو مثانی کیون کہتے ہین سو بعضون نے کہا اسواسطے کہ وہ ہر رکعت مین دوہرائی جاتی ہے اور بعضون نے کہا اسواسطے کہ اسکے ساتھ خدا کی ثنا کیجاتی ہے اور بعضون نے کہا اسلیے کہ یہ امت کے واسطے مستثنے کی گئی ہے پہلی امتون پر نہین اتری کہا ابن تین نے اسمین دلیل ہے اسپر کہ بسم اللہ الخ قرآن کی آیت نہین اور اسکے غیر نے اسکے برعکس کہا ہے اسواسطے کہ مراد ساتھ الحمد کے ساری سورت ہے اور تائید کرتا ہے اسکی کہ اگر مراد صرف الحمد للہ رب العالمین ہوتی تو اسکو سبع مثانی نہ کہا جاتا اسواسطے کہ ایک آیت کو سات نہین کہا جاتا پس دلالت کی اسنے کہ مراد ساتھ اسکے ساری سورت

ہے اور الحمد للہ رب العالمین اسکا ایک نام ہے اور اسمین قوت ہے واسطے تاویل شافعی کے انکی حدیث مین جسجگہہ کہا کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العالمین کہا شافعی نے کہ مراد ساتھہ اسکے ساری سورت ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا ساتھہ اسکے کہ اس سورہ کا نام سورۃ الحمد للہ ہے اسکا نام الحمد للہ رب العالمین نہین اور یہ حدیث رد کرتی ہے اس تعقب کو یعنے اسواسطے کہ اس سے ثابت ہے کہ الحمد للہ رب العلمین بہی اسکا نام ہے اور اسحدیث مین ہے کہ امر واسطے فور کے ہے اسواسطے کہ عتاب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی کو اپنی اجابت کی تاخیر پر اور اسمین استعمال کرنا صیغے عموم کا ہے سب احوال مین کہا خطابی نے اسمین ہے کہ حکم لفظ عام کا یہہ ہے کہ جاری ہو اپنے تمام مقتضی پر اور یہ کہ خاص اور عام جب دونون آپسمین مقابل ہون تو ہوتا ہے عام اوتارا گیا خاص پر اسواسطے کہ شارع ؑ نے حرام کیا ہے کلام کو نماز مین عام طور پر پہر مستثنی کی گئی اس سے اجابت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلانے کی نماز مین اور اسحدیث مین ہے کہ اگر کوئی شخص نماز مین ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو بلادین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننے سے اسکی نماز فاسد نہین ہوتی اسی طرح تصریح کی ہے ساتھہ اسکے ایک جماعت شافعیہ وغیرہم نے اور اسمین بحث ہے واسطے اس احتمال کے کہ آپکی اجابت یعنے آپکا حکم ماننا مطلق واجب ہو برابر ہے کہ مخاطب نمازی ہو یا نمازی نہ ہو اپہر یہ بات کہ اجابت کی ساتھہ نماز سے نکلتا ہے یا نہین سو نہین حدیث مین جو اسکو لازم پکڑے پس احتمال ہے کہ واجب ہو اجابت اگرچہ جواب دینے والا نماز سے نکلے اور طرف اسی کے میل کی ہے بعض شافعیہ نے اور کہا یہ حکم خاص ہے ساتھہ پکارنے کے یا شامل ہے اسچیز کو کہ عام تر ہے اس سے یہانتک کہ واجب ہو اجابت آپکی جبکہ سوال کرین اسمین بحث ہے اور البتہ جزم کیا ہے ابن حبان نے ساتھہ اسکے کہ اجابت اصحاب کی بیچ قصے ذوالیدین کے اسی طرح تہی اور کہا خطابی نے کہ بیچ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ دلالت ہے اسپر کہ فاتحہ قرآن عظیم ہے اور اس مین بحث ہے واسطے اس احتمال کے کہ قول آپکا والقرآن العظیم محذوف الخبر ہو اور تقدیر یہہ ہو مابعد الفاتحۃ مثلا یعنے جو فاتحہ کے بعد ہے وہ قرآن عظیم ہے پس ہوگی وصف فاتحہ کی منتہی ساتھہ قول آپ کے کے ہی السبع المثانی پہر عطف کیا اوپر قول اپنے کی والقرآن العظیم کو یعنے جو چیز کہ فاتحہ سے زیادہ ہے اور ذکر کیا اسکو واسطے رعایت نظم آیت کے اور ہوگی تقدیر والقرآن العظیم ھو الذی اوتیتہ زیادۃ علی الفاتحۃ یعنے قرآن عظیم وہ ہے جو مجہکو ملا زیادہ فاتحہ سے **تنبیہہ** اور استنباط کیا جاتا ہے تفسیر سبع مثانی سے ساتھہ فاتحہ کے کہ فاتحہ مکی ہے یعنے مکے مین نازل ہوئی اور یہی ہے قول جمہور کا برخلاف مجاہد کے اور وجہ دلالت کی یہہ ہے کہ خدائے پاک نے احسان کیا ہے ساتھہ اسکے اپنے پیغمبر پر اور سورہ حجر بالاتفاق مکی ہے پس دلالت کرتی ہے اسپر کہ سورۂ فاتحہ اس سے پہلے نازل ہوئی کہا حسین بن فضل نے کہ یہ ہفوہ ہے مجاہد سے اسواسطے کہ علما سب اسکے مخالف ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ فاتحہ سات آیتین ہین اور نقل کیا گیا ہے اسمین اجماع لیکن حسین

بن علی جعفی سے آیا ہے کہ وہ چھ آیتین ہین سو اسطے کہ اسنے بسم اللہ کو نہین گنا (فتح) **باب** غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْہِمْ باب ہے بیان آیت غیر المغضوب علیہم کے کہا عربی والون نے کہ لا زائد ہے واسطے تاکید معنے نفی کے جو
مفہوم ہے غیر سے تاکہ نہ وہم کیا جاوے عطف ضالین کا الذین انعمت پر اور بعضے کہتے ہین کہ لا ساتھ معنے
غیر کے ہے اور تائید کرتی ہے اسکو قرأت عمر رض کی غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین ذکر کیا ہے اسکو ابو عبید وغیرہ نے ساتھ
سند صحیح کے اور وہ تاکید کے واسطے ہی ہے اور روایت کی ہے احمد اور ابن حبان نے عدی بن حاتم کی حدیث سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ المغضوب علیہم یہود ہین اور الضالین نصارے ہین کہا ابن ابی حاتم نے کہ نہین
جانتا ہین درمیان مفسرین کے اختلاف بیچ اسکے کہا سہیلی نے اور شاہد اسکا یہ قول اللہ تعالی کا ہے یہود کے حق
مین فباءو بغضب علی غضب اور نصارے کے حق مین قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا (فتح) **حَدَّثَنَا**
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَمَنْ وَافَقَ
قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو سو اسطے کہ جسکا قول فرشتون کے
قول کے موافق پڑ جاوے اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہین **ف** اس حدیث کی شرح صفت الصلوۃ
مین گذر چکی ہے اور روایت کی احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے وائل بن حجر کی حدیث سے کہا سنا مین نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین۔ اور لمبا کیا ساتھ اسکے اپنی آواز کو اور
روایت کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مانند اسکے ابوہریرہ رض کی حدیث سے (فتح) **سورۃ البقرۃ** بیان
تفسیر سورہ بقرہ کا **ف** اتفاق ہے اسپر کہ وہ مدینے مین نازل ہوئی اور یہ پہلی سورت ہے کہ اوتاری
گئی اور اسیکا قول عائشہ رض کا کہ نہین اتری سورہ بقرہ اور نساء مگر کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی
اور نہین داخل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ رض پر مگر مدینے مین (فتح) **باب** وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ
کُلَّہَا باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ سکھلائے خدا تعالے نے آدم ع کو نام ساری چیزون کے **حَدَّثَنَا**
مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **ح** قَالَ
وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَاْتُوْنَ
اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا ہٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ہُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ذَنْبَہٗ فَیَسْتَحْیِیْ

ایتوا نوحاً فانہ اول رسول بعثہ اللہ الی اھل الارض فیاتونہ فیقول لست ھناکم ویذکر سؤالہ ربہ ما لیس لہ بہ علم فیستحیی فیقول ائتوا خلیل الرحمن فیاتونہ فیقول لست ھناکم ائتوا موسی عبدا کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتونہ فیقول لست ھناکم ویذکر قتل النفس بغیر نفس فیستحیی من ربہ فیقول ائتوا عیسی عبد اللہ ورسولہ وکلمۃ اللہ وروحہ فیقول لست ھناکم ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فانطلق حتی استاذن علی ربی فیؤذن فاذا رایت ربی وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء ثم یقال ارفع راسک وسل تعطہ وقل تسمع واشفع تشفع فارفع راسی فاحمدہ بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فادخلھم الجنۃ ثم اعود الیہ فاذا رایت ربی مثلہ ثم اشفع فیحد لی حدا فادخلھم الجنۃ ثم اعود الرابعۃ فاقول ما بقی فی النار الا من حبسہ القران ووجب علیہ الخلود قال ابو عبد اللہ الا من حبسہ القران یعنی قول اللہ عز وجل خالدین فیھا ترجمہ

انس رض سے روایت ہے کہ مسلمان جمع ہونگے قیامت کے دن یعنے سو غمناک ہونگے حشر کی مصیبت سے سو کہین گے کہ اگر ہم سفارش کروادین اپنے رب کے پاس تو خوب بات ہے سو آدم ع کے پاس آوینگے تو کہین گے کہ تم سب آدمیون کے باپ ہو خدا نے تمکو اپنے ہاتھہ سے بنایا اور اپنے فرشتون سے تمہکو سجدہ کروایا اور تمہکو ساری چیزون کے نام سکہلائے ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہمکو اس مکان کی تکلیف سے راحت دیوے تو آدم ع کہین گے کہ مین اس مقام کی لائق نہین اور یاد کرے گا اپنے گناہ کو سو شرماویگا اپنے رب سے ولیکن تم نوح ع کے پاس جاؤ کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا تعالے نے اسکو زمین والون کی طرف بہیجا سو دے لوگ نوح ع کے پاس آوینگے تو وہ کہین گے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرین گے اپنے سوال کو اپنے رب سے جو اوسکو معلوم نہین سو شرماویگا اپنے رب سے سو کہیگا کہ تم خدا تعالے کے دوست یعنی ابراہیم ع کے پاس جاؤ سو وہ لوگ انکے پاس آوینگے تو وہ کہین گے کہ مین اسمقام کے لائق نہین تم موسے ع کے پاس جاؤ جس سے خدا تعالے نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وے لوگ موسے ع کے پاس آوینگے تو موسے ع کہین گے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے ناحق خون کرنے کو سو شرماوینگے یعنے اپنے رب سے اور کہین گے تم جاؤ عیسے ع کے پاس جو خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہے اسکی کلام سے پیدا ہوا ہے یعنے صرف لفظ کن سے پیدا ہوا اونکا باپ کوئی نہ تہا اور اسکی روح ہے یعنے خدا تعالے نے مریم ع کے شکم مین اپنی روح پہونکی سو وے لوگ عیسے ع کے پاس آوینگے تو عیسے ع کہین گے کہ مین اس مقام کے لائق نہین تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو خدا تعالے کے خاص بندے ہین مقرر انکی اگلی پچہلی بہول چوک سب معاف ہو گئی سو وے

لوگ میرے پاس آوینگے سو مین چلونگا یہانتک کہ اپنے رب سے اجازت مانگونگا مجھکو اجازت ملیگی سو جب مین اپنے رب کو دیکھونگا
تو سجدے مین گر پڑونگا سو خدا تعالے مجھکو سجدے مین رہنے دیگا جبتک کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا اے محمد صلعم اپنا سر اوٹھا اور
مانگ تجھکو دیا جائیگا اور کہہ سنا جائیگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاونگا سو مین تعریف
کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور
مقدار ٹھیرائی جاویگی یعنے اتنے لوگون کی مغفرت ہوے سو مین اوتنے لوگون کو دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل
کرونگا پھر مین پلٹ جاؤنگا اپنے رب کی طرف سو جب مین اپنے رب کو دیکھونگا تو اسی طرح کرونگا جسطرح پہلی بار
کیا تھا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور حد ٹھیرائی جاویگی سو مین اونکو بہشت مین داخل کرونگا
پھر مین پلٹ جاؤنگا چوتھی بار سو مین کہونگا کہ اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی جسکو
قرآن نے بند کیا یعنے جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنے مشرکین اور کافرین کہا ابو عبد اللہ یعنے بخاری
نے کہ قرآن سے مراد یہ آیت ہے کہ اُس مین ہمیشہ رہین گے **ف** بیان کیا ہے بخاری نے شفاعت کی حدیث کو واسطے
قول اہل موقف کے آدم علیہ السلام کو کہ خدا نے تجھکو ساری چیزونکے نام سکھلائے اور اسمین اختلاف ہے کہ نامون سے
کیا مراد ہے سو بعضے کہتے ہین کہ اوسکی اولاد کے نام مراد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ فرشتون کے نام مراد ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ جنسون کے نام ہین سوا اونکی انواع کے اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُن سب چیزون کے کہ زمین مین
ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام ہر چیز کا یہانتک کہ پیالے کا نام بھی بتلا دیا (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمہ کے
ہے قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ یعنے کہا مجاہد نے بیچ تفسیر اس آیت کے
واذا خلوا الی شیطینہم کہ مراد شیاطین سے اونکے یار ہین منافقون اور مشرکون سے **ف** اور روایت کی طبری نے
ابن عباس رض سے کہ بعضے یہودی مرد ایسے تھے کہ جب اصحاب سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے دین پر ہین اور
جب اپنے شیطانون یعنے یارون کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہین اور متعدی کرنا
کا ساتھ الی کے واسطے نص کرنے کے اوپر انفراد کے یعنے اکیلے ہوتے ہین (فتح) مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اَللّٰهُ
جَامِعُهُمْ یعنے اور محیط بالکافرین کے یہ معنے ہین کہ اللہ جمع کرنے والا ہے اونکو دوزخ مین **ف** یہ جملہ
معترضہ ہے درمیان جملہ یجعلون اصابعہم اور جملہ یکاد البرق یخطف ابصارہم کے عَلَى الْخٰشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَقًّا یعنے آیت لکبیرۃ الا علی الخاشعین مین خاشعین سے مراد ایماندار لوگ ہین جو ثابت ہین **ف** اور کہا
ابو العالیہ نے کہ مراد خوف کرنیوالے ہین وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيْهِ یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ
آیت خذوا ما آتیناکم بقوۃ یعنے پکڑو جو دیا ہے ہمنے تمکو ساتھ قوت کے یعنے ساتھ عمل کرنے کے اسچیز پر کہ اُس مین
ہے **ف** اور کہا ابو العالیہ نے قوت سے مراد طاعت ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ مراد ساتھ اسکے کوشش ہے

وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ یعنے اور کہا ابو العالیہ نے بیچ تفسیر آیت فی قلوبہم مرض کی کہ مراد مرض سے شک ہے
یعنے اونکے دلون مین شک ہے **ف** اور عکرمہ رض سے روایت ہے کہ مرض کے معنے ریا ہین اور کہا قتادہ نے بیچ
آیت فزادہم اللہ مرضا کہ مرض سے مراد نفاق ہے یعنے زیادہ کیا اللہ تعالے نے اونکو نفاق صِبْغَةٌ دِيْنٌ یعنے آیت
صبغۃ اللہ سے مراد دین اللہ کا ہے **ف** قتادہ سے روایت ہے کہ یہود اپنے بیٹون کو یہودی کرنے کے واسطے
رنگتے تھے اور اسی طرح نصاری بھی اور اللہ کا رنگ اسلام ہے اور وہ اللہ کا دین ہے جسکے ساتھ نوح ع اور اسکے بعد سب
پیغمبر بھیجے گئے اور شاید لفظ صبغہ کا واسطے مشاکلت کے ہے اسواسطے کہ نصاری اپنی اولاد کو پیدا ہونے کے وقت
رنگتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ انکو پاک کرتے ہین سو مسلمانون کو کہا گیا کہ لازم پکڑو اللہ کے دین کو اسواسطے کہ وہ
بہت پاک کرنے والا ہے وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ یعنے اور کہا ابو العالیہ نے اس آیت کی تفسیر مین فجعلناہا نکالا
لما بین یدیہا وما خلفہا کہ کیا ہمنے اس قصہ کو نکال واسطے ان لوگون کے کہ اونکے روبرو تھے یعنے عقوبت واسطے
اس چیز کے کہ گذری انکے گناہون سے اور انکے پیچھے والون کے یعنے عبرت اور دہشت واسطے ان لوگون کے جو
باقی رہے آدمیون سے لَا شِيَةَ فِيهَا لَا بَيَاضَ یعنے آیت مسلمۃ لا شیۃ فیہا مین لا شیۃ فیہا کے معنے یہ ہین کہ
اسمین سفیدی نہین وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكُمْ يُوْلُونَكُمْ اَلْوَلَايَةُ مَفْتُوْحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ
الرُّبُوْبِيَّةُ وَاِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْاِمَارَةُ یعنے اور کہا ابو العالیہ کے غیر نے یعنے قاسم بن سلام نے کہا
آیت یسومونکم سوء العذاب مین کہ یسومونکم کے معنے ہین یولونکم یعنے اوٹہاتے تھے تمکو عذاب پر اور طلب کرتے
تھے اسکو تم سے اور ولایت ساتھ فتح واو کے مصدر ولا کی ہے اور وہ ربوبیت ہے بمعنے ہر چیز کا مالک ہونا اور
جب واو کو زیر دیجاوے تو اسکے معنے سرداری کے ہین **ف** یہ کلام ابو عبیدہ کی ہے آیت ہنالک الولایۃ
للہ الحق مین اور ذکر کیا ہے بخاری نے اس کلمہ کو اسجگہہ اگرچہ سورۂ کہف مین ہے نہ سورۂ بقرہ مین تاکہ قوی کرے
یسومونکم کی تفسیر کو ساتھ یولونکم کے اور احتمال ہے کہ سوم کے معنے دوام کے ہون یعنے تمکو ہمیشہ عذاب دیتے تھے
وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ یعنے اور کہا بعضون نے کہ جو اناج کہ کہایا جاتا ہے سب فوم
ہے **ف** یہ محکی ہے عطا اور قتادہ سے کہ فوم ہر اناج ہے کہ پکایا جاوے اور ابن عباس رض اور مجاہد وغیرہ سے
روایت ہے کہ فوم کے معنے گیہون ہین فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ یعنے آیت فادارأتم کے معنے ہین اختلاف اور
جھگڑا کیا تمنے اس مین وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوْا فَانْقَلَبُوْا یعنے اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر آیت فباؤ بغضب علی غضب
کے کہ باؤ کے معنے ہین پھرے يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ یعنے آیت وکانوا من قبل یستفتحون مین یستفتحون
کے معنے ہین مدد مانگتے تھے **ف** اور روایت ہے کہ ابن اسحق نے سیرت نبوی مین عاصم بن عمر سے اسنے روایت
کی اپنے شیخون سے کہا کہ ہماری اور یہود کے حق مین یہ آیت اتری اور یہ اسواسطے ہے کہ ہم جاہلیت کے زمانے مین

اُنپر غالب تہے سو وے کہتے تہے کہ عنقریب ایک پیغمبر اوٹہایا جاویگا اُسکا زمانہ قریب ہوا سو ہم اُسکے ساتہہ ہو کر تمکو قتل کرینگے
سو جب خدا تعالے نے حضرت صلعم کو پیغمبر کر کے بہیجا اور ہمنے اُنکی پیروی کی تو یہود کافر ہوئے ساتہہ آپکے پس آیت اوتری
شَرَوْا بَاعُوْا یعنے معنے شروا کے آیت وَلَبِئْسَ مَا شَرَوا بِہِ اَنْفُسَہُمْ مین باعوا ہے یعنے بہت بری چیز ہے جسکے بدلے
اونہون نے اپنی جانون کو رَاعِنَا مِنَ الرَّعُوْنَۃِ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّحَمِّقُوْا اِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنًا یعنے رعنا مشتق
ہے رعونت سے جب چاہتے تہے کہ کسی آدمی کو حماقت کے طرف منسوب کرین تو کہتے تہے رعنا **ف** مین کہتا ہون
یہ بنا بر قول اس شخص کے ہے جو رعنا کو تنوین کے ساتہہ پڑہتا ہے یعنے دو زبر کے ساتہہ اور یہ قرات حسن بصری
کی ہے اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ صفت ہے واسطے مصدر محذوف کے یعنے نہ کہو قولاً رعنا یعنے قول رعونت والا اور احتمال
ہے کہ قول التسمیہ کو بغل گیر ہو یعنے اپنے پیغمبر کا نام راعن نہ رکہو اور راعن احمق ہے اور جمہور نے رعنا کو بغیر تنوین کے
پڑہا ہے بنا بر اسکے کہ وہ فعل امر ہے مراعات سے اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ منع کیے گئے اس سے اسواسطے کہ وہ کلمہ مساوات
اور برابری کو چاہتا ہے لَا تَجْزِیْ لَا تُغْنِیْ یعنے آیت لا تجزی نفس عن نفس مین تجزی کے معنے مین نہ دور کریگا
کوئی نفس کسی سے کچہہ چیز اِبْتَلٰی اِخْتَبَرَ یعنے آیت وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاہِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ مین ابتلے کے معنے ہین آزمایا اور
جانچا خُطُوَاتٍ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰی اٰثَارُہٗ یعنے آیت لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ مین خطوات مشتق ہین خطو
سے اور اسکے معنے قدم ہین یعنے نہ پیروی کرو شیطان کے قدمون کی **بَابُ** قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَا تَجْعَلُوْا
لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ نہ ٹہیراؤ واسطے اللہ کے کوئی شریک اور حالانکہ
تم جانتے ہو حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ
قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّہُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ
تَخَافُ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ
مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ خدا تعالے کے نزدیک کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو اللہ
تعالے کا شریک ٹہیرادے اور حالانکہ تجہکو اُسنے پیدا کیا مین نے کہا مقرر یہ تو بڑا گناہ ہے مین نے کہا پہر کون
فرمایا اور یہ کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس خوف سے کہ تیرے ساتہہ کہاوے مینے کہا پہر کون فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسایہ
کی عورت سے زنا کرے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب التوحید مین آوے گی **بَابُ** قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا
وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ یعنے باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا اور اتارا تمپر من
اور سلوی کہاؤ ستہری چیزین جو دین ہمنے تمکو اور انہون نے ہمارا کچہہ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان

گرتے ہے وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ یعنے اور کہا مجاہدؒ نے کہ من گوند ہے درخت کی اور سلوے
پرند جانور ہے ف ابن ابی حاتم رح نے ابن عباس رض سے ۔۔۔ روایت کی ہے کہ من درختوں پر اترتا تھا سو جتنا
چاہتے تھے کہاتے تھے اور کہا سدی رح نے کہ من ترنجبین کی مانند تھا اور قتادہ رض سے روایت ہے کہ من اُنپر گرتا تھا
جیسے برف گرتی ہے دودہ سے زیادہ سفید تہا اور شہد سے زیادہ میٹھا اور ان اقوال مین منافات نہین (فتح)
حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ ترجمہ سعید بن زید سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہنبی از قسم من ہے اور اُسکا پانی انکہہ کی شفا ہے ف اس
حدیث کی شرح طب مین آویگی اور ایک روایت مین باب کی حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ کہنبی از قسم من ہے جو
بنی اسرائیل پر اتارا گیا اور ساتہ اسکے ظاہر ہوتی ہے وجہ مناسبت ذکر کرنے اسکے کی تفسیر مین اور ظاہر ہوا خطابی
پر کہ اُسنے کہا ہے کہ اسجگہہ اس حدیث کے داخل کرنے کی کوئی وجہ نہین اور البتہ معلوم ہو چکی ہے وجہ داخل کرنے اسکے
کی اسجگہہ (فتح) **باب** قَوْلِهٖ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ باب ہے بیان مین اس
آیت کے اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس شہر مین اور کہاؤ اس مین سے جہان چاہو محظوظ ہو کر اور داخل ہو دروازے
مین سجدہ کر کر اور کہو ہمارے گناہ اوتار بخشین ہم تمکو تقصیرین تمہاری اور زیادہ بہی دینگے نیکی کرنے والون کو
رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيْرٌ یعنے رغدا کے معنے ہین فراخ بہت یعنے گذران فراخ اور بعض کہتے ہین کہ رغدا وہ ہے
جسپر حساب نہین حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰٓى اَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ
شَعْرَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل
ہو دروازے مین سجدہ کر کر اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونہون نے حکم بدل ڈالا سو دروازہ
مین داخل ہوئے چوتڑون کو گہسیٹتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہے ف اس حدیث کی شرح سورہ اعراف
مین آویگی **باب** قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جو دشمن ہو جبرئیل کا
ف بعضون نے کہا کہ سبب عداوت یہود کا واسطے جبرئیل کے یہ ہے کہ اسکو حکم تہا کہ پیغمبری کو ہمیشہ یہود مین
رکہے سو اُسنے پیغمبری کو اونکے غیرون مین نقل کیا اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ انکے بہیدون پر واقف ہوتا ہے
مین کہتا ہون اور صحیح تر دونون وجہ سے یہ ہے جو تہوڑی دیر کے بعد آویگا کہ وجہ عداوت کی یہ ہے کہ وہ انپر

عذاب اتارتا ہے وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرُ وَمِيكُ وَسَرَافُ عَبْدُ إِيلُ اللّٰهُ اور کہا عکرمہ نے کہ جبر اور میک اور
سراف کے معنے ہین بندہ اور ایل عبرانی مین اللہ کو کہتے ہین یعنے بندہ اللہ کا **ف** ایک روایت مین ہی کہ جبرئیل
کا نام عبداللہ ہے اور میکائیل کا نام عبید اللہ ہے اور اسرافیل کا نام عبدالرحمن ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ
سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ
إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ
إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ
نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ
وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهٖ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ قَالُوا أَخْيَرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا أَشَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہو کہ عبداللہ بن سلام رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے مین تشریف
لانے کی خبر سنی اور وہ زمین مین میوہ چنتا تھا سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اُسنے کہا کہ مین
آپ سے سوال کرتا ہون تین چیز کا جنکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا سو فرمایئے کہ قیامت کی نشانیون مین سے
پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ پہلے پہل کیا کھانا کھاوینگے اور کیا چیز بچے کو اپنے باپ یا مان کی صورت پر
کھینچتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل ع نے مجھکو انکی ابھی خبر دی کہا جبرئیل ع نے فرمایا ہان کہا
یہ فرشتہ یہود کا دشمن ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جو کوئی دشمن ہو جبرئیل کا تو کیا نقصان ہے
سو اسنے تو اتارا ہے یہ کلام تیرے دل پر قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگون کو پورب سے
پچھم کیطرف ہانک لے جاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی لوگ کھاوینگے سو مچھلی کے کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب مرد
کی منی عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کرے تو مرد لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچتا ہے اور جب عورت کی منی مرد
کی منی پر سبقت کرے تو عورت لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچتی ہے سو عبداللہ رض نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی
نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین یا حضرت

قوم یہود بڑے مفتری ہین اور مقرر اگر وے جانین گے کہ مین مسلمان ہوا تو مجھپر بہتان باندہین گے یعنی میرے
اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے میرا حال اُنسے دریافت کیجیے اور عبداللہ مکان کے اندر پوشیدہ ہوکر بیٹھہ
رہے ہو یہودی آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے تم مین عبداللہ بن سلام تو یہود
نے کہا وہ ہم مین افضل ہے اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر عبداللہ مسلمان ہو جاوے تو تم بہی مسلمان ہو جاؤ گے یہود نے کہا خدا اسکو اسلام سے پناہ مین
رکھے پھر عبداللہ باہر آئے اور کہا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہین اور
بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہین سو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہے اور برے
کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا یا حضرتؐ مین اسی بات سے ڈرتا تھا **ف** اسحدیث
کی اکثر شرح پہلے گذر چکی۔ اور یہ جو کہا کہ یہہ فرشتہ یہود کا دشمن ہے سو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہہ
آیت پڑہی واسطے رد کرنے قول یہود کے اور اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ یہ آیت اسوقت اتری ہو اور یہی معتمد
ہے سو البتہ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی اور نسائی نے اسکے نازل ہونیکے سبب مین قصہ سوائے قصے عبداللہ
ابن سلام کے سو انہون نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ یہود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے سو انہون
کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپسے سوال کرتے ہین پانچ چیز کا اگر تم ہمکو وہ بتلاؤ گے تو ہم پہچان لین گے
کہ تم پیغمبر ہو پس ذکر کی حدیث اور اسمین ہے کہ انہوننے سوال کیا ایک چیز سے کہ حرام کی یعقوب عم نے اپنی جان پر اور پیغمبر کی نشانی
سے اور رعد سے اور اسکی آواز سے اور عورت لڑکی لڑکا کسطرح سے جنتی ہے اور کون فرشتہ آسمان سے خبر لاتا ہے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنپر عہد و پیمان لیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب انہون نے سوال کیا کہ
آپکے پاس کون فرشتہ خبر لاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل۔ فرمایا اور نہین بہیجا اللہ تعالی
نے کوئی پیغمبر کبہی مگر کہ وہ اسکا دوست ہو تو یہود نے کہا کہ اب ہم تجھکو نہین مانتے اگر کوئی اور فرشتہ تیرا دوست
ہوتا تو ہم تجھسے بیعت کرتے اور تجھکو سچا جانتے فرمایا تم کس سبب سے اسکو سچا نہین جانتے کہا وہ ہمارا دشمن
ہے پس اوتری یہہ آیت اور ایک روایت مین ہے کہ عمر فاروق رضہ توریت سنتے تہے اور تعجب کرتے تہے کہ کسطرح تصدیق
کرتی ہے قرآن کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود پر گذرے تو کہا کہ مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی کیا جانتے ہو
کہ وہ اللہ تعالی کا رسول ہے تو انکے عالم نے کہا کہ ہان کہا پہر تم اُنکی پیروی کیون نہین کرتے کہا کہ ایک فرشتہ ہمارا دشمن
ہے اور وہ اسکی پیغمبری کے ساتہہ رفیق ہے پس ذکر کی حدیث اور یہ کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر یہ آیت اتری پس یہہ طریقے بعضے بعضون کو قوی کرتے ہین اور دلالت کرتے ہین اسپر
کہ سبب نزول آیت کا قول یہودی مذکور کا ہے نہ قصہ عبداللہ بن سلام کا اور گویا کہ جب عبداللہ بن سلام نے

کہا کہ جبرائیل یہود کا دشمن ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر یہ آیت پڑہی اسحاق مین کہ ذکر کرنے والے تھے اسکے سبب نزول کو واللہ اعلم اور حکایت کی ہے ثعلبی نے ابن عباس رض سے کہ سبب عداوت یہود کا یہ ہے کہ جبرائیل نے انکو خبر دی تہی کہ بخت نصر بیت المقدس کو خراب کریگا تو یہود نے ایک مرد کو بہیجا کہ اسکو مار ڈالے سو پایا اُسنے اسکو جوان ضعیف سو جبرائیل مانع ہوئے اسکو اسکے مارنے سے منع کیا اور کہا کہ اگر خدا تعالے نے اُسکے ہاتہہ سے تمہارے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا ہے تو تو اسکے مارنے پر قادر نہین ہوگا اور اگر اسکے سوائے کوئی اور ہے تو تو اسکو ناحق کیون مارتا ہے تو اسکو اُسنے چہوڑ دیا پہر بخت نصر بڑا ہوا اور اُسنے بیت المقدس پر چڑہائی کی اور یہود کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو خراب کیا تو وے جبرائیل ع کو اس سبب سے برا جاننے لگے اور ذکر کیا گیا ہے کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے ساتہہ خطاب کیا تہا وہ عبداللہ بن صوریا تہا (فتح) **باب قولہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا** باب ہے بیان مین تفسیر اس آیت کے کہ جو ہم منسوخ کرتے ہین کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین اسکو تو لاتے ہین بہتر اُس سے یا اُسکے برابر **حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیی قال حدثنا سفیان عن حبیب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال عمر اقرأنا ابی واقضانا علی وانا لندع من قول ابی وذاک ان ابیا یقول لا ادع شیئا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال ما ننسخ من آیۃ او ننسہا** ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا عمر فاروق رض نے کہ ہم مین زیادہ تر قاری ابی بن کعب رض ہین اور زیادہ تر ٹہیک حکم کرنے والے احکام دین مین علی مرتضے رض ہین اور البتہ ہم چہوڑتے ہین بعضا قول ابی رض کا اور وہ قول یہہ ہے کہ ابی کہتا ہے مین نہین چہوڑتا کوئی چیز قرآن کی جسکو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور حالانکہ خدا تعالے نے فرمایا کہ جو ہم منسوخ کرتے ہین کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین اسکو

ف ایک روایت مین ہے کہ جسکو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے لیا نہین چہوڑتا ہون اسکو واسطے کسی چیز کے سو اسطے کہ ساتہہ سننے اسکے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے اسکو علم قطعی ساتہہ اسکے پس جب خبر دے اسکو کوئی غیر آپکا آپ سے برخلاف اسکے تو نہ قائم ہوگا معارض واسطے اُسکے یہانتک کہ قطعی علم کے درجہ کو پہونچے اور نہین حاصل ہوتا ہے اکثر اوقات اور یہ جو کہا کہ حالانکہ خدا تعالے نے فرمایا الخ تو یہہ قول عمر رض کا ہے حجت پکڑی اُسنے ساتہہ اسکے ابی بن کعب پر اور اشارہ کیا ساتہہ اس کے طرف اسکے کہ اکثر اوقات وہ منسوخ آیت پڑہتا ہے یعنی جسکی تلاوت منسوخ ہے سو اسطے کہ اسکو اسکا منسوخ ہونا نہین پہنچا اور حجت پکڑی ہے عمر رض نے واسطے جواز وقوع نسخ کے ساتہہ اس آیت کی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر رض نے ہمپر خطبہ پڑہا سو کہا کہ مقرر خدا تعالے فرماتا ہے کہ جو منسوخ کرتے ہین ہم آیت سے یا بہلا دیتے ہین اسکو اور نیز ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر رات کو وحی اتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو دن میں بھول گئے پس یہ آیت اتری اور استدلال کیا گیا ہے
ساتھ اس آیت کے اوپر واقع ہونے نسخ کے برخلاف اسکے جو مخالف ہو سو اسکو منع کیا اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا
کہ یہ قضیہ شرطیہ ہے نہیں مستلزم ہے وقوع کو اور جواب دیا گیا ہے کہ سیاق اور سبب نزول اس میں تھا اسواسطے کہ وہ
اتری اسکے جواب میں جو اس سے منکر ہو (فتح) **باب** قوله وقالوا اتخذ الله ولدا سبحنه باب ہے بیان میں
تفسیر اس آیت کو اور کہتے ہیں کہ اللہ کہتا ہے اولاد وہ سب سے نرالا ہے **ف** اتفاق ہے اسپر کہ اتری یہ آیت اس
شخص کے حق میں جو گمان کرتا تھا کہ خدا تعالے اولاد رکھتا ہے یہود خیبر اور نصاری نجران کے سوا اور جو کہتا تھا عرب کے
مشرکین سے کہ فرشتے اللہ تعالی کی بیٹیاں ہیں سو خدا تعالے نے انپر رد کیا (فتح) حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا
شعیب عن عبد الله بن ابی حسین قال حدثنا نافع بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال قال الله کذبنی ابن ادم ولم یکن له ذلک وشتمنی ولم یکن له ذلک فاما تکذیبه ایای فزعم انی
لا اقدر ان اعیده کما کان واما شتمه ایای فقوله لی ولد فسبحانی ان اتخذ صاحبة او ولدا
ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے
مجھکو جھٹلایا اور اسکو یہ لائق نہ تھا اور اسنے مجھکو گالی دی اور اسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اسکے اس قول میں ہے کہ خدا تعالے
مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے کہ اسنے مجھکو پہلی بار بنایا اور میرا گالی دینا اسکا مجھکو سو اسکے اس قول میں ہے
جو اسنے میرے حق میں کہا کہ خدا تعالی اولاد رکھتا ہے اور میں پاک ہوں اس سے کہ پکڑوں جورو یا بیٹا **ف**
اور یہ جو خدا تعالے نے اولاد بنانے کو گالی نام رکھا تو یہ واسطے اسکے ہے کہ اس میں ہے گھٹانے سے اسواسطے کہ اولاد تو
جورو سے ہوتی ہے جو اسکے ساتھ حامل رہے پھر اسکو جنے اور یہ مستلزم ہے اسکو کہ پہلے نکاح ہوا ہو اور نکاح چاہتا ہے
باعث کو اوپر اسکے اور اللہ تعالے پاک ہے ان سب چیزوں سے اور اسکی شرح سورہ اخلاص میں آویگی **باب**
قوله واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى مثابة يثوبون يرجعون باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت
کے کہ ٹھیراؤ مقام ابراہیم کو جاے نماز اور مثابۃ مصدر ہے یثوبون کی اور اسکے معنے یہ ہیں کہ پھرتے ہیں طرف
اسکی **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا اور طبری نے ابن عباس رض سے بیان
کی ہے مثابۃ کی تفسیر میں کہ اسمیں آتے ہیں پھر اپنے گھروں کیطرف پھر جاتے ہیں پھر اسکی طرف آتے ہیں
نہیں پوری کرتے اس سے حاجت حدثنا مسدد عن یحیی بن سعید عن حمید عن انس قال
قال عمر وافقت الله فی ثلاث او وافقنی ربی فی ثلاث قلت یا رسول الله لو اتخذت مقام
ابراهیم مصلی فانزل الله واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی وقلت یا رسول الله یدخل علیک
البر والفاجر فلو امرت امهات المؤمنین بالحجاب فانزل الله اية الحجاب قال وبلغنی معاتبة

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ کہا عمر رض نے کہ مینے موافقت کی اپنے رب سے تین چیزوں یا موافقت کی مجہسے میرے رب نے تین چیزوں مینے کہا یا حضرت صلعم اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹہیراوین تو خوب ہو سو خدا تعالے نے یہہ آیت اتاری کہ ٹہیراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور دوسری یہ کہ مین نے کہا یا حضرت ع داخل ہوتا ہے آپ پر نیک اور بد یعنی ہر قسم کا آدمی آپکے پاس آتا ہے سو اگر آپ مسلمانون کی ماؤن یعنے اپنی بیبیون کو پردے کا حکم فرماوین تو خوب ہو سو خدا تعالے نے پردے کی آیت اتاری کہا اور پہونچا مجہکو جہڑکنا حضرت ع کا اپنی بعض بی بیون کو سو مین انکے پاس گیا مین نے کہا اگر تم باز رہو تو بہتر ہے نہین تو بدلے دیگا اللہ اپنے رسول کو بہتر تم سے یہانتک کہ مین آپکی ایک بی بی پاس آیا اس بی بی نے کہا اے عمر رض کیا نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وہ چیز کہ نصیحت کرین ساتہہ اسکے اپنی عورتون کو تاکہ تو آ انکو نصیحت کرے یعنے جب خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو کچہہ نہین کہتے تو پہر تو ہمکو کیون کہتا ہے سو خدا تعالے نے یہہ آیت اتاری کہ اگر پیغمبر ع تم سب کو چہوڑ دے تو قریب ہے کہ اسکا رب بدلے مین دے اسکو عورتین تمسے بہتر یقین رکہنے والیان آخر تک اور کہا ابن ابی مریم نے خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب نے اسنے کہا حدیث بیان کی مجہسے حمید نے اسنے کہا سنا مین نے انس سے اسنے روایت کی عمر سے **ف** غرض اس سے ثابت کرنا سماع حمید کا ہے انس رض سے **ف** کہا ابن جوزی نے کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ طلب کی عمر رض نے پیروی ساتہہ ابراہیم ع کے باوجود منع ہونے نظر کے توریت مین سو اسطے کہ اسنے خدا تعالی کا یہ قول سنا تہا اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا اور قول اللہ تعالے کا اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ پس معلوم کیا اسنے کہ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی بہی اسی شریعت سے ہی اور سو اسطے کہ خانہ کعبہ اسکی طرف منسوب ہے اور اسکے دونو قدم کا نشان مقام مین مانند رکہنے بانی کے ہے بنا مین تاکہ یاد رکہا جاوے ساتہہ اسکے بعد مرنے اسکے پس انہون نے دیکہا کہ مقام کے پاس نماز پڑہنی مانند پڑہنے یعنے طواف کرنے والی کے ہے ساتہہ خانے کعبے کے نام اسکے بانی کا اور یہ مناسبت لطیف ہے اور ہمیشہ رہا نشان قدم ابراہیم ع کا ظاہر موجود مقام مین معروف نزدیک عرب والون کے اور موطا مین انس رض سے روایت ہے کہ مین نے مقام کو دیکہا کہ ابراہیم ع کی انگلیون کا اس مین نشان تہا لیکن وہ نشان لوگون کے ہاتہہ پہیرنے سے مٹ گیا اور طبری نے قتادہ سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ حکم ہوا لوگون کو نماز پڑہنے کا نزدیک اسکے اور نہ حکم ہوا انکو ہاتہہ پہیرنے کا اوپر اسکے اور تہا مقام ابراہیم ع کے زمانے سے ملا ہوا ساتہہ بیت اللہ کے

یہانتک کہ ہٹایا اسکو عمر رضہ نے طرف اس مکان کی کہ اب وہ اسمین ہے اور نہین انکار کیا اصحاب نے عمر فاروق رضہ کے فعل پر
اور نہ انکے پہلون نے پس ہوگیا اجماع اور شاید عمر فاروق رضہ نے دیکہا اگر اسکو وہان رکہا جاوے تو لازم آویگی اس سے
تنگی طواف کرنیوالون پر یا نمازیون پر پس رکہا جاوے اسکو ایسے مکان مین کہ دور ہو ساتہ اسکے حرج اور میسر ہو اسکو
اسواسطے کہ اس نے اشارہ کیا تہا ساتہ ٹہیرانے اسکے کہ جانماز اور انہی نے پہلے پہل اسپر حجرہ بنایا تہا (فتح) **باب**

قولہ تعالی وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمَاعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ جب اوٹہانے لگا ابراہیم بنیادین اس گہر کی اور اسماعیل اے رب ہمارے قبول کر ہمسے تو ہی ہے
سنتا جانتا اَلْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدُهَا قَاعِدَةٌ یعنے قواعد کے معنے ہین بنیادین اور یہ جمع ہے اسکا واحد
قاعدہ ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ یعنے اور جو قواعد کا لفظ کہ عورتون کے حق مین آیا ہے اسکا واحد
قاعد ہے بغیر ہا کے **ف** کہا طبری نے اختلاف ہے بیچ ان بنیادون کے جنکو ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے
اٹہایا تہا کہ کیا ان دونون نے انکو از سرنو اٹہایا تہا یا وہ ان سے پہلے تہین پہر روایت کی ابن عباس سے کہ وہ
اس سے پہلے تہین اور روایت کی طبری نے عطا سے کہ کہا آدم ع نے اے رب مین فرشتون کی آواز نہین سنتا خدا
تعالی نے فرمایا میرے واسطے ایک گہر بنا پہر گہوم گرد اسکے جیسے کہ تو نے فرشتون کو دیکہا کہ گرد ہوئے اس گہر کے جو
آسمانون مین ہے پس گمان کرتے ہین لوگ کہ آدم علیہ السلام نے اسکو پانچ پہاڑ سے بنایا اور یہ جو کہا کہ قواعد عورتون
سے الخ تو یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ جمع کا مشترک ہے اور ظاہر ہوتا ہے فرق ساتہ واحد کے پس جمع
عورتون کی جو بیٹہین حیض اور جماع سے واحد اسکا قاعد ہے بغیر ہا کے اور اگر نہ تخصیص ہوتی انکی ساتہ اسکے
تو البتہ ثابت رہتی ہا (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ **ترجمہ** عائشہ رضہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضہ تو نے نہین دیکہا کہ تیری قوم یعنے قریش نے کعبے کو
بنایا اور انہون نے اسکو ابراہیم ع کی بنیادون سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو
پہر کے بنا دیجیے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کو کفر کا زمانہ
قریب نہ ہوتا تو مین یونہی کرتا تو عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا کہ اگر عائشہ رضہ نے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے

تو مین نہین گمان کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ چھوڑا آپ نے بوسہ دینا ان دونو رکن کا جو حجر اسود سے قریب ہین
مگر اسیواسطے کہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد دو پر پورا نہین ہوا **ف** اسحدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ
تَعَالٰى قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا باب ہے بیان مین تفسیر اس آیت کی کہ کہو ہم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جو
اُتارا گیا طرف ہماری **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَ
يُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَ
لَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ یہود توریت کو عبرانی زبان
مین پڑہتے تہے اور اسکو مسلمانون کے واسطے عربی زبان مین بیان کرتے تہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو نہ جہٹلاؤ اور کہو کہ ہم ایمان لائے ساتھہ خدا کے اور جو ہمپر اترا **ف**
یعنے جبکہ ہوئی وہ چیز کہ خبر دیتے ہین تمکو ساتھہ اُسکے محتمل واسطے اسکے کہ نفس الامر مین سچ ہو اور تم اسکو جہٹلاؤ یا جہوٹ
ہو اور تم اُسکو سچ جانو تو تم حرج مین پڑو اور نہین وارد ہوئی نہی جہٹلانے انکے سے اس چیز مین کہ وارد ہوئی ہے شرع ہمارے
برخلاف اسکے اور نہ سچا جاننے انکے سے اس چیز مین کہ وارد ہوئی ہے شرع ہماری موافق اسکے تنبیہ کی ہے اسپر شافعی نے اور
لیا جاتا ہے اسحدیث سے توقف بحث شروع کرنے سے مشکل چیزون مین اور جزم کرنا نہین ساتھہ اس چیز کے کہ واقع ہو ظن
مین اور اسپر محمول ہوگا جو آیا ہے سلف سے اسمین (فتح) **بَابُ** قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ
عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ باب ہے بیان
مین تفسیر اس آیت کی کہ اب کہین گے بیوقوف لوگ کس چیز نے پہیرا مسلمانون کو اپنے قبلے سے جسپر وے تہے تو کہہ اللہ کی
ہے مشرق اور مغرب چلاوے جسکو چاہے سیدہی راہ پر **ف** سفیہ کے معنے کم عقل اور اختلاف ہے اسمین کہ سفہاء
سے کون لوگ مراد ہین سو کہا براء نے اور ابن عباس رض اور مجاہد نے کہ وے یہود ہین روایت کی ہے اُن سے طبری نے اور
سدی کے طریق سے روایت کی ہے کہ وے منافقین ہین اور مراد ساتھہ سفہاء کے کفار اور اہل نفاق اور یہود ہین اسپر
کفار سو کہا انہون نے جبکہ قبلہ پہیرا گیا کہ محمد ہمارے قبلے کیطرف پہرا اور عنقریب ہمارے دین کیطرف پہرے گا
اسواسطے کہ اُسنے معلوم کرلیا ہے کہ ہم حق پر ہین اور اسپر اہل نفاق سو انہون نے کہا کہ اگر پہلے حق پر تہا تو جس چیز کی
طرف انتقال کیا وہ باطل ہے اور اسی طرح بالعکس اور یہود نے کہا کہ پیغمبرون کے قبلے کی مخالفت کی اور
اگر پیغمبر ہوتا تو پیغمبرون کے قبلے کی مخالفت نہ کرتا اور جب ان بیوقوفون کی گفتگو بہت ہوئی تو یہ آیتین اُتریں
ما ننسخ من آیۃ سے فلا تخشوہم واخشونی تک (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ

تکون قبلتہ قبل البیت وانہ صلی اوصلاھا صلاۃ العصر فصلی معہ قوم فخرج رجل ممن کان صلی
معہ فمر علی اھل المسجد وھم راکعون قال اشھد باللہ لقد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل
مکۃ فداروا کماھم قبل البیت وکان الذی مات علی القبلۃ قبل ان تحول قبل البیت رجال قتلوا
لم ندر ما نقول فیھم فانزل اللہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرءوف رحیم ترجمہ
براء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی سولہ یا سترہ مہینے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش لگتا تہا کہ آپکا قبلہ خانے کعبے کیطرف ہو جاوے اور مقرر آپ نے عصر کی نماز خانے کعبے
کی طرف پڑہی اور ایک جماعت نے بہی آپکے ساتہہ نماز پڑہی سو جن لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ نماز
پڑہی تہی اُن مین سے ایک مرد نکلا اور ایک مسجد والون پر گذرا اور وے رکوع مین تہے اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ مین
نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خانے کعبے کیطرف نماز پڑہی سو وے بدستور کعبے کیطرف پہر گئے یعنے
اسی حالت مین کعبے کیطرف پہر گئے اور نماز کو از سر نو شروع نکیا اور تہے وہ لوگ کہ مرے اول قبلے پر پہلے پہرنے سے طرف
کعبے کی بہت مرد کہ شہید ہوئے سو ہمنے نہ جانا کہ ہم انکے حق مین کیا کہین سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ اللہ ایسا نہین
کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا تحقیق اللہ لوگوں پر شفقت کرنیوالا مہربان ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان مین گذر چکی ہے۔

باب قولہ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا
باب ہے بیان مین اس آیت کے اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت مختار تاکہ تم گواہی دو لوگون پر اور رسول ہو تم پر گواہ **حدثنا**
یوسف بن راشد قال حدثنا جریر وابو اسامۃ واللفظ لجریر عن الاعمش عن ابی صالح وقال ابو اسامۃ
حدثنا ابو صالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی نوح یوم القیمۃ
فیقول لبیک وسعدیک یا رب فیقول ھل بلغت فیقول نعم فیقال لامتہ ھل بلغکم فیقولون ما اتانا
من نذیر فیقول من یشھد لک فیقول محمد وامتہ فیشھدون انہ قد بلغ
ویکون الرسول علیکم شھیدا فذلک قولہ جل ذکرہ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا
شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا والوسط العدل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا اے رب تیرے مین حاضر ہون تیری
خدمت مین اور اطاعت مین سو خدا تعالے فرماویگا کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تہا یعنے عذاب سے ڈرایا تہا
تو نوح علیہ السلام کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا تو اُسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح عہ نے تمکو پیغام پہنچایا تہا
تو اسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا تعالے نوح عہ سے فرماویگا کہ تیری
دعوے کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوح عہ کہیگا کہ محمد عم اور اسکی امت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی

دوگے کہ مقرر نوح ع نے انکو پیغام پہنچا دیا تہا اور ہوگا رسول تم پر گواہ سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسی طرح بنایا ہمنے تمکو امت عادل اور فضل تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے اور وسط کے معنے ہین عدل یعنی عادل

ف ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ امت محمدیہ کو کہا جاویگا کہ تمنے کسطرح جانا کہ نوح ع نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تہا سو وے کہینگے کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے ہمکو خبر دی کہ مقرر پیغمبرون نے پیغام پہنچا دیا تہا سو ہمنے اپنے پیغمبر کو سچا جانا اور ابی بن کعب کی حدیث سے اسکی تعمیم سمجھی جاتی ہے سو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ابی بن کعب سے اس آیت میں کہ ہونگے گواہ لوگون پر قیامت کے دن ہونگے گواہ قوم نوح ع پر اور قوم ہود پر اور قوم صالح ع پر اور قوم شعیب پر اور انکے سوائے اور امتون پر یہ کہ مقرر انکے پیغمبرون نے انکو خدا تعالی کا پیغام پہونچا دیا تہا اور یہ کہ انہون نے اپنے پیغمبرون کو جہٹلایا اور جابر رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی امت سے نہین مگر کہ وہ چاہیگا ہماری اس امت سے ہو کوئی پیغمبر نہین جسکو اسکی قوم نے جہٹلایا مگر کہ ہم اسپر گواہ ہونگے قیامت کے دن یہ کہ مقرر اس نے خدا تعالی کا پیغام پہونچا دیا تہا اور یہ جو کہا امۃ وسطا تو کہا طبری نے کہ وسط کے معنے خیار ہین یعنے مختار اور میری رائے یہہ ہے کہ معنے وسط کے آیت مین وہ جزء ہے جو دو طرف کے درمیان ہوتی ہے اور معنے یہہ ہین کہ وسے وسط ہین یعنے میانہ رو ہین واسطے میانہ روی کرنے انکے کے دین مین پس نہین زیادتی کی ہے انہون نے مانند زیادتی نصاری کے اور نہین قصور کیا انہون نے مانند قصور یہود کے مین کہتا ہون کہ آیت مین جو وسط تو سط کے معنے کی صلاحیت رکہتا ہے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ اسکے اور معنے مراد نہ رکہے جاوین جیسے کہ نص کی ہے اسپر حدیث نے کہ وسط کے معنے عدل ہین پس نہین مغایرت ہے درمیان حدیث کے اور درمیان مدلول آیت کے یعنے پس حدیث مین وسط کے معنے عادل کے ہین یعنے کیا ہمنے تمکو امت عادل اور فضل اور مختار اور آیت مین وسط کے معنے میانہ روی کی ہین (فتح)

باب قولہ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ نہین ٹہرایا ہمنے قبلے کو جسپر تو تہا یعنے بیت المقدس کو مگر اسی واسطے کہ معلوم کرین کہ کون پیروی کرتا ہے رسول کی اور کون پہر جاتا ہے الٹے پاؤن اور البتہ یہ بات بہاری ہے مگر انپر جنکو راہ دی اللہ نے اور اللہ ایسا نہین کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا البتہ اللہ لوگون پر ہے شفقت رکہتا مہربان حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ لوگ فجر کی نماز پڑہتے تہے مسجد قبا مین کہ اچانک کوئی آنے والا آیا سو اسنے کہا کہ خدا تعالی

نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اتارا کہ قبلے کیطرف منہ کریں سو کعبہ کیطرف منہ کرو سو وے اسکی طرف متوجہ
ہوئے **ف** اسکی شرح نماز میں گذر چکی ہے **باب** قولہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ اِلٰی عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ باب ہے بیان میں اس آیت کی البتہ ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان کیطرف یعنی واسطے امید منہ
کرنے کے طرف کعبے کی عما یعملون تک **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ
لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِيْ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ نہیں باقی رہا کوئی اُن لوگوں میں سے جنہوں نے
دونو قبلوں کی طرف نماز پڑہی سوا میرے **ف** یعنے نماز طرف بیت المقدس کے اور کعبے کے اور اسمین اشارہ ہے اس
طرف کہ انس رضہ اُن لوگوں میں سے سب سے پیچھے فوت ہوئے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑہی اور انس رضہ
کی عمر ایک سو تین برس کی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ کہا انس رضہ نے یہ بعد بعضے اصحاب جو پیچھے مسلمان ہوئے تھے موجود تھے
پر پیچھے ہی انس رضہ یہانتک کہ جو اصحاب بصری ہیں ان سب سے پیچھے یہی فوت ہوئے کہا ہے اسکو علی بن مدینی اور
اور بزار وغیرہ نے اور مراد ساتھ قبلۃ ترضٰہا کے کعبہ ہے (فتح) **باب** قولہ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ باب ہے بیان میں اس آیت کی کہ اگر تو
لاوے کتاب والوں پاس ساری نشانیاں تو ہرگز نہ چلیں گے تیرے قبلے پر آخر تک **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَآءَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَاُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا
فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت
ہے کہ جس حالت میں کہ لوگ فجر کی نماز پڑھتے تھے مسجد قبا میں کہ ناگہان ایک مرد انکے پاس آیا سو اسنے کہا کہ
البتہ آج رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اترا اور آپکو حکم ہوا کعبے کیطرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا خبردار
سو اسکی طرف منہ کرو اور لوگوں کے منہ شام یعنے بیت المقدس کیطرف تھے سو وے اپنے منہ سے کعبے کی طرف پھر
گئے **باب** قولہ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ
الْحَقَّ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ باب ہے بیان میں اس آیت کی کہ جنکو ہمنے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اسکو جیسے پہچانتے
ہیں اپنے بیٹوں کو اور مقرر ایک فرقہ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو ممترین تک **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ
جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ
فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ
جس حالت میں کہ لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھتے تھے کہ ناگہان انکے پاس کوئی آنے والا آیا سو اسنے کہا کہ البتہ

آج رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اُترا اور البتہ آپکو حکم ہوا کعبے کیطرف منہ کرنے کا سو کعبہ کیطرف منہ کرو اور انکے منہ بیت المقدس کیطرف تھے سو وے کعبے کیطرف پھر گئے **باب** قولہ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا ان اللہ علی کل شیء قدیر باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ ہر ایک کے واسطے ایک طرف ہے کہ وہ منہ کرنے والا ہے اسطرف سو تم شتابی کرو نیکیون مین جس جگہہ تم ہو گے اللہ تم کو اکٹھا کر لاویگا مقرر اللہ ہر چیز پر قادر ہے حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی ابو اسحاق قال سمعت البراء قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو بیت المقدس ستۃ عشر او سبعۃ عشر شھرا ثم صرفہ نحو القبلۃ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی سولہ یا سترہ مہینے پھر خدا تعالے نے انکو کعبے کی طرف پھیرا **باب** قولہ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وانہ للحق من ربک وما اللہ بغافل عما تعملون شطرہ تلقاءہ باب ہے بیان مین اس آیت کے اور جسجگہہ تو نکلے سو منہ کر طرف مسجد حرام کے اور مقرر یہہ حق ہے رب تیرے کی طرف سے اور اللہ بیخبر نہین تمہارے کام سے اور شطرہ کے معنے ہین طرف اُسکی یعنی اس آیت فولوا وجوھکم شطرہ مین حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد اللہ بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول بینا الناس فی الصبح بقباء اذ جاءھم رجل فقال انزل اللیلۃ قرآن فامر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا فاستداروا کھیئتھم فتوجھوا الی الکعبۃ وکان وجہ الناس الی الشام ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ لوگ قبا مین صبح کی نماز پڑہتے تھے کہ ناگہان ایک مرد آیا سو اسنے کہا کہ آج رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اُتارا گیا سو آپ کو حکم ہوا کعبے کیطرف منہ کرنے کا سو اسکی طرف منہ کرو سو وے بدستور پھر گئے اور خانے کعبے کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا منہ شام کیطرف تھا **باب** قولہ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم الی قولہ ولعلکم تھتدون ترجمہ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جس جگہہ تو نکلے سو منہ کر طرف مسجد حرام کے اور جسجگہہ کہ تم ہوا کرو سو منہ کرو اسی کی طرف تہتدون تک حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال بینما الناس فی صلوۃ الصبح بقباء اذ جاءھم ات فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ وقد امر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی القبلۃ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ لوگ قبا مین فجر کی نماز پڑہتے تھے کہ ناگہان انکے پاس کوئی آنیوالا آیا سو اُسنے کہا کہ آج رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اُتارا گیا اور البتہ آپکو حکم ہوا کہ کعبے کیطرف منہ کر کے نماز پڑہین سو اسکی طرف منہ کرو اور انکے منہ بیت المقدس کیطرف تھے سو وے کعبے کی

طرف پھر گئے **باب** قوله ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح
عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ صفا اور مروہ
خدا تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں سو جو کوئی حج کرے خانے کعبے کا یا عمرہ کرے تو گناہ نہیں اسکو کہ طواف کرے ان دونو
کے درمیان اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی تو اللہ قدردان ہے سب جانتا شعائر علامات واحدها شعرة
یعنے شعائر (جو آیت مذکور میں واقع ہے) کے معنے علامتیں ہیں اور یہہ لفظ جمع کا ہے اور اسکا واحد شعرۃ ہے **ف**
یہہ قول ابو عبیدہ کا ہے وقال ابن عباس الصفوان الحجر ويقال الحجارة الملس التي لا تنبت
شيئا والواحدة صفوانة بمعنى الصفا والصفا للجميع یعنے اور کہا ابن عباس رض نے کہ صفوان (جو آیت
كمثل صفوان عليه تراب میں واقع ہے) کے معنے پتھر میں اور کہا جاتا ہے کہ صفا پتھر ہموار ہے جو کسی چیز کو نہ اگاوے
اور واحد صفوانہ ہے اور صفا واسطے جمع کے ہے **ف** یہہ کلام ابو عبیدہ کا ہے کہ صفوان جمع کا لفظ ہے اور اسکا واحد
صفوانہ ہے اور اسکے اور صفا کے معنے ایک ہیں یعنی سخت پتھر اور صفا بھی جمع کا لفظ ہے اور اسکا واحد صفاۃ
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ صفا اسم جنس ہے فرق کیا جاتا ہے درمیان اسکے اور درمیان واحد اسکے ساتھ تاکے
(یعنی ۃ) حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه قال قلت لعائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم وانا يومئذ حديث السن ارايت قول الله تبارك وتعالى ان الصفا
والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما فما ارى على احد
شيئا ان لا يطوف بهما فقالت عائشة كلا لو كانت كما تقول كانت فلا جناح عليه ان لا
يطوف بهما .... انما انزلت هذه الاية في الانصار كانوا يهلون لمناة
وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون ان يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الاسلام
سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن
حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ترجمہ عروہ رض سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رض سے کہا
اور میں اسدن نوجوان تھا بھلا بتلاؤ کہ یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ خدا تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں سو جو
حج کرے کعبے کا یا عمرہ بجا لاوے تو گناہ نہیں اسکو کہ طواف کرے ان دونوں کے درمیان سو نہیں دیکھتا میں گناہ
کسی پر یہہ کہ طواف نہ کرے درمیان دونوں کے یعنے مجھکو اس آیت سے یوں سمجھ میں آتا ہے کہ جو حج یا عمرہ میں
صفا مروہ کے درمیان طواف نہ کرے اسپر کچھ گناہ نہیں تو عائشہ رض نے کہا کہ ہرگز نہیں اگر اس آیت کے یہہ
معنے ہوتے جیسے تو کہتا ہے تو یہہ آیت اسطرح ہوتی کہ نہیں گناہ اسکو جو انکے درمیان نہ دوڑے یعنے حرف
نفی کے ساتھ ہوتی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ یہ آیت تو انصار کے حق میں اتری کہ وے مناۃ بت کو واسطے

احرام باندھتے تھے اور مناۃ قدید کے مقابل تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کو گناہ جانتے تھے سو جب اسلام آیا اور انصار مسلمان ہوئے تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں سے ہیں الخ **ف** اسکی شرح حج میں گذر چکی ہے اس میں بیان ہے سبب نزول اس آیت کا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ترجمہ عاصم بن سلیمان رض سے روایت ہے کہ میں نے انس رض سے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم پوچھا سو انس رض نے کہا ہم گمان کرتے تھے کہ وہ جاہلیت کی رسموں سے ہیں سو جب اسلام آیا تو ہم ان سے باز رہے سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ الخ **باب** قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پکڑتے ہیں سوائے اللہ کے اوروں کو دوست اور انداد کے معنے اضداد ہیں اسکا واحد ند ہے **ف** تفسیر انداد کی ساتھ اضداد کے تفسیر ہے ساتھ لازم کے اور ند کے معنی ہیں نظیر اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ ند کے معنے عدل ہیں اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ند کے معنے ہیں اشباہ یعنی ہا مند حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بات فرمائی اور میں نے دوسری بات کہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ پکارتا تھا اللہ تعالے کے سوائے کسی اور کو اسکا شریک بناکر تو وہ دوزخ میں گیا یعنے جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک ہے مقرر دوزخی ہے اور میں نے کہا کہ جو مر گیا اس حالت میں کہ نہ پکارتا تھا اللہ تعالے کے سوائے کسی اور کو اسکا شریک بناکر وہ بہشت میں جاویگا **ف** اس حدیث کی شرح جنائز میں گذر چکی ہے **باب** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عُفِيَ تُرِكَ باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اے ایمان والو لازم ہوا تم پر بدلا مارے گیوں میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام عذاب الیم تک عفی کے معنے ہیں چھوڑا گیا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ

آخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ
تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ
أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں بدلا تہا اور دیت نہ
تہی سو خدا تعالی نے اس امت سے فرمایا کہ لازم ہوا تمپر بدلا مارے گیون میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے
غلام اور عورت کے بدلے عورت سو جنکو معاف ہوئی اُسکے بہائی سے یعنے مسلمان مقتول کے خون سے کچہہ چیز تو
حکم اُسکا پیروی کرنی ہے موافق دستور کے یعنی ولی مقتول کا حسن معاملہ کے ساتہہ مطالبہ کرے نہ سختی سے پس عفو
یہہ ہے کہ قبول کرنے دیت کو عمد میں اور پہونچانا ہے خونبہا کا طرف اُسکے خوشی سے یعنی قاتل دیت خوشی سے
ادا کرے نہ دیر اور دقت سے یعنی طلب کرے موافق دستور کے اور ادا کرے اچہی طرح سے یہ آسانی ہوئی تمہارے
رب کیطرف سے اور مہربانی اسمیں سے کہ لکہی گئی تمسے اگلون پر سو جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے یعنی قتل کرے قاتل
کو بعد قبول کرے دیت کی تو اسکو دکہہ کی مار ہے **ف** اسکی شرح دیات میں آویگی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ
ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب اللہ کی قصاص ہے یعنی بدلا ہے **ف**
کہا خطابی نے بیچ تفسیر اس آیت کے فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع الخ کہ یہہ آیت تفسیر کی محتاج ہے اسواسطے کہ
معاف ہونا چاہتا ہے کہ طلب ساقط ہو پس اتباع اور مطالبہ کیسا اور جواب دیا ہے اُنکی ساتہہ اسکے کہ معاف کرنا
آیت میں محمول ہے معاف کرنے پر بشرط دیت کے پس باوجہ ہوگا اسوقت مطالبہ اور داخل ہوگا اسمیں بعض مستحق قصاص
اسواسطے کہ وہ ساقط ہوتا ہے اور منتقل ہوگا حق نہ معاف کرنیوالے کا طرف دیت کے پس مطالبہ کریگا ساتہہ حصے
اپنے کے (فتح) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ
أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس رض سے روایت ہو کہ ربیع اُسکے
پہوپہی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا سو اُسکے وارثون نے اس سے معافی مانگی اس لڑکی کے مالکون سے دعا ما پہر
انہون نے ارش یعنی تاوان پیش کیا اسکو بہی انہون نے نہ مانا پہر وے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے
سو انہون نے کچہہ نہ مانا مگر بدلا لینا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم دیا تو انس بن

نضر نے کہا یا حضرت ؐ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا کہ اُسکا دانت نہ توڑا جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای انس قرآن میں حکم بدلا لینے کا ہے سو اس لڑکی کی قوم تاوان لینے پر راضی ہوئی اور بدلا معاف کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا تعالی کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کہا بیٹھیں خدا تعالے کی بہروسے پر تو خدا تعالے انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کہا دیں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسے ہی کر دیتا ہے **باب** قولہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو لکہا گیا تمپر روزہ رکہنا جیسے لکہا گیا تمسے اگلوں پر شاید کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ **ف** کتب کے معنے ہیں کہ تمپر فرض ہوا اور مراد ساتہہ مکتوب فیہ کے لوح محفوظ ہے یعنے اس میں لکہا گیا اور یہ جو کہا کہ جیسے تمسے اگلوں پر فرض ہوا تو اس تشبیہ میں اختلاف ہے کہ کیا وہ حقیقت پر ہے یعنی ہو بہو رمضان کا روزہ اگلوں پر لکہا گیا یا مراد روزہ ہے بغیر وقت اور اندازے کے اسمیں دو قول ہیں اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر رضہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ خدا تعالی نے رمضان کا روزہ تمسے اگلی امتوں پر بہی فرض کیا تہا اور اسکی سند میں راوی مجہول ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور سدی اور قتادہ وغیرہ کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ تشبیہ واقع ہے نفس روزے پر اور یہ قول جمہور علماء کا ہے اور سند کیا ہے اسکو ابن ابی حاتم اور طبری نے معاذ اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ اور تابعین سے اور زیادہ کیا ہے ضحاک نے کہ ہمیشہ رہا روزہ مشروع نوح ؑ کے زمانے سے اور یہ جو کہا کہ شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ تو اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جو تمسے اگلے لوگ تہے انپر روزے کا فرض ہونا از قسم بار گران تہا جنکے ساتہہ انکو تکلیف دی گئی اور اسپر یہ امت بہی تکلیف دینی اسکو ساتہہ روزے کے اسواسطے ہے تا کہ روزہ سبب واسطے بچنے کے گناہ سے اور حائل ہو درمیان انکے اور گناہ کے فقط حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ عَاشُوْرَآءُ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَآءَ لَمْ یَصُمْہُ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ عاشوریکا روزہ رکہتے تہے سو جب رمضان کا روزہ اُترا یعنے فرض ہوا تو فرمایا کہ جو چاہے عاشورے کا روزہ رکہے اور جو چاہے نہ رکہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَآءُ یُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ لوگ رمضان کے روزے کے فرض ہونے سے پہلے عاشوریکا روزہ رکہتے تہے سو جب رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا کہ جو چاہے عاشورے کا روزہ رکہے اور جو چاہے نہ رکہے حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ

دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ داخل ہوا پاس انکے اشعث اور وہ کہانا کہاتا تہا سو اشعث نے کہا کہ آج عاشورہ کا دن ہے سو ابن مسعود رضہ نے کہا کہ عاشورے کا روزہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے رکہا جاتا تہا سو جب رمضان اترا تو اسکا روزہ چھوڑ اگیا سو نزدیک ہو کر کہا ف اور ایک روایت میں ہو کہ کہا اگر تو روزہ دار نہیں تو کہا اور نسائی میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہو کہ ہم عاشورے کا روزہ رکہا کرتے تہے سو جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو نہ ہمکو اسکا حکم ہوا اور نہ اس سے منع ہوا اور ہم اسکا روزہ رکہتے تہے اور اسی طرح مسلم میں ہو اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ رمضان کے فرض ہونیسے پہلے عاشوریکا روزہ فرض تہا پہر منسوخ ہوا اور بحث اسکی روزیکے بیان میں گذر چکی ہے اور وارد کرنا اس حدیث کا ترجمہ میں مشعر ہے ساتھ اسکے کہ بخاری کی میل دوسرے قول کیطرف ہے یعنی اگلی امتوں میں رمضان کا روزہ فرض نہ تہا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اگر رمضان کا روزہ اگلوں کے واسطے مشروع ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا روزہ رکہتے اور اول عاشوری کا روزہ نہ رکہتے اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشورے کا روزہ رکہنا نہا تحقیق سے اور نہیں ضرر کرتا ہمکو اختلاف نکا کہ کیا اسکا روزہ فرض تہا یا نفل (فتح)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ جاہلیت کے وقت قریش عاشوریکا روزہ رکہتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسکا روزہ رکہتے تہے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکہا اور اسکے روزہ رکہنے کا حکم کیا پہر جب رمضان کا روزہ اترا تو رمضان فرض ہوا اور عاشوریکا روزہ چھوڑ اگیا سو جو چاہتا تہا اسکا روزہ رکہتا تہا اور جو چاہتا تہا نہ رکہتا تہا

باب

قَوْلِهٖ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ روزہ رکہو کئی دن گنتی کے پہر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں تو لازم ہے گنتی اور دنوں سے اور جنکو طاقت ہی روزہ کی (اور نہ رکہیں) تو بدلا چاہیے ایک فقیر کا کہانا پہر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اسکو بہتر ہے اور روزہ رکہو تو بہتا ہے بہلا ہے اگر تم سمجھ رکہتے ہو وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ یعنی اور کہا عطار نے

ف روایت کیا ہے کہ ہر بیماری سے روزہ نہ رکھے جیسے کہ خدا تعالی نے فرمایا مطلق بغیر تقیید کسی بیماری کے اسکو عبدالرزاق نے ابن جریج سے کہ مینے عطار سے کہا کہ کس بیماری سے روزہ نہ رکھے کہا ہر بیماری سے روزہ کھولنا جائز ہے مین نے کہا روزہ رکھے جب بیماری اسپر غالب ہو تو کھول ڈالے کہا ہان اور خلاف کیا ہے سلف نے اس حدمین کہ جب مکلف آدمی اس حد کو پہونچے تو اسکو روزہ کھولنا جائز ہو اور جمہور اسپر ہے کہ وہ بیماری ہے کہ جائز کرے واسطے اسکے تیمم کو وقت موجود ہونے پانی کے اور وہ اسوقت ہے جبکہ خوف کرے اپنی جان پر اگر بدستور روزہ رکھے رہی یا اپنے کسی عضو پر یا خوف کرے بیماری کے زیادہ ہونے کو جو اسکے ساتھ مشروع ہوئی یا اوسکے دراز ہونے کو اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ جب حاصل ہو واسطے انسان کے ایسی حالت کہ مستحق ہو ساتھ اسکے بیماری کے نام کو یعنی اسکو بیمار کہا جاوے تو جائز ہے اسکو نہ رکھنا روزہ کا اور وہ عطار کے قول کی مانند ہے اور حسن اور نخعی سے روایت ہے کہ جب کہڑے ہو کر نماز پڑہ سکے تو روزہ نہ رکھے (فتح)

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَاَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ اَكْثَرُ یعنے اور کہا حسن اور ابراہیم نے اس عورت کی حق مین جو لڑکے کو دودہ دیوے اور حاملہ عورت کی حق مین کہ جب دو نو خوف کرین اپنی جان پر یا اپنی اولاد پر تو روزہ نہ رکھین پہر قضا کرین اور اپیر بڈہا جب روزہ نہ رکہہ سکے تو اسکو جائز ہے روزہ نہ رکھنا اسواسطے کہ کہلائے انسؓ نے گوشت روٹی ایک محتاج کو بعد اسکے کہ بڈہے ہوئے یعنے سو برس کی عمر مین ایک سال یا دو سال اور روزہ نہ رکہا اور قرارت عام لوگون کی یطیقونہ ہے یعنے اطاق یطیق سے اور یہ اکثر ہے۔

حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَاُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَصُوْمَا فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا ترجمہ عطار سے روایت ہے کہ اسنے سنا ابن عباسؓ کو پڑہتا تہا وعلے الذین یطوقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنے ساتہ زبر طا اور تشدید واو کے کہا یعنے جو تکلیف دیے جاوین روزے کی اور اسکو نہ رکھہ سکین تو فدیہ ہے۔ کہا ابن عباسؓ نے کہ آیت منسوخ نہین وہ بڑے بڈہے مرد اور بڈہی عورت کے واسطے ہے کہ روزہ نہ رکھہ سکین پس چاہیے کہ ہر دن کے بدلے ایک محتاج کو کہانا کہلاوین ف یہ مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور اکثر علماء اسکے مخالف ہین اور اس سے پہلی حدیث مین وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ یہ آیت منسوخ ہے اور یہ قرارت ضعیف کرتی ہے اس شخص کی تاویل کو جو گمان کرتا ہے کہ لا محذوف ہے قرارت مشہور سے

اور معنے یہ ہین کہ علی الذین یطیقونہ فدیۃ یعنے جو روزہ نہین کہہ سکتے اُنپر بدلا ہے اور جواب یہ ہے کہ کلام مین حذف ہے تقدیر اسکی یہ ہے وعلی الذین یطیقون الصیام اذا افطروا فدیۃ یعنے جو روزہ رکہہ سکتا ہے جب افطار کرے تو اسپر فدیہ ہے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ ابتدا اسلام مین یہ حکم تہا پہر منسوخ ہوا اور ہوا بدلا واسطے عاجز کے جبکہ روزہ نہ رکہے اور روزے کے بیان مین ابن ابی لیلے کیحدیث گذر چکی ہے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے حضرت صلعم کے اصحاب نے کہ جب رمضان کا روزہ اُترا تو لوگونپر روزہ رکہنا دشوار ہوا سو جو لوگ روزہ رکہہ سکتے تہے اُن مین سے بعض ہر دن ایک محتاج کو کہانا کہلا دیتے تہے اور روزہ نہین رکہتے تہے اور انکو اسکی رخصت ملی تہی پہر منسوخ کیا اسکو اس آیت نے وان تصوموا خیر لکم اور ابن عباس رض کی قرات پر نسخ نہین اسواسطے کہ وہ ٹہیراتے ہین فدیہ کو اسپر کہ تکلیف دیا جاوے ساتہہ روزے کے اور وہ اسپر قادر نہ ہو سو روزہ کہول ڈالے اور کفارہ دے اور یہ حکم باقی ہے اور اسحدیث مین حجت ہے واسطے شافعی کے اور اسکے موافقون کے کہ بڑا بڈہا اور جو اسکے ساتہہ مذکور ہے جب انپر روزہ دشوار ہو اور روزہ کہول ڈالین تو انپر فدیہ ہے برخلاف مالک کے اور جو اسکے موافق ہے اور اختلاف ہے حامل اور مرضعہ مین اور جو روزہ نہ رکہے بڑہاپے کے سبب سے پہر قوی ہو قضا کرنے پر بعد اسکے سو کہا شافعی رح اور احمد رح نے کہ قضا کرین اور کہانا کہلا دین اور کہا اوزاعی اور کوفے والون نے کہ اسپر کہلانا نہین یعنی صرف قضا کرنا کافی ہے (فتح) **باب قولہ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ** باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جو کوئی پاوے تم مین سے یہ مہینا تو چاہیے کہ اسکا روزہ رکہے **حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر انہ قرا فدیۃ طعام مسکین قال ھی منسوخۃ** ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ اُسنے یہ آیت پڑہی فدیۃ طعام مسکین کہا یہ آیت منسوخ ہے **ف** یہ صریح ہے بیچ حکم نسخ کے اور ترجیح دی ہے اسکو ابن منذر نے اس آیت کی جہت سے وان تصوموا خیر لکم معنے یہ کہ روزہ رکہو تو تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر ہوتی یہ آیت بڑے بڈہے کے حق مین جو روزہ نہ رکہہ سکے تو نہ مناسب تہا کہ کہا جاتا کہ روزہ رکہو تو تمہارا بہلا ہے باوجودیکہ وہ روزہ نہین رکہہ سکتا (فتح) **حدثنا قتیبۃ قال حدثنا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر بن عبد اللہ عن یزید مولی سلمۃ بن الاکوع عن سلمۃ قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی بعدھا فنسختھا قال ابو عبد اللہ مات بکیر قبل یزید** ترجمہ سلمہ رض سے روایت ہے کہ جب اُتری یہ آیت کہ جو روزہ نہ رکہہ سکے مین اُنپر بدلا ہے ایک محتاج کو کہانا کہلانا تو جو چاہتا تہا کہ روزہ نہ رکہے وہ روزہ نہ رکہتا تہا اور بدلا دیتا تہا یہانتک کہ اسکی پچہلی آیت اُتری سو اسنے اسکو منسوخ کر ڈالا کہا بخاری نے مر گیا بکیر پہلے یزید کے **ف** یہ حدیث بہی صریح ہے اسکے منسوخ ہونے مین اور صریح تر اس سے وہ حدیث ہے کہ

وابن ابی لیلے سے پہلے گذری حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا حمید قال
حدثنا مجاهد عن ابن عباس انه كان يقرأ وعلى الذين يطوقونه فدية طعام مسكين يقول
وعلى الذين يطيقونه قال هو الشيخ الكبير الذي لا يطيق الصوم امر ان يطعم كل يوم مسكينا
قال ومن تطوع خيرا يقول من زاد واطعم اكثر من مسكين فهو خير ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت
ہے کہ وہ پڑھتے تھے وعلى الذين يطوقونه الخ کہا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ تکلیف دیے جاتے ہین ساتھ اسکے کہا
بڑہے بڈہے کے حق مین جو روزہ نہین کہہ سکتا اسکو حکم ہوا کہ ہر دن ایک محتاج کو کھلانا کھلاوے کہا ومن تطوع
خیرا یعنے جو زیادہ کرے اور ایک سے زیادہ کو کھانا کھلاوے تو وہ بہتر ہے **باب** قوله احل لكم ليلة
الصيام الرفث الى نسائكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم
فتاب عليكم وعفا عنكم فالئن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم باب ہے بیان مین اس آیت
کے کہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک
ہو انکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے ہو سو معاف کیا تمکو اور درگذر کی تمسے سو اب ملو اُن سے اور
طلب کرو جو لکھا اللہ تعالے نے واسطے تمہارے حدثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحق عن
البراء ح وحدثني احمد بن عثمان قال حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثني ابراهيم بن يوسف
عن ابيه عن ابي اسحق قال سمعت البراء قال لما نزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء
رمضان كله وكان رجال يخونون انفسهم فانزل الله علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم
فتاب عليكم وعفا عنكم الاية ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا روزہ اترا تو لوگ سارا رمضان
اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تھے اور بعضی لوگ اپنی چوری کرتے تھے سو خدا تعالی نے یہ آیت اتاری کہ خدا
تعالی نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے ہو آخر آیت تک **ف** روزے کے بیان مین بھی براءؓ کی حدیث
سے گذر چکا ہے کہ جب اصحاب سو جاتے تھے تو پھر کھاتے پیتے نہین تھے اور یہ کہ یہ آیت اس باب مین اتری اور
مینے وہان بیان کیا ہے کہ آیت دونون...... امرون مین اتری اور ظاہر سیاق باب کی حدیث کا یہ
ہے کہ جماع تمام رات دن مین منع تھا برخلاف کھانے پینے کے کہ اُسکی رات کو اجازت تھی سونے سے پہلے
لیکن باقی حدیثین جو اس باب مین وارد ہین دلالت کرتی ہین اوپر نہ ہونے فرق کے کہ جماع بھی رات کو جائز تھا
محمول ہوگا قول اسکا کہ عورتون سے جماع نہین کرتے تھے اکثر اوقات پر یعنے کبھی کبھی کرتے تھے واسطے تطبیق
کے مدعیون مین اور یہ جو کہا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے تو ان مین سے ہین عمر اور کعب پس روایت کی ہے
احمد اور ابو داؤد وغیرہ نے معاذؓ سے کہ روزہ تین حالون پر بدلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین

تشریف لائے تو ہر مہینے میں تین روزے رکہتے اور عاشورے کا روزہ رکہا پہر خدا تعالے نے رمضان کا روزہ فرض
کیا اور یہ آیت اتاری کہ اے ایمان والو تم پر روزہ لکہا گیا پس ذکر کی حدیث یہانتک کہا کہ کہاتے تہے پیتے تہے اور
عورتون سے صحبت کرتے تہے جب تک سوتے پہر جب سو جاتے تو باز رہتے پہر ایک انصاری مرد نے عشا کی نماز
پڑہی پہر سو گیا سو صبح کو اٹہا حالت تکلیف مین اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سو گئے بعد اپنی بی بی سے جماع کیا سو خدا
تعالی نے یہ آیت اتاری کہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات مین بے پردہ ہونا عورتون سے آخر تک اور ایک روایت
مین ہے کہ رمضان مین لوگون کا یہ حال ہوتا تہا کہ جب کوئی دن کو روزہ رکہتا اور شام کو سو جاتا تو اسپر کہانا
پینا حرام ہو جاتا تہا یہانتک کہ اگلے دن روزہ کہولتا سو عمر فاروق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عشا کے
بعد باتین کر کے پہرے اور اپنی عورت سے جماع کرنا چاہا اسنے کہا کہ مین سو گئی تہی کہا تو جہوٹی ہے پہر اس سے
جماع کیا اور اسی طرح کعب نے کیا سو خدا تعالی نے یہ آیت اتاری (فتح) **باب** قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ
وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ يَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ باب ہے بیان اس آیت کے کہ کہاؤ اور پیو جب تک کہ
صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید دہاری سیاہ سے فجر کی پہر پورا کرو روزہ رات تک اور نہ لگو انسے جب اعتکاف بیٹہے
ہو مسجدون مین یتقون تک عاکف کے معنی مین مقیم **ف** مراد اس آیت کی طرف اشارہ ہے سواء العاکف فیہ
والباد یعنے برابر ہے اسمین رہنے والا اور گنوار حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ
نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا
لَعَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ ترجمہ عدی سے روایت ہے کہ مین نے اونٹ
باندہنے کی رسی ایک سفید اور ایک سیاہ لی سو مین نے کچہ رات رہے انکو دیکہا سو وہ دونو مجہکو صاف نظر آئین
سو جب صبح ہوئی تو مین نے کہا یا حضرت مین نے اپنے تکیے کے نیچے دو ڈوری رکہی تہین یعنے سو مجہکو صاف
نظر نہین آئین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے اگر دو ڈورا سفید اور سیاہ تیرے
تکیے کے نیچے ہے یعنے اگر وہ دونو خط تیرے تکیے کے نیچے ہین تو کوئی چیز اس سے زیادہ چوڑی نہین یعنے تو احمق
ہے بلکہ خدا تعالے کا مطلب سفید اور سیاہ دوڑی سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے حَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ
قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت

کیا ہے تاگا سفید تاگے سیاہ سے کیا وہ دونو تاگے ہین فرمایا البتہ تیرا سر پہلی طرف سے بہت چوڑا ہے یعنے تو احمق ہے اگر تو یہی دونو دھاگے دیکھے بلکہ وہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے حدثنا ابن ابی مریم قال حدثنا ابو غسان محمد بن مطرف قال حدثنی ابو حازم عن سہل بن سعد قال انزلت وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود ولم تنزل من الفجر وکان رجال اذا ارادوا الصوم ربط احدھم فی رجلیہ الخیط الابیض والخیط الاسود ولایزال یاکل حتی تتبین لہ رؤیتھما فانزل اللہ من الفجر فعلموا انما یعنی اللیل والنھار ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہا یہ آیت اتری کہ کہاؤ اور پیو یہانتک کہ صاف نظر آوے تمکو دوڑا سفید ڈورے سیاہ سے اور نہ اتری من الفجر یعنے اتنا جملہ اسکے ساتھہ نہ اترا اور بعض مردون کا یہ حال تہا کہ جب روزے کا ارادہ کرتے تہے تو کوئی اُن مین سے اپنے پاؤن مین ڈورا سفید اور سیاہ باندہتا اور ہمیشہ کہاتا رہتا یہانتک کہ دونو اسکو صاف نظر آتے سو خدا تعالے نے اسکے بعد من الفجر اتارا یعنے سفید اور سیاہ دہاری فجر کی سو انہون نے معلوم کیا کہ مراد رات اور دن کی سیاہی اور سفیدی ہے **باب** قولہ ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ نیکی یہ نہین کہ آؤ گہرون مین چہت پر سے یعنے حالت احرام مین لیکن نیکی وہ ہے جو بچتا رہے اور آؤ گہرون مین دروازون سے اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہونچو حدثنا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء قال کانوا اذا احرموا فی الجاھلیۃ اتوا البیت من ظھرہ فانزل اللہ ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابھا ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے وقت دستور تہا کہ جب احرام باندہتے تو اپنے گہرون مین چہت پر سے آتے سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ نیکی نہین کہ آؤ گہرون مین انکی چہت پر سے الخ **ف** ذکر کی بخاریؒ نے یہ حدیث براء کی پیچ سبب نزول اس آیت کے اور پہلے گذر چکی ہے شرح اسکی حج مین **باب** قولہ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ لڑو اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے فساد اور ہووے دین محض واسطے اللہ کے پہر اگر وہ باز آئین تو زیادتی نہین مگر بے انصافون پر حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا عبد الوھاب قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر اتاہ رجلان فی فتنۃ ابن الزبیر فقالا ان الناس ضیعوا وانت ابن عمر وصاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما یمنعک ان تخرج فقال یمنعنی ان اللہ حرم دم اخی قالا الم یقل اللہ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ فقال قاتلنا حتی لم تکن فتنۃ وکان الدین للہ فانتم تریدون

اَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰی تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِغَیْرِ اللهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ فُلَانٌ وَحَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِیِّ اَنَّ بُکَیْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰی اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللهُ فِیْهِ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ اِیْمَانٍ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَاَدَاءِ الزَّکٰوةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَکَرَ اللهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا اِلٰی اَمْرِ اللهِ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْاِسْلَامُ قَلِیْلًا فَکَانَ الرَّجُلُ یُفْتَنُ فِیْ دِیْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا یُعَذِّبُوْنَهٗ حَتّٰی کَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَکُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِیْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَکَانَ اللهُ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَکَرِهْتُمْ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِیٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا بَیْتُهٗ حَیْثُ تَرَوْنَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ ابن زبیر کے فتنے مین دو مرد اُسکے پاس آئے سو انہون نے کہا کہ مقرر لوگ البتہ ہلاک ہوئے یا کچھ وہ چیز کہ دیکھتا ہے تو خلاف اور فساد سے اور تو عمر رض کا بیٹا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہے سو کیا چیز مانع ہے تجکو نکلنے سے کہ تو نکل کر اس فتنے فساد کو ہٹاوے ابن عمر رض نے کہا کہ منع کرتا ہے مجکو یہ کہ خدا تعالے نے میرے بہائی یعنے ابن زبیر کا خون حرام کیا ہے ان دونون نے کہا کیا خدا تعالے نے نہین فرمایا کہ لڑو اُن سے یہانتک کہ باقی رہے فتنہ سو ابن عمر رض نے کہا ہم اُنسے لڑے یہانتک کہ نہ باقی رہا فتنہ فساد اور ہوا دین محض واسطے اللہ کے سو تم چاہتے ہو کہ لڑو تاکہ فساد ہو اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے اور دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کہا نافع نے کہ ایک مرد ابن عمر رض کے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ ابن عمر رض کی کنیت ہے) کس سبب سے تو ایک سال حج کرتا ہے اور ایک سال عمرہ کرتا ہے اور خدا تعالی کی راہ مین نہین لڑتا البتہ تو نے جانا جو خدا تعالے نے اسمین رغبت دلائی ابن عمر رض نے کہا کہ اے بہائی اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ ایمان لانے پر اور پانچ نماز پر اور رمضان کے روزے پر اور زکوۃ کے ادا کرنے پر اور خانے کعبے کے حج کرنے پر اُسنے کہا ای ابو عبد الرحمن کیا تو نہین سنتا جو اللہ تبارک و تعالے نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین تو اُن مین صلح کرادو پہر اگر سرکشی کرے ایک دوسرے پر تو لڑو اس سے جو زیادتی کرے یہانتک کہ رجوع کرے اللہ تعالے کے حکم پر اور لڑو اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے فساد ابن عمر رض نے کہا کہ ہمنے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین کیا اور اسوقت اسلام کم تہا اور مرد اپنے دین مین مبتلا ہوتا تہا یا اوسکو مار ڈالتے تہے یا اسکو دکھ دیتے تہے یہانتک کہ اسلام بہت ہوا اور نہ باقی رہا کوئی فساد اس مرد نے کہا کہ تو علی اور

عثمان رض کے حق مین کیا کہتا ہے ابن عمر رض نے کہا عثمان رض سے تو خدا تعالے نے معاف کیا اور تم نے تو اس سے
معاف کرنے کو برا جانا اور علی رض تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچیرا بہائی اور آپکا داماد ہے پس ابن عمر رض نے اپنے
ہاتہہ سے اشارہ کیا پس کہا کہ یہ ہے گہر اسکا جہان تم دیکھتے ہو **ف** یہ جو کہا کہ تو اللہ کی راہ مین جہاد نہین
کرتا جو کوئی امام کی فرمانبرداری سے نکلے اسکے ساتہہ لڑنے کو اُسنے جہاد کہا اور اسکو اور کفار کے جہاد کو برابر
کیا باعتبار اپنے اعتقاد کے اگرچہ ٹہیک اسکے غیر کے نزدیک اُسکا خلاف ہے اور یہ کہ جو وارد ہوا ہے جہاد کی
ترغیب مین وہ خاص ہے ساتہہ لڑائی کفار کے برخلاف لڑائی باغیون کے سو اسطرح کہ وہ اگرچہ جائز ہے لیکن اُسکا
ثواب کفار کے جہاد کے ثواب کے برابر نہین خاصکر جب کہ اسکا باعث دنیا کا لالچ ہو اور معاویہ کے بعد جب عبد الملک
ابن مروان ملک کا حاکم ہوا تو اسوقت مکے مین لوگون نے ابن زبیر کے ہاتہہ پر بیعت کی وہ مکے مین خلیفہ ہوئے عبد الملک
نے ابن زبیر سے بیعت طلب کی اسنے نہ مانا عبد الملک نے حجاج کو لشکر دیکر مکے مین بہیجا کہ ابن زبیر کو مکے مین جاکر
مار ڈالے سو اسنا بکار نے مکے مین آکر عبد اللہ بن زبیر کو ...... مار ڈالا اور بہت فساد کیا اور یہ واقعہ ۷۳ سنہ
مین تہا (فتح) **باب** قولہ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ
اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اَلتَّھْلُکَۃُ وَالْھَلَاکُ وَاحِدٌ باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین
اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت مین اور نیکی کرو مقرر اللہ دوست رکہتا ہے نیکی کرنے والون کو اور تہلکہ اور ہلاک
کے ایک معنی ہین **حدثنا** اسحٰق قال اخبرنا النضر قال حدثنا شعبۃ عن سلیمان قال سمعت ابا وائل
عن حذیفۃ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ قال نزلت فی النفقۃ ترجمہ حذیفہ
سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ خرچ کرو خدا تعالی کی راہ مین الخ کہا اُتری یہ آیت خرچ کرنے مین **ف**
یعنے بیچ خرچ کرنے کے خدا تعالی کی راہ مین اور یہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مسلم کی روایت مین مفسر آچکا ہے روایت
کی ہے مسلم وغیرہ نے ابو ایوب وغیرہ سے کہ ہم قسطنطنیہ مین تہے سو روم والون کی ایک بڑی جماعت نکلی تو
ایک مسلمان نے رومیون کی جماعت پر حملہ کیا یہانتک کہ اُن مین داخل ہوا پہر پہر کر سامنے آیا سو لوگ چلائے
کہ سبحان اللہ اسنے اپنی جان ہلاکت مین ڈالا تو ابو ایوب رض نے کہا اے لوگو تم اس آیت کو اس معنی پر حمل کرتے ہو
اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ یہ آیت ہم گروہ انصار کے حق مین اُتری جب خدا تعالے نے اپنے دین کو عزت
دی اور اسکے مددگار بہت ہوئے تو ہمنے آپس مین پوشیدہ کہا کہ ہمارے مال املاک ضائع ہوئے سو اگر ہم اُن مین
ٹہیرین اور جو اُن سے ضائع ہوا اسکو درست کرین تو خوب ہو سو خدا تعالی نے یہ آیت اتاری سو تہا
مراد ہلاکت سے اس آیت مین ٹہیرنا ہمارا جب ہمنے چاہا اور صحیح ہوا ہے ابن عباس رض اور ایک جماعت تابعین
سے مانند اسکے اس آیت کی تاویل مین اور ابن ابی حاتم کی ایک روایت مین ہے کہ انصار صدقہ کیا کرتے تہے

ایک سال قحط پڑا وہ زیارت کرنے سے باز رہے تو یہ آیت اتری اور ابن جریر وغیرہ نے براء سے روایت کی کہ یہ آیت اس
مرد کے حق مین اتری جو گناہ کرتا ہے سو اپنا ہاتھ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ میری توبہ قبول نہین اور پہلا سبب نزول
کا ظاہر تر ہے واسطے شروع کرنے آیت کے ساتھ ذکر خرچ کرنے کے پس وہی معتمد ہے اسکے نزول مین ولیکن عبرت
واسطے عموم لفظ کے ہے **مسئلہ** اوپر حملہ کرنا ایک کا بہت پر سو تصریح کی ہے جمہور نے ساتھ اسکے کہ اگر ہو یہ واسطے
ہیبت ڈالنے اور دلیری اسکی کے اور گمان اسکے کی کہ وہ ساتھ اسکے دشمن کو ڈرا دیگا یا دلیر کریگا مسلمانون کو اوپر ان کے یا مانند
اسکے مقاصد صحیحہ سے تو یہ بہتر ہے اور اگر نمود ہو تو یہ منع ہے خاص کر جبکہ مرتب ہو اوپر اسکے سستی مسلمانون کی (فتح) **باب**
قولہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ جو تم مین بیمار ہو یعنی حالت
احرام مین یا اسکو سر مین دکھ ہو تو بدلا ہے **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ فِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا
كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ
مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً
ترجمہ عبد اللہ بن معقل سے روایت ہے کہ مین اس کوفہ کی مسجد مین کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا سو مین نے اس سے
فدیہ مین روزے رکھنے کا حکم پوچھا تو اسنے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اٹھایا گیا یعنی حالت
احرام مین اور جوئین میرے منہ پر جھڑتی تھین سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو گمان نہ تھا کہ تجھکو ایسی
تکلیف پہونچی ہوگی کیا تجھکو ایک بکری نہ ملے گی مین نے کہا کہ نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے
رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون دے اور اپنا سر منڈا ڈال سو یہ
آیت خاص میرے حق مین اتری اور وہ تمہارے واسطے عام ہے **ف** اس حدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے
باب قولہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جو فائدہ لیوے عمرہ سے حج کے
ساتھ ملا کر تو لازم ہے اسپر جو آسان ہو قربانی سے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ
أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ
رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ اتری آیت متعہ کی قرآن مین سو ہمنے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور نہین اترا قرآن جو اسکو حرام کرے اور نہ اس سے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا یہانتک کہ فوت ہوئے کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے جو چاہا یعنی عمرؓ نے کہ وہ حج کو

عمرہ جمع کرنے کو منع کرتے تھے **ف** ذکر کی بخاری نے اس باب میں حدیث کعب بن عجرہ کی بیچ سبب نزول آیت
کے اور اسکی شرح حج میں گذر چکی ہے (فتح) **باب** قولہ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من
ربکم۔ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کچھ گناہ نہیں کہ تلاش کرو فضل رب اپنے کا یعنی حج کے موسم میں **حدثنا**
محمد قال اخبرنی ابن عیینۃ عن عمرو عن ابن عباس قال کانت عکاظ ومجنۃ وذو المجاز اسواق
الجاھلیۃ فتاثموا ان یتجروا فی المواسم فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم
فی مواسم الحج **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے وقت کے بازار تھے کہ لوگ
حج کے موسم میں ان میں تجارت کیا کرتے تھے سو انہوں نے گناہ جانا یعنی بعد اسلام لانے کی تجارت کرنے
کو حج کے موسم میں تو یہ آیت اتری کہ نہیں تم پر گناہ کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا حج کے موسم میں **باب** قولہ
ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر پھرو جہاں سے سب لوگ پھرتے
یعنی عرفات سے نہ مزدلفہ سے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا محمد بن خازم قال حدثنا ھشام
عن ابیہ عن عائشۃ کانت قریش ومن دان دینھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس
وکان سائر العرب یقفون بعرفات فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی
عرفات ثم یقف بھا ثم یفیض منھا فذلک قولہ تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس **ترجمہ**
عائشہ رض سے روایت ہے کہ قریش اور جو انکا دین رکھتا تھا مزدلفہ میں ٹھیرتے تھے یعنی نہ عرفات میں اور لوگ قریش
کو حمس کہتے تھے یعنی اپنے دین میں سخت اور باقی سب عرب کے لوگ عرفات میں ٹھیرتے تھے سو جب اسلام آیا
تو خدا تعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ عرفات میں آویں پھر وہاں ٹھیریں پس اس سے پھریں سو یہی مراد ہے اس
آیت سے پھر پھرو جہاں سے لوگ پھرتے ہیں **ف** اس حدیث کی شرح بھی حج میں گذر چکی ہے **حدثنا**
محمد بن ابی بکر قال حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنا موسی بن عقبۃ قال اخبرنی کریب
عن ابن عباس قال یطوف الرجل بالبیت ما کان حلالا حتی یھل بالحج فاذا رکب الی عرفۃ
فمن تیسر لہ ھدیۃ من الابل او البقر او الغنم ما تیسر لہ من ذلک ای ذلک شاء غیر ان
لم یتیسر لہ فعلیہ ثلثۃ ایام فی الحج وذلک قبل یوم عرفۃ فان کان اخر یوم من الایام الثلثۃ
یوم عرفۃ فلا جناح علیہ ثم لینطلق حتی یقف بعرفات من صلاۃ العصر الی ان یکون الظلام ثم
لیدفعوا من عرفات اذا افاضوا منھا حتی یبلغوا جمعا الذی یتبرر بہ ثم لیذکروا اللہ کثیرا
او اکثروا التکبیر والتھلیل قبل ان تصبحوا ثم افیضوا فان الناس کانوا یفیضون وقال اللہ
ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم حتی ترموا الجمرۃ

اور بعضوں نے کہا کہ اسکے معنے ہین حیث یعنے جہان سے چاہو اور بعض نے کہا کہ اسکے معنے ہین متی یعنے جب
چاہو اور باعتبار اس اختلاف کے اس آیت کی تفسیر مین اختلاف ہے (فتح) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا
النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى
يَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِيْ فِيْمَا اُنْزِلَتْ قُلْتُ
نَزَلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاْتُوْا
حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَاْتِيْهَا فِيْ ترجمہ نافع سے روایت کہ ابن عمر کا دستور تہا کہ جب قرآن پڑہتے تو
کوئی کلام نہ کرتے تہے یہانتک کہ اس سے فارغ ہوتے سو مین نے ایک دن قرآن انپر پکڑ رکہا یعنے ابن عمر قرآن کو حافظون
کی طرح یاد پڑہنے لگے سو انہون نے سورہ بقرہ پڑہی یہانتک کہ ایک جگہہ مین پہونچے کہا تو جانتا ہے کہ یہ آیت کس
چیز مین اتری مین نے کہا کہ نہین کہا فلانے فلانے امر مین اتری پہر بدستور گذرے اور عبد الصمد سے روایت
ہے اسنے کہا حدیث بیان کی مجہسے میرے باپ نے اُس نے کہا حدیث بیان کی مجہسے ایوب نے اسنے روایت کی نافع
سے اس نے ابن عمر سے اس آیت کی تفسیر مین کہ جاؤ اپنی کہیتی مین جہان سے چاہو کہا ابن عمر رضہ نے کہ جماع کرے
اس سے بیچ .... اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن یحیے بن سعید نے اپنے باپ سے اسنے
عبید اللہ سے اسنے نافع سے اس نے ابن عمر سے **ف** صحیح بخاری کے سب نسخون مین اسی طرح واقع ہوا ہے یاتیہا
فی یعنے جماع کرے عورت سے اس مین ۔ نہین ذکر کیا گیا مابعد ظرف کا اور وہ مجرور ہے یعنے نہین مذکور ہوا کہ عورت
کی کس چیز مین جماع کرے اگلے فرج مین یا پچہلے فرج مین یعنے دبر مین اور حمیدی نے کہا کہ مراد اگلی شرمگاہ ہے
اور یہ نہین ہے یہ تفسیر موافق واسطے سیاق کے ہے کہ ابن عمر رضہ سے نفس روایت مین آئی تہی یعنی ابن عمر رضہ سے تفسیر
روایت مین صریح آچکا ہے کہ مراد اس آیت مین اجازت دبر مین جماع کرنے کی ہے پس روایت کی ہے اسحق بن راہویہ
نے اپنے مسند اور تفسیر مین ساتہہ سند مذکور کے اور کہا بدلے قول اسکے کے یہانتک کہ ایک جگہہ مین پہونچے یہانتک
کہ اس آیت پر پہونچے کہ تمہاری عورتین تمہاری کہیتی ہین سو جاؤ اپنی کہیتی مین جہان سے چاہو کہا کیا تم جانتے ہو
کہ یہ آیت کس چیز مین اتری مین نے کہا نہین ابن عمر رضہ نے کہا کہ اتری یہ آیت بیچ حق جماع کرنے کے عورتون سے
انکے دبر مین یعنے پچہلی شرمگاہ مین اور اسی طرح روایت کیا ہے طبرانی وغیرہ نے اوسط وغیرہ مین اور ابن جریر
وغیرہ نے ابو سعید خدری سے بہی اسی طرح روایت کی ہے کہ ایک نے اپنی عورت سے دبر مین جماع کیا لوگون نے
اسپر انکار کیا تو یہ آیت اتری اور یہ سبب اس آیت کے نزول مین مشہور ہے اور ابو داؤد نے ابن عباس رض سے روایت
کی ہے کہا کہ خدا تعالی ابن عمر رضہ کو بخشے اسکو وہم ہوا یہ انصار کا گروہ یہود کے ساتہہ تہے انکے ساتہہ ملتے جلتے
تہے انکے بہت کام لیتے تہے اور یہود اپنی عورتون سے صرف ایک طرف سے جماع کرتے تہے سو انصار نے بہی ان سے

فعل سیکھا اور قریش لذت اوٹھاتے تھے اپنی عورتون سے آگے سے اور پیچھے سے اور چیت لٹاکر سوایک قریشی مرد
نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور وہ اسکے ساتھ اسی طرح کرنے لگا وہ عورت باز رہی یہ خبر لوگون مین مشہور
ہوئی یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی سو خداتعالی نے یہ آیت اتاری اور یہ حمل آیت کا موافق ہے
واسطے حدیث جابر رضہ کے جو مذکور ہی باب مین بیچ سبب اس آیت کے اور کہا شافعی رحمہ نے کہ آیت دونو معنون
کا احتمال رکھتی ہے ایک کہ جس جگہہ چاہے جماع کرے خواہ قبل مین یا دبر مین اسواسطے کہ انّٰی ساتھ معنے این کے ہے
اور احتمال ہے کہ مراد اس سے کھیتی کی جگہہ ہو لیکن حدیث خزیمہ کی ثابت ہی تحریم مین پس قوی ہی حرام ہونا اسکا اور
کہا مازری نے کہ اختلاف کیا ہے لوگون نے اس مسئلہ مین اور جو دبر مین جماع کرنے کو جائز جانتا
ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد مین نازل ہوئی جیسے کہ باب کی حدیث مین ہے جو آتی ہے اور عموم جب نکلے
اپنے سبب پر تو بند کیا جاتا ہے نزدیک اسکے نزدیک بعضے اہل اصول کے اور اکثر اہل اصول کے نزدیک اعتبار
عموم لفظ کا ہے نہ خاص سبب کا اور یہ چاہتا ہے اسکو کہ آیت حجت ہو جواز مین یعنے عورت سے دبر مین جماع
کرنا جائز ہو لیکن وارد ہوئی ہین بہت حدیثین ساتھ منع کے پس ہونگی مخصص واسطے عموم قرآن کے اور بیچ
تخصیص عموم قرآن کے ساتھ بعض خبر احاد کے اختلاف ہے اور بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی وغیرہ ایک
جماعت اماموں کا یہ مذہب ہے کہ منع مین کوئی چیز ثابت نہین ہوئی مین کہتا ہون لیکن انکے طریقے بہت
ہین پس مجموع انکا صالح ہے واسطے حجت پکڑنے کے ساتھ انکے اور تائید کرتا ہے حرام ہونے کی یہ امر کہ اگر اباحت کی
حدیثون کو مقدم کرین تو لازم آویگا کہ وہ مباح ہوا بعد حرام ہونے کے اور اصل عدم اسکا ہے اور جن حدیثون کی سند
صالح ہے ان مین سے ایک حدیث خزیمہ بن ثابت کی ہے کہ خداتعالی نہین نظر کرتا طرف اسکے جو اپنی
عورت کی دبر مین جماع کرے روایت کیا ہے اسکو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ نے اور صحیح کہا
ہے اسکو ابن حبان نے اور جب حدیث حجت پکڑنے کے لائق ہے تو صلاحیت رکھتی ہے یہ کہ آیت کے عموم
کو خاص کرے اور حمل کری آیت کو اوپر غیر اس محل کے بنا بر اسکے کہ انّٰی بمعنے حیث کہ ہے اور یہی متبادر
طرف سیاق کے اور بے پرواہ کرتا ہے یہ حمل کرنے اسکے سے اور معنے پر جو متبادر نہ ہون واللہ اعلم (فتح)
اور روایت کیا ہے حاکم نے شافعی کے مناقب مین شافعی سے مناظرہ جو اسکے اور امام محمد بن حسن صاحب
ابو حنیفہ کے درمیان اس امر مین واقع ہوا اور یہ کہ محمد رحمہ نے حجت پکڑی اسکی کہ کھیتی تو فقط اگلے ہی شرمگاہ مین ہوتی
ہین تو امام شافعی رحمہ نے اسسے کہا کہ اگلی شرمگاہ کے سوا جو چیز ہے وہ حرام ہوگی محمد رحمہ نے کہا ہان تو کہا
امام شافعی رحمہ نے بھلا تبلاؤ کہ اگر اسکی دونو پنڈلی یا اسکے عکنین جماع کرے تو کیا اسمین بھی کھیتی ہے محمد رحمہ
نے کہا نہین کہا پس کیا حرام ہے کہا نہین شافعی رحمہ نے کہا پھر تو کسطرح حجت پکڑتا ہے ساتھ ایسی چیز کے جسکا

تو قائل نہین اور شاید امام شافعی قدیم قول مین جواز کے قائل تہے اور جدید مین تو اسکو صریح حرام کہا ہے یا شاید
الزام دیا ہو محمد کو بطور مناظرے کے اگرچہ اسکے قائل نہ تہے اور اصل مذہب انکا تحریم ہے (فتح) حدثنا ابو
نعیم قال حدثنا سفیان عن ابن المنکدر قال سمعت جابرا قال کانت الیہود تقول اذا جامعها
من ورائها جاء الولد احول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے کہ یہود کہتے تہے کہ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اسکے پیچہ کیطرف سے اگلی شرمگاہ مین تو لڑکا بہینگا
پیدا ہوتا ہے سو اتری یہ آیت کہ تمہاری عورتین تمہاری کہیتی ہین سو آؤ اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہو ف
اس سیاق سے کبہی وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ موافق ہو واسطے حدیث ابن عمر رض کے اور حالانکہ اسطرح نہین اور اسمٰعیلی
نے اسکو اس لفظ سے روایت کیا ہے بارکة مدبرة فی فرجها من ورائها یعنے اس حال مین کہ بیٹہے ہو پیٹہ دیکر اسکے آگے
شرمگاہ مین پیچہ کیطرف سے اور مسلم کی روایت مین یہ لفظ ہے کہ جب تو جماع کرے اپنی عورت سے اسکی پیچہلی طرف
سے اسکی اگلی طرف مین اور اسکی ایک روایت مین یہ لفظ ہے اذا اتیت المرأة من دبرها فحملت یعنے جب تو عورت
سے جماع کرے اسکی پیچہلی طرف سے پس حاملہ ہو جاوے اور قول اسکا پس حاملہ ہو جاوے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ مراد
اسکی یہ ہے کہ اگلی جانب مین جماع کرے نہ پیچہلی جانب مین اور یہ سب تائید کرتا ہے ابن عباس رض کی تاویل کو جسکے ساتھ
انہون نے ابن عمر رض پر رد کیا اور البتہ جہٹلایا اللہ تعالے نے یہود کو انکے گمان مین اور مباح کیا واسطے مردون کے فائدہ
لینا اپنی عورتون سے جسطرح چاہین اور جب مجمل اور مفسر معارض ہو تو مفسر کو مقدم کیا جاتا ہے اور حدیث جابر
کی مفسر ہے پس لائق ہے ہو ساتہ عمل کرنے کو ابن عمر رض کی حدیث سے اور زہری نے اسکی تفسیر مین کہا فی صمام واحد
یعنے ایک سوراخ مین (فتح) باب قوله واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن
ازواجهن باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب تم عورتون کو طلاق دو پہر پہنچ چکین اپنی عدت تک تو نہ روکو انکو کہ
نکاح کرین اپنے خاوندون سے جب راضی ہون آپسمین حدثنا عبید الله بن سعيد قال حدثنا ابو عامر
العقدي قال حدثنا عباد بن راشد قال حدثنا الحسن قال حدثني معقل بن يسار قال كانت
لي اخت تخطب الي قال ابو عبد الله وقال ابراهيم عن يونس عن الحسن حدثني معقل بن يسار
قال وحدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا يونس عن الحسن ان اخت معقل
ابن يسار طلقها زوجها فتركها حتى انقضت عدتها فخطبها فابى معقل فنزلت فلا تعضلوهن
ان ينكحن ازواجهن ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ معقل بن یسار کی بہن کو اسکے خاوند نے طلاق دی پہر
چہوڑا اسکو یہانتک کہ اسکی عدت گذر گئی پہر اسکے خاوند نے اس سے نکاح کا پیغام کیا سو معقل نے نہ مانا سو یہ آیت
اتری کہ نہ روکو انکو یہ کہ نکاح کرین اپنے خاوندون سے ف اتفاق کیا ہے اہل تفسیر نے اوپر کہ مخاطب ساتھ

اسکے عورت کے ولی لوگ ہین ذکر کیا ہے اسکو ابن جریرؒ نے اور ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہو کہ یہ آیت اس مرد کے حق مین ہے کہ اپنی عورت کو طلاق دی اور اسکی عدت گذر جاوے پھر اسکے خاوند کو ظاہر ہو کہ اس سے رجوع کرے اور عورت بھی چاہے اور اسکا ولی اسکو روکے **بَابٌ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا اِلٰى بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ** باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کرین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن خبیر تک **يَعْفُوْنَ** **يَهَبْنَ** الخ يعفون کے معنے ہین کہ بخشین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے **اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ** اور یہہ رائے حمیدی کی ہے برخلاف محمد بن کعب کے کہ اُسنے کہا کہ مراد بخشنا مردون کا ہے **حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَنَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا اَوْتَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ** **ترجمہ** ابن زبیرؓ سے روایت ہو کہ مینے عثمانؓ بن عفان سے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یعنے اسکا کیا حکم ہے عثمانؓ نے کہا کہ منسوخ کیا اُسکو دوسری آیت نے ابن زبیرؓ نے کہا تونے اسکو کیون لکھا یعنے اور حالانکہ تونے پہچانا کہ وہ منسوخ ہے یا کہا سو تونے اسکو لکھے کیون رہنے دیا عثمانؓ نے کہا اے بھتیجا مین قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہہ سے نہ بدلونگا **ف** ایک روایت مین ہو کہ مینے عثمانؓ سے کہا آیت والذین یتوفون منکم الآیۃ یعنے جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین لازم ہے اُنپر وصیت کرنی اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نکال دینا یعنے اُسکا کیا حکم ہے عثمانؓ نے کہا کہ دوسری آیت نے اسکو منسوخ کر ڈالا ہے یعنی جو آیت کہ باب مین ہو کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرین اور حضرت عثمانؓ نے جو یہ جواب دیا کہ مین قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہہ سے نہ بدلونگا تو اسمین دلیل ہے اسپر کہ قرآن کی آیتون کی ترتیب توقیفی ہے یعنے شارع کے حکم سے ہو اپنی رائے سے نہین اور شاید عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ گمان تھا کہ جس آیت کا حکم منسوخ ہو وہ نہ لکھی جاوے سو حضرت عثمانؓ نے اسکو یہ جواب دیا کہ یہ لازم نہین اور پیروی اسمین توقیف کی ہو اور واسطے اسکے کئی فائدے ہین ثواب تلاوت کا اور حکم بجالانا اسپر کہ سلف مین سے بعضے وہ شخص ہین جنکا مذہب یہہ ہے کہ وہ منسوخ نہین اور سوا اسکے کچھ نہین کہ خاص کیا گیا سال سے بعض اسکا اور باقی رہا بعض وصیت کا واسطے اسکے اگر چاہے ہیرے جیسے کہ باب مین ہے مجاہد سے لیکن جمہور اُسکے برخلاف ہین اور یہ وہ جگہہ ہے کہ واقع ہوا ہے اسمین ناسخ مقدم ترتیب تلاوت مین منسوخ پر اور تحقیق کہا گیا ہے کہ نہین واقع ہوئی ہے نظیر اسکی مگر اسی جگہہ مین اور اسکی بحث آیندہ آویگی اور ظفریاب ہوا مین سوا اسکے اور کئی جگہون پر ایک جگہہ تو انمین سے سورۂ بقرہ ہی مین ہے اور وہ یہہ ہو فاینما تولوا فثم وجہ اللہ سو اسطے کہ وہ محکم ہے تطوع مین تخصیص کرنیوالی ہے واسطے

عموم آیت وصیت اکثر تم فولوا وجوہکم شطرہ کے اور یہ بہی تلاوت مین مقدم ہے منسوخ پر اور اسکے سوائے اور بہی کئی جگہ ہین جنکو مین نے اور جگہ ذکر کیا ہے (فتح) حدثنا اسحاق قال حدثنا روح قال حدثنا شبل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا قال کانت ہذہ العدۃ تعتد عند اہل زوجہا واجب فانزل اللہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن من معروف قال جعل اللہ لہا تمام السنۃ سبعۃ اشہر وعشرین لیلۃ وصیۃ ان شاءت سکنت فی وصیتہا وان شاءت خرجت وہو قول اللہ تعالی غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فالعدۃ کما ہی واجب علیہا زعم ذلک عن مجاہد وقال عطاء قال ابن عباس نسخت ہذہ الآیۃ عدتہا عند اہلہا فتعتد حیث شاءت لقول اللہ غیر اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اہلہ وسکنت فی وصیتہا وان شاءت خرجت لقول اللہ فلا جناح علیکم فیما فعلن قال عطاء ثم جاء المیراث فنسخ السکنی فتعتد حیث شاءت ولا سکنی لہا وعن محمد بن یوسف قال حدثنا ورقاء عن ابن ابی نجیح [عن مجاہد بہذا وعن ابن ابی نجیح] عن عطاء عن ابن عباس قال نسخت ہذہ الآیۃ عدتہا فی اہلہا فتعتد حیث شاءت لقول اللہ غیر اخراج نحوہ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ جو لوگ تم مین سے مرجاوین اور چھوڑ جاوین عورتین کہا مجاہد نے تہی یہ عدت کہ عدت گذارتی عورت اپنے خاوند کے لوگون کے پاس واجب یعنی جاہلیت کے وقت عرب مین رسم تہی کہ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ اپنے خاوند کے لوگون کے پاس ایک سال عدت بیٹہتی اور دے اسکو جب جانتے تہے کہ اپنے خاوند ہی کے گھر مین سال تک رہے سو خدا تعالی نے یہ آیت اتاری کہ جو لوگ تم مین سے مرجاوین اور چھوڑ جاوین اپنی عورتون کو تو لازم ہے وصیت کرنی اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نکال دینا سو اگر نکلین تو تمہین نہین تقصیر اے اولیا شوہر کچہہ گناہ اس چیز مین کہ کرین اپنی جانون مین موافق دستور کے کہا ٹہرائی ہے اللہ تعالے نے واسطے اسکے تمام سال کا سات مہینے اور بیس راتین وصیت اگر چاہے تو اپنی وصیت یعنی سات مہینے بیس دن مین رہے اور اگر چاہے تو نکلے اور یہی مراد ہے خدا کے اس قول سے نہ نکال دینا اور اگر نکلین تو تم پر کچہہ گناہ نہین پس عدت یعنی چار مہینے دس دن تو اسپر واجب ہے اور اسکے گمان کیا ہے اسکو ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اور کہا عطاء نے کہ ابن عباس نے کہا کہ منسوخ کیا اس آیت نے اسکی عدت بیٹہنے کو نزدیک اپنے لوگون کے سو عدت گذارے جہان چاہے واسطے دلیل اس آیت کے کہ نہ نکال دینا کہا عطاء نے اگر چاہے تو عدت بیٹہے اپنے خاوند کے لوگون کے پاس اور اپنی وصیت مین رہے اور اگر چاہے تو نکلے واسطے اس آیت کے سو نہیں کوئی گناہ تم پر اس چیز مین کہ کرین کہا عطاء نے پہر میراث کا حکم اترا یعنی چوتہائی یا

آٹھواں حصہ اور رہنا منسوخ ہوا سو عدت گذارے جسجگہ چاہے اور نہیں واجب ہے واسطے اسکے مکان دینا رہنے
کو اور روایت ہے محمد بن یوسف سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے ورقا نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے ساتھ اسکے
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا منسوخ کیا اس آیت نے اسکی عدت کاٹنے کو نزدیک گھر والوں اپنے کے پس عدت
کاٹے جسجگہ چاہے واسطے قول اللہ تعالے کے نہ نکالو یا مانند اسکے حَدَّثَنِي حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي
جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ
كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا
التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ
مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مین ایک مجلس مین بیٹھا جسمین انصار
کے بزرگ تھے اور ان مین عبدالرحمن بن ابی لیلے تھا سو ذکر کیا لوگون نے واسطے اسکے حاملہ عورت کو کہ بچہ جنے خاوند
کے مرنے کے بعد جسنے سو عبدالرحمن نے کہا کہ عدت اسکی وہ ہے جو دونوں مدت مین زیادہ تر دراز ہو سو ذکر کی مین نے
حدیث عبدالرحمن کی بیچ حال سبیعہ بنت حارثؓ کے (یعنے اور وہ حدیث یہ ہے کہ اوسکا خاوند مرگیا اور وہ حاملہ تھی
سو وہ چالیس دن کے بعد جنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی اجازت مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اسکو اجازت دی) سو عبدالرحمن نے کہا کہ لیکن اسکا چچا یعنے عبداللہ بن مسعودؓ اسکا قائل نہ تھا ابن سیرین کہتا ہے
سو مین نے کہا کہ البتہ مین دلیر ہون اگر مین نے جھوٹ مارا ایک مرد پر جو کوفے کی جانب مین ہے یعنے عبداللہ بن مسعودؓ
کہ وہ کوفے مین رہتا تھا اور اپنی آواز بلند کی کہا ابن سیرین نے پھر مین نکلا اور مالک بن عامر یا مالک بن عوف
سے ملا مین نے کہا کسطرح تھا قول ابن مسعودؓ کا اس عورت کے حق مین جسکا خاوند مرجاوے اور حالانکہ وہ حاملہ ہو
سو انہی نے کہا کہ ابن مسعودؓ کہتا تھا کہ کیا تم اسکے واسطے شدت ٹہیراتے ہو اور اسکے واسطے رخصت نہیں ٹہیراتے
البتہ اتری سورہ نساء چھوٹی بعد لمبی کے **ف** مراد سورہ نساء چھوٹی سے سورہ طلاق ہے کہ آیت اجلہن
ان یضعن حملہن اسمین واقع ہے اور لمبی سے مراد سورہ بقرہ ہے کہ آیت والذین یتوفون الخ اس مین ہے اور یہ جو
کہا کہ ٹہیراتے ہو تم اسپر شدت الخ یعنے اگر مدت وضع حمل کے چار مہینے دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت
مین تم اسپر شدت اور سختی کو روا رکھتے ہو کہ جب بچہ جنے تب ہی عدت سے باہر آوے مگر چار مہینے دس دن
کے بعد کتنی مدت پیچھے بچہ جنے اور اگر چار مہینے دس دن سے کم مین بچہ جنے تو اس صورت مین تم اسکو

حلال کیون نہین جانتے اور اسکو دوسرے نکاح کی اجازت کیون نہین دیتے اور باقی شرح اسکی سورۂ طلاق کی تفسیر مین
آویگی اور یہ جو کہا کہ عدت اسکی وہ ہے جو دو نو مدت مین زیادہ تر دراز ہو یعنے اگر چار مہینے دس دن سے کچھ مدت
پیچھے بچہ جنے تو عدت اسکی وضع حمل ہے اور اگر چار مہینے دس دن سے پہلے بچہ جنے تو عدت اسکی چار مہینے دس
دن ہے **باب** قولہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنے نگہبانی کرو سب نمازون پر اور
بیچ والی نماز پر **ف** وسطی تانیث ہے اوسط کی اور اوسط کے معنے ہین اعدل ہر چیز سے اور نہین مراد ہے
ساتھ اسکے درمیان ہونا دو چیزون کے اسواسطے کہ فعلے کے معنے تفضیل ہین جو قبول کرے زیادتی اور نقصان
کو اور وسط بمعنے خیار اور عدل کا انکو قبول کرتا ہے برخلاف توسط کہ وہ انکو قبول نہین کرتا حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى
حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ اَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيٰى نَارًا **ترجمہ** علی مرتضی رض سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کافرون نے ہمکو بیچ والی نماز سے روکا
یہانتک کہ سورج غروب ہوا خدا انکی قبرون کو اور گہرون کو یا فرمایا انکے پیٹون کو (یہ یحیی راوی کا شک ہے) آگ
سے بہرے **ف** یعنے اسکے پڑہنے سے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ انہون نے ہمکو عصر کی نماز سے
باز رکہا اور اسکے اخیر مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر آپ نے اسکو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑہا اور ابن عباس رض
سے روایت ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے اور اختلاف ہے سلف کو کہ صلوۃ وسطی سے کون نماز مراد ہے اور دمیاطی
نے اس مسئلے مین ایک رسالہ لکہا ہے اسمین انہونے سب اقوال کو جمع کیا ہے علماء سلف کے اس مین بیس اقوال ہین اول یہ کہ
وہ صبح کی نماز ہے یہ قول انس رض اور جابر وغیرہ کا ہے دوم یہ کہ وہ ظہر کی نماز ہے یہ قول زید بن ثابت کا ہے سوم یہ کہ
وہ عصر کی نماز ہے یہ قول علی مرتضی رض کا ہے چہارم یہ کہ مغرب کی نماز ہے یہ قول ابن عباس رض کا ہے پنجم یہ کہ وہ سب
نمازین ہین یہ قول ابن عمر رض کا ہے ششم یہ کہ وہ جمعہ کی نماز ہے یہ قول ابن حبیب مالکی کا ہے ہفتم یہ کہ وہ ظہر ہے سب دنون
مین اور جمعہ ہے جمعہ کے دن ہشتم یہ کہ وہ عشاء کی نماز ہے نہم یہ کہ وہ صبح اور عشاء کی نماز ہے دہم یہ کہ وہ صبح اور
عصر کی نماز ہے یازدہم یہ کہ وہ جماعت کی نماز ہے دوازدہم یہ کہ وہ وتر ہین سیزدہم یہ کہ وہ خوف کی نماز ہے
چہاردہم یہ کہ وہ عید اضحی یعنے عید قربانی کی نماز ہے پانزدہم یہ کہ عید فطر کی نماز ہے شانزدہم یہ کہ وہ چاشت کی
نماز ہے ہفدہم یہ کہ وہ ایک نماز غیر معین ہے پانچ نماز سے ہژدہم یہ کہ وہ صبح کی نماز ہے یا عصر کے ساتھ شک
اور یہ غیر ہے اس قول کا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ اسمین یقین ہے کہ ہر ایک کو دونون مین سے نماز وسطے کہا جاتا ہے

نوزدہم توقف ہے یعنے معلوم نہین کون ہے بستم یہ کہ رات کی نماز ہے اور قوی یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے
واسطے تصریح کرنے کے ساتھ اسکے علی اور عائشہ وغیرہ کی حدیث مین روایت کی ہے حدیث عائشہ رض کی مسلم وغیرہ
نے اور اسی طرح روایت کی مالک نے حفصہ سے اور جو لوگ کہتے ہین کہ وہ عصر کے سوائے اور نماز ہے تو انکی حجت
یہ ہے کہ عائشہ وغیرہ کی حدیث مین صلاۃ العصر کا لفظ واو عطف کے ساتھ واقع ہے اور عطف چاہتا ہے
مغایرت کو اور جواب یہ ہے کہ علی وغیرہ کی حدیث سند مین صحیح تر ہے اور یہ کہ عائشہ رض کی حدیث معارض ہے ساتھ
اسکے کہ عروہ کی روایت مین ہے کہ عائشہ رض کے قرآن مین بہی صلوۃ العصر کا لفظ واقع تہا پس احتمال ہے کہ
واو زائدہ ہو اور ساتھ اسکے کہ قول اسکا والصلوۃ الوسطے والعصر نہین پڑہا ہے ہمکو سطرح قرآن مین کسی نے
اور ترجیح ہے اس قول کو ساتھ اسکے کہ عصر کی نماز حدیث مرفوع مین صریح آچکی ہے اور روایت کی ہے ترمذی اور
نسائی نے زر بن حبیش کے طریق سے کہ ہمنے عبیدہ سے کہا کہ پوچہ علی مرتضی رض سے کہ صلوۃ وسطے کون نماز ہے
سو علی رض نے کہا گمان کرتے تہے کہ صبح کی نماز ہے یہانتک کہ مینے حضرت صلعم سے سنا جنگ خندق کے دن
فرماتے تہے کہ کافرون نے ہمکو نماز وسطے سے باز رکہا عصر کی نماز سے اور یہ روایت دفع کرتی ہے اس شخص کے
گمان کو جو گمان کرتا ہے کہ لفظ صلوۃ العصر کا مدرج ہے یعنے راویون سے اور حالانکہ یہ لفظ نص ہے اس
مین کہ ہونا اسکا عصر کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام سے ہے اور یہ کہ شبہ اسکا جو کہتا ہے کہ وہ
صبح کی نماز ہے قوی ہے لیکن معتمد یہ قول ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے اور یہی قول ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ رض کا اور
یہی صحیح ہے ابو حنیفہ رح کے مذہب سے اور قول احمد کا اور جسکی طرف میل کی ہے اکثر شافعیہ نے واسطے صحیح ہونے
حدیث کی بیچ اسکے کہا ترمذی نے کہ یہی قول ہے اکثر علماء صحاب کا اور یہی قول ہے جمہور تابعین کا کہا ابن عبد البر
نے کہ یہی قول ہے اہل حدیث کا اور یہی قول ہے ابن حبیب اور ابن عربی وغیرہ کا مالکیہ سے اور نیز تائید کرتی
ہے اسکی وہ حدیث جو مسلم نے براء سے روایت کی ہے کہا اتری یہ آیت حافظوا علے الصلوات والصلوۃ
الوسطے وصلوۃ العصر سو ہمنے اسکو پڑہا جبتک کہ اللہ تعالے نے چاہا پہر منسوخ ہوئی اور اتری یہ آیت حافظوا
علے الصلوات والصلوۃ الوسطے ایک مرد نے کہا سو اب وہ عصر کی نماز ہے براء نے کہا کہ مین نے تجکو
خبر دی کہ کسطرح اتری اور یہ جو کہا کہ خدا انکی قبرون اور گہرون کو آگ سے بہرے تو اس صورت مین جواز دعا
کا ہے مشرکون پر ساتھ مثل اسکے کے اور مشکل ہے یہ حدیث ساتھ اسکے کہ یہ بغل گیر ہے دعا کو جو صادر ہوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص پر جو اسکا مستحق ہو اور وہ شخص وہ ہے جو شرک کی حالت مین
مرے اور نہین واقع ہوئی ایک شق یعنے گہر انکا آگ سے بہرنا اور ایسے قبر انکا آگ سے بہرنا سو واقع ہوا ہے
اسکے حق مین جو مرا انسے مشرک ہو کر اور جواب یہ ہے کہ یہ محمول ہے انہین کے رہنے والون پر یعنے مراد وہ ہین

جو ان مین سے ہین اور وہ کافرین (فتح) **باب قوله وقوموا لله قانتين مطيعين** باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ کہڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے قانتین کے معنے ہین فرمانبردار حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبيل عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم في الصلوة يكلم احدنا اخاه في حاجته حتى نزلت هذه الاية حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم نماز مین کلام کیا کرتے تھے کوئی ہم مین سے اپنے بھائی سے اپنی حاجت مین کلام کرتا تھا یہانتک کہ اتری یہ آیت کہ نگہبانی کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز پر اور کہڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے سو ہمکو چپ رہنے کا حکم ہوا **باب قوله عز وجل فان خفتم فرجالا او ركبانا فاذا امنتم فاذكروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون** باب ہے بیان مین اس آیت کی سو اگر تم کو ڈر ہو تو پیادہ پڑہ لو یا سوار اور جسوقت امن پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جیسا کہ تمکو سکہایا جو تم نہ جانتے تھے وقال ابن جبير كرسيه علمه یعنے اور کہا ابن جبیر نے اس آیت کی تفسیر وسع کرسیہ کہ کرسی کے معنے ہین علم اسکا يقال بسطة زيادة وفضلا یعنے کہا جاتا ہے آیت بسطة فی العلم والجسم کی تفسیر مین کہ بسطة کے معنے ہین زیادتی اور فضیلت افرغ انزل یعنے افرغ کے معنے ہین اتار **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ربنا افرغ علینا صبرا يؤده يثقله یعنے لا یؤدہ کے معنے ہین نہین بھاری ہوتی اوپر اسکے نگہبانی انکی آدمی کے معنے ہین مجہپر بھاری گذرا **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا یؤدہ حفظهما والاد والايد القوة یعنے آد اور اید کے معنے ہین قوت **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے واذکر عبدنا داؤد ذا الاید ای القوة فبهت ذهبت حجته یعنے اور آیت فبہت الذی کفر مین بہت کے معنے ہین اسکی کوئی حجت نہ رہی یعنے لاجواب ہوگیا خاوية لا انيس فيها یعنے خاویہ کے معنے ہین کہ کوئی اسمین ہمدم نہ تہا یعنے اس آیت مین وہی خاویۃ عروشها ابنيتها یعنے عروشہا کے معنے ہین اپنی بنیادون پر یعنے آیت علی عروشها السنة النعاس یعنے معنے سنة کے آیت ولا تاخذه سنة مین اونگھ کے ہین ننشزها نخرجها یعنے معنے ننشزہا کے آیت کیف ننشزہا مین کہ کسطرح ہم اسکو نکالتے ہین اعصار ريح عاصف تهب من الارض الى السماء كعمود فيه نار یعنے آیت اعصار فیه نار فاحترقت مین اعصار کے معنے ہین آندہی سخت جو زمین سے آسمان کو چلتی ہے مانند ستون کے کہ اسمین آگ ہوتی ہے وقال ابن عباس صلدا ليس عليه شيء یعنے اور کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر آیت فترکہ صلدا کے کہ صلدا کے معنے ہین کہ اسپر کچہہ چیز نہین وقال عكرمة وابل مطر شديد یعنے اور کہا عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر مین ۔ فاصابها وابل کہ وابل کے معنے مین مینہ سخت الطل الندى وهذا مثل عمل المؤمن یعنے طل کے

کے معنے اس آیت میں فان لم یصبہا وابل فطل تری ہیں اور یہ مثال مسلمان کے عمل کی ہے کہ خدا کے نزدیک
زیادہ ہوتا ہے اگر اخلاص کے ساتھ ہو اور دور ہوتا ہے اگر ریا کے ساتھ ہو یَتَسَنَّہْ یَتَغَیَّرْ یعنے
آیت لم یتسنہ کے معنے ہیں کہ متغیر نہیں ہوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ قَالَ یَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَۃٌ مِّنَ
النَّاسِ فَیُصَلِّیْ بِہِمِ الْاِمَامُ رَکْعَۃً وَّتَکُوْنُ طَائِفَۃٌ مِّنْہُمْ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ لَمْ یُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّی
الَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً اِسْتَاْخَرُوْا مَکَانَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا وَلَا یُسَلِّمُوْنَ وَیَتَقَدَّمُ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا
فَیُصَلُّوْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ یَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَیَقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَیْنِ
فَیُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ رَکْعَۃً بَعْدَ اَنْ یَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَیْنِ قَدْ صَلّٰی
رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ہُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِہِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُسْتَقْبِلِی
الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْہَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ جب کوئی اُن سے خوف کی نماز کی کیفیت پوچھتا
تہا تو کہتے تہے کہ آگے بڑہے امام اور ایک گروہ آدمیوں سے سو امام انکو ایک رکعت پڑہاوے اور ان میں ایک
گروہ انکے اور دشمن کے درمیان رہے جنہوں نے نماز نہیں پڑہی یعنے دشمن کے مقابلے میں رہیں تاکہ دشمن
حملہ نہ کرے سو جب امام کے ساتھ والے ایک رکعت پڑہ چکیں تو یہ پیچھے ہٹ جاویں اُن لوگوں کی جگہہ جنہوں
نے نماز نہیں پڑہی او سلام نہ پہیریں اور آگے بڑہیں جنہوں نے نماز نہیں پڑہی سو وے امام کے ساتھ
ایک رکعت پڑہیں پہر پہرے امام یعنے نماز سے ساتھ سلام کے پہر ہر ایک دونو گروہ میں سے کہڑا ہو اور
اپنی اپنی ایک رکعت جدا پڑہیں بعد اسکے کہ امام نماز سے پہرے تو ہر ایک گروہ کیے دونوں میں سے دو
دو رکعت نماز ہو گی اور اگر خوف اس سے بہی زیادہ کر سخت ہو یعنے جماعت سے نماز نہ پڑہ سکیں تو پیادہ
نماز پڑہیں کہڑے اپنی قدموں پر یا سوار قبلے کیطرف منہ ہو یا نہ ہو کہا نافع نے کہ نہیں گمان کرتا میں کہ ذکر
کیا ہو اسکو ابن عمر نے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **بَابٌ** وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یہ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ تم میں مر جاویں اور چہوڑ جاویں عورتیں حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَیَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ
الشَّہِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ وَ
الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰی قَوْلِہٖ غَیْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْہَا الْاُخْرٰی فَلِمَ
تَکْتُبُہَا قَالَ تَدَعُہَا یَا ابْنَ اَخِیْ لَا اُغَیِّرُ شَیْئًا مِّنْہُ مِنْ مَّکَانِہٖ قَالَ حُمَیْدٌ اَوْ نَحْوَ ہٰذَا ترجمہ

ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ مین نے عثمانؓ سے کہا کہ یہ آیت جو سورۂ بقرہ مین ہے کہ جو لوگ مرجاوین اور چھوڑ جاوین عورتین غیر اخراج تک البتہ منسوخ کر ڈالا ہے اسکو دوسری آیت نے تو اسکو قرآن مین کیون لکھتا ہے کہا اے بھتیجا مین اسکو چھوڑتا ہون کہ مین قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہہ سے نہ بدلونگا کہا حمید نے یا مثل اسکے کہا

باب قولہ واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب کہا ابراہیمؑ نے کہ اے رب میرے دکھا مجھکو کیونکر جلاتا ہے تو مردون کو **حدثنا** احمد بن صالح قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ وسعید عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احق بالشک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی فصرھن قطعھن ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ابراہیمؑ سے زیادہ تر شک کرنیکے لائق ہین جب کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اے رب میرے دکھا مجھکو کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردے کو کہا کیا تونے یقین نہین کیا کہا کیون نہین لیکن واسطے اسکے کہ میرے دلکو تسکین ہو فصرھن قطعھن یعنے آیت فصرھن الیک کے معنے یہ ہین کہ انکو ٹکڑے ٹکڑے کر

باب قولہ ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ الی قولہ تتفکرون باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ کیا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ اسکے واسطے باغ ہو تتفکرون تک **حدثنا** ابراھیم حدثنا ھشام عن ابن جریج قال سمعت عبد اللہ بن ابی ملیکۃ یحدث عن ابن عباس وقال سمعت اخاہ ابا بکر بن ابی ملیکۃ یحدث عن عبید بن عمیر قال قال عمر یوما لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیم ترون ھذہ الایۃ نزلت ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ قالوا اللہ اعلم فغضب عمر فقال قولوا نعلم او لا نعلم فقال ابن عباس فی نفسی منھا شیء یا امیر المؤمنین قال عمر یا ابن اخی قل ولا تحقر نفسک قال ابن عباس ضربت مثلا لعمل قال عمر ای عمل قال ابن عباس لعمل قال عمر لرجل غنی یعمل بطاعۃ اللہ عزوجل ثم بعث اللہ لہ الشیطان فعمل بالمعاصی حتی اغرق اعمالہ ترجمہ عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہا کہ کس چیز مین تم گمان کرتے ہو اس آیت کو کہ کیا دوست رکھتا ہے تم مین سے کوئی یہ کہ ہو اسکا باغ اصحاب نے کہا کہ خدا تعالے خوب جانتا ہے تو عمر فاروقؓ نے غضبناک ہو کر کہا کہ کہو ہم جانتے ہین یا نہین جانتے سو ابن عباسؓ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے جی مین اس سے کچھ چیز ہے کہا عمرؓ نے اے بھتیجا کہہ اور اپنے تئین نا چیز نہ جان کہا ابن عباسؓ نے کہ بیان کی گئی ہے مثال واسطے عمل کے کہا عمرؓ نے کون عمل کہا ابن عباسؓ نے واسطے عمل کے کہا عمرؓ نے واسطے مرد مالدار کے کہ خدا تعالی کی بندگی کرتا ہے

خدا تعالیٰ نے شیطان کو اسکے واسطے اٹھاتا ہے سو گناہ کرنے لگتا ہے یہانتک کہ اسکے نیک عملون کو ڈبو دیتا
ہے یعنے فنا کر ڈالتا ہے **ف** ایک روایت مین ابن عباسؓ سے ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ کیا کوئی تم مین
چاہتا ہے کہ عمر بھر نیک عمل کیا کرے یہانتک کہ جب اسکی عمر تمام ہو تو اسکو بدبختون کے عمل کے ساتھ ختم
کرے سو اسکو فاسد کرے اور اس حدیث مین قوت فہم ابن عباسؓ کی ہے اور قریب ہونے مرتبہ اسکے کی عمرؓ
سے اور مقدم کرنا اسکا اسکو لڑکپن سے اور ترغیب عالم کی اپنے شاگرد کو ساتھ کلام کرنے کی روبرو اس شخص
کے جو اس سے عمر مین بڑا ہو جب کہ اس مین کوئی لیاقت پہچانے واسطے اس چیز کے کہ اس مین ہے اسکی خوشدلی
ہے اور ترغیب اسکی سے علم مین (فتح) **باب** قَوْلِ اللهِ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا باب ہے بیان مین اس
آیت کے کہ نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر يُقَالُ أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ
کہا جاتا ہے الحف علی والح علی واحفانی بالمسئلۃ یعنے ان تینون لفظ کے ایک معنے ہین اور فیحفکم کے معنے ہین
کوشش کرے تمہاری سوال مین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے جو سورہ محمد مین ہے ان یسألکموھا فیحفکم
تبخلوا یعنے اگر تم سے تمہارے مال مانگے اور سوال مین مبالغہ اور کوشش کرے تو تم بخیل ہو جاؤ اور الحافًا مصدر
ہے بیچ جگہ حال کے اور کیا مراد نفی سوال کی ہے یعنے لوگون سے بالکل نہین مانگتے یا مراد یہ ہے کہ خاص لپٹ کر
نہین مانگتے پس نفی ہوگی سوال کی بغیر الحاف کے اس مین احتمال ہے اور دوسرا احتمال اکثر ہے استعمال مین اور احتمال
ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر سوال کرین تو لپٹ کر نہین مانگتے پس لازم پڑے گا وقوع کو (فتح) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيْكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي
عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ
تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا إِنْ
شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے گھر گھر پھرا
پہراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام سوال سے رکا رہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے
پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہی لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے سوال نہین کرتے لپٹ کر **باب**
قَوْلِ اللهِ وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا باب ہے بیان مین اس آیت کی اور حلال کیا اللہ نے سودا اور حرام
کیا سود الْمَسُّ الْجُنُوْنُ یعنے اور مس کے معنے ہین جنون **ف** یعنے اس آیت کی تفسیر مین یتخبطہ الشیطان
من المس ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ بیاج کہانے والا قیامت کے دن دیوانہ اٹھایا جاویگا حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

مسلم عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الربا قرأها رسول
الله صلى الله عليه وسلم على الناس ثم حرم التجارة في الخمر ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ کہا کہ جب سورۂ
بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں بیاج کے حق میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو لوگوں پر پڑھا پھر شراب کی تجارت
حرام کی **ف** یہ جو کہا کہ حلال کیا اللہ تعالے نے سودا اور حرام کیا سود تو احتمال ہے کہ ہو تمام اعتراض کفار کے
سے اسوسطے کہ انہوں نے کہا انما البیع مثل الربو یعنے پس کیوں حلال ہوا یہ اور کیوں حرام ہوا یہ اور احتمال ہے کہ ہو
رد اوپر انکے اور ہو اعتراض انکا ساتھ حکم عقل کے اور رد اوپر انکے ساتھ حکم شرع کے جیسے کہ گویا یہ پیچھے
شان نے والا نہیں اور اکثر مفسرین دوسرے احتمال پر ہیں اور یہ جو کہا کہ پھر شراب کی تجارت حرام کی تو اسکی توجیہ
بیع میں گذر چکی ہے اور یہ کہ شراب کی تجارت کا حرام ہونا واقع ہوا ہے شراب کے حرام ہونے سے بہت مدت
پیچھے پس حاصل ہوگا ساتھ اسکے جواب اس شخص کا جو حدیث میں اشکال کرتا ہے ساتھ اسکے کہ بیاج کی آیتیں ان
آیتوں میں ہیں کہ پیچھے اتریں اور شراب بہت مدت اس سے پہلے حرام ہوئی (فتح) **باب** قوله يمحق الله
الربو قال أبو عبد الله يذهبه باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ مٹاتا ہے اللہ بیاج کو کہا امام بخاری نے
لے جاتا ہے اسکو حدثنا بشر بن خالد قال أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان قال سمعت
أبا الضحى يحدث عن مسروق عن عائشة أنها قالت لما نزلت الآيات الأواخر من سورة البقرة
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاهن عليهم في المسجد فحرم التجارة في الخمر ترجمہ
عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف
لائے سو انکو لوگوں پر پڑھا مسجد میں سو شراب کی تجارت حرام کی **باب** قوله فإن لم تفعلوا فأذنوا
بحرب من الله ورسوله فاعلموا باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تم نہیں کرتے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے
کو اللہ سے اور اسکے رسول سے اور فاذنوا کے معنے ہیں جانو حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر
قال حدثنا شعبة عن منصور عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآيات من
آخر سورة البقرة قرأهن النبي صلى الله عليه وسلم عليهم في المسجد وحرم التجارة في الخمر ترجمہ
عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو انپر
مسجد میں پڑھا اور شراب کی تجارت حرام کی **باب** قوله وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وأن
تصدقوا خير لكم إن كنتم تعلمون باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر مفلس ہو تو لازم ہے مہلت
دینی جب تک کشایش پاوے اور اگر خیرات کردو تو تمہارا بھلا ہے اگر تم سمجھ ہے **ف** یہ خبر ہے ساتھ معنے
امر کے یعنے اگر ہو جیسے بیاج کا قرض ہو تنگدست تو اسکو مہلت دو مالدار ہونے تک وقال لنا محمد

ابن یوسف عن سفیان عن منصور والاعمش عن ابی الضحیٰ عن مسروق عن عائشۃ قالت لما انزلت الآیات من آخر سورۃ البقرۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھن علینا ثم حرم التجارۃ فی الخمر ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب رہ بقرہ کی اخیر آیتین اترین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ہمپر پڑھا پہر شراب کی سوداگری حرام کی **باب** قولہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ باب ہی اس آیت کے بیان مین کہ ڈرو اسدن سے جسمین خدا تعالیٰ کی طرف پہیرے جاؤگے حدثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال حدثنا سفین عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس قال اٰخر اٰیۃ نزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اٰیۃ الربٰوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ پچھلی آیت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری بیاج کی آیت ہی **ف** یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہین اور شاید ارادہ کیا ہے امام بخاری نے یہ کہ تطبیق دی درمیان دونو قول ابن عباس رض کے اسواسطے کہ ایک روایت مین اُس سے آیا ہے جو باب کی حدیث مین مذکور ہے اور ایک روایت مین اس سے یہ آیا ہے کہ اخیر آیت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ہے روایت کیا ہی اسکو طبری نے اس سے ساتھ کئی طریقون کے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد نو دن زندہ رہے اور اسکے غیر سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد اکیس روز زندہ رہے اور طریق تطبیق کا دونو قول کے درمیان یہ ہے کہ آیت خاتمہ ہے ان آیتون کا جو بیاج کے حق مین اترین اسواسطے کہ وہ اُنپر معطوف ہے اور اسپر جو آگے آئیگا کہ اخیر آیت جو اتری یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ہی سوا اسکے اور ابن عباس رض کے قول کے درمیان تطبیق یون ہی کہ دونو آیت اکٹھی اتریں پس صادق آتا ہے کہ ہر ایک دونون مین سے پچھلی ہے بنسبت اپنے ما سوا کے اور احتمال ہے کہ ہو آخر آیت سورۂ نسا کی آیت مین مقید ساتھ اس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ میراث کے مثلا برخلاف آیت بقرہ کے اور احتمال ہے عکس کا اور اول کو ترجیح ہے واسطے اسکے کہ بقرہ کی آیت مین ہے اشارہ سے طرف معنے وفات کے جو مستلزم ہے واسطے خاتمے نزول کے اور حکایت کی ہی ابن عبدالسلام نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت مذکورہ کے اترنے کے بعد اکیس دن زندہ ہے تنبیہ مراد ساتھ آخریت کے بیاج مین تاخر نزول اُن آیتون کا ہے جو بیاج کے ساتھ متعلق ہین سورۂ بقرہ سے اور اسپر حکم بیاج کے حرام ہونے کا سو اسکا نازل ہونا اس سے پہلے ہے ساتھ مدت دراز کے بنا بر اسکے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا سورۂ آل عمران مین احد کے قصے کے بیچ مین کہ اے ایمان والو نہ کہاؤ بیاج دونے پر دونا (فتح) **باب** قولہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اگر ظاہر کرو تم اپنے جی کی بات یا اسکو چھپاؤ حساب

لیگا تسے اللہ پس بخشے گا جسکو چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تُخْفُوهُ الْآيَةَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ تحقیق منسوخ ہوئی یہ آیت اگر تم ظاہر کرو اپنے جی کی بات یا اسکو
چھپاؤ حساب لیگا تسے اللہ آخر آیت تک **ف** مجھکو اس مین توقف ہے کہ یہ روایت ابن عمر سے ہو اسواسطے
کہ ثابت ہو چکا ہے کہ ابن عمر رضہ کو اس آیت کے منسوخ ہونے کی خبر نہین ہوئی چنانچہ طبری نے سند صحیح کے ساتھ
مرجانہ سے روایت کی ہے کہ مین ابن عمر رضہ کے پاس تہا سو اُسنے یہ آیت پڑہی وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ الآیۃ
سو کہا کہ اگر خدا تعالے نے ہمسے مواخذہ کیا تو ہم ہلاک ہو جاوینگے پہر رونے لگے یہانتک کہ مینے انکے رونے
کی آواز سُنی سو مین اُٹھکر ابن عباس رضہ کے پاس آیا اور مین نے اُن سے ذکر کیا ابن عمر رضہ نے کیا جبکہ اسکو
پڑہا تو ابن عباس رضہ نے کہا کہ خدا ابن عمر رضہ کو بخشے البتہ غمناک ہوئے اصحاب جبکہ یہ آیت اُتری سو خدا تعالے
نے یہ آیت اُتاری لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے خدا تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور
اسی طرح روایت کی ہے احمد نے ابن عباس رضہ سے اور ممکن ہے کہ ابن عمر رضہ پہلے اس قصے کو نہ پہچانتے ہون پہر جب
انکو تحقیق ہوا تو اسکے ساتھ جزم کیا پس ہوگی مرسل صحابی کی (فتح) **بَابُ** قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا
أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ مانا رسول نے جو کچھ اُترا اسکی طرف اسکے رب
سے یعنے اخیر سورہ تک وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا اور کہا ابن عباس رضہ نے بیچ تفسیر آیت ولا تحمل علینا اصرا
کے کہ اصر کے معنے مین عہد و پیمان **ف** یہ تفسیر ساتھ لازم کے ہے اسواسطے کہ عہد کو پورا کرنا سخت ہے
اور ایک روایت مین ابن جریج سے ہے کہ عہد جسکے ساتھ ہم قائم نہ ہوسکے وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ
فَاغْفِرْ لَنَا یعنے اور کہا جاتا ہے کہ آیت غفرانک کے معنے مین تیری مغفرت یعنی ہمکو بخشدے مین مصدر ہے
بیچ جگہہ امر کے (فتح) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ
مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ترجمہ مروان اصغر سے روایت ہے اس نے روایت کی حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے مین گمان کرتا ہون کہ وہ ابن عمر رضہ ہے کہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او
تخفوہ کو اسکی پہلی آیت نے منسوخ کر دیا ہے یعنے آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا نے **ف** اسکا
بیان ابن عباس رضہ کی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے اور مراد اسکی اس قول سے کہ اسکو منسوخ کر دیا یہ ہے کہ دور کیا
اس چیز کو کہ بغل گیر ہے اسکو آیت شدت اور سختی سے اور بیان کیا آیت نے کہ اگرچہ اس گناہ کے ساتھ مواخذہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واقع ہوا ہے لیکن اسکے ساتھ مواخذہ واقع نہیں ہوا اشارہ کیا ہے طرف اسکے طبری نے واسطے بدل گننے کے
اثبات دخول نسخ سے خبرون مین اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسطور کے کہ اگرچہ وہ خبر ہے لیکن وہ تبلگیر ہے حکم
کو اور جو چیز کہ ظاہران سے حکم کو تبلگیر ہو اسمین نسخ کا داخل ہونا ممکن ہے مانند اور احکام کے اور نسخ تو صرف اسچیز
مین داخل نہیں ہوتا جو محض خبر ہو حکم کو متضمن نہ ہو مانند خبر دینے کے اسچیز سے کہ پہلے گذر چکی ہے اگلی
امتون کے نبیون سے اور مانند اسکے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ نسخ کے حدیث مین تخصیص عموم ہو واسطے کہ متقدمین
تخصیص پر بھی نسخ کا لفظ بولتے ہین بہت وقت یا مراد محاسبہ سے ساتھ اسچیز کے کہ چھپاتا ہے اسکو
آدمی وہ چیز ہے جسپر پکا ارادہ کرے اور اس مین شروع ہو سوائے اسچیز کے کہ اس کے دل مین گذرے اور اسپر
ٹھیرے نہیں رقم

سورۃ ال عمران

تُقَاۃٌ وَتَقِیَّۃٌ وَاحِدَۃٌ یعنے تقاۃ تقیہ دونو لفظ مصدر ہین
ساتھ معنے بچاؤ اور ڈھال کے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے الا ان تتقوا منہم تقاۃ صِرٌّ بَرْدٌ یعنے آیت
کمثل ریح فیہا صر مین صر کے معنے مین شدت سردی کے شَفَا حُفْرَۃٍ مِثْلُ شَفَا الرَّکِیَّۃِ وَھُوَ حَرْفُہَا یعنے
آیت وکنتم علی شفا حفرۃ من النار مین شفا حفرۃ کے معنے مین کنارہ گڑھے کا مثل کنارے کچے کنوئین کے
یعنے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ یعنے آیت اذ غدوت من اہلک تبوی المومنین
مقاعد للقتال مین تبوی کے معنے ہین کہ تو لشکر اور لڑائی کی جگہہ ٹھیراتا تہا وَالْمُسَوَّمُ الَّذِیْ لَہٗ سِیْمَاءٌ بِعَلَامَۃٍ
اَوْ بِصُوْفَۃٍ اَوْ مَا کَانَ یعنے آیت من الملائکۃ مسومین مین مسوم وہ ہے کہ اسکے واسطے نشانی ہو علامت سے یا پشم
سے جو چیز کہ ہو رِبِّیُّوْنَ اَلْجَمِیْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّیٌّ یعنے اور کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت وکاین من نبی قاتل
معہ ربیون کثیر کے ربیون جمع کا لفظ ہے اور اسکا واحد ربی ہے تَحُسُّوْنَہُمْ تَسْتَاْصِلُوْنَہُمْ قَتْلًا یعنے اور
کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت اذ تحسونہم باذنہ کے کہ انکو جڑ سے اکھاڑتے ہو قتل کر کے غُزًّا وَاحِدُہَا غَازٍ
یعنے اور کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت او کانوا غزا کی کہ غزا جمع ہے یعنے غازی لوگ اسکا واحد غازی ہے
سَنَکْتُبُ سَنَحْفَظُ یعنے اور کہا ابو عبیدہ نے آیت سنکتب ما قالوا کی تفسیر مین کہ سنکتب کے معنے ہین کہ ہم یاد
رکھینگے نُزُلًا ثَوَابًا یعنے آیت نزلا من عند اللہ مین نزلا کے معنے ہین ثواب اور جائز ہے پڑھنا منزل من عند اللہ
یعنے اتارا گیا اللہ کی طرف سے مانند قول تیرے کے کہ مین نے اسکو اتارا یعنے جائز ہے کہ مصدر ساتھ معنے اسم
مفعول کے ہو اور نصب نزلا کی بنا بر مصدر مؤکد کی ہے یا حال کی وَقَالَ مُجَاہِدٌ وَالْخَیْلُ الْمُسَوَّمَۃُ الْمُطَہَّمَۃُ
الْحِسَانُ یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت والخیل المسومۃ کے کہ مسومۃ کے معنے ہین موٹے خوبصورت
وَقَالَ سعید بن جبیر وعبد اللہ کہ مسومۃ کے معنے ہین چرنے والی وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ وَحَصُوْرًا لَا یَاْتِی النِّسَاءَ
یعنے اور کہا ابن جبیر نے بیچ آیت وحصورا ونبیا من الصالحین کے کہ معنے ہین کہ عورتون کے پاس نہ آوے

وحصورا ونبیا من الصالحین ... [illegible]

ف اصل حصر کے معنے ہین حبس کہا جاتا ہے اسکو جو عورتون کے پاس نہ جاوے عام ہے اس سے ہو یہ اسکی
طبع سے مانند نامردکی یا اسکی نفس کے مجاہدہ سے ہو اور یہی ہے ممدوح اور مراد ساتھ وصف سید کی یحیی علیہ السلام
ہین **وقال** عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ یعنے اور کہا عکرمہ نے بیچ تفسیر اس آیت کے ویاتوکم
من فورہم کہ فورہم کے معنے ہین آوین تمہارے پاس کافر اپنے غصے اور جوش سے دن بدر کے کہا عکرمہ نے کہ یہ
جوش انکا تہا دن حد کے غضبناک ہوئے واسطے اس چیز کے کہ پہونچے انکو دن بدر کے تکلیف سے **وقال** مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ
الْحَيَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت ویخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی کی کہ منی نکلتی ہے اس حال مین کہ بے جان ہوتی ہے اور اس سے زندہ پیدا ہوتا ہے
یعنے بچہ پیدا ہوتا ہے .... یعنی اور اسی طرح منی بے جان ہے اور زندہ آدمی سے نکلتی ہے
الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ أُرَاهُ تَغْرُبَ یعنے آیت فسبح بالعشی والابکار کے معنے ہین
اول فجر یعنے اول دن اور عشی کے معنے ہین جھکنا آفتاب کا یہانتک میرا گمان ہے کہ مجاہد نے کہا کہ ڈوب جاوے **باب**
مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ یہ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اسکی بعضی آیتین کہلی ہین یعنے اور کہا مجاہد نے کہ
مراد محکم سے حلال اور حرام ہے اور بعضی آیتین کئی معنے مشتبہ کا احتمال رکہتی ہین آپسمین ایک دوسری کی تصدیق
کرتی ہین مانند اس آیت کے کہ نہین گمراہ کرتا ساتھ اسکے مگر گنہگارون کو اور مانند اس آیت کی کہ ٹہیراتا ہے اللہ
غضب اور رسوائی کو ان لوگون پر جو نہین سمجہتے اور مانند اس آیت کے کہ جنہون نے راہ پائی زیادہ کی انکو ہدایت
ف یہ تینون آیتین متشابہات کی مثال ہین **ف** روایت کی عبد بن حمید نے مجاہد سے بیچ تفسیر آیت منہ آیات
محکمات کی کہا محکم وہ ہے کہ اسمین حلال اور حرام کا حکم کہلا بیان ہو اور جو اسکے سوا ہے وہ متشابہ ہے بعضا
بعض کی تصدیق کرتا ہے اور وہ مثل اس آیت کے ہے وما یضل بہ الا الفاسقین آخر تک اور یہ جو کہا کہ ایک دوسرے
کی تصدیق کرتا ہے یعنے معنے مین ایک دوسرے کے موافق ہین جو معنے کہ ایک سے معلوم ہوتے ہین تو گویا
ایک کے معنے دوسرے کے معنے کو سچا کرتے ہین زَيْغٌ شَكٌّ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتُ یعنے آیت الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ مین زیغ کے معنے شک ہین اور فتنے کے معنے ہین متشابہات
یعنے واسطے سبب طلب کرنے متشابہات کے **ف** یعنے تاکہ مبتلا کرین لوگون کو انکے دین سے واسطے قادر ہونے
انکے کے اوپر تحریف انکی کے طرف مقاصد فاسدہ اپنے کے مانند حجت پکڑنے نصاریٰ کے ساتھ اسکے کہ
قرآن ناطق ہے کہ عیسیٰ روح اللہ ہے اور چہوڑ دیا ہے انہون نے اس آیت کو ان هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا
علیہ اور مثل اس آیت کے ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب (فتح) وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ یعنے اور جو مضبوط علم والے ہین سو اسکے معنے کو جانتے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے

وقال مجاهد الحلال والحرام وأخر متشابهات يصدق بعضه بعضا كقوله تعالى وما يضل به إلا الفاسقين وكقوله جل ذكره ويجعل الرجس على الذين لا يعقلون وكقوله والذين اهتدوا زادهم هدى

اسپر **ف** یہی مجاہد کا مذہب ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ چاہتا ہے کہ واو والراسخون میں عاطفہ ہو اور مفعول
استثنا کے اور البتہ روایت کی عبدالرزاق نے ساتھ سند صحیح کے ابن عباس رض سے کہ پڑھتے تھے وما یعلم
تاویلہ الا اللہ ویقول الراسخون فی العلم امنا بہ یعنے نہیں جانتا اسکے معنے کو مگر اللہ تعالیٰ اور کہتے ہیں مضبوط
علم والے کہ ہم اسپر ایمان لائے پس یہ تفسیر ابن عباس رض کی دلالت کرتی ہے کہ واو واسطے استینافت کے ہے یعنی
بیان ہے کلام از سر نو شروع ہوتا ہے واسطے کہ اس روایت کے ساتھ اگرچہ قرات ثابت نہیں ہوتی لیکن کم
سے کم اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہو یہ خبر ساتھ سند صحیح کے طرف ترجمان قرآن کے یعنے ابن عباس رض
کے سو مقدم کیا جاویگا کلام اسکا اوروں کی کلام پر اور تائید کرتا ہے اسکی یہ کہ آیت نے دلالت کی ہے
اوپر مذمت ان لوگوں کے جو متشبہات کی پیروی کرتے ہیں واسطے وصف کرنے انکے کے ساتھ زیغ کے اور
طلب کرنے فتنے کے اور تصریح کی ہے موافق اسکے باب کی حدیث نے اور دلالت کی ہے آیت نے اوپر مدح
ان لوگوں کے جنہوں نے تفسیر کیا علم کو طرف اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ مدح کی اللہ نے غیب کے ساتھ ایمان لانیوالوں
کی دفعہ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ التُّسْتَرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ ھُوَ الَّذِیْ
اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ
زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی
اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وہی ہے
جسنے اتاری تجھپر کتاب بعضی آیتیں اسکی پکی ہیں جو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری ہیں کئی طرف ملتی سو جنکے
دل میں شک ہے وہ پیروی کرتے ہیں اسکی جو اس سے ایک دوسرے کی مانند ہے واسطے طلب کرنے فتنے
اور طلب کرنے مراد اسکی کے اولوا الالباب تک عائشہ رض نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو انکو دیکھے
جو پیروی کرتے ہیں قرآن کی متشابہ آیتوں کی تو وہ سے لوگ وہی ہیں جنکا خدا تعالیٰ نے قرآن میں نام لیا ہے یعنے
گمراہ ہیں سو ان سے بچو یعنے انکی صحبت سے پرہیز کرو اور انکی بات نہ سنو **ف** کہا ابوالبقاء نے کہ اصل متشابہ
کا یہ ہے کہ ہو درمیان دو کے سو جب بہت چیزیں متشابہ جمع ہوں تو ہوگی ہر ایک ان میں سے مشابہ واسطے
دوسری کے پس صحیح ہوگی وصف اسکی ساتھ اسکے کہ وہ متشابہ ہے اور نہیں ہے یہ مراد کہ ایک آیت فی نفسہ
متشابہ ہے کہا طبری نے کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جنہوں نے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھگڑا کیا عیسیٰ ع کے امر میں اور بعضوں نے کہا کہ اس امت کی مدت کے امر میں وارد

وجہ اولی ہے اسواسطے کہ جیسے کہ امر کو خدا تعالے نے اپنے پیغمبر کے واسطے بیان کر دیا ہے پس وہ معلوم ہے واسطے امت اپنی کے برخلاف امر اس آیت کے سو اسطرح کہ اسکا علم بندون سے پوشیدہ ہے یعنے خدا تعالے کے سوا کسیکو معلوم نہیں کہ یہ امت کب تک رہیگی اور اسکی عمر کتنی ہے اور کہا اسکے غیر نے کہ محکم قرآن کی وہ آیت ہے جسکے معنے صاف کہلے ہون اور متشابہ اسکی نقیض ہے اور نام رکہا گیا محکم واسطے ظاہر ہونے مفردات کلام اسکی کے اور مضبوط ہونے ترکیب اسکی سے اور بعض کہتے ہین کہ محکم وہ ہے جسکی مراد پہچانی جاوے یا ساتہ ظاہر ہونے کے یا ساتہ تاویل کے اور متشابہ وہ جسکا علم اللہ ہی کو معلوم ہے مانند قائم ہونے قیامت کے اور نکلنے دجال کے اور مانند حروف مقطعہ کے سورتون کے ابتدا مین اور محکم اور متشابہ کی تفسیر میں اور بہی بہت قول ہین جو دس تک پہنچتے ہین اور جنکو مین نے ذکر کیا یہ مشہور تر ہین ان سب مین اور قریب تر ہین طرف صواب کے اور کہا ابو منصور بغدادی نے کہ صحیح ہمارے نزدیک اخیر قول ہے اور کہا سمعانی نے کہ یہی ہے احسن اور مختار قول اوپر طریق اہل سنت کے اور پہلے قول پر چلے ہین متاخرین اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتہ محکم کے وہ چیز ہے کہ اسکے معنے صاف کہلے ہون اور متشابہ اسکے برخلاف ہے اسواسطے کہ وہ لفظ کہ معنے کو قبول کرے یا یہ کہ اپنے معنے کے غیر کو قبول کرتا ہے یا نہین دوسری قسم یعنے جو اور معنے کو قبول نکرے وہ نص ہے اور پہلی قسم جو معنے کو قبول کرے خالی نہین اس سے کہ یا تو اسکے دلالت اس معنے پر راجح ہوگی یا نہین پہلی قسم کا نام ظاہر ہے اور دوسری قسم یا اسکے مساوی ہوگی یا نہ ہوگی اول مجمل ہے اور ثانی موول ہے پس مشترک وہ نص ہے اور ظاہر وہ محکم ہے اور جو مجمل اور موول کے درمیان مشترک ہے وہ متشابہ ہے اور بعضون نے کہا کہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کہ بعض قرآن کا محکم ہے اور بعض متشابہ ہے اور نہین معارض ہے یہ اس آیت کو اُحکِمَت آیاتُہٗ اسواسطے کہ مراد ساتہ احکام کے یہ ہے کہ اسکی نظم مضبوط ہے اور یہ کہ سب حق ہین اللہ تعالے کے نزدیک سے اور مراد ساتہ متشابہ کے ایکدوسرے کی مانند ہونا حسن سیاق اور نظم مین بہی اور نہین مراد ہے مشتبہ ہونا اسکے معنے کا اسکے سامع پر اور حاصل جواب کا یہ ہے کہ محکم کے بہی دو معنے ہین اور متشابہ کے بہی دو معنے ہین اور کہا خطابی نے کہ متشابہ دو قسم ہے ایک وہ ہے کہ جب پہیری جاوے طرف محکم کے اور اعتبار کیا جاوے ساتہ اسکے تو پہچانے جاوین معنے اسکے اور دوسری قسم وہ ہے کہ اسکی حقیقت کے معلوم کرنے کیطرف کوئی راہ نہین اور یہ قسم وہی ہے جسکے پیچہے گمراہی والے لگتے ہین سو اسکی مراد کو تلاش کرتے ہین اور اسکی کنہ کو نہین پہنچتے سو اسمین شک کرتے ہین سو گمراہ ہو جاتے ہین (فتح) **باب** وَاِنِّیْ اُعِیْذُہَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یہ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ مین تیری پناہ مین دیتی ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے **حَدَّثَنِیْ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین
یولد فیستھل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنھا ثم یقول ابو ھریرۃ واقرءوا
ان شئتم وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ترجمہ ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو
رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم اور انکے بیٹے یعنے حضرت عیسیٰ کو شیطان نے ہاتھ نہیں
لگایا پھر ابو ہریرہ رض نے کہا کہ اگر چاہو تو یہ مطلب قرآن سے پڑھ لو کہ کہا مریم نے کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اسکو اور
اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے ف اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں گذر چکی ہے اور البتہ طعن
کیا ہے صاحب کشاف نے اس حدیث کے معنے میں اور توقف کیا اسکی صحت میں پس کہا اگر صحیح ہو یہ حدیث تو اسکے
معنے یہ ہیں کہ ہر لڑکے کے گمراہ کرنے میں شیطان طمع کرتا ہے مگر مریم اور اسکے بیٹے میں اسواسطے کہ وہ دونو معصوم
تھے اور اسی طرح جو ان دونوں کی صفت میں ہو واسطے دلیل اس آیت کی الا عبادک منھم المخلصین یعنی جو تیری
خالص بندے ہیں ان پر میرا قابو نہ چلے گا کہا اور چلا اوٹھنا لڑکے کا شیطان کے ہاتھ لگانے سے خیال دلانا ہے واسطے
طمع کرنے اسکے کے بیچ اسکے جیسے وہ اسکو چھوتا ہے اور اپنا ہاتھ اسپر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے
ہے جنکو میں بہکاتا ہوں اور اسپر صفت چھونے کی بس نہیں اور اگر شیطان لوگوں کے چھونے پر مالک ہو تو البتہ
بھر جاوے دنیا چلانے سے اور کلام اسکا تعاقب کیا گیا ہے ساتھ کئی وجہ کے اور جسکو لفظ حدیث کا
چاہتا ہے اسکے معنی میں کوئی اشکال نہیں اور نہیں مخالفت ہے واسطے اسکے کہ ثابت ہو چکا ہے پیغمبروں کے
معصوم ہونے سے بلکہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ شیطان کو قدرت دی گئی اوپر چھونے ہر لڑکے کے وقت پیدا
ہونے اسکے کے لیکن جو خدا کے خالص بندوں سے ہو اسکو یہ چھونا بالکل ضرر نہیں کرتا اور خالص بندوں سے
مریم اور اسکا بیٹا مستثنے کیا گیا اسواسطے کہ وہ اپنی عادت کے موافق اسکو بھی چھونے لگا سو کوئی چیز اسکے درمیان
حائل ہوئی جسنے اسکو چھونے سے روکا پس وجہ ہے خاص ہونے کی اور نہیں لازم آتا اس سے غالب
ہونا اسکا انکے سوائے اور خالص بندوں پر اور یہ جو کہا کہ اگر شیطان لوگوں پر مالک ہوتا الخ تو نہیں لازم آتا
ہونے اسکے سے کہ ٹھیرایا گیا ہے واسطے اسکے یہ وقت پیدا ہونے بچے کے یہ کہ بدستور رہے یہ تسلط ہر ایک کے حق
میں (فتح) باب قولہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق
لھم لا خیر الیم مؤلم موجع من الالم وھو فی موضع مفعل باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ
خریدتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر مول تھوڑا انکو کچھ حصہ نہیں یعنے نیکی سے اور الیم کے معنے
میں مولم یعنے فعیل ساتھ معنے فاعل کے ہے مشتق ہے الم سے اسکے معنے ہیں درد دینے والا اور وہ بیچ.

جگہہ مفصل کے ہے حدثنا حجاج بن منھال قال حدثنا ابو عوانۃ عن الاعمش عن عبد اللہ بن
مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بیمین صبر لیقتطع بہا مال امرئ مسلم
لقی اللہ وھو علیہ غضبان فانزل اللہ تصدیق ذلک ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانہم
ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الآخرۃ الی آخر الآیۃ قال فدخل الاشعث بن قیس فقال ما
یحدثکم ابو عبد الرحمن قلنا کذا وکذا قال فی انزلت کانت لی بئر فی ارض ابن عم لی قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بینتک او یمینہ قلت اذا یحلف یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف علی یمین صبر یقتطع بہا مال امرئ مسلم وھو فیہا فاجر لقی اللہ وھو علیہ غضبان

ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کہاوے ساتھ قسم صبر کے
یعنی جہوٹی قسم پر جبکہ کرے کہ اسکے ساتھ کسی مسلمان کا مال لیوے سو خدا تعالے سے ملیگا اس حالت مین کہ خدا اسپر
نہایت غضبناک ہوگا سو خدا تعالی نے اسکی تصدیق کے واسطے یہ آیت اتاری کہ مقرر جو لوگ خریدتے ہین
اللہ کے اقرار پر اور اپنی قسمون پر مول تہوڑا ان لوگون کو آخرت مین کچھہ حصہ نہین اور خدا تعالے انکسے بات نکریگا
آخر آیت تک کہا ابو وائل نے سو اشعث بن قیس اندر آیا اور کہا کہ کیا حدیث بیان کی ہے تمسے ابو عبد الرحمن یعنے
ابن مسعودؓ نے ہمنے کہا ایسے ایسے اسنے کہا یہ آیت میری حق مین اتری میرا ایک کنوان تہا میرے چچیرے بہائی کی زمین
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ لا یا اسکی قسم معتبر ہوگی مین نے کہا یا حضرت وہ اب وہ قسم کہا دیگا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کہا دے بیچ صبر کہ اسکے ساتھ مسلمان کا مال لیوے
اور وہ اسمین جہوٹا ہو تو ملیگا اللہ سے اس حال مین کہ خدا اسپر نہایت غضبناک ہوگا حدثنا علی ھو ابن
ابی ہاشم سمع ھشیما قال اخبرنا العوام بن حوشب عن ابراھیم بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن
ابی اوفی ان رجلا اقام سلعۃ فی السوق فحلف بہا لقد اعطی بہا ما لم یعطہ لیوقع فیہا رجلا
من المسلمین فنزلت ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الی آخر الآیۃ ترجمہ
عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اسباب بازار مین کہڑا کیا یعنے اسکے بیچنے کے واسطے بازار مین
کہڑا ہوا سو اسنے اسکے ساتھ قسم کہائی کہ البتہ وہ اسکے بدلے دیا گیا تہا جو نہین دیا گیا تہا یعنے خریدار سے کہا کہ مجکو
اتنی قیمت ملتی ہے یعنی جہوٹی قسم کہائی تاکہ کسی مسلمان کو اسمین ڈالے سو اتری یہ آیت کہ مقرر جو لوگ خریدتے
ہین اللہ کے قرار پر مول تہوڑا آخر آیت تک **ف** یہ دونو حدیث شہادات مین گذر چکی ہین اور نہین مخالفت
ہے درمیان ان دونون کے اور حمل کیا جاویگا اسپر کہ یہ آیت دونون سبب مین اتری اور لفظ آیت کا عام تر
ہے اس سے اسی واسطے واقع ہوا ہے ابن مسعودؓ کے ابتدا مین جو اسکو چاہتا ہے (فتح) حدثنا نصر بن

عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں موزہ سیتی تھیں گھر میں یا حجرے میں یعنے حجرے میں جو گھر کے اندر تھا سو دونوں میں سے ایک عورت باہر آئی اور حالانکہ اسکی ہتھیلی میں آر (موچی کے جوتا سینے کا ہتھیار) چبھوئی گئی تھی سو اسنے دوسری عورت پر دعوی کیا سو یہ مقدمہ ابن عباسؓ کی طرف اٹھایا گیا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگوں کو دلایا جاوے تو بعضے لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا ناحق دعوی کریں سو لوگوں کے خون اور مال ضائع ہوں یاد دلاؤ اسکو اللہ یعنی عورت مدعا علیہا کو جھوٹی قسم سے اور اسکے گناہ سے ڈراؤ اور اسپر یہ آیت پڑھو کہ تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے قرار پر مول تھوڑا لوگوں نے اسکو نصیحت کی اسنے مان لیا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدعا علیہ پر تو قسم ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں آویگی اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وارد کیا ہے اسکو بخاری نے واسطے کہنے ابن عباسؓ کے کہ پڑھو اسپر یہ آیت کہ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد پر مول تھوڑا اس واسطے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف عمل کے ساتھ اسچیز کے کہ دلالت کرتا ہے اسپر عموم آیت کا نہ خصوص سبب نزول اسکے کا اور اس میں ہے کہ جسپر قسم متوجہ ہوتی ہے وعظ کیا جاوے اسکو ساتھ آیت کے اور جو اسکے مانند ہے (فتح) **بَابٌ** قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ سَوَاءٍ قَصْدٍ باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اے کتاب والو آؤ ایک بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے یعنے مسلم ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں سواء کے معنے ہیں قصد یعنے برابر **ف** روایت کی طبری نے ابو العالیہ سے کہ مراد ساتھ کلمہ کے لا الٰہ الا اللہ ہے اور اسپر دلالت کرتا ہے سیاق آیت کا کہ نبلگیر ہے اسکو قول اسکا الا نعبد الا اللہ ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ اس واسطے کہ یہ سب داخل ہے تلے کلمہ حق کے اور وہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور بنا پر اسکے کلمہ ساتھ معنے کلام کے ہے اور یہ جائز ہے لغت میں پس بولا جاتا ہے کلمہ بہت کلموں پر اس واسطے کہ بعضے بعض کے ساتھ جڑکر ایک کلمے کی قوت میں ہو گئے ہیں برخلاف اصطلاح نحویوں کے کہ وہ کلمہ اور کلام کے درمیان فرق کرتے ہیں (فتح) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ مِنْ
فِیْہِ اِلٰی فِیَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا
بِالشَّامِ اِذْ جِیْئَ بِکِتَابٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ وَکَانَ دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ جَاءَ بِہٖ فَدَفَعَہٗ
اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ ھِرَقْلُ ھَلْ ھٰھُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ
نَبِیٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِیْتُ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰی ھِرَقْلَ فَاَجْلَسْنَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَیُّکُمْ
اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ
وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِہٖ فَقَالَ قُلْ لَّھُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ ھٰذَا عَنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ
یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَاِنْ کَذَبَنِیْ فَکَذِّبُوْہُ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْلَا اَنْ یُّؤْثِرُوْا عَلَیَّ الْکَذِبَ لَکَذَبْتُ
ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِہٖ سَلْہُ کَیْفَ حَسَبُہٗ فِیْکُمْ قَالَ قُلْتُ ھُوَ فِیْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَھَلْ کَانَ مِنْ اٰبَائِہٖ مَلِکٌ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَھَلْ کُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَیَتَّبِعُہٗ اَشْرَافُ
النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُھُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُھُمْ قَالَ یَزِیْدُوْنَ اَوْ یَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یَزِیْدُوْنَ
قَالَ ھَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَنْ دِیْنِہٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْہِ سَخْطَۃً لَّہٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَھَلْ قَاتَلْتُمُوْہُ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَکَیْفَ کَانَ قِتَالُکُمْ اِیَّاہُ قَالَ قُلْتُ تَکُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ سِجَالًا یُصِیْبُ
مِنَّا وَنُصِیْبُ مِنْہُ قَالَ فَھَلْ یَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْہُ فِیْ ھٰذِہِ الْمُدَّۃِ لَا نَدْرِیْ مَا ھُوَ صَانِعٌ
فِیْھَا قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَمْکَنَنِیْ مِنْ کَلِمَۃٍ اُدْخِلُ فِیْھَا شَیْئًا غَیْرَ ھٰذِہٖ قَالَ فَھَلْ قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَہٗ
قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِہٖ قُلْ لَّہٗ اِنِّیْ سَاَلْتُکَ عَنْ حَسَبِہٖ فِیْکُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّہٗ فِیْکُمْ ذُوْ حَسَبٍ
وَکَذٰلِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِھَا وَسَاَلْتُکَ ھَلْ کَانَ فِیْ اٰبَائِہٖ مَلِکٌ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَّا فَقُلْتُ لَوْ کَانَ مِنْ اٰبَائِہٖ مَلِکٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَّطْلُبُ مُلْکَ اٰبَائِہٖ وَسَاَلْتُکَ عَنْ اَتْبَاعِہٖ اَضُعَفَاؤُھُمْ
اَمْ اَشْرَافُھُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُھُمْ وَھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُکَ ھَلْ کُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ
قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ لِّیَدَعَ الْکَذِبَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ یَذْھَبَ
فَیَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ وَسَاَلْتُکَ ھَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَنْ دِیْنِہٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْہِ سَخْطَۃً لَّہٗ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَّا وَکَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَۃَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُکَ ھَلْ یَزِیْدُوْنَ اَوْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ
اَنَّھُمْ یَزِیْدُوْنَ وَکَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یَتِمَّ وَسَاَلْتُکَ ھَلْ قَاتَلْتُمُوْہُ فَزَعَمْتَ اَنَّکُمْ قَاتَلْتُمُوْہُ
فَتَکُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ سِجَالًا یَّنَالُ مِنْکُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْہُ وَکَذٰلِکَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰی ثُمَّ
تَکُوْنُ لَھَا الْعَاقِبَۃُ وَسَاَلْتُکَ ھَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّہٗ لَا یَغْدِرُ وَکَذٰلِکَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ

سألتك هل قال أحد هذا القول قبله فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا القول أحد قبله قلت
رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بما يأمركم قال قلت يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة
والعفاف قال إن يك ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أك أظنه منكم
ولو أني أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن
ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه بسم
الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد
فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم وأسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت فإن
عليك إثم الأريسيين و يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا
الله إلى قوله واشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات عنده
وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت لأصحابي حين خرجنا لقد أمر أمر ابن أبي كبشة
إنه ليخافه ملك بني الأصفر فما زلت موقنا بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سيظهر حتى
أدخل الله علي الإسلام قال الزهري فدعا هرقل عظماء الروم فجمعهم في دار له فقال
يا معشر الروم هل لكم في الفلاح والرشد آخر الأبد وأن يثبت لكم ملككم قال فحاصوا
حيصة حمر الوحش إلى الأبواب فوجدوها قد غلقت فقال علي بهم فدعا بهم فقال إني إنما
اختبرت شدتكم على دينكم فقد رأيت منكم الذي أحببت فسجدوا له ورضوا عنه

ترجمہ ابو سفیانؓ سے روایت ہے کہ کہا میں چلا یعنے شام کو تجارت کے واسطے اس مدت میں کہ میرے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حدیبیہ میں صلح قرار پائی تھی کہا سو جس حالت میں کہ شام میں تھے کہ ناگہاں حضرت صلعم
کا خط ہرقل بادشاہ روم کے پاس لایا گیا اور دحیہ کلبی صحابی اسکو لایا تھا اُسنے اسکو بصرے کے حاکم پاس پہنچایا پاس نے
اسکو ہرقل کے پاس پہنچایا سو ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اسجگہ ہے اس مرد کی قوم میں سے جو کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں لوگوں
نے کہا ہاں ابو سفیان نے کہا سو میں بلایا گیا مع چند مردوں قریش کے سو ہم ہرقل کے پاس اندر آئے سو اُسنے
ہمکو اپنے سامنے بٹھلایا ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں کون شخص قریب تر ہے ساتھ اس مرد کے جو اپنے تئیں پیغمبر
کہتا ہے ابو سفیان نے کہا کہ میں نے کہا میں ہوں سو لوگوں نے مجکو بادشاہ کے آگے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں
کو میرے پیچھے بٹھلایا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان (جو ایک زبان کو دوسری زبان میں بیان کرے) کو بلایا سو
بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتھیوں سے کہہ کہ میں اس شخص یعنے ابو سفیان سے اس مرد کا کچھ حال پوچھتا
ہوں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے سو اگر یہہ جھوٹ بولے تو تم اُسکو جھٹلاؤ یعنے اگرچہ دستور ہے کہ بادشاہوں

کی کچہری مین کوئی کسی کو نہین جہٹلاتا از کی تعظیم کے واسطے لیکن ہرقل نے انکو ایک مصلحت کے لیے اجازت دی کہا
ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ اگر مجہکو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری دروغگوئی مشہور کرینگے تو البتہ مین حضرتؐ کے
حق مین کچہہ جہوٹہہ بولتا پہر بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچہہ کہ اس پیغمبر کا نسب تم مین کیسا ہے
مین نے کہا وہ ہم مین نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے پہر بادشاہ نے پوچہا کہ بہلا اسکے باپ دادے مین
کوئی بادشاہ بہی تہا مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچہا کہ بہلا پیغمبری کے دعوے سے پہلے کبہی اسکو تم جہوٹ
کی تہمت بہی لگاتے تہے مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچہا کہ سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے
کہا بلکہ غریب لوگ اسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے پوچہا بڑہتے جاتے ہین یا گہٹتے ہین مین نے کہا گہٹتے نہین
بلکہ بڑہتے جاتے ہین بادشاہ نے پوچہا بہلا کوئی اسکے دین سے پہر بہی جاتا ہے ناخوش ہوکر اسمین
داخل ہونے سے پیچہے مین کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا بہلا تمسے اور اس سے لڑائی بہی ہوئی ہے مین نے کہا کہ
ہان بادشاہ نے کہا کہ تمہاری لڑائی اس سے کسطرح ہوئی یعنے کون غالب ہوا مین نے کہا کہ کبہی وہ ہم پر غالب
ہوتا ہے اور کبہی ہم اسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا بہلا کبہی قول کرکے دغا بہی کرتا ہے مین نے کہا کہ
نہین لیکن اب ہم سے اور اس سے صلح ہوئی ہے ہمکو معلوم نہین کہ وہ اس مدت صلح مین کیا کرنے والا ہے کہ
قول سے پہر جاتا ہے یا نہین ابوسفیان نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ مین اس کلام کے سوا کسی کلام مین کچہہ
بات نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اسطرح پیغمبری کا دعوے کسی نے آگے بہی کیا ہے یا نہین مین نے
کہا کہ نہین پہر بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ مین نے پوچہا کہ اسکا نسب تم مین کیسا ہے
تونے کہا کہ وہ ہم لوگون مین نہایت شریف اور عالی خاندان سے ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح اپنی قوم مین شریف اور
عمدہ خاندان ہوتے ہین اور مین نے تجہسے پوچہا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بہی تہا تونے کہا نہین
مین کہتا ہون اگر کوئی اُسکے باپ دادے مین بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ اپنی نبوت کے پردے مین
اپنے باپ دادے کی بادشاہی چاہتا ہے اور مین نے تجہسے اسکے تابعدارون کے حال سے پوچہا کہ غریب
لوگ ہین یا سردار سو تونے کہا بلکہ غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ پہلے غریب لوگ انکے تابع ہوتے
ہین یعنے بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ پیغمبری کے دعوے
سے پہلے بہی کبہی تم اسکو جہوٹ کی تہمت لگاتے تہے تو تونے کہا کہ نہین سو مین نے جانا کہ جب وہ آدمیون پر
جہوٹ نہین باندہتا تو خدا تعالے پر کیونکر جہوٹ باندہے گا اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کوئی اُسکے
دین سے ناخوش ہوکر پہر بہی جاتا ہے اسمین داخل ہونے کے بعد تونے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے
نور کا جبکہ اسکے دل مین رچ گیا یعنے ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اسکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے تجہہ سے پوچہا

کہ اسکے تابعدار بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین تو نے کہا کہ بڑھتے جاتے ہین اور یہی حال ہے ایمان کا کہ اسکو ترقی
ہوتی ہے یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہے
تو نے کہا کہ ہمارے اور اسکے درمیان لڑائی ہوئی ہے اور لڑائی تمہارے اور اسکے درمیان ڈولون کیطرح
ہوتی ہے کبھی وہ تمپر غالب ہوتا ہے اور کبھی تم اسپر غالب ہوتے ہو سو یہی دستور ہے پیغمبرونکا کہ اول انکی
آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کار انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کبھی دغا بھی کرتا ہے تو نے
کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے تجھسے پوچھا کہ اسطرح
پیغمبری کا دعوے اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو نے کہا کہ نہین مین کہتا ہون کہ اگر کسی نے اس سے آگے پیغمبری
کا دعوے کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ اس شخص نے بھی اگلے قول کی پیروی کی پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تم کو
بتلاتا ہے مین نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب
باتین جو تو اسکے حق مین کہتا ہے سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر
ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن مجھکو گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین جانتا کہ مین اس تک پہونچ سکونگا تو مین
اسکی دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو اسکے قدم دھوتا اور البتہ اسکی سلطنت میرے قدم کے نیچے
تک پہنچیگی پھر بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط مانگا تو اسکو پڑھا تو ناگہان اسکا یہ مضمون تھا کہ
یہ خط ہے خدا کے رسول کا ہرقل کیطرف جو روم کا سردار ہے سلام ہے اسپر جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا
ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کرتا کہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہوجا تو خدا تجھکو دوہرا ثواب
دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو تیرے
اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنے جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب
تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہاری درمیان برابر ہے وہ بات یہی کہ ہم اور تم خدا کے
سوا کسی کی عبادت نہ کرین اور کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک نہ ٹھیرادین اور ہم مین سے بعض آدمی بعضون کو خدا کے
سوا اپنا رب اور مالک نہ بنا دین سو اگر اہل کتاب اور توحید سے منہ موڑین تو انسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم
الہی کی فرمانبردار ہین سو جب وہ خط پڑھ چکا تو دربار مین آوازین بلند ہوئین اور بہت شور غل ہوا پھر ہم موجب
حکم کے دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہم نکالے گئے تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد
کا یہ رتبہ پہنچا کہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے سو اس وقت سے ہمیشہ مجھکو یقین رہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا تعالے نے مجھکو اسلام مین داخل کیا کہا زہری نے کہ پھر ہرقل روم کے
سردار بلا کر اپنے ایک محلات مین جمع کیے سو کہا اے گروہ روم کے اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور

اپنی پادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر ایمان لاؤ سو دے بہڑ کے اور گورخرون کی طرح بہاگے سو انہون نے دروازے بند پائے کہا کہ انکو میرے پاس لاؤ سو پادشاہ نے انکو بلایا اور کہا کہ مین نے تو تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجھکو پسند تھی وہی مین نے تمسے دیکھی پھر اُن لوگون نے پادشاہ کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے **ف** اسحدیث کے اس طریقے مین ہرقل اور ابوسفیان کے سوال در جواب با ترتیب واقع ہوئے مین جس طور سے کہ واقع ہوا اور حاصل تمام سوالون کا ثابت ہونا پیغمبری کی نشانیون کا تمام مین سوال مین بعضی ایسی ہین جنکو اسنے اگلی کتابون سے لیا اور بعضی ایسی ہین جنکو عادت کی ساتھہ استقرا کیا اور بدء الوحی مین جوابات بے ترتیب واقع ہوئی ہین اور یہہ جو ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ یعنی ابوسفیان سے مین نے تجھسے پوچھا یعنے اس سے کہہ اس حال مین کہ تو حاکی ہے ہرقل سے کہ مین نے تجھہ سے پوچھا یا مراد یہ ہے کہ مین نے تجھ سے پوچھا ترجمان کی زبان پر اسواسطے کہ ترجمان دوہراتا تھا ہرقل کی کلام کو اور دوہراتا تھا واسطے اسکے ابوسفیان کی کلام کو اور نہین بعید ہے کہ ہرقل عربی زبان کو سمجھتا ہو لیکن اپنی زبان کے سوا اور زبان مین کلام کرنے کو عار جانتا تھا جیسے کہ جاری ہے .:. عادت عجم کے پادشاہون کی اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ وغیرہ سکہلاتا ہے تو اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ یہہ سب چیزین امور ہرقل کے نزدیک معروف تہین اسیواسطے اسنے انکے حقائق سے سوال نہ کیا اور یہ جو کہا کہ اگر یہ سب باتین جو تو کہتا ہے سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے تو جہاد مین واقع ہوا ہے کہ یہ صفت پیغمبر کی ہے اور واقع ہوا ہے بیچ امالی محاملی کے ہشام کے طریق سے اسنے روایت کی ابوسفیان سے کہ بصرے کے حاکم نے اسکو پکڑا اور وے سوداگری مین تھے پس ذکر کیا قصہ مختصر اور اسکے اخیر مین اتنا زیادہ ہے کہ اسنے مجھکو خبر دی کہ اگر تو محمد ص کی صورت کو دیکھے تو پہچان لیگا مین نے کہا ہان سو مین انکی ایک عبادت خانے مین داخل کیا گیا اسمین بہت تصویرین تہین سو مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی ساتھہ تصویر صدیق کے اور ابو نعیم کے دلائل النبوۃ مین سند ضعیف کے ساتھہ روایت ہے کہ ہرقل نے انکے واسطے ایک ڈبہ سونیکا نکالا اسپر سونیکا قفل تھا سو اسنے اسمین سے ایک ریشم لپیٹا ہوا نکالا کہ اسمین تصویرین تہین سو ہرقل نے اسکو انکے سامنے کیا یہانتک کہ اُن سب مین پچھلی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر تھی تو ہم سب نے کہا کہ یہہ تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے سو ہرقل نے ا.نکے واسطے ذکر کیا کہ یہ پیغمبرون کی تصویرین ہین اور یہ اُنکے خاتم ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ جو ہرقل نے کہا کہ مجکو معلوم تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے الخ تو اسکے معنے یہہ ہین کہ مجھکو معلوم تھا کہ عنقریب ایک پیغمبر اس زمانے مین ظاہر ہوگا لیکن مجھکو اسکی جنس کی تعیین معلوم نہ تھی اور گمان کیا ہے بعض شارحین نے کہ اسکو گمان تھا کہ بنی اسرائیل سے ہوگا اسواسطے کہ ان مین بہت پیغمبر پیدا ہوے اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ اعتماد ہرقل

کا اس مین تہا اسچیز پر واقف ہوا وہ اسپر اسرائیلی کتابون سے اور وہ سب تصریح کرنے والی ہین ساتہہ اسکے کہ آخر زمانے
مین جو پیغمبر ہوگا وہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہوگا پس محمول ہوگا قول کلمہ اکن اظن انہ منکم یعنے قریش ہین سے
اور یہ کہ جو اُسنے کہا کہ البتہ مین اسکے دیدار کا عاشق ہوتا تو بدر الوحی مین یہ لفظ ہے لتجشمت لقاء یعنے مین تکلیف
اٹہا کر اسکے پاس پہنچتا اور اختیار کرتا مشقت کو بیچ اسکے ولیکن ڈرتا ہون کہ اس سے وری کا ما جاوُن اور نہین ہے
کوئی عذر واسطے اسکے بیچ اسکے اسواسطے کہ اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پہچانی لیکن اُسنے اپنے ملک کی
حرص کی اور ریاست کے باقی رکہنے مین رغبت کی سو اسکو مقدم کیا اور صحیح بخاری مین یہ صریح آچکا ہے کہا نووی نے
کہ اس قصے مین کئی فائدے ہین ایک یہ کہ جائز ہے خط و کتابت کرنا کفار سے اور بلانا انکا طرف اسلام کے پہلے لڑنے
کے اور اسمین تفصیل ہے سو جسکو دعوت اسلام کی نہ پہنچی ہو واجب ہے ڈرانا اسکا پہلے لڑنے کے نہین تو
مستحب ہے اور ایک فائدہ واجب ہونا عمل کا ہے ساتہہ خبر واحد کے دلالۃ ہو گا بیچ بہیجنے خط کے تنہا دحیہ کے ساتہہ
کوئی فائدہ اور ایک یہ کہ واجب ہے عمل ساتہہ خط کے جبکہ قائم ہون قرائن اسکے سچ ہونے پر اور یہ کہ مستحب ہے
شروع کرنا خط کا ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اگرچہ جسکی طرف خط بہیجا گیا ہے کافر ہو اور حدیث مین آیا ہے
کہ امر ذی شان حمد اللہ کے ساتہہ شروع نہ کیا جاوے پس وہ ناتمام ہے روایت کیا اسکو ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین
لیکن اسکی سند صحیح نہین اور بر تقدیر صحت کے پس روایت مشہور ساتہہ لفظ حمد اللہ کے ہے اور اسکے سوا جتنے الفاظ
ہین انکی سندین واہیہ ہین پہر لفظ اگرچہ عام ہے لیکن مراد ساتہہ اسکے خصوص ہے اور وہ امر وہ ہے کہ حاجت ہوتی ہے اس
طرف مقدم کرنے خطبے کے اور اسپر مراسلات بہی نہین جاری ہوئی ہے عادت شرعیہ اور نہ عرفیہ ساتہہ شروع کرنے اسکے
الحمد سے اور یہ نظیر ہے اس حدیث کی جو ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جو خطبہ کہ اسمین تشہد نہ ہو پس وہ
مانند ہاتہہ ناقص کے ہے پس شروع کرنا ساتہہ الحمد کے اور شرط ہونا تشہد کا خاص ہے ساتہہ خطبے کے برخلاف باقی
امرون مہم کے کہ بعضے ان مین سے پوری بسم اللہ کے ساتہہ شروع کیے جاتے ہین مانند مراسلات اور خطوط کے اور
بعضے فقط بسم اللہ کے ساتہہ جیسے کہ جماع اور ذبیحہ کے اول مین ہے اور بعضے ساتہہ کسی لفظ کے ذکر مخصوص سے
مانند تکبیر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کوئی خط حمد کے ساتہہ شروع نہین کیا بلکہ بسم اللہ کے ساتہہ
اور یہ جو کہا کہ مسلمان ہو جا آفات سے سلامت رہیگا تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جو اسلام مین داخل ہو وہ آفات
سے سلامت رہتا ہے اس اعتبار سے کہ نہین خاص ہے یہ ساتہہ ہرقل کے جیسا کہ وہ خاص نہین ساتہہ دوسرے حکم کے
اور وہ قول اسکا کہ مسلمان ہو جا خدا تجہکو دوہرا ثواب دیگا اس واسطے کہ وہ عام ہے ہر اُس شخص کے حق مین کہ اپنے پیغمبر
کے ساتہہ ایمان لایا پہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ ایمان لایا اور دوسری بار جو کہا کہ اسلام لا تو پہر یہ تاکید ہے اور
احتمال ہے کہ پہلی بار اسلام لانے سے مراد یہ ہو کہ نہ اعتقاد کر مسیح کے حق مین جو نصاریٰ اعتقاد کرتے ہین اور اسلام

لا دوسری بار یعنے داخل ہوئے اسلام مین تنبیہ خط مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو یہ نہین لکھا کہ میری
پیغمبری کے ساتھ بہی ایمان لا لیکن لپیٹا گیا ہے آپکے قول مین کہ سلام اسکو جو راہ راست پر چلا اور آپکے اس قول
مین کہ مین تجھکو اسلام کی دعوت کرتا ہون اسواسطے کہ یہ سب شاملگیر ہے دونو شہادت کے اقرار کو اور زہری نے حکایت کی
ہے کہ اریسیین مجوس کی ایک قوم کا نام ہے جو آگ کو پوجتے تھے پس بنا بر اسکے معنے حدیث کے یہ ہین کہ تمپر گناہ ہے
مثل مجوس کے اور یہ جو کہا کہ ہرقل نے روم کے سردار ایک مکان مین جمع کیے تو بدء الوحی مین ہے کہ وہ خود اس مکان
کے اوپر بلندی مین تھا سو اسنے انپر جہانکا اور یہ کام اسنے اسواسطے کیا کہ وہ اپنی جان پر ڈرا کہ مبادا اسکی بات پر انکار
کرین اور اسکی قتل کی طرف دوڑ پڑین اور یہ جو کہا کہ آوازین بلند ہوئین تو جہاد مین واقع ہوا ہے کہ جب ہرقل اپنی بات
تمام کر چکا تو بلند ہوئین آوازین انکی جو اسکے گرد روم کے سردار تھے اور انکا بہت شور و غل ہوا سو مین نہین جانتا
کہ انہون نے کیا کہا لیکن حال کے قرینون سے معلوم ہوتا ہے کہ شور انکا اس وجہ سے تھا کہ انہون نے سمجھا کہ
ہرقل کی میل پیغمبر کی تصدیق کیطرف تھی اور وہ چاہتا تھا کہ اسپر ایمان لاوے اور یہ جو کہا آخر الابد یعنے تمہاری
پادشاہی قیامت تک رہیگی اسواسطے کہ اسنے پہچانا پہلی کتابون سے کہ اس امت کے بعد اور کوئی امت نہین اور انکے دین
کے بعد اور کوئی دین نہین اور یہ کہ جو اسمین داخل ہو وہ اپنی جان سے امن مین رہتا ہے سو کہا اسنے یہ واسطے انکے
اور یہ جو کہا کہ انہون نے اسکو سجدہ کیا تو یہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ انکا دستور تھا کہ اپنے بادشاہون کو سجدہ کیا
کرتے تھے اور احتمال ہے کہ ہو یہ اشارہ طرف زمین چومنے انکے کے حقیقۃً اسواسطے کہ جو یہ کرتا ہے اکثر اوقات اسکی صورت
سجدہ کرنے والے کی ہو جاتی ہے اور اس حدیث مین اور کئی فائدے ہین سوا انکے جو پہلے گذرے شروع کرنا ساتھ نام
کاتب کے پہلے مکتوب الیہ سے اور اگر مکتوب الیہ کا نام پہلے لکھا جاوے تو اسمین بہی کوئی عیب نہین (فتح) **باب**

قولہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ باب ہے تفسیر مین اس آیت کہ ہرگز نہ پہونچو گے نیکی
کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ اس سے محبت رکھتے ہو آخر آیت تک حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ
عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ
بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلًا وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ
مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْ

اللّٰہِ فَقَسَمَہَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَفِیْ بَنِیْ عَمِّہٖ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ذٰلِکَ مَالٌ رَائِحٌ ۔ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ مدینے مین ابو طلحہ کی کہجور کے باغون مین سب انصاریون سے زیادہ تر تہے اور اسکے سب مال سے اسکو وہ باغ بہت پیارا تہا جسکا نام بیرحا تہا اور وہ مسجد کے سامنے تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمین داخل ہوتے تہے اور اسکا میٹہا پانی پیتے تہے سو جب آیت اتری کہ ہرگز نہ پہونچو گے تم نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اپنے پیاری مال مین سے تو ابو طلحہ کہڑے ہوئے سو عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہرگز نہین پاؤگے تم نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اپنے محبوب مال مین سے اور میرے سب مال سے مجہکو باغ بیرحا بہت پیارا ہے سو مین نے اسکو خدا کی راہ مین خیرات کیا مین امیدر کہتا ہون اسکی نیکی اور اسکے ذخیرہ کی نزدیک خدا تعالے کے یعنے مین اسکو آگے بہیجکر جمع کرتا ہون تاکہ اسکو خدا کے نزدیک پاؤن سو یا حضرت جسکو مناسب دیکہین اسکو دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور البتہ مین نے سنا جو تو نے کہا اور مین بہتر جانتا ہون کہ تو اسکو اپنے قرابتیون مین تقسیم کردے ابو طلحہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ کام کرتا ہون سو ابو طلحہ نے اسکو اپنے قرابتیون اور چچیرے بہائیون مین تقسیم کردیا عبداللہ بن یوسف کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ باغ اسنے حسان اور ابی بن کعب کو دیا اور مجہکو کچہہ نہ دیا اور حالانکہ مین اسکے نزدیک ان دونون سے زیادہ تر قریب تہا فا اور جن لوگون نے اس آیت کے ساتھ عمل کیا انمین سے ابن عمر ہین کہ انہون نے اس آیت کو پڑہا کہا سو مین نے اپنے نزدیک اپنی لونڈی رومی سے کوئی چیز پیاری نہ پائی سو مین نے کہا کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے سو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مین لی ہوئی چیز کو پہر نہین لونگا تو البتہ مین اس سے نکاح کرتا رفحہ

باب قَوْلِہٖ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىۃِ فَاتْلُوْہَا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ کہہ لاؤ توریت اور اسکو پڑہو اگر ہو تم سچے حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَہُوْدَ جَاءُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَۃٍ زَنَیَا فَقَالَ لَہُمْ کَیْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنٰی مِنْکُمْ قَالُوْا نُحَمِّمُہُمَا وَنَضْرِبُہُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىۃِ الرَّجْمَ فَقَالُوْا لَا نَجِدُ فِیْہَا شَیْئًا فَقَالَ لَہُمْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىۃِ فَاتْلُوْہَا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُہَا الَّذِیْ یُدَرِّسُہَا کَفَّہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ یَقْرَاُ مَا دُوْنَ یَدِہٖ وَمَا وَرَاءَہَا وَلَا یَقْرَاُ اٰیَۃَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ یَدَہٗ عَنْ اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا ہٰذِہٖ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِکَ قَالُوْا ہِیَ اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِہِمَا فَرُجِمَا قَرِیْبًا مِّنْ حَیْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَاَیْتُ صَاحِبَہَا یَحْنِیْ عَلَیْہَا یَقِیْہَا الْحِجَارَۃَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ یہود اپنے ایک مرد اور عورت کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس

گئے کہ دونون نے زنا کیا تہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ تم کسطرح کرتے ہو جو تم مین زنا کرے یہود نے
کہا کہ ہم دونو پر گرم پانی ڈالتے ہین یا انکا مُنہ کالا کرتے ہین اور انکو مارتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم توریت
مین سنگسار کرنا نہین پاتے یہود نے کہا کہ ہم اس مین کچھ نہین پاتے تو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم جہوٹے ہو سو
لاؤ توریت اور اسکو پڑہو اگر ہو تم سچے یعنی سو وے توریت لائے تو اسکے مدرس نے جو اسکا درس کرتا تہا اپنی ہتہیلی رجم کی
آیت پر رکہی اور اسکے آگے پیچہے کی آیت پڑہنے لگا اور رجم کی آیت نہ پڑہتا تہا سو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسکا ہاتہ
رجم کی آیت پر سے کہینچا اور کہا یہ کیا ہے سو جب انہون نے دیکہا تو کہا کہ یہ رجم کی آیت ہی سو حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اُنکے سنگسار کرنے کا حکم کیا سو دونو سنگسار کیے گئے قریب جنازی کی جگہہ سے مسجد کے پاس سو مین نے اس عورت
کے ساتہی کو دیکہا کہ اسپر جہکتا تہا اُسکو پتہرون سے بچاتا تہا **ف** اس حدیث کی شرح حدود مین آویگی **باب**
كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ تم بہتر ہو سب امتون سے کہ نکالی گئی یعنی مقرر
کی گئی **حدثنا** محمد بن يوسف عن سفيان عن ميسرة عن ابي حازم عن ابي هريرة كُنتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قال خير الناس للناس يأتون بهم في السلاسل في اعناقهم حتى يدخلوا في
الاسلام **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ تم بہتر امت ہو کہ نکالی گئی واسطے لوگون کے کہا کہ
بہتر لوگون مین واسطے لوگون کے کہ لاتے ہین انکو زنجیرون مین بند ہے یہانتک کہ اسلام مین داخل ہونگے کہ سبب ہے
سعادت دینی اور دنیاوی کا **ف** یہ جو کہا خیر الناس للناس یعنی بہتر بعضے لوگون مین واسطے بعضون کے یعنے زیادہ
نفع پہنچانے والے واسطے انکے اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ یہ ہو واسطے ہوا کہ وہ انکے مسلمان ہونیکا سبب ہوئے اور روایت کی
ہے ابن ابی حاتم نے عمر رضی سے کہ کہا کہ اگر اللہ چاہتا تو کہتا انتم خیر امۃ سو ہم سب بہتر ہوتے و لیکن کہا کنتم پس آیت خاص
ہے واسطے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جو انکا سا کام کرے اور یہ روایت منقطع ہے اور احمد اور نسائی وغیرہ
نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہی کہ یہ آیت مہاجرین کے حق مین ہے پس خاص ہے پہلی وجہ سے اور طبرانی نے
روایت کی ہے کہ یہ آیت ابن مسعود اور سالم اور ابی بن کعب اور معاذ کے حق مین اتری اور یہ وجہ زیادہ تر خاص ہے
دوسری وجہ سے اور طبرانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ معنے اسکے اوپر شرط مذکور کے ہین یعنے تم نیک بات
بتلاتی ہو بری کام سے روکتے ہو الخ اور یہ جامع تر ہے اور آئی ہے بیچ سبب اس حدیث کی وہ خبر کہ روایت کی ہے
طبری نے تفسیر مین عکرمہ سے کہ تہے اگلے لوگ ایکدوسرے شہر مین بیخوف نہین ہوتے تہے ایک دوسرے کو مار ڈالتا
تہا سو جب تم پیدا ہوئے تو سرخ و سیاہ لوگون نے تم مین امن پایا اور ایک روایت مین اُس سے آیا ہے کہ
کبہی کوئی امت نہین ہوئی کہ اسمین بہت قسم کے لوگ داخل ہوئے ہون مانند اس امت کی اور اسی طرح روایت ہے
ابی بن کعب سے اور یہ سب چاہتا ہے اسکو کہ آیت سے مراد ساری امت ہی اگلی پچہلی اور تائید کی گئی ہے اسکی ساتہ

ساتھ حدیث بہز بن حکیم کے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سُنا فرماتے تھے اس آیت کی تفسیر میں کہ تم ہو بہتر امت جو پیدا ہوئی واسطے لوگوں کے فرمایا تم پورا کرنے والے ہو
ستر امت کو سب میں بہتر اور بزرگ تر ہو نزدیک اللہ کے (فتح) **باب** قولہ اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ
تَفْشَلَا کا باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب قصد کیا دو گروہ نے تم میں سے یہ کہ نامردی کریں حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ
طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُوْ حَارِثَةَ وَبَنُوْ سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ
قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے
کہ یہ آیت ہماری حق میں اتری کہ جب قصد کیا دو گروہ نے تم میں سے یہ کہ نامردی کریں اور اللہ تھا مددگار انکا کہا
ہم ہیں دو گروہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ اور ہمکو خوش نہیں لگتا کہ یہ آیت نہ اترتی واسطے فرمانے اللہ تعالے کے کہ اللہ
تھا مددگار انکا **ف** اس حدیث کی شرح جنگ احد میں گذر چکی ہے **باب** قولہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ تیرا کچھ اختیار نہیں حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ
اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ
رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ رَوَاهُ اِسْحٰقُ
بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ جب نماز فجر
کی پچھلی رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے الٰہی لعنت کر فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو بعد کہنے سمع اللہ
لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں آخر آیت تک **ف**
ایک روایت میں ابن عمر رض سے ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد دعا کرتے صفوان بن امیہ پر اور سہیل
بن عمیر پر اور حارث بن ہشام پر سو آیت اتری اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سو خدا تعالے
نے انکو اسلام کی ہدایت کی سو وے سب مسلمان ہو گئے (فتح) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ
اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ
عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلٰوةِ

الفجر اللھم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیء الآیۃ ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پر بددعا یا کسی کے واسطے دعا کرنے کا ارادہ کرتے
تھے یعنے نماز میں تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے سو اکثر اوقات سمع اللہ لمن حمدہ الخ کے بعد یوں کہتے الٰہی نجات
دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو الٰہی عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اُنپر سات برس کا قحط ڈال
جیسے یوسف ع کے وقت میں قحط پڑا تھا اسکو پکار کر پڑھتے تھے اور بعضے وقت اپنی فجر کی نماز میں کہتے تھے کہ الٰہی لعنت
کر فلانے کو اور فلانے کو عرب کے کئی گروہ پر بددعا کرتے یعنے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ تیرا کچھہ
اختیار نہیں آخر آیت تک **ف** یہ جو کہا کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تو تمسک کیا ہے ساتھہ مفہوم اُسکے کے جو گمان
کرتا ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے اور سوائے اسکے کچھہ نہیں کہ رکوع کے بعد اسوقت ہوتی ہے جبکہ کسی پر بددعا
یا کسی کے واسطے دعا کرنے کا ارادہ ہو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھہ اسکے کہ احتمال ہے کہ مفہوم اُسکا یہ ہو کہ نہیں واقع ہوئی
قنوت مگر اسی حالت میں اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو ابن خزیمہ نے سند صحیح کے ساتھہ انس رض سے روایت کی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے واسطے دعا کرتے اور
قنوت کا بیان وتر کے باب میں گذر چکا ہے اور یہ جو کہا کہ یہانتک کہ خدا تعالی نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھہ اختیار نہیں
تو پہلے گذر چکا ہے اشکال اسکا جنگ احد میں اور یہ کہ قصہ رعل اور ذکوان کا احد کے بعد تھا اور اس آیت کا نزول احد
کے قصے میں تھا پس کسطرح متاخر ہوگا سبب نزول کا آیت کے نزول سے پھر ظاہر ہوئی واسطے میرے علت خبر کے اور یہ کہ اسمیں ادراج ہے اور یہ
قول اسکا حتے انزل اللہ منقطع ہے زہری سے اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن کافروں
نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دانت توڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنپر بددعا کی سو یہ آیت اُتری کہ تیرا کچھہ اختیار
نہیں اور طریق تطبیق کا درمیان اسکے اور حدیث ابن عمر رض کے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی مذکورین
پر بعد اسکے اپنی نماز میں سو اتری آیت دونوں امروں میں اسچیز میں کہ واقع ہوئی واسطے آپکے امر مذکور سے اور اسچیز میں کہ
پیدا ہوئی اس سے بددعا کرنے سے اوپر اُنکے اور یہ سب احد میں ہے برخلاف قصے رعل اور ذکوان کے کہ وہ اجنبی ہے
اور احتمال ہے کہ کہا جاوے کہ تھا قصہ انکا بعد اسکے اور متاخر ہوا نزول آیت کا اپنے سبب سے تھوڑا سا پھر آیت ان
سب امروں میں اتری (رفتح) **باب** قولہ والرسول یدعوکم فی اخرٰکم وھو تانیث اٰخرکم
یہ باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ رسول تمکو تمہاری پچھاڑی میں بلاتا تھا اور وہ تانیث ہے آخرکم کی وقال ابن
عباس احدی الحسنیین فتحا او شہادۃ یعنی اور کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر اس آیت کے قل ھل تربصون
بنا الا احدی الحسنیین یعنے کہہ نہیں انتظار کرتے تم ہمارے حق میں مگر دو خوبی میں سے ایک کہا ابن عباس رض نے
کہ مراد ایک دو خوبی سے فتح یا شہادت ہے **ف** اور محل اس تعلیق کا سورہ برات ہے اور شاید بخاری رحمہ نے

بخاری نے وارد کیا ہے اسکو اسجگہہ واسطے اشارہ کرنے کے کہ ایک وہ خوبی سے جنگ احد مین واقع ہوئی اور وہ
شہادت ہے حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ
فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا

بن اثنی

ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد کے پیادون پر عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا سو سامنے
آئے شکست کہاکے پس یہی مطلب ہے خدا تعالے کے اس قول کا کہ جب رسول انکو پچہاڑی مین بلاتا تہا اور نہ باقی
رہا ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سوائے بارہ مرد کے **ف** اس حدیث کی شرح مغازی مین گذر چکی
ہے **باب** قوله امنة نعاسا باب بیان مین اس آیت کے کہ پہر اتارا تمپر غم کے بعد امن کو کہ اونگہہ تہی حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ
قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رض
نے کہا کہ ہمکو اونگہہ نے ڈہانکا اور حالانکہ ہم اپنی صف جنگ مین کہڑے تہے جنگ احد کے دن سو میری تلوار
میرے ہاتہہ سے گرنے لگی اور مین اسکو پکڑتا تہا اور گرتی تہی اور مین اسکو پکڑتا تہا یعنے ایسی اونگہہ آئی کہ تلوار
کئی بار میرے ہاتہہ سے گر پڑی **باب** قوله الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ الْقَرْحُ الْجِرَاحُ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جن لوگون نے
حکم مانا اللہ اور رسول کا بعد اسکے کہ انکو زخم پہونچا اور جو ان مین نیک ہین اور پرہیزگار انکو ثواب ہے بڑا
اِسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ یعنے استجابوا کے معنے ہین اجابوا یعنے حکم مانا اور یستجیب کے معنے مین
یجیب **ف** مراد یہ آیت ہے ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصالحات اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ وارد کیا ہے
بخاری نے واسطے شہادت لینے کے دوسری آیت کے لیئے تفسیر نہین وارد کی بخاری نے اس باب مین کوئی حدیث
اور شاید اُسنے اسکے واسطے بیاض چہوڑا ہوگا اور لائق اسکے حدیث عائشہ رض کی ہے کہ انہون نے اس آیت مین
عروہ سے کہا کہ اے بہتیجا تیرے دونون باپ اُن مین سے تہے یعنے زبیر اور ابو بکر اور یہ حدیث مع شرح اپنی کے
مغازی مین گذر چکی ہے اور ابن عیینہ نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جب مشرکین جنگ احد سے پہرے تو
کہا کہ نہ تمنے محمد صلعم کو قتل کیا اور نہ نوجوان عورتون کو تمنے اپنے پیچہے سوار کیا تمنے برا کیا سو دوسرے جنگ کے واسطے
پہرے پہر حضرت صلعم نے لوگون کو بلایا لوگون نے آپکا حکم قبول کیا یہانتک کہ پہنچے حمراء الاسد مین پس مشرکون کو یہہ
خبر پہنچی انہون نے کہا ہم آیندہ سال کو پہر آوینگے سو خدا تعالے نے یہہ آیت اُتاری کہ جن لوگون نے حکم مانا

اللہ اور رسول کا الخ (فتح) **باب** إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الآية باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جن کو لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے کلمہ حضرت ابراہیم ع نے کہا جب کہ آگ میں ڈالے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جبکہ لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے سو تم انسے ڈرو سو زیادہ کیا اس بات نے انکو ایمان اور کہا کہ بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے **حدثنا** مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ تھا آخر قول ابراہیم ع کا جبکہ آگ میں ڈالے گئے حسبی اللہ ونعم الوکیل **ف:** اس حدیث میں جو کہا کہ حضرت نے یہ کلمہ فرمایا جب لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ روایت کی ہے ابن اسحاق نے دراز اس قصے میں کہ ابو سفیان پھر آیا ساتھ قریش کے بعد اسکے کہ متوجہ ہوا جنگ احد سے سو معبد خزاعی اس سے ملا اور اسکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے لشکر میں دیکھا اور البتہ جمع ہوئے ہیں ساتھ آپکے وہ لوگ جو جنگ سے پیچھے رہے سو اس خبر نے ابو سفیان اور اسکے ساتھیوں کو موڑا سو وہ مکے کو پھر گئے اور ابو سفیان نے کئی لوگوں کو بھیجا سو انہوں نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ ابو سفیان اور اسکے ساتھی آپکا قصد کرتے ہیں تو حضرت ص نے فرمایا کہ بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے (فتح)

باب قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ الآية باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ گمان کریں جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز پر کہ خدا تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے دی کہ یہ بہتر ہے انکے حق میں بلکہ وہ برا ہے انکے واسطے آگے طوق پڑے گا انکو جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ یعنے اور ابو عبیدہ نے کہا سیطوقون کی تفسیر میں کہ انکے گلے میں طوق ڈالا جاویگا جیسے تو کہے کہ میں نے اسکو طوق پہنایا اور اسکے گلے طوق میں ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ آگ کا طوق ڈالا جاویگا **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

نے فرمایا کہ جسکو اللہ مال دے اور وہ اسکی زکوۃ نہ ادا کرے تو اسکا مال اسکے لیے گنجا سانپ بنایا جاویگا اسکی آنکھوں پر دو نقطے
سیاہ ہونگے قیامت کے دن وہ اسکے گلے میں ڈالا جاویگا وہ اسکے باچھیں پکڑے گا کہیگا کہ میں ہوں مال تیرا پہر حضرت
نے یہ آیت پڑہی اور نہ گمان کریں جو لوگ بخل کرتے ہیں آخر آیت تک **ف** اس حدیث کی شرح زکوۃ میں گذر چکی ہے اور اختلاف
ہے کہ یہ طوق حسی ہے یا معنوی اور کہا واحدی نے کہ اجماع مفسرین کا کہ یہ آیت زکوۃ نہ دینے والوں کے حق میں اتری
اور بعض کہتے ہیں کہ یہود کے حق میں اتری جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت چہپائی اور پہلی بات راجح ہے

باب قولہ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا باب ہے بیان میں
اس آیت کے کہ البتہ سنوگے تم ان لوگوں سے کہ دیے گئے کتاب تمسے پہلے اور مشرکوں سے بدگوئی بہت **ف**
عبدالرزاق نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ یہ آیت کعب بن اشرف کے حق میں اتری اسلیے کہ ہجو کرتا
تہا وہ ساتہہ اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپکے اصحاب کی شعرگوئی سے اور پہلے گذر چکی ہے مغازی میں حدیث
اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ اسنے خدا اور اسکے رسول کو ایذا
دی الخ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان اسامۃ
ابن زید اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب علی حمار علی قطیفۃ فدکیۃ واردف اسامۃ
علیہ
بن زید وراءہ یعود سعد بن عبادۃ فی بنی الحارث بن الخزرج قبل وقعۃ بدر قال حتی مر بمجلس فیہ
عبد اللہ بن ابی ابن سلول وذلک قبل ان یسلم عبد اللہ ابن ابی فاذا فی المجلس اخلاط من المسلمین
والمشرکین عبدۃ الاوثان والیہود والمسلمین وفی المجلس عبد اللہ بن رواحۃ فلما غشیت المجلس
عجاجۃ الدابۃ خمر عبد اللہ بن ابی انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علیہم ثم وقف فنزل فدعاہم الی اللہ وقرأ علیہم القرآن وقال عبد اللہ بن ابی ابن سلول
ایہا المرء انہ لا احسن مما تقول ان کان حقا فلا تؤذنا بہ فی مجالسنا ارجع الی رحلک
فمن جاءک فاقصص علیہ فقال عبد اللہ بن رواحۃ بلی یا رسول اللہ فاغشنا بہ فی مجالسنا
فانا نحب ذلک فاستب المسلمون والمشرکون والیہود حتی کادوا یتثاورون فلم یزل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یخفضہم حتی سکنوا ثم رکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم دابتہ فسار حتی دخل علی سعد
ابن عبادۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد اللہ
ابن ابی قال کذا وکذا قال سعد بن عبادۃ یا رسول اللہ اعف عنہ واصفح عنہ فوالذی انزل
علیک الکتاب لقد جاء اللہ بالحق الذی نزل علیک لقد اصطلح اہل ہذہ البحیرۃ علی ان یتوجوہ
فیعصبونہ بالعصابۃ فلما ابی اللہ ذلک بالحق الذی اعطاک اللہ شرق بذلک فذلک فعل بہ ما

رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ يَعْفُوْنَ عَنِ
الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتٰبِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَوَّلُ
فِي الْعَفْوِ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ
صَنَادِيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ
تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار ہوئے ایک موٹی چادر فدکی اپنے نیچے ڈالی اور اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کر کے سعد بن عبادہ
کی بیمار پرسی کو چلے قبیلہ بنی حارث میں جنگ بدر سے پہلے یہانتک کہ ایک مجلس پر گذرے کہ اسمین عبد اللہ بن ابی منافق
مشہور تہا پہلے اس سے کہ عبد اللہ بن ابی اسلام کو ظاہر کرے سو ناگہان مین نے دیکھا کہ مجلس مین کئی قسم کے لوگ تہے
مسلمانون اور مشرکون سے اور بت پرستون سے اور یہود سے اور مسلمانون سے (مسلمین کا لفظ یہان دو بار واقع ہے
اور اولی حذف کرنا اسکا ہے ایک جگہہ سے اور لفظ عبدۃ الاوثان بدل ہے مشرکین سے اور یہود معطوف ہے عبدۃ الاوثان
پر جو بدل ہے مشرکین سے گویا کہ تفسیر کیا اسنے مشرکین کو ساتہ عبد الاوثان اور یہود کے اور اس ظاہر ہوتی ہے توجیہ مسلمین کے
کے دوہرانے کی گویا کہ تفسیر کیا اسنے اخلاط کو ساتہ دو چیزون مسلمین اور مشرکین کے پہر جب تفسیر کیا مشرکین کو ساتہ
دو چیزون کے تو مناسب جانا اسنے دوہرانا ذکر مسلمین کا) اور مجلس مین عبد اللہ بن رواحہ صحابی بہی تہے سو جب
چوپائے کی گرد مجلس پر پڑی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈہانکی پہر کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ سو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکو سلام کیا پہر ٹہہرے پہر اترے سو انکو اللہ تبارک تعالی کیطرف بلایا اور اسلام کی دعوت کی
اور انپر قرآن کو پڑہا اور کہا عبد اللہ بن ابی نے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے مرد تحقیق شان یہ ہے کہ نہین
کوئی چیز بہتر اس سے جو تو کہتا ہے اگر حق ہو سو ہماری مجلسون مین ہمکو اسکی تکلیف مت دو اپنی جگہہ کیطرف پلٹ جا
سو جو تیرے پاس آوے اسپر قصہ پڑہ یعنی ہمکو سمجہاؤ سو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ کیون نہین یا حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہماری مجلسون مین ہمکو اسکے ساتہ ڈہانکیے کہ مقرر ہم اسکو چاہتے ہین سو مسلمان اور مشرک ایک دوسرے کو
گالی دینے لگے یہانتک کہ قریب تہا کہ ایک دوسرے پر اٹہہ پڑین سو ہمیشہ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو چپکا کرتے
یہانتک کہ چپ ہوئے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چوپائے پر سوار ہوئے اور چلے یہانتک کہ سعد پر داخل ہوئے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب یعنے عبد اللہ بن ابی نے
کہا انسنے ایسا ایسا کہا سعد بن عبادہ نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے معاف کیجیے اور در گذر کیجیے سو قسم ہے

اسکی جسنے آپ پر کتاب اتاری البتہ لایا ہے اللہ حق جو آپ پر اترا یعنے رسالت اور البتہ اتفاق کیا تہا اس شہر یعنے
مدینہ والون نے کہ اسکو تاج پہناوین اور اپنا سردار بناوین سو جب انکار کیا اللہ نے اُسکے سردار بنانے سے بسبب
اس حق کے کہ انکو عطا کیا تو اس سے اسکو گل گھوٹو ہوا یعنے اسکو حسد پیدا ہوا سو اس حسد نے کیا ہے ساتہہ
اسکے جو آپ نے دیکہا یعنے اس حسد کیوجہ سے اسنے آپ کو ایسا کہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو معاف
کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب کا دستور تہا کہ مشرکون اور کتاب والون سے معاف کرتے
تہے جیسا کہ اللہ تعالی نے انکو حکم کیا اور ایذا پر صبر کرتے تہے خدا تعالے نے فرمایا کہ البتہ تم سنوگے اُن لوگون سے
جو دیے گئے کتاب تمسے پہلے اور مشرکون سے بدگوئی بہت آخر آیت تک اور خدا تعالے نے فرمایا کہ بہت اہل کتاب
چاہتے ہین کہ پہیر دین تمکو بعد ایمان تمہارے کے کافر واسطے حسد کرنے کے اپنی نزدیک سے آخر آیت تک اور تہے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل کرتے عفو مین ساتہہ اسچیز کے کہ حکم کیا ہے اللہ تعالے نے انکو ساتہہ اسکے یہانتک
کہ خدا تعالے نے انکو لڑنے کی اجازت دی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کیا اور خدا تعالے نے
اسکے ساتہہ کفار قریش کے رئیسون کو مار ڈالا تو ابن ابی اور اسکے ساتہہ والے مشرکون اور بت پرستون نے کہا کہ
اس امر کیوجہ ظاہر ہوگئی اس مین داخل ہونا چاہیے سو انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کی بیعت
کی اور بظاہر مسلمان ہوگئے یعنے اور دل سے منافق رہے **ف** یہہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کی
بیمار پرسی کو چلے تو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بزرگ کو کہ اپنے بعضے تابعدارون کی بیمار پرسی کو اُنکے گہر جاوے
اور یہہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو سلام کیا تو اس سے لیا جاتا ہے جائز ہونا سلام کا مسلمانون پر جبکہ
انکے ساتہہ کافر ہون اور نیت کرے اسوقت ساتہہ سلام کے مسلمانون کو اور احتمال ہے کہ جس لفظ کے ساتہہ انکو سلام
کیا وہ صیغہ عموم کا ہو کہ اس مین تخصیص ہو مانند قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ السلام علی من اتبع
الہدی اور ساتہہ بعد اس آیت کے کہ بیان کیا ہے اسکو بخاری نے ظاہر ہوتی ہے وہ مناسبت کی اور وہ قول
اسکا ہے فاعفوا واصفحوا یعنے معاف کرو اور درگذر کرو اور یہہ جو کہا یہانتک کہ خدا تعالے نے انکے لڑنے کی
اجازت دی پس معاف کرنا اُنسے چہوڑ دیا اور مراد نہین کہ بالکل چہوڑ دیا بلکہ بنسبت چہوڑنے لڑائی کے پہلے
اور واقع ہونے اسکے کے آخر مین نہین تو معاف کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت مشرکون اور یہود
سے ساتہہ احسان کے اور بدلا لیکر چہوڑ دینے کے اور درگذر کرنا انکا منافقون سے مشہور ہے حدیث اور سیر
کی کتابون مین رفتح۔ **باب** قولہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا باب ہے بیان مین اس آیت کے
کہ نہ گمان کر کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کیے پر حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ الْاٰيَةَ ترجمہ ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین بہت منافقون کا یہ دستور تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کیطرف نکلتے تو آپ سے پیچہے رہجاتے اور خوش ہوتی ساتہہ بیٹہنے اپنے کے برخلاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ سے تشریف لاتے تو آپکے پاس عذر خواہی کرتے اور قسم کہاتے اور چاہتے کہ تعریف کیے جاوین بن کیے پر سو یہ آیت اتری کہ نگمان کر انکو آخر آیت تک **ف** اسی طرح ذکر کیا ہے ابو سعید رضہ نے سبب نزول اس آیت کا اور یہ کہ مراد وہ منافق لوگ ہین جو پیچہے رہنے سے عذر خواہی کرتے تہے اور ابن عباس رضہ کی حدیث مین جو اس سے پیچہے ہے یہ ہے کہ مراد ساتہہ اسکے وہ یہود ہین جنہون نے جواب دیا ساتہہ غیر اس چیز کے کہ پوچہے گئے ساتہہ اسکے اور جو انکے پاس تہا اسکو چہپایا اور ممکن ہے تطبیق باین طور کہ آیت دونو فریق کے حق مین اتری ہو و فتح حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهٖ اذْهَبْ يَا رَافِعُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهٖ اِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَيْهِ بِمَا اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْمَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اُوْتُوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا کہ اے رافع ابن عباس رضہ کے پاس جا سو کہہ کہ اگر ہو ہر مرد (کہ خوش ہو اپنے کیے پر اور چاہے کہ تعریف کیا جاوے بن کیے پر) عذاب کیا گیا تو البتہ ہم سبکو قیامت مین عذاب ہوگا یعنے اسواسطے کہ کوئی آدمی ان دونو صفت سے خالی نہین سو ابن عباس رضہ نے کہا کہ تمکو اس آیت سے کیا کام ہے یعنے یہہ تمہارے حق مین نہین اسکا سبب یون ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کو بلایا اور انسے کچہہ چیز پوچہی سو انہون نے اسکو آپ سے چہپایا اور خبر دی آپکو ساتہہ غیر اس چیز کے کہ پوچہی تہی انہون نے آپکو دکہلایا کہ البتہ تعریف چاہی انہون نے آپ سے ساتہہ اس چیز کے جسکی انہون نے آپکو خبر دی اس چیز مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچہی اور خوش ہوئے ساتہہ اس چیز کے کہ کی انہون نے کتمان سے یعنے چہپانے سے پہر پڑہی ابن عباس رضہ نے یہ آیت اور جب لیا اللہ تعالےٰ نے ان لوگون سے کہ دیے گئے کتاب

خدا تعالے کے اس قول تک کہ خوش ہوتے ہین اپنے کیے پر اور چاہتے ہین تعریف بن کیے پر **ف** ایک روایت مین
ہے کہ یہہ آیت اہل کتاب کے حق مین اتری اور یہہ جو کہا کہ انہون نے دکہایا الخ تو ایک روایت مین ہے کہ انہون نے آپکو
دکہلایا کہ مقرر انہون نے خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو آپ نے اُن سے پوچہا اور اسکے ساتہہ آپ سے تعریف
اپنی چاہی اور یہہ روایت بہت ظاہر ہے اور یہہ جو کہا کہ ابن عباس رض نے یہ آیت پڑہی کہ جب خدا تعالے نے کتاب والون
سے عہد لیا الخ تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جن لوگون کی خدا تعالے نے آیت مسئول عنہا مین خبر دی وہی لوگ
ہین جو مذکور ہین پہلی آیت مین اور یہہ کہ خدا تعالے انکی مذمت کی ساتہہ چہپانے اس علم کے کہ حکم کیا انکو اللہ نے
ساتہہ نہ چہپانے اسکے کے اور وعدہ دیا انکو ساتہہ عذاب کے اوپر اسکے اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عباس رض نے کہا
کہ خدا تعالی نے توریت مین فرمایا کہ اللہ کا دین اسلام ہے جسکو اپنے بندون پر فرض کیا اور یہہ کہ محمد رسول اللہ کا
ہے **تنبیہ** جو چیز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے پوچہی اسکا بیان کسی روایت مین نہین آیا اور
بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صفت پوچہی صاف طور سے کہ انکے نزدیک ہے سو انہون نے
آپکو مجمل امر کے ساتہہ خبر دی اور عبد الرزاق نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے بیچ تفسیر آیت لتبیننہ للناس ولا
تکتمونہ کہ مراد اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بیچ تفسیر اس آیت کے یفرحون بما اتوا کہا ساتہہ چہپانے
انکے کے محمد م کو (فتح) **باب** قولہ ان فی خلق السموات والارض الآیۃ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ مقرر آسمان
اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے مین نشانیان ہین عقل والون کو **ف** ذکر کی ہے بخاری نے
اس باب مین حدیث ابن عباس کی ساتہہ اختصار کے اور اسکی شرح وتر مین گذر چکی ہے اور البتہ وارد ہوئی ہے
بیچ سبب نزول اس آیت کے وہ چیز جو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے کہ قریش یہود کے پاس آئے سو انہون
نے کہا کہ موسے کیا چیز لایا تہا انہون نے کہا عصا اور ید بیضا یہانتک کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہا کہ ہمارے واسطے صفا پہاڑ کو سونا بناؤ سو یہ آیت اتری اور اسمین اشکال ہے اس واسطے کہ یہ سورہ مدینے مین
اتری اور قریش اہل مکہ سے ہین اور احتمال ہے کہ سوال انکا حضرت م سے ہجرت کے بعد ہو خاصکر صلح کے زمانے مین
(فتح) **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی شریک بن عبد اللہ
بن ابی نمر عن کریب عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فتحدث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع اہلہ ساعۃ ثم رقد فلما کان ثلث اللیل الآخر قعد فنظر الی السماء فقال ان
فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب ثم قام فتوضأ واستن
فصلی احدی عشرۃ رکعۃ ثم اذن بلال فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح **ترجمہ** ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ مین اپنے خالہ میمونہ کے پاس ایک رات کاٹی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گہر والون سے گہڑی

بات کرتے رہے پھر سو گئے سو جب تہائی رات رہی تو اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا سو یہ آیت پڑھی کہ آسمان اور زمین
کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کو پھر اٹھ کر وضو کیا اور مسواک کی اور
گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر بلال نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعت سنت پڑھی پھر گھر سے تشریف لائے اور صبح کی نماز
پڑھی **باب** قولہ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹ کے لیٹے
اور غور کرتے ہیں آسمان و زمین کی پیدائش میں حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ
فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ
الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ
فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ أَوْتَرَ **ترجمہ** ابن عباس رضی سے روایت ہے کہا کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ کے پاس ایک رات کاٹی سو میں نے کہا کہ
البتہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک بستر تکیہ
ڈالا گیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی لنبائی میں سوئے (پھر کچھ رات رہی اٹھے) اور خواب کو اپنے منہ سے
ملنے لگے پھر سورۂ آل عمران کی پچھلی دس آیتیں پڑھیں یہاں تک کہ ختم کیا پھر ایک مشک کے پاس آئے سو اس کو پکڑا پھر
وضو کیا پھر نماز کو کھڑے ہوئے سو میں کھڑا ہوا سو میں نے کیا جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پھر میں
آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر میرا کان پکڑ کر ملا
پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں
پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر کی نماز پڑھی **ف** اس حدیث کی شرح پہلے
گذر چکی ہے اور پہلے باب کی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ اول اس آیت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شروع کیا تھا ان فی خلق السموات والارض اور واقع ہوا ہے ہر ایک روایت میں کہ سورۂ آل عمران کی پچھلی دس آیتیں
پڑھیں یہاں تک کہ ان کو ختم کیا پس اسی واسطے ترجمہ باندھا ہے ساتھ بعض آیت مذکورہ کے کہ وہ بعض ہے ان دس
آیتوں میں سے **باب** قولہ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے رب ہمارے جس کو تو نے آگ میں ڈالا سو البتہ تو نے اس کو ذلیل کیا اور نہیں ظالموں

کا کوئی مددگار حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا معن بن عیسی قال حدثنا مالک عن مخرمۃ
ابن سلیمان عن کریب مولی عبد اللہ بن عباس ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتصف اللیل او قبلہ
بقلیل او بعدہ بقلیل ثم استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یمسح النوم عن وجھہ
بیدہ ثم قرا العشر الایات الخواتم من سورۃ ال عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضا منھا
فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی فصنعت مثل ما صنع ثم ذھبت فقمت الی جنبہ فوضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلھا فصلی رکعتین
ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن
فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ میں نے میمونہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کے پاس ایک رات کاٹی اور میمونہ ابن عباس رض کی خالہ ہے سو میں بستر کی چوڑائی میں
لیٹا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی بی بی اسکی لنبائی میں لیٹے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے
یہاں تک کہ آدھی رات گذری یا تھوڑا اس سے پہلے یا پیچھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور اپنے دونو
ہاتھ سے اپنے منہ سے خواب کو ملنے لگے پھر سورۂ آل عمران کے خاتمے کی دس آیتیں پڑھیں پھر ایک لٹکی
مشک کیطرف کھڑے ہوئے اور اس سے وضو کیا اور بہت اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کو کھڑے ہوئے سو میں نے کیا
جسطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پھر میں آکر آپکے پہلو میں کھڑا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا سو دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو
رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر وتر پڑھے پھر لیٹ
گئے یہانتک کہ مؤذن آپکے پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ہلکی نماز پڑھی پھر باہر تشریف
لائے اور صبح کی نماز پڑھی **باب** قولہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الایۃ باب
ہے بیان میں اس آیت کے کہ الہی مقرر ہمنے سنا ایک پکارنیوالے کو کہ پکارتا ہے واسطے ایمان کے الآیۃ۔
حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس
ان ابن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال
فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منامہ فجلس یمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم
من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال
ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین
ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین
ثم خرج فصلی الصبح ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا **ف** یہ ابن عباسؓ کی ایک حدیث ہے جسکو بخاری
بیان کر لایا ہے لیکن کوئی طریق اسکا بعینہ ایکدوسرے کے مطابق نہیں کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور ہے کسی طریق کے
راویوں میں اختلاف ہے اور کسی طریق کے متن میں اختلاف کوئی متن مختصر ہے اور کوئی تمام ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النساء

سورۂ نساء کی تفسیر کا بیان قال ابن عباس یستنکف یستکبر یعنے اور کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر
آیت ومن یستنکف عن عبادتہ کے کہ یستنکف کے معنے ہیں تکبر کرے قواما قوامکم من معایشکم یعنے
قواما کے معنے ہیں سبب قائم ہونے معاش تمہاری کا یعنے قوام کے معنے گذران ہیں **ف** مراد اس آیت
کی تفسیر ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما اور قیام اور قوام کے معنے ایک ہیں لہن سبیلا
یعنی الرجم للثیب والجلد للبکر یعنے مراد سبیلا سے بیچ آیت او یجعل اللہ لہن سبیلا کے سنگسار کرنا ہے بیاہی
ہوئی کو اور کوڑے مارنا کنواری کو وقال غیرہ مثنی وثلث ورباع یعنی اثنتین وثلاث واربع ولا تجاوز
العرب رباع یعنے اور کہا ابن عباسؓ کے غیر نے کہ آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع میں
مثنے کے معنے ہیں دو دو اور ثلاث کے معنے ہیں تین تین اور رباع کے معنے ہیں چار چار اور نہیں بڑھتے عرب
لوگ رباع سے یعنے خماس سداس نہیں کہتے **باب** وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما
طاب لکم من النساء باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کرسکوگے یتیم لڑکیوں کے حق
میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش آئیں عورتیں اور معنے ڈرنے کے ہیں گمان کے حدثنا ابراہیم بن موسی
قال اخبرنا ہشام عن ابن جریج قال اخبرنی ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رجلا
کانت لہ یتیمۃ فنکحہا وکان لہا عذق وکان یمسکہا علیہ ولم یکن لہا من نفسہ شیء فنزلت
فیہ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی احسبہ قال کانت شریکتہ فی ذلک العذق وفی مالہ
ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی سو اسنے اس سے نکاح کیا اور اس لڑکی کا
ایک کھجور کا درخت تہا وہ مرد اس لڑکی کو اس درخت کے سبب نکاح رکھتا تہا اور نہیں ہوا واسطے اس کے اس مرد کیطرف سے

کچھ چیز یعنے وہ غریب تہا یا اس سے اچھی صحبت نہ رکہتا تہا سو اس امر مین یہ آیت اتری اور اگر تم ڈرو کہ نہ انصاف
کرسکو گے یتیم لڑکیون کے حق مین ہشام کہتا ہے مین گمان کرتا ہون اسکو کہا کہ وہ لڑکے اس مرد کی شریک تہی
اس درخت مین اور اسکے مال مین **ف** اس روایت سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک خاص شخص کے حق مین اتری
اور سفہ جو ہشام سے تعمیم ہے یعنے یہہ آیت عام برا اتری ہے کسی خاص شخص کے حق مین نہین اتری اور اسی طرح
روایت کیا ہے اسکو اسماعیلی نے اور اسکا لفظ یہ ہے کہ اتری یہ آیت اس شخص کے بیچ کہ اسکے پاس یتیم لڑکی ہو الخ
اور اسی طرح ہے نزدیک بخاری کے آیندہ روایت مین زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اور اسحدیث مین ایک چیز زیادہ
کی ہے اسپر اسمعیلی نے اور وہ قول اسکا ہے کہ اسکے واسطے کہجور کا ایک درخت تہا وہ اسکے سبب سے اُسکو نگاہ رکہتا
تہا سو اسطرح کہ نازل ہوئی یہہ آیت اس عورت کے حق مین جسکے نکاح سے اعراض کیا جاتا ہے اور اسپر جسکے نکاح مین
رغبت کی جاتی ہے سو وہ عورت وہ ہے کہ خوش لگتا ہے مرد کو مال اسکا اور جمال اسکا سو وہ اسکو کسی غیر سے نکاح
نہین کردیتا اور چاہتا ہے کہ خود اس سے نکاح کرے بدون مہر مثل اسکے کے یعنے پورا مہر نہین دیتا اور واقع ہوئی
ہے ابن شہاب کی آیندہ روایت مین تنصیص دونون قصون پر اور روایت حجاج کی اس اعتراض سے سالم ہے اس
واسطے کہ اسنے کہا کہ اتری یہ آیت اس مرد کے حق مین کہ اسکے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ لڑکی صاحب مال اور
جمال ہو الخ (فتح) حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن صالح
ابن کیسان عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر انہ سأل عائشۃ عن قول اللہ تعالیٰ و
ان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فقالت یا ابن اختی ہذہ الیتیمۃ تکون فی حجر ولیھا تشرکہ
فی مالہ ویعجبہ مالھا وجمالھا فیرید ولیھا ان یتزوجھا بغیر ان یقسط فی صداقھا فیعطیھا
مثل ما یعطیھا غیرہ فنھوا عن ان ینکحوھن الا ان یقسطوا لھن ویبلغوا لھن اعلی
سنتھن فی الصداق فامروا ان ینکحوا ما طاب لھم من النساء سواھن قال عروۃ قالت عائشۃ
وان الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الآیۃ فانزل اللہ ویستفتونک
فی النساء قالت عائشۃ وقول اللہ فی آیۃ اخری وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم عن یتیمتہ
حین تکون قلیلۃ المال والجمال قالت فنھوا ان ینکحوا عن من رغبوا فی مالہ وجمالہ فی یتمی
النساء الا بالقسط من اجل رغبتھم عنھن اذا کن قلیلات المال والجمال ترجمہ عروہ رض
سے روایت ہے کہ اُسنے عائشہ رض سے اس آیت کا شان نزول پوچھا کہ اگر تم ڈرو کہ نہ انصاف کرسکو گے الخ تو
عائشہ رض نے کہا اے بہانجے یہ آیت یتیم لڑکی کے حق مین ہے یعنے جسکا باپ مرگیا ہو اپنے ولی کی پرورش
مین ہو یعنے جو اسکے مال کا متولی ہے اسکے مال مین اسکو شریک ہوتی ہے اور خوش لگتا ہے اسکو مال اسکا اور صورت اسکا

اور جمال اسکا سوا اسکا ولی چاہتا ہے کہ اس سے نکاح کرے بغیر اسکے کہ اسکے مہر مین انصاف کرے اور بغیر اسکے کہ
دے اسکو مثل اسکے کہ دے اسکو غیر اسکا سو انکو منع ہوا اُن سے نکاح کرنا مگر یہ کہ انصاف کرین واسطے انکے
اور پہونچا دین واسطے انکے کامل تر طریقہ انکا مہر مین یعنے جو عرف مین ایسی عورتون کو مہر دیا جاتا ہو سو دیوین اور
انکو حکم ہوا نکاح کرنے کا جو انکو خوش آوین عورتون سے سوائے انکے . سو لوگ انکے نکاح کرنے سے باز رہے ،
عروہ کہتا ہے کہ عائشہ رض نے کہا کہ پہر لوگون نے اس آیت کے بعد اجازت مانگی یعنے اُنسے نکاح کرنے کے خدا تعالے نے
یہ آیت اتاری کہ تجہہ سے رخصت مانگتے ہین عورتون کی کہا عائشہ رض نے اور قول اللہ تعالی کا دوسری آیت مین وترغبون
ان تنکحوہن یعنے منہ پہیرنا ایک تمہارا کا ہے اپنی یتیم لڑکی سے جبکہ اسکا مال اور جمال کم ہو کہا عائشہ رض نے سو منع
ہوا انکو نکاح کرنا اُن عورتون سے جنکے مال اور جمال مین رغبت کرین یتیم لڑکیون مین مگر ساتہہ انصاف کے سبب
منہ پہیرنے انکے کے اُنسے جبکہ انکا مال اور جمال کم ہو **ف** یہ جو کہا کہ دے اسکو مثل اسکے کہ دے اسکو غیر اسکا یعنی
اُن لوگون مین سے جو اسکے نکاح مین رغبت کرتے ہین سوائے اسکے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اُسکا بعد اسکے سو
منع ہوا انکو اس سے مگر یہ کہ پہونچا دین انکو پورا طریقہ انکا مہر مین اور یہ جو کہا کہ جو خوش آوین انکو عورتون سے سوائے
انکے یعنے جس مہر سے کہ موافقت کرین اوپر اسکے اور ابن عباس رض سے بہی عائشہ رض کی تاویل کی طرح آیا ہے اور
یہ جو کہا کہ بعد اس آیت کے یعنے بعد اترنے اس آیت کی ساتہہ اس قصے کے اور یہ جو کہا کہ قول اللہ تعالی کا دوسری
آیت مین وترغبون ان تنکحوہن تو یہ قول خدا تعالی کا دوسری آیت مین نہین ہے بلکہ خود اسی آیت مین ہے
یعنے ویستفتونک فی النساء الخ مین پہر ظاہر ہوا واسطے میرے کہ ساقط ہوئی بخاری کی روایت سے ایک چیز جو آتی
ہے اس ظاہر کو سو صحیح مسلم وغیرہ مین اسی اسناد کے ساتہہ اسجگہہ مین ہے کہ سو خدا تعالے نے اتاری یستفتونک
فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب آخر آیت تک سو ذکر کیا اللہ تعالی نے کہ پڑہی جاتی ہے تم پر کتاب
مین پہلی آیت اور وہ قول خدا تعالی کا ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء کہا
عائشہ رض نے اور قول اللہ تعالی کا دوسری آیت مین وترغبون ان تنکحوہن منہ پہیرنا ایک تمہارے کا ہے الخ
اور عائشہ رض نے اس آیت دوسری مین عن مقدر کیا ہے اور اسمین تعین ہے ایک احتمال کی دو احتمال سے واسطے اسکے
کہ رغب کے معنے اپنے متعلق سے بدل جاتے ہین جب رغب کے ساتہہ فی ہو تو اسکے معنے خواہش کے ہوتے ہین
اور جب اسکے ساتہہ عن ہو تو اسکے معنے منہ پہیرنے کے ہوتے ہین اسواسطے احتمال ہے کہ اسمین فی محذوف ہو
اور احتمال ہے کہ اسمین عن محذوف ہو اور تحقیق تاویل کیا ہے اسکو سعید بن جبیر نے دونو معنے پر سو کہا اُسنے
کہ اتری یہ آیت مالدار اور غریب عورت کے حق مین اور جو عائشہ سے اسجگہہ مروی ہے وہ ظاہر تر ہے کہ پہلے
آیت یعنی وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی الخ مالدار عورت کے حق مین اتری اور یہ آیت یعنی ویستفتونک فی النساء الخ

غریب عورتوں کے حق میں اوتری اور یہ جو کہا سو منع ہوا انکو یعنے منع ہوا انکو نکاح کرنا اس عورت سے کہ انکو
رغبت ہوجاتی ہے اسکے مال اور جمال کی وجہ سے اور واسطے منع بے انصافی کے اس سے جبکہ ہو کم مال اور جمال والی سو لائق
ہے کہ ہو نکاح دونوں یتیم لڑکی کا برابر انصاف میں اور اس حدیث میں معتبر ہونا مہر مثل کا ہے مجبور عورتوں میں اور ایک
یہ کہ جو انکے سوا اور عورتیں ہیں انسے بعد انکے ہی نکاح کرنا درست ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے واسطے
ولی کے یہ کہ نکاح کرے اس عورت سے جو اسکی گود میں ہو لیکن نکاح باندھنے والا دوسرا ہو اور اسکی بحث نکاح میں
آویگی اور اسمیں ہے کہ جائز ہے نکاح کر دینا یتیم لڑکی کا بالغ ہونے سے پہلے اسواسطے کہ بالغ ہونے کے بعد اسکو یتیم
نہیں کہا جاتا مگر یہ کہ ہو اطلاق اسکا اوپر اسکے بطور استصحاب کے اوپر انکی حال سے (فتح) **باب** قولہ وَ
مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الآية باب ہے
بیان میں اس آیت کے کہ جو کوئی محتاج ہو تو چاہیے کہ کھاوے موافق دستور کے اور جب انکے مال انکے حوالے کرو
تو انپر گواہ کر لو آخر آیت تک وَبِدَارًا مُبَادَرَةً یعنے اور آیت ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا میں بدارا کے معنے
ہیں شتابی اَعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا. اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ یعنے اعتدنا کے معنے آیت واولئک اعتدنا لہم عذابا الیما
میں یہ ہیں کہ ہمنے تیار کیا اعددنا افعلنا یعنے اعددنا افعال ہے مشتق ہے عتاد سے **ف** مراد بخاری کی
یہ ہے کہ یہ دونو لفظ ایک معنے کے ساتھ ہیں حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ
فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَنَّہَا اُنْزِلَتْ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اِذَا کَانَ فَقِیْرًا اَنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْہُ مَکَانَ قِیَامِہٖ
عَلَیْہِ بِمَعْرُوْفٍ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو محتاج ہو تو چاہیے کہ کھاوے
موافق دستور کے کہ یہ آیت یتیم کے مال کے حق میں اتری جبکہ ہو محتاج یہ کہ کھاوے اس سے بدلے قائم ہونے
اسکے کے اوپر اسکے موافق دستور کے **ف** ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے یتیم کے والی کے حق میں اتری
اور مراد ساتھ والی یتیم کے وہ شخص ہے جو تصرف کرنیوالا ہو اسکے مال میں ساتھ وصیت کے اور مانند اسکے کے اور
عروہ سے ایک روایت میں ہے کہ اتری یہ آیت والی یتیم کے حق میں جو اسپر قائم ہو اور اسکے مال کو درست کرے اگر
محتاج ہو تو دستور کے موافق اس سے کھاوے اور اس باب میں ایک حدیث مرفوع آئی ہے عمرو بن شعیب کے دادا
سے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا سو اسنے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اسکے واسطے کچھ مال
ہے اور میرے پاس کچھ مال نہیں یعنے میں محتاج ہوں فرمایا کھا اسکے مال سے موافق دستور کے روایت کی ہے
یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور اسکی سند قوی ہے **باب** قولہ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُو الْقُرْبٰی وَ
الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنُ الآیۃ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب حاضر ہوں تقسیم میراث کے وقت ناتے والے

یعنے جو وارث نہین اور یتیم اور محتاج تو انکو کچھ مال کہلا دو اسمین سے اور کہو انکو بات اچھی حدثنا احمد
ابن حمید قال اخبرنا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان عن الشیبانی عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی
اذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتمی والمسکین قال ہی محکمۃ ولیست بمنسوخۃ تابعہ سعید
عن ابن عباس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ حاضر ہون تقسیم کے وقت ناتے والے
اور یتیم اور محتاج کہا ابن عباس نے کہ یہ آیت محکم ہے اور منسوخ نہین متابعت کی ہے عکرمہ کی ابن عباس سے سعید
نے **ف** یہ جو کہا کہ متابعت کی اسکی سعید نے تو موصول کیا ہے اسکو وصایا مین ساتھ اس لفظ کے کہ ابن
عباس نے کہا کہ بعضے لوگ گمان کرتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہے اور قسم ہے اللہ کی منسوخ نہین ولیکن لوگون
نے سستی کی ہے اسکی عمل مین وہ دو والی ہین ایک والی وارث ہوتا ہے اور یہی مراد ہے ساتھ اسکے کہ رزق دیا جاوے
یعنے قول اسکے فارزقوہم مین اور ایک والی وارث نہین ہوتا اور یہی مراد ہے اس سے جسکو اچھی بات کہی جاوے
کہ مین مالک نہین ہون واسطے تیرے کہ تجھکو دون اور یہ دونو سندین صحیح ہین ابن عباس سے اور انہین پر ہے اعتماد
اور ابن عباس رض سے ضعیف روایتون مین یہی آیا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے منسوخ کیا ہے اسکو میراث کی آیت
نے اور صحیح ہوا ہے یہ سعید بن مسیب سے اور یہی قول ہے قاسم بن محمد اور عکرمہ وغیرہ کا اور یہی قول ہے چارون امام کا
اور انکے ساتھیون کا اور ایک روایت مین ابن عباس رض سے آیا ہے کہ یہ عصبہ کے حق مین ہے یعنے مستحب ہے
مردے کو کہ انکے واسطے وصیت کر جاوے مین کہتا ہون کہ یہ نہین منافی ہے باب کی حدیث کو کہ آیت محکم ہے
منسوخ نہین اور جو لوگ اسکے قائل ہین یعنے اسکو منسوخ نہین کہتے تو انکو اختلاف ہے اسمین کہ کیا امر آیت مین
یعنے فارزقوہم مین ندب کے واسطے ہے یا وجوب کے واسطے مجاہد اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ وجوب کے واسطے ہے اور
یہ قول ابن حزم کا ہے کہ وارث کو واجب ہے کہ ان سب قسم کے لوگون کو دیوے جس سے انکے جی خوش ہون اور
نقل کیا ہے ابن جوزی نے اکثر اہل سے کہ مراد ساتھ اولی القربی کے وہ لوگ ہین جو وارث نہین اور یہ کہ معنے فارزقوہم
کے یہ ہین کہ دو انکو مال سے اور کہا اور لوگون نے کہ کہلاؤ انکو اور یہ بطور استحباب کے ہے اور اسی پر ہے اعتماد اسواسطے
کہ اگر یہ امر وجوب کے واسطے ہوتا تو البتہ تقاضا کرتا استحقاق کو ترکے مین اور شریک ہونے کو میراث مین ساتھ
جہت مجہول کے پس ہوپہنچاتا نوبت طرف جھگڑے اور تنازع کے اور بنا بر قول استحباب کے پس کہا گیا ہے کہ کرے
کام ولی مجور کا اور بعضے کہتے ہین کہ نہ بلکہ کہے کہ میرا مال نہین یتیم کا مال ہے اور یہ کہ یہی مراد ہے ساتھ قول خدا کے
قولوا لہم یعنے کہو انکو بات اچھی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ انکے واسطے کہانا تیار کرے جسکو وے کہا دین اور
یہ کہ آیت اپنے عموم پر ہے بیچ مال مجور وغیرہ کے یہ قول ابن سیرین اور ایک گروہ کا ہے (فتح) **باب** قولہ
یوصیکم اللہ فی اولادکم باب ہے بیان مین اس آیت کے وصیت کرتا ہے تمکو اللہ تمہاری اولاد کے حق

مین ف مراد ساتہہ وصیت کے اسجگہہ بیان قسمت میراث کا ہے حدثنی ابراہیم بن موسیٰ قال حدثنا هشام ان ابن جریج اخبرهم قال اخبرنی ابن منکدر عن جابر قال عادنی النبی صلی الله علیه وسلم وابوبکر فی بنی سلمة ماشیین فوجدنی النبی صلی الله علیه وسلم لا اعقل فدعا بماء فتوضأ منه ثم رش علی فافقت فقلت ما تامرنی ان اصنع فی مالی یا رسول الله فنزلت یوصیکم الله فی اولادکم ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ میرا گہر قبیلہ بنی سلمہ مین تہا مین بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ میری بیمار پرسی کو آئے پیادہ چلتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو بیہوش پایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا پہر مجہپر چہڑکا سو مجہکو ہوش آئی سو مین نے کہا کہ یا حضرت آپ مجہکو کیا حکم کرتے ہین کہ مین اپنے مال مین کرون سو یہ آیت اتری کہ خدا وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری اولاد کے حق مین ف مراد وہ پانی ہے جس سے آپ نے وضو کیا تہا یعنی وضو سے بچا تہا باب قوله ولکم نصف ما ترک ازواجکم باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ تمکو آدہا مال ہے جو چہوڑ جاوین تمہاری عورتین حدثنا محمد بن یوسف عن ورقاء عن ابن ابی نجیح عن عطاء عن ابن عباس قال کان المال للولد وکانت الوصیة للوالدین فنسخ الله من ذلک ما احب فجعل للذکر مثل حظ الانثیین وجعل للابوین لکل واحد منهما السدس والثلث وجعل للمرأة الثمن والربع وللزوج الشطر والربع ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام مین مال اولاد کا تہا یعنی جو مال میت چہوڑ جاتی اولاد لیتی اور ماں باپ کے واسطے وصیت تہی یعنی مردہ ماں باپ کے واسطے وصیت کر جاتا سو منسوخ کیا اللہ تعالے نے اُس سے جو چاہا سو ٹہیرایا حصہ مرد کا برابر دو عورت کے اور ٹہیرایا واسطے ہر ایک ماں باپ سے چہٹا حصہ یعنی ایک حال مین اور تہائی یعنے ماں کے واسطے ایک حال مین اور مقرر کیا واسطے عورت کے اٹہوان حصہ اور چوتہائی اور مقرر کیا واسطے خاوند کے آدہا مال اور چوتہائی یعنے ہر ایک دونون سے ایک ایک حال مین ف یہ جو کہا کہ مال اولاد کا تہا تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ تہے اسپر پہلے اور طبری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب آیت میراث کی اتری تو لوگون نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم چہوٹی لڑکی کو آدہا مال میراث دین اور حالانکہ وہ نہ گہوڑے پر سوار ہوتی ہے اور نہ دشمن کو ہٹاتی ہے اور جاہلیت کے زمانے مین دستور تہا کہ نہ دیتے میراث مگر اُسکو جو لڑے اور یہ جو کہا کہ منسوخ کیا اللہ تعالے نے اس سے جو چاہا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ اول اس آیت کے اترنے تک یہ دستور رہا اور اسمین رد ہے اسپر جو منکر ہے نسخ کا یعنے کہتا ہے کہ اس شریعت مین نسخ مطلق نہین اور نہین منقول ہے کسی مسلمان سے مگر ابو مسلم اصبہانی صاحب تفسیر سے کہ وہ نسخ کا مطلق منکر ہے اور رد کیا گیا ہے اسپر ساتہہ اجماع کے کہ شریعت اسلام کی ناسخ ہے واسطے سب دینون کے اور جواب دیا گیا ہے اسکی طرف سے کہ یہ قرار

ہے حکم پہلی شریعتون کا اس دین محمدی کے ظاہر ہونے تک پس اسکا نام تخصیص ہے نسخ نہین اور یہ اختلاف
لفظی ہے اور نسخ ثابت ہے **باب** قولہ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الآية باب ہے بیان
مین اس آیت کے کہ نہین حلال تمکو کہ میراث مین لو عورتون کو زور سے آخر آیت تک وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا
تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ یعنے ذکر کیا جاتا ہے ابن عباسؓ سے کہ معنے لا تعضلوہن کے یہ ہین کہ انپر قہر نہ
کرو **ف** یعنے کوئی مرد ہے اسکے پاس عورت ہے وہ مرد اسکی صحبت کو برا جانتا ہے اور اس عورت کا اسپر مہر
ہے سو مرد اسکو ضرر دیتا ہے تاکہ عورت مہر چھوڑ دیوے اور مجاہد سے روایت ہے کہ مخاطب ساتھ اسکے عورت کے ولی
ہین (فتح) جاہلیت کے زمانے مین دستور تھا کہ اگر کوئی مرد مرجاتا تھا تو اسکے وارث لوگ اسکی عورت کو میراث
مین سے سمجھتے تھے اگر چاہتے تو اسکو جبرًا نکاح مین لاتے اور اگر چاہتے تو اسکو غیر کے ساتھ نکاح کرنے
سے منع کرتے یہانتک کہ مہر پھیر دیوے تو پھر خدا تعالی نے یہ آیت اتاری حُوبًا إِثْمًا یعنے حوب کے معنے
مین گناہ **ف** یعنے اس آیت مین إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا تَعُولُوا تَمِيلُوا یعنے آیت ذٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا
مین تعولوا کے معنے ہین نہ جھک پڑو نِحْلَةً فَالنِّحْلَةُ الْمَهْرُ یعنے آیت وآتوا النساء صدقاتہن نحلۃ مین نحلہ کے
معنے ہین مہر **ف** اور بعضے کہتے ہین کہ نحلہ وہ چیز ہے جو بے عوض دیجاوے اور بعضے کہتے ہین کہ نحلہ
کے معنے ہین فرض اور کہا طبری نے کہ مخاطب ساتھ اسکے ولی عورت کے ہین دستور تھا کہ جب کوئی کسی عورت کو
نکاح کر دیتا تھا تو اسکا مہر آپ لے لیتا تھا اس عورت کو نہ دیتا تھا سو منع کیے گئے اس سے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ
أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ
كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا
فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین کہ نہین حلال تمکو یہ کہ میراث مین لو عورتون کو زور سے اور نہ منع کرو انکو تاکہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا کہا ابن
عباسؓ نے کہ دستور تھا کہ جب کوئی مرد مرجاتا تو اسکے ولی اسکی عورت کے ساتھ زیادہ تر حقدار ہوتے اگر ان مین
سے کوئی چاہتا تو اسکو نکاح مین لاتا اور اگر چاہتے تو اسکو کسی اور سے نکاح کر دیتے اور اگر چاہتے تو اسکو کسی کے
نکاح مین نہ دیتے سو وے زیادہ حقدار تھے ساتھ اس عورت کے اسکے گھر والون سے یہ آیت اس باب مین اتری
کہ انکو منع نہ کرو کہ عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے بیاہون کو زور سے لینے نکاح مین نہین پہنچتا اور نہ
روکنا پہنچے **ف** اور اسلام کے اول مین یہی حکم تھا یہانتک کہ یہ آیت اتری اور ایک روایت مین تخصیص ہے

اُسکے ساتہہ اس عورت کی جسکا خاوند مرجاوے پہلے اس سے کہ اسکے ساتہہ دخول کرے اور طبری نے ابن عباس رض سے
روایت کی ہی کہ دستور تہا کہ جب کوئی مرد مرجاتا اور عورت چہوڑتا تو اسکا ولی اس عورت پر کپڑا ڈالتا سوا سکو لوگون
سے منع کرتا پہر اگر خوبصورت ہوتی تو اس سے نکاح کرتا اور اگر بدصورت ہوتی تو اسکو بند کرتا یہانتک کہ مرے اور وہ
اسکا وارث ہو اور ایک روایت مین ہے کہ مرد اسکو روکتا یہانتک کہ مرے یا مہر پہیر دیوے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اگر وارث سبقت کرتا اور اسپر کپڑا ڈال لیتا تو وہ اسکا زیادہ حقدار ہوتا اور اگر عورت کپڑا ڈالنے سے پہلے
اپنے گہر والون کی طرف سبقت کرتی تو وہ اپنی جان کی مختار ہوتی (فتح) **باب** قولہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الآیۃ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ ہر کسی کو ہمنے ٹہیرائے وارث اس مال
مین جو چہوڑ جاوین ماں باپ اور قرابت والے اور جنسے تم نے قرار باندہا ہو پہنچا دو انکو حصہ انکا آخر آیت تک مَوَالِيَ
أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً یعنے موالی کے معنے اس آیت مین والی اور وارث کے ہین عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ
یعنے اور مراد الذین عاقدت ایمانکم سے مولی یمین کا ہے اور وہ ہم قسم ہے جسکے ساتہہ قسم کہا کر عہد و پیمان کیا ہو
وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ
یعنے اور مولی چچیرے بہائی کو بہی کہتے ہین اور مولے آزاد کرنے والے کو بہی کہتے ہین اور مولے آزاد کردہ غلام
کو بہی کہتے ہین اور مولے مالک کو بہی کہتے ہین اور جو دین مین بزرگ ہو اسکو بہی مولے کہتے ہین **ف** اور
اسی طرح مولے کہتے ہین محب کو اور جار کو اور ناصر کو اور صہر کو اور تابع کو اور ولی کو اور چچا کو اور غلام کو اور بہتیجے کو
شریک کو اور ملحق ہے ساتہہ ان کے قرآن کا پڑہانے والا اور اسمین ایک حدیث مرفوع آئی ہے کہ جو کسی بندے کو
قرآن کی ایک آیت سکہلاوے وہ اسکا مولے ہی (فتح) حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً
وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي
رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصَى لَهُ سَمِعَ
أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ ہر کسی کے
ٹہیرائے ہمنے موالی یعنے وارث اور جنسے تمنے قرار باندہا جب مہاجرین مدینے مین آئے تو دستور تہا کہ مہاجر انصاری کا
انصاری کا وارث ہوتا سوائے رشتہ دار اُسکے کے یعنے رشتہ دار اسکے وارث نہ ہوتے واسطے اس برادری
کے کہ حضرت صلعم کی انکے درمیان کرائی سو جب یہ آیت اتری کہ ہمنے ہر کسی کے وارث ٹہیرائے تو منسوخ
ہوئی میراث حلیف کی پہر کہا اور جن سے تمنے عہد و پیمان کیا سو دو انکو حصہ انکا ساتہہ مدد کرنے کے اور انعام

دینے مدد کے اور خیر خواہی کرنے کے یعنے قول اسکا من النصر متعلق ہے ساتھ فاتوہم کے نساتھ عاقدت کی اور موقوف ہوئی میراث اور وصیت کیجاوے واسطے بہائی دینی کے سنا ہے ابو اسامہ نے ادریس سے اور سنا ہے ادریس نے طلحہ سے یعنے انکا سماع انسے ثابت ہی **ف** مفسرین نے اس آیت کی کئی وجہ سے توجیہ کی ہی اور واضح ترسب سے یہہ توجیہ ہے کہ جسکی طرف کل مضاف ہے وہ چیز وہ ہے جو ان سے پہلی آیت میں گذری اور وہ قول اسکا للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن ہے پہر کہا ولکل یعنے واسطے ہر ایک کے مردون اور عورتون سے ٹہیرایا ہمنے نصیب یعنے میراث اس مال مین سے جو چہوڑ جاوین مان باپ اور قرابت والی اور جنسے تمنے عہد و پیمان کیا ہے یعنے ساتھ قسم کے یا موالات اور بہائی چارہ کے سو دوا نکو حصہ انکا خطاب ہے واسطے اسکے جو متولی ہو سو چاہیے کہ دیوے ہر ایک وارث کو اسکا حصہ اور یہی معنے ظاہر پر لائق ہے کہ واقع ہو اعراب اور چہوڑا جاوے جو سوائے اسکے ہے تعسف سے اور یہ جو کہا کہ جب آیت اتری کہ ہر ایک کے واسطے ٹہیرائے ہمنے وارث بہائی چارہ وغیرہ کی میراث منسوخ ہوئی تو اسی طرح واقع ہوا ہے اس آیت مین کہ حلیف کی میراث کی ناسخ یہ آیت ہے اور طبری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ دستور تہا کہ ایک مرد دوسرے سے عہد و پیمان کرتا پہر جب ایک مرتا تو دوسرا اسکا وارث ہوتا سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ سو یہ حکم منسوخ ہوا اور قتادہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے مین ایک مرد دوسرے سے عہد پیمان کرتا تہا کہتا کہ میرا لہو تیرا لہو ہے اور تو میرا وارث ہوگا اور مین تیرا وارث ہونگا سو جب اسلام آیا تو حکم ہوا کہ انکو میراث سے چہٹا دیا جاوے پہر یہ حکم بہی منسوخ ہوا سو خدا تعالے نے فرمایا واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنے اور قرابت والے ایک دوسرے کے زیادہ ترحقدار ہین خدا کی کتاب مین اور اسی طرح روایت کی ہے اسنے ایک جماعت علماء سے ساتھ کئی طریقون کے اور یہی قول معتمد ہے اور احتمال ہے کہ نسخ دوبار واقع ہوا ہے پہلی جبکہ تہا وارث ہوتا تہا سوائے عصبے کے پس اتری یہہ آیت یعنی جو باب مذکور ہی ولکل جعلنا الخ سو سب وارث ہوئے اور اسی پر محمول ہوگی حدیث ابن عباسؓ کی پہر منسوخ ہوا یہ حکم ساتھ آیت احزاب کے اور خاص ہوئی میراث ساتھ عصبے کے اور باقی رہی واسطے معاقد کے مدد اور اعانت اور خیر خواہی اور البتہ منسوخ ہوئی میراث اور وصیت کی جاوے واسطے اسکے (فتح)

باب اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

یعنی زِنَۃُ ذَرَّۃٍ یا بیان ہی اس آیت کی کہ اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرے کے **ف** اور ذرہ چہوٹی چیونٹی کو کہتے ہین اور بعض وزن ہبوس یعنی بہوسی چہلکی کی چوتہائی کے برابر ہوتا ہے اور بہوسی کا چہلکا رائی کے چوتہائی کے برابر ہوتا ہے اور رائی کا وزن تل کی چوتہائی کے برابر ہوتا ہے (فتح) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم ھل تضارون
فی رؤیۃ الشمس بالظھیرۃ ضوء لیس فیھا سحاب قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر
ضوء لیس فیھا سحاب قالوا لا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تضارون فی رؤیۃ اللہ یوم القیمۃ
الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن یتبع کل امۃ ما
کانت تعبد فلا یبقی من کان یعبد غیر اللہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی
اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ بر او فاجر وغبرات اھل الکتاب فتدعی الیھود فیقال لھم
من کنتم تعبدون قالوا کنا نعبد عزیر ابن اللہ فیقال لھم کذبتم ما اتخذ اللہ من صاحبۃ
ولا ولد فماذا تبغون قالوا عطشنا ربنا فاسقنا فیشار الا تردون فیحشرون الی النار کانھا
سراب یحطم بعضھا بعضا فیتساقطون فی النار ثم تدعی النصاری فیقال لھم من کنتم
تعبدون قالوا کنا نعبد المسیح ابن اللہ فیقال لھم کذبتم ما اتخذ اللہ من صاحبۃ ولا ولد
فیقال لھم ما تبغون فکذلک مثل الاول حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر او فاجر اتاھم
رب العالمین فی ادنی صورۃ من التی راوہ فیھا فیقال ما تنتظرون یتبع کل امۃ ما کانت تعبد
قالوا فارقنا الناس فی الدنیا علی افقر ما کنا الیھم ولم نصاحبھم ونحن ننتظر ربنا الذی کنا نعبد
فیقول انا ربکم فیقولون لا نشرک باللہ شیئا مرتین او ثلثا ترجمہ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لوگوں
نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھینے
گے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان کیا تمکو کچھ شک اور ازدحام ہوتا ہے سورج کی روشنی کے دیکھنے مین
دوپہر مین جو بالکل روشن ہے اسمین ابر مطلق نہین لوگون نے کہا کہ نہین یا حضرت فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور ازدحام
ہوتا ہے چاند کو دیکھنے مین چودھوین رات کو جو صاف روشن ہو اسمین ابر مطلق نہو لوگون نے عرض کیا کہ نہین حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو شک اور ازدحام نہ ہوگا خدا تعالی کے دیکھنے مین قیامت کو دن مگر جیسا کہ تمکو شک نہین
ہے دیکھنے ایک کے ان دونون مین سے یعنے جیسا کہ تمکو چاند سورج کے دیکھنے مین کچھ ازدحام نہین ہوتا اسی طرح قیامت
کے دن خدا تعالے کے دیکھنے مین بھی تمکو شک نہین ہوگا صاف کھلا دیدار ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو
کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ ساتھ ہووے ہر امت اپنی معبودون کے یعنے جسکو وہ پوجتے تھے سو نہ باقی رہیگا
کوئی جو اللہ تعالے کے سوائے کسی اور چیز کی بندگی کرتا تھا مگر کہ وہ دوزخ مین گر پڑین گے یہانتک کہ نہ
باقی رہیگا کوئی مگر جو اللہ کی بندگی کرتا تھا نیک یا گنہگار اور بقایا کتاب والون کے تو بلائے جاوینگے یہود ان سے
کہا جاویگا کہ تم کس کی بندگی کرتے تھے کہین گے کہ ہم عزیر کی عبادت کرتے تھے جو خدا تعالے کا بیٹا ہے

تو اُنسے کہا جاویگا کہ تم جہوٹے ہو کہ خدا تعالےٰ کی نہ کوئی عورت نہ کوئی لڑکا پہر پوچہا جاویگا کہ تم کیا چاہتے ہو کہینگے الٰہی ہم پیاسے ہین سو ہمکو پانی پلا سو اشارہ کیا جاویگا کہ کیا تم اس گہاٹ پر نہین جاتے سو وہی دوزخ کی طرف جمع کیے جاوینگے اور وہ دفعۃً اسطرح نظر آتی ہی گویا وہ پانی ہے اور وہ واقع مین وہ آگ ہے کہ اسکا بعض بعض کو کہائے ڈالتا ہی سو وے دوزخ مین گر پڑینگے پہر نصاریٰ بلائے جاوینگے سو انسے کہا جاویگا کہ تم کسکی عبادت کرتے تہے ...... وہ کہینگے کہ ہم عیسےٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تہے جو خدا تعالی کا بیٹا ہے ...... سو ان سے کہا جاویگا کہ تم بہی جہوٹے ہو کہ خدا تعالیٰ کی نہ کوئی بی بی ہے اور نہ کوئی بیٹا پہر ان سے کہا جاویگا کہ تم کیا چاہتے ہو پس اسی طرح کیا جاویگا مانند یہود کے یعنے انکو بہی دوزخ مین ڈالا جاویگا یہانتک کہ جب نہ باقی رہیگا کوئی مگر جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا تہا نیک اور بد سے تو حقتعالیٰ اُنپر ظاہر ہوگا اس صورت مین کہ قریب تر ہوگی اس صورت سے جسکو انہون نے دنیا مین دیکہا تہا یعنے معلوم کیا تہا سو اُن سے کہا جاویگا کہ تم کسی چیز کی انتظار کرتے ہو ساتہ ہو ہر امت اپنے معبود کے کہینگے کہ ہمنے لوگون کو دنیا مین چہوڑا باوجودیکہ ہم انکی طرف نہایت محتاج تہے اور ہم اُنکے ساتہ نہ ہوئے اور ہم انتظار کرتے ہین اپنے رب کی تو حقتعالیٰ کہیگا کہ مین ہون رب تمہارا تو کہینگے کہ ہم اللہ کے ساتہ کسی کو شریک نہین کرتے یہ کلمہ دو یا تین بار کہینگے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق مین آویگی **باب** قولہٖ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا باب ہے بیان مین اس آیت کے سو کیا حال ہوگا جب کہ لاوینگے ہم ہر امت سے گواہ یعنے پیغمبر کو اور لاوینگے ہم تجہکو ان لوگون پر گواہ اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ یعنے مختال اور ختال کے ایک معنے ہین یعنے تکبر کرنے والا **ف** مراد یہ ہے مختالاً فخوراً نَطْمِسَ نُسَوِّيهَا حَتَّىٰ تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ یعنے معنے نطمس کے آیت مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا مین یہ ہین کہ پہلے اس سے کہ ہم انکو برابر اور ہموار کر ڈالین یہانتک کہ پہر انکی پشت کی طرح ہو جاوین طمس الکتاب کے معنے یہ ہین کہ مٹایا خط کو سَعِيرًا وُقُودًا اور آیت وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا مین سعیر کے معنے ہین ایندہن کے **ف** یہہ تفسیر اس آیت کی نہین اور شاید یہ ناقل کی غلطی ہے چنانچہ پہلے بہی کہا گیا حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَىٰ بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّىٰ بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجہسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑہ مینے کہا کہ یا حضرتؐ مین آپ کے آگے قرآن پڑہون اور حال آنکہ آپ پر قرآن اترا حضرت صلعم نے

فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ قرآن کو کسی اور سے سنوں تو میں نے آپکے آگے سورۂ نساء پڑھی کہ جب اس آیت پر پہنچا
کہ کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت کے گواہ لاوینگے یعنے اُنکے پیغمبر کو اور تجھ کو اس امت پر گواہ لاوینگے فرمایا بس کر
سو میں نے دیکھا کہ آپکی دونوں آنکھ سے آنسو جاری ہیں **باب** قولہ وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء
احد منکم من الغائط باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آوے کوئی شخص تم میں سے
پاخانے سے **ف** یہ آیت اسقدر مشترک ہے سورۂ نساء اور مائدہ میں اور وارد کرنا بخاری کا اسکو نساء کی تفسیر میں
مشعر ہے ساتھ اسکے کہ آیت نساء کی عائشہ کے قصے میں اُتری صعیدا وجہ الارض یعنے آیت فتیمموا صعیدا
طیبا میں صعید کے معنے ہیں روئے زمین یعنے پس قصد کرو زمین پاک کا **ف** کہا زجاج نے نہیں جانتا اس
خلاف درمیان اہل علم کے اسمیں کہ صعید کے معنے ہیں روئے زمین برابر ہے کہ اسپر مٹی ہو یا نہ ہو اور قتادہ سے روایت ہے
کہ صعید وہ زمین ہے جسمیں نہ درخت ہو نہ سبزہ اور یہ جو کہا کہ پاک تو استدلال کیا ہے ساتھ اسکے اُس شخص نے جو شرط
کرتا ہے تیمم میں مٹی کو اسواسطے کہ طیب وہ مٹی ہے اگانے والی وقال جابر کانت الطواغیت التی یتحاکمون
الیھا فی جھینۃ واحد وفی اسلم واحد وفی کل حی واحد کھان ینزل علیھم الشیطان یعنے
اور کہا جابر نے اس آیت کی تفسیر میں یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت کہ جھوٹے معبود جنکی طرف وہ اپنے معاملے
لے جاتے تھے اور اپنے کاموں میں انکی طرف رجوع کرتے ایک قبیلے جہینہ میں تھا اور ایک اسلم میں تھا اور ایک ہر
قوم میں تھا وہ جھوٹے معبود کاہن لوگ تھے انپر شیطان اترتا تھا وقال عمر الجبت السحر والطاغوت
الشیطان یعنے اور کہا عمر رض نے بیچ تفسیر آیت یؤمنون بالجبت والطاغوت کے جبت کے معنے ہیں جادو
اور طاغوت کے معنے ہیں شیطان یعنے انسان کی صورت میں وقال عکرمۃ الجبت بلسان الحبشۃ
الشیطان والطاغوت الکاھن یعنے اور کہا عکرمہ نے کہ جبت حبش کی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں
اور طاغوت کے معنے ہیں کاہن یعنے جو آیندہ کی خبریں بتلاوے مانند رملی اور نجومی وغیرہ کے اور اختیار
کیا ہے طبری نے کہ مراد ساتھ جبت اور طاغوت کے جنس اس شخص کی ہے جو پوجا جاوے سوائے اللہ کے
برابر ہے کہ بت ہو یا شیطان جن ہو یا آدمی پس داخل ہوگا اسمیں جادوگر اور کاہن واللہ اعلم اور عکرمہ کے اس قول
میں دلالت ہے اسپر کہ معرب قرآن میں واقع ہے اور جائز رکھا ہے اسکو ابن حاجب اور ایک جماعت نے اور
حجت پکڑی ہے ابن حاجب نے ساتھ اسکے کہ جب اسماء اعلام مانند ابراہیم کے قرآن میں واقع ہیں تو اسماء اجناس
کے واقع ہونے سے کوئی مانع نہیں اور شافعی وغیرہ نے اس سے انکار کیا ہے حدثنا محمد قال اخبرنا
عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت ھلکت قلادۃ لاسماء فبعث النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی طلبھا رجالا فحضرت الصلاۃ ولیسوا علی وضوء ولم یجدوا ماء فصلوا وھم علی

غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ التَّيَمُّمَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ اسماء کا ہار گم ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو اسکی تلاش مین بھیجا سو نماز کا وقت آیا اور وے نہ باوضو تھے اور نہ انہون نے پانی پایا سو انہون نے بے وضو نماز پڑھی سو خدا نے اتارا تیمم ف اس حدیث کی شرح تیمم کے بیان مین گذر چکی ہے **باب** قَوْلِهٖ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور اپنے حاکمون کا اور اولی الامر کے معنے ہین حکم والے یعنے حاکم حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی اس آیت کی تفسیر مین کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور حاکمون کی کہا ابن عباس رض نے کہ یہ آیت عبداللہ بن حذافہ کے حق مین اتری جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا ف اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو ساتھ اختصار کے اور معنے یہ ہین کہ عبداللہ ابن حذافہ کے قصے مین اتری یعنے مقصود آیت سے اسکے قصے مین یہ قول خدا کا ہے کہ اگر تم کسی چیز مین جھگڑ پڑو تو اسکو پھیر دو طرف اللہ اور رسول کے الآیہ یعنے اس قصے مین اس کی اطاعت کا حکم مقصود نہین بلکہ جھگڑ پڑنے کے وقت خدا اور رسول کی طرف پھرنا مقصود ہے اور اسکا قصہ یون ہی کہ عبداللہ بن حذافہ اس لشکر کا سردار تھا وہ لشکر سے ناراض ہوا سو اسنے آگ جلائی اور کہا کہ اپنے تئین آگ مین ڈالو سو بعضون نے قصد کیا اسمین پڑنے کا اور بعضے باز رہے سو لشکر نے جھگڑا کیا اسکے حکم بجا لانے مین اور اسکا سبب یہ ہے کہ جنہون نے اسکی اطاعت کا قصد کیا تھا انہون نے اولی الامر کی اطاعت کے حکم پر عمل کیا اور جو اس سے باز رہے معارض ہوا انکے نزدیک بھاگنا آگ سے تو مناسب ہوا کہ اتارا جاوے اس جھگڑے مین جو راہ بتلا دے انکو طرف اس چیز کے کہ کرے اسکو وقت جھگڑے کے اور وہ پھیرنا ہے طرف اللہ اور رسول کے یعنے اگر تم جھگڑ پڑو کسی چیز کے جائز اور نہ جائز ہونے مین تو رجوع کرو طرف کتاب اور سنت کے اور اسمین اختلاف ہے کہ اولی الامر سے کیا مراد ہے طبری نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ وہ اہل علم و اہل خیر ہین اور مجاہد اور عطاء اور حسن وغیرہ سے ہی کہ وہ علماء ہین اور ایک روایت مجاہد سے ہی کہ وہ اصحاب ہین اور یہ خاص تر ہے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ وہ ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض ہین اور یہ اس سے بھی خاص تر ہے اور ترجیح دی ہے امام شافعی نے پہلے قول کو اسواسطے کہ قریش امارت کو نہ پہچانتے تھے اور کہا طبری نے کہ وہ عموم پر محمول ہے اگرچہ خاص سبب مین اتری (فتح) **باب** قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ قسم ہے تیرے رب کی کہ انکو ایمان نہ ہوگا جبتک کہ تجھی کو منصف نہ جانین اس جھگڑے مین کہ انکے درمیان واقع ہو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ زبیر اور ایک انصاری مرد نے پتھریلی زمین کی ایک نالی میں جھگڑا کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنی کھیت کو پانی سینچ لے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے تو انصاری نے کہا کہ یا حضرت یہ حکم آپ نے اس واسطے کیا کہ زبیر آپکی پھوپھی کے بیٹے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوا پھر فرمایا کہ اے زبیر اپنی کھیت کو سینچ لے پھر پانی کو روک رکھ یعنی اسکی زراعت کیطرف مت چھوڑ یہانتک کہ منڈیر تک پہونچے یعنے لبالب ہو جاوے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کیطرف چھوڑ دے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو اسکا حق پورا دلوایا صریح حکم میں جبکہ غصہ دلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انصاری نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو مشورہ دیا تھا پہلی مرتبہ ساتھ ایک امر کے کہ دونوں کے واسطے اس میں فراخی تھی یعنے اسمیں دونوں کی رعایت تھی کہا زبیر نے سو میں نہیں گمان کرتا ان آیتوں کو مگر کہ اسمیں اتریں سو قسم ہے تیری رب کی انکو نہ ایمان ہوگا آخر آیت تک **ف** صریح حکم میں یعنے حضرت نے زبیر کو صریح حکم کیا کہ اپنا سب حق لے لے اور پہلی بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق اپنا بطور احسان کے اپنی ہمسائے کو چھوڑ دے نہ بطور وجوب کے پھر جب اسنے جہل کے سبب سے اسکو قبول نہ کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ اپنا حق پورا لے لے اور اس حدیث کی پوری شرح کتاب الشرب میں گذر چکی ہے **باب** قَوْلِهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ یہ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پس یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جنپر خدا تعالے نے انعام کیا پیغمبروں سے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں بیمار ہوتا کوئی پیغمبر مگر کہ اسکو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اس بیماری میں جسمیں آپکا انتقال ہوا آپکے حلق میں کوئی چیز اٹکی یعنے بلغم وغیرہ سے

سو مین نے آپ سے سُنا فرماتے تہے کہ مین ساتہہ چاہتا ہون ان لوگونکا جنپر خدا نے انعام کیا پیغمبرون اور صدیقون اور
شہیدون اور نیکون سے سو مین نے جانا کہ آنکو اختیار ہوا ہے **ف** قَوْلُهٗ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ اِلَى الظَّالِمِ اَهْلُهَا باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ کیا ہے تمکو کہ تم اللہ
کی راہ مین نہین لڑتے اور راہ مین انکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے الظالم اہلہا تک **ف** ظاہر تر
یہہ ہے کہ عطف والمستضعفین کا اللہ کے اسم پر ہے یعنی اور انکی راہ مین جو مغلوب ہین یا سبیل اللہ پر عطف ہے
یعنی بیچ خلاص کرنے مغلوب لوگون کے (فتح) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے کہ مین اور میری مان مغلوب لوگون مین سے تہے یعنی مین لڑکون سے اور میری مان عورتون سے حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ وَاُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ
نے یہ آیت پڑہی مگر جو دبے ہین مردون اور عورتون اور لڑکون سے کہا ابن عباسؓ نے کہ مین اور میری مان ان
لوگون مین سے تہے جنکو خدا تعالے نے معذور ٹہیرایا یعنی آیت مذکورہ مین الا المستضعفین الآیۃ وَيُذْكَرُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر مین حصرت
صدورہم یعنی تنگ ہوئے سینے اونکے تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ یعنی اور آیت وان تلووا او تعرضوا مین
تلووا کے معنے ہین کہ اگر تم اپنی زبان کو شہادت کے ادا کرنے مین پہیرو یا اس سے اعراض کرو **ف** اور قتادہ
سے روایت ہے کہ اگر تو دخل کرے اپنی شہادت مین وہ چیز کہ باطل کرے اسکو تو وہ شہادت مت دے وَقَالَ غَيْرُهٗ
الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِيْ یعنی اور ابن عباسؓ کے غیر نے کہا کہ معنے مراغم کے اس آیت
مین ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا مہاجر ہین یعنی ہجرت کی جگہہ کہتا ہے راغمت یعنی
مین نے اپنی قوم سے ہجرت کی **ف** اور حسن سے روایت ہے کہ مراغما کے معنے ہین جگہہ پہرنے کی مَوْقُوْتًا مُوَقَّتًا
وَقْتَهٗ عَلَيْهِمْ یعنی آیت ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا مین موقوتا کے معنے ہین وقت معین
کی گئی یعنی وقت معین کیا اسکا اوپر انکے **بَاب** قَوْلُهٗ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ
اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ پہر تمکو کیا ہے ای مسلمانون کہ
منافقون کے حق مین دو گروہ ہو رہے ہو اور خدا تعالے نے اونکو الٹ دیا کہا ابن عباسؓ نے کہ ارکسہم کے
معنے ہین کہ انکو جدا جدا کر دیا **ف** یہ تفسیر ہے ساتہہ لازم کے اسواسطے کہ رکس کے معنے ہین رجوع کرنا پس
گویا کہ انکو انکے پہلے حکم کیطرف پہیر دیا فِئَةٌ جَمَاعَةٌ یعنی آیت فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری

کافرۃ مین فئۃ کے معنے جماعت ہین اور مراد دوسرگروہ سے کفار قریش ہین حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ زَیْدِ بْنِ
ثَابِتٍ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَقَالَ اِنَّھَا طَیْبَۃُ تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّۃِ ترجمہ

رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ وَکَانَ النَّاسُ فِیْھِمْ فِرْقَتَیْنِ فَرِیْقٌ یَقُوْلُ اقْتُلْھُمْ وَفَرِیْقٌ یَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ

زید بن ثابت سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ کیا ہے تمکو کہ منافقون کے حق مین دو گروہ ہو رہے ہو کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے چند لوگ جنگ احد سے پھر یعنے عبداللہ بن ابی منافق اپنے
ساتھیون کے ساتھ پلٹ آیا اور مسلمان لوگ انکے حق مین دو گروہ ہوئے ایک گروہ کہتا تہا کہ انکو قتل کرتے
ہین اور ایک گروہ کہتا تہا کہ نہ سو یہ آیت اتری کہ کیا ہے تمکو کہ منافقون کے حق مین دو گروہ ہو رہے ہو اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے یعنے پاک مقام ہے میل والے کو اسطرح نکالدیتا ہے جیسے
آگ چاندی کا میل نکالدیتی ہے **ف** اسحدیث کا بیان کتاب مغازی مین گذر چکا ہے **باب** قولہ
وَاِذَا جَآءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِہٖ اَفْشَوْہُ باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ جب آتی ہے انکے
پاس کوئی خبر امن کی یا ڈر کی اسکو مشہور کرتے ہین یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ یَسْتَخْرِجُوْنَہٗ یعنے یستنبطونہ کے معنے آیت
لعلمہ الذین یستنبطونہ مین یہ ہین کہ نکالتے ہین اسکو یعنی اسکی مصلحت کو باہر لاتے ہین حَسِیْبًا کَافِیًا یعنے معنے
حسیبا کے ہین کفایت کرنیوالا اِلَّا اِنَاثًا اَلْمَوَاتَ حَجَرًا اَوْ مَدَرًا وَمَا اَشْبَھَہٗ یعنے آیت ان یدعون من دونہ الا
الا اناثا مین اناثا کے معنے ہین بیجان چیزین پتھر یا مٹی اور جو اسکے مانند ہے **ف** مراد ساتھ مواتکے
ضد حیوان کی ہے یعنے بیجان چیزین اور اسکی غیر نے کہا کہ انکو اناث یعنے عورتین اسواسطے کہا گیا کہ نام رکھا تہا
کافرون نے انکا منات اور لات اور عزی اور نائلہ اور مانند اسکے اور حسن بصری سے روایت ہے کہ عرب کا
کوئی قبیلہ نہ تہا مگر کہ انکے واسطے ایک بت تہا وے اسکو پوجتے تھے نام رکھا جاتا تہا اسکا فلانے قبیلے کی عورت
اور سورۂ صافات مین انکی حکایت آویگی وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین اللہ بلند ہے اس سے
اور ابی بن کعب سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ ہر بت کے ساتھ ایک جنی ہے روایت کیا ہے اسکو ابن
ابی حاتم نے (فتح) مَرِیْدًا مُتَمَرِّدًا یعنے مریدا کے معنے مین سرکش حکم نہ ماننے والا فَلَیُبَتِّکُنَّ بَتَّکَہٗ
قَطَعَہٗ یعنے آیت فلیبتکن اذان الانعام مین بتک کے معنے ہین کہ چیرین جانورون کے کان قِیْلًا وَقَوْلًا
وَاحِدٌ یعنے قیلا اور قولا کے ایک ہی معنے ہین یعنے بات کرنا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ومن اصدق من اللہ
قیلا طَبَعَ خَتَمَ یعنے طبع کے معنے ہین مہر کی گئی **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے طبع اللہ علی قلوبہم **تنبیہ** امام
بخاری نے اس باب مین آثار ذکر کیے اور کوئی حدیث ذکر نہین کی اور البتہ واقع ہوا ہے مسلم مین عمر کی حدیث
سے اس آیت کے نزول کے سبب مین کہ حضرت نے جب اپنی عورتون سے ملاقات اور بات کرنا چھوڑ دیا اور

مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی اور یہ کہ عمر فاروقؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے سو عرض کیا کہ کیا آپ نے اپنی عورتون کو طلاق دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے طلاق نہین دی سو مین نے مسجد کے دروازے مین کہڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتون کو طلاق نہین دی سو یہ آیت اتری سو مین نے اس امر کو نکالا (فتح) **باب** قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جو مار ڈالے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر تو اسکی سزا دوزخ ہے **ف** کہا جاتا ہے کہ یہ آیت مقیس بن ضبابہ کے حق مین اتری اور وہ اور اسکا بہائی ہشام مسلمان ہوئے تہے سو ایک انصاری نے ہشام کو غفلت کی حالت مین مار ڈالا سو پہچانا نہ گیا سو حضرت صلعم نے انکی طرف ایک مرد کو بہیجا انکو حکم کیا کہ مقیس کو اسکے بہائی کی دیت دین انہون نے اسی طرح کیا سو مقیس نے دیت لیکر ایلچی کو مار ڈالا اور مرتد ہو کر مکے مین جا ملا پس یہ آیت اتری حدثنا آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا مغيرة بن النعمان قال سمعت سعيد بن جبير قال اختلف فيها اهل الكوفة فرحلت فيها الى ابن عباس فسألته عنها فقال نزلت هذه الاية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم هي اخر ما نزل وما نسخها شيء ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کوفہ والون نے اس آیت مین یعنے اسکی حکم مین اختلاف کیا تو مین نے اسمین ابن عباسؓ کیطرف کوچ کیا سو مین نے ابن عباسؓ سے اس آیت کا حکم پوچھا سو ابن عباسؓ نے کہا کہ اتری یہ آیت کہ جو مار ڈالے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر تو اسکی سزا دوزخ ہے کہا کہ یہ آیت پیچھے اتری اور اسکو کسی چیز نے منسوخ نہین کیا **ف** یعنے یہ شان قتل کرنے مسلمان کی جان بوجھ کر بنسبت آیت فرقان کے **باب** قولہ ولا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا السلم والسلم والسلام واحد باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ نہ کہو جو تمکو سلام کرے کہ تو مسلمان نہین اور سلم اور سلم اور سلام کے ایک معنے مین حدثني علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس ولا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا قال قال ابن عباس كان رجل في غنيمة له فلحقه المسلمون فقال السلام عليكم فقتلوه واخذوا غنيمته فانزل الله في ذلك الى قوله عرض الحيوة الدنيا تلك الغنيمة قال قرأ ابن عباس السلام ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ نہ کہو جو تمکو سلام کرے کہ تو مسلمان نہین کہا ابن عباسؓ نے کہ ایک مرد اپنی بکریون مین تہا سو مسلمان لوگ اسکو جا ملے تو اس نے انکو السلام علیکم کہا تو مسلمانون نے اسکو مار ڈالا اور اسکی بکریان لین سو خدا تعالے نے یہ آیت اس باب مین اتاری عرض الحیوة الدنیا تک کہا کہ مراد عرض الحیوة الدنیا سے یہ بکریان ہین ابن عباسؓ نے اس آیت مین السلام پڑہا

تبتغون عرض الحیوة الدنیا

ف ابن عباسؓ سے اس آیت کے شان نزول میں ایک اور قصہ بھی مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر فدک کیطرف بھیجا انکا سردار غالب بن فضالہ تھا اور اس لشکر میں اسامہ بھی تھا سو جب فدک والوں کو شکست ہوئی تو ان میں سے ایک مرد جسکا مرداس نام تھا تنہا باقی رہا اور اُسنے اپنی بکریوں کو پہاڑ کے ساتھ پناہ دی سو جب مسلمان لوگ اسکو جا ملے تو اسامہؓ نے اسکو مار ڈالا پھر جب پلٹ کر آئے تو یہ آیت اتری کہ نہ کہو جو تمکو سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اسواسطے کہ تحفہ مسلمانوں کا سلام ہے اسکے ساتھ آپس میں پہچانے جاتے ہیں اور اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی ظاہر کرے کچھ چیز اسلام کی نشانیوں سے نہیں حلال ہے خون اسکا یہانتک کہ اسکی آزمایش کیجاوے اسواسطے کہ سلام تحفہ ہے مسلمانوں کا اور جاہلیت کی زمانے میں انکا تحفہ اسکے برخلاف تھا پس ہوگی یہ نشانی اور نہیں لازم آتا اس چیز سے کہ ذکر کی میں نے حکم کرنا ساتھ اسلام اس شخص کے کہ اسپر اقتصار کرے اور جاری کرنا احکام مسلمانوں کا اوپر اسکے بلکہ ضرور ہے زبان سے دونو شہادت کا اقرار کرنا بنا بر تفصیل کے کہ اہل کتاب وغیرہ کے درمیان میں تھی (فتح) **بَابٌ** لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں برابر ہیں بیٹھنے والے مسلمانوں میں سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے **ف** غیر اولی الضرر کی قرات میں اختلاف ہے بعضے لوگ اسکو پیش کے ساتھ پڑھتے ہیں بنا بر بدل کے قاعدون سے اور باقی اسکو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں بنا بر استثنا کے حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ترجمہ سہل سے روایت ہے کہ مینے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا سو میں اسکی طرف آگے بڑھا یہانتک کہ میں اسکے پہلو میں بیٹھا (اور وہ اسوقت مدینے کا حاکم تھا) اُسنے ہمکو خبر دی کہ زید بن ثابت نے اسکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مجھسے لکھوائی کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان اور جہاد کرنے والے خدا کی راہ میں سو ابن ام مکتوم آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو مجھسے لکھوا رہے تھے اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ قسم ہے اللہ کی اگر میں جہاد کرسکتا تو البتہ جہاد کرتا اور وہ اندھا تھا سو خدا تعالیٰ نے

واستنکہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلام علیکم

اپنے پیغمبر پر وحی اتاری اور آپکی ران میری ران پر تھی سو آپکی ران مجھپر بہت بھاری ہوئی یہانتک کہ میں ڈرا کہ
میری ران کچلی جاوے پھر آپ سے شدت وحی کی دور ہوئی سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ سوائے معذوروں کے
جنکو بدن کا نقصان ہو حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا
فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ترجمہ براءؓ سے روایت
ہے کہ جب آیت اتری (یعنے قریب تھی کہ اترے) کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمانوں میں سے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے زید کو بلایا زید نے اسکو لکھا سو ابن ام مکتوم آیا اور اسنے اپنی نابینائی کی شکایت کی کہ میں اندھا
ہوں جہاد نہیں کرسکتا سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ سوائے دکھ والوں کے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا فُلَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ وَالْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ
نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فلانے کو بلاؤ یعنے زید کو وہ آئے
انکے ساتھ دوات اور تختی اور مونڈھے کی ہڈی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ کہ برابر نہیں بیٹھنے
والے مسلمان اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ابن ام مکتوم
تھے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت میں نابینا ہوں سو اسی جگہ اتری کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن
کا دکھ نہیں اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے **ف** کہا ابن منیر نے کہ نہیں اقتصار کیا راوی نے دوسری
حال میں اوپر ذکر کرنے کلمہ زائدہ کے اور وہ غیر اولی الضرر ہے یعنے بلکہ دوسری بار بھی ساری آیت کو پھر
دوہرایا پس اگر وحی فقط اسی کلمہ زائدہ کے ساتھ اتری تھی تو شاید راوی نے مناسب جانا دوہرانا آیت کا
ابتدا سے تاکہ متصل ہو استثنا ساتھ مستثنی منہ کے اور اگر دوسری بار ساری آیت زیادہ کے ساتھ اتری
تھی بعد اسکے کہ پہلی بار بدوں اسکے اتری تھی سو البتہ حکایت کی ہے راوی نے صورت حال کی میں کہتا ہوں کہ
پہلا احتمال ظاہر تر ہے واسطے کہ سہل کی روایت میں ہے کہ خدا تعالے نے یہ آیت اتاری غیر اولی الضرر اور زیادہ
واضح اس سے روایت خارجہ کی ہے کہ اس میں ہے سو میں نے آپ پر پڑھا لا یستوی القاعدون من المؤمنین
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غیر اولی الضرر (فتح) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

اخبرنا ہشام ان ابن جریج اخبرہم ح قال وحدثنی اسحاق قال اخبرنا عبد الرزاق قال
اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم ان مقسما مولی عبد اللہ بن الحارث اخبرہ ان
ابن عباس اخبرہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین عن بدر والخارجون الی بدر ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنگ بدر سے اور نکلنے والے
طرف بدر کے **ف** اور روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے طریق حجاج کے سے اسنے روایت کی ہے ابن جریج
سے ساتھ اسکے مثل اسکے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ جو اس آیت میں فرمایا کہ خدا تعالے نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر
درجہ میں فضیلت دی تو اسمیں مفضل علیہ غیر اولی الضرر ہیں اور اسپر ضرر والے سو وہ ملحق ہیں ساتھ مجاہدین کے
ثواب میں جب کہ انکی نیت سچی ہو اسواسطے کہ آیت دلالت کرتی ہے کہ ضرر والے مجاہدین کے ساتھ برابر ہیں اس
واسطے کہ استثنا کیا ہے آیت نے اولی الضرر کو برابر ہونے سے پس آیت نے دلالت کی کہ وہ برابری میں داخل ہیں اسواسطے
کہ نہیں ہے کوئی واسطہ درمیان برابری اور عدم برابری کے لیکن مراد برابر ہونا اسکا اصل ثواب میں ہے نہ دونا ہونے
میں اسواسطے کہ دونا ہونا متعلق ہے ساتھ فعل کے اور احتمال ہے کہ ملحق ہوں ساتھ جہاد کے اسباب میں تمام
نیک عمل اور باب کی حدیثوں میں اور بھی کئی فائدے ہیں ٹھہرانا کاتب کا اور قریب کرنا اسکا اور قید کرنا علم کا ساتھ
لکھنے کے (فتح) **باب** قولہ ان الذین توفاہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا الآیۃ باب ہے اس آیت کے
بیان میں کہ جن لوگوں کی جان کھینچتے ہیں فرشتے اس حال میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا کہتے ہیں تم کس بات میں
تھے وہ کہتے ہیں ہم تھے مغلوب زمین میں کہتے ہیں کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں آخر
آیت تک حدثنا عبد اللہ بن یزید المقرئ قال حدثنا حیوۃ وغیرہ قالا حدثنا محمد بن
عبد الرحمن ابو الاسود قال قطع علی اہل المدینۃ بعث فاکتتبت فیہ فلقیت عکرمۃ مولی
ابن عباس فاخبرتہ فنہانی عن ذلک اشد النہی ثم قال اخبرنی ابن عباس ان ناسا من
المسلمین کانوا مع المشرکین یکثرون سواد المشرکین علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی
السہم یرمی بہ فیصیب احدہم فیقتلہ او یضرب فیقتل فانزل اللہ ان الذین توفاہم
الملائکۃ ظالمی انفسہم الآیۃ رواہ اللیث عن ابی الاسود ترجمہ محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے
کہ قطعہ کیا گیا اہل مدینہ پر ایک لشکر یعنے لازم کیا گیا انپر نکالنا لشکر کا واسطے قتال اہل شام کے بیچ زمانے خلیفہ
ہونے عبداللہ بن زبیر کے مکہ میں سو میرا نام اسمیں لکھا گیا سو ملا میں عکرمہ سے جو ابن عباس کا غلام آزاد
کردہ تھا سو میں نے اسکو خبر دی اسنے مجھکو اس سے منع کیا سخت منع کرنا پھر کہا کہ خبر دی مجھکو ابن عباس نے

کہ مقرر چند مسلمان مشرکون کے ساتہہ تہے مشرکون کے گروہ بڑہاتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے میں آتا تیر کہ پہینکا جاتا سوان مین سے ایک کو پہنچتا سو اسکو قتل کرتا یا تلوار سے قتل کیا جاتا سو خدا تعالے نے یہ آیت اتاری کہ جن لوگون کی جان نکالتے ہین فرشتے اس حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا آخر آیت تک

ف اسی طرح آیا ہے اس روایت مین شان نزول اسکا اور روایت کی ہے طبری نے کہ مکہ والون سے چند لوگ مسلمان ہوگئے تہے اور اپنے اسلام کو پوشیدہ رکہتے تہے سو جنگ بدر مین مشرکون نے اونکو اپنے ساتہہ نکالا سو اون مین سے بعضے بدر مین مارے گئے سو مسلمانون نے کہا کہ یہ مسلمان تہے پس مجبور کیئے گئے انکے واسطے بخشش مانگو سو یہ آیت اتری تو مسلمانون نے اس آیت کو ان مسلمانون کی طرف لکہا جو مکے مین باقی رہے تہے اور یہ کہ اونکا کوئی عذر باقی نہین سو وے نکلے اور مشرک ان سے ملے مشرکون نے انکو تکلیف دی وہ پہر آئے پہر نکلے سو بعضون نے نجات پائی اور بعضے مارے گئے اور اس قصے مین دلالت ہے اوپر بری ہونے عکرمہ کے اس چیز سے کہ منسوب کیا جاتا ہے طرف رای خوارج کے اسواسطے کہ اسنے مبالغہ کیا منع کرنے مین مسلمانون کی لڑائی سے اور بڑہانے گروہ ان لوگون کے سے جو مسلمانون سے لڑین اور غرض عکرمہ کی یہہ تہی کہ خدا تعالے نے مذمت کی ہے اسکی جو مشرکون کی جماعت کو بڑہاوے اور انکے ساتہہ جاوے باوجودیکہ ان مسلمانون کا یہ ارادہ نہ تہا کہ کافرون سے موافقت کرین کہا عکرمہ نے پس اسی طرح نہ بڑہا تو اس لشکر کی جماعت کو اگرچہ تو انکی موافقت کا ارادہ نہین کرتا اسواسطے کہ وے اللہ کی راہ مین نہین لڑتے اور یہہ جو کہا کہ تم کس بات مین تہے تو یہ سوال توبیخ اور تقریع کا ہے اور استنباط کیا ہے سعید بن جبیر نے اس آیت سے وجوب ہونا ہجرت کا اس زمین سے کہ اسمین گناہ ہون (فتح) **باب** قولہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا باب ہے بیان مین اس آیت کے مگر بے بس مرد اور عورتین اور لڑکے کہ نہ کوئی حیلہ کر سکتے ہین اور نہ راہ جانتے ہین **ف** اس آیت مین عذر ہے اس شخص کا جو موصوف ہے ساتہہ بے بس ہونے کے ان لوگون مین سے جو اس سے پہلی آیت مین مذکور ہین اور تحقیق ذکر کیا ہے وہ شخص دوسری آیت مین بیچ سیاق رغبت دلانے کے اوپر قتال کے اون سے **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ايوب عن ابن ابی مليكة عن ابن عباس اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قال كانت امی ممن عذر الله ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے بیچ تفسیر الا المستضعفین کے کہا میری ماں ان لوگون مین سے تہی جن کو اللہ نے معذور ٹہیرایا **ف** اسحدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے **باب** فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا باب ہے بیان مین اس آیت کے سو انکو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ ہے معاف کرنیوالا بخشتا **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابی

سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العشاء اذ قال سمع اللہ لمن حمدہ ثم قال قبل ان یسجد اللھم نج عیاش ابن ابی ربیعۃ اللھم نج سلمۃ بن ھشام اللھم نج الولید ابن الولید اللھم نج المستضعفین من المؤمنین اللھم اشدد وطاتک علی مضر اللھم اجعلھا سنین کسنی یوسف ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہا جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز مین تہے کہ ناگہان کہا سمع اللہ لمن حمدہ پہر سجدہ کرنے سے پہلے کہا الٰہی نجات دی عیاش بن ربیعہ کو الٰہی نجات دی سلمہ بن ہشام کو الٰہی نجات دی ولید بن ولید کو الٰہی نجات دے ان کو جو دبے ہوئے بے زور مسلمان ہیں الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر الٰہی ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تہا **ف** اس حدیث کی شرح استسقا مین گذر چکی ہے **باب** قولہ تعالیٰ ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم باب ہے بیان مین اس آیت کے اور گناہ نہین تمپر اگر تمکو تکلیف ہو مینہ سے یا تم بیمار ہو کہ اتار رکہو اپنے ہتہیار **حدثنا** محمد بن مقاتل ابو الحسن قال اخبرنا حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی قال عبد الرحمن بن عوف کان جریحا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ اگر تمکو تکلیف ہو مینہ سے کہا ابن عباس رض نے کہ مراد اس آیت مین عبد الرحمن بن عوف ہین کہ وہ بیمار تہے یعنے یہ آیت انکے حق مین اتری **ف** یہ جو آیت مین فرمایا کہ نہین گناہ تمکو یہ کہ ہتہیار اتار رکہو تو خدا تعالیٰ نے رخصت دی انکو بیچ رکہنے ہتہیاروں کے واسطے بھاری ہونے انکے کے اور انکے سبب اسچیز کے کہ ذکر کی گئی مینہ اور بیماری سے پہر حکم کیا انکو ساتھ لینے بچاؤ کے یعنے زرہ اور ڈہال اور خود کے واسطے اس ڈر کے کہ غافل ہون اور دشمن انپر ہجوم کرے یعنی بیماری اور مینہ کی حالت مین بہی زرہ اور ڈہال وغیرہ کو ساتھ رکہو **باب** قولہ ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء باب ہے بیان مین اس آیت کے اور فتوے مانگتے ہین تجھسی عورتون کے حق مین کہہ اللہ فتوے دیتا ہے تمکو بیچ عورتون کے اور جو پڑہا جاتا ہے تمپر کتاب مین سو نازل ہوا ہے یتیم عورتون کے حق مین **ف** فتوے کے معنے ہین جواب سائل کا حادثے سے کہ مشکل ہو اور سائل کے **حدثنا** عبید بن اسمعیل قال حدثنا ابو اسامۃ قال ھشام بن عروۃ اخبرنی عن ابیہ عن عائشۃ ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الی قولہ وترغبون ان تنکحوھن قالت عائشۃ ھو الرجل تکون عندہ الیتیمۃ ھو ولیھا ووارثھا فاشرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب ان ینکحھا ویکرہ ان یزوجھا رجلا فیشرکہ فی مالہ بما شرکتہ

فیعضلها فنزلت هذه الآية ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ فتوے طلب کرتے ہین تجہسے عورتون کے حق مین کہہ اللہ فتوے دیتا ہی تمکو انکے باب مین اس قول تک کہ تم چاہتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو کہا عائشہ رضہ نے وہ وہ مرد ہے کہ اسکے پاس یتیم لڑکی ہو وہ مرد اسکا والی اور وارث ہے اور وہ عورت اسکو اُسکے مال مین شریک ہے یہانتک کہ کہجور کے درخت مین بہی سو وہ مرد اس سے نکاح کرنا نہین چاہتا اور برا جانتا ہے کہ اسکو مرد کے نکاح مین دے سو کہ وہ اسکو اُسکے مال مین شریک ہو جسمین وہ عورت اسکی شریک ہے سو وہ اسکو اور جگہہ نکاح کرنیسے منع کرتا ہے سو یہہ آیت اتری - اس حدیث کی پوری شرح پہلے گذر چکی ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہی کہ جابر کی ایک چچیری بہن تہی بدصورت اور اسکی پاس مال تہا کہ وہ اسکو اپنے باپ سے وراثت مین پہونچا تہا اور جابر اس سے نکاح کرنا نہین چاہتا تہا اور نہ اسکو اور کسی کے نکاح مین دیتا تہا اس ڈر سے کہ اُسکا خاوند اسکا مال لے جاوے (فتح) **باب** قوله وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا باب ہے بیان مین اس آیت کہ اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا منہ پہیرنے سے وقال ابن عباس شقاق تفاسد یعنے اور کہا ابن عباس رضہ نے تفسیر آیت وان خفتم شقاق بینهما مین کہ شقاق کے معنے ہین فساد ہونا واحضرت الانفس الشح هواه في الشيء يحرص عليه یعنے اور کہا آیت واحضرت الانفس الشح مین شح کے معنے ہین ہوا نفسانی اسکی کسی چیز مین جسپر حرص کرتا ہی كالمعلقة لا هي ايم ولا ذات زوج یعنے اور کہا بیچ تفسیر آیت فتذروها كالمعلقة کے کہ معلقہ کے معنے ہین کہ نہ بیوہ اور نہ خاوندوالی نشوزا البغض یعنے نشوز کے معنے اس آیت مین بغض اور عداوت کے ہین حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا قالت الرجل تكون عنده المرأة ليس بمستكثر منها يريد ان يفارقها فتقول اجعلك من شاني في حل فنزلت هذه الآية في ذلك ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی اس آیت کی تفسیر مین کہ اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا منہ پہیرنے سے کہا عائشہ رضہ نے کہ وہ ایک مرد ہے کہ اسکے پاس عورت ہوتی ہے کہ اُس سے صحبت اور میل جول بہت نہین کہتا چاہتا ہے کہ اسکو چہوڑ دے سو وہ کہتی ہے کہ مین تجہکو اپنے حال سے حلال کرتی ہون یعنے مین تجہسے اپنا حق نفقہ وغیرہ نہین لیتی اور تو مجکو طلاق نہ دے سو یہ آیت اس باب مین اتری **ف** اور علی رضہ مرتضی سے روایت ہی کہ اتری یہ آیت اس عورت کے حق مین کہ ایک مرد کے نکاح مین ہو وہ مرد کی جہلائی کو برا جانتی ہے سو دو تو صلح کرتے ہین اسپر کہ تین یا چار دن کے بعد اس سے صحبت کیا کرے اور حاکم نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ اسکے نکاح مین ایک عورت تہی

سوا سکے بعد اسنے ایک جوان عورت سی نکاح کیا اسکو اس نئی جوان عورت کو اسپر مقدم کیا تو پہلی عورت نے اس سی جھگڑا کیا رافع نے اسکو طلاق دی پھر اسکو کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھ سے رجوع کرون اور تو صبر کری یعنی اس شرط پر کہ مجھ پر ناحق نہ مانگے اسنے کہا مجھ سے رجوع کر اس نے اس سی رجوع کیا پھر اسنے صبر نہ کیا اسنے اسکو طلاق دی پس یہ ہے وہ صلح جسمین یہ آیت اتری اور ترمذی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے سودہ رض نے خوف کیا کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق دین سو اسنے کہا کہ یا حضرت صلعم آپ مجھکو طلاق نہ دیجیے اور مین نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضہ کو دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا یہ آیت اتری (فتح)

باب قولہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے مین ہین قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْفَلَ النَّارِ کہا ابن عباس رض نے کہ درک اسفل سے مراد نیچی آگ ہی **ف** کہا علماء نے کہ عذاب منافق کا سخت تر ہی کافر کے عذاب سے واسطے ٹھٹھا کرنے اسکے کے ساتھ دین کے (فتح) نَفَقًا سَرَبًا یعنے آیت اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا مین نفقا کے معنے ہین سرنگ **ف** یہ کلمہ اس سورۃ مین نہین بلکہ سورۂ انعام مین ہے اور شاید بخاری نے اسکو اسجگہ اسواسطے ذکر کیا ہے کہ تا اشارہ کرے طرف مشتق ہونے نفاق کے کہ اسواسطے کہ نفاق کے معنے ہین ظاہر کرنا اس چیز کا کہ دل مین ہی حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کُنَّا فِیْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِّنْكُمْ قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِيْ بِالْحَصَا فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهٖ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ترجمہ اسود سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رض کے حلقے مین تھے سو حذیفہ صحابی آیا یہانتک کہ ہمپر کھڑا ہوا اور سلام کی پھر کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھی سو کہا اسود نے سبحان اللہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے مین ہین یعنی پس انکو بہتر کیونکر کہہ سکتے ہین سو عبداللہ ہنسے اور حذیفہ مسجد کے ایک کنارے مین بیٹھے سو عبداللہ اٹھے سو انکے ساتھی جدا جدا ہوئے اسود کہتا ہے سو حذیفہ نے مجھکو کنکر مار کر بلایا مین اسکے پاس آیا حذیفہ نے کہا کہ مین تعجب کرتا ہون عبداللہ کے ہنسنے سے اور البتہ اسنے پہچانا جو مین نے کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھی پھر وے تائب ہوے سو خدا تعالی نے انکی توبہ قبول کی **ف** یہ جو کہا کہ عبداللہ بن مسعود رض ہنسے یعنے واسطے تعجب کرنے کے اسکی کلام کے صدق سے اور یہ جو کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھی

یعنے مبتلا کیے گئے ساتھ اسکے اسواسطے کہ وہ صحابہ کے طبقے مین سے تھے سو وے تابعین کے طبقے سے بہتر ہین لیکن اللہ تعالی نے انکو مبتلا کیا سو دین سے پھر گئے اور منافق ہو گئے سو اُنسے خیریت جاتی رہی اور بعضون نے ان مین سے توبہ کی تو انکے واسطے خیریت پھر آئی پس گویا کہ حذیفہ رض نے ڈرایا ان لوگون کو جنکو خطاب کیا اور انکے واسطے اشارہ کیا کہ مغرور نہ ہون اسواسطے کہ دل پھرتے رہتے ہین سو ڈرایا انکو ایمان سے نکلنے سے اسواسطے کہ عملون کا اعتبار خاتمے پر ہے اور بیان کیا واسطے اُنکے کہ اگرچہ وے اپنے ایمان مین نہایت مضبوط ہین لیکن نہین لائق ہے انکو کہ خدا تعالے کے مکر سے نڈر ہون اسواسطے کہ اُنسے پہلا طبقہ یعنے صحابہ اُنسے بہتر تھے اور باوجود اسکے ان مین بعضے لوگ مرتد اور منافق ہو گئے سو جو طبقہ کہ اُنسے پچھلا ہے سو وہ ایسے امر مین واقع ہونے پر زیادہ تر قادر ہے اور جو کہا کہ مین نے اسکے ہنسنے سے تعجب کیا یعنے اس سے کہ وہ صرف ہنسکر چپ رہا کچھ بات نہ کہی سو البتہ سمجھا جو مین نے کہا یعنے اسنے میری مراد سمجھی اور پہچانا کہ وہ حق ہے تم تابوا یعنے پھر انہون نے نفاق سے رجوع کیا اور مستفاد ہوتا ہے حذیفہ کی حدیث سے کہ کفر اور ایمان اور اخلاص اور نفاق سب خدا تعالے کے پیدا کرنے اور اسکی تقدیر اور ارادے اسکے سے ہے اور مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینہم للہ فاولئک مع المؤمنین صحیح ہونا زندیق کی توبہ کا اور قبول ہونا اسکا بنا بر اس چیز کے کہ اسپر جمہور ہین اسواسطے کہ وہ مستثنے ہے منافقون کی اس آیت سے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور البتہ استدلال کیا ہے ساتھ اسکے ابو بکر رازی وغیرہ ایک جماعت نے (فتح) **باب** قولہ انا اوحینا الیک الی قولہ ویونس وھارون وسلیمان باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ ہمنے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح کو اور پیغمبرون کو بعد اسکے یونس اور ہارون اور سلیمان تک **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو لائق نہین یہ کہ کہے کہ مین بہتر ہون یونس پیغمبرؑ سے جو متی کا بیٹا ہے **ف** احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ جو اس بات کا قائل ہے وہی ہے جسکو یہ کہنا لائق نہین اور احتمال ہے کہ مراد انا سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور یہ آپنے بطور تواضع کے کہا ہو لیکن باب کی دوسری حدیث پہلی حدیث پہلی حدیث کی ہو کہ مراد خود وہی قائل ہے (فتح) **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا فلیح قال حدثنا ہلال عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال انا خیر من یونس ابن متی فقد کذب ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے کہ مین یونس پیغمبر سے بہتر ہون وہ جھوٹا ہے یعنے جبکہ کہے یہ بغیر توقیف کے

باب قوله يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ حکم پوچھتے ہین تجھسے یعنے کلالہ کی میراث کا تو کہہ کہ اللہ حکم بتاتا ہے تمکو کلالہ کی میراث کا یعنے جسکا نہ باپ ہو اور نہ بیٹا ہو اگر ایک مرد مر گیا کہ اسکا بیٹا نہین یعنے اور نہ اسکا باپ ہے اور اسکی بہن ہے تو اسکو پہونچے آدھا جو چھوڑ مرا اور اگر بہن مرے تو یہ بھائی ہے وارث اسکا اگر اسکا کوئی بیٹا نہ ہو وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ ترجمہ یعنے اور کلالہ وہ ہے کہ نہ وارث ہو اسکا باپ اور نہ بیٹا **ف** اور یہی مذہب ہے ابوبکر صدیق رضہ اور جمہور علماء اصحاب تابعین کا اور جو لوگ پیچھے ہین اور کلالہ مصدر ہے تکلل کی کہا جاتا ہے تکلله النسب یعنی نسب نے اسکی دونو طرف پکڑین ولد اور والد کی جہت سے اور حالانکہ وہ دونون ہین سے اسکا کوئی نہین اور یہ قول بصرے والون کا ہے کہتے ہین کہ یہ ماخوذ ہے اکلیل سے گویا کہ وارثون نے اسکو احاطہ کیا ہے اور نہ اسکا باپ ہے اور بیٹا اور بعضے کہتے ہین کلالہ کل یکل سے مشتق ہے یعنی اسکی نسب دور ہے اور بعضے کہتے ہین وہ وارث ہین جو لڑکے کے سوا ہون اور بعضے کہتے ہین جو باپ کے سوائے ہون اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بھائی ہین اور بعضے کہتے ہین ماں کیطرف سے اور وارث کو بھی کلالہ کہتے ہین اور ارث کو بھی کلالہ کہتے ہین اور مال کو بھی کلالہ کہتے ہین اور بعضون نے کہا چچا کی اولاد کو کلالہ کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ عصبون کو کہتے ہین اور واسطے کثرت اختلاف کے عمر فاروق رضہ نے کہا کہ مین نے کلالہ مین کچھ نہین کہا انتہی **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ پچھلی سورت جو اُتری سورۂ برات ہے اور پچھلی آیت جو اُتری یستفتونک الخ ہے یعنی حکم پوچھتے ہین تجھسے کلالہ کا **ف** مراد یہ ہے کہ یہ اُن آیتون مین سے ہے جو پیچھے اُترین پس نہ مخالف ہوگی یہ حدیث ابن عباس رضہ کی حدیث کو جو سورۂ بقرہ کے اخیر مین گذری کہ اخیر آیت کہ اُتری بیاج کی آیت ہے یعنے ہر ایک نسبت دوسری کے پچھلی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة المائدة

بیان ہے بیچ تفسیر سورۂ مائدہ کے **ف** مائدہ اس طبق کو کہتے ہین جسپر کھانا ہو اور جسپر کھانا نہو اُسکو دسترخوان کہتے ہین حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ یعنے آیت وانتم حرم مین حرم کا لفظ جمع ہے اور اسکا واحد حرام ہے یعنے تم احرام باندہے ہو فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ یعنے اور فبما نقضهم کے معنے ہین بنقضهم یعنے ما زائدہ

سے اور اسکے معنے یہ ہین بسبب توڑنے انکے کے عہد و پیمان کو اَلَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ جَعَلَ اللّٰہُ یعنے آیت یا قوم ادخلوا
الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم کے یہ معنے ہین کہ تمہارے واسطے بنایا اُسے اور حکم کیا **ف** اور کہا طبری نے کہ
مراد یہ ہے کہ مقدر کیا اسکو واسطے رہنے بنی اسرائیل کے فی المجلس وارد ہوگا یہ اعتراض کہ مخاطب اسمین نہین رہے
اسواسطے کہ مراد جنس انکی ہے بلکہ البتہ ان مین سے بعض اس مین ہین ہے مانند یوشع کے اور وہ ہی اسکے مخاطبین
مین سے ہے تَبُوْءُ تَحْمِلُ یعنے آیت اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْءَ بِاِثْمِیْ الایۃ مین تبوء کے معنے ہین کہ تو میرا اور اپنا گناہ
اٹھاوے وَقَالَ غَیْرُہٗ اَلْاِغْرَاءُ التَّسْلِیْطُ یعنے آیت فاغرینا بینہم العداوۃ مین اغرا کے معنے ہین غالب کرنا
ف تفسیر کرنی اغرا کی ساتھ تسلیط کے لازم ہے اغرا کے معنے کو اسواسطے کہ حقیقت اغرا کی فتنہ فساد اٹھانا ہے
دَآئِرَۃٌ دَوْلَۃٌ یعنے آیت نخشیٰ ان تصیبنا دائرۃ مین دائرہ کے ہین دولت اُجُوْرَھُنَّ مُھُوْرَھُنَّ یعنے
معنے اجورہن کے آیت اذا اٰتیتموہن اجورہن مین مہر انکے ہین مَخْمَصَۃٌ مَجَاعَۃٌ یعنے اور مخمصۃ کے معنے
ہین بھوکھ وَقَالَ سُفْیَانُ مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰیَۃٌ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىۃَ
وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنے اور کہا سفیان نے کہ نہین قرآن مین کوئی آیت زیادہ سخت
مجھپر اس آیت سے کہ نہین تم کسی چیز پر یہانتک کہ قائم رکھو توریت اور انجیل کو اتارا گیا ہے تمہاطرف تمہارے رب سے **ف**
یعنے جو نہ عمل کرے ساتھ اسچیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے اپنی کتاب مین سو وہ کسی چیز پر نہین اور اسکا مقتضی یہ ہے
کہ جو بعضی فرضون کو چھوڑے اُسنے سب کو چھوڑا اسیواسطے اُسنے مطلق کہا کہ وہ سخت تر ہے اُسکے غیر سے اور احتمال ہے
کہ ہو یہ اس قسم سے کہ تہا اہل کتاب پر بوجہ سے اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ یہ آیت ایک خاص سبب
مین اتری ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود کے علما کی ایک جماعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئی سو انہون نے
کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو نہین گمان کرتا کہ تو ابراہیم ع کے مذہب پر ہے اور تو ایمان لاتا ہے ساتھ اسچیز
کے کہ توریت مین ہے اور تو گواہی دیتا ہے کہ وہ حق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیون نہین و
لیکن تمنے چھپائی اس سے وہ چیز کہ حکم ہوا تہا تمکو اسکے بیان کرنے کا سو مین بری ہون اسچیز سے جو تمنے نئی
نکالی انہون نے کہا کہ ہم ہاتھہ مارتے ہین ساتھ اسچیز کے کہ ہمارے ہاتھون مین ہے ہدایت اور حق سے اور
ہم نہین مانتے تجھکو اور نہ تیرے قرآن کو سو خدا تعالی نے یہ آیت اتاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد
ما انزل الیکم من ربکم سے قرآن مجید ہے (فتح) فَمَنْ اَحْیَاھَا یَعْنِیْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَھَا اِلَّا بِحَقٍّ اَحْیَا النَّاسَ
مِنْہُ جَمِیْعًا یعنے آیت من احیاہا کے معنے مین کہ جسنے ناحق جان کے مارنے کو حرام کیا مگر ساتھ حق کے زندہ
ہوتے ہین اس سے سب لوگ شِرْعَۃً وَّمِنْہَاجًا سَبِیْلًا وَّسُنَّۃً یعنے آیت لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا
مین شرعۃ کے معنے راہ ہین اور منہاج کے معنے طریقہ ہین واضح اور ظاہر اَلْمُہَیْمِنُ الْاَمِیْنُ اَلْقُرْاٰنُ اَمِیْنٌ

علی الکتاب قبلہ ترجمہ یعنے آیت ومہیمنا علیہ کے معنی میں امین ہے اور اسکے یعنے قرآن امین ہوا اگلی کتاب پر

باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارا دین

حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفیان عن قیس عن طارق ابن شہاب قالت الیہود لعمر انکم تقرؤن آیۃ لو نزلت فینا لاتخذناہا عیدا فقال عمر انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت یوم عرفۃ وانا واللہ بعرفۃ قال سفیان واشک کان یوم الجمعۃ ام لا الیوم اکملت لکم دینکم ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ یہود نے عمر فاروق رض سے کہا کہ تم ایک آیت پڑھتے ہو کہ اگر ہم میں اترتی تو البتہ ہم اسکو عید ٹھیراتے عمر رض نے کہا کہ مقرر میں جانتا ہوں جسوقت اتری اور جس جگہ اتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت کہاں تھے یہ آیت عرفہ کے دن اتری اور قسم ہے اللہ کی ہم عرفات میں تھے حج میں (کہا سفیان نے) اور میں شک کرتا ہوں کہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں وہ آیت یہ ہے کہ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا **ف** اور البتہ گذر چکا ہے کتاب الایمان میں بیان مطابقت جواب عمر رض کے کا واسطے سوال کے اسطرح کہ اسنے سوال کیا اسکے عید ٹھیرانے سے عمر رض نے جواب دیا کہ عرفات میں جمعہ کے دن اتری اور حاصل اسکا یہ ہے کہ بعض روایتوں میں ہے کہ دونوں دن ہی ہمارے واسطے عید ہیں ساتھ حمد اللہ کے اور ترمذی میں ہے کہ آیت عید کے دن اتری اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کی کہ جمعہ کے دن عرفات میں ٹھیرنیکو فضیلت ہے اور دونوں پر اسواسطے کہ نہیں اختیار کرتا اللہ تعالی اپنے پیغمبر کے واسطے مگر افضل کو اور یہ کہ اعمال بزرگ ہوتے ہیں ساتھ بزرگی زمانوں کے مانند مکانوں کے اور جمعہ کا دن فضل ہے ہفتے کے سب دنوں سے اور مسلم کی حدیث میں ثابت ہو چکا ہے کہ بہتر دن جس پر سورج چڑھا جمعہ کا دن ہے (فتح)

باب قولہ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر نہ پاؤ تم پانی سو تیمم کرو مٹی پاک سے تیمموا تعمدوا یعنے تیمموا کے معنے میں قصد کرو آمین عامدین یعنے آیت ولا آمین البیت الحرام میں آمین کے معنی میں قصد کرنے والے اممت وتیممت واحد یعنے دونو لفظ کے ایک معنی ہیں وقال ابن عباس لمستم وتمسوہن واللاتی دخلتم بہن یعنے اور کہا ابن عباس رض نے کہ آیت ان طلقتموہن من قبل ان تمسوہن میں تمسوہن کے معنے اور لامستم النساء میں لامستم کے معنے ہیں جماع اور کوفیوں کی قرأت میں لمستم ہے اور کہا کہ آیت واللاتی دخلتم بہن میں دخول کے معنے نکاح ہیں والافضاء النکاح یعنے اور آیت وقد افضی بعضکم الی بعض میں افضاء کے معنے نکاح ہیں حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ وَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہانتک کہ جب ہم بیدا میں یا ذات الجیش (ایک جگہہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں تھے تو میرا ہار ٹوٹ پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی تلاش کے واسطے ٹہیرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹہیرے اور وے پانی پر نہ تھے اور نہ انکے ساتھ پانی تھا سو لوگ ابو بکر صدیق رض پاس آئے اور ان سے کہا کہ کیا تو نہیں دیکھتا جو عائشہ نے کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکا اور نہیں وے پانی پر اور نہ انکے ساتھ پانی ہے سو ابو بکر صدیق آئے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکہہ کر سو گئے تھے اور کہا کہ تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور لوگوں کو روکا اور حالانکہ اسجگہہ پانی نہیں اور نہ انکے ساتھ پانی ہے کہا عائشہ رضہ نے سو ابو بکر رضہ نے مجھکو جھڑکا اور کہا جو اللہ نے چاہا اور اپنے ہاتھ سے مجھکو کوکے میں چوکنے لگے اور نہ روکتا تھا مجھکو ہلنے سے کچھ مگر ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میری ران پر سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اٹھے بے پانی کے سو خدا تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری سو لوگوں نے تیمم کیا سو اسید ابن حضیر نے کہا کہ نہیں ہے یہ پہلی برکت تمہاری اے ابو بکر کے لوگو عائشہ رضہ نے کہا سو ہمنے اٹھایا اس اونٹ کو جسپر میں سوار تھی سو ہار کو دیکھا کہ اسکے تلے پڑا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب التیمم میں گذر چکی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ قیام رات کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب تہا اور نفل کہا گیا نہیں ہے ساتھ اسکے کہ احتمال ہے کہ اتر کر اول نماز پڑھ لی ہو پہر سوئے ہوں اور اس میں نظر ہے اسواسطے کہ تہجد کہتے ہیں نماز کو جو بعد سونے کے ہو احتمال ہے کہ کچھ دیر سو گئے ہوں اور آپکا وضو نہ ٹوٹا ہو اسواسطے کہ آپکا دل نہیں سوتا پہر اٹھ کر نماز پڑھی ہو پہر سو گئے ہوں واللہ اعلم (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن ابيه
عن عائشة قالت سقطت قلادة لي بالبيداء ونحن داخلون المدينة فاناخ النبي صلى الله
عليه وسلم ونزل فثنى راسه في حجري راقدا اقبل ابو بكر فلكزني لكزة شديدة وقال حبست
الناس في قلادة فبي الموت لمكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اوجعني ثم ان النبي
صلى الله عليه وسلم استيقظ وحضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزلت يا ايها الذين
امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم الاية فقال اسيد بن حضير لقد بارك
الله للناس فيكم يا ال ابي بكر ما انتم الا بركة لهم ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میرا ہار بیداء
میں گر پڑا اور ہم مدینے میں داخل ہوا چاہتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھلائی
اور اترے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر میری گودی میں موڑا سوتے ہوئے ابو بکر صدیق رضہ سامنے
آئے سو انہوں نے مجھکو سخت مکا مارا اور کہا کہ تونے ہار میں لوگوں کو روکا سو مجھکو موت تھی واسطے آرام کرنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری ران پر یعنے میں سخت لاچار ہوئی کہ مبادا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگ
نہ پڑیں اور ابو بکر رضہ نے مجھکو درد پہونچایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور حالانکہ فجر کی نماز کا وقت
ہوا سو پانی کی تلاش ہوئی سو نہ پایا گیا سو یہ آیت اتری کہ اے ایمان والو جب تم نماز کیطرف کھڑے ہو تو دھو
اپنے منہ اور ہاتھ آخر آیت تک سو اسید بن حضیر نے کہا کہ اے ابو بکر کے لوگو البتہ خدا تعالے نے تم میں لوگوں
کے واسطے برکت کی نہیں تم مگر برکت واسطے انکے **باب** قول الله فاذهب انت وربك فقاتلا
انا هٰهنا قاعدون باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ سو جاؤ اور تیرا رب سو لڑو ہم یہاں بیٹھے میں۔
حدثنا ابو نعيم قال حدثنا اسرائيل عن مخارق عن طارق بن شهاب قال سمعت ابن
مسعود قال شهدت من المقداد ح وحدثني حمدان بن عمر قال حدثنا ابو النضر قال حدثنا
الاشجعي عن سفيان عن مخارق عن طارق عن عبد الله قال قال المقداد يوم بدر
يا رسول الله انا لا نقول لك كما قالت بنو اسرائيل لموسى اذهب انت وربك فقاتلا
انا هٰهنا قاعدون ولكن امض ونحن معك فكانه سري عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم ورواه وكيع عن سفيان عن مخارق عن طارق ان المقداد قال ذلك لرسول الله
صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ مقداد نے جنگ بدر کے دن کہا کہ ہم
آپ سے نہیں کہتے جیسے بنی اسرائیل نے موسے ع سے کہا کہ جاؤ اور تیرا رب سو لڑو ہم تو یہاں بیٹھے
ہیں ولیکن چلیے اور ہم آپکے ساتھ ہیں سو گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غم دور ہوا اور خوش ہوئے

باب قوله إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا إلى قوله أو ينفوا من الأرض. باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ یہی سزا ہے انکی جو لڑتے ہیں اللہ اور اسکے رسول سے اور دوڑتے ہیں زمین میں فساد کرنے کو کہ انکو قتل کیا جاوے یا سولی چڑھایا جاوے (یا وطن سے نکالے جاویں تک) المحاربة لله الكفر به یعنے اللہ کے ساتھ لڑنے کے معنے ہیں کفر کرنا ساتھ اسکے ف اور تفسیر کیا ہے اسکو جمہور نے اسجگہ ساتھ راہ زن کے مسلمان ہوں یا کافر اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت عرنیین کے حق میں اتری ہے۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثنا ابن عون قال حدثني سلمان أبو رجاء مولى أبي قلابة عن أبي قلابة أنه كان جالسا خلف عمر بن عبد العزيز فذكروا وذكروا فقالوا وقالوا قد أقادت بها الخلفاء فالتفت إلى أبي قلابة وهو خلف ظهره فقال ما تقول يا عبد الله بن زيد أو قال ما تقول يا أبا قلابة قلت ما علمت نفسا حل قتلها في الإسلام إلا رجل زنى بعد إحصان أو قتل نفسا بغير نفس أو حارب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال عنبسة حدثنا أنس بكذا وكذا قلت إياي حدث أنس قال قدم قوم على النبي صلى الله عليه وسلم فكلموه فقالوا قد استوخمنا هذه الأرض فقال هذه نعم لنا تخرج فاخرجوا فيها فاشربوا من أبوالها وألبانها فاستصحوا ومالوا على الراعي فقتلوه واطردوا النعم فما يستبطأ من هؤلاء قتلوا النفس وحاربوا الله ورسوله وخوفوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سبحان الله فقلت تتهمني قال حدثنا بهذا أنس قال وقال يا أهل كذا إنكم لن تزالوا بخير ما أبقي هذا فيكم ومثل هذا. ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ وہ عمر بن عبد العزیز (خلیفہ وقت) کے پیچھے بیٹھا تھا سو لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا سو کہا جو انکو معلوم تھا اور کہا کہ البتہ بدلا لیا ہے ساتھ قسامت کے چاروں خلیفوں نے سو عمر بن عبد العزیز نے ابو قلابہ کو مڑ کر دیکھا اور وہ اسکے پیچھے بیٹھا تھا سو کہا کہ اے عبد اللہ بن زید تو کیا کہتا ہے یا کہا کہ اے ابو قلابہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ نہیں جانا میں نے کسی جان کو کہ اسکا مارنا اسلام میں حلال ہو مگر وہ مرد کہ زنا کرے بعد بیاہے جانے کے یا ناحق کسی کو مار ڈالے یا اللہ اور اسکے رسول سے لڑے کہا عنبسہ نے کہ حدیث بیان کی ہم کو انس نے کہ ایک قوم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئی سو انہوں نے آپ سے کلام کیا اور کہا کہ ہم نے اس زمین کی آب و ہوا ناموافق پائی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے اونٹ چرنے کو نکلتے ہیں سو تم ان میں نکلو اور انکے دودھ اور پیشاب پیو سو وے اونٹوں میں نکلے اور انکا دودھ اور پیشاب پیا اور اچھے ہو گئے اور اونٹ چرانے والے پر جھپٹ پڑے اور اسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے سو کیا چیز ہے کہ دیر کیجاوے ان لوگوں سے یعنے کیا توقف کیا جاوے انکو موجب سزا میں

یا کیا چیز ہے کہ انکی سزا سے چھوڑی جاوے کہ انہون نے جان کو قتل کیا اور اللہ اور اسکے رسول سے لڑائی کی اور رسول کو ڈرایا عنبسہ نے کہا سبحان اللہ ابو قلابہ کہتا ہے کیا تو مجھکو تہمت لگاتا ہے کہا حدیث بیان کی ہمسے انس رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسکے راوی کہتا ہے کہ عنبسہ نے کہا اے شام والو ہمیشہ رہو گے تم خیر سے جب تک تم مین باقی رہیگا یعنی ابو قلابہ اور مثل اسکے **باب** قولہ والجروح قصاص باب ہے بیان مین اس آیت کے اور زخمون کا بدلا برابر ہے **حدثنی** محمد بن سلام قال اخبرنا الفزاری عن حمید عن انس قال کسرت الربیع وھی عمۃ انس بن مالک ثنیۃ جاریۃ من الانصار فطلب القوم القصاص فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن النضر عم انس ابن مالک لا واللہ لا تکسر ثنیتھا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس کتاب اللہ القصاص فرضی القوم وقبلوا الارش فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا سو لڑکی کی قوم نے بدلا طلب کیا سو وے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا تو انس بن مالک کے چچا انس بن نضر نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہے سو لڑکی کی قوم راضی ہوئی اور انہون نے دیت قبول کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھیں خدا تعالے کے بھروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے **باب** قولہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اے رسول پہونچا دے جو اتارا گیا تجھپر تیرے رب کی طرف سے **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن اسمعیل عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت من حدثک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کتم شیئا مما انزل علیہ فقد کذب واللہ یقول یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الایۃ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ جو تجھسے کہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے کچھ چھپایا تو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اے رسول پہونچا دے جو تجھکو اترا تیرے رب کی طرف سے **ف** اس حدیث کی شرح توحید مین آویگی **باب** قولہ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ نہین پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بے فائدہ قسمون پر **ف** اور تفسیر کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے لغو قسم کو ساتھ اس چیز کے کہ جاری ہو اوپر زبان مکلف کے بغیر قصد کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ قسم کہانی ہے غلبہ ظن پر اور بعضون نے کہا کہ حالت غصب مین اور بعضون نے کہا گناہ مین اور اسکا بیان قسمون مین آویگا **حدثنا**

علی بن سلمۃ قال حدثنا مالک بن سعیر قال حدثنا ہشام عن ابیہ عن عائشۃ انزلت ہذہ الآیۃ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم فی قول الرجل لا واللہ وبلی واللہ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ اتری یہ آیت کہ نہیں پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسموں پر بیچ حق کہنے مرد کے لا واللہ بلی واللہ ف یعنے جب کوئی ان دونوں میں سے ایک کلمہ کہے تو اسنے لغو کہا یعنے اسکی قسم منعقد نہیں ہوتی اور اگر کوئی دونو کلمے اکٹھے کہے تو دوسرے کلمے میں منعقد ہو جاتی ہے (فتح) حدثنا احمد بن ابی رجاء قال حدثنا النضر عن ہشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ ان اباہا کان لا یحنث فی یمین حتی انزل اللہ کفارۃ الیمین قال ابو بکر لا اری یمینا اری غیرہا خیرا منہا الا قبلت رخصۃ اللہ وفعلت الذی ہو خیر ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ انکے باپ یعنے ابو بکر صدیق رض قسم میں حانث نہیں ہوتے تھے یعنے قسم کا خلاف نہیں کرتے تھے یہانتک کہ خدا تعالے نے قسم کا کفارہ اتارا اور کہا ابو بکر صدیق رض نے کہ نہیں اعتقاد کرتا میں کوئی قسم کہ مجھکو اسکے سوا کوئی بات بہتر معلوم ہو مگر میں نے اللہ کی رخصت قبول کی اور کیا میں نے جو بہتر ہے یعنے پھر کفارے قسم کے

باب قولہ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو مت ٹھیراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمکو حلال کیں حدثنا عمرو بن عون قال حدثنا خالد عن اسمعیل عن قیس عن عبد اللہ قال کنا نغزو مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک فرخص لنا بعد ذلک ان نتزوج المرأۃ بالثوب ثم قرأ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ترجمہ عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں سو ہمنے کہا کہ ہم خصی نہ ہو جاویں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا پھر رخصت دی اسکو بعد اسکے کہ ہم نکاح کریں عورت سے کپڑے پر پھر پڑھی یہ آیت کہ اے ایمان والو مت حرام ٹھیراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمکو حلال کیں ف اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آویگی اور ترمذی میں ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ یا حضرت جب میں گوشت کہاتا ہوں تو منتشر ہو جاتا ہوں اور مقرر میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کیا سو یہ آیت اتری اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ اتری یہ آیت چند لوگوں کے حق میں کہ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کی خواہشیں چھوڑ کر زمین میں سیر کرتے ہیں اور باقی بیان اسکا نکاح میں آویگا

باب قولہ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر فال کے گندے کام ہیں شیطان کے وقال ابن عباس الازلام القداح یقتسمون بہا فی الامور یعنے اور کہا ابن عباس

نے کہ ازلام تیر تھے کہ انکے ساتھ کاموں میں فال لیتے تھے **ف** اور پہلے گذر چکا ہے ہجرت کی حدیث میں
قول سراقہ کا کہ جب وہ حضرت کے پیچھے پڑا تو اسنے تیروں سے فال لی سو برا تیر نکلا اور ابن جریر نے کہا کہ جاہلیت
کے زمانے میں تیر کیطرف قصد کرتے تھے ایک پر لکھا ہوتا تھا کہ کر اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا کہ نہ کر اور
تیسرا خالی تھا سو جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تھا تو اُن میں سے ایک تیر کو نکالتا تھا سو اگر پہلا تیر ہاتھ میں
آتا یعنے جسپر لکھا ہوتا کر تو وہ اس کام کو کرتا اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اسکو نہ کرتا اور اگر خالی تیر نکلتا تو پھر دوبارہ تا
اور فال لیتے تھے اس کے واسطے ہر سفر اور جنگ اور تجارت وغیرہ کے اور یہ تیر ہر ایک آدمی یا اکثر کے پاس ہوتے
تھے اور انکے سوائے ایک اور قسم کے تیر بھی تھے کہ انسے جوا کھیلتے تھے وہ دس تھے سات پر لکیریں تھیں
اور تین خالی تھے اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اسکے ساتھ جوا کھیلا جاوے مانند نرد وغیرہ کے (فتح) اَلْنُّصُبُ
اَنْصَابٌ يَذْبَحُوْنَ عَلَيْهَا اور نصب بت تھے جنپر جانور ذبح کرتے تھے **ف** کہا ابن قتیبہ نے کہ وہ پتھر تھے
کہ کھڑے کیے جاتے تھے اور انکا خون انپر ڈالا جاتا وَقَالَ غَيْرُهٗ الزَّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيْشَ لَهٗ وَهُوَ وَاحِدُ الْاَزْلَامِ
اور اسکے غیر نے کہا کہ زلم اس تیر کو کہتے ہیں جسکا پھل نہ ہو اور وہ احد ہے ازلام کا وَالْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُّجِيْلَ
الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ اِنْتَهٰى وَاِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهٗ وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوْبٍ
يَسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا اور فال لینا تیروں سے یہ ہے کہ تیر کو پھیرے سو اگر اسکو منع کرے تو باز رہے اور اگر اسکو حکم
کرے یعنے وہ تیر نکلے جسپر لکھا ہو کر تو کرے جو اسکو حکم کرتا ہے اور البتہ انہوں نے تیروں پر کسی قسم نشان کیے تھے
انکے ساتھ فال لیتے تھے یعنے ایک پر لکھا کہ امرنی ربی اور دوسرے پر نہانی ربی وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ یعنے
ثلاثی مجرد کا صیغہ قسمت آتا ہے وَالْقُسُوْمُ مِنْهُ الْمَصْدَرُ اور قسوم اس باب سے مصدر ہے حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ
بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِيْ
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَا فِيْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ
ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ شراب کے حرام کرنے کا حکم اترا اور حالانکہ مدینے میں اسوقت البتہ پانچ قسم کے
شراب تھے نہ تھی ان میں شراب انگور کی **ف** مراد ابن عمر رضی کی ساتھ اسکے یہ ہے کہ شراب نہیں خاص ہے ساتھ
پانی انگور کی پھر تائید کی اسکی ساتھ قول انس رضی کے کہ نہ تھی ہمارے واسطے شراب سوائے فضیخ کے حَدَّثَنَا
يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ
وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ نہ تھی ہمارے واسطے شراب سوائے اس شراب تمہاری کے جسکو تم فضیخ کہتے ہو سو البتہ میں کہڑا شراب پلاتا تھا۔ ابو طلحہ کو اور فلانے اور فلانے کو کہ ناگہاں ایک مرد آیا سو اسنے کہا کہ کیا تمکو خبر پہونچی ہے لوگوں نے کہا اور وہ کیا ہے کہا کہ شراب حرام ہوئی انہوں نے کہا کہ ان مشکوں کو بہا دے کہا سو انہوں نے نہ شراب سے پوچھا اور نہ اسکی طرف رجوع کیا بعد خبر دینے اس مرد کے حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعضے لوگوں نے جنگ احد کے دن صبح کو شراب پی پھر وہ سب اسی دن شہید ہوئے اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا **ف** اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ وہ حرام ہونے سے پہلے مباح تھا (فتح) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ترجمہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر کہا اما بعد حمد اور صلوۃ کے اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونیکا حکم اترا اور حالانکہ وہ پانچ چیز سے تھی انگور سے اور کھجور سے اور شہد سے اور گیہوں سے اور جو سے اور شراب وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانکے **ف** ظاہر یہ حدیث ابن عمر کی حدیث کے معارض ہے اور اسکی وجہ تطبیق کتاب الاشربہ میں آویگی انشاء اللہ تعالے

بَابٌ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کیے نیک گناہ بیچ اس چیز کے کہ کہائی آخر آیت تک حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ جو شراب کہ بہائی گئی فضیخ تھی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے میں لوگوں کو شراب پلاتا تھا ابو طلحہ کے گھر میں سو شراب کے حرام ہونیکا حکم اترا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منادی کو پکارنے کا حکم کیا سو اسنے پکارا سو ابو طلحہ

نے کہا کہ نکلکر دیکھ یہ آواز کیسی ہے سو مین نکلا اور مین نے کہا کہ یہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ خبردار ہو مقرر شراب
حرام ہوئی سو ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ جا کر شراب کو بہا دے کہا سو شراب مدینے کی کوچون مین جاری ہوئی کہا انکی
شراب اسدن فضیخ تھی سو بعضون نے کہا شہید ہوئی ایک قوم اور شراب انکے پیٹون مین تھی سو خدا تعالی
نے یہ آیت اتاری نہین اُن لوگونپر جو ایمان لائے اور عمل کیے نیک گناہ اسچیز مین کہ کہائی اور احمد نے کیسان سے
روایت کی ہے کہ وہ شراب کی تجارت کرتا تھا سو وہ شام سے آیا سو اسنے کہا کہ یا حضرت مین آپکے واسطے عمدہ شراب
لایا ہون فرمایا اے کیسان مقرر تیرے پیچھے شراب حرام ہوئی اسنے کہا مین اسکو بیچڈالون فرمایا وہ حرام ہوئی
اور حرام ہوا مول اسکا اور صحاب سنن نے عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ اسنے کہا کہ الٰہی بیان کر ہمارے واسطے
شراب مین بیان شافی سو وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ مین ہے قل فیھما اثم کبیر سو یہ آیت اُنپر پڑہی گئی پھر
انہون نے کہا الٰہی بیان کر ہمارے واسطے شراب مین بیان شافی سو پھر وہ آیت اتری جو سورۂ نساء مین
مین ہے لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری سو اُنپر پڑہی گئی تو انہون نے کہا الٰہی بیان کر واسطے ہمارے شراب
مین بیان شافی پھر یہ آیت اُتری جو مائدہ مین ہے کہ اس سے بچو منتہون تک تو عمر فاروق رضہ نے کہا ہم
باز آئے باز آئے اور اس حدیث مین وآجب ہونا قبول خبر واحد کا ہے اور عمل کرنا ساتھ اُسکے نسخ وغیرہ
مین اور اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اسواسطے کہ اگر جائز ہوتا تو اسکو نہ بہاتے اور
باقی بیان اسکا اشربہ مین آویگا (فتح) **باب** قولہ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ
یہ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اے ایمان والو مت پوچھو اُن چیزون سے کہ اگر انکی حقیقت تمپر ظاہر
کیجاوے تو تم کو بری لگین **ف** اور البتہ تعلق کیا ہے یعنے استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت کے
جو برا جانتا ہے سوال کرنا اسچیز سے کہ نہین واقع ہوئی یعنے فرضی مسئلہ پوچھنا اور البتہ مسند کیا ہے اسکو
دارمی نے اپنی کتاب کے مقدمے مین ایک جماعت اصحاب اور تابعین سے اور کہا ابن عربی نے کہ اعتقاد
کیا ہے غافلون کی ایک قوم نے کہ حادثے کے واقع ہونے سے پہلے مسئلہ پوچھنا منع ہے واسطے تمسک
کرنے کے ساتھ اس آیت کے اور حالانکہ اسطرح نہین اسواسطے کہ آیت تصریح کرتی ہے ساتھ اسکے کہ منع
اس مسئلے کا پوچھنا ہے جسکے جواب مین ناخوشی واقع ہو اور نوازل کے مسائل اسطرح نہین اور بات اسکی
طرح ہے جیسی کہ ابن عربی نے کہی مگر اُسنے برا کیا ہے اپنے اس قول مین کہ غافل کہا بنا بر عادت اپنی کے
اور البتہ روایت کی ہے مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون مین
ساتھ بہت برا کرنے والا وہ شخص ہے کہ کوئی چیز پوچھے جو حرام نہین سو وہ اسکے پوچھنے کے سبب
سے حرام ہو جاوے اور یہ حدیث بیان کرتی ہے آیت کی مراد کو اور نہین ہے اس قسم سے کہ اشارہ کیا

طرف اُسکے ابن عربی نے (لغم) حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ حَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ فرمایا کہ میں نے اسکی مثل کبھی نہیں سنا فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ ہنسو تھوڑا اور رویا کرو بہت یعنے موت کی سختیاں اور قبر کے رنج تنگ عذاب اور دوزخ کی مصیبتیں) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانکے اُنکے واسطے رونی کی آواز تھی سو ایک مرد نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا فلانا سو یہ آیت اتری کہ مت پوچھو وہ چیزیں کہ اگر تم پر کھولی جاویں تو تم کو بُری لگیں **ف** مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلعم کو اپنے اصحاب سے کچھ چیز پہونچی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ بہشت اور دوزخ میرے سامنے لائی گئی سو نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز آج جیسی بھلائی اور برائی میں پھر ساری حدیث بیان کی پس ظاہر ہوا اس زیادتی سے سبب خطبے کا اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے انس سے کہ اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا یہانتک کہ آپ کو گھیرا سو حضرت منبر پر چڑھے سو فرمایا جو کچھ مجھ سے پوچھو گے بتلادونگا سو میں اپنے داہنے بائیں دیکھنے لگا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ ہر ایک اپنا کپڑا لپیٹے روتا ہے آخر تک اور اسمیں قصہ عبداللہ بن حذافہ کا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اس حال میں کہ غضبناک تھے آپکا چہرہ سرخ تھا یہانتک کہ منبر پر بیٹھے سو ایک مرد آپکی طرف کھڑا ہوا اُسنے کہا کہ میرا باپ کہاں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں پھر دوسرا کھڑا ہوا سو اسنے کہا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا کہ حذافہ سو عمر فاروق رضہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم بدل آئی ہوئے خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ بجھا اور آیت اُتری اور یہ شاہد جید ہے واسطے حدیث موسے بن انس رضہ کے جو مذکور ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ جب آیت اتری کہ خانے کعبے کا حج لوگوں پر فرض ہے تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہر سال فرض ہے سو یہ آیت اتری اور یہ دوسرا قول ہے اسکے شان نزول میں اور تیسرا قول اسکے شان نزول میں ابن عباسؓ کا ہے جو اسی باب میں آتا ہے اور دو قول اسکے شان نزول میں اور بھی ہیں ایک یہ کہ مراد ساتھ اشیاء کے آیت میں بحیرہ اور وصیلہ اور سائبہ ہے اور ایک کہ وے نشانیاں مانگتے تھے جیسے کہ قریش

نے سوال کیا تہا کہ آنکے واسطے پہاڑ صفا سونا ہو جاوے اور یہود سوال کرتے تہے کہ اپنر آسمان سے کتاب
اتاری جاوے اور مانند اسکے اور نہین ہے کوئی مانع کہ یہ سب چیزین اسکے نزول کا ہون اور ترجیح دی ہے ابن
منیر نے اسکو کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ منع ہونے کثرت مسائل پوچہنے سے اس قسم سے کہ واقع ہوا ہو یا نہ
ہوا ہو لیکن نہین مانع ہے کہ اسباب متعدد ہون اور اس حدیث مین اختیار کرنا ستر کا ہے مسلمانون کو یعنے انکا
پردہ ڈہانکنے اور کراہت تشدید کے اوپر انکے اور کراہت کہدینے اسچیز کے کی کہ نہین واقع ہوئی اور تکلیف
جوابون کی واسطے اس شخص کے کہ قصد کرے ساتہہ عادت کرنے کے تعنت پر (فتح) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ
سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَ
يَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ کچہہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور ٹہٹہے کے پوچہتے تہے سو کوئی مرد کہتا کہ میرا باپ کون ہے
اور کہتا مرد جسکے اونٹنی گم ہوئی کہ میری اونٹنی کہان ہے سو خدا تعالے نے انکے حق مین یہ آیت اتاری
کہ اے ایمان والو مت پوچہو وہ چیزین کہ اگر تمپر کہولی جاوین تو تمکو بری لگین یہان تک کہ ساری آیت سے فارغ ہوئے
ف اس حدیث کی تطبیق پہلے گذر چکی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اُتری یہ آیت بسبب بہت پوچہنے مسائل
کے یا بطور ٹہٹہے کے یا بطور امتحان کے یا بطور تشدد کرنے کے اسچیز سے کہ اگر وہ پوچہی نہ جاتی تو حرام نہ ہوتی
(فتح) **باب** قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيلَةٍ وَّلَا حَامٍ یہ باب ہے بیان
مین اس آیت کی کہ نہین ٹہیرایا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام یعنے نہین حرام کیا اور نہین مراد
ہے حقیقت جعل کی اسواسطے کہ سب اسکی پیدایش ہے بلکہ بیان اس بدعت کا ہے کہ انہون نے نکالی وَإِذْ قَالَ
اللهُ يَقُولُ قَالَ اللهُ وَإِذْ هَاهُنَا صِلَةٌ یعنے اور اذ آیت واذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم مین زائدہ ہے
اور قال ساتہہ معنے یقول کے ہے **ف** اسی طرح واقع ہوا ہے یہ کلام اور مابعد اسکا اسجگہہ اور یہ ین خاص ہے
ساتہہ اسکے بلکہ وہ بعض راویون کی ترتیب سے ہے كَمَا قَدَّمْنَا غَيْرَ مَرَّةٍ الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ
وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنٰى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي یعنے لفظ مائدہ کا آیت
ان ینزل علینا مائدۃ مین واقع ہے فاعل ہے ساتہہ معنے مفعول کے مانند عیشۃ راضیۃ اور تطلیقۃ بائنۃ یعنے
جیسے کہ ان دونون کلام مین اسم فاعل ہے ساتہہ معنے مفعول کے اسی طرح مائدہ ساتہہ معنے مفعول کے ہے
اسکے معنے ہین گذران خوش من مانتی اور طلاق قطع کرنے والی نکاح کو اور سبکے معنے یہ ہین کہ دیا گیا ساتہہ اسکے

صاحب اس مادہ کا خیر سے کہا جاتا ہے مادی میدنی یعنے باب تباع مرتع سے ہے **ف** اور قول اسکا
تطلیقۃ بائنۃ واضح نہین مگر یہ کہ مراد یہ ہو کہ خاوند نے جدا کیا ہے عورت کو ساتہہ اسکے نہین تو ظاہر یہ ہے
کہ اسنے خاوند اور عورت کے درمیان جدائی کی ہی بس وہ فاصل ہے اپنے معنے مین (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ
مُمِيتُكَ یعنی اور کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر آیت یا عیسے انی متوفیک کے کہ متوفیک کے معنے ہین کہ مین تجہہ کو
مارنے والا ہون یعنے اخیر زمانے مین **ف** یہ لفظ سورہ آل عمران مین ہے اور شاید بعضے راویون نے
اسکو سورہ مائدہ سے گمان کرکے اسجگہ لکہہ دیا ہے یا ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے اسجگہ واسطے مناسبت قول
اسکے کہ اس سورہ مین فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي
يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ
لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ
الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي
أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِأُنْثَى ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا
بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامُ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ
وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے کہ اسکا دودہ بتون کی
نیت سے منع کیا جاوے سو کوئی آدمی اسکو نہ دوہے اور سائبہ وہ ہے کہ اسکو اپنے جہوٹے معبودون کی نیاز
چہوڑتے تہے اسپر کوئی چیز نہین لادی جاتی تہی کہا ابن مسیب نے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر کو دیکہا کہ اپنی انتڑیان گہسیٹتا پہرتا ہے دوزخ مین اسی نے پہلے
پہل جانور نیاز چہوڑنے کی رسم نکالی ہتی اور وصیلہ کواری اونٹنی ہے کہ پہلے پہل مادہ کو جنے پہر اسکے بعد
دوسری بار بہی مادہ کو جنے اور اسکو اپنے بتون کے واسطے چہوڑتے تہے اس سبب سے کہ ایک مادہ دوسرے
مادہ کے ساتہہ ملے اور دونون کے درمیان نر نہین اور حام نر اونٹ ہے کہ مادہ پر چند بار جست کرتا سو
جب وہ اپنی جستون کو پورا کر چکتا ہو تو اسکو چہوڑ دیتے اور اسکو بوجہ لادنے سے معاف کرتے
سو اسپر کوئی چیز نہ لادی جاتی اور اسکا نام حام کہتے **ف** بحیرہ فعیل ہے ساتہہ معنے مفعول کے

اور وہ وہ ہے جسکا کان چیرا جاوے بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک بکری تہی کہ جب پانچ بار جنتی تو اسکا کان
چیر کر اسکو چھوڑ دیتے کوئی اسکو نہ چھوتا اور اور لوگون نے کہا کہ بلکہ وہ اونٹنی ہے اسی طرح یعنی پانچ بار جنتی تو اسکو
چھوڑ دیتے نہ اسپر کوئی سوار ہوتا اور نہ اُسپر نر چڑہتا اور یہ جو کہا کہ کوئی آدمی اسکو نہ دوہتا تہا تو یہ مطلق نفی ہے
اور کلام ابو عبیدہ کا کہ وہ نفی خاص ہے کہتے ہے حرام کرتے اسکی اُون کو اور اسکے گوشت کو اور دودہ کو عورتونپر
اور حلال کرتے تہے اسکو مردون پر اور اگر وہ جنتی تو اسکا بچہ بہی اسی کے حکم مین ہوتا اور اگر مر جاتی تو اسکی گوشت
مین مرد اور عورت شریک ہوتے اور قتادہ سے روایت ہے کہ اگر پانچوان بچہ نر ہوتا تو اسمین مرد اور عورت
شریک اور اگر مادہ ہوتی تو اسکا کان چیر کر چھوڑ دیتے نہ اسکی اُون کاٹتے اور نہ اسکا دودہ پیتے اور نہ اسپر سوار
ہوتے اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا تو اسمین مرد اور عورتین شریک ہوتے اور سائبہ ہر قسم کے چوپایون سے تہا اسکو بتون
کی نیاز کرتے پس سانڈہ چھوڑا جاتا سو نہ چراگاہ سے اسکو کوئی روکتا تہا اور نہ پانی سے اور نہ اسپر کوئی سوار ہوتا
تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سائبہ بہی فقط اونٹ ہی سے ہوتا ہے تہا مرد نذر مانتا کہ اگر بیماری سے اچھا ہوا یا
سفر سے آیا تو سانڈہ چھوڑے گا اور کہا ابو عبیدہ نے کہ وصیلہ یہ ہے کہ جب سائبہ چھہ بچے جنتی تو وہ اپنی
مان کے حکم مین ہوتی اور اگر ساتوین بار دو مادہ جنتی تو دونو کو چھوڑ دیتے انکو ذبح نہ کرتے اور اگر نر جنتی تو
اسکو ذبح کر کے مرد کہاتے عورتین نہ کہاتین اور یہی حکم دو نر کا اور اگر نر اور مادہ دونو اکٹھے جنتی تو نر کا نام وصیلہ
رکہتے تو نہ ذبح کیا جاتا اپنی بہن کے سبب سے اور اگر ساتوین بار مرا بچہ جنتی تو اسکو مرد اور عورت سب کہاتے اور یہ
کلام ابو عبیدہ کا دلالت کرتا ہے کہ حام سائبہ کی اولاد سے ہوتا ہے اور کہا کہ حام نر اونٹ تہا کہ جب اسکی پشت
سے دس بچے پیدا ہوتے تو اسکو چھوڑ دیتے کہتے کہ اُسنے اپنی پیٹھ بچائی اسکو چھوڑ دو نہ اسپر کوئی سوار ہو اور نہ
جست کروایا جاوے اور معلوم ہوا ساتھ اسکے کہ عدد مبہم سے مراد حدیث مذکور مین دس بار ہے (فتح)۔

حدثنا محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ الکرمانی قال حدثنا حسان بن ابراہیم قال حدثنا یونس عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت جہنم یحطم بعضہا بعضا ورأیت عمرا یجر قصبہ وھو اول من سیب السوائب

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اسکا بعضا ٹکڑا
بعضے کو کچلے ڈالتا ہے اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پہرتا ہے اور اُسنے پہلے پہل بتون کی نیاز
جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تہی **باب** وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اور مین
اُن سے خبردار تہا جب تک اُن مین رہا پہر جب تو نے مجھے بہر لیا تو تو ہی تہا خبر رکہتا انکی اور تو ہر چیز

خبردار ہے حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ
ابْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ
اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِیْنَ اِلٰى
اٰخِرِ الْاٰیَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُكْسٰى یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِبْرَاهِیْمُ اَلَا وَاِنَّهٗ یُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ
فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ
الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ فَیُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ ترجمہ ابن عباس رض
سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا سو فرمایا کہ اے لوگو تم خدا کیطرف جمع کیے جاؤگے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے پہر فرمایا یعنے یہ آیت پڑہی کہ جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح ہم
دوہرا وینگے وعدہ ہے ہمپر لازم ہم ہین کرنے والے آخر آیت تک پہر فرمایا کہ خبردار کہ مقرر قیامت کے دن
سب خلقت سے پہلے ابراہیم ع کو کپڑا پہنایا جاویگا اور خبردار کہ تحقیق شان یہ ہے کہ کچھ لوگ میری امت کے لائے
جاوینگے اور انکے ساتھ بائین طرف کی راہ لی جاوے گی تو مین کہونگا اے رب میری یہ میرے ساتھی ہین تو
کہا جاویگا کہ مقرر تو نہین جانتا جو انہون نے تیری بعد نئی بدعتین نکالین تو مین کہونگا جیسے نیک بندے
یعنے عیسے ع نے کہا اور مین اُنسے خبردار تہا جب تک اُن مین رہا سو جب تو نے مجھکو پہر لیا تو تو ہی تہا خبر رکہتا
انکی سو کہا جاویگا کہ مقرر یہہ لوگ سدا پہرتے رہے اپنی ایڑیون پر جب سے تو نے انکو چھوڑا یعنے تیرے بعد مرتد
ہوگئے **ف** اسحدیث کی شرح رقاق مین آویگی اور غرض اس سے یہہ ہے کہ مین کہونگا جیسے نیک بندے
نے کہا کہ مین انسے خبردار تہا جب تک اُن مین ہا اور یہ جو کہا کہ میرے یار ہین ساتھ تصغیر کے تو کہا خطابی
نے کہ یہ اشارہ ہے طرف قلت عدد اس شخص کے کہ واقع ہوا واسطے انکے یہ اور سوائے کچھ نہین کہ واقع ہوا
ہے یہ واسطے بعض گنواروں کڑی مزاج والون کے اور نہین واقع ہوا کسی صحابی مشہور سے **باب** قولہ
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ باب ہے بیان میں اس
آیت کی کہ اگر تو انکو عذاب کرے تو وے تیرے بندے ہین اور اگر تو انکو بخشدے تو تو ہی ہے زبردست
حکمت والا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ
حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ
وَاِنَّ نَاسًا یُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا
مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ترجمہ ابن عباس رض

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت کے دن جمع کیے جاؤ گے اور بیشک چند لوگوں
کے ساتھ بائیں طرف کی لیجاویگی سو میں کہونگا جیسے نیک بندے نے کہا کہ میں انسے خبردار تھا جب تک انمیں
رہا پھر جب تونے مجھکو پھر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا انکی العزیز الحکیم تک۔

سورة الانعام

سورۂ انعام کی تفسیر کا بیان قال ابن عباس فتنتهم معذرتهم معروشات ما يعرش من
الكرم وغير ذلك لانذركم به يعني اهل مكة حمولة ما يحمل عليها وللبسنا لشبهنا ينأون
يتباعدون تبسل تفضح ابسلوا افضحوا باسطوا ايديهم البسط الضرب استكثرتم
اضللتم كثيرا ذرأ من الحرث جعلوا لله من ثمراتهم ومالهم نصيبا وللشيطان والاوثان
نصيبا اما اشتملت يعني هل تشتمل الا على ذكر او انثى فلم تحرمون بعضا وتحلون بعضا
مسفوحا مهراقا صدف اعرض ابلسوا اويسوا وابسلوا اسلموا سرمدا دائما استهوته
اضلته تمترون تشكون وقر صمم واما الوقر فانه الحمل اساطير واحدها اسطورة
واسطارة وهي الترهات البأساء من البأس وتكون من البؤس جهرة معاينة
الصور جماعة صورة كقوله سورة وسور ملكوت ملك مثل رهبوت خير من رحموت
وتقول ترهب خير من ان ترحم جن اظلم يقال على الله حسبانه اي حسابه ويقال حسبانا
مرامي ورجوما للشياطين مستقر في الصلب ومستودع في الرحم القنو العذق و
الاثنان قنوان والجماعة ايضا قنوان مثل صنو وصنوان یعنے اور کہا ابن عباس نے بیچ

تفسیر آیت ثم لم تکن فتنتہم کے کہ فتنہ کے معنے ہیں تھا عذر انکا اور کہا بیچ تفسیر آیت ہو الذی انشا جنات
معروشات کے کہ معنے معروشات کے معنے ہیں وہ چیز کہ چھپروں پر چڑہائی جاتی ہے انگور وغیرہ سے
اور کہا بیچ تفسیر آیت واوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ کے کہ مراد کم سے اہل مکہ ہے اور من بلغ کے یہ معنے
ہیں کہ جس آدمی کو یہ قرآن پہونچے پس وہ اسکے واسطے ڈرانے والا ہے اور کہا بیچ آیت حمولۃ وفرشا کے کہ
حمولۃ کے معنے ہیں جسپر بوجھ لادا جاوے اور کہا بیچ آیت وللبسنا علیہم ما یلبسون کے کہ للبسنا کے
معنے ہیں ہم انپر شبہ ڈالتے اور کہا بیچ آیت ینہون عنہ وینأون عنہ کے کہ ینأون کے معنے ہیں دور ہوتے
ہیں اس سے اور کہا بیچ آیت وذکر بہ ان تبسل نفس کے کہ تبسل کے معنے ہیں رسوا کیا جاوے اور کہا بیچ
آیت اولئک الذین ابسلوا کے کہ ابسلوا کے معنے رسوا کیے گئے اور کہا بیچ آیت والملائکۃ باسطوا

ایدیہم کے بسط کر معنے ہین مارنا اور آیت استکثرتم کے معنے ہین کہ تمنے بہت لوگون کو گمراہ کیا اور کہا بیچ آیت
وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام کے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ ٹہیرایا ہے انہون نے واسطے اللہ کے اپنے
میوون اور مالون سے ایک حصہ اور واسطے شیطان اور بتون کے ایک حصہ اور کہا بیچ آیت اما اشتملت
علیہ ارحام الانثیین کے کہ مراد یہ ہے کہ نہین شامل ہین پیٹ مادون کے مگر نر یا مادہ پر سوتم بعضون کو حلال اور
بعضون کو حرام کیون کرتے ہو یعنے تمنے جو بحیرہ وغیرہ کو حرام کیا ہے تو یہ حرمت نکو نرون کی طرف سے آئی ہے
یا مادون کیطرف سے سو اگر کہین کہ نر کیطرف سے آئی ہے تو لازم آویگا حرام ہونا نر کا اور اگر کہین کہ مادہ
کی طرف سے آئی ہے تو اسکا بہی یہی جواب ہے اور اگر کہین کہ پیٹ کے بچے کیطرف سے آئی ہے تو لازم آویگا سب کا حرام ہونا
اسواسطے کہ نہین ہے مادہ کے پیٹ مین مگر نر یا مادہ (رفتہ) اور کہا بیچ آیت او دما مسفوحا کے کہ مسفوحا کے معنے ہین بہایا گیا اور
صدف کے معنے ہین منہ پہیرا یعنے آیت فصدف عنہا اور ثم ہم یصدفون مین اور ابسلوا کے معنے ہین نا امید
ہوئے یعنی آیت فاذا ہم مبلسون مین اور ابسلوا کے معنے ہین ہلاک کے سپرد کیے گئے یعنے آیت ابسلوا بما
کسبوا مین اور سرمدا کے معنے ہین ہمیشہ یعنے آیت قل ارایتم ان جعل اللہ علیکم اللیل سرمدا مین اور استہوتہ کے
معنے ہین گمراہ کیا اسکو یعنے آیت کالذی استہوتہ الشیاطین مین اور تمترون کے معنے ہین شک کرتے
ہو یعنے آیت ثم انتم تمترون مین اور وقر کے معنے ہین بوجہ یعنے آیت وفی اذانہم وقرا اور اسپر وقر ساتہہ زیر واو
کے سوا اسکے معنے ہین بہار یعنے آیت فالحاملات وقرا مین اور اساطیر جمع کا لفظ ہے اور اسکا واحد اسطورہ
اور اسطارہ ہے اسکے معنے ہین باطل چیزین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان ہذا الا اساطیر الاولین۔
اور باساء مشتق ہے باس سے اور بوس سے بہی مشتق ہوتا ہے اور باس کے معنے ہین سختی اور بوس کے معنی
ہین محتاجی اور بعضی کہتے ہین کہ باس کے معنے ہین قتل اور بوس کے معنے ہین ضرر **ف** مراد اس آیت کی
تفسیر ہے فاخذناہم بالباساء اور جہرۃ کے معنے ہین سامنے روبرو **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے قل
ارایتم ان اتاکم عذاب اللہ بغتۃ او جہرۃ۔ اور صور جمع کا لفظ ہے اسکا واحد صورت ہے مانند قول اسکے کے
سورت اور سور یعنے پہونکی جاوے روح صورتون مین یعنے مردون مین پس زندہ ہو جاوینگے **ف** اور یوم
ینفخ فی الصور بنا بر اسکے صور سے مراد مردے ہین لیکن جو حدیث مین ثابت ہے یہ ہے کہ وہ سینگ ہے اس مین
پہونک ماری جاویگی اور وہ واحد کا لفظ ہے جمع کا لفظ نہین اور ملکوت کے معنے ہین ملک کے اور اسکا وزن مانند جبروت
اور رحموت کے ہے یعنے ڈرنا بہتر ہے رحمت سے تو کہتا ہے کہ ڈرنا تیرا بہتر ہے اس سے کہ تجہپر رحم کیا جاوے **ف**
مراد اس آیت کی تفسیر ہے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات اور جن کے معنے ہین اندہیری ہوئی اسپر رات
مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلما جن علیہ اللیل کہا جاتا ہے اللہ پر ہے حسبان یعنی حساب اسکا اور کہا جاتا ہے

کہ حسبانا کے معنے ہین تیر اور بینک یا رشیطانون کے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے والشمس والقمر حسبانا
اور آیت فمستقر ومستودع مین مراد مستقر سے وہ ہے جو بیٹھ مین ٹھیرایا گیا اور مراد مستودع سے وہ ہے جو عورت
کی رحم مین سپرد کیا گیا اور قنو کے معنے ہین گچھا یہ واحد ہے اسکا تثنیہ قنوان اور جمع کا صیغہ بھی قنوان ہے
مانند صنو اور صنوان کے **ف** یعنے اسکا تثنیہ اور جمع ایک طرح آتا ہے لیکن تثنیہ مجرور ہے اور جمع کے نون
پر رفع اور نصب اور جر داخل ہوتی ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ومن النخل من طلعها قنوان (رفتو)

باب قوله وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو باب ہے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ اسی کے پاس
ہین غیب کی کنجیان انکو کوئی نہین جانتا اسکے سوائے **ف** طبری نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے
کہ تمہارے پیغمبر کو ہر چیز کا علم عنایت ہوا سوائے غیب کی کنجیون کے **حدثنا** عبد العزيز بن عبد الله
قال حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال مفاتح الغيب خمس ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث و
يعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض تموت
ان الله عليم خبير ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیان
پانچ ہین مقرر خدا تعالے کے نزدیک ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ کو اور جانتا ہے جو عورت کے
پیٹ مین ہو لڑکی ہے یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین مین مریگا
مقرر خدا تعالے جانتا ہے خبر رکھتا **ف** اس حدیث کی شرح سورہ لقمان مین آویگی انشاء اللہ تعالے

باب قوله قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم الآية باب ہے بیان
مین اس آیت کے کہہ وہ اللہ قادر ہے کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ذات پاک کی خدا تعالے نے فرمایا یا تمہارے پاؤن کے نیچے سے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ذات کی خدا تعالے نے فرمایا یا ملادے
تمکو کئی فرقے اور چکھادے بعضون کو لڑائی بعضون کی حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
یہ خصلت التباس اور خصلت چکھانے لڑائی کی آسان تر ہے **ف** ابن مردویہ نے ابن عباسؓ
سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ سے دعا کی کہ میری امت
سے چار چیزین اٹھا دے اور دو کے اٹھانے سے انکار کیا مین نے اللہ تعالے سے دعا کی کہ اٹھایا جاوے
ان سے آسمان سے پتھر پڑنے اور زمین مین دھنسنا اور یہ کہ نہ ٹھیراوے انکو کئی فرقے
اور نہ چکھاوے ایک کو دوسرے کی لڑائی سو خدا تعالے نے انکے زمین مین دھنسنا اور پتھر پڑنا دور

کیا اور پہلی دونو چیزکے انہانے سو انکار کیا سو یہ حدیث تفسیر کرتی ہے جابر کی حدیث کو اور معلوم ہوئی ہے اس
روایت سے مراد اس آیت کی کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤن کے نیچے سے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوپر سے
سینہ کا بند ہونا ہے اور نیچے سے میوون اور پھلون کا منع ہونا ہے اور اعتماد پہلی بات پر ہے کہ مراد رجم اور خسف ہے
اور اس حدیث مین دلیل ہے کہ خسف اور رجم اس امت مین واقع نہین ہوگا یعنے نہ اس امت پر آسمان سے پتھر
پڑینگے اور نہ زمین مین دھنسائی جاویگی اور اس مین نظر ہے یعنی شبہ ہے اسواسطے کہ اور حدیثون سے ثابت ہوتا
ہے کہ اس امت مین رجم اور خسف واقع ہوگا چنانچہ ترمذی مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
اس امت کی اخیر مین خسف اور مسخ اور قذف ہوگا یعنے زمین مین دہنسنا اور صورت بدلنا اور پتھر پڑنا اس
امت کے اخیر مین واقع ہوگا اور اسی طرح اور کئی حدیثون مین بھی وارد ہوچکا ہے اور ان حدیثون کی سندون
مین اگرچہ کلام ہے لیکن مجموع انکا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اسکے واسطے اصل ہے اور ان حدیثون اور جابر کی حدیث
کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ پناہ مانگنی جو جابرؓ وغیرہ کی حدیث مین واقع ہوئی ہے وہ مقید ہے ساتھ زمانے
خاص کے اور وہ زمانہ اصحاب اور قرون فاضلہ کا ہے اور اسپر بعد اسکے پس جائز ہے کہ واقع ہو بیچ انکے
جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث عائشہؓ کی جو مذکور ہوئی کہ اس امت کی اخیر مین خسف اور مسخ ہوگا اور طریق تطبیق
مین یہ بھی احتمال ہے کہ ہو مراد یہ کہ یہ خسف اور مسخ عالمگیر نہین ہوگا کہ سب کے سب مرجاوین کوئی باقی نہ رہے
اگرچہ ان مین سے بعض افراد کے واسطے واقع ہو بغیر قید کے ساتھ کسی زمانے کے جیسے کہ بیچ خصلت دشمن کافر
اور قحط عالمگیر کی ہے جیسے کہ صحیح مسلم کی حدیث مین ثابت ہے کہ نہ اس امت مین ایسا قحط عالمگیر پڑیگا کہ سب
کے سب مرجاوین اور نہ انپر ایسا کوئی کافر غالب ہوگا کہ بالکل انکو نیست و نابود کرڈالے کہ دنیا مین کوئی مسلمان
باقی نہ رہے اور جبکہ دشمن کافر کا غلبہ بعض مسلمانون پر واقع ہوتا ہے لیکن عام عالمگیر نہین ہوتا پس اسی طرح
خسف اور مسخ بھی عام نہین ہوگا اور اسی طرح وارد ہوئی ہے اور حدیثون مین پناہ مانگنی غرق سے اور ہوک
سے اور گمراہی سے اور اس چیز سے کہ ہلاک ہوئین ساتھ اسکے پہلی امتین جیسے غرق واسطے قوم نوح اور فرعون کے
اور ہلاک کرنا ساتھ سخت آندھی کے واسطے قوم عاد کے اور زمین مین دھنسنا واسطے قوم لوط اور قارون کے اور
سخت کڑک واسطے ثمود اور مدین والون کے اور رجم واسطے اصحاب فیل کے اور سوا اسکے (فتح) **باب** قوله ولم
یلبسوا ایمانہم بظلم باب ہے بیان مین تفسیر اس آیت کی کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا
حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ فَنَزَلَتْ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے کہ اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا سو یہ آیت اتری کہ مقرر شرک کرنا بڑا گناہ ہے یعنے ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے **باب** قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے اور ہدایت کی ہمنے یونس کو اور لوط کو اور سب کو ہمنے بزرگی دی سارے جہان والوں پر **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی بندے کو یہ کہ کہے میں بہتر ہوں یونس پیغمبر سے **ف** اسکی شرح احادیث الانبیاء میں گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی بندے کو یہ کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے **باب** قَوْلِهٖ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یہ لوگ ہیں جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل انکی راہ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلٰى قَوْلِهٖ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ اسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا سورہ صٓ میں سجدہ ہے اسنے کہا ہاں پھر پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اور بخشا ہمنے اسکو اسحٰق اس قول تک سو تو انکی راہ چل پھر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ داؤد علیہ السلام بھی ان لوگوں میں سے ہے جنکی پیروی کرنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم آیا اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے مجاہد سے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو اسنے کہا کہ تمہارے پیغمبر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں میں ہیں جنکو انکی پیروی کا حکم ہوا یعنے آیت فبہداہم اقتدہ میں **ف** یہ زیادتی لفظی ہے نہیں تو یہ کلام پہلی روایت کی اس قول میں داخل ہے وہو منہم اور اختلاف ہے اس میں کہ کیا حضرت پہلوں کی شرع کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ آپ پر اسکا ناسخ

اترا سو بعضوں نے کہا ہاں اور حجت انکی یہ آیت ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں اور جواب دیا ہے انہوں نے
آیت سے ساتھ اسطور کے کہ مراد پیروی انکی ہے اس چیز مین کہ اتارا گیا آپ پر حکم موافق اسکے اگرچہ بطور اجمال کے ہو
پس پیروی کرین انکی تفصیل مین اور یہی صحیح تر ہے نزدیک بہت شافعیہ کے اور اختیار کیا ہے اسکو امام الحرمین اور
اسکے تابعداروں نے اور اختیار کیا ہے پہلے قول کو ابن حاجب نے (فتح) **بَاب** قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ
هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الْاٰيَةَ باب ہے بیان مین اس آیت کے
کہ یہود پر ہمنے حرام کیا تھا ہر جانور ناخن والا یعنے جسکا پاؤں بیچ سے پھٹا نہ ہو اور گائے اور بکری مین سے حرام
کی انپر چربی انکی آخر آیت تک قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَالنَّعَامَةُ وَالْحَوَايَا الْمَبْعَرُ یعنے اور کہا
ابن عباس رض نے کہ مراد ہر ناخن والی سے اونٹ اور شتر مرغ ہے اور حوایا سے مراد مینگنی کی جگہہ ہے یعنی انتڑیاں ف
مراد یہ آیت ہے الا ما حملت ظهورهما او الحوايا یعنے جو چربی پشت یا آنت مین ہو یہ انکے واسطے حلال ہے وَقَالَ
غَيْرُهٗ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ یعنے اور ابن عباس رض کے
غیر نے کہا کہ معنے ہادوا کے اس آیت مین یہہ ہین کہ یہودی ہوئے اور ہدنا کے معنے مین ہمنے توبہ کی اور
ہائد کے معنے ہین توبہ کرنے والا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ
اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْهَا وَقَالَ
اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو کہ جب خدا تعالے نے انپر چربیان حرام کین تو انہوں نے اسکو پگھلایا پھر
اسکو بیچکر اسکا مول کھایا **بَاب** قَوْلِهٖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ باب ہے
بیان مین اس آیت کے کہ نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام جو ظاہر ہو انمین سے اور جو چھپا حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ
مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ
وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
وَكِيْلٌ حَفِيْظٌ وَمُحِيْطٌ بِهٖ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيْلٍ وَالْمَعْنٰى اَنَّهٗ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيْلٌ زُخْرُفُ
كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهٗ وَوَشَّيْتَهٗ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ حِجْرٌ
مَحْجُوْرٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهٗ وَيُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَاَمَّا

الحِجْرُ فَمَنُوعٌ مَحْجُوْرٌ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهٗ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ وَاَمَّا حِجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ خدا سے زیادہ تر کوئی شخص غیرت کرنے والا نہیں اور اسیواسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کہلے یا چہپے سب حرام کئے یعنی شراب اور حرام کاری اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی عمرو کہتا ہے مین نے ابی وائل سے کہا کہ تونے اسکو عبداللہ سے سنا ہے اُسنے کہا ہان ہین مے کہا اور عبداللہ نے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مرفوع کیا تہا اُسنے کہا ہان کہا بخاری نے وکیل کے معنے نگہبانی کرنے والا اسکو احاطہ کرنے والا یعنے اس آیت مین وهو علی کل شیٔ وکیل اور قبلا جمع ہے قبیل کی یعنے اس آیت مین وحشرنا علیهم کل شیٔ قبلا اور معنے اسکے یہ ہین کہ وہ عذاب کئی قسم ہے ہر قسم اُس سے ایک قبیل ہے **ف** کہا ابو عبیدہ نے کہ اس آیت کے معنے یہ ہین کہ جمع کرین ہم اُنپر ہر چیز قسم قسم اور مجاہد نے کہا کہ قبلا کے معنے ہین فوج فوج اور کہا ابن جریر نے کہ قبیلہ قبیلہ قسم قسم جماعت جماعت اور بعضے لوگون نے کہا اسکے معنے ہین سامنے اور یہ تفسیر جو بخاری نے اس لفظ کی کی ہے مین نے نہین دیکہا کہ کسی نے یہ تفسیر کی ہو اور زخرف کے معنے ہین ہر چیز کہ زینت دی تو اسکو اور آراستہ کرے پس اسکو زخرف کہتی ہین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے یوحی بعضهم الی البعض زخرف القول غرورا اور حجرت حجر کے معنے ہین کہتی حرام اور ہر منع کی گئی چیز کو حجر کہتے ہین ساتہ معنے محجور کے اور حجر ہر بنا ہے جسکو تو بناوے اور گہوڑے کو بہی حجر کہتے ہین اور عقل کو بہی حجر کہتے ہین اور حجی بہی کہتے ہین اور ایہر حجر آیت ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین سو وہ قوم ثمود کی جگہہ کا نام ہے اور وہ چیز کہ روکے تو اسکو زمین سے پس وہ حجر ہے اور اسی جگہہ سے نام رکہا گیا ہے بیت اللہ کے حطیم کا حجر گویا کہ وہ مشتق ہے محطوم سے مثل قتیل کے کہ مشتق ہے مقتول سے یعنے فعیل ساتہ معنے مفعول کے ہے اور ایہر حجر یمامہ پس وہ نام ہے جگہہ کا **ف** یہ سب تفسیر لفظ حجر کی احادیث الانبیاء مین گذر چکی ہے اور ابو ذر اور نسفی کی روایت مین اسجگہہ یہ سب تفسیر نہین ہو اور یہی اولی ہے (فتح) **بَاب** قَوْلِهٖ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ لُغَةُ اَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ باب ہے بیان مین اس آیت کی هلم شهداءکم الخ یعنے لاؤ اپنے گواہ یعنے علماء کو اور هلم اہل حجاز کی لغت ہے کہ واحد اور تثنیہ اور جمع کے واسطے هلم بولتے ہین اور ایہر نجد والے سو واحد کے واسطے هلم کہتے ہین اور عورت کے واسطے هلمی اور تثنیہ کے لیے هلما کہتے ہین (فتح) **بَاب** لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ نہ کام آویگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها فإذا رآها الناس آمن من عليها فذلك حين لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے پھر جب لوگ اسکو دیکھیں گے تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہیں ہو اسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو ایمان لانا اسکا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا حدثني اسحاق قال اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها فإذا طلعت ورآها الناس آمنوا أجمعون وذلك حين لا ينفع نفسا إيمانها ثم قرأ الآية ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے سو جب چڑھیگا اور لوگ اسکو دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لاوینگے اور اسوقت نہ فائدہ کریگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا آخر آیت تک ف اسکی شرح کتاب الرقاق میں آویگی۔

سورة الاعراف

سورہ اعراف کی تفسیر کا بیان بسم الله الرحمن الرحيم قال ابن عباس ورياشا المال إنه لا يحب المعتدين في الدعاء وفي غيره عفوا كثروا وكثرت أموالهم الفتاح القاضي افتح بيننا اقض بيننا نتقنا الجبل رفعنا انبجست انفجرت متبر خسران آسى أحزن تأس تحزن وقال غيره أن لا تسجد أن تسجد يخصفان أخذا الخصاف من ورق الجنة يؤلفان الورق بعضه إلى بعض سوآتهما كناية عن فرجيهما ومتاع إلى حين هاهنا إلى يوم القيامة والحين عند العرب من ساعة إلى ما لا يحصى عدده الرياش والريش واحد وهو ما ظهر من اللباس قبيله جيله الذي هو منهم اداركوا اجتمعوا ومشاق الإنسان والدابة كلهم يسمى سموما واحدها سم وهي عيناه ومنخراه وفمه وأذناه ودبره وإحليله غواش ما غشوا به نشرا متفرقة نكدا قليلا يغنوا يعيشوا حقيق حق استرهبوهم من الرهبة تلقف تلقم طائرهم حظهم طوفان من السيل ويقال للموت الكثير الطوفان القمل الحمنان تشبه صغار الحلم عروش عريش بناء سقط كل من ندم فقد سقط في يده الأسباط قبائل بني إسرائيل يعدون يتعدون يجاوزون

تعدو تجاوز تبرنا دمرنا آسی احزن بئیس شدید اخلد قعد وتقاعس سنستدرجهم نأتيهم من
مأمنهم كقوله تعالى فأتاهم الله من حيث لم يحتسبوا من جنة من جنون فمرت به استمر
بها الحمل فأتمته ينزغنك يستخفنك طيف ملم به لمم ويقال طائف وهو واحد
يمدونهم يزينون وخيفة خوفا وخفية من الإخفاء والآصال واحدها أصيل
وهو ما بين العصر إلى المغرب كقوله بكرة وأصيلا ترجمہ یعنے اور کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر
آیت لباسا یواری سوآتکم وریشا کے کہ ریشا کے معنے ہین مال اور بعض کہتے ہین کہ اسکے معنے ہین زینت
اور رونق اور جمہور کی قرات ریشا کی ہے اور ابن عباسؓ کی قرات ریاشا ہے اور کہا بیچ تفسیر آیت انہ
لا یحب المعتدین کے کہ مقرر وہ نہین دوست رکہتا حد سے بڑہنے والون کو یعنے دعا وغیرہ مین
ف اور اسی طرح روایت کی ہی احمد اور ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص کی حدیث سے کہ انہونے اپنے بیٹے کو سنا دعا کرتا ہے
سو کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی کہ وہ دعا مین
حد سے بڑہ جاوینگے اور انہونے یہ آیت پڑہی اور نیز ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہی کہ انہونے بیٹے
کو سنا کہ کہتا ہے الٰہی مین تجہسے مانگتا ہون سفید محل بہشت کی داہنی طرف اور دعا مین حد سے بڑہنا واقع
ہوتا ہے ساتہ زیادتی رفع کے حاجت سے زیادہ یا ساتہ طلب کرنے اس چیز کے کہ اسکا حاصل ہونا شرعاً ممنوع
ہے یا ساتہ مانگنے گناہ کے اور سوا اسکے رفع اور عفوا کے معنے ہین کہ بہت ہوئی اور زیادہ ہوئے
مال انکے یعنے اس آیت ثم بدلنا مکان السیئة الحسنة حتی عفوا اور فتاح کے معنے ہین حکم کرنے والا اور
افتح بیننا کے معنے ہین حکم کر درمیان ہمارے یعنی آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق ف
اور فتاح کا لفظ اس سورہ مین نہین بلکہ سورہ سبا مین ہی اور شاید ذکر کیا ہے اسکو واسطے تمہید تفسیر اس
آیت کے ربنا افتح الخ اور نتقنا الجبل کے معنے ہین ہمنے پہاڑ کو اٹہایا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے
واذ نتقنا الجبل فوقہم کانہ ظلة اور انبجست کے معنے ہین جاری ہوئی بارہ چشمے یعنے اس آیت مین اضرب
بعصاک الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرة عینا اور متبر کے معنے ہین ٹوٹا ف یعنے اس آیت مین ان
ہولاء متبر ما ہم فیہ اور آسی کے معنے ہین غم کہاؤن یعنے اس آیت مین فکیف آسی علی قوم کافرین
اور تاس کے معنے ہین نہ غم کہا پہلا کلمہ اعراف مین ہے اور دوسرا مائدہ مین اور ابن عباسؓ کے غیر نے کہا
ان لا تسجد کے معنے ہین کہ تو سجدہ کرے یعنی آیت ما منعک ان لا تسجد مین اور یخصفان کے معنے ہین کہ
بہشت کے پتے اپنے جوڑنے لگے یعنے اس آیت مین طفقا یخصفان علیہما من ورق الجنة۔ اور
سواٰتہما کے معنے دونون کی شرمگاہ ہے یعنی آیت فلما ذاقا الشجرة بدت لہما سواتہما اور متاع الی حین

معنے کے ہین کہ فائدہ لینا ہے قیامت تک یعنے آیت ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین مین اور لفظ حین کا عرب کے نزدیک
استعمال کیا جاتا ہے ایک ساعت سے غیر محصور مدت تک یعنے غیر محصور مدت کی واسطے استعمال کیا جاتا ہے اور ریش اور ریاش
کے ایک معنی ہین اور اسکے معنی ہین جو چیز کہ ظاہر ہو لباس سے اور قبیلہ کے معنے ہین قوم اسکی جنمین سے وہ ہے یعنی
آیت انہ یراکم ہو وقبیلہ مین اور اداارکو کے معنے ہین کہ جب اس مین سب جمع ہو چکو یعنی آیت حتے اذا اداارکوا
فیہا جمیعا مین اور سوراخین آدمی اور چوپائے کی سب کا نام سموم رکہا جاتا ہے اسکا واحد سم ہے اور وہ اسکی دونو
آنکہہ اور دونو نتہنی اور اسکا منہ اور اسکے دونون کان اور پاکخانے اور پیشاب کی سوراخ ہین **ف** مراد اس
آیت کی تفسیر ہے ولا یدخلون الجنۃ حتے یلج الجمل فی سم الخیاط اور غواش کے معنے ہین وہ چیز کہ ڈہانکے جاوین گے
ساتہہ اسکے یعنی آیت ومن فوقہم غواش مین اور نشرا کے معنے ہین جدا جدا یعنے ہر طرف چلتے ہین یعنی اس آیت
مین ہو الذی یرسل الریاح نشرا اور نکدا کے معنی ہین تہوڑا یعنے آیت لا یخرج الا نکدا مین اور یغنوا کے معنے
ہین جیسے کبہی رہے ہے تہی وہان یعنی اس آیت مین الذین کذبوا شعیبا کان لم یغنوا فیہا اور حقیق کے معنے ہین
حق یعنے اس آیت مین حقیق علے ان لا اقول علے اللہ الا الحق اور استرہبوہم مشتق ہے رہبہ سے جسکے معنے خوف
کے ہین یعنے اس آیت مین فلما القوا سحروا اعین الناس واسترہبوہم یعنے انکو ڈرایا اور تلقف کے معنے ہین نگلنے
لگا یعنے اس آیت مین فاذا ہی تلقف ما یافکون اور طائرہم کے معنے مین حصہ انکا یعنے اس آیت مین الا
انما طائرہم عند اللہ اور طوفان کے معنے ہین طوفان مینہ کا اور بہت مری کو بہی طوفان کہتے ہین یعنی
اس آیت مین وارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل اور قمل کے معنے ہین جوئین جو چہوٹی چچڑی کے مانند ہوتے
ہین اور عروش اور عریش کے معنے ہین بنا یعنے اس آیت کی تفسیر مین وما کانوا یعرشون یعنے جو بنا کرتے تہے
اور سقط کے معنی ہین نادم ہوئے اور پچتائے یعنے اس آیت مین ولما سقط فی ایدیہم اور اسباط سے مراد بنی اسرائیل
کے قبیلے ہین **ف** کہا جاتا ہے من ای سبط انت یعنی تو کس قبیلے سے ہے یعنی اس آیت مین وقطعناہم اثنتی
عشرۃ اسباطا۔ اور یعدون کے معنے ہین حد سے بڑہ گئے اور تعد کے معنے ہین تجاوز کرے **ف** مراد اس
آیت کی تفسیر ہے اذ یعدون فی السبت اور شرعا کے معنے ہین ظاہر پانی کے اوپر یعنے اس آیت مین
اذ تاتیہم حیتانہم یوم سبتہم شرعا اور بئیس کے معنے ہین سخت یعنی اس آیت مین واخذنا الذین ظلموا بعذاب
بئیس اور اخلد کے معنے ہین بیٹہا یعنے زمین کو لازم پکڑا اور پیچہے ہٹا یعنے اس آیت مین ولکنہ اخلد الی الارض
اور قتادہ نے کہا کہ دنیا کی طرف جہکا اور سنستدرجہم کے معنے ہین کہ ہم انکو لا دینگے انکی امن کی جگہہ
سے یعنے ہم بے معلوم انکے پاس آوینگے مانند اس آیت کی کہ پس آیا انکے پاس اللہ اس جگہہ سے کہ انکو
گمان نہ تہا اور جنۃ کے معنے ہین جنون یعنے اس آیت مین ما بصاحبہم من جنۃ یعنے جنون اور فمرت بہ کے معنے

مین بدستور رہا اسکو حمل سو اُسنے اسکو پورا کیا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلما تغشٰہا حملت حملا خفیفا
فمرت بہ آور نیز غنک کے معنے ہین ہلکا جانے تجھکو اور باز رکہے ف یعنے اس آیت مین و اما ینزغنک
من الشیطان نزغ الآیۃ اور طیف کے معنے ہین اترنی والا ہے اسپر وسوسہ شیطان کا اور بعضے اسکو طائف پڑہتے
ہین یعنے جیسا کہ مشہور قرارت مین ہی اور دونو کے معنے ایک ہین ف لمم ایک قسم کی جنون کو کہتے
ہین اور صغیرے گناہ کو بہی کہتے ہین مراد اس آیت کی تفسیر ہے اذا مسہم طائف من الشیطان اور یمدونہم
کے معنے ہین یعنے اس آیت مین و اخوانہم یمدونہم فی الغی یعنے اچہا کر دکہلاتے ہین واسطے انکے گمراہی انکی
اور کفر کو آور خیفہ کے معنے خوف یعنی اس آیت مین واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیہ اور خفیہ مشتق ہی اخفاء
سے یعنی آیت ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ مین اور آصال جمع کا لفظ ہے اسکا واحد اصیل ہے یعنے آیت بالغدو
والاصال مین اور صال اُسوقت کو کہتے ہین جو عصر سے مغرب تک ہے مانند اس آیت کی بکرۃ و اصیلا یعنے صال
جمع ہے اصیل کی **باب** قولہ عز وجل قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن باب ہے
بیان مین اس آیت کے کہ کہہ سوای اسکے کچہہ نہین کہ حرام کیے ہین میرے ربنے بے حیائی کے کام جو ظاہر ہو
اس سے اور جو چہپے حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی
وائل عن عبد اللہ قال قلت انت سمعت ہذا من عبد اللہ قال نعم ورفعہ قال لا احد اغیر
من اللہ فلذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ المدحۃ من اللہ
فلذلک مدح نفسہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ خدا سے زیادہ تر کوئی شخص غیرت والا نہین اسی واسطے اُسنے بے حیائی کے سب کام حرام کیے جو ظاہر ہون
اس سے اور جو چہپے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسیواسطے اپنی
ذات کی تعریف کی ف اختلاف ہے انہین کہ فواحش سے کیا مراد ہے سو بعضون نے اسکو عموم پر حمل
کیا ہے یعنے ہر قسم کے گناہ اور بعضون نے اسکو ایک خاص پر حمل کیا ہے یعنی زنا پر کہ وہ ہر حال مین
حرام ہے ظاہر ہو یا چہپے اور مجاہد سے روایت ہی کہ ظاہر ان کے ساتھ نکاح کرنا ہے اور چہپا زنا ہے
ولیکن اولیٰ حمل کرنا اسکا ہے عموم پر (فتح) **باب** قولہ ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب
ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما
تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول
المومنین قال ابن عباس ارنی اعطنی باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب آیا موسیٰ ہمارے
وعدہ کی جگہہ مین اور کلام کیا اس سے اسکے ربنے بولا اے رب تو مجھکو دکہلا کہ مین تجھکو دیکہون کہا

تو مجھکو ہرگز نہ دیکھیگا لیکن تو دیکھ طرف پہاڑ کیطرف جو وہ ٹھیرا اپنی جگہہ تو تو دیکھے گا مجھکو پہر جب نمود ہوا رب اسکا پہاڑ کیطرف کیا اسکو ڈھا کر برابر اور گر پڑا موسے بیہوش پہر جب ہوش مین آیا تو بولا تیری ذات پاک ہے مین نے توبہ کی تیریطرف اور مین سب سے پہلا مسلمان ہون کہا ابن عباس نے کہ ارنی کے معنے اس آیت مین یہ ہین کہ عنایت کر مجھکو یہ کہ مین تجہکو دیکھون **ف** استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت کے کہ تو مجھکو ہرگز نہ دیکھیگا بعضے معتزلہ نے جو خدا کے دیدار کی مطلق نفی کرتے ہین کہ خداتعالی کا دیدار کسی آدمی کو نہین ہوگا نہ دنیا مین نہ آخرت مین سو کہتے ہین کہ حرف لن کا واسطے تاکید نفی کے ہے جو دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ نفی واسطے ہمیشگی کے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے کہ وقت کی تعمیم مین اختلاف ہے ہمنے مانا لیکن وہ خاص ہے ساتھ حالت دنیا کے جسمین خطاب واقع ہوا ہے اور جائز آخرت مین اسواسطے کہ مسلمانون کی آنکھین اس مین باقی ہمیشہ رہنے والی ہین پس نہین محال ہے یہ کہ دیکھا جاوے باقی ساتھ باقی کے برخلاف حالت دنیا کے اسواسطے کہ آنکھین انکی اسمین فنا ہونے والی ہین پس نہین نظر آتا ہے باقی یعنے خدا ساتھ فانی آنکھون کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثین اسمین متواتر ہو چکی ہین کہ آخرت مین مسلمانون کو خدا کا دیدار ہوگا اور بہشت مین بہی نہین اسمین کوئی محال پس واجب ہے ایمان لانا ساتھ اسکے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا جسکے منہ پر طمانچہ مارا گیا تہا اُسنے کہا کہ اے محمد تیرے ایک صحابی انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو بلاؤ لوگون نے اسکو بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تونے اسکے منہ پر طمانچہ کیون مارا اُسنے کہا یا حضرت مین یہود پر گذرا سو مین نے اسکو سنا کہتا تہا قسم ہے اسکی جسنے موسی کو سب آدمیون پر چن لیا مین نے کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی سو مجھکو غصہ آیا تو مین نے اسکو طمانچہ مارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجھکو بہتر نہ کہا کرو اسواسطے کہ البتہ سب لوگ قیامت کے دن صور کے آواز سے بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو ناگہان مین موسی کو اسطرح دیکھونگا

کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسے ؑ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا انکی کوہ طور کی بیہوشی بجا
ہوگئی **ف** اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے **باب** قولہ المن والسلوی باب ہے بیان میں اس
آیت کے کہ من اور سلوی **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبۃ عن عبد الملک عن عمرو بن
حریث عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکماۃ من المن وماؤھا شفاء
للعین ترجمہ سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہے اور اسکا پانی
آنکھ کی شفا ہے یعنی آنکھ دکھنے سے **ف** اس حدیث کی شرح طب میں آویگی **باب** قولہ قل یا ایھا
الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت
فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون باب
ہے بیان میں اس آیت کے کہ کہہ اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف جسکی پادشاہی ہے آسمان اور
زمین میں نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا اسکے جلاتا ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور اسکے
رسول کے جو امی ہے یقین کرتا ہے اللہ پر اور اسکے سب کلام پر اور اسکے تابع ہو شاید تم راہ پاؤ **حدثنا** عبد اللہ
قال حدثنا سلیمان بن عبد الرحمن وموسی بن ھارون قالا حدثنا الولید بن مسلم قال
حدثنا عبد اللہ بن العلاء بن زبر قال حدثنی بسر بن عبید اللہ قال حدثنی ابو ادریس
الخولانی قال سمعت ابا الدرداء یقول کانت بین ابی بکر وعمر محاورۃ فاغضب ابو بکر عمر
فانصرف عمر عنہ مغضبا فاتبعہ ابو بکر یسالہ ان یستغفر لہ فلم یفعل حتی اغلق بابہ فی
وجھہ فاقبل ابو بکر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو الدرداء ونحن عندہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما صاحبکم ھذا فقد غامر قال وندم عمر علی ما کان منہ
فاقبل حتی سلم وجلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقص علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الخبر قال ابو الدرداء وغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعل ابو بکر یقول و
اللہ یا رسول اللہ لانا کنت اظلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل انتم تارکوا
لی صاحبی ھل انتم تارکوا لی صاحبی انی قلت یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا
فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت قال ابو عبد اللہ غامر سابق بالخیر ترجمہ ابو الدردا
سے روایت ہے کہ ابو بکر اور عمر رض کے درمیان کچھ گفتگو تھی سو ابو بکر رض نے عمر رض کو غصہ لایا سو عمر رض
ان سے پھرے ناراض ہو کر سو ابو بکر صدیق انکے پیچھے گئے ان سے سوال کرتے کہ انکا قصور معاف
کریں عمر فاروق رض نے انکا قصور معاف نہ کیا یہاں تک کہ دروازہ اپنے اوپر بند کیا سو ابو بکر رض حضرت

کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ابو الدرداء نے اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے
صاحب نے تو البتہ اپنی جان کو شدت میں ڈالا یعنے صدیق اکبرؓ نے اور عمر فاروقؓ اپنے کیے پر پچھتائے سو سامنے
آئے یہانتک کہ سلام کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بیٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خبر بیان
کی کہا ابو الدرداء نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے اور ابوبکر صدیقؓ کہنے لگے کہ یا حضرت میں
تہا زیادہ تر ظالم یعنے زیادتی میری طرف سے ہوئی عمر رضہ کا کوئی قصور نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ کیا تم آگ چھوڑنے والے ہو میری ساتھی کو میری خاطر سے یعنے کسی طرح کا اسکو رنج نہ پہونچاؤ میں نے کہا اے لوگو
میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کیطرف سو تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکر رضہ نے کہا کہ تو سچا ہے **ف** اس
حدیث کی شرح مناقب ابوبکر میں گذر چکی ہے **باب** قَوْلِهٖ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فِيْهِ اَبُوْسَعِيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان میں اس آیت کے گر پڑا موسی بیہوش ہو کر اس باب میں حدیث ابو
سعید اور ابو ہریرہؓ کی ہے اُنہوں نے حضرت صلعم سے روایت کی **باب** قَوْلِهٖ حِطَّةٌ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہو اتار گناہ ہمارے حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ
اِسْرَآءِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ
عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو دروازے میں سجدہ کرکے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں تا کہ ہم تمکو
بخشیں سو اُنہوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسیٹتے اور کہا کہ دانہ بالی میں بہتر
ہے **ف** اور حاصل یہ ہے کہ مخالفت کی اُنہوں نے اس چیز کی کہ حکم کیے گئے ساتھ اسکے قول سے اور فعل
سے پس تحقیق وہ حکم کیے گئے ساتھ سجدے کے نزدیک پہونچنے اُسکے کے اور ساتھ قول اپنے کے حطۃ سو اُنہوں
نے بدل ڈالا سجدے کو ساتھ گھسٹنے کے اور کہا حنطۃ بدلے حطۃ کے اور روایت کی حاکم نے ابن مسعود سے کہ انہوں
نے کہا ھطی سمقاثا یعنے دی ہمکو گیہوں سرخ اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے کہ اقوال منصوص جبکہ حکم ہو تعبد کا
ساتھ الفاظ انکے کے تو نہیں جائز ہے بدلنا اُنکا اگرچہ معنے کے موافق ہو اور نہیں یہ مسئلہ روایت بالمعنے
کا بلکہ وہ متفرع ہے اس سے اور لائق ہے کہ ہو یہ قید واسطے جواز کے یعنے زیادہ کیا جاوے شرط میں یہ
کہ نہ واقع ہو تعبد ساتھ لفظ اسکے کے اور نہیں ہے کوئی چارہ اس سے اور جسنے مطلق کہا ہے اُسکی کلام محمول
ہے اوپر اسکے رفتہ **باب** قَوْلِهٖ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ اَلْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ لازم پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے اور عرف کے معنے ہیں

نیک کام حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عتبۃ ان ابن عباس قال قدم عیینۃ بن حصن بن حذیفۃ فنزل علی ابن اخیہ الحر بن
قیس وکان من النفر الذین یدنیہم عمر وکان القراء اصحاب مجالس عمر ومشاورتہ کہولا
کانوا او شبانا فقال عیینۃ لابن اخیہ یا ابن اخی لک وجہ عند ہذا الامیر فاستاذن لی علیہ
قال سأستاذن لک علیہ قال ابن عباس فاستاذن الحر لعیینۃ فاذن لہ عمر فلما دخل
علیہ قال ہی یا ابن الخطاب فواللہ ما تعطینا الجزل ولا تحکم بیننا بالعدل فغضب عمر
حتی ہم ان یوقع بہ فقال لہ الحر یا امیر المومنین ان اللہ تعالی قال لنبیہ خذ العفو
وأمر بالعرف واعرض عن الجاہلین وان ہذا من الجاہلین واللہ ما جاوزہا عمر حین تلاہا
علیہ وکان وقافا عند کتاب اللہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ عیینہ بن حصن مدینے مین آیا
یعنے عمر فاروق رض کی خلافت مین سو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس اُترا اور حر اُن لوگون مین سے تھا جنکو عمر اپنے
پاس بٹھلاتے تھے اور عمر رض کی مجلس اور مشورے والے قاری لوگ تھے یعنے عمر فاروق رض انہی لوگون کو اپنی مجلس مین
بٹھلاتے تھے جو علماء تھے بڈہے ہون یا جوان سو عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ ای بھتیجا اس سردار کے پاس
تیری عزت ہی سو میرے واسطے اسکے پاس جانے کی اجازت مانگ اُسنے کہا کہ مین تیرے واسطے اس سے اجازت
مانگونگا کہا ابن عباس رض نے سو حر نے عیینہ کے واسطے اجازت مانگی عمر فاروق رض نے اسکو اجازت دی سو جب
عیینہ عمر رض کے پاس اندر آیا تو کہا ہون اے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اسکی کہ تو نہ ہمکو بہت مال دیتا ہی
اور نہ ہم مین انصاف کے ساتھہ حکم کرتا ہے سو عمر فاروق رض غضبناک ہوئے یہانتک کے قصد کیا کہ اسکو کچھہ سزا دین تو حر
نے اُنسے کہا کہ اے سردار مسلمانون کے مقرر خدا تعالے نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ پکڑ معاف کرنا اور حکم
کر نیک کام کا اور درگذر کر جاہلون سے اور مقرر یہہ جاہلون سے ہی قسم ہے اللہ کی نہین بڑہے اس سے عمر رض جبکہ
اُسنے اسکو پڑہا اور تھے عمر فاروق رض بہت ٹھیرنے والے نزدیک کتاب اللہ کے یعنے کتاب اللہ کے حکم سے آگے
نہین بڑہتے تھے **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی حدثنا یحیی قال حدثنا وکیع عن
ہشام عن ابیہ عن ابن الزبیر خذ العفو وأمر بالعرف قال ما انزل اللہ الا فی اخلاق
الناس وقال عبد اللہ بن براد حدثنا ابو اسامۃ قال ہشام اخبرنی عن ابیہ عن
عبد اللہ بن الزبیر قال امر اللہ نبیہ ان یاخذ العفو من اخلاق الناس او کما قال
ترجمہ ابن زبیر رض سے روایت ہی اس آیت کی تفسیر مین کہ پکڑ معاف کرنا اور حکم کر ساتھہ نیک کام کے
کہا ابن زبیر رض نے کہ نہین اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت مگر لوگون کے اخلاق اور عادتون مین

یعنے ان نیک عادتون کے ساتھ موصوف ہونا چاہیے اور کہا عبداللہ بن براد نے کہ حدیث بیان کی ہمسے ابواسامہ نے کہا خبر دی مجھکو ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن زبیر نے کہا حکم کیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو کہ لازم پکڑے معاف کرنا لوگون کے اخلاق سے یا جیسا کہا **ف** جعفر صادق سے روایت ہے کہ نہین قرآن مین کوئی آیت جامع تر واسطے نیک خصلتون کے اور عمدہ خوؤن کے اس آیت سے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ خوخصلت باعتبار انسانی قوتون کے تین قسم ہے عقلی اور شہوی اور غضبی سو عقلی حکمت ہے اور اس مین ہے امر بالمعروف اور شہوی عفت ہے اور اسمین ہے پکڑنا معافی کا اور غضبی شجاعت ہے اور اسمین ہے کنارہ کرنا جاہلون سے اور طبری وغیرہ نے جابر وغیرہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت اتری خذ العفو وامر بالعرف تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل سے پوچھا جبریل نے کہا کہ مین نہین جانتا یہانتک کہ مین خدا تعالےٰ سے پوچھون پھر پھرا سو کہا کہ تیرا رب تجکو حکم کرتا ہے کہ تو جوڑے جو تجسے توڑے اور دیوے جو تجکو ندے اور معاف کرے جو تجپر ظلم کرے (فتح) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة الانفال

قولہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم قال ابن عباس الانفال المغانم وقال قتادۃ ریحکم الحرب یقال نافلۃ عطیۃ اس آیت کا بیان کہ تجھسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت کا اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس مین کہا ابن عباس نے کہ انفال کے معنے ہین غنیمتین **ف** ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ غنیمتین خالص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تہین ان مین کسی کی کچھ چیز نہ تہی اور ابوداؤد وغیرہ نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جب جنگ بدر کا دن ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کرے اسکو ایسا ہے یعنی اتنا مال ہے سو یہ آیت اتری (فتح) اور کہا قتادہ نے کہ ریحکم کے معنے ہین لڑائی۔ یعنے آیت وتذہب ریحکم مین کہا جاتا ہے کہ نافلۃ کے معنے ہین عطیہ یعنی انعام ہے۔ یعنے آیت ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک سے غنیمت یہ لفظ سورہ بنی اسرائیل مین ہے اور ذکر کیا ہے اسکو یہان واسطے مناسبت لفظ انفال کے حدثنی محمد بن عبد الرحیم قال حدثنا سعید بن سلیمان قال حدثنا ھشیم قال اخبرنا ابو بشر عن سعید بن جبیر قلت لابن عباس سورۃ الانفال قال نزلت فی بدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباس رض سے کہا کہ سورہ انفال کے اترنے کا کیا سبب کہا کہ جنگ بدر کی غنیمتون کے باب مین اتری الشوکۃ الحد مردفین فوجا بعد فوج ردفنی و اردفنی جاء بعدی ذوقوا باشروا وجربوا ولیس ھذا من ذوق الفم فیرکمہ یجمعہ

شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا اَلسَّلْمُ وَالسِّلْمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ يُثْخِنُ يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً
اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ یعنے اور شوکۃ کے معنے
ہین حد یعنے اس آیت مین وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم اور مردفین کے معنے ہین فوج بعد فوج
کے یعنے لگا تار کہا جاتا ہے ردفنی اور دفنی یعنے میرے پیچھے آیا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے انی ممدکم بالف
من الملائکۃ مردفین اور ذوقوا کے معنے ہین مباشرت کرو یعنے عذاب عاجل کی ضرب اعناق اور قطع اطراف سے
اور نہین ہی مراد سمجھہ ذوق سے چکھنا ساتھہ زبان کے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ذوقوا وان
للکافرین عذاب النار اور فیرکمہ کے معنے ہین جمع کرے اسکو یعنے آیت فیرکمہ جمیعا مین اور شرد کے معنے ہین
جدا کر یعنے اس آیت مین فشرد بہم من خلفہم اور ان جنحوا کے معنے ہین اگر طلب کرین صلح اور سلم اور سِلم اور سلام کے
ایک معنی ہین یعنے اس آیت وان جنحوا للسلم مین اور یثخن کے معنے ہین غالب ہو یعنے آیت حتی یثخن فی
الارض مین اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت ماکان صلوتہم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ کے کہ مکاء کے معنے ہین
داخل کرنا اور انگلیون کا اپنے منہ مین اور تصدیہ کے معنے ہین سیٹی اور لیثبتوک کے معنے ہین تجھکو قید کرین **ف**
طبری نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ قریش نے آپس مین صلاح کی کہ جب صبح ہو تو محمد ص کو بیڑیون مین
باندھو آخر حدیث تک **باب** اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ
نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ بدتر سب جانداروں مین اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے
ہین جو نہین بوجھتے کہا ابن عباس رض نے کہ مراد اس آیت مین چند لوگ بنی عبد الدار کے قبیلے سے ہین اور
کہا لا یعقلون کی تفسیر مین کہ حق کی پیروی نہین کرتے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین کہ بدتر سب جانداروں مین نزدیک اللہ کے وہی بہرے گونگے ہین جو نہین بوجھتے کہا وہ بنی عبد الدار
کے قبیلے کے چند لوگ ہین **باب** قوله يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ
لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ باب ہے بیان مین
اس آیت کی کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تمکو ایک کام پر جسمین تمہاری زندگی
ہے اور جان لو کہ خدا روک لیتا ہے آدمی سے اسکے دل کو اور یہ کہ اسی کے پاس تم جمع ہوگے اور استجیبوا کے
معنے ہین حکم مانو اور لما یحییکم کے معنی ہین تمکو درست کرے **حَدَّثَنِيْ** اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ

أبي سعيد بن المعلى قال كنت أصلي فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاني فلم آته حتى صليت
ثم أتيته فقال ما منعك أن تأتي ألم يقل الله يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم
ثم قال لأعلمنك أعظم سورة في القرآن قبل أن أخرج فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليخرج فذكرت له وقال معاذ حدثنا شعبة عن خبيب سمع حفصا سمع أبا سعيد رجلا من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال هي الحمد لله رب العالمين السبع المثاني ترجمہ سعید بن معلی سے
روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے سو مجھکو بلایا سو میں آپکے پاس آیا یہاں
تک کہ میں نے نماز پڑھی پھر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو حضرت صلعم نے فرمایا کس چیز نے منع کیا
تجھکو آنے سے کیا خدا نے نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تمکو پھر فرمایا کہ میں تجھکو
ایک سورت سکھلاؤں جو قرآن کی سب سورتوں سے افضل ہے نکلنے سے پہلے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مسجد سے نکلنے لگے سو میں نے آپکو یاد دلایا فرمایا وہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سورہ فاتحہ ہے جو سبع مثانی ہے **باب**
قوله وإذ قالوا اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا
بعذاب أليم قال ابن عيينة ما سمى الله مطرا في القرآن إلا عذابا وتسميه العرب الغيث وهو
قوله وينزل الغيث من بعد ما قنطوا باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کافروں نے کہا کہ الہی اگر یہی
دین حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے یا لا عذاب دکھ کی مار کہا ابن عیینہ نے کہ نہیں نام رکھا خدا نے
قرآن میں مطر مگر عذاب کا یعنے قرآن میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے مراد اس سے عذاب ہے اور عرب کے لوگ مطر مینہ
کو بھی کہتے ہیں اور وہ یہ قول اللہ تعالے کا ہے کہ اتارتا ہے مینہ کو بعد ناامید ہونے انکے کے **ف** اور تعاقب
کیا گیا ہے کلام ابن عیینہ کا ساتھ اسکے کہ قرآن میں مطر بمعنے مینہ کے بھی آیا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے ان
کان بکم اذی من مطر کہ اس آیت میں مراد مطر سے قطعا مینہ ہے (فتح) حدثني أحمد قال حدثنا
عبيد الله بن معاذ قال حدثنا أبي قال حدثنا شعبة عن عبد الحميد وهو ابن كرديد صاحب
الزيادي سمع أنس بن مالك قال أبو جهل اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر
علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم فنزلت وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وما
كان الله معذبهم وهم يستغفرون وما لهم ألا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد
الحرام الآية ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے تو برسا ہم
پتھر آسمان سے یا لا ہم پر دکھ کی مار سو یہ آیت اتری اور اللہ ہرگز انکو عذاب نہیں کرنے کا جب تک تو ان میں
تھا اور اللہ انکو عذاب نہیں کریگا جب تک بخشواتے رہیں اور انہیں کیا ہے کہ عذاب نہ کرے انکو اور

حالانکہ وہ خلق کو کعبے سے روکتے ہیں الآیۃ **باب** قولہ تعالیٰ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون **حدثنا** محمد بن النضر قال حدثنا عبید اللہ
ابن معاذ قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبۃ عن عبد الحمید صاحب الزیادی سمع انس بن
مالک قال قال ابو جہل ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او
ائتنا بعذاب الیم فنزلت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم
یستغفرون وما لہم الا یعذبہم اللہ وہم یصدون عن المسجد الحرام الآیۃ ترجمہ اسکا بھی
ہے جو ابھی گذرا **ف** ظاہر یہ ہے کہ اس قول کا قائل فقط ابو جہل ہے اور نسبت کیا گیا ہے یہ قول طرف
جماعت کے سو شاید پہلے ابو جہل نے کہا تھا پھر باقی لوگ بھی اسکے ساتھ راضی ہوئے اور قتادہ سے روایت
ہے کہ کہا یہ قول اس امت کے بے وقوف اور جاہل نے یعنے ابو جہل نے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ یہ جو کہا کہ جبتک وے بخشواتے ہیں تو مراد اس سے وہ لوگ ہیں جنکی تقدیر میں ایمان لکھا ہے کہ وہ ایمان
لاوینگے یعنے سب کافروں کا استغفار کرنا مراد نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد وہ لوگ ہیں جو اسوقت مکے میں کافروں
کے درمیان مسلمان تھے اور ابن جریر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ جب کافروں نے یہ بات کہی
کہ الہی اگر یہی دین سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا الخ تو شام کو پچھتائے اور کہنے لگے کہ الہی ہم تیری بخشش
چاہتے ہیں سو یہ آیت اتری کہ اللہ انکو عذاب نہیں کریگا جبتک وہ بخشواتے رہیں اور حمل کرا آیت کو اسی
قول پر اسکا اور یہ کہ اترا پھر عذاب جبکہ انہوں نے پچھتانا چھوڑ دیا اور مسلمانوں کی عداوت اور لڑائی میں
مبالغہ کیا اور انکو خلق نے کعبے سے روکا اور مراد عذاب سے مکہ کا فتح ہونا ہے **باب** قولہ وقاتلوہم
حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ
باقی رہے فساد اور ہووے دین محض واسطے اللہ کے **حدثنا** الحسن بن عبد العزیز قال حدثنا عبد اللہ بن
یحیی قال اخبرنا حیوۃ عن بکر بن عمرو عن بکیر عن نافع عن ابن عمر ان رجلا جاءہ فقال یا
ابا عبد الرحمن الا تسمع ما ذکر اللہ فی کتابہ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا الی آخر الآیۃ
فما یمنعک ان لا تقاتل کما ذکر اللہ فی کتابہ فقال یا ابن اخی اغتر بہذہ الآیۃ التی یقول
اللہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا الی آخرہا قال فان اللہ یقول وقاتلوہم حتی لا تکون
فتنۃ قال ابن عمر قد فعلنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کان الاسلام قلیلا فکان
الرجل یفتن فی دینہ اما یقتلوہ واما یوثقوہ حتی کثر الاسلام فلم تکن فتنۃ فلما رای
انہ لا یوافقہ فیما یرید قال فما قولک فی علی وعثمان قال ابن عمر ما قولی فی علی وعثمان

أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ ایک مرد اسکے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا تو نہین سنتا جو خدا یتعالے نے اپنی کتاب
مین ذکر کیا کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑپڑین آخر آیت تک سو کیا چیز روکتی ہے تجھکو لڑنے سے تو ابن عمر رض نے کہا کہ اے
بھتیجا مین اس آیت کی تاویل کرتا ہون اور نہ لڑنا مجکو محبوب تر ہے اس سے کہ اس آیت کی تاویل کرون جسمین خدا یتعالے فرماتا
ہے کہ جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جان بوجھ کر آخر آیت تک اُس مرد نے کہا کہ مقرر خدا یتعالے فرماتا ہے کہ لڑو اُنسے یہان
تک کہ نہ باقی رہے کوئی فساد ابن عمر رض نے کہا کہ ہمنے یہ کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین کیا جبکہ اسلام کم تھا
اور مسلمان تھوڑے تھے سو کوئی مرد اپنے دین مین مبتلا ہوتا تھا یا تو اسکو مار ڈالتے تھے اور یا اُسکو قید کرتے تھے یہانتک کہ
اسلام بہت ہوا سو نہ باقی رہا کوئی فساد سو جب اس مرد نے دیکھا کہ نہین موافقت کرتے ہین اس سے ابن عمر رض اس چیز
مین کہ وہ ارادہ کرتا ہے کہا تو اس نے ابن عمر رض سے کہا کہ تو علی اور عثمان رض کے حق مین کیا کہتا ہے ابن عمر رض نے کہا
کہ مجھکو علی اور عثمان رض کی کچھ کلام ہے اپر عثمان سو البتہ خدا یتعالے نے اس سے معاف کر دیا تھا سو تمنے برا جانا یہ کہ اس
سے معاف کرو اور اپر علی سو حضرت صلعم کے چچیرے بھائی اور داماد ہین اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور یہ کہ اُنکی بیٹی ہے جہان
تم دیکھتے ہو ف اور حاصل یہ ہے کہ سائل جس امام کا فرمانبردار تھا اسکی مخالف کے ساتھ لڑنے کو جائز جانتا تھا
اور ابن عمر اسکے مخالف سے لڑنے کو جائز نہ جانتے تھے اس چیز مین کہ ملک کے متعلق ہے اور باقی بحث اسکی فتن مین آویگی
اور یہ جو اُسنے کہا کہ تو علی اور عثمان رض کے حق مین کیا کہتا ہے تو یہ دلالت کرتا ہے کہ سائل خارجی تھا اسواسطے کہ خارجی لوگ
شیخین یعنی ابو بکر اور عمر کو اچھا جانتے تھے اور عثمان رض اور علی رض کے حق مین طعن کرتے تھے سو رد کیا اسپر ابن عمر رض نے ساتھ ذکر
کرنے مناقب اُن دونو کے اور رتبے انکے نزدیک حضرت صلعم کے اور ساتھ عذر بیان کرنے کے اس چیز سے
کہ اُسنے عثمان رض کے حق مین عیب کیا جنگ احد کے بھاگنے سے اسواسطے کہ خدا یتعالے نے قرآن مین تصریح کی ہے
ساتھ اسکے کہ خدا یتعالے نے اس سے معاف کیا اور جس سائل کا ذکر عثمان رض کے مناقب مین گذر چکا ہے تو
وہ رافضی تھا اسواسطے کہ اُسنے علی کا ذکر نہین کیا پس یہ دونو سائل جدا جدا ہین یہ اور ہے اور وہ اور تھا (فتح)
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ
وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ
فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ ترجمہ سعید بن جبیر رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض ہماری طرف نکلے سو ایک
مرد نے کہا کہ فتنے کی لڑائی مین تیری کیا رائے ہے یعنی اس مین شامل ہونا چاہیے یا نہین ابن عمر رض نے کہا کہ کیا

تو جانتا ہے کہ کیا ہے فتنہ فتنہ یہ ہے کہ حضرت صلعم مشرکون سے لڑتے تہے اور تہا داخل ہونا اوپر اُنکے فتنہ یعنے اگر کوئی مسلمان اُن مین داخل ہوتا تو اسکو مفتون اور مبتلا کرتے یا اسکو مار ڈالتے یا قید کرتے اور نہین مثل لڑنے تمہارے کے ملک پر یعنے بلکہ اُنکی لڑائی دین کے واسطے تہی اسواسطے کہ مشرکین مسلمانون کو مقتول کرتے تہے (ع و فتح) **باب** قَوْلِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ یہ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اے پیغمبر شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت تو غالب ہون دوسو پر ...... اور اگر ہون تم مین سو شخص تو غالب ہون ہزار کافر پر اسواسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہین رکہتے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمُ الْآيَةَ فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَأَرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ جب آیت اُتری کہ اگر تم مین بیس شخص ثابت ہون تو غالب ہون دوسو پر تو انپر فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کافرون سے نہ بہاگے اور سفیان راوی نے کئی بار کہا کہ بیس مسلمان دوسو کافر سے نہ بہاگین پہر یہ آیت اتری کہ اب بوجہ ہلکا کیا اللہ نے تم پر آخر آیت تک سو خدا تعالے نے فرض کیا کہ نہ بہاگین سو مسلمان دوسو کافر سے اور زیادہ کیا سفیان نے ایک بار کہ اتری یہ آیت کہ شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین سے بیس ثابت کہا سفیان رضہ نے اور کہا ابن شبرمہ نے کہ مین کہتا ہون کہ نیک بات بتلانا اور بری کام سے روکنا مثل جہاد کے ہے یعنے یہ بہی جہاد کے حکم مین ہے اسواسطے کہ علت جامعہ دونون مین خدا کا بول بالا کرنا اور باطل کا بجہانا ہے **ف** یہ جو کہا کہ اُنپر لکہا گیا یعنے فرض کیا گیا اور سیاق اگرچہ ساتہہ لفظ خبر کے ہے لیکن مراد اس سے امر ہے واسطے دو وجہ کے ایک یہ کہ اگر یہ محض خبر ہوتی تو لازم آتا وقوع خلاف مخبر بہ کا اور یہ محال ہے پس دلالت کی اُسنے کہ وہ امر ہے اور دوسرا واسطے قرینے تخفیف کے اسواسطے کہ نہین واقع ہوتی ہے تخفیف مگر بعد تکلیف کے اور مراد ساتہ تخفیف کے اسجگہ تکلیف ساتہہ اخف چیز کے ہے نہ اٹہانا حکم کا بالکل اور یہ جو کہا کہ سفیان راوی نے کئی بار کہا الخ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ سفیان اسکو بالمعنے روایت کرتا تہا کبہی روایت کرتا تہا ساتہہ اس لفظ کے کہ قرآن مین واقع ہوا ہے واسطے محافظت کے تلاوت پر اور یہ اکثر روایت ہے اور کبہی بالمعنے روایت کرتا تہا

اور وہ یہ ہے کہ نہ بہاگے ایک مسلمان دس کافرون سے اور احتمال ہے کہ اُنہون نے اسکو دونو لفظ سے سُنا ہو اور تاویل اسکی غیر سے ہو اور تائید کرتا ہے اسکی وہ طریق جو اس طریق کے بعد ہے آوے گا کہ وہ ظاہر ہے اس مین کہ یہ ابن عباس کا تصرف ہے اور روایت کی طبری نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا گیا ایک مسلمان پر کہ دس کافرون سے نہ بہاگے پہر تخفیف ہوئی پس لکھا گیا کہ ایک مسلمان دو کافرون سے نہ بہاگے (فتح) **بَابٌ** قَوْلِهِ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ اِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ اب اللہ نے بوجہ ہلکا کیا تمپر اور جانا کہ تم مین سستی ہے آخر آیت تک حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اُتری یہ آیت کہ اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت تو غالب ہون دو سو پر تو یہ حکم مسلمانون پر دشوار ہوا جبکہ اُنپر فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بہاگے سو تخفیف آئی یعنی خدا نے بوجہ ہلکا کیا سو کہا کہ اب خدا تعالیٰ نے بوجہ ہلکا کیا تمپر اور جانا کہ تم مین سستی ہے سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت تو غالب ہون دو سو کافر پر کہا ابن عباسؓ نے سو جب خدا تعالیٰ نے اُنکا بوجہ ہلکا کیا گنتے سے تو گھٹایا گیا صبر اُنکا بقدر اُسکے کہ اُنسے ہلکی ہوئی **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ بہاگے ایک مسلمان دو کافرون سے اور نہ قوم اپنی دو برابر سے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسی حدیث کے کہ واجب ہے ثابت رہنا ایک مسلمان کا دو کافرون کے مقابلے مین اور حرام ہے بہاگنا اوپر اسکے برابر ہے کہ وہ دونون اُسکے پیچھے پڑے ہون یا وہ دونو کے پیچھے پڑا ہو اور برابر ہے کہ واقع ہو یہ اس حال مین کہ وہ لشکر کے ساتھ صف مین کہڑا ہو یا وہان کوئی لشکر نہ ہو اور یہی ہے ظاہر تفسیر ابن عباس کا اور ترجیح دی ہے اسکو ابن صباغ شافعی نے اور یہی ہے معتمد واسطے موجود ہونے نص شافعی کے اوپر اسکے رسالہ جدید مین کہا شافعی نے لیکن اگر دو کافر اُسکے پیچھے پڑین اور وہ بے سامان ہو تو جائز ہے اسکو بہاگنا دونو کافر سے یقیناً اور اگر وہ دونو کے پیچھے پڑا ہو تو کیا حرام ہے اسمین متاخرین کے نزدیک دو وجہین ہین صحیح تر یہ ہے کہ حرام نہین لیکن یہ ابن عباسؓ کے ان آثار کے ظاہر کو مخالف ہے اور وہ ترجمان قرآن کا ہے لوگون مین زیادہ تر پہچاننے والا قرآن کی مراد کو اور جو ابن عباسؓ نے کہا کہ جسقدر اُنسے تخفیف ہوئی اسقدر اُنکا صبر کم ہوا تو ظاہر یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے یہ بطور توقیف کے کہا اور احتمال ہے کہ بطریق استقرا کے کہا ہو (فتح) الحمد للہ کہ ترجمہ پارۂ ہژدہم صحیح بخاری تمام ہوا وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فہرست مطالب پارۂ نہم و دہم فیض الباری شرح و ترجمہ اردو صحیح البخاری علیہ رحمۃ الباری

الحمد للہ والمنة کہ پارہ اٹھارواں فیض الباری ترجمہ صحیح البخاری حامل متن با اسناد با اعراب معہ ترجمہ شروح بخاری خصوصا فتح الباری۔ بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ وللاستاذہ وللاحبابہ وللاقاربہ اجمعین ماہ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مین بتصحیح مولوی ابو محمد احمد صاحب چکوالی وباہتمام اوستاد محمد دتو سلمہما اللہ تعالی لاہور مطبع محمدی مین تمام ہوا۔ اور پارہ (۱۹) تا پارہ (۳۰) زیر طبع ہے عنقریب شائع ہونگے